374

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम [illegible]

लेखक लोई कोहनी

प्रकाशन वर्ष 1904

आगत संख्या 374

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

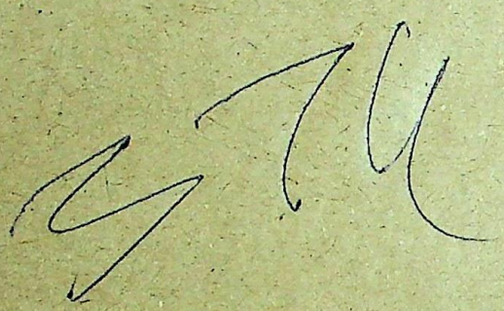

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

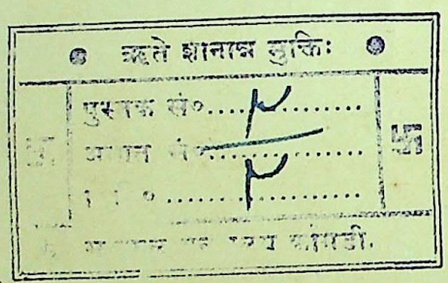

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جملہ حقوق بدریعہ رجسٹری محفوظ ہین

اوم

نیا علم شفا بخشی

یا

امراض کی وحدانیت کا مسئلہ

374.U

جسکی کہ بنیاد بر بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی یکسان طریق ہین شفا بیان ہوئی ہین

تندرست اور بیمار لوگون کا معلم اور مشیر

مصنفہ لوئی کوہنی

سچ کے متلاشی کو یہ نہین دیکھنا چاہیئے کہ کتنی رائین اُسکے موافق ہین بکلام لنٹنر

یہ ترجمہ بزبان اُردو باجازت خاص مصنف انگریزی کی چودھوین بار کی طبع شدہ کتاب سے سہ قتری کرشن سروپ

بی۔اے گورنمنٹ پلیڈر اضلاع بجنور۔ بدایون ساکن بجنور نے کیا ہی۔ اور جو انگریزی کا ترجمہ زبان

جرمن کی اصل کتاب کی اٹھترویں طبع سے مسٹر کینتھ رومینر صاحب نے باجازت مصنف کیا تھا

اس مین مصنف کی تصویر اور وہ کل نقاد یر جو کہ اصل کتاب مین موجود ہین دی گئی ہین

باجازت داروغہ بسنت رائے ملک گلزار رقم پروپرائیٹر و باہتمام مسٹر سرکار بہادر جوہری سپرنٹنڈنٹ پریس ہذا

زیر نگرانی جناب منشی ہرنس رایصاحب ناظر پنشنر شمس آبادی

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے مشہور کارخانہ قیصر پریس بدایون مین یو طبع سے آراستہ ہوا

۱۹۰۴ء

بار اوّل ۱۵۰۰ جلد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

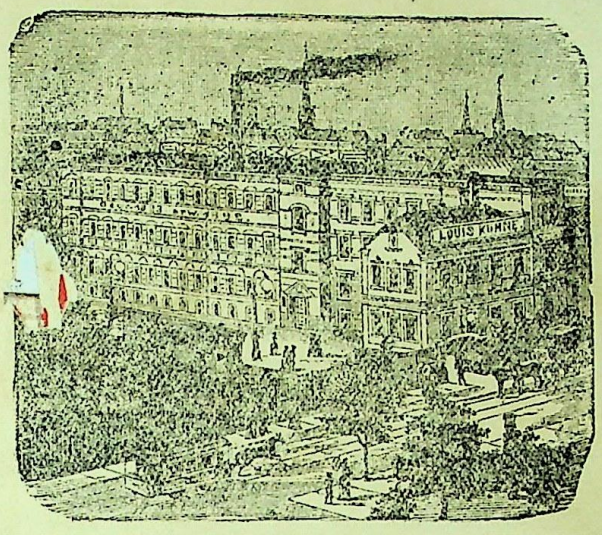

تصویر مکان کارخانہ

لوئی کوہنی صاحب

مختلف مُلکون کے لوگون کے درمیان راہ ورسم پیدا کرنیکے متعلق کارخانہ

جہان کہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی علم شفابخشی عمل مین لایا جاتا ہی۔

نمبر ۲۴۔ فلاس پلیٹز۔ شہر لیپزگ۔

۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء کو قایم کیا گیا۔

سنہ ۱۸۹۲ء اسکی توسیع کی گئی۔

جملہ حقوق محفوظ ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"نیا علم شفا بخشی" کے موجد ڈاکٹر لوئی کوہنی صاحب کی تصویر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جرمن زبان مین ساتوین بار کی طبع کے متعلق

دیباچہ

چھٹی بار کی طبع کے بعد چھ ہی ماہ گذرے ہونگے جب کہ مانگ اس کتاب کی اسقدر زیادہ ہوئی کہ ساتوین بار اسکا شائع کرنا ضروری ہوا۔ اس سے زیادہ بڑا ثمرہ میری تقدیر مین نہین ہوسکتا تھا۔ کیونکہ اس کتاب کے جلد جلد پھیلنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میری دریافت کی ہوئین باتین یعنی امراض کی وحدانیت اور سائنیس آف فیشیل اکسپریشن نے دنیا کے تمام حصون مین پختہ بنیاد قائم کرلی ہے + یہی میرا مقصد اس کتاب کے لکھنے کا تھا۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ کسی شخص کی خواہش بہت ہی کم ایسے کامل طور سے پوری ہوئی ہوگی + کرۂ زمین کے ہر خطہ سے میرے پاس روزانہ جوش سے بھرے ہوئے خطوط پہونچتے ہین جنہون نے مجھے یہ بات بمقابلہ اور کسی بات کے زیادہ صاف طور سے بتلادی کہ وہ تشریحات متعلق معالجہ جو میری کتاب مین مندرج ہین کس طور سے احباب کا ایک ہمیشہ بڑہتا ہوا دائرہ بنا رہے ہین + یہ بات لوگ مشکل سے خیال مین لائین گے کہ کسقدر بے حد دشوار کسی ایسے شخص کا ملنا ہوگیا تھا جو کہ میرے نئے اصولون کے سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہو + بڑی محنت کا کام اور قریب قریب ایسا جو کہ مغلوب نہو سکے۔ مین کرچکا ہون + آج کے دن سب باتین تبدیل ہوگئی ہین - ہر مقام پر یہ نیا علم شفا بخشی مونس کے بطور قبول فرمایا جاتا ہے۔ بجز چند شکی اور دیگر اُن لوگون کے جو یہ یقین کرتے ہین کہ وہ ہر شے کو دوسرے شخص کے مقابل مین زیادہ اچھا جانتے ہین۔ اور جو میرے طریق علاج کی عملی طور سے آزمایش کرنا عموماً امر فضول سمجھتے ہین + مین امید کرتا ہون کہ ایسے لوگ اپنی مخالفت میرے مقابل مین جاری رکھینگے + جیسا کہ تجربہ نے ثابت کردیا ہے۔ دوامی طور سے میرے معاملہ کو وہ نقصان نہین پہونچا سکتے ہین۔ بلکہ میرے اصول بیان کرنے مین اُنسے مجھے کچھ کم مدد نہین ملتی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جرمن زبان مین ساتوین بار کی طبع کے متعلق دیباچہ

لیکن کامیابی کے ساتھ ہی حسد وحرص اور اُس چیز کو جو کہ بیش قیمت معلوم ہو چکی ہے اپنا لینے کی کوشش بھی ہمکو ہمیشہ موجود نظر آتی ہے + ایسا ہی اُن باتون کا حال ہی جن کی کہ مین تعلیم دیتا ہون - مین دیکھتا ہون کہ مختلف مقامات مین وہ چیز جو کہ مین نے اسقدر محنت اور تکلیف کے ساتھ حاصل کری تھی علانیہ طور سے بہت اطمینان کے ساتھ چوراتی جاتی ہی + ایک موقعہ پر ایک پروفیسر اور شاہی حکیم نے بھی میرے عام لیکچرون مین سے جو کہ مین نے دس سال ہوئے دیئے تھے لفظ لفظ پورے مقالے بھی چھاپنے مین اور اُسکو علانیہ طور سے اپنے ہی دماغ سے نکلی ہوئی بات ظاہر کرنے مین دریغ نہ کیا !

اصل بات یہ ہی کہ میرے مخالفین ہر مقام پر اس امر کی کوشش کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہین کہ مجھے دریافت ہائے سے محروم کرین + یہ بات صاف معلوم ہوتی ہی کہ ان لوگون کو وہ روشنی جو کہ میری چھوٹی کتاب نے پھیلائی ہے ناگوار معلوم ہونے لگی ہے + پس مین اور بھی زیادہ اُن عنایت فرمایان کا مشکور ہون جو کہ متواتر نقصان اُٹھا کر میری اُن باتون کے اور زیادہ پھیلانے مین جو کہ مین سکھلاتا ہون امداد پہونچا رہے ہین + مین اُنسے التجا کرتا ہون کہ وہ اپنی امداد کو میرے سہارے کے لیئے جاری رکھین تاکہ اس نئی علم شفا بخشی کے مساوی حقوق اور اپنے آپ پر بھروسہ کے قابل ہونا لوگ زیادہ زیادہ صاف طور سے سمجھنے لگین +

بیشک بہت سے غیر ملک کے لوگون کو یہ بات بہت دلچسپ معلوم ہوگی کہ میری دستی کتاب اسوقت تک پچیس ۲۵ زبانون مین شائع ہو چکی ہی یعنی جرمن - انگریزی - زبان فرانسیسی - اسپین کی زبان - پرتگال کی زبان - ڈچ - اٹیلین - روسی - ڈنیمارک کی زبان - سویٹ زرلینڈ کی زبان - ناروی کی زبان - رومانیا - ہنگیرین - پولینڈ کی زبان - بوہمیا کی زبان - کروئیٹن - سروین - یونانی زبان ترکی زبان - آرمینیا - ملایا کی زبان - ٹیلیگو - تامیل - اُردو - ہندوستانی (ہند کی بول چال کی زبان)

لوگون کی بہت بڑھی ہوئی خواہش کے پورا کرنے کے لیئے مین نے اس کتاب مین چند تصاویر متعلق سائینس آف فیشیل اکسپریشن اور ایزاد کردی ہین -

اب ہمین امید ہے کہ یہ نئی طبع اُسیقدر مفید ثابت ہوگی جسقدر کہ اسکے پیشتر کی طبعات مفید ثابت ہو چکی ہین اور یہ کہ علم علاج کے متعلق اسکے بیانات دنیا کے ہر گوشہ مین پہونچین گے +

نمبر ۲۴ فلاس پلیٹز -

لوئی کوہنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبان جرمن مین پچاسوین بار کی طبع کے متعلق دیباچہ

اُنچاس بار میری کتاب جلد جلد یکے بادیگرے شایع ہو چکی ہے - اور اب پچاسوین بار کی طبع جو کہ بخوبی دوہرائی گئی ہے اور بہت بڑہائی گئی ہے - شائع کیجاتی ہے + پبلک کے ایک بڑے حصہ کی خواہش پورا کرنے کے لیئے جسکو کہ میری دریافتون یعنی مسئلہ وحدانیت امراض و سائینس آف فیشیل اکسپریشن مین کامل یقین ہے - موجودہ کتاب شائع کی گئی ہے + یہ نئی طبع اس خیال سے شائع کی جاتی ہے کہ اس نئے علم شفابخشی کے صحیح طور سے سمجھنے کے لیئے نئے نئے راستے کھول دیئے جاوین -

پورانے احباب مین نئے نئے مُربد شامل کیئے جاوین اور اوس روشنی کے پھیلانے مین امداد کیجاوے جو کہ ایک نہ ایک دن اُس تاریکی مین ہر جگہ ضرور داخل ہوگی جو کہ نیچر کے مقررہ ولا ازلی قوانین کو اسوقت تک تاریکی مین رکھے ہوے ہے +

چند ایسے باب مین جو کہ مضمون پر پورے طور سے حاوی ہین مین نے یہ بات سمجھائی ہے کہ تمام امراض خواہ اُن کے نام کچھ ہی کیون نہون ہمیشہ ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین + اس موقع پر پھر وہی اُصول چسپان ہوتا ہے جو کہ مین سرشٹی (دنیا) کی وحدانیت کے متعلق سکھلاتا ہون + جو کچھ کہ انسان و جو کچھ کہ پُرانے مدرسہ طبابت کے شاگردان لفظ "اُمراض" سے مطلب سمجھتے ہین وہ سب میری تحقیقات کے موافق صرف ایک ہی نقطہ پر جاکر اس طور سے اکھٹا ہوتا ہے جیسے کہ دائرہ کے اندر ایک مرکز پر بہت سے نصف قطر - یعنے صرف ایک ھی مرض مین + تمام وہ باتین جو کہ مرض کہلاتی ہین محض مختلف شکلین و مختلف حالتین ہین جو کہ گو بیرونی حالت مین مختلف طرح سے اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہین لیکن کسی طور سے ایک دوسرے سے علٰحدہ نہین ہین - یعنے ہر ایک اونمین سے بذات خود مرض نہین ہے + اس واقعہ کو مدنظر رکھنے کے بعد بیماری کی سیکڑون حالتون کا شمار کرنا بالکل فضول ہے + باوجود اس بات کے اگر کتاب ہذا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبان جرمن مین پچاسوین بار کی طبع کے متعلق دیباچہ

کے اندر مین اُن امراض کا بیان بعض بعض کو یکجائی کر کے علٰحدہ علٰحدہ کرون تو اُسکی خاص وجہ یہ ہو گی کہ ایسا کرنے سے ناظرین مضمون کو بیشک بہت جلد سمجھ لیونگے + امراض کے معمولی نام سے جو کہ اطبانے تجویز کر دئے ہین - لوگ واقف ہو گئے ہین اور آسانی سے اُنکو چھوڑ نہین سکتے + لیکن درحقیقت میرا طریقہ علاج اندرونی و بیرونی اعضا کے امراض خاص کی نسبت کچھ بھی نہین جانتا - نہ یہ ڈاکٹرون کے موافق بڑے بڑے و مشکل لاطینی زبان کے الفاظ کی کچھ واقفیت رکھتا ہے + برخلاف اُسکے اِسکی بنیاد امراض کی وحدانیت سے لا ازلی (گو کہ اسوقت تک نہ جانے ہوئے) قانون کے پہچاننے اور اُسکے صحیح طور سے عمل مین لانے پر رکھی ہوئی ہے + بھاپ کے زور سے چلنے والے انجن مین ہمیشہ ترقی کرنے کا موقع موجود ہے - لیکن خود بھاپ کی قوت مین ایسی ترقی نہین ہو سکتی + میرے طریق علاج کی بھی یہی کیفیت ہے + اسکی جڑ کو صدمہ نہین پہونچ سکتا - زیادہ سے زیادہ اسکے طریقہ مین ترمیم شاید ہو جاوے + نیچر کے قانون مذکورہ (جو کہ دائمی ہے گو کہ اسوقت تک معلوم نہین تھا) کے معلوم ہو جانے سے شب امراض مین آخرش روشنی پھیل گئی ہے + جب کہ سورج نکل آتا ہے اور بمقابلہ جملہ ناقص طریقہ ہاے روشنی کے بہت زیادہ تیز روشنی پھیلا دیتا ہے تو ہمکو بستی کے اندر ہزارون مختلف قسمون کے چراغون کی ضرورت باقی نہین رہتی - ایسے ہی اس نئے علم شفا بخشی کے ماہران کو مدرسہ حکمت قدیم کے مجوزہ ادویات و امراض کے ہزارہا نامون کی بھی ضرورت باقی نہین رہجاتی + جیسا کہ تجربہ سے واضح ہوتا ہے ان تمام امراض کو صرف ایک ہی طریقہ سے بہ نسبت ڈاکٹرون کی تمام مختلف ادویات کے بہت زیادہ جلد اور بلا شبہہ آرام ہو جاتا ہے +

ہر جگہ جہان کہ مرض کے متعلق میرا دریافت کیا ہوا علم پہونچا ہے - اور مجھے خوشی ہے کہ یہ تمام دنیا مین پہونچ گیا ہے - وہان اسکی سچائی (ثابت کرنے) کے لیئے نئے نئے راستے نکلتے آتے ہین + بہت سی باتین جو کہ زمانہ سابق مین ایسی بتلائی جاتی تھین کہ انمین فرق آ ہی نہین سکتا ہے - مجھے اکثر نامنظور کر دینا پڑین + مجھے اکثر ایسے اصولون سے اختلاف کرنا پڑا ہے جو کہ اصل خیال کیئے جاتے تھے - اور میری دریافتین صحیح ثابت ہوئی ہین جنکی تائید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبان جرمن مین پچاسوین بار کی طبع کے متعلق دیباچہ

کہ اُن یقینی شہادتون سے ہوتی ہی جو کہ میرے مطب مین روزانہ واقع ہوتی ہین + پس میرا اصول ایک ایسی بنیاد پر قایم ہی جس سے اُسکو ہٹانے کی کوشش کرنا فضول ہی + اسکے شاہد وہ ہزارون آدمی ہین جنکی مقبوضہ نعمت عظمیٰ یعنی تندرستی اس میرے طریق علاج پر عمل کرنے سے قائم رہی ہی + میری باتونکی صریح سچائی کے بارہ مین نئی نئی شہادتین روز بروز اکھٹی ہوتی جاتی ہین - پس مین اپنی طبیعت مین فخریہ اس بات کو سمجھ سکتا ہون کہ میرے طریق علاج کا اب آیندہ کامیاب ہونا یقینی ہوگیا +

ہر ایک بات جو کہ عجیب و غریب ہوتی ہے ابتدا مین اوسکی مخالفت ضرور ہوا کرتی ہے - اور یہ ہی حال میرے اس نئے طریق علاج کا بھی ہوا ہے جو کہ جیون جیون زمانہ گذرتا گیا ہے - ترقی کرتا رہا ہے اور وسیع ہوتا گیا ہے + علاوہ ازین اس موقع پر ایک محض "معمولی[1] شخص" ہے جسکی دریافتین کہ نئی ہین - خیالات نئے ہین - اصول نئے ہین - جو کہ بہت سی فضول باتون کو ترک کرتا ہوا - اور اکثر اون باتون کو جنکی کہ جڑ عرصہ سے بہت گہری پہونچ گئی ہے راستہ سے ہٹاتا ہوا معالجات کے محفوظ میدانون مین مداخلت کرتا ہے + لیکن میرے مخالفین نے جو طریقے کہ اختیار کیئے وہ ایسے بُرے و ناپاک تھے کہ شروع ہی سے وہ خود ہی الزام لگائے جانے کے قابل تھے + اُن شفایابیون سے جو اکثر اون مریضون کی حالتون مین - جنکو کہ پُرانے اطبا نے جواب دیدیا تھا - میرے طریق علاج نے دکھلائی ہین اس علاج کے کارآمد ہونیکا ایک بہت بڑا یقینی ثبوت بمقابلہ کسی علمی مناظرہ کے حاصل ہوتا ہے + اگر مینے اُسوقت تک جبتک کہ "مقررہ و سندیافتہ" قائم مقامان سائنس میری ان سکھائی ہوئی باتونکی صحت کو آکر تسلیم نہ کرتے اور اس نئے راستے پر ترقی کرنے کی رپورٹ نہ دیتے - انتظار کیا ہوتا تو مین اپنی تمام عمر بھی کبھی ایک قدم آگے نہ بڑھا ہوتا + مگر اب اُن کامیاب شفایابیونکا جو کہ اس علاج نے حاصل کری ہین شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ میرے طریق علاج نے روے زمین پر ہر حصہ مین تعریف اور نیکنامی کے ساتھ اپنا راستہ نکال لیا ہے - نیز ہر درجہ کے لوگون مین یعنی شہنشاہون - بادشاہون اور دیگر ذی رتبہ لوگون سے لگا کر ادنی درجہ کے لوگون تک ہزارون دکھیونکے لیئے جو کہ میرے کارخانہ مین آتے ہین اسنے وہ شفا عطا کری ہی جسکے لیئے کہ وہ لوگ ہاے ہاے کر رہے تھے - ان مین بنجملہ دیگر اشخاص کے افریقہ کے شمالی حصہ کے رہنے والے

نوٹ [1] مراد ہے خود موجد سے یعنے ڈاکٹر کوہنی سے جو کہ اصل مین کوئی سندیافتہ ڈاکٹر نہین ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبان جرمن مین پچاسوین بار کی طبع کے متعلق دیباچہ

اشخاص بھی جوکہ موزز کہلاتے ہین شامل ہین + اس کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ میرا طریق علاج قوانین قدرت پر مبنی ہے اور ترقی کرکے ایک نیا سائنس (علم) ہوگیا ہے جسکی کہ تردید اب نہین کرہی جاسکتی +

موجودہ کتاب کی۔ جوکہ ابتک پچیس زبانون مین ترجمہ ہوچکی ہے۔ غرض یہ ہی ہے کہ :-
جسم انسان کے عوارض کی فوراً تشخیص کرلے ۔ ان عوارض سے محفوظ رکھے ۔ قدرتی قانون کی (جسکا ذکر کہ ہوچکا ہے) نسبت ۔ بہ امداد کامل شہادتون کے ۔ سچائی کا اعلان کرے جس سے کہ امراض کے شفا کرنے اور صحیح طریق مین زندگی بسر کرنے کا معقول طریقہ سمجھ مین آتا ہے ۔ اور انجام کار۔ اس نئے علم شفا بخشی کے بذات خود کافی ہونے کے علم کو زیادہ تر عوام مین پھیلاوے +

تمام اون لوگون کے لیئے جوکہ اوس قدرتی کارروائی کو جوکہ ہمارے گرد و پیش عمل مین آتی ہے دیکھکر مدد و مشورہ کے طالب ہوتے ہین ۔ یہ کتاب بطور ایک اوستاد ۔ رہنما ۔ اور مشیر کے تجویز کی گئی ہے + مین سچے دل سے امید کرتا ہون کہ میری اس کتاب کی غرض پورے طور سے حاصل ہوگی اور یہ کتاب دکھی انسان کے لیئے اپنے آپ کو ایک سچی نعمت ہونا ثابت کرے گی +

لوی کوہنی

نمبر ۲۴ فلاس پلیٹز۔ لیپزگ ۔ یکم اپریل ۱۸۹۹ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین

	صفحات
کتاب کے آخر مین ایک فہرست حروف تہجی کے سلسلہ مین موجود ہے	
حصّہ اول	
نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا ؟	۱ لغایت ۱۳
مرض کسطور سے پیدا ہوتا ہے ؟ بخار کیا چیز ہے ؟	۱۴ - ۳۴
بچونکے امراض (میزلس یعنی خسرہ - اسکارلیٹ فیور یعنے سُرخ بخار - ڈفتھیریا - چیچک سیتلا - ہوپنگ کاف یعنی کوکر کھانسی یا کالی کھانسی - اسکروفیولا یعنے خنازیر یا کنٹھ مالا - کی خاصیت پیدائش - غرض - اور اونکا علاج - اور اونکا ایک ہونا یعنے وحدانیت)	۳۵ - ۶۹
وجع مفاصل اور نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑ جانا - لنگڑا و لنجا پن - ہاتھون اور پیرون کا سرد ہونا - سر کا گرم ہونا - ان سبکا سبب - خاصیت اور علاج -	۷۰ - ۹۹
میری علاج کے طریقے - اسٹیم باتھ - سن باتھ - فریکشن ہپ باتھ - فریکشن سٹز باتھ - مٹی کی پٹیان -	۱۰۰ - ۱۱۶
ہم کیا کھائین اور ہم کیا پئین ؟ عمل ہاضمہ -	۱۱۷ - ۱۵۲
حصّہ دوم	
اعصابی اور دماغی امراض - نیند کا نہ آنا - اونکا سبب - اونکی خاصیت اور اونکا علاج	۱۵۳ - ۱۶۵
امراض پھیپھڑہ - پھیپھڑونکا ورم - سل یا پھیپھڑونکے چھالے - ذات الجنب - لیوپس - اُنکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۱۶۶ - ۱۸۶
امراض آلات تناسل - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۱۸۷ - ۱۹۸
امراض مثانہ و گردہ - ذیابیطس - یورمیا - بڈ ڈنگ - امراض جگر - سنگ جگر - یرقان - امراض امعا - تلوونکا پسیجنا - ہرنیز - اونکا سبب - اونکی خاصیت - اور اونکا علاج -	۱۹۹ - ۲۰۸
قلب یعنی دل کی بیماری - استسقے - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۰۹ - ۲۲۱
ریڑہ کے امراض - ریڑہ کا زائل ہونا - بواسیر - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۲۲ - ۲۲۷
مرگی کے دورے - اگورے فوبیا - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج	۲۲۸ - ۲۳۲
کمی خون اور کلوروسس - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۳۳ - ۲۳۹
امراض گوش و چشم - اونکا سبب - اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۴۰ - ۲۴۹

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین

	صفحات
امراض دندان - زکام - انفلوانزا - امراض حلق - گہینگا - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۵۰-۲۵۵
دردسر - مائیگرن یعنی استلاے دردسر - دماغ کا زائل ہونا - سوزش دماغ اونکا سبب - اونکی خاصیت اور اونکا علاج	۲۵۶-۲۶۰
ٹائیفس بخار - پیچش - ہیضہ - اسہال - اونکا سبب - اونکی خاصیت اور اونکا علاج	۲۶۱-۲۶۶
موسمی بخار - اور گرم ملکونکے بخار - ترائین کے بخار یعنی میلیریا - پت کا بخار - زرد بخار اور جاڑہ بخار - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۶۷-۲۷۳
جزام یعنے کوڑہ کا سبب - خاصیت اور علاج -	۲۷۴-۲۸۵
کھجلی مختلف قسم کے کرم - گینڈوئے یا کینچوئے - جون وغیرہ - آنت کا اوترنا - اونکا سبب اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۸۶-۲۸۹
سرطان - بدگوشت کا سبب - اونکی خاصیت اور اونکا علاج -	۲۹۰-۳۰۱
حصۂ سوم	
بغیر ادویات و بغیر اعمال جرّاحی کے زخمون کا علاج کرنا اور اونکو شفا بخشنا -	۳۰۲-۳۲۹
عورتون کی بیماریان - اونکا سبب - اونکی خاصیت اور اونکا علاج	۳۳۰-۳۴۳
آسان اور بیخطر زائیدگی کسطور سے ہوسکتی ہے ؟	۳۴۴-۳۵۵
ولادت کے بعد کا انتظام -	۳۵۶-۳۵۹
بچون کی پرورش -	۳۶۰-۳۶۴
حصۂ چہارم	
ہر قسم کے مرض کے متعلق رپورٹ ہاے شفایابی	۳۶۵-۳۸۱
ہر قسم کے مرض کے متعلق خطوط شکریہ	۳۸۱-۴۲۲
سائینس آف فیشیل اکسپریشن کی تشریح کرنے والی چند تمثیلین یعنے تصاویر - جنسے کہ سامنے - بغلین اور پشت کی جانب کا بارہ مادّہ فاسد ظاہر ہوتا ہے	۴۲۳-۴۳۵
تصویر اُس بچّہ کی جسکو کہ ۴۵ مرتبہ ٹیوبرکلن کا ٹیکہ لگایا گیا تھا -	۴۳۶
کل کتاب کی پوری پوری فہرست مضامین بہ سلسلہ حروف تہجی	۴۳۷-۴۶۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضروری التماس از جانب مترجم

حضرات ناظرین - یہ کتاب موسومہ "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" یعنی نیا علم شفابخشی جسکا ترجمہ اس احقر نے زبان انگریزی سے اُردو مین کیا ہی دراصل زبان جرمن مین مرتب ہوئی تھی - اس کے مصنف واِس علم کے موجد **لوئی کوہنی** صاحب اُسی ملک جرمن کے عالمون مین سے ہین جہان کہ فی زمانہ مشرقی علوم وفنون کی روشنی کا مرکز ہی اور جہان کہ علم سنسکرت وخصوصًا وید مقدس و سنسکرت فلاسفی کا بہت کچھ پرکاش ہی + یہ نیا علم شفابخشی مصنف کی خاص دریافت ہی + اس کتاب مین مصنف نے یہ اثبات کر دکھلایا ہی کہ جملہ امراض ایک ہی طریق مین پیدا ہوتے ہین - بلکہ ایک ہی ہین اور اُنکا علاج بھی ایک ہی طریقہ سے ہی + جس خوبی کے ساتھ کہ امورات مذکورہ کو مصنف نے دلائل عقلی وتجربات عملی سے ثابت کر دکھایا ہی وہ بے نظیر ہے - اور پڑھنے والون کے دل مین اُس کی رائے سے نااتفاقی کرنے کا کوئی موقع نہین رہجاتا ہے +

فی زمانہ ہم دیکھتے ہین کہ کسقدر کم لوگ اُن علوم کو پڑھتے ہین جن سے کہ تندرستی قایم رکھنے مین مدد ملے اور جن سے کہ گئی ہوئی تندرستی پھر حاصل ہو سکے + قریب قریب ننیانوے ۹۹ فیصدی بلکہ اس سے بھی زائد حصہ بنی انسان کا اپنی گئی ہوئی تندرستی حاصل کرنے کے لیئے اورون سے امداد کا متلاشی رہتا ہی - حالانکہ تندرستی حاصل کرنے کے وسائل ہمیشہ بہت افراط سے ملتے ہین اور اُن سے انسان خود ہی کام لے سکتا ہی +

آجکل امراض کا علاج بذریعہ ادویات ایسا گران ہوگیا ہی اور ہوتا جاتا ہے کہ معمولی درجہ کے لوگ اُس سے فایدہ اُٹھانا دشوار سمجھتے ہین اور ایسے کتنے اشخاص ہین جو کہ گرانی علاج کی وجہ سے کچھ پس انداز نہین کر سکتے اور ہمیشہ مفلس بنے رہتے ہین + ہمنے تندرستی قایم رکھنے کے لیئے - نیز تندرستی حاصل کرنے کے لیئے - ہمکو اُسیقدر افراط سے چیزین مہیا کرین ہین جسقدر کہ زندگی قایم رکھنے کے لیئے + مثلاً اربعہ عناصر جسقدر کہ زندگی قایم رکھنے کے لیئے ضروری ہین اُسیقدر گئی ہوئی تندرستی حاصل کرنے کے لیئے بھی ضروری ہین + وہی علاج قدرتی علاج سمجھا جائے گا جو کہ ہمکو علاج کے ذرایع اُسی احتیاط اور ارزانی کے ساتھ مہیا کرے جس ارزانی اور احتیاط کے ساتھ ہمنے اربعہ عناصر یعنی خاک - باد - آب - آتش مہیا کرتی ہے + وہ علاج جسمین کہ انسان کو دوسرون کی مدد کی زیادہ ضرورت ہووے اور جو کہ ہر شخص بذات خود نہ سمجھ سکے نہ کر سکے ضرور قدرتی علاج نہین ہے + جسقدر کہ آسانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی علاج کے کرنے مین انسان کو ہوسکتی ہے اُسیقدر زیادہ اشخاص اُس سے فائدہ اُٹھاوین گے + اربعہ عناصر جو کہ زندگی کے وجود کے لیئے لازمی ہین ہر جگہ انسان کو کافی مقدار مین اور سب سے کم صرف کے ساتھ ملسکتے ہین - اگر کسی جگہ یہ نہ ملین تو وہان انسان کی زندگی ہی خطرہ مین ہے تندرستی قایم رکھنے وحاصل کرنے کا تو سوال ہی نہین ہوسکتا -

یہ نیا علم شفا بخشی امراض کا علاج اربعہ عناصر سے ہی کرتا ہی - خاصکر پانی سے - پانی کا بھی استعمال اندرونی نہین بلکہ بطریق غسل کے غسل بھی اسقدر کم یعنی صرف چار قسم کے اور ایسے آسان کہ ہر شخص اُن کو خود کرسکتا ہی + کیا وہ شخص جو کہ اس حالت مین ہو جاوے کہ اپنی موجودہ تندرستی کو قایم رکھ سکے اور گئی ہوئی کو پھر حاصل کرسکے اپنے کو بڑا خوش قسمت نہ کہیگا ؟ اس کتاب کے پڑھنے سے اور اُس کے مطابق عمل کرنے سے ہر شخص خواہ کیسی ہی ناقص تندرستی کیون نہ رکھتا ہو اپنے کو ایسا خوش قسمت بنانے کی امید کرسکتا ہی + !

اس علاج مین بمقابلہ علاج ہائے مروجہ کے منجملہ بہت سے نفعون کے ذیل کے نفعے بہت ضروری ہین +

نمبر ۱ تشخیص مرض کی ضرورت نہین اور پس وہ خطرہ جو کہ غلط تشخیص سے غلط علاج کیئے جانے پر ہوتا ہی موجود ہی نہین +

نمبر ۲ اس مین دوا کا اندرونی استعمال نہین جسمین کہ اگر دوا صحیح نہین دی گئی ہی تو نقصان بھی عظیم کرتی ہی +

نمبر ۳ اس مین وہ خطرہ نہین ہی جو کہ نسخہ جات ادویات کے مرتب کرنے مین کمپونڈرون کی غلطی سے ہوجایا کرتا ہی اور نہ اس مین وہ خطرے ہین جو کہ نسخہ جات کی تحریر مین حکما اور ڈاکٹرون سے بعض اوقات کسی زہریلی دوا کی مقدار خوراک کے لکھنے مین عمل مین آتے ہین جسکی مثال ہر شخص کو دیکھنے یا سننے کا موقعہ ضرور ملا ہوگا +

نمبر ۴ اس مین وہ بھی خطرہ نہین جو کہ مریضون کو ایک پُڑیا یا شیشی کی بجائے دھوکہ مین کسی سم قاتل کی پُڑیا یا شیشی سے دوا لے لینے مین ہوتا ہی جس کی کہ مثالین حکما معالج کو بہت سی ملی ہون گی +

نمبر ۵ اس مین کسی چیر پھاڑ یعنی عمل جراحی کی مطلق ضرورت نہین - نہ اُس سمیت کا اندیشہ ہی جو کہ سرجن کو مریض سے یا مریض کو اوزارون سے بعض اوقات (باوجود ہر قسم کی احتیاط کامل کے) لگ جانے کا ہوتا ہی جس سے کہ بہت جلد موت واقع ہوجاتی ہی +

نمبر ۶ حکما و ڈاکٹرون کی فیس - ادویات کی قیمت - پیشہ ورون و کمپونڈرون کی خوشامد سے یہان کچھ سروکار نہین +

نمبر ۷ علاوہ قیمتی ادویات سے بچت کے بیشمار قیمتی اغذیہ سے بھی یہان سروکار نہین - وہ غذائین جو کہ ہر شخص کو اُس کے ملک مین بکثرت مہیا ہوسکتی ہین یعنی قدرتی غذاؤن سے ہی سروکار ہی +

نمبر ۸ خصوصاً اُن لوگون کے لیئے بھی جو کہ مذہباً شب مین کوئی دوا نہین کھاتے مثلاً جین مت کے معززین - یہ علاج پورا پورا مونس و غمخوار ہی کیونکہ اس مین پانی کے محض بیرونی استعمال سے ہی ہر مرض کا یکسان طریق مین علاج کیا جاتا ہی +

نمبر ۹ عورات کے متعلق ہر قسم کے ناگوار امتحانات مقامی کی اس طریق علاج کے لیئے کچھ بھی ضرورت نہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۱۰ بچون کے لیئے جو کہ اپنا حال نہین کہہ سکتے ہین اور جن کے امراض کا تشخیص کرنا زیادہ مشکل ہی یہ اور بھی بہت زیادہ نافع ہی +

نمبر ۱۱ یہ علاج ایسا آسان ہی کہ تھوڑی پڑہی ہوئین عورات کتاب کو پڑہکر اور ناخواندہ عورات محض دوسرون کے بتلانے سے خود اپنی اور اپنے بچون و کبنے والون کی حالت مین کامیابی کے ساتھ مین کرسکتی ہین +

اس احقر کو اس علاج باکمال سے واقف ہوئے عرصہ دس سال کا ہوا اس زمانہ مین اس کو عملی طور سے خود اپنی حالت مین اپنے تین بچون سے لیکر جو ۱۴ سال کے ہین بچون کی حالت مین - اپنے عزیز و اقربا کی حالتین - نیز چند احباب کی حالت مین مختلف امراض مین آزمانے کا موقعہ ملا - اس آزمایش سے ثابت ہوا کہ تمام امراض خواہ اُن کے نام کچھ ہی کیون نہ ہون ایک ہی طریق علاج سے یعنی اس پانی کے علاج سے بشرطیکہ علاج سمجھکر کیا جاوے اور غذا کے متعلق پرہیز کیا جاوے صحت پا سکتے ہین + گو مجھکو ہر مرض کے متعلق علاج کا موقعہ نہین ملا مگر ایسے ایسے امراض کے علاج کا موقعہ ملا ہی جو کہ لاعلاج گنے جاتے ہین اور اس طریق علاج سے اُن کو شفا ہوگئی + جبکہ تجربہ سے اس علاج کے ذریعہ سے دمہ - بڑہی ہوئی طحال - بخار - سُرفہ - بگڑا ہوا زکام - بچون کا فالج - آتشک کہنہ - سوزاک - کان کا بہنا - درد گردہ - کانون مین جھنجہناہٹ - اعضا شکنی - جریان - ذیابیطس - بڑہی ہوئی ذیابیطس - اسہال - ڈبہ یا پسلی کا چلنا یعنی کپکپاری بران کائیٹس - آشوب چشم - آنکھون کے روہے - جلد صحت پا چکے ہین تو میرا یہ کہنا کہ جب یہ علاج ایسے ایک دوسرے سے بادی النظر مین ضد والے امراض و بعض لاعلاج امراض مین صحیح ثابت ہوا ہے - تو ضرور دیگر بیماریون مین بھی صحیح ثابت ہوگا - کچھ بیجا نہین ہی - خاصکر جبکہ موجد نے صدہا قسم کے دیگر امراض مین تجربہ کرکے اس کو صحیح پایا ہی اور امراض مذکورہ مین اپنے تجربہ سے موجد کی تحریر کی صداقت مجھے مل چکی ہی + اس تجربہ سے مجھے ترغیب ہوئی کہ اس کتاب کو ایسی زبان مین کیا جائے جس سے کہ عوام اس سے فائدہ اُٹھا سکین - پس مین نے ڈاکٹر کوہنی صاحب سے اجازت چاہی جو کہ اُنھون نے مجھے اپنی اُسی دریا دلی سے عطا کری جس دریا دلی سے کہ اُنھون نے اپنی اس دریافت کو عوام کے نفع کے لیئے ظاہر کیا ہی + چنانچہ مین نے اپنی لیاقت کے موافق جسقدر ہوسکا ہی سلیس اُردو مین اس کا ترجمہ کیا ہی اور اس غرض کے لیئے کہ اس سے نفع لوگ جلد اُٹھاوین - ایک بڑی جلد کی بجائے تین جلدین کردی ہین تاکہ اول جلد طیار ہونے پر عوام کے ہاتھ مین پہونچ سکے اور تا وقتیکہ دوسری و تیسری جلدین تیار ہون اس علاج سے عام لوگ واقفیت حاصل کرلیوین + مین نے اس کتاب مین فٹ نوٹ بھی دیئے ہین جہان جہان کہ ضروری سمجھے گئے ہین اور اپنے نزدیک کوئی بات ایسی نہین چھوڑی ہی جو کہ کتاب سمجھنے کے لیئے ضروری معلوم ہوئی ہو -

مجھے امید ہی کہ ہر رتبہ کے زن و مرد اس کتاب و اس علم علاج سے یکسان ہی فائدہ اُٹھاوینگے - عورات مین اس کی تعلیم خصوصاً یون نافع ہی کہ وے اس علم سے واقفیت حاصل کرکے اپنی تندرستی قایم رکھ سکین گی - اولاد تندرست پیدا کرسکین گی اور بیمار اولاد کو تندرست بنا دینے کی حالت مین ہوجاوین گی اور پس اُن کے ذریعہ سے قوم کی قوم حالت تندرستی مین ہوسکے گی اور مردون کا وہ بہت بڑا حصہ وقت اور سرمایہ جو کہ بچون کی بیماری مین صرف ہوتا ہی دوسرے عمدہ کامون مین صرف ہوسکیگا + ہندوستانیون کی عورات کے پاس کافی وقت اس بات کے لیئے موجود ہے کہ وہ اُس کو اپنے بچون کی تندرستی کی حفاظت مین صرف کرسکین اور پس مردون کو اُس کام سے سبکدوش کرسکین جس خاص کام مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(یعنی بچّون کی تیمار داری مین) کہ ہر ملک مین والدہ ہی اب بھی بمقابلہ مردون کے زیادہ حصّہ لیتی ہی اور اسی کے لیئے نیچر نے اُس کو موزون بھی کیا ہی + ایسے کتنے اصحاب ہین جنکو کہ اپنی زندگی مین خود اپنی ہی حالت مین مادر مہربان کی شفقت مادرانہ کے اس برتاؤ کا تجربہ نہوا ہوگا ہی اور ایسے کتنے اصحاب ہین جو کہ یہ نہ چاہتے ہون کہ شفقت مادرانہ کے ساتھ ہی ساتھ عورات کو جملہ امراض کی پیدایش سے واقفیت اور اُن کے شفا کرنے کا آسان سے آسان طریقہ بھی حاصل ہوجاوے ؟

میرے خیال مین اوسط درجہ کی فہم کے شخص کو اس کتاب کے پڑہنے مین اور اُس کے اصول کے بخوبی سمجھنے مین ایک ہفتہ یا زاید از زاید دو ہفتہ کافی ہین اور علاج کے عملی طور سے سیکھنے مین تو دنون کی کچھ ضرورت نہین بلکہ منٹون کا صرف ہی + قابل خواندہ عورات اس کے اصول کو مثل مردون کے کتاب پڑہکر جلد سمجھ سکتی ہین اور ناخواندہ دوسرون سے سنکر اور سمجھانے سے۔ پس عورت و مرد دونون کے لیئے اس علم سی واقفیت حاصل کرنا کچھ مشکل طلب امر نہین ہی + جیسا کہ ہر علم کی کتاب اُسی طور سے اس علم شفا بخشی کی کتاب بھی شروع سے دیباچہ سے ہی پڑہنی چاہیئے اور ایک سلسلہ مین پڑہنی چاہیئے تاکہ ہر مضمون درجہ بدرجہ سمجھ مین آتا چلا جاوے + اور جیسی کہ ہر علم کی کتاب کی کیفیت ہی کہ جسقدر زیادہ بار اُسکو پڑہیئے اُسیقدر زیادہ واقفیت اُس کے اصولون سے ہوگی اور اسیقدر زیادہ اُسکے اصول ذہن نشین ہونگے ویسی ہی کیفیت اس کتاب کی بھی ہی + علاوہ حصّہ اول دوم و سوم کے جو کہ ۳۶۴ صفحون پر شامل ہین حصّہ چہارم کی ۴۱ رپورٹ ہائے شفایابی جو کہ خود موجد کی لکھی ہوئی ہین اُن کا بھی پڑہنا بہت ہی نافع ہوگا کیونکہ اُن مین خود موجد کا تجربہ موجود ہی۔ اور انسان کو ہمیشہ دوسرون کے تجربون سے سبق لینا چاہیئے + چٹھیات شکریہ جو کہ مصنف نے نمبر ۴۲ سے نمبر ۱۳۳ صفحہ ۴۳۲ تک دی ہین اُنکا مطالعہ بھی خالی از نفع کثیر نہین +

مین نے اس کتاب کا ترجمہ بخیال نفع عام کیا ہی اور مین اپنی محنت کو اُسیقدر زیادہ سوپہل سمجھون گا جسقدر کہ زیادہ لوگ اس علاج سے نفع اُٹھاوینگے۔ اور یہی میری سچی دلی آرزو ہے + مین اس دیباچہ کو بغیر اُن احباب کا یعنی بابو برج نندن پرشاد صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ و رئیس و آنریری مجسٹریٹ مراد آباد و پنڈت شمبھو ناتھ صاحب ایم اے ایل ایل بی و بابو گوبند سروپ صاحب بی اے ایل ایل بی وکلاء ہائی کورٹ شہر مراد آباد کا جنہون نے کہ اس کتاب کے ترجمہ کرنے کی ترغیب دیکر مجھے اس کام پر آمادہ کیا اور پنڈت موہن لال صاحب بکو ایم اے منصف و بابو پرتاب سنگہ صاحب بی اے ایل ایل بی منصف ممالک متحدہ کا جنہون نے کہ اس کتاب کے ترجمہ مین اپنی لیاقت علمی سے مجھے امداد کثیر بخشی۔ نیز اپنے دوست بابو کیداری لال صاحب وکیل ججی مراد آباد کا جنکی کہ عنایت خاص اس احقر کے حال پر ہی۔ شکریہ ادا کیئے ہوئے ختم نہین کرسکتا +

ناظرین سے امید ہی کہ وہ میری اس کوشش طفلانہ کو اپنی بزرگانہ نظر سے دیکھکر میری ہر قسم کی غلطیون کو معاف فرماوینگے۔ اور املا اور محاورات اُردو کی غلطی پر نظر نہ ڈالینگے کیونکہ مین نہ تو اُردو زبان کا عالم ہون اور نہ انگریزی زبان جس سے کہ یہ ترجمہ کیا گیا ہی میری زبان مادری ہے فقط

بجنور (ممالک متحدہ۔ ملک ہندوستان)

۳۔ اپریل ۱۹۰۴ء

آپ کا سچا خیر طلب

سروتری کرشن سروپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصّہ اوّل

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب کس چیز نے مجھے مائل کیا؟

ایک لکچر

لیڈیز[۱] اور جنٹلمین

یہ طبیعت انسانی کا خاصہ ہے کہ ہر شخص کو جو یہ سمجھتا ہی کہ اُسنے کوئی نئی اور اصلی بات دریافت کری ہی۔ ایک اندرونی خواہش اپنے دریافت کے قایم رکھنے کی اس غرض سے ضرور ہوا کرتی ہے کہ اُسکو آخر کار اپنے ہمجنسون پر ظاہر کیا جاوے۔ اس خواہش کے پیدا کرنے مین بیشک خواہش عزت اور خودنمائی کا بھی ایک حصہ ہی۔ لیکن اصولاً یہ پورے طور سے حفاظت کیئے جانے کے قابل ہے یعنی جائز ہے اور فی الحقیقت بشری ہی + سچ کا اعلان کرنا ضروری ہے گو کہ کوئی شخص عام طور سے تمام نمایش اور چمک دمک کو حقارت سے دیکھے۔ اور اس روزانہ زندگی کے شور وغل مین بجز تکان اور خودنمائی کے اور کچھ بہت ہی کم پاوے + اسی قانون قدرت کے آگے مین بھی سر جھکاتا ہون جبکہ مین اسوقت آپ لوگون پر اپنی متواتر محنت زاید از تیس سال کے نتایج کا اظہار کرتا ہون۔ یہ سچ ہی کہ یہ شاید زیادہ عقلمندی کی بات ہوتی اگر مین اپنے دریافتون کو بے زبان کاغذ کے ہی سپرد کیئے ہوتا اور زمانہ آیندہ سے ہی اُسکی بابتہ قوتی حاصل کرنیکی امید کرتا + لیکن اس کام مین جسکے لیئے کہ مین نے اپنی زندگی تصدق کردی ہے۔ معاملہ صرف علم ہی علم کا نہین ہی۔ اسمین ہمکو اُن اعمال سے بھی تعلق ہے جو کہ اس علم سے پیدا ہوتے ہین۔ بلکہ یون کہین کہ (ہمکو مطلب) اُن باتونکے عملی طور سے جاننے سے ہی جو کہ ہمنے سیکھی ہین

---

[۱] لیڈیز بمعنے شریف عورات۔ جنٹلمین بمعنے شریف مردمان۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص لکچر یا دکھیان دینا شروع کرتا ہی تو سامعین کو اپنی طرف مخاطب کرنے کے لیئے ایسا کہا کرتا ہے جس مجمع مین کہ عورت و مرد دونون موجود ہون تو تہذیب اسی کی مقتضی ہے کہ اُن لوگون کو مخاطب کرنے مین اول لیڈیز اور بعد کو جنٹلمین کہین۔ اور تب مضمون لکچر شروع کرین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس اگر مین اپنی تعلیم کو اپنے ہمجنسون مین پھیلانا - اور نسلہاے آیندہ کو دست بدست دینا چاہتا ہون اور اگر یہ میری خواہش ہے کہ مرنے کے بعد مجھے لوگ نیم حکیم کے نام سے بدنام نکرین تو مجھکو اس کی ضرورت ہے کہ اُن سچ باتون کا جو مینے دریافت کی ہین بذریعہ تعلیم اور زندہ شخصون پر عمل کرکے مشاہدہ کراؤن - اُنکو ثابت کردن اور دوسرون کو اُنہین بتلاؤن +

لیکن ایسی بڑی جماعت کے رُوبرو جیسی کہ میرے سامنے اسوقت موجود ہے - مریضونکا پیش کرنا غیر ممکن ہے اور پس مجھے اپنے خیالات کو الفاظ مین ہی حتے الوسع اپنی قابلیت کے موافق بیان کرنے پر اکتفا کرنی چاہیئے اور اولاً مجھے مختصراً یہ بیان کرنے دیجیئے کہ میرے علاج کا قاعدہ کیسے مرتب ہوا +

مجھکو نیچر سے ہمیشہ ایک خاص قسم کی محبت رہی ہے + میرے لیئے اس سے زیادہ اور کوئی خوشی کی بات نہ تھی کہ جنگل وکھیت کے جانداروں کا اور اُن حالات کا جن مین کہ پودے اور جانوران زندہ رہتے ہین اور ترقی نسل کرتے ہین - مین نظارہ کرون - نیز اپنی بزرگ والدہ یعنی نیچر کے کامون کو زمین وآسمان پر تلاش کرون اور اُسکے لاازلی قوانین کو معلوم کرکے اُنکو مستحکم کرون + مین ہمیشہ اس بات کے سننے کا آرزومند رہتا تھا کہ قابل محققین مثل پروفیسر راس ماسلر نے کیا کیا باتین دریافت کرلی ہین - اور یہ (خواہش) اس وقت سے بہت عرصہ قبل ہوئی تھی جبکہ مجھے کوئی خیال بھی اس علم شفا بخشی کے لیئے خصوصاً اپنی زندگی صدقہ کرنے کا نہوا تھا + ضرورت کے طاقت ور ہاتھ نے مجھے اس آخر الذکر کام پر زبردستی لگایا - وہ ضرورت جو کہ قومون اور مفرد اشخاص ہر دو کی تعلیم اور تربیت دینے والی ہے +

اپنی عمر کا بیسوان سال ختم کرنے کے تھوڑے ہی دنون بعد مینے دیکھا کہ میرا جسم اپنا کام کرنے سے گریز کرتا ہے - پھیپھڑون اور سر مین درد معلوم ہوتے تھے + اول مینے مقررہ اطبا کی امداد حاصل کی - لیکن نتیجہ کچھ نہوا + میری والدہ نے جو کہ عرصہ سے نقیح اور بیمار چلی آتی تھی ہم لوگ بچون کو "ڈاکٹرون" سے بار بار آگاہ و متنبہ کردیا تھا اور یہ کہا کرتی تھی کہ صرف وہی لوگ (ڈاکٹر) اُسکی حالت مصیبت کے ذمہ دار تھے + میری والدہ بھی سرطان معدہ کے مرض مین زیر علاج حکما رہکر راہی ملک عدم ہوچکی تھی + اسوقت کے قریب - سنہ ۱۸۶۴ء مین - پیروان نیچر کیور (یعنی امراض کو قدرتی وسائل سے آرام کرنیکے طریقہ) کے ایک جلسہ کا ذکر میری نظر سے گذرا - اس معاملہ سے مجھے دلچسپی ہوئی اور اُس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا۔

جلسہ کا دوسرا اشتہار دیکھکر مین اس جلسہ مین شریک ہوا۔ یہ جلسہ چند مضبوط دل والے شخصون کا تھا جو کہ ہمارے میل[۵۱] زر کے گرد (جسکو ہم کبھی نہ بھولینگے) جمع ہوے تھے۔ بڑے پس وپیش کے ساتھ مینے حاضرین جلسہ مین سے ایک شخص سے دریافت کیا کہ پھیپھڑون مین سوی کے سے چبھنے کے درد کے لیئے جسمین کہ مین اُسوقت مبتلا تھا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ بہت شک کے ساتھ کیونکہ میری حالت عرصہ سے اعصابی حرکت کی ایسی تھی کہ میرے لیئے کچھ آدمیونکے روبرو باواز بلند بول سکنا ممکن نہ تھا۔ اُسنے ایک گدّی کا رکھنا تجویز کیا۔ اسکا اثر فوراً ہوا اور اچھا اثر ہوا۔ اسکے بعد مین ان جلسون مین برابر گیا۔ اسکے چند سال بعد۔ یہ بات ۱۸۶۵ء مین ہوئی۔ میرا بھائی سخت بیمار ہوا۔ اور ینچر[۵۲] کیور جو کہ اُسوقت ابتدائی حالت ترقی پر پہونچا تھا اُسکی امداد کرنے مین قاصر رہا۔ مگر ہم لوگون کو تھیوڈور[۵۳] ہان کے بہرہ اور علاجون کے نسبت سننے کا موقع ملا۔ میرے بھائی نے اُنسے مشورہ لینے کا مصمم ارادہ کیا اور چند ہفتہ بعد تندرستی مین بہت نفع حاصل کرکے مکان کو واپس آیا۔ مین بھی قدرتی علاج کے طریق کے نفعے ہر دم زیادہ زیادہ دیکھنے لگا۔ اور اُسوقت بھی اس طریقہ علاج کی اصلیت مین سچ ہونے کا مجکو کامل یقین تھا۔

اس عرصہ مین میری بیماری بھی خاموش نہ رہی تھی۔ مرض کے وہ انکوئے جو کہ والدین سے وراثتاً مجھے پہونچے تھے بہت ہی بڑھ گئے تھے۔ خصوصاً اُسوقت سے جبکہ پُرانی بیماریونکا علاج بذریعہ ادویات مینے کرایا تھا اور جسکی وجہ سے کہ نئے اسباب مرض کے اُن مین (پُرانی بیماریون مین) اور شامل ہوگئے تھے۔ میری حالت رفتہ رفتہ زیادہ زیادہ خراب ہوتی گئی۔ آخر ش کو بالکل ناقابل برداشت ہوگئی۔ معدہ مین موروثی سرطان ظاہر ہوگیا۔ پھیپھڑے جزوی خراب ہوگئے تھے۔ سر کی رگین ایسی محرور ہوگئی تھین کہ مجھے میدان مین تازہ ہوا مین ہی آرام ملتا تھا۔ آرام کی نیند یا کام کرنیکا تو کوئی سوال ہی نہین ہوسکتا تھا۔ آجکے دن مین اس امر کو قبول کرسکتا ہون کہ گو اُسوقت مین خوب موٹا تھا اور چہرہ سُرخ تھا لیکن مین واقعی مثل آزردہ حال لیزر[۵۴] اُرس کے تمام تر تھا۔ تاہم مینے اُسوقت کے معلوم شدہ قدرتی علاج کے قاعدون پہ پورا پورا عمل کیا۔ غسل بھیگی ہوئی

---

۵۱ ملک جرمن کے ایک مشہور شخص کا نام ہے ۱۲

۵۲ قدرتی وسائل سے امراض کے آرام کرنے کے طریقہ کو کہتے ہین ۱۲

۵۳ یہ بھی ایک مشہور شخص ملک جرمن مین بانی کے ذریعہ قدرتی علاج مین ترقی کرنے والا ہوا ہے ۱۲

۵۴ ایک بہت ہی غریب لاچار شخص کا نام ہے کہ جو عارضہ جزام مین مبتلا تھا اور جسکا ذکر کہ انجیل مقدس مین آیا ہے۔ اب اس نام سے مراد جزامی کی لی جایا کرتی ہے یا کسی ایسے شخص کی جو کہ مثل اُسکے لاچار اور مصیبت زدہ ہو ۱۲ منہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چادر مین لپیٹنے کے عمل - پچکاریان - تڑاروں کا دینا یا پانی کا کسی عضو پر زور سے بہانیکا عمل - قصہ مختصر کہ ہر ایک چیز کا استعمال مینے کیا مگر بجز اسکے کہ تکلیف مین کچھ کمی ہو اور کچھ نہوا + اس زمانہ مین آزاد نیچر مین غور و فکر کے ساتھ دیکھنے سے مینے وہ قوانین دریافت کیئے جنپر کہ میرا اسوقت مین عمل کیا ہوا اور سکھلایا ہوا طریقہ علاج مبنی ہے + امتحاناً مینے خود اپنے اوپر اس طرز علاج کو ایک مرتبہ شروع کیا - اور اس غرض کے لیئے بہت ہی کارآمد آلات مینے بنائے + اس آزمایش مین کامیابی ہوئی - میری حالت دن بدن اچھی ہوتی گئی - دوسرے لوگ جنہون نے کہ میری صلاح مانی اور اُسی طریق پر عمل کیا وہ بھی مطمئن ہوگئے + آلات جو کہ مینے بنائے تھے اُنہون نے اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیا - موجودہ امراض کی تشخیص - اور آنے والون کی نسبت پیشین گوئیان جنکو کہ خود مریض نے ابھی تک نہین جانا تھا گو کہ رُجحان طبیعت موجود تھا - ہمیشہ صحیح ثابت ہوئین + مجھے یقین ہوا کہ میری ایجادین دھوکے کی ٹٹیان نہ تھین - تاہم جب مینے اُنکا ذکر کسی سے کیا تو میرے خیالات پر غیر قابل یقین درجہ[۵۱] کے تعجب کا - بے پروائی و بے تعلقی کا یا نفرت بھری ہوئی نامنظوری کا اظہار کیا گیا - اور یہ بات صرف ہمیشہ طبابت کے پکّے اشخاص کی جانب سے و معتقدین علاج ادویات کی ہی جانب سے نہ تھی بلکہ (اور درحقیقت خاصکر) پیروان نیچر کیور اور بعض اوقات اُس کے مشہور قائم مقامان کی جانب سے بھی دیکھنے مین آئی + مصیبت زدہ انسان کی بہتری کے لیئے مینے اپنے آلات مفت کام مین لانے کے لیئے چند ایسے عاملون کے پاس رکھ دیئے تھے + اُن آلات کی واقعی طور سے آزمایش نکر کے اُنکو ناکارہ کہکر علیحدہ کر دیا گیا تاکہ گرد و جالہ مین وہ بھر جاوین -

اس طور سے مجھے اور بھی اچھی طرح سے معلوم ہوگیا کہ یہ ہی کافی نہین ہے کہ مرض کی پیدایش انیا اُسکی افزایش اور علاج کے اصول کو قایم کیا جاوے اور مریضونکے علاج کے لیئے آلات بنائے جائین - اور نہ یہ کافی ہے کہ امراض کی موجودہ تشخیص اور آیندہ جو امراض ہونیوالے ہین اُنکے جاننے کا بے خطا طریقہ (جو خود جسم انسانی کی حالت پر مبنی ہے) دریافت کر لیا جاوے - اور نہ کہ اُس کامیابی کا اظہار کیا جانا بھی کافی ہے جو کہ اس نئے طریق شفا بخشی کو خود میری حالت مین یا میرے رشتہ داران - دوست - احباب - و شناساؤن کی حالت مین حاصل ہوئی ہے - بلکہ برعکس اسکے مینے یہ صاف طور سے دیکھ لیا کہ مجھے خود عوام سے ہی انصاف کے لیئے اپیل کرنا پڑیگی

[۵۱] یعنے اس درجہ کا تعجب کہ جو یقین کرنے کے درجہ سے گذر گیا ہو ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا۔

اور بہت سے تعجب انگیز علاجات کرکے اپنے طریق علاج کی برتری الوپیتھک۔ ہومیوپیتھک اور اُس سے پیشتر کے طریقہ حصول تندرستی کے مقابل مین ثابت کرنی پڑیگی + میرے نزدیک صرف اسی سے ہی سب درجہ کے لوگ یقین کرسکینگے کہ میرا طریق علاج صحیح ہے اور قوانین قدرت پر مبنی ہے۔

اس اندرونی ترغیب نے طبیعت کو سخت الجھن مین ڈالدیا۔ کیونکہ اگر مین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ اس نئے طریق شفا بخشی کے مطب مین اپنے کو لگاؤن تو مجھے مجبوراً اپنا کارخانہ جو کہ چوبیس سال تک بہت عمدگی سے چل رہا تھا بند کردینا پڑیگا۔ تاکہ مین اپنی پوری توجہ دوسرے پیشہ کی جانب مبذول کرون جس بات سے کہ بہرصورت شروع ہی مین مجھے محض برائی۔ الزام۔ اور نقصان مال ملیگا + برسون تک عقل اور طبیعت مین لڑائی رہی عقل روکتی تھی۔ اور طبیعت (کانشنس) بار بار مجھے میری دلی خواہش کو پورا کرنیکی ترغیب دیتی تھی۔

۱۰۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو آخر کار مینے کارخانہ اولاً کھولا۔ کانشنس (طبیعت) نے فتح پائی۔ ٹھیک ٹھیک جیسا کہ میرا خیال تھا وہی دیکھنے مین آیا + شروع کے چند سالون مین مشکل سے ہی میرے کارخانہ مین کوئی شخص آیا ہوگا۔ باوجودیکہ چند ایسی کامیابیان معالجہ مین حاصل ہوئی تھین کہ جو خود لوگونکی توجہ اسطرف مائل کرنے کے لیئے واجب اللحاظ تھین۔ اسکے بعد بیمار لوگ۔ ابتدا مین محض غسل لینے کی غرض سے بعد کو چند لوگ علاج کرانے کی غرض سے بھی۔ رفتہ رفتہ آنے لگے + کچھ عرصہ مین لوگون کی نوازش زیادہ ہوئی۔ خاصکر دوسرے شہرونسے۔ کیونکہ قریب قریب ہر شخص جسکا علاج مینے کیا وہ از خود اس طریق کا مشتہر کرنے والا اور اُسکی وکالت کرنیوالا ہوگیا + میرا طریق علاج اور نیا طریق تشخیص یعنی سائنس آف فیشل اکسپریشن[۵۳] ہزارون شخصون کی حالت مین کامیاب ثابت ہوا اور مین بہت سے شخصونکو آیندہ ہونیوالی بیماریونکو بتلاکر بڑے سخت خطرون سے بچانیکے قابل ہوا + اس لمراخر الذکر پر مین ضرور خاصکر دیتا ہون کیونکہ صرف اسی کے ذریعہ سے ہم پھر نسل کو واقعی تندرست بنانیکے قابل ہونگے۔

میری دریافتون کی سچائی ہر مریض کے علاج مین ثابت ہوچکی ہے۔ میرا تجربہ بھی گذشتہ آٹھ سال مین ضرور زیادہ وسیع ہوگیا ہے اور خود میری تندرستی جو کہ پہلے ناقابل علاج معلوم ہوتی تھی۔ جدید طریقہ پر استحکام کیساتھ عمل کرنے سے ایسی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ آجکے دن مین اپنے کو اُس محنت کے بخوبی برداشت کرنیکے قابل سمجھتا ہون جو کہ اس بڑھے ہوئے مطب کی وجہ سے میرے اوپر پڑتی ہے

---

[۵۲] الوپیتھک سے مراد اس طریقہ علاج سے ہے جو کہ سرکاری شفاخانونمین ہوتا ہے اور معمولاً ڈاکٹر لوگ کرتے ہین ۱۲ [۵۳] مراد اس طریقہ علاج سے ہے جسکا اصول یہ ہے کہ کوئی مرض اُسی دوا سے اچھا ہوجاتا ہے جس دوا کا استعمال کہ تندرست انسان پر اُسی مرض کے علامات پیدا کرے۔ ادویات بہت ہی خفیف مقدار مین دیجاتی ہین مثلاً ایک قطرہ دوا کو ہزارون قطرہ پانی مین ملاکر ملکا کرتے ہین اور اس آخر الذکر کا ایک قطرہ استعمال کرتے ہین یہ طریقہ علاج بھی رواج پکڑگیا ہے اور اسکے ڈاکٹر بھی بڑے بڑے شہرونمین علاج کرنے لگے ہین اس طریقہ علاج کا موجد بھی ملک جرمن کا رہنے والا ایک حکیم ہانہ مان نامی ہوا ہے جو ۱۷۵۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۴۳ء مین وفات پائی۔ ۱۲ [۵۴] اکسپریشن کے معنی انگریزی مین اظہار بیان فیشل معنی متعلق چہرہ۔ آف معنی کا۔ سائنس بمعنی علم۔ اس کل فقرہ سے مراد اس علم سے ہے جسکے ذریعہ سے کہ چہرہ کی صورت دیکھکر تشخیص مرض کرتی ہین یعنی چہرہ کو دیکھکر مریض کی بیماری موجودہ یا آیندہ بتلاسکتے ہین۔ اس علم کا ذکر کتاب ہذا مین بہت جگہ آئیگا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر بہت غور کے بعد میرے سوچکر ایک نئے طریق سٹز باتھ[۱] کے ایجاد کرنے سے ہی ایسا ممکن ہوا
یہ غسل ایسا موثر ثابت ہوا ہے کہ مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ہر ایک مرض خواہ اُسکا نام کچھ
ہی کیون نہو ضرور قابل علاج ہے + میرا مطلب یہ ہے کہ - ہر مرض - نہ کہ ہر مریض - کیونکہ جبکہ قوت
کہ جسم کی بہت ہی دور تک بیخ کنی ہوگئی ہے - اور خاصکر اُس حالت مین جبکہ جسم بہت دنون تک
بوجہ استعمال ادویات بالکل زہر سے بھر گیا ہے - تو میرا طریقہ درحقیقت تکلیف کو تو کم کرسکتا ہے مگر
ہمیشہ مریض کو موت سے بچا نہین سکتا یا شفاے کلی نہین دے سکتا ہے -

لیڈیز اور جنٹلمین - مین آپکے روبرو اس خوشی سے بھرا اور دلیرانہ علم کے ساتھ حاضر ہوتا ہون کہ
اپنی جسمانی بربادی کے خلاف ایک چہارم صدی تک لڑائی کرنے کے بعد مینے اپنے آپ کو موت سے بچا لیا ہے
اور ساتھ ہی ساتھ اور عوام کے نفع کے لیئے ایک سچا علاج مرض کے آرام کرنیکا جسکو کہ بڑے بڑے مشہور دماغون نے
عرصہ تک بیفائدہ تلاش کیا تھا - دریافت کیا ہے + اس طور سے گفتگو کرنا خود نمائی اور خود بینی سمجھا جاوے
مگر تجربہ نے ہر حالت مین یہ ثابت کردیا کہ اُن موقعون پر بھی جہان کہ مین اپنے کسی مریض کو موت سے
نہ بچا سکا - میرا اصول بالکل راست اور پختہ ہے -

جس چیز نے کہ مجھے میرے دریافت (ایجاد) تک پہونچایا وہ تجربہ کاری کا طریقہ تھا جو کہ بہت صحیح اور
بہت ہوشیاری کے ساتھ غور و تحقیقات و باقاعدہ تجربات پر مبنی ہوا تھا + اور گو کہ مجھے نیم حکیم کہین اور مجھے اس
بات کا الزام لگاوین کہ موجودہ پیشہ کے کرنے کے قابل ہونے کے لیئے مجھے باقاعدہ اس پیشہ کی تعلیم نہین ہوئی
ہے لیکن مین اُن سب باتون کو پورے اطمینان اور بغیر پریشانی اور سنجیدگی کے ساتھ برداشت کرسکتا ہون
کیونکہ بنی نوع انسان کیلیئے بڑے سے بڑا نفع پہونچانے والے اشخاص اور خصوصاً بڑی بڑی ایجادین اور دریافتون کے
نکالنے والے اشخاص بھی بلا کسی استثنی کے اسیطور سے نیم حکیم اور دنیادار کہلائے ہین - کاشتکار پریس نٹز[۲]
حمال شراتھ[۳] عارف (بعد ازان جنگلی) فرینک[۴] ("جے - ایچ - راس") اور دواساز ھان[۵] کا (جنکے
کہ روشن دماغی اور مضبوط طبیعتون نے ایک نیا اور بہترین طریقہ علاج نکالا ہے) تو ذکر ہی کیا ہے

نوٹ ۱ اسکا طریقہ مفصل صفحات ۱۱۰ لغایت ۱۱۳ مین آیا ہے ۱۲ نوٹ ۲ ایک جرمن شخص تھا جو کہ پانی کے ذریعہ علاج کا موجد
ہوا ہے یہ شخص ۱۸۵۱ء مین انتقال کرگیا ۱۲ نوٹ ۳ ۴ ۵ یہ ہر سہ اشخاص ملک جرمن مین ہوے تھے جو کہ باوجود کسی
تعلیم باقاعدہ نہونے کے اس بنی نوع انسان کے فائدہ پہونچانے والے علاجات کے موجد ہوئے تھے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا

الوپیتھی - ہومیوپیتھی - اور پیشتر کے قدرتی طریق علاج ہاے روایتی سے یہ نیا طریقہ علاج کیا رشتہ رکھتا ہے؟

ان طریقہ ہاے علاج کی نکتہ چینی کرنا اور اُنمین کمی اور اُنکی کمزوریون کو (جو کہ وہ بھی مثل تمام باتون کے جنکا انسان سے تعلق ہے اپنے مین رکھتے ہین) مناسب روشنی مین دکھلانا مین تجویز کرتا ہون۔ لیکن محض اسی درجہ تک جہانتک کہ یہ فائدہ عام کے لیئے اور میری تشریحات کے خوب سمجھنے کے لیئے ضروری ہے + ہر شخص اس امر مین آزاد ہے کہ وہ اُسی بات کو منظور کرے اور اُسی پر عمل کرے جس بات کو کہ وہ سب سے اچھا سمجھے۔ لیکن میرا اصول ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لیئے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ کن کن باتون مین تو یہ مروجہ طریقہاے علاج سے مطابقت رکھتا ہے اور کن کن باتون مین مطابقت نہین رکھتا۔ تاکہ ہم یہ بات جان سکین کہ کس بات مین تو یہ واقعی اصلی ہے اور اُسکی سچی قیمت بطور خود یا اورونکے مقابلہ مین کیا ہے۔

الوپیتھی سے تو یہ بغیر ادویات وبغیر اعمال جرّاحی والا نیا طریقہ علاج صرف ایک ہی بات مین ملتا ہے یعنے دونون طریقون کا نشانۂ علاج جسم انسان ہی ہے + اسکے علاوہ اُنکے مقاصد اور اُنکے حاصل کرنے کے وسائل ایک دوسرے سے ایسے برعکس ہین جیسے کہ آلپسمین ایک قطر کے دونون سرے + درحقیقت مین مریضون کو زہرون سے بھر دینے کی اس تمام حکمت کو ہی جو کہ حال مین بہت ہی ترقی پر ہے۔ اس بات کا (اگر خاص سبب نہین) ایک سبب تو ہونا خیال ہی کرتا ہون کہ کیون آجکل پورے تندرست اشخاص مشکل سے ہی نظر آتے ہین۔ نیز یہ کہ مزمن امراض تیزئی خوفناک کے ساتھ بڑہتے چلے جاتے ہین + اس نئے طریق شفا بخشی کا وقت پر اور مناسب طور سے درمیان مین آجانا عمل جرّاحی کو قریب قریب بالکل فضول بنا دیویگا۔

ہومیوپیتھی کا آنا مثل جری رفیق کی آمد کے مبارک سمجھتا ہون۔ جسکے ساتھ ہوکر ادویات مین لوگونکے مہلک درجہ کے یقین کو قطع کرنے کے لیئے جنگ کرنا ہے + اسکی بہت ہی چھوٹی چھوٹی خوراک سے جسمین کہ کیمیا ساز دوا کا نشان بھی نہین دریافت کرسکتا۔ اور انتخاب غذا سے مناسب پر اسکی توجہ خاص ہونے کے باعث سے یہ طریقہ (یعنی علاج ہومیوپیتھی)۔ اس نئے علم شفا بخشی کی آمد کے لیئے راستہ یا ایک سیڈھی بنا رہا ہے لیکن غذا کے متعلق یہ (ہومیوپیتھی) کوئی مقررہ اور صاف اصول نہین تجویز کرتا اور میرا تجربہ اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ اسکی بہت چھوٹی چھوٹی خوراک دوا بھی بالکل غیر مضرت رسان نہین ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدرتی طریقہ علاج جس طور سے کہ ابتک عمل مین آتی رہا ہے اور جو کہ
طریقہ معالجات سے بہت سبقت لے گیا ہے وہی اس بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرا
کے نئے طریقہ شفابخشی کی بنیاد ہے + لیکن مینے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اس طریق قدرتی علا
کے بڑے بڑے موجد اور بانی یعنے پریس نٹز۔ شراتھ۔ راس۔ اور تھیوڈور رمان کے
پیروی بمقابلہ اس کے بعد کے قائم مقامان کی پیروی کے زیادہ کرون + آخر الذکر اشخاص اپنے
تئین علیحدہ ظاہر کرنے کی بے حد کوشش مین ہونے کی وجہ سے مصنوعیت کو پہونچ جانے اور
صاف اور سادہ راستہ سے علیحدہ ہو جانے کے خطرہ مین پڑتے ہین + ان سے پیشتر کے قدما
علاج کا طریقہ (نیچرل میتھڈ) مادہ فاسد کی خاصیت اور اصلیت سے واقفیت نہین رکھ
اور نہ اُن قدرتی قوانین سے واقفیت رکھتا ہے جنکے مطابق کہ مادہ فاسد جسم کے اندر اپنی جگہ
تبدیل کرتا ہے اور بعض حصّون مین بیٹھ جاتا ہے + دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ اسکو
مرض کی اور خصوصاً ہر قسم کے مرض کی سچی اصلیت کی شناخت نہین ہے۔ یعنی قدرت کے اُ
ہمیشہ قائم رہنے والے (جسکو کہ گو اب تک کسی نے جانا نہین) قانون کا جسپر کہ تمام میری
کی ہوئی باتین مبنی ہین اسکو علم نہین ہے + اس کے علاوہ اس (پیشتر کے نیچرل طریق
علاج) کو مروجہ طریقہ شناخت مرض کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ گو کہ یہ بات بخوبی
روشن ہے کہ اسکو ایسی "ٹھیک ٹھیک" شناخت کی کچھ ضرورت ہی نہین۔ پس اسمین ا
پرانے تعصبات لگے ہوئے ہین + برعکس اسکے یہ نیا علم شفابخشی ایک بالکل مختلف قسم کی
کی تعلیم دیتا ہے جو کہ خود مرض کی اصلیت سے نکلی ہے اور جو محض چہرہ اور گردن کے
کرنے سے ہوتی ہے۔ یعنی کہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن۔

نیچرل میتھڈ یعنے قدرتی طریقہ مین بہت سے طریقون مین پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی بھیگی چا
مین جسم کو لپیٹنا۔ پچکاری لگانا۔ زور سے پانی کی دھار کا عضو معلول پر چلانا۔ بارش کی طرح پانی بر
غسل لینا۔ نصف غسل۔ پورے غسل۔ بیٹھکر غسل۔ اور مختلف قسم کے بھاپ کے غسل + لیکن جبکہ مرض کی صحیح
مین ایکمرتبہ بھی وقوف حاصل ہو جاتا ہے تو یہ بہت سے طریقے علاج کے فضول اور گھپلے مین ڈالنے وا
معلوم ہوتے ہین + یہ نیا طریقہ شفابخشی پانی کے استعمال کے طریقے جہانتک ممکن ہی بہت کم اور آسان کر دیتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا

معمولی نیچر۔ کیور۔ سسٹم کے مطابق غذامین بہر نوع زیادہ ترنے ترتیبی رہی ہی یا باختیار خود روایتی مرکب[۵۲] غذا کو مفید مان لیا ہے۔ یہ نیو سائنس آف[۵۳] ہیلنگ غیر محرک اغذیہ کے متعلق ایک طریقہ تجویز کرتا ہے جو کہ بہت صاف اور صحیح بتلائے ہوئے قدرتی قوانین پر مبنی ہے۔

جیساکہ آپ دیکھتے ہین معمولی طریقہاے نیچر۔ کیور۔ سسٹم سے (جسنے مین پھر کہتا ہون کہ حیرت انگیز باتین دکھلائی ہین) اسقدر زیادہ تجاوز کیا گیا ہے کہ مین اپنے علم اور طریقہ علاج کو ایک نئے نام سے پکارنا جائز سمجھتا ہون یعنی کہ نیو سائینس آف ہیلنگ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی کے نام سے۔

مین مشرح اُن تمام تجربونکو جو کہ مینے قبل میرے طریق علاج کے پورے درجہ پر پہونچنے کے کیئے تھے نہین بیان کرسکتا بہت سے شخصونکو وہ ضرور دلچسپ تو ہوگا لیکن اُسکی عملی طور سے کچھ بھی قیمت نہوگی + درحقیقت اسمین ایک خاص نفع ہی جبکہ کوئی شخص اپنی منزل پر براہ راست پہونچ سکتا ہی اور اُن غلط راستون سے بچ سکتا ہی جنپر کہ صحیح راستہ دریافت کرنیکے قبل گذرنا پڑا تھا۔

اسقدر تمہیدی گفتگو کرنے کے بعد اب خاص مضمون کی طرف ہمکو آنے دیجیئے۔

وہ اہم سوال جسکو کہ مجھے اولاً جانچنا چاہیئے اور جسپر کہ یہ پورا پورا طریقہ علاج مبنی ہی وہ یہ ہی یعنی "کونسا جسم تندرست ہے یا تندرست نہین ہی؟" مروجہ آرای بہت مختلف ہین۔ کونسا شخص ایسا ہی جسکو کہ اس بات کا تجربہ نہوا ہوگا؟ کوئی شخص تو کہتا ہی کہ مین بالکل تندرست ہون صرف قدرے وجع مفاصل کی شکایت ہی۔ دوسرا کہتا ہی کہ مجھے صرف گھبراہٹ ہوجاتی ہی ورنہ اور طور سے تو مین تندرست مجسم ہی ہون (اسطور سے گفتگو کرنا) گویا ایسا کہنا ہی کہ جسم کے علحدہ علحدہ ٹکڑے ہین اور ہر ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے بالکل الگ ہی اور نہ اُس ہی کوئی کسی قسم کا تعلق رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ بڑا تعجب یہ ہی کہ اس خیال کی تائید اُس طریق علاج سے ہوتی ہی جو کہ بڑا صحیح اور پختہ سمجھا جاتا ہی۔ کیونکہ آخر الذکر بہت سی حالتون مین کسی عضو کا مفرداً خیال کرتا ہی اور اکثر اُسکے قریب کے عضو پر لحاظ بھی نہین کرتا + باوجود ان سب باتونکے اس بات مین شک نہین کہ انسان کا سب جسم ملکر ایک پورا عدد بناتا ہے جسکے کہ حصے متواتر ایک دوسرے سے ایسا تعلق رکھتے ہین کہ ایک حصہ مین بیماری کا ہونا دوسرے حصہ پر ضرور اثر ڈالے گا +

نوٹ ۵۱ نیچر یعنی قدرت۔ کیور بمعنی علاج۔ سسٹم بمعنے طریقہ۔ پرانے قدرتی طریقہ علاج سے مراد ہی۔ یعنی اُس علاج سے جسمین کہ امراض کو قدرتی وسائل سے آرام کرتے ہین ۱۲۔

نوٹ ۵۲ مراد ہی اس غذا سے جسمین کہ گوشت اور نباتات دونون جائز کیئے گئے ہین ۱۲ نوٹ ۵۳ انگریزی مین نیو بمعنی نیا سائینس بمعنی علم۔ آف بمعنی کا۔ ہیلنگ بمعنی شفا بخشی یا علاج۔ کل سے مراد نئے طریق شفا بخشی سے ہے یا نئے علم علاج سے جسکا ذکر اس کتاب مین کیا گیا ہی کہ جسکو کہ ڈاکٹر کیوہنی صاحب مصنف کتاب ہذا نے ایجاد کیا ہی آیندہ اکثر مقامون پر انگریزی کے ہی الفاظ استعمال کردیئے گئے ہین جنسے کہ ناظرین اس تشریح کے بعد خود بخوبی مطلب نکال لینگے۔ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روزانہ خیال کرنے سے آپ کو معلوم ہوجاویگا کہ ایسا ہی ہوتا ہے + اگر تمہارے دانت کا درد ہے تو تم بمشکل کام کر سکتے ہو۔ اور نہ کھانا نہ پینا مزہ دار لگتا ہے + ذرا سی انگلی مین چوٹ اکھڑ جانے سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ پیٹ مین درد ہونے کی وجہ سے ہماری تمام جسمانی اور دماغی کام کی خواہش دور ہوجاتی ہے + ابتدا مین تو یہ محض وہ اثر ہے جو رگون کے ذریعہ سے پہونچتا ہے + لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ایک خرابی سے دوسری خرابی براہ راست کیسے ہوجاتی ہے + اگر یہ خرابی عرصہ تک رہی رہے تو اُسکے نتائج بھی دیرپا ہونگے خواہ وہ ہمکو معلوم ہون یا نہون + پس کوئی جسم اسوقت تندرست ہو سکتا ہے جبکہ اوس کے تمام حصے اپنی مناسب حالت مین ہون اور اپنا کام بغیر تکلیف دباؤ یا تناؤ کے کرتے ہون۔ اور تمام اعضا کی ظاہری صورت ایسی ہو جو کہ اُنکے مقصد کے لیئے نہایت موزون ہے۔ جو کہ ہمارے خوبصورتی کے خیالات سے بھی بہت زیادہ مطابقت رکھتی ہے + جس حالت مین کہ صورت ظاہری صحیح نہین ہے تو ایسی حالت معین باعثون سے پیدا ہوئی ہے لیکن ہر حالت کے لیئے ٹھیک صحیح شکل کا اندازہ کرنے کی غرض سے وسیع تحقیقاتین ضروری ہین + سب سے اول ہمکو واقعی تندرست شخصون کو بغرض مطالعہ تلاش کرنا چاہیئے جن سے کہ ظاہری صورتین سیکھ لیجاوین + لیکن آج کل ایسے اشخاص کا ملنا قریب قریب ناممکن ہوگیا ہے + یقیناً ہم اکثر لوگون کو مضبوط اور تندرست کہتے ہین اور بہت سے لوگ خود کہتے ہین کہ ہم ایسے ہی ہین بھی۔ لیکن اگر ہم ذرا اچھی طرح سے تحقیقات کرین تو ہر ایک کو کچھ نہ کچھ (جیساکہ وہ کہتا ہے) شکایت ہے۔ مثلاً کچھ خفیف درد۔ گاہے گاہے دردسر۔ کسی کسی وقت درد دندان وغیرہ جس سے کہ ثابت ہوتا ہے کہ پوری تندرستی کا تو سوال ہی نہین ہو سکتا + اس وجہ سے مطالعہ وسیع کی ضرورت ہے تاکہ جسم کی تندرستی کی شکل کو جان سکین مگر بیمار شخصون کو اُن اشخاص سے مقابلہ کرکے جو کہ قریب قریب تندرست ہین کچھ نہ کچھ معلوم کرسکتے ہین۔ اور توضیحات مابعد سے آپ لوگون کو اور صاف معلوم ہوجاویگا کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔

مین اس امر کا ذکر کرچکا ہون کہ بیماری سے جسم کی تبدیل شکل ہوجاتی ہے اب مین آپ کے روبرو چند جانی ہوئی تمثیلین پیش کرون گا + اولاً مین آپکو اُن شخصون کی یاد دلاتا ہون جو کہ موٹاپے مین مبتلا ہوتے ہین یعنے جنکے جسم کہ خوب گول مٹول بنے رہتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب کس چیز نے مجھے مائل کیا۔

اور اُنکے برعکس مین آپکو دُبلے پتلے آدمیونکی یاد دلاتا ہون۔ جنکے کہ جسم مین مشکل سے ہی کچھ چربی موجود ملے۔ بلاشبہہ ہر دو باتین بیماری کی علامتین ہین۔ علاوہ اسکے دانتونکا گر جانا ایک ایسی بات ہے جس سے تمام چہرہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ نقرس کا مرض جسمین کہ گُمڑیان پڑ جاتی ہین۔ وجع مفاصل جسمین کہ جسم کے کل حصون مین ورم ہو جاتا ہی ان سب حالتون مین تبدیلیان ایسے تعجب انگیز طریقے مین نمایان ہوتی ہین کہ محض تبدی بھی اُنکو شناخت کر لیتا ہے۔ مرض کی دوسری صورتون مین یہ تبدیلیان کم کم ظاہر دکھلائی دیتی ہین۔ لیکن مین آپکو اور بہت سی مشہور باتون کی یاد دلا سکتا ہون۔ آپ اس امر کو جانتے ہین کہ تندرست شخص کی نگاہ صاف اور شایستہ ہوتی ہی اور اُسکا چہرہ بھدّا نہین ہوتا ہے۔ لیکن آپ اس بات کی جانچ کرنا مشکل سمجھین گے کہ چہرہ کی صحیح صورت کب ہوتی ہے۔ اور آپ اسکو بھی فوراً تسلیم کرینگے کہ اس معاملہ مین ایک شخص کی عقل تمیزی بمقابلہ دوسرے شخص کے زیادہ تیز ہوتی ہی مثلاً ہم اکثر کسی ایسے شخص سے ملجاتے ہین جسکو ہمنے برسون تک نہین دیکھا ہے۔ ہمین نظر آتا ہے کہ اس عرصہ مین اُس شخص مین بہت ہی تبدیلی خرابی کی جانب واقع ہوئی ہے۔ حالانکہ ہم اس تبدیلی کی ماہیت کو صاف طور سے نہ بتلا سکین۔ اور تمام یہ تبدیلیان۔ جنکے ذریعے سے کہ جسم کی خوبصورتی رفتہ رفتہ جاتی رہتی ہے۔ کوئی معنی عمیق رکھتی ہین جسکا کہ ذکر مین آگے چلکر کرونگا۔ اس تمام (گفتگو) سے یہ صاف ہوگیا کہ جسم اور خاصکر سر اور گردن کے تغیرات کی حالت مین امراض اپنے کو ظاہر کرتے ہین۔ اور یہ کہ ان تبدیلیونکی شناخت اور اُنکی تشریح کرنا ایک ضروری امر ہے۔

آیا ہر شخص اسکے کرنے[۵۱] مین کامیاب ہوگا یا نہین۔ اسکا فیصلہ مین نکرونگا۔ اس نظری تحقیقات کرنے کے لیئے مشقِ باتوجہہ اور استقلال درکار ہین۔ جو اشخاص کہ اس **سائنیس آف فیشیل اکسپریشن** کو زیادہ اچھے طور سے جاننا چاہتے ہین اُنکو مین اپنی چھوٹی[۵۲] کتاب کے حاصل کرنے کی رائے دونگا جو کہ اس مضمون تک پہونچانے کے لیئے صاف طور سے رہنمائی کرتی ہے۔

آجکے دن مین آپکی توجہ ایک دوسرے معیار تندرستی کی جانب مبذول کراونگا

چونکہ ہر مرض کی حالت مین کل جسم پر اُسکا اثر پڑتا ہے۔ اسوجہ سے ہم حالت تندرستی کی جانچ کسی ایک عضو کے فعل کے امتحان کرنے سے کر سکتے ہین۔ اسکے لیئے سب سے عمدہ یہ بات ہے

نوٹ ۵۱ یعنی جسم کی۔ خصوصاً گردن و چہرہ کی حالت مین تغیرات کے دریافت کرنے مین۔

نوٹ ۵۲ اس کتاب کا نام **سائنیس آف فیشیل اکسپریشن** ہے۔ مگر زبان اُردو مین اسکا ترجمہ ہنوز نہین ہوا ہی۔ انگریزی زبان مین ضرور ہوگیا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اونہین اعضا کو ہم دیکھین جن کے کہ افعال کی جانچ بہت پورے طور سے اور آسانی سے ہو سکتی ہے اور ایسے اعضا وہ ہین جنکو آلات الہضم کہتے ہین + عمدہ ہاضمہ پہچان عمدہ تندرستی کی ہے - اور جب ہاضمہ روز بروز پورے طور سے ہوتا رہتا ہے تو جسم بلاشبہہ پورا تندرست ہوتا ہے + یہ باتین جانورون کی حالت مین بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہین - فضلہ سے ہم اس بات کی جانچ بخوبی کر سکتے ہین کہ ہاضمہ کی حالت کیسی رہی ہے - یہ فضلہ جسم سے ایسی شکل مین نکلنا چاہیئے کہ جسم بالکل صاف رہے + اسبات کو آپ روزمرّہ گھوڑون اور پرندون مین جو کہ حالت آزادی مین رہتے ہین - دیکھ سکتے ہین + اس باریک مضمون کی اور زیادہ تشریح کھولنے مین مجھے معاف کیجیئے گا - لیکن جب تندرستی اور بیماری کا ذکر کیا جاوے تو ہر ایک چیز کو اُسکے صحیح نام سے ہی پکارنا چاہیئے -

پاخانہ کے مقام کا آخر سرا ایسے نادر طریقہ مین بنا ہے کہ اگر پاخانہ کا قوام اُس مقام تک پہونچتے وقت صحیح صحیح ہو تو پاخانہ بادقّت اور بغیر جسم کو میلا کیئے ہوئے باہر خارج ہو جاتا ہے + اس مضمون پر مین نے زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنے رسالہ "کیا مین تندرست ہون یا بیمار ہون" نامے مین بحث کی ہے

پوشیدہ جسم کے صاف کرنے کا کاغذ بیمار انسان کے لیئے بنایا گیا ہے - پورے تندرست آدمیون کو درحقیقت اسکی ضرورت نہین ہے + میری بات کے سمجھنے مین غلطی نہ کیجیئے گا - میرا مطلب یہ نہین ہے کہ کوئی ایسا شخص جسکی تندرستی نا کہ واقعی پوری پوری صحیح نہین ہے یہ خیال کرے کہ اوسکے اس مہذب طریق صفائی کے ترک کر دینے سے کوئی عجیب کامیابی اُسکو حاصل ہوگی - بلکہ برعکس اسکے واقعی ایسے ہی نا تندرست شخصونکے لیئے یہ طریق بغرض قایم رکھنے صفائی کے ضروری ہے + اپنے ہاضمہ کی حالت سے ہر شخص بآسانی اس بات کو جان سکتا ہے کہ وہ تندرست ہے یا تندرست نہین ہے + یہ طریق جانچ بہت ہی ضروری طریقہ ہے اور شکّی لوگون کے تمسخر کی ذرا بھی پرواہ نہ کرکے اس بات کو مین دعوے کے ساتھ کہنے مین ذرا بھی نہین رُکتا ہون +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا

خوش نصیب ہے واقعی وہ شخص جسکو کہ مذکورہ بالا طریق بتلا دیتا ہی کہ اُسکی تندرستی پوری پوری صحیح ہے۔ تندرست آدمی ہمیشہ اپنے کو بہت اچھا جانتا ہے۔ اُسکو کوئی تکلیف یا بیچینی معلوم نہین ہوتی الا اُس حالت مین کہ یہ بیرونی اسباب سے ہون۔ واقعی اُسکو یہ کبھی خیال نہین ہوتا کہ اُسکے پاس ایک جسم ہے۔ کام کرنے مین اُسکو خوشی معلوم ہوتی ہے۔ اور کام جبتک اچھا لگتا جسوقت تک کہ وہ تھک نہ جاوے اور آرام شیرین مین ہی اُسکو پورا پورا اسکھ و آنند ملتا ہی۔ دلی تکلیف کا برداشت کرنا اُسکے لیئے آسان ہے۔ اُسکا جسم اُسکی شانتی کے لیئے آنسوؤنکا ٹھنڈک پہونچانے والا مرہم خوشگوار بخشتا ہی جن آنسو بہانے مین کہ ایسے موقعون پر کسی بھی آدمی کو شرمانا نہین چاہیئے۔ تندرست آدمی اپنے کُنبہ کے تفکرات و تردوات کی تکلیف نہین سہتا کیونکہ اپنے اندر اُسکو اپنے بیگانون کی پرورش کر لینے کی قوت موجود معلوم ہوتی ہے۔ تندرست والدہ اپنے بال بچونکی پرورش کرنے مین حظ حاصل کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچون کی اُس طریقہ[۱] مین پرورش کر سکتی ہے جو کہ قدرت نے اُنکے لیئے تجویز کیا ہے۔ اور اگر اُسکے پیارے بچے بھی تندرست ہون تو اُنکی زندگی کیسی نہایت درجہ خوش خوش گذریگی۔ اُنکے چہرے اظہار خوشی سے بھرے ہونگے۔ وہ متواتر بیچینی گڑگڑاہٹ اور شور کچھ نہوگا۔ قصہ مختصر ایسے بچون کی تعلیم دینے مین خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً (اس وجہ سے) کیونکہ وہ اپنے اُستاد کے طرز چلن سے زیادہ موثر ہونگے اور اُسکی فرمانبرداری کرینگے۔

مختصراً پھر کہتے ہین:۔ فطرتی رُجحان طبیعت نے مجھے سائنس کی طرف کھینچا۔ سخت بیماری اور بڑے ایماندار حکما کی جانب سے بُرے تجربہ نے مجھے نیچر کیور کی طرف متوجہ کیا۔ میرے یہ دیکھ لینے نے کہ آخر الذکر طریقہ بھی جیساکہ اُسوقت تک جاری رہا تھا میری واقعی مرمن بیماریونکو آرام کرنے مین لاچار تھا۔ مجھے تحقیقات مزید کے کرنے پر مجبور کیا۔ زندہ نیچر مین متواتر نگاہ کرنے سے مجھے وہ فرق دریافت ہوا جو کہ ہر جسم کی بیرونی شکل مین بباعث مرض پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور اُس طریقہ نے جسمین کہ یہ فرق واقع ہوتا ہے۔ نیز اُس طریقہ نے جسمین کہ یہ فرق مرض کے آرام ہو جانے پر پھر دور ہو جاتا ہے۔ مجھے آخرش یہ بات سکھلادی کہ مرض کیا ہے اور کیسے پیدا ہوتا ہے۔

میرے دوسرے لکچر کا منشا یہ ہوگا کہ مین آپکے روبرو اپنی تحقیقات کے نتائج پیش کرون اور آپکو یہ بتلاؤن کہ (جیسا مین دیکھتا ہون) مرض کی اصلیت کیا ہے۔ کیونکر یہ پیدا ہوتا ہے۔ کیا اسکی غرض ہے اور کیسے اسکو شفا کرنا چاہیئے

نوٹ [۱] یعنے دودھ پلاکر۔ یہی طریقہ قدرت نے بچون کی پرورش کے لیئے تجویز کیا ہے۔ تندرست والدہ ہی ایسا کر سکتی ہے اور جو بچے کہ اپنی تندرست والدہ کے دودھ پر پرورش ہوے ہونگے وہ قدرتاً تندرست بھی ہونگے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے ؟ بخار کیا چیز ہے ؟

لکچر

لیڈیز اور جنٹلمین ۔

بیماری کیا چیز ہے ؟ کیونکر پیدا ہوتی ہے ؟ اور کیونکر یہ اپنے آپکو ظاہر کرتی ہے ؟ یہی سوالات ہین جنپر کہ آج مین آپکے روبرو بحث کرنا تجویز کرتا ہون ۔ اگر آپنے لکچر کی اطلاع مین یہ دوسرا سوال کہ "بخار کیا چیز ہے" ؟ پڑھا ہے ۔ تو آپ کو یہ بات معلوم ہوجاویگی کہ دیگر سوالات کے ساتھ مین اسکا جواب کسطور سے دیا جاتا ہے ۔

سوالات مذکورہ بالا کے جوابات محض علمی نظر سے نہین بلکہ عملی نظر سے بھی ضروری ہین ۔ کیونکہ جب تک ہمکو مرض کی خاصیت کے بارہ مین صاف طور سے واقفیت نہوجاوے اُسوقت تک ہم دفعتاً صحیح طریقہ علاج تک پہونچنے کے لایق نہونگے ۔ اور تمامی تجربہ سے جاننے کے لیئے اندھیرے مین ٹٹولنے سے بچینگے ۔

جو طریقہ کہ ہم اختیار کرتے ہین وہ وہی طریقہ ہے جس سے کہ تمام قوانین قدرت دریافت کیئے جاتے ہین ۔ ہم نظری تحقیقات سے شروع کرتے ہین ۔ انسے ہم نتائج نکالتے ہین اور آخرش ان اپنے نتائج کی صحت کو تجربہ سے ثابت کرتے ہین ۔

سب سے اول ہماری تحقیقات اُن تمام علامات تک پہونچنی چاہیئے جو کہ بیمار لوگونمین پائی جاتی ہین ۔ اسکے بعد ہمکو وہ علامات دریافت کرنا ہونگی جو کہ ہر مریض مین ملتی ہین ۔ اور ۔ متواتر بار بار ظاہر ہوتی ہین ۔

یہ علامات اصلی ہین اور مرض کی خاصیت کی ہماری تحقیقات مین انکو اپنے چلنے کی ابتدائی جگہ مان لینا چاہیئے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

مینے اپنے پچھلے لکچر مین یہ کہا ہے کہ بعض امراض کی حالت مین عجیب عجیب تبدیلیان جسم کی شکل مین واقع ہوتی ہین - اور یہی بات تھی جس کی وجہ سے کہ مینے اس امر پر اور غور کیا کہ آیا اس قسم کی تبدیلیان سب مریضون مین کیا واقع نہین ہوتین ۔

اور تجربہ نے بار بار ثابت کر دیا ہے کہ واقعی یہی حالت ہے ۔ اس قسم کی تبدیلیون کا اثر چہرہ اور گردن پر خصوصاً ہوتا ہے اور پس یہ تبدیلیان ان مقامات مین بہت آسانی سے معلوم کر لیجا سکتی ہین برسون تک اس امر کے دریافت کرنے پر مینے غور کیا ہے کہ آیا تنہا میری تحقیقات نظری تمام شخصون کی حالت مین آپس مین متفق ہوتی ہین - اور آیا ظاہری شکل کی تبدیلی کے ساتھ حالت تندرستی مین بھی ہر شخص مین فرق آتا ہے یا نہین - اور اسیطور سے ہمیشہ مجھے معلوم ہوا ہے ۔

پس مجھکو یقین کامل ہو گیا کہ ہر جسم کے لیئے ایک خاص اور درجہ اوسط کی شکل ضرور ہوگی جو کہ حالت تندرستی ہی مین ایک سی ملے گی ۔ اور اس درجۂ اوسط کی شکل مین ذرا بھی فرق کا آنا بوجہ بیماری کے ہوا کرتا ہے ۔ میری سمجھ مین یہ بات خوب آگئی کہ گردن اور چہرہ کی شکل مین تغیرات جو ہوون اُنکے دیکھنے سے کسی شخص کی تندرستی کی حالت کا معتبر اندازہ معلوم ہو سکتا ہے ۔ اور اسی کے ذریعہ سے مینے اپنے طریقہ تشخیص یعنی سائنس آف فیشیل اکسپریشن کو دریافت اور اوسپر عمل کیا اور جس (سائنس آف فیشیل اکسپریشن) کو کہ مین پندرہ سال سے زائد تک اپنے مطب مین استعمال کر چکا ہون ۔

وہ تغیرات جو گردن اور چہرہ مین ہمکو نظر آتے ہین - اُنہین کے مقابل پیڑو اور چوتڑ کے حصون مین بھی ذرا زیادتی کے ساتھ واقع ہوتے ہین - کیونکہ جیسا کہ ہمکو آگے چلکر معلوم ہوگا - وے خود پیڑو مین ہی پیدا ہوتے ہین - پس مریض کے محض گردن اور چہرہ کا ہی امتحان کر کے ہمکو اُسکی کل جسمانی حالت کا ٹھیک ٹھیک حال معلوم ہو سکتا ہے ۔ یہ بیرونی تغیرات گردن اور چہرہ کے اسطور سے ظاہر ہوتے ہین یعنی اول جبکہ مادہ فاسد ریشہ ہاے پٹھونکے بیچ مین پہونچ جاتا ہے جسکی وجہ سے کہ جسم جو مثل ربڑ کے پھیلنے کی قابلیت رکھتا ہے پھول جاتا ہے (یہ حالت کم خطرناک ہے)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یم بوجہ زیادتی تناؤ کے جوکہ الگ الگ ریشہ ہاے پٹھون کے سخت ہوجانیکے باعث ہوتا ہی + اس حالت کا خیال آپ لوگ بہت آسانی سے اپنے ذہن مین لاسکینگے اگر آپ ایک کلمہ[۱] کا خیال کرین + معمولی طور سے بھرا ہونے مین اسکو ہر طرف موڑ سکتے ہین + اگر اسکو زیادہ ٹھونس کر بھر دیا جاوے - اسقدر زیادہ جتنا کہ کھال مین آسکے تو کلمہ اسقدر سخت اور تنا ہوا ہوجاوے گا کہ اسکو آیندہ موڑ نہ سکینگے الا اُس حالت مین جب کہ کھال پھٹ جاوے + اسیطور سے جسم بھی ایک حد تک پھیل سکتا ہی جسکے بعد کہ ریشہاے پٹھو نمین تناو واقع ہوجاتا ہے - ایسا تناو بہت صاف طور سے نظر آتا ہے جبکہ مریض اپنی گردن اور سر کو گھوماتا ہے - یہ حالت زیادہ خرابی کی ہے + اب اگر ریشہ ہاے پٹھونکے بیچ مین مادہ فاسد کے جمع ہونے کے لیئے کافی جگہ نہ ہے تو مادہ فاسد ریشہاے پٹھون کے نزدیک کھال کے تلے ٹکڑون ٹکڑون مین جمع ہوجاتا ہے اور اُسوقت گردن پر صاف ظاہر معلوم ہوتا ہے + جب کہ ہمکو ایسے ٹکڑے سر اور گردن پر ملتے ہین تو ہمکو ان علامات سے یہ نتیجہ نکالنے مین غلطی نہین ہوتی کہ اُسی کے مطابق دھڑ کے حصون مین بھی بہت زیادہ تعداد ایسے ٹکڑون کی موجود ہے + پیڑو کی جلد مین ایسے ٹکڑے مختلف قدو قامت کے آسانی سے چھوکر اور دیکھکر معلوم کرلیئے جا سکتے ہین - کیونکہ گردن مین ایسی ڈلیان اُسوقت تک جمع نہین ہوتین جب تک کہ اس قسم کے ٹکڑے یا ڈلیان پیڑو مین جمع نہوگئی ہون + ان ٹکڑون کی خاصیت اور اصلیت کی ٹھیک ٹھیک تشریح جسکا کہ اسوقت تک کبھی بیان نہین ہوا ہے - مین بعد کو کھولونگا جبکہ امراض پھیپھڑہ کا بیان کیا جاوے گا + برعکس اسکے دُبلے مریضون مین ہم دیکھتے ہین کہ کس طور سے جسم کے تندرست ریشہ ہاے کی جگہ واقعی مادہ فاسد سے گھر جاتی ہی حتے کہ ریشہاے کا محض بقیہ گویا کہ سکڑکر ملے ہوئے ریشے مادہ فاسد کے بیچ مین نظر آتے ہین +

جلد کے مختلف قسم کے خلاف معمول رنگ بھی امراض کی شناخت مین ٹھیک امداد پہونچاتے ہین اور بعض امراض مین تو یہ ضرور[۲] موجود رہتے ہین -

اس موقع پر دونون موجودہ تصاویر سے جوکہ زندہ شخص کی ہین ایک مریض ایسا نظر آتا ہے جوکہ مرض دل و مرض استسقی مین مبتلا تھا - اول تصویر اُسوقت کی ہے جبکہ اُس نے مجھ سے علاج رجوع کیا - اور دویم تصویر اُسکی اُس شکل کی ہے جوکہ بعد چار ماہ علاج کرنیکے اوسکی ہوگئی

نوٹ [۱] چمڑے کی ایک تھیلی جسمین کہ کچلا ہوا گوشت بھرا ہوا اسکو کلمہ کہتے ہین اور انگریزی مین لفظ ساسیج ہی ۱۲ [۲] مراد ہے جلد کے خلاف معمول رنگون سے ۱۲ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے بخار کیا چیز ہے۔

آپکو صاف طور سے اُسکی شکل مین وہ بڑی تبدیلی جو کہ اسوقت مین واقع ہوئی تھی نظر آتی ہوگی جیسا کہ آپ کو معلوم ہوتا ہوگا۔ وہ شخص مادہ فاسد سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن تین مہینہ کے اندر ہی میرے طریقہ علاج کی مدد سے اُس نے اپنے جسم کو بذریعہ قدرتی آلات اخراج بہت سی مقدار مادہ فاسد سے صاف کر لیا تھا جیسا تصویر ۲ سے صاف عیان ہے۔ مین اس موقع پر سائنس آف فیشیل اکسپریشن کا محض ذکر ہی کر سکتا ہون کیونکہ اُسکی تفصیلات مین داخل ہونے سے موجودہ لکچر کے مضمون سے ہم بہت دور نکل جاوینگے۔

تصویر ۱

تصویر ۲

لیکن جسم کی شکل مین یہ تغیرات ہمکو مرض کی اصلیت کے بارہ مین کیا بات بتلاتے ہین؟ اولاً یہ بات ہے کہ یہ سوجن اور اُبھار ایک نہ ایک قسم کے مادہ فاسد کے جمع ہونے سے ہی درحقیقت پیدا ہوتے ہین۔ ابتدا مین کوئی شخص اس بات کی تمیز نہین کر سکتا ہے کہ آیا یہ وہ مادہ ہے جسکو کہ جسم کام مین لا سکتا ہی لیکن جو کہ غلط مقام پر جمع ہو گیا ہے۔ یا کہ یہ وہ مادہ ہے جو کہ جسم کی ملکیت ہی بالکل نہین ہے اور نہ ہم ابتدا مین یہ جانتے ہین کہ آیا یہ وہ مادہ ہے جو کہ مرض کو پیدا کرتا ہے یا کہ یہ وہ مادہ ہے جو کہ مرض کی وجہ سے اکھٹا ہوا ہے۔ لیکن مزید تحقیقات ہمکو ٹھیک بات کے زیادہ قریب تک لیجاتی ہے۔ یہ اجتماع قریب قریب ہمیشہ جسم کے ایک ہی طرف ہونے شروع ہوتے ہین۔ اور بمقابلہ دوسری طرف کے اول طرف بہت زیادہ ہوتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ہمیشہ وہی سمت جسم کی ہوتی ہے جس کروٹ کہ ہم سونے کے عادی ہوتے ہین + پس ہم دیکھتے ہین کہ مادہ فاسدہ مرکز کشش کیجانب میلان کے قانون کا پابند ہے گویا کہ تلی مین بیٹھ جاتا ہے + لیکن چونکہ یہ طرف جسم کی ہمیشہ زیادہ تر بیمار ہوتی ہی اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مادہ ہی بیماری کا باعث ہوتا ہے - ورنہ بیماری دوسری جانب بھی یقیناً کبھی کبھی تو ہوتی + آیندہ اسکی تائید مین مزید ثبوت دیئے جائینگے -

ہم اس سے یہ بھی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ مادہ مذکور ضرور فاسد مادہ ہوویگا - یعنی اُس قسم کا جو کہ جسم کی ملکیت بہر نوع اپنی موجودہ شکل مین نہین ہوتا ہے + اس امر کو ہم فرض نہین کر سکتے ہین کہ قوت بخش جنس اس جسم کے اندر مرکز کشش کیجانب میلان کے قانون کی پابندی کرتی ہے ورنہ ایک ہی طرف تندرست جسم مین بھی اجتماع مادہ کا ہونے لگے گا - اگر کوئی شخص برابر ایک جانب سونے کا عادی ہو -

علاوہ اسکے جسم بھی خود ایسے مادہ کے دور کرنے کی کوشش علانیہ کرتا ہے - ناسور یا کشادہ زخم پیدا ہونے لگتے ہین - یا پسینہ کثرت سے آتا ہے یا مختلف قسم کی جلد کی بیماریان پھوٹ نکلتی ہین کیونکہ یہی طریقے ہین جنمین کہ جسم مادہ فاسد کو اپنے مین سے نکال دینے کی کوشش کرتا ہے + اگر اُسکو کامیابی ہوئی تو بیماری کے بعد طبیعت کو ایک قسم کا چین سا معلوم پڑجاتا ہے - بشرطیکہ کافی مواد خارج ہوگیا ہو -

اب ہم قدرتی طور پر اس بات پر پہونچ گئے کہ مرض کسکو کہتے ہین + جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی کا نام مرض ہے + اس تعریف کی صحت کے لیئے ایک ایسا طریقہ جانچ کا موجود ہے جو کہ کبھی خطا نہین کرتا + اگر وہ مواد جسکو کہ ہمنے فاسد کے نام سے بیان کیا ہے جسم سے معقول طریقہ مین خارج کردیا جاوے - اور بعد اسکے مرض خود بخود دور ہوجاوے اور اُسیوقت جسم پھر اپنی حالت صحت کی شکل حاصل کرلیوے تو ہمنے جو مرض کی تعریف کری ہے اُسکا صحیح ہونا ثابت ہوجاتا ہے -

اسکا ثبوت دے بھی چکے ہین اور بعد کے لکچرون مین آپکو بہت سے تجربے جو مینے کیئے ہین دکھلاؤنگا + لیکن اب ہمکو اس سوال پر آنا چاہیئے کہ اس مواد فاسد کی اصلیت و خاصیت کیا ہے

نوٹ ۵۱ کھجلی - چیچک - داد وغیرہ - نوٹ ۵۲ یعنے کہ مادہ فاسد کا جسم مین موجود ہونا ہی مرض ہے ۱۲ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

اور یہ جسم مین کس طریقہ سے داخل ہوتا ہے۔

صرف دو راستے ہین جنکے ذریعہ سے کہ مادہ جسم مین داخل کیا جاسکتا ہے۔ یعنی بذریعہ ناک کے پھیپھڑون مین اور بذریعہ منہ کے معدہ مین + ان دونون راستون پر دربان موجود ہین۔ لیکن وے ایسے نہین ہین کہ بالکل خراب نہو سکین۔ اور بعض اوقات ایسے اشیاء کو اندر داخل ہونے دیتے ہین کہ جو جسم کے موافق نہین ہین + یہ دربان ناک اور زبان ہین۔ ایک ہوا کے لیئے اور دوسری غذا کے لیئے۔

جیون ہی کہ ہم قوت شامہ اور قوت ذائقہ کے احکام کی تعمیل نہین کرتے تو وے اپنے فرض منصبی کے انجام دینے مین زیادہ سست ہوجاتے ہین اور رفتہ رفتہ مضر رسان مادہ کو بلا روک ٹوک کے جسم کے اندر داخل ہونے دیتے ہین آپ لوگ اس امر سے واقف ہین کہ بعض آدمی کیونکر تمباکو کے دھوئین کے بادلون مین بیٹھنے کا اور اُسکو بطور عمدہ تازہ ہوا براہ سانس اندر لیجانے کا عادی ہوسکتا ہے + زبان اس سے بھی زیادہ خراب ہوگئی ہے اور ہم لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ رفتہ رفتہ یہ کسقدر زیادہ خلاف قدرت غذا کی عادی ہوجاسکتی ہے + کیا ہمکو اس بات کی ضرورت ہے کہ مین بہت سے مختلف قسم کے کھانے اور پینے کی چیزون کی جو کہ آجکل ضروری خیال کیجاتی ہین اور جو چند صدی پیشتر معلوم بھی نہین تھین۔ آپکو یاد دلاؤن + موجودہ زمانہ کے لوگ ان اشیاء کے اسقدر عادی ہوگئے ہین کہ وہ بمقابلہ انکے قدرتی غذا کو چھوڑ دینا پسند کرینگے +

کل باتون کے لحاظ سے ہمارے پھیپھڑونکی غذا ایسی خراب نہین ہے جیسی کہ معدہ کی غذا۔ کیونکہ اول الذکر مین عیش افزا باتین نہین بڑھائی جاسکتین + آجکے دن بھی صاف سے صاف ہوا ہمیشہ ہمکو (بھی لگتی ہے حالانکہ لذیذ حلوے کی ایک رکابی (تمثیل کے لیئے) جس سے ہمارے بزرگون مین خون اور قوت بڑھتا تھا واقعی بہت کم لوگون کو مزیدار معلوم ہوتی ہے۔

اور زیادہ صاف طور سے سمجھانے کی غرض سے کہ آلات الہضم کی پیچیدگی کس طور سے اُنسے خلاف قدرت کام لیکر کی جاتی ہے مین تمثیل ذیل پیش کرونگا + بوجھ کی گاڑی کھینچنے والا ایک گھوڑا جو کہ آسانی سے پچاس من وزن کو کھینچ سکتا ہے ممکن ہے کہ چابک کے ذریعہ سے تھوڑے وقت کیلئے زیادہ بھاری وزن مثلاً اسی من پر کے لیوے۔ لیکن اگر اُس کا مالک یہ دیکھکر کہ اُس کا گھوڑا اسی من وزن کھینچ سکتا کرتی ہے +

نوٹ ۱ یہ حال یوروپ کا ہے جہانتک حیوانی غذا کا استعمال اسقدر ہوگیا ہے کہ نباتاتی اور غلہ سے بنے ہوئے اشیاء کو بہت کم استعمال کرسکہ گردن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن سے اسیقدر وزن کھنچوائے تو گو اُسکا جانور یہ زیادہ بوجھ چندے کھینچنے کے قابل ہو لیکن یہ ضرورت سے زیادہ کام لینا اُسکو نقصان دہ جلد ثابت ہوگا۔ بوجھ وہ دمبدم زیادہ مشکلاہٹ سے کھینچنے لگیگا حتے کہ پھر وہ پچاس من بھی نہ لیجا سکے گا + یہ بات کہ جانور سے اُسکی قوت سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔ اُسکے پیرون مین موتھڑے اور ہڈون سے اور دیگر علامات سے معلوم ہوگی + انسان کے آلات الہضم کی بھی یہی کیفیت ہے۔ موجودہ زمانہ کے محرک اشیاء کی متواتر ایڑ کے ذریعہ سے بہت عرصہ تک وے اپنا کام اصلی مقدار کام سے زیادہ کرنے لگتے ہین۔ لیکن اُنکی اصلی قوتون کی رفتہ رفتہ بیخ کنی ہوتی جاتی ہو اور تب وے اُس کام کو جو اُنکو دیا جاتا ہے ادھورا ہی کرتے ہین + حالت تندرستی سے حالت مرض ایسے بے معلوم طریقہ مین پیدا ہوتی ہے (اکثر دس یا بیس یا زیادہ سال لگ جاتے ہین) کہ مریض اس تبدیلی کو بہت عرصہ تک خیال مین بھی نہین لاتا۔

یہ بتلانا بہت مشکل ہے کہ غذا کی وہ مقدار کسقدر ہے جو کہ بیمار معدہ ہضم کر سکتا ہے۔ مثلاً اکثر ایک سیب کمزور مریض کو فائدہ کریگا حالانکہ دو اُسکے لیئے مضر ہونگے + ایک سیب گو کہ کمزور معدہ ہضم کر لیوے دو اُسکے لیئے بہت زیادہ ہونگے + غذا مین ہر قسم کی زیادتی جسم کے لیئے زہر ہے + ہمکو یہ بات ہرگز نہین بھولنی چاہیئے کہ ہر ایک شے جو کہ ہم معدہ مین داخل کرتے ہین ہضم کرنی پڑتی ہے + تندرست معدہ بھی ایک معین ہی مقدار غذا کی ہضم کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ ہر شے اُسکے لیئے زہر ہے۔ اور اگر خارج نہو جاوے تو جسم مین مادہ فاسد پیدا کرتی ہے + پس کھانے اور پینے مین اعتدال دائمی تندرستی کی بنیاد ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مادہ[1] فاسد کا کیا ہو جاتا ہے؟ مین اسکو مادہ فاسد اسوجہ سے کہتا ہون کیونکہ یہ جسم سے غیر ہے + جسم اسکو خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ بھی اُنہین طریقون مین جو کہ نیچر نے اس غرض کے لیئے مقرر کیئے ہین + پھیپھڑون سے یہ براہ راست اِرد گرد کی ہوا مین سانس کے ذریعہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ معدہ سے اُسکو انتڑیان باہر لیجاتی ہین۔ یا اول یہ خون مین ملتا ہے اور پھر بطور پسینہ۔ بول اور سانس کی ہوا کے جسم سے خارج ہوتا ہی۔ یعنی کہ براہ جلد گردے اور پھیپھڑون کے

نوٹ [1] انگریزی مین لفظ فارن میٹر آیا ہے فارن بمعنی غیر اور میٹر بمعنے مادہ۔ یعنی وہ مادہ جو کہ جسم سے غیر ہے اور جو جسم مین رہکر فساد پیدا کرتا ہے۔ پس اسکا ترجمہ مادہ فاسد ہی کیا گیا ہی۔ لہذا مادہ فاسد سے مراد مادہ غیر یا فارن میٹر سمجھنی چاہیئے۔ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

پس جسم بہت ہی احسان کے ساتھ اس امر کی خبر گیری کرتا ہے کہ ہمارے گناہون کا کچھ خراب اثر نہونے پاوے + مگر ہمکو اُس سے بہت زیادہ کام لینا نہ چاہیئے + اگر اس قسم کے خارج کرنیکا کام ہم جسم کو بہت زیادہ دینگے تو وہ اپنے کامون کو بخوبی نہین کر سکے گا۔ اور مادہ فاسد کو اپنے اندر ہی جگہ دینے لگیگا + لیکن یہ مادہ جسم کے نقصان کو سدھارنے کے لیئے بیکار ہوتا ہے۔ اور درحقیقت ضرر نقصان دہ ہوتا ہے چونکہ یہ گردش خون کو روکتا ہے اور پس ہاضمہ کو خراب کرتا ہے + مادہ فاسد رفتہ رفتہ مختلف مقامات مین جمع ہوجاتا ہے خصوصاً مواد خارج کرنے والے اعضا کے قرب وجوار مین جنکی طرف کو کہ یہ رجوع ہوا کرتا ہے۔

جیون ہی کہ ابتدا ایک دفعہ ہوئی تو مادہ فاسد تیزی کے ساتھ جمع ہونے لگتا ہے بشرطیکہ طرز معاشرت دفعتاً بدل نہ دیا جاوے۔

جسم کی شکل مین تبدیلیان اب واقع ہونے لگتی ہین لیکن اولاً صرف چشم مشتاق کو ہی نظر آتی ہین + اس حالت مین جسم بیمار ہی ہے اگرچہ اسکا مرض **مرمن یا پوشیدہ** اور بغیر درد کے ہے۔ مرض ایسے آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے کہ شخص معلول اسکا خیال بھی نہین کرتا۔ صرف ایک معقول عرصہ کے بعد وہ اپنی حالت مین ناگوار تغیّر کو محسوس کرتا ہے + اُسکو اب پیشتر کی سی بھوک نہین لگتی۔ پہلی سی جسمانی محنت کرنے کے ناقابل ہوجاتا ہے وہ اسقدر زیادہ متواتر دماغی کام نہین کر سکتا۔ وغیرہ وغیرہ + اُسکی حالت اُسوقت تک قابل برداشت ہوتی ہے جب تک مادہ خارج کرنے والے اعضا اپنا فعل کرتے رہتے ہین۔ یعنے اُس وقت تک جبتک کہ انتڑیان۔ گردے اور پھیپھڑے اپنا کام کرتے ہین اور جلد سے گرم پسینہ نکلتا ہے + لیکن جب کبھی کہ انکے افعال مین فرق آتا ہے تو اُسکو فوراً اپنی حالت جسمانی سے بہت ہی ناخوشی معلوم ہوتی ہے۔

جیساکہ ہم معلوم کر چکے ہین یہ اجتماع مواد فاسد خود رطوبت خارج کرنیوالے اعضا کے آس پاس ہوا کرتے ہین۔ لیکن زیادہ دور کے حصّون مین۔ خصوصاً جسم کے اوپر کے حصون مین جلد جمع ہونے لگتے ہین + یہ بات گردن مین بہت صاف طور سے معلوم ہوا کرتی ہے + مادہ فاسد کے چلنے کے راستہ مین یہ تغیرات فوراً دیکھے جا سکتے ہین اور اُسکے ساتھ جبکہ گردن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موڑی جاوے تو تناؤ کا بھی خیال کیا جاسکتا ہے جس سے کہ ہم یہ بات دریافت کرسکتے ہین کہ مواد نے کس سمت سے اپنا راستہ اوپر کو جانے کا نکالا تھا۔

قبل اسکے کہ اس اجتماع مادہ فاسد کے نتائج کا زیادہ ذکر کیا جاوے مین یہ ضرور کہونگا کہ مرض کی پیدایش و اظہار کا کل طریقہ اسکی ابتدا سے بہت ہی کم اوقات غور سے دیکھا جاسکتا ہی کیونکہ بہت زیادہ لوگ مادہ فاسد سے لدے ہوئے اس دنیا مین داخل ہوتے ہین + اور اسی موقع پر اسقدر اور کہتا ہون کہ یہی وجہ ہے کہ کیون مشکل سے کوئی بچہ عوارض اطفال سے بری ہو + یہ واقعی ایک قسم کی صفائی کرنیکا طریقہ ہے[1] - یہ وہ طریقہ ہے جسمین کہ جسم مادہ فاسد سے اپنے تئین پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے - اسکا ذکر مشرح میرے لکچر مابعد مین کیا جاویگا۔

اشیاء غیر جو کہ ابتدا مین زیادہ تر پیٹ مین جمع ہوجاتے ہین آخرش تمام جسم مین پھیلتے ہین اور اعضا کے ٹھیک ٹھیک بڑھنے کو روکتے ہین۔

اور گو کہ اعضا بعض اوقات قد و قامت مین بڑھ جاوین تاہم اُنکی بالیدگی ناتمام و ناقص رہیگی - کیونکہ جہان کہین کہ مادہ فاسد موجود ہو وہ جگہ قوت بخش اشیا کے لیئے خالی نہین رہتی علاوہ ازین چونکہ دوران خون مین بھی رکاوٹ ہوجاتی ہے پس پرورش کرنیکی کارروائی رُک جاتی ہے اور اعضا بوجہ اُس مادہ فاسد کے جو اُنمین جمع ہوگیا ہے چھوٹے رہ جاتے ہین۔

یہ مادہ عرصہ تک بالکل خاموشی کی حالت مین یا مزمن طور سے پوشیدہ رہسکتا ہے لیکن جب حالات اسکے موافق ہوون تو شکل مین دفعتاً آسانی سے تبدیل بھی ہوسکتا ہے + یہ مادہ فاسد قریب قریب خالص ایسے اشیا کا بنا ہوا ہوتا ہے جو کہ قابل تحلیل ہوتی ہین اور از سر نو مرکب ہوسکتی ہین یعنی ایسے اشیا جنکے اجزا علیحدہ علیحدہ ہوسکتے ہین اور علیحدہ علیحدہ اس غرض کے لیئے ہوتے ہین کہ مناسب حالات مین نئی شکلون مین ہوجاوین یعنے ایسے اشیا جو کہ عفونت پذیر ہین۔

اب یہ بات ہی کہ جسم کے اندر اکثر یہ عفونت واقعی ہوا کرتی ہی اور سب باتونسے زیادہ قابل لحاظ ہے۔

جملہ قسم کی ایسی سڑن مین ایسی چھوٹی چھوٹی چیزین مادہ سے پھوٹ کر نکلا کرتی ہین جنکو کہ خوردبین سے ہی دیکھ سکتے ہین - اور سڑے ہوئے مواد مین ایک عجیب قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے - یہ مواد قد و قامت مین نمایان طریق سے بڑھتا ہے +

نوٹ [1] یعنے عوارض اطفال کا ہونا جسم کی صفائی ہونے کا ایک طریقہ ہے - ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

سڑن سے ہمیشہ گرمی پیدا ہوتی ہے۔ جتنی کہ زیادہ تیز سڑن ہوگی اُسیقدر حرارت مین بھی زیادتی ہوگی + یہ حرارت مادہ کے ٹکڑونکے آپس مین ایکدوسرے کے ساتھ رگڑنے سے اور جسم کے ساتھ رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ نیز خود کارروائی سڑن سے اور اُن تبدلات سے جو کہ سڑے ہوئے مواد مین اسکی وجہ سے ہوتے ہین۔

مناسب حالات مین ہر ایک کارروائی جوش و سڑن کی پھر اپنے ہی راستہ پر واپس کرائی جاسکتی ہے۔ اور ایسی سڑن سے جو تمام تبدیلیان شکل مین ہوجایا کرتی ہین اُنمین بھی ایسا ہی کیا جا سکتا ہے + یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ابتک معقول طور سے کبھی سمجھ مین نہین آیا ہے + لیکن مجھے اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ کو صرف یاد دلادون کہ قدرت مین برف کیونکر پگھلکر پانی ہوجاتی ہے اور پانی کیون زیادہ گرمی اور ہوا سے بھاپ ہوجاتا ہے اور یہ بھاپ بخارات نے معلوم بنکر کیسے پھر اکھٹی ہوتی ہے اور نگاہ کو بشکل بادل دکھلائی دیتی ہے۔ اور دریاؤن یا چشمون کو پھر بھرنے کے لیئے بشکل بارش۔ برف یا اولا (پتھر) برس کر گرتی ہے اور سخت سردی کی وجہ سے پھر جمکر برف ہوجاتی ہے + اور یہ سب بات محض حرارت کے تفاوت کی وجہ سے ہی ہوئی ہے۔ گرمی کے متواتر بڑھنے نے پانی کی حالت مین یہ تبدیلیان پیدا کرین۔ اور بڑھتی ہوئی سردی نے اس کارروائی کو پھر اُلٹ دیا۔ ایسی ہی بات جسم کے اندر غیر مادے کے ترقی کرنے مین واقع ہوتی ہے ایسے ہی حالات پھر اُنکو اصلی شکل مین تبدیل کردیتے ہین اور اُنکو جسم سے خارج کردیتے ہین۔

ان چھوٹے چھوٹے نباتاتی اجسام کی یعنی اُن اجسام کی جو کہ جوش سے پیدا ہوئے ہین صحیح صحیح خاصیت کا جاننا ہمارے لیئے زیادہ دلچسپی کی بات نہین ہے۔ لیکن اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ وے اُسی جگہہ بڑھتے ہین جہانکہ اُنکو زمین موافق ملتی ہے۔ یعنی وہ جگہہ جہانکہ وے اشیا موجود ہین جو کہ سڑ جانے کے لیئے طیار ہین۔

جہانکہ ایسے اشیا موجود ہین۔ وہان صرف صحیح قسم کے موسم یا دیگر تحریک کرنے والے سبب کی ہی جوش پیدا کرنے کے لیئے ضرورت ہے + جسم انسانی مین بھی ایسا جوش اول ہی تحریک پر پیدا ہوجاتا ہے یعنی فوراً جبکہ اُسمین کافی مادہ فاسد سڑنے یا جوش مین آنیکے لیئے طیار ہے + ایسا اتفاقیہ تحریک کرنیوالا سبب تبدیل موسم ہوا کرتا ہے

نوٹ ۱ یعنے کارروائی سڑن سے ۱۲۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(جسکی وجہ سے وہ جو عموماً زکام کے نام سے جانے گئے ہین ہوتے ہین) نیز اُس غذا کا کھانا جو کہ خصوصاً جوش مین آنے کی قابلیت رکھتی ہے اور جو کہ ہاضمہ کی نالی مین ضرورت سے زیادہ دیر تک قیام کرتی ہے۔ نیز غصہ خوف۔ زیادہ اضطراب۔ کوئی صدمہ وغیرہ وغیرہ۔

میری تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اوبال[1] یا جوش ہمیشہ پیٹ مین شروع ہوتا ہے + اکثر یہ صرف دست لاتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن بارہا۔ خاصکر جبکہ قبض ہے۔ جسم اپنی خود جلدی سے امداد کرنے کی کوشش مین کامیاب نہین ہوتا۔ اور جوش جاری رہتا ہے خاصکر اُن حصون مین جہانکہ فارن میٹر اکھٹا ہو گیا ہے۔

حالت ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ مقابل کے صفحہ پر چھوٹی بوتل کی دکھلائی گئی ہے۔ اوسکے نلی مین کوئی راستہ نکاس کا نہین ہے اور جوش کھاتا ہوا مادہ اسواسطے اوپر کیجانب منہ کیطرف کو چلتا ہے پس اسکے اثر اول ہمکو جسم کے بالائی حصّون مین ملتے ہین۔ ہمکو درد ہونے لگتا ہے + اس جوش سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور خون مین حرارت کے بڑہنے سے ہم جلد آگاہ ہو جاتے ہین + یہی وہ چیز ہے جسکو کہ ہم بخار (فیور) کہتے ہین + پس بخار صرف اُسی حالت مین پیدا ہو سکتا ہے جہانکہ مادہ فاسد موجود ہے اور قدرتی نکاس بند ہو گئے ہین۔ یعنی (۱) جہانکہ معمولی صحیح پاخانہ نہین ہوتا ہے (۲) جہانکہ پیشاب مین قلت ہوتی ہے (۳) جہانکہ مسامات رُک گئے ہین (۴) جہانکہ سانس کم زور کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

ان سب باتون سے ہمکو ایک بہت سادہ وجہ بخار کی ملتی ہے جسکو سالہا سال کی تحقیقات اور تجربہ نے صحیح ثابت کر دیا ہے۔

جسم کے اندر جوش کا ہونا ہی بخار ہے + پس اُس کارروائی جوش کی جو کہ اکثر جسم انسان سے علیحدہ دیکھنے مین آتی ہے ایک صحیح تصویر بنا کر ہم بخار کی علامات کو بخوبی سمجھ لیوینگے + مثلاً اگر تازہ نکلی ہوئی شراب کی ایک بوتل چند روز کے لیئے رکھدیجاوے تو اُس مین ایک قسم کی تبدیلی نظر آویگی جسکو کہ عموماً لفظ جوش سے نامزد کرتے ہین + جوش کی خاصیت کے بارہ مین ہم اسقدر جانتے ہین کہ کسی شے کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہو جانے کی کارروائی کا نام ہے یعنی ایک قسم کی سڑن جسمین کہ (جیسا ذکر کر چکے ہین) چھوٹے چھوٹے نباتاتی اجسام جنکو کہ بے سلائی کہتے ہین پیدا ہو جاتے ہین

نوٹ [1] مراد ہے مادہ فاسد کے جوش مین آنے سے ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے ۔ بخار کیا چیز ہے

لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ نئے سیلانی (جیساکہ اکثر مان لیا جاتا ہے) محض باہر سے آکر جوش کھاتے ہوئے مادہ مین داخل ہوکر ہی نہین بڑہتی اور نہ زیادہ پھیلتی ہین ۔ بلکہ وہی مادی کی تبدیل صورت ہونے سے بھی اُسمین پیدا ہوتی ہین ۔ گویا کہ خود ہی اُس مادہ کی ایک بدلی ہوئی صورت ہین ۔ یا کہ جوش سے پیدا ہوئی شئی ہین ۔ سٹرن کی کارروائی سے یا کہ شے کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہونیکی کارروائی سے اصلی مادہ شکل مین تبدیل ہوجاتا ہے ۔ اسیطور سے زندگی رکھنے والے اجسام اشیای خوردنی ونوشیدنی سے عمل ہاضمہ کے جوش کی وجہ سے اونکی شکل بدل جانے کے بعد پیدا ہوا کرتے ہین ۔ یعنی ہاضمہ کے جوش کی اس کارروائی سے جو کہ غذا کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین اُن سے ہی ان کی جڑ[۱] پیدا ہوتی ہے ۔

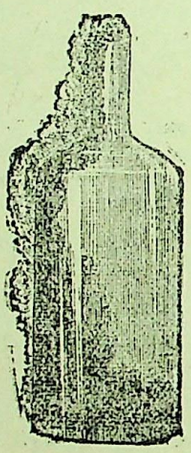

تصویر بوتل

اس طریقہ مین ہم قدرتًا اس نتیجہ پر آتے ہین کہ مقررہ حالات مین متواتر تبدیلی کا نام ہی زندگی[۲] ہی اور یہ کہ بغیر اُن کارروائیون کے جنکو کہ مین جوش یا سٹرن کے نام سے پکارتا ہون یہ زندگی[۲] خیال مین بھی بالکل نہین آسکتی ۔

جوش یا سٹرن کے اظہارات بیرونی حسب ذیل ہوتے ہین ۔ یعنے اولًا جوش کھاتا ہوا مادہ رقیق شئے سے علیحدہ ہوکر بوتل کے تلی مین بیٹھ جاتا ہے ۔ اب اگر بوتل کو ہلا دیا جاوے یا حرارت مین کوئی تبدیلی واقع ہووے ۔ تو نیچے بیٹھا ہوا مادہ چلنا شروع ہوجاتا ہے اور پھیلنے کی جانب میل کے ہونیکا اظہار کرتا ہے ۔

نوٹ ۱ یعنی زندگی رکھنے والے اجسام کی جڑ جسکا کہ ذکر دوسطر اوپر آیا ہے غذا کے ہی اجزا سے ہوتی ہے ۔ نوٹ ۲ یعنی ہر شے مین جان اُسی متواتر تبدیلی سے پڑتی ہے جو کہ اُسمین جوش یا سٹرن کے ہوجانے سے پیدا ہوتی ہے ۔ مثلًا گنے کے رس کو دیگ مین رکھکر اُسمین گرمی سے سٹرن پیدا کرکے جب اُسکا سرکہ بنالیتے ہین تو آپ دیکھ سکتے ہین کہ اُسمین جاندار جسم کیسے پیدا ہوجاتے ہین ۔ دنیا مین اگر بغور ملاحظہ کیجیے تو ہر جاندار کی پیدایش کی یہی کیفیت ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھیلنے مین یہ اوپر کو چلتا ہی اور ہمیشہ اُس جوش کھائے ہوئے مادہ کی مقدار کے لحاظ سے جو تلی مین جمع ہی اور بلحاظ حرارت (وہ اوپر کو چلتا ہے)
جوش کے سبب کو ہمکو اور زیادہ غور سے دیکھنا چاہیئے - اس بات کو ہر شخص جانتا ہی کہ جو کی شراب اور انگوری شراب بوتلون مین بند کر کے
تہخانہ مین اس غرض کیلئے رکھدیتے ہین کہ جہانتک ہوسکے اُنمین جوش یا خمیر نہ اُٹھنے پاوے - تہخانے کی حرارت موسم سرما اور موسم گرما دونون مین
قریب قریب ایک سی ہی رہتی ہی - حرارت مین کوئی تبدیلیان دفعتاً واقع نہین ہوتی ہین - پس تیزی کے ساتھ جوش کے اُٹھانیوالے سبب
خاص کی کمی ہے اسیطور سے انسان کے جسم کے اندر جوش یا خمیر گرم موسم مین بہت زیادہ جلدی اُٹھتا ہے +
ہمکو معلوم ہی کہ جنوب[۵۱] مین اور منطقہای حارہ مین مختلف قسم کے حار بخارات ہمیشہ پھوٹتے رہتے ہین - اور برعکس اسکے ہمارے سرد ملک
ہوا مین ہم امراض مزمن پھیلے ہوئے پاتے ہین - گرم ملکونکی آب و ہوا مین زیادہ تیزی کیساتھ حرارت مین بڑی تبدیلیون کے ہونے سے خاصکر ایسا ہوتا ہے
وہان دنمین تھرمامیٹر (گرمی ناپنے کا آلہ) کا پارہ ایکسو درجہ پر ہوتا[۵۲] ہے اور شب مین چالیس درجہ پر حالانکہ ہمارے شمالی جگہون مین دن اور رات کی حرارت مین فرق
بائیس درجہ فیرن ہائٹ[۵۳] سی شاذ و نادر ہی بڑھتا ہی - اور معمولاً اس سے کم ہوتا ہے - ہمارے ملک مین بخار اکثر موسم بہار مین پھوٹتے ہین
وجہ یہ ہے کہ اُسوقت مین ہمکو حرارت مین بہت ہی بڑے تفاوت[۵۴] نظر آتے ہین + اور بعض شخصونکو اسمین تعجب معلوم ہوگا کہ امراض حاد[۵۵]
یعنی بچون کی مشہور بیماریان بچونکو خصوصاً کیون ہوا کرتی ہین - حالانکہ زیادہ عمر مین مزمن شکلون کے ہی مرض
خاصکر ہوتے ہین + مذکورہ بالا حرارت کی تبدیلی کو اس حالت مین بچہ کے جسم کی بڑی قوت سے امداد پہونچتی ہی - جو قوت کہ
اتنی بڑھی ہوئی ہوتی ہی کہ اُسکو کسی بیرونی تحریک کرنیوالیکے سبب کی بہت ہی کم یا کوئی ضرورت نہین ہوتی کہ بچہ کے جسم کو تندرستی
حاصل کرنیکے لیئے سخت کوشش کرنے کی تحریک کرے - یعنی بذریعہ مرض حاد مادہ فاسد سے بری ہونے کی کوشش کرے +
وہی صورتین جو کہ بوتل مین پیدا ہوتی ہین وے جسم انسان مین معلوم ہوتی ہین + اسمین بھی جوش کھاتا ہوا
مادہ دھڑکے حصہ زیرین مین جمع ہوتا ہے اور پھر اُسکو موسم کی کسی تبدیلی - بیرونی صدمہ
یا دماغی جوش کی وجہ سے حرکت ہوجاتی ہے - اس موقع پر بھی اُسکی روش حرکت اوپر
کی جانب ہوتی ہے - جوش کھاتے ہوئے اجزا پھیلنے کی طرف میل کرتے ہین اور

نوٹ ۵۱ مراد ہی جرمنی کے جنوبی حصہ سے ۱۲ نوٹ ۵۲ مراد ہی ملک جرمن کے شمالی حصہ سے ۱۲ نوٹ ۵۳ حرارت ناپنے کا آلہ ہی - فیرن ہائٹ ایک جرمن عالم کا نام ہی جو کہ سترہوین
واٹھارہوین صدی مین گذرا ہی جسنے کہ یہ آلہ ایجاد کیا تہا آلہ بھی اُسیکے نام سے پکارا جاتا ہی - نوٹ ۵۴ مراد ہی دن اور رات کے حرارت کے فرق سے - نوٹ ۵۵ ڈاکٹری مین امراض
کی بلحاظ اُنکی جلدی یا دیرینہ پیدایش کے دو قسمین کی گئی ہین - انگریزی مین ایک کو اکیوٹ اور دوسری کو کرانک کہتے ہین اکیوٹ کو حاد اور کرانک کو
مزمن اُردو مین کہتے ہین اکیوٹ یعنے حاد کا لفظ جب مرض کے ساتھ لگاتے ہین تو مراد ایسی بیماری سے لی جایا کرتی ہے جسکا کہ دوران
کچھ نہ کچھ تیزی سے ختم ہوتا ہے جس مین جلد صحت ہونے کی قابلیت ہوتی ہے اور جسکے کہ علامات بھی سخت ہوتی ہین - مثلاً شدت کا بخار
چیچک - سرسام وغیرہ - لفظ مزمن اسکے برعکس معنی مین استعمال کیا جاتا ہے کرانک یعنی مزمن بمعنی دیرینہ یعنی جو کہ دیر مین صحت پاتی ہے
اور آہستہ آہستہ پوشیدہ طور سے ہی پیدا ہوتی ہے - مثلاً سل و مختلف قسم کے دماغی عوارض وغیرہ وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

جسم کو ڈھکنے والی کھال کے مقابل[1] مین دباؤ ڈالتے ہین + جب تک کہ جلد ناممکن الگذر رہتی ہے تو اس دباؤ کو رکاوٹ ملتی ہے + اس طریقہ سے رگڑ پیدا ہوتی ہے اور علے ہذا گرمی بڑھ جاتی ہے + بخار کی گرمی کی جسکو سب لوگ بخوبی جانتے ہین یہی تشریح ہے +

اُسی طریق سے یہ بات بیان کرنا آسان ہے کہ کیون حالت بخار مین کسی شخص کے جسم کا گھیر معمول سے زیادہ ہوتا ہے + کھینچکر بڑھجانے کی قابلیت رکھنے کی وجہ سے کھال جوش کھائے ہوئے مادہ کے دباؤ کو قبول کرتی ہے۔ اور جسقدر کہ دباؤ[2] زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر کھال کا تناؤ بھی زیادہ ہوجاتا ہے + جبکہ کھال کا تناؤ اُس آخری حد کو پہونچ گیا کہ جس سے اور زیادہ نہین جاسکتا تو بخار اپنی انتہا پر پہونچ گیا ہے اور خطرہ سب سے زیادہ ہے + کیونکہ جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑون مین پھیلنے کا میل ابھی باقی ہے اور وے باہر نہین جاسکتے تو وے جسم کے اندر ہی اپنے لیئے جگہ کر لیتے ہین + یہ کہہ سکتے ہین کہ جسم اندر سے جلتا ہے اور موت لازمی نتیجہ ہے۔ ضرور اگر جلد ناممکن الگذر بنی رہے + اگر ہم باہر جانیکے راستون (مسامات) کو کھولنے مین کامیاب ہووین تو خطرہ دور ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اُسوقت جوش کھاتے ہوئے مادون کو باہر نکلنے کا راستہ ملتا ہے اور جسم سے بشکل پسینہ دور ہوجاتے ہین + اندرون جسم کو اب آرام ملتا ہے اور حرارت اور جلد کا تناؤ فوراً فرو ہوجاتے ہین +

اس امر کے دکھلانے کے لیئے کنہین الفاظ کی ضرورت نہین ہے کہ جوش کھاتے ہوئے مادہ سے بھرے ہوئے جسم انسان اور ایسے ہی مادہ سے بھری ہوئی بوتل کے درمیان ہر بات مین مشابہت نہین ہے + بوتل مین جوش و اوبال کو آزادی ہے + مادہ جملہ سمت مین بلا روکاوٹ کے پھیل سکتا ہے جبتک کہ وہ چارون جانب کی اطراف (دیوارون) تک نہ پہونچے + انسان کے جسم کے اندر اسکو رکاوٹین ہر جگہ ملتی ہین۔ ہر عضو اسکے آگے بڑھنے کے خلاف ہوتا ہے اور اسکی راہ کو روکتا ہے + روکنے والے عضو پر تب یہ دباؤ ڈالتا ہے اوسکو دھکا دیتا ہے اور اُسپر رگڑ کرتا ہے۔ اس طور سے اُسکے اندر حرارت پیدا کرتا ہے اور اگر اُسکے لیئے باہر جانے کا کوئی راستہ نہ کر دیا جاوے یا اُسکی راہ تبدیل نکر دی جاوے تو اُس عضو کو زائل بھی کر دیتا ہے + بلحاظ مخصوص مقام ماؤف مرض کو مرض معدہ۔ مرض پھیپھڑہ۔ مرض جگر۔ مرض دل وغیرہ وغیرہ کے نام سے پکارتے ہین + لیکن ہر فرد کی حالت مین مقام ماؤف کا انحصار

نوٹ [1] یعنی اندر سے جلد پر اپنا زور ڈالتے ہین ۱۲ نوٹ [2] یعنی اندر کی جانب سے دباؤ۔ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس راستہ پر ہے جو کہ جوش کھاتے ہوئے مادہ نے اختیار کیا ہو اور اس راستہ کا انحصار مقام اور طریقہ اجتماع (مادہ فاسدہ) پر ہے اسلیئے آگے چلکر میرا یہ کام ہوگا کہ آپ لوگون کو دکھلاؤن کہ رکی ہوئی جلد کس طور سے کھولی جا سکتی ہے مگر اول مین ایک دوسری علامت کا ذکر کرونگا۔ قبل اسکے کہ حرارت شروع ہوتی ہے۔ ہم پیشتر کئی دن یا ہفتون تک یا مہینون تک بھی ایک علامت (جو کہ ظاہرا علامت مذکورہ بالا کی بالکل ضد ہے) دیکھتے ہین۔ یعنے ایک قسم کی سردی محسوس ہوا کرتی ہے۔ اسکی وجہ بہت صاف ہے۔ یہ جب ہی پیدا ہوتی ہے جبکہ اجتماع (مادہ فاسد) اسقدر زیادہ ہوگیا ہے کہ خون جسم کے اخیر سرون مین صحیح طور سے آیندہ گردش نہین کر سکتا۔ بلکہ یون کہا جاے کہ اندرونی حصّون مین اور بھی زیادہ دب کر جمع ہو جاتا ہے۔ پس وہان بڑی گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

مادہ اسوقت تک (اسمین وقت بلحاظ خاص مریض کے مختلف لگتا ہے) جمع ہوتا رہتا ہے جبتک کہ اُن اسباب مین سے جنکا ذکر ہو چکا ہے کوئی سبب یعنی تبدیل موسم۔ بیرونی صدمہ یا دماغی جوش وقوع مین نہ آوے اور اس طریق پر اُس مین جوش (ابال یا سڑن) نہ پیدا کر دیوے۔ جمع شدہ مواد دوران خون مین اور قوت پہونچنے[1] مین خرابی ڈالتا ہے۔ خون کی شریان یا نالیان کچھ کچھ رُکجاتی ہین خاصکر اپنی باریک شاخون مین۔ پس خون جلد کی بیرونی طرف نہین جا سکتا۔ سرد ہاتھ اور پانون کا اور تمام جسم پر سردی یا پھُرہری معلوم ہونیکا یہی سبب ہے۔ پس پھُرہری بخار کی آمد کی خبر دینے والی ہے۔ اور اگر ہم اسپر لحاظ نکرین تو ہم بہت ہی بڑی غلطی کرینگے۔ اگر معقول علاج فوراً کیا جاوے تو بخار پورے طور پر نہین پیدا ہو سکتا ہے۔ گویا کہ اُسکی جڑ ہی کاٹ دیگئی۔

اس سے قبل جب اس جوش یا سڑن کی خاصیت کا ذکر مین کر رہا تھا تو مینے یہ بات کہی تھی کہ سب قسم کے جوش مین چھوٹے چھوٹے نباتاتی اجسام جنکو بے سیلائی کہتے ہین از خود دفعتاً پیدا ہو جاتے ہین۔ بخار مین بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ پس بے سلس (نباتاتی چھوٹے جسم) کی پیدائش کے متعلق جو سوال کہ زیادہ زیر بحث رہ چکا ہے۔ اُس کا حل بہت آسانی سے ہو جاتا ہے۔ جیون ہی کہ اُس مادہ مین جو کہ پیڑو مین جمع ہو گیا ہے جوش آنا شروع ہوتا ہی بے سیلائی خود بخود جسم مین پیدا ہو جاتی ہین۔ جوش و سڑن سے اُنکی پیدائش ہے اور جب

نوٹ [1] یعنی کھانے سے جسم کو قوت پہونچنے کی کارروائی مین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے -

کہ جوش وسڑن بند ہو جاتی ہے اور جسم تندرست ہو جاتا ہے تو وے اسیطور سے اپنے آپ غائب بھی ہو جاتی ہین یعنی اوسوقت جبکہ جوش کی حالت نیچے کو ہونے لگتی ہے -

پس یہ کہنا کہ جسم مین بغیر مادہ فاسد کی موجودگی کے نے سیلائی کے ذریعہ سے کسی پوشیدہ طریق مین مرض اوڑکر لگتا ہے فضول ہے + سوال یہ نہین ہے کہ نے سیلائی کو کیونکر مارا جاوے بلکہ سوال یہ ہے کہ جوش یا سڑن کے سبب کو یعنی مادہ فاسد (فارن میٹر) کو کیونکر دور کیا جاوے + ایسا[1] کر دینے پر یہ چھوٹے چھوٹے دیو جنہون نے کہ بہت سے بزدلون کو خوف زدہ کر دیا ہے لاذمی دور ہو جاتے ہین - آگے چلکر مین اور زیادہ تشریح کے ساتھ چھوت کے خطرات کا ذکر کرونگا (صفحہ ۶۰ لغایت ۶۹)

چند سادہ مثالین میرے بیانات کی اور زیادہ وضاحت کرینگی - ایک کمرہ کو جسمین کہ باوجود زیادہ کوڑہ روزانہ جمع ہو جانے کے جھاڑو نہین لگی ہے اور نہ صفائی ہوئی ہے آپ اپنے خیال مین لائین + بہت ہی جلد ہر قسم کے کیڑے مکوڑے اُس کمرہ مین ہو جاوینگے اور کمرہ کے باشندونکو اسقدر تکلیف دہ ثابت ہونگے کہ ہر طریقہ مین اُنکے نیست و نابود کرنیکی کوشش کیجاویگی - اب اگر ہم پرانے طریقہ مین زہر سے انکے رفع کرنے کی کوشش کرین تو بیشک ہم بہت سے کیڑے مکوڑونکو مار توڑ ڈالینگے لیکن کسیطرح پر دائمی تبدیلی حالات مین پیدا نکر سینگے کیونکہ کوڑا کرکٹ خود اُن کیڑے مکوڑونکا واقعی پیدا کرنیوالا اور بڑہانیوالا ہے اور وہ متواتر نئے نئے جھنڈ کے جھنڈ پیدا کرویگا + لیکن ہمکو بالکل مختلف نتیجہ حاصل ہوگا اگر ہم فوراً اُس کمرہ سے تمام کوڑہ کرکٹ نکال دیوین - اور یہ طریقہ جاری رکھنے سے ہم اُن کیڑون مکوڑونکو اُنکے موافق النصر سے محروم کر دینگے اور اُنسے ہمیشہ کے لیئے نجات پا دینگے -

ایک دوسری مثال دیتے ہین - ایک جنگل کے دلدل دار کنارے کا موسم گرما مین تصور کیجیئے + آپ لوگ جانتے ہین کہ مچھر ایسے مقام مین کیسا دق کرتے ہین + آپ سب صاحبان پر یہ عیان ہوگا کہ اُنکے زائل کرنے کے لیئے زہر کے استعمال سے کچھ فائدہ نہوگا + یہ سچ ہے کہ لاکھون تو مرجاوینگے لیکن کروڑون برابر اُس دلدل سے نکلتے رہینگے + خود دلدل ان چھوٹے مفسدون کی جاے پیدائش ہے اور پس اول اس دلدل کو دور کرنا چاہیئے قبل اسکے کہ مچھڑون کا دفعیہ کیا جاوے + ہم اس امر کو جانتے ہین کہ اونچی خشک جگہون مین مشکل سے کوئی مچھر زندہ رہتے ہین + اگر کوئی شخص بہت سے مچھڑون کو جمع کرے اور

نوٹ [1] مادہ فاسد کے دور کر دینے پر ۱۲ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے خشک پہاڑ پر اُنکو وہان رکھنے کی غرض سے لیجاوے - تو وہ بہت جلد یہ بات دیکھے گا کہ تمام یہ چھوٹے چھوٹے جانور جوکہ ایسی محنت کے ساتھ وہان پہونچاے گئے تھے - اپنے اصلی دلدل کے گہرون کو واپس اوڑے جاتے ہین خشک اونچا پہاڑ اُنکے لیئے نامناسب جگہ ہوا -

تیسری مثال سے یہ معاملہ اور بھی زیادہ صاف ہوجاویگا + آپ لوگ سب اس بات کو جانتے ہین کہ نے حد گرم ملکون مین (جہانکہ گرمی زیادہ ہونے سے بمقابلہ معتدل و برفستان کے خطّون کے بہت ہی مختلف اور بڑے بڑے قسم کے جانوران پاے جاتے ہین) نیچر بہت ضروری اور سب سے بڑی تعداد گوشت خوار اور مردہ خوار جانوران کی پیدا کرتی ہے + اُنکے نیست و نابود کرنے کی خواہ کتنی ہی کوشش کیون نہ کیجاوے - نئی پود ہمیشہ اُنکی جگہ جوکہ مار دئے گئے ہین لینے کے لیئے پھر پیدا ہوجاویگی + پس آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ایسے[1] جانوران صرف اُسی جگہ مین زیادہ ہوجاتے ہین جہانکہ زیادہ جاندار پیدا ہونے کی وجہ سے عفونت بھی زیادہ ہوتی ہے + اگر کوئی چارہ کار قریب موجود نہوتا تو جانوران مردہ فوراً اپنی عفونت سے ہوا کو زہریلی اور جانوران زندہ کے لیئے ناقابل استعمال بنا دیتے + اب یہ بات صاف ہوگئی کہ بڑے بڑے جانور جوکہ گوشت اور مردار چیز و نیز بسر کرتے ہین وہ کسوجہ سے بیحد گرم ملکونکے باشندے ہین اور دنیا کے آخری حصہ شمال مین نہین رہتے جہانکہ سرد ملک کا ہرن بھی جوکہ گھاس وکائی یا سوار پر زندگی بسر کرتا ہے مشکل سے زندہ رہسکتا ہے -

پس اگر ہم ان بیحد گرم ملکون کے گوشت خوار و مردہ خوار جانوران کو نیست و نابود کرنا چاہین - تو ہم صرف جب ہی کامیاب ہونگے جبکہ اُنکے قایم رہنے کی لازمی باتون کو دور کردیوین - یعنی اُن دیگر جانورونکے لشکر کو جوکہ وہان موجود ہے - شکاری جانوران تب اُس مقام سے از خود غائب ہوجاوین گے جملہ دیگر طریقہ ہاے بیکار ہوونگے + لیکن جانوران جسقدر کہ زیادہ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اُسیقدر زیادہ مشکل اُنکا نیست و نابود کرنا ہوجاتا ہے - اور اس بات کی مضبوط مثال نے سیلائی مین دستیاب ہوتی ہے + ادویات کا استعمال اُنکو زہر دیکر نیست و نابود کرنے کے لیئے کارگر نہین ہوتا - اُنکے وجود کے قایم رہنے کے سبب کو ہی دور کرکے یعنی جسم سے تمام مادہ فاسد کو خارج کردینے سے ہی ہم اُنکو ختم کرسکتے ہین -

ان تمثیلات سے مین نے آپ کو دکھلایا ہے کہ نیچر کس طور سے بڑے طریقہ مین عمل کرتی ہے اور اُسکا عمل چھوٹے طریقہ مین بھی ٹھیک اوسی طور سے ہوتا ہے کیونکہ اُسکے تمام قوانین یکسان ہوتے ہین

نوٹ [1] یعنے گوشت خوار و مردہ خوار ۱۲ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے

اور مرض کے معاملہ کو وہ اپنے قانون سے مستثنےٰ نہین کرتی + جیسے کہ کیڑے مکوڑے مچھر گوشت خوار و مردہ خوار جانوران ٹھیک ٹھیک اُس ہی جگہ پیدا ہوتے - زندہ رہتے اور بڑہتے ہین جہانکہ انکو اپنے موافق باتین ملتی ہین - ایسے ہی بخار بھی بغیر ایسی[۱] باتونکے قایم نہین رہسکتا - یعنی کہ اسکا وجود ہی نہین ہوسکتا جیتک کہ جسم مین مادہ فاسد کا بار نہو + جیساکہ ہم معلوم کرچکے ہین جوش وسٹرن صرف اُسی جگہ کسی وجہ سے پیدا ہوسکتی ہے جہانکہ ایسا مادہ موجود ہے اس کارروائی جوش وسٹرن کو ہم بخار کہتے ہین -

لیکن جبکہ یکدفعہ ہمکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ بخار کیا چیز ہے تو اُسکے لیئے علاج کا دریافت کرنا کوئی مشکل امر نہین ہے + جلد کے مسامات جوکہ بند ہوگئے ہین اور جنپر کہ جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑے (اجزا) دبا رکھ ڈالتے ہین کھولدینے چاہئین - اور یہ بات جسم کو صرف پسینہ لانے سے حاصل ہوسکتی ہے -

جسدم کہ پسینہ پھوٹ کر نکلنے لگتا ہے سڑے ہوئے مواد کے ٹکڑون کو (اجزاکو) راستہ ملجاتا ہے اور جلد کا تناؤ اور بخار کی گرمی دونون کم ہوجاتی ہین -

لیکن پسینہ نکلنے کے ساتھ مرض کا سبب دور نہین ہوجاتا - کیونکہ کسی ایک مرض کی حالت مین جوش صرف ایک جزو مادہ فاسد مین (منجملہ اُسکے جوکہ جسم مین جمع ہے) آتا ہے - بقیہ جوکہ خاموش پڑا ہوا ہے متواتر نئے اجتماع کی وجہ سے بڑہتا رہتا ہے اور پس بخار کے لیئے ایک قسم کا مبنہ دائمی بنجاتا ہے جوکہ از سر نو پھوٹ کر نکلنے کے لیئے موقع مناسب کا ہی منتظر رہتا ہے - پس ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس مادہ کو جوکہ خاموش حالت مین پڑا ہے نکالین + اس غرض کے لیئے مین نے فرکشن ہپ[۲] اور سٹر باتھ[۳] ایجاد کیئے ہین جنکو کہ مین آیندہ بتلاؤنگا (صفحہ ۱۰۹ لغایت ۱۱۶) جنکی امداد سے کہ جسم کو مادہ فاسد کے خارج کردینے کی تحریک کیجاتی ہے -

اُسکے ساتھ ہر ایک ایسی بات سے پرہیز کرنا چاہیئے جوکہ جسم کے کام مین مخل ہوتی ہو + مریض کو کافی آرام ملنا چاہیئے مثلاً اُسکو کسی قسم کا جوش نہین آنا چاہیئے - کسی چیز کو پڑہکر سُننے سے یا بذریعہ گفتگو کرنے کے + یہانتک کہ گلیون مین آمد و رفت کا غل و شور بھی مضر ہے - اور کمرہ مین کسیقدر اندہیرا رکھنا چاہیئے - شب کو بھی اُسمین تیز روشنی نکرنی چاہیئے - مگر اُسمین تازہ ہوا کی آمد و رفت ضرور ہونی چاہیئے -

جبتک کہ مادہ فاسد کافی طور سے خارج نہین ہوجاتا ہے اُسوقت تک بخار کا سبب دور نہین ہوتا ہے اور نہ مرض کو شفا ہوتی ہے +

نوٹ [۱] یعنی اپنے پیدایش کیلیئے موافق حالات ہونیکے بغیر ۱۲ نوٹ [۲] [۳] یہ دو قسم کے غسل ہین جنکا مفصل بیان صفحہ ۱۰۹ پر شروع ہوکر صفحہ ۱۱۶ پر ختم ہوا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کچھہ کہ ہم اوپر کہہ آئے ہین اُسپر مختصراً پھر نظر ڈالنے دیجیئے تاکہ اُس سے چند ضروری نتیجے انجام کو نکالے جاوین۔

جملہ بیمار شخصون کی حالت مین جسم کی شکل مین تبدیلیان نظر آتی ہین + یہ تبدیلیان مادہ فاسد سے پیدا ہوتی ہین + جسم مین ایسے مادہ فاسد کی موجودگی کا نام مرض ہے + یہ مادہ اُن اجزاء سے ملکر بنتا ہے جنکی کہ جسم کو کچھہ ضرورت نہین ہے۔ اور جو کہ جسم کے اندر بوجہ ہاضمہ ناقص کے رہجاتے ہین + مادہ فاسد اول اُن اعضا کے قرب وجوار مین جمع ہوتا ہے جنکا[1] کہ کام بدنی رطوبت کو جدا یا پیدا کرنے کا ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ (خاصکر جبکہ اُسمین جوش پیدا ہوجاتا ہے) تمام بدن مین پھیل جاتا ہے + جسوقت تک کہ بدنی رطوبت کو جدا یا پیدا کرنے والے اعضا مادہ فاسد کے ایک حصہ کو خارج کرتے رہتے ہین اسوقت تک جسمانی حالت قابل برداشت رہتی ہے لیکن جب کبھی کہ اُنکی چستی وچالاکی مین کمی آجاتی ہے تب زیادہ خرابیان واقع ہوتی ہین + مادہ فاسد کے اکٹھا ہونے کا عمل تکلیف دہ نہین ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ ایک پوشیدہ یا مزمن کارروائی ہوتی ہے جو کہ بغیر نوٹس مین آئے ہوئے زیادہ عرصہ تک جاری رہتی ہے۔

ایسے طریق مین مادہ فاسد کے اکٹھے ہونیسے جو امراض کہ پیدا ہوجاتے ہین اُنکو ہم امراض پوشیدہ ویا مزمن کے نام سے بخوبی بتلا سکتے ہین۔ وے حقیقت مین وہی امراض ہین جو کہ عموماً مزمن یا دیر تک رہنے والے امراض کہلاتے ہین +

مادہ فاسد مین سڑجانے کی قابلیت ہوتی ہے۔ جوش کا بھی اصلی سبب یہی مادہ ہی ہے اور یہی مادہ وہ جگہ بناتا ہے جسپر کہ بے سیلائی فروغ پاتی ہین + جوش پیڑو سے شروع ہوتا ہے جہانکہ سب سے زیادہ مقدار مادہ فاسد کی موجود ہوتی ہے۔ لیکن جلدی سے اوپر کو پھیل[2] جاتا ہے + مریض کی حالت تبدیل ہوجاتی ہے۔ دورہ معلوم ہونے لگتا ہے اور بخار آنے لگتا ہے + مرض کی ان صورتونکو ہم امراض تکلیف دہ وطپش پیدا کرنے والی بیماریان کہینگے۔ یہ وہی ہین جنکو کہ اور طرح سے (امراض) حاد کہتے ہین +

مذکورہ بالا توضیحات سے ہمکو اب یہ اہم نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ **مرض کا سبب صرف ایک ہی ہے۔ اور مرض بھی صرف ایک ہی ہے**

نوٹ [1] یہ اعضا۔ جگر۔ گردے۔ انتڑیان۔ جلد اور پھیپھڑے ہین۔

نوٹ [2] یعنی مادہ فاسد کا جوش پیڑو سے شروع ہوکر اوپر کی جانب جلدی سے پھیل جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرض کیسے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے

جو کہ اپنے تئین مختلف شکلون مین ظاہر کرتا ہے + پس صحیح تو یہ بات ہے کہ ہمکو مختلف امراض مین فرق کرنا نہ چاہیئے بلکہ محض مرض کی مختلف شکلون مین (فرق کرنا چاہیے) + سرسری طور پر یہ بھی ذکر کر دینا چاہیئے کہ بیرونی چوٹین (جو کہ مذکورہ بالا معنی مین واقعی امراض نہین ہین) انہین شامل نہین ہین - اُنکا ذکر مین مشرح آیندہ کرونگا جبکہ زخمون کے علاج کا ذکر کیا جاوے گا -

پس یہ مرض کی وحدانیت کا مسئلہ ہے جسکو کہ مین مذکورہ بالا تشریحات کی بنیاد پر مضبوط کرتا ہون اور سکھاتا ہون -

اب مین نے وہ طریقہ بتلا دیا ہے جس طریق سے کہ مین اس یقین پر (اور بڑی جراءت کے یقین پر جیساکہ بہت سے لوگ خیال کرینگے) پہونچا کہ مرض صرف ایک ہی ہے -

نظر کرنے اور اُس سے نتیجہ نکالنے کے ذریعہ سے پس ہم ایک ایسی بات پر آگئے ہین جو کہ بیمارون کے علاج کی غرض کیلئے اصلی ضرورت کی شے ہے + لیکن کیا مین اسکی صحت کو واقعات سے ثابت کرنیکے قابل ہون؟

زمانہ حال کے سائنس مین ایک ہی قسم کا ثبوت ہے جسکو کہ تمام دیگر ثبوت پر ترجیح دیجاتی ہے اور صرف اُسکو ہی یقین دلانے والا خیال کرتے ہین - اور اُسکو آزمایشی یا مبنی بر تجربہ کہتے ہین + حالت زیر بحث مین تجربہ صرف اسیطور سے کیا جا سکتا ہے کہ تمام قسم کے امراض کا علاج ایک ہی طریقہ مین کرین - اگر ہمارا بیان صحیح ہے تو متواتر کامیابیان علاج مین حاصل ہونگی + اس قسم کا ثبوت مین دے چکا ہون اور دے رہا ہون + رپورٹ ہاے شفایابی مین جو اس کتاب کے ضمیمہ مین مندرج ہین آپ کو ان تجربات کے نتیجون کا خلاصہ ملیگا -

اس موقع پر ایسے جلسہ مین یہ بیشک غیر ممکن ہے کہ آپکے روبرو جملہ قسم کے مریضونکو مشورہ دیا جاوے اور اُن کا علاج کیا جاوے - اور اُنکی حالت مین - اُنکی شکلون مین - اور اُنکی قابلیتون مین جو تبدیلیان واقع ہوون اُنکو دکھلایا جاوے - اور علاج مین جو ترقی اُنہون نے کی ہو اُسکی نسبت اُن سے رپورٹ ہاے حاصل کیجاوین + اس موقع پر لکچر ہاے ذیل مین - مین صرف اسیقدر کر سکتا ہون کہ آپکی توجہ مرض کی اُن خوفناک اور اکثر ظہور مین آنیوالی شکلونکے سلسلہ پر مائل کرون جنسے کہ لوگ بہت آشنا ہین - اور اُنکا سبب مشرح بیان کرون اور اُس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راستہ کو بھی دکھلاتا چلون جسپر کہ شفا کا گذر ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ جہانتک کہ ممکن ہوا پنے مطب سے مثالین پیش کرون تاکہ ہر حالت مین یہ آپ کو صاف معلوم ہو جاوے کہ کیونکر ہر ایک علیحدہ علیحدہ مرض کا سلسلہ ایک ہی یکسان سبب سے ملایا جا سکتا ہے۔

مین اپنے دوسرے لکچر مین اُن بیماریونکا ذکر کرونگا جو کہ عام طور سے بچّون کی بیماریونکے نام سے جانی گئی ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - تعرض اور اُنکا علاج - اور اُنکا ایک ہونا یعنی وحدانیت

مینرلس (خمرہ) اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) ڈفتھیریا[1] - اسمال پاکس (چیچک ستیلا) ہوپنگ کاف (کوکر کھانسی یا کالی کھانسی)
اسکروفیولا (خنازیر - کنٹھ مالا)

ایک لکچر

لیڈیز اور جنٹلمین -

مادہ فاسد کے جسم مین موجود ہونے کا نام مرض ہے -

یہی خاص نتیجہ اُن باتون سے ہمنے حاصل کیا تھا جو کہ آخر لکچر مین آپ لوگون کو بتلائی گیئن تھین + مادہ فاسد کیا تو وقت ولادت سے ہی موجود ہوتا ہے یا بعد کو مضر اشیاء کے اندر پہونچنے سے (جسم مین) داخل ہوتا ہے + اس مادہ کو جسم بذریعہ انتڑیان - پھیپھڑے - گردے اور جلد خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے - اور جب اس عمل مین ناقابل ہوجاتا ہے تو جہان کہین کہ ہوسکتا ہے اسکو جمع ہونے دیتا ہے + اس طریق مین جسم کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے - جیسا کہ سب سے تنگ حصون یعنی گردن اور چہرہ مین بخوبی دیکھا جاسکتا ہے -

اسکی تشریح کے لیئے اول اُس جوش کھاتے ہوئے مادہ کی بوتل کی جسکا ذکر کہ ہوچکا ہے اور جسکی تصویر کہ دوسرے ہی صفحہ پر بنی ہے - تمثیل لیجیئے + اُسوقت تک جبتک کہ بوتل کا مُنہ کھُلا ہوا ہے - جوش کھاتے ہوئے مادہ کے لیئے باہر نکلنے کا راستہ صاف ہے + مگر فرض کیجیئے کہ ایک بڑہنے والی اور خالی ٹوپی اس بوتل کے مُنہ پر ایسے باندھ دیجاوے کہ اندر کی ہوا باہر نہ نکل سکے + جس قدر کہ زیادہ زیادہ جگہ کی اُس جوش کھاتے ہوئے مادہ کو ضرورت ہوتی جائیگی - اُسیقدر زیادہ زیادہ وہ ربڑ جو کہ پہلے سُکڑی ہوئی تھی سخت ہوتی جائے گی + تناو کی زیادتی سے اُس بڑہنے والی ٹوپی کے پھولنے مین بھی جلد زیادتی پیدا ہوگی + اگر آپ بجاے

نوٹ [1] یہ لفظ اصل مین یونانی زبان کا ہے - اور لفظی معنی جھلی کے ہین - یہ ایک چھوت دار شدید وبائی بیماری ہے جسمین کہ ہوا کی نالیون مین اور خصوصاً حلق مین ایک کاذب جھلی کی تہہ مقامی سوزش سے نکلے ہوئے مواد کے جم جانے سے پیدا ہوجاتی ہے - اس مرض مین نقاہت زیادہ ہوجاتی ہے اور اکثر دیگر امراض مل کر پیچیدگیان پیدا ہوجاتی ہین مثلاً فالج ہوجاتا ہے - یہ مرض بچونکو زیادہ ہوتا ہے - اور جھلی سے ہوا کی نالیان رُک جانے کی وجہ سے دم گھٹکر موت واقع ہوجاتی ہے - زیادہ کیفیت اور ڈاکٹری مین اسکی کوئی خاص دوا نہ ہونا ڈاکٹری کتابون سے معلوم ہوسکتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کانچ کی بوتل کے ایک ایسی بوتل کو خیال مین لائین جو کہ پھیل جانے کی قابلیت رکھتی ہو۔ اور جس مین کہ جوش کھاتا ہوا مادہ صاف معلوم ہوتا ہو تو ایسی حالت مین آپکو جسم انسان سے زیادہ مشابہت رکھتی ہوئی چیز تمثیل کے لیئے ملیگی + اس حالت مین آپ کو دکھلائی دیگا کہ اس تناؤ کا اثر کل بوتل پر کس طور سے ہوتا ہے اور کسطور سے بوتل کی شکل مین تبدیلیان اس جوش کئے ہوئے مادہ کے دباؤ سے ہی واقع ہوتی ہین + جسم انسانی کی بھی یہی کیفیت ہے۔ محض فرق اس قدر ہے کہ اسکے اندر کی تمام جگہ کھلی اور خالی نہین ہے بلکہ ہر جگہ اعضا واقع ہین جنکے اندر کو کیا تو (جوش کھاتے ہوئے مواد کا) اولاً گذر ہونا چاہیئے یا کنسے بچکر (ایسے مواد کو) چلنا چاہیئے۔ کیونکہ جوش کو آزادی کے ساتھ پھیلنے سے وے (اعضا) روکتے ہین۔

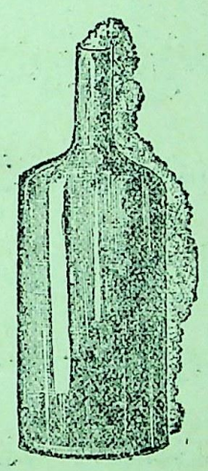

جسم کے اندر جوش کی اصلی جگہ یعنے خزانہ پیرو ہے۔ جیساکہ بوتل مین یہ جگہ اسکی پیندی (تلی) مین ہوتی ہے + لیکن دیگر باتون کے لحاظ سے دونون صورتون مین شکل کی تبدیلیان ٹھیک ٹھیک ایک ہی طریقہ مین پیدا ہوتی ہین۔

مادہ فاسد مین جوکہ جسم کے اندر جمع ہوتا ہے ایک قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس مین جوش آتا ہے اور جوش کھاتا ہوا مادہ تمام جسم مین پھیلتا ہے + پس جوش یا سڑن سے گرمی بھی پیدا ہوتی ہے اور تمام جسم کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حالت کو ہم "بخار" کہتے ہین + اگر یہ سڑن خصوصاً اندرونی حصون مین واقع ہوتی ہے تو حرارت بھی خاصکر اندرونی ہی ہوتی ہے۔ بیرونی حصے سرد رہتے ہین + بمقابلہ بخار کی حالت کے یہ حالت زیادہ خطرناک ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

سردی جیساکہ ہمکو معلوم ہے ہمیشہ بخار کے قبل ہوتی ہے - اور یہ ایک ضروری بات ہی کہ اس سردی کی حالت کو بخار مین تبدیل کردیوین - یعنی اندرونی بخار کو باہر نکال لادین اور جوش کھاتے ہوئے مادہ کو سطح پر لاوین + اگر (ایسا کرنے مین) ہم کامیاب نہین ہوتے تو بخار سے کوئی خطرناک مرض پیدا ہوجاتا ہے یا موت بھی واقع ہوجاتی ہے کیونکہ ایسی حالت مین یہ کہنا چاہیئے کہ اندرونی اعضا جل گئے ہین یا کہ (اگر اس نوبت کے پہونچنے کے قبل سٹرن بند ہوگئی ہے) اُن مین مواد فاسد بہت زیادہ بھر گیا ہے -

قبل اسکے کہ بچونکے امراض کا ذکر کرنا شروع کرون مینے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اس معاملہ[1] پر پھر آپ کی توجہ دلاؤن اور اسکا ذکر مشرح کرون + اب اس مضمون (بچون کی بیماریون) کی طرف ہم آتے ہین +

بچون کی بیماریون سے مراد بہت سی بخار کی قسم کی بیماریون سے ہے جو کہ زیادہ تر بچپن مین عام طور پر ہوتی ہین + مین آپ کو یہ بات دکھلاؤنگا کہ کسطرح سے ان تمام بیماریون کی مشترکہ جڑ ایک ہی ہے پس بات یہی ہے کہ ان امراض کی وحدانیت (آپس مین ایک ہونے) کو بخوبی سمجھ لیا جاوے + پس ہر ایک کو کسی خاص نام سے تمیز کرنا ہمارے لیئے قطعی ضروری نہین ہے - بلکہ یہ غلطی مین ڈالنے والا ہوتا ہی + یہ امراض بھی صرف اُسیوقت ظاہر ہوسکتے ہین جبکہ جسم مین ضروری جوش کھاتا ہوا مواد موجود ہو + اکثر بچے ایسے مواد کا بار لیئے ہوئے دنیا مین آتے ہین - پس ہر بچہ ان امراض ایام طفولیت مین سے کسی ایک یا زیادہ مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے + یہ بات مین پیشتر بیان کرچکا ہون کہ بچون مین بمقابلہ بالغ آدمیون کے کیون حاد امراض (تیز امراض) زیادہ ہوتے ہین (صفحہ ۲۶) -

لیکن (مرض کا اُسکے ہونے سے پہلے ہی) روکنا ممکن ہے + مین آپکو ایک تمثیل دیکر بتلاؤنگا کہ یہ کیونکر ایسا ہوسکتا ہے + قصبے اور دیہات تو انکو بربادی کے احتمال سے روکنے کی غرض سے اُنمین بارود یا اُڑا دینے والے دیگر اشیاء کے بڑے بڑے ذخیرون کے رکھنے کی اجازت نہین دیجاتی ہے + ہم اس بات کو جانتے ہین کہ باوجود بہت ہی ہوشیاری کے کمبخت چنگاری کسی نہ کسی وقت اُسمین شاید جا لگے + اب مین یہ دریافت کرتا ہون کہ ہم لوگ کیون اسقدر ہوشیار اپنے جسم کے بارہ مین نہین بنتے ؟ ہم کیون اُنکو متواتر مادہ فاسد سے بھرتے ہین جو کہ دفعتاً پھوٹ نکلتا ہے ؟ بلکہ ہم کیون موجودہ مادہ کو علیحدہ کرنے کے لیئے تکلیف گوارا نہین کرتے ؟ یقینی بات ہے کہ پھوڑے پھنسیان جسم کو ہمیشہ ضائع کرنے

نوٹ [1] یعنے جس معاملہ کا ذکر کہ باب ہذا مین اس فقرہ کے قبل کیا جاچکا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والی نہین ہوتین تاہم اُن سے موت واقع ہوجاتی ہے خصوصاً جبکہ جوش کھاتے ہوئے مادہ کو باہر جانے کا کوئی راستہ نہین ملتا۔

اب ہمکو امراض ایام طفولیت کے طریقہ کا مشرح پتہ لگانے دیجیئے۔ مین ایسا کرنے مین اُنکے معمولی نام رہنے دونگا۔ کیونکہ گو ہمارے نزدیک اُنکی کوئی خاص قیمت نہو (مگر) وہ مرض کی مخصوص شکلون کا اچھے طور سے نشان دیتے ہین۔

جیسا کہ ہم جانتے ہین بچونکے امراض بہت سی مختلف شکلون مین پیدا ہوتے ہین اور مختلف درجہ کے خطرے اُنکے ساتھ لگے رہتے ہین۔ پس یہ امر آسان معلوم نہین ہوتا کہ ہر حالت مین صحیح علاج دریافت کیا جاوے۔ اب مین آپ کو صاف طور سے یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہون کہ ان امراض مین آپس مین کیا کیا فرق ہین۔ اور اُنکا علاج کامیابی سے کیسے ہوسکتا ہے لیکن سب سے پیشتر مین آپ کو یہ بات یاد دلاتا ہون کہ بیماری کی مختلف سے مختلف صورتونمین بھی ہمیشہ دو بڑی علامات موجود رہتی ہین یعنی گرمی اور سردی + الگ الگ علامات کی تشریحات کے سمجھنے کی غرض سے مہربانی فرماکر اس بات کو ضرور یاد رکھیئے۔

خسرہ۔ ایک بچہ کو جو کہ خسرہ مین مبتلا ہو خیال مین لائیے۔ سب سے اول ہم اُس کو بیچین و بیخواب مع گرم وخشک جلد کے پاتے ہین۔ معمولی گفتگو مین کہین گے کہ "بچہ کو بخار ہورہا ہے"۔ مگر کوئی اسوقت یہ نہ کہہ سکے گا کہ یہ مرض کس قسم کا ہے + مگر یہ امر کہ دیگر بچون کو خسرہ نکل رہی ہے خیال کو اسطرف لیجاتا ہے کہ یہ بھی اُسی قسم کا وقوعہ ہے + باوجود ان باتون کے ہم فوراً علاج شروع کرسکتے ہین + بخار کے ہمارے اصول سے اُسکے علاج کا طریقہ بہت صاف صاف نکلتا ہے۔

بخار کو محض طریقۂ ذیل مین ہی دور (شانت) کرسکتے ہین۔ ہمکو جلد کے مسامات کھولنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جسم کو پسینہ آجاوے۔ اسیکے ساتھ کسی ٹھنڈک پہنچانے والے وسائل سے ہمکو گرمی کھینچ لینی چاہیئے + اول ہی پسینہ ٹوٹنے کے بعد بخار کم ہوجاویگا۔

اس علاج کرنے پر بہت سے موقعون پر تو خسرہ درحقیقت نکلے ہی گی نہین + گویا یون کہنا چاہیئے کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کو ایسی شکل مین لیجائین گے اور خارج کردینگے کہ اُسکو کسی خاص مرض کے نام سے نامزد نہین کرسکتے۔ جسم سے بذریعہ قدرتی آلات اخراج مواد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

بحالت پسینہ پیشاب - ازراہ امعا (انتڑیان) وہمراہ سانس (اُسکو) خارج کرینگے + لیکن اگر ہم ایسا کرنا صحیح وقت مین بھول جاوین - تو ہمکو معلوم ہے کہ خسرہ نہایت سُرخ دہبّونکی شکل مین ظاہر ہوکر پھوٹ نکلیگی + جتنا کہ زیادہ خسرہ نکلے گی (یا یون کہنا بھی وہی بات ہے کہ جسقدر زیادہ تیزی کے ساتھ جوش کھاتا ہوا مادہ فاسد جلد مین کو نکلتا ہے) اُسیقدر بچہ کی زندگی کمتر خطرہ مین آتی ہے + برعکس اسکے جسقدر کہ کم اور ہلکی خسرہ نکلیگی اُسیقدر اندرونی اعضا مین گرمی پیدا ہوجانیکی وجہ سے خطرہ بھی زیادہ ہے - کیونکہ ایسی حالت مین جوش کھاتے ہوئے مادّہ کے ٹکڑے اُنکو (اندرونی اعضا کو) جلا دیتے ہین + پھیپھڑون کی سوزش بہت آسانی سے تپ پیدا ہوسکتی ہے - اور بچہ فوت ہوجاتا ہے - نہ اسوجہ سے کہ اُسکو خسرہ نکلی تھی بلکہ اسوجہ سے کہ خسرہ اُسکو بخوبی نہین نکلی تھی -

خسرہ کو پورے طور سے آرام کرنے کے لیئے ہمکو قدرتی راستے یعنی جلد - گردے اور انتڑیان کھولنی چاہئین اور جسم کو ٹھنڈک اُسوقتتک پہونچانی چاہیئے جبتک کہ اندرونی گرمی بالکل رفع نہ ہوجاوے - اس سے ہاضمہ بھی درست وباقاعدہ ہوجاویگا -

فریکشن ہپ باتھ و فریکشن سٹز باتھ جو کہ مواد کو جڑ سے نکالنے کا اثر رکھتے ہین اُنکے ذریعہ سے ٹھنڈک پہونچائی جاسکتی ہے (دیکھو صفحات ۱۱۴ - ۱۱۶) + پسینہ بہت صفائی اور بہت آسانی سے لایا جاسکتا ہے اگر مان بچہ کو شب کے وقت اپنے ہی پاس سولائے اور اپنے ہی جسم کی گرمی سے اُسکے پسینہ نکلنے مین اسطریق پر امداد کرے + دوسرے طور پر اکثر بچہ کو پرون کے گدے یا کمبل لگے ہوئے بڑے پلنگ پر اُڑھاکر لٹانا ہی کافی ہوجاتا ہے + اس امر کی خبر رکھنی چاہیئے کہ اوپر کی کھڑکیان کھلی رہکر تازہ ہوا کی آمد شب و روز قایم رہتی ہے + اگر اس طریق مین کامیابی حاصل نہو تو ایک اسٹیم باتھ ضرور لینا چاہیئے + یہ غسل بہت آسانی کے ساتھ بذریعہ اُس آلہ کے ہوسکتا ہے جسکو کہ لیپٹ کر رکھ سکتے ہین اور جسکے ساتھ مین کہ بھاپ نکلنے کے برتن بھی جو مینے بنائے ہین موجود رہتے ہین لیکن ضرورت مین غسل دوسرے مختلف طریقون سے بھی لیا جاسکتا ہے (دیکھو صفحات ۱۰۴ - ۱۰۵) + ہر ایک اسٹیم باتھ کے بعد مریض کو ایک فریکشن ہپ باتھ دیکر ٹھنڈک پہونچانی چاہیئے -

جبکہ ہم بچّہ کو پسینہ لانے مین کامیاب ہوجاوینگے تو اُسکی حالت بھی بہت زیادہ اچھی ہوجاویگی - اور اگر بخار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوٹے آوے تو ٹھنڈک پہنچانے والے فریکشن ہپ اور سٹنز باتھ پھر دینے چاہئین - اور اسکے بعد بچہ کو بستر پر لٹانا چاہیئے تاکہ پسینہ آجاوے - ٹھنڈک پہونچانے اور پھر گرمی لانیکا عمل اس طریق پر پھر جب جبکہ بخار نمودار ہو تب تب کرنا چاہیئے -

جب کہ سر آنکھ یا کسی خاص حصہ جسم کی طرف (بخار کا) زور خاصکر زیادہ ہے - تو سب سے اول ہمکو چاہیئے کہ ایک مقامی اسٹیم باتھ اس حصہ کا جسمین کہ مواد فاسد بھرا ہے دیکر ایسے زور کو کم کرین + جیون ہی کہ جلد کو پسینہ آنا شروع ہوگا اس حصہ جسم کو فوراً آرام پہونچے گا - اور جوش کھاتے ہوئے مادہ سے کسی عضو کے ضائع ہو جانیکا خطرہ دور ہو جاویگا + ایسے جزوی[۱] اسٹیم باتھ کے ہر دفعہ لینے کے بعد ایک فریکشن سٹنز یا ہپ باتھ جسم کو ٹھنڈک پہونچانے اور اسکو تسکین دینے کے لیئے ضرور دینا چاہیئے -

اسوقت اگر آپ ان سب باتون پر جو مینے بخار اور خسرہ کے بارہ مین بیان کی ہین غور کرین تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ یہ مرض مادہ فاسد کی ایک زیادہ مقدار کے جسم مین پوشیدہ حالت مین پڑے رہنے سے (جو کسی نہ کسی سبب سے سڑنے لگتا ہے) پیدا ہوتا ہے + اس طور سے بخار ہوتا ہے - اور مرض کی وہ شکل جسکو کہ خسرہ کہتے ہین پیدا ہو جاتی ہے + پس آپ لوگ دیکھتے ہین کہ خسرہ ٹھیک ٹھیک اسی طریق مین پیدا ہوتی ہے جس طریقہ مین کہ کوئی دوسرا بخار + اور آگے چلکر مین آپ کو یہ بات دکھلاؤنگا کہ تمام دیگر شکل کے امراض کا (جنپر کہ مین گفتگو کرنا تجویز کرتا ہون) کس طور سے ایک ہی سبب[۲] سے سلسلہ ملایا جا سکتا ہے (رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم مین اصلی خطون کی نقول کو ملاحظہ فرمائیے -)

اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) - بچہ مبتلاے اسکارلیٹ فیور مین وہی ضروری علامات نظر آتی ہین جو کہ کسی بچہ مبتلاے مرض خسرہ مین - مگر بخار معمولاً بہت زیادہ تیز ہوتا ہے - پس والدین کو فکر زیادہ ہو جاتی ہے - اور اس (فکر) کی وجہ ہوتی ہے -

سرخ بخار مین جلد پر دھبے نظر آتے ہین اور اُنکے سرخ رنگ سے اس مرض کو سرخ بخار کہتے ہین + اول دھبے چھوٹے ہوتے ہین مگر رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے ملکر قد مین بڑھجاتے ہین - یہ پھنسیان تمام جگہ جسم پر مثل خسرہ نہین نکلتین - اکثر جسم کے ایک حصہ پر ہی نکلتی ہین - سر سینہ اور پیٹ پر خاصکر نکلتی ہین اور

نوٹ [۱] کسی خاص مقام جسم کا مثلاً سر یا ہاتھ یا پیٹ کو بھاپ سے غسل دینا - غسلون کے بیان مین مفصل معلوم ہوگا - ملاحظہ فرمائیے صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۶ - نوٹ [۲] یعنی ایک ہی باعث سے پیدا ہوتی ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور اُنکا علاج

پانون کم و بیش اُن سے خالی رہتے ہین + آخرالذکر (یعنی پانون) اکثر سرد رہتے ہین حالانکہ بقیہ جسم سخت بخار مین مبتلا ہوتا ہے + مُرخ بخار مین سر اور دل پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے - اور یہ اکثر ہوتا ہے کہ اس مرض مین مبتلا بچے آنکھ اور کانون کے درد کی شکایت کیا کرتے ہین + یہ علامات[۱] اب آپکی سمجھ مین آسانی سے آوینگی + وہ حالت جسکا کہ ذکر مشرح ہوچکا ہے پیدا ہوگئی ہے - جوش کھانے کی حالت مین ہوکر مادہ فاسد نے پیرو سے صرف اوپر کی سمت مین ہی اپنا راستہ بنالیا ہے یعنی گردن اور سر کی طرف کو - اور صرف وہی مادہ فاسد جو کہ بالائی حصہ جسم مین جمع تھا تیزی سے سڑنا شروع ہوگیا ہی + جسقدر کہ زیادہ چھوٹا وہ حصہ جلد کا ہوتا ہے جو کہ مواد فاسد کے خارج کرنے مین پھنسی نکال کر امداد کرتا ہے اُسیقدر خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے -

لیکن خاص سوال اب بھی باقی ہے - یعنی کہ تیزی کے ساتھ اور حکمی امداد ہم کیا بات کرکے پہونچا سکتے ہین؟ اول ہمکو اس بات مین ہوشیاری چاہیئے کہ آنکھ اور کانونکے دوامی نقصان پہونچنے کے خطرہ کو ہٹادین - سر کو بخوبی بھاپ دیکر جلد کے مسامات کھولنے سے یہ بات ہمکو حاصل ہوسکتی ہے + (کل جسم کے اور حصہ جسم کے بھاپ سے غسل دینے کا طریقہ صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۶ پر بیان کیا گیا ہے) جیون ہی کہ سر بخوبی نم ہوجاتا ہے - تو مسامات کھلجاتے ہین - درد بند ہوجاتا ہے - اور اول خطرہ دور ہوجاتا ہے + لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سر کے لیئے ایسے بھاپ کے غسل کا دینا کئی کئی بار ضروری ہوتا ہی - کیونکہ درد بسا اوقات تھوڑے ہی عرصہ بعد لوٹ لوٹ آتے ہین + اگر ہم اسبات کی فکر نکرین کہ جوش کھاتا ہوا مادہ کسی اور دوسرے راستہ سے نکالدیا جاوے تو فی الحقیقت درد متواتر تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد لوٹ آتا ہی + پیرو کے لیئے ٹھنڈ پہنچانیوالا فریکشن[۲] باتھ لیکر ایسا کیا جاسکتا ہے - اس طریقہ مین انتڑیون اور گردون کے راستہ سے اور جلد کے راستے سے بھی مواد خارج ہوجاتا ہے + بخار کے شروع ہی سے ہاضمہ بلاشبہہ صحیح نرہا ہوگا - نہ اُسکے قبل صحیح رہا ہوگا - خواہ اس بات کا والدین نے خیال کیا ہو یا نہ کیا ہو - بخار کی وجہ سے وہ لیس دار شے جو کہ آلات الہضم سے نکلتی رہی ہے خشک ہوجاتی ہے - اُنمین[۳] خشکی آجاتی ہی -

---

نوٹ [۱] یعنی پیرون کا سرد ہونا - آنکھ اور کان مین درد کی شکایت - نوٹ [۲] یعنی فریکشن باتھ سے مواد فاسد دوسرے راستہ سے نکالدیا جاسکتا ہے - نوٹ [۳] مراد ہے الات الہضم سے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وے اپنا کام آیندہ نہین کر سکتے اور قبض اسکا ضروری انجام ہے + مذکورہ بالا ٹھنڈک پہونچانے اور اُسکے ساتھ ملنے[۱] کا ایک بہت عمدہ اثر ہاضمہ پر پڑتا ہے۔ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پاویگا کہ پاخانہ کھل جاویگا۔ یہ ہمیشہ اس بات کی علامت ہے کہ سرخ بخار موافق طریقہ اختیار کریگا + لیکن سرخ بخار کے مریضونکی حالت مین قریب قریب ہمیشہ زیادہ دقت اور علاج ہاے مذکورہ کے اچھی طرح سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قبل اسکے کہ کامیابی حاصل ہووے + یہ ایک دوسرا ثبوت اس امر کا ہے کہ (اسکارلیٹ فیور مین) بمقابلہ خسرہ کے زیادہ مادہ فاسد موجود ہوتا ہے۔

آپ دیکھتے ہین کہ اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) بھی جسم مین موجودہ مادہ فاسد کے جوش مین اکر بخار کر دینے سے پیدا ہوتا ہے + اس موقع پر صرف جوش کھاتے ہوئے مادہ کی مقدار زیادہ ہے۔ اسوجہ سے بخار زیادہ زور کا ہوتا ہے اور جوش بھی اوپر کی جانب دور تک پھیلتا ہے + پس اس مرض کا سبب بھی وہی معلوم ہوتا ہے جو کہ تمام بخارونکا مشترکہ سبب ہے + سرخ بخار کے علاج کی مشرح کیفیت مین اپنے مطلب سے ایک تمثیل کے ذریعہ سے بتلاؤنگا۔

شہر لیپزگ مین ایک دستکار (کاریگر) کا لڑکا عمر دو سال ولڑکی عمر سات سال سرخ بخار مین مبتلا ہوے اور اُنکے خاندان کے معتمد حکیم نے مرض کو بہت ہی سخت بتلایا۔ جس سے صحت یابی مین چھ یا آٹھ ہفتہ درکار ہونگے + مسٹر ڈبلیو نے جنہون نے کہ میرا بھاپ سے غسل دینے کا آلہ خود اپنے ہی استعمال کے لیئے خرید کیا تھا۔ مجھ سے اپنے بچون کے بارہ مین مشورہ لیا۔ علاج بذریعہ ادویات جو اُسکے خاندان کے ڈاکٹر نے تجویز کیا تھا ذرا دقت طلب نظر آیا + بچون کا امتحان کرنے کے بعد مین اُن کے باپ کو یہ تسلی بخش اطمینان دلایا کہ میرے علاج سے کل مرض قریب ایک ہفتہ کے اندر رفع ہوجاویگا + اس علاج کے سوا جسکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون میرا کوئی دوسرا علاج نہ تھا۔ بچون کو روزانہ ایک اسٹیم باتھ اور اُسکے فوراً ہی بعد ایک فریکشن ہپ باتھ ۷۰ یا ۷۲ درجہ فیرن ہائیٹ کی حرارت کے پانی مین دیا گیا + جب کبھی کہ بخار بہت زور کا ہوگیا تب ہی ایک ہپ باتھ دیا گیا۔ بلکہ ابتدا مین تو ہر دو گھنٹہ ایسا کرنا پڑا + یہ ظاہر ہے کہ اس حالت مین بھی غذا کی طرف توجہ خاص کرنا پڑی

نوٹ [۱] کیونکہ فریکشن ہپ باتھ مین پیڑو کو اندر پانی کے ملتے ہین۔ مفصل کیفیت اُسکی صفحہ ۱۰۹ پر معلوم ہوگی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور اُنکا علاج

کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ گوشت وغیرہ کے بنے ہوے مصالحہ دار اور محرک کھانے بخار کو بڑہاتے ہین اور اُسکا آرام کرنا زیادہ مشکل کردیتے ہین + اسلیئے بچون کو محض روٹی - گیہون کے بغیر چھنے آٹے کی لپسی اور کچے یا اُبلے ہوئے پہلون پر رکھا گیا اور اُنکو صرف اُسیوقت کہانے کی اجازت دیجاتی تہی جبکہ وہ واقعی بھوکے ہوتے تھے + جیساکہ مینے پیشتر ہی کہدیا تھا سب بچے ایک ہی ہفتہ کے اندر صحت پاگئے اُنکے والدین خوش ہوئے اور خاندان کے ڈاکٹر نے جس نے کہا تہا کہ ایسی جلدی کی شفا ضرور گردونکا مرض پیدا کردیگی - مجبوراً بعد کو تسلیم کرلیا کہ بچے کامل طور سے صحت پاگئے تھے -

ڈفتہیریا - لفظ ڈفتہیریا ہر والدین کے لیئے دہشت دلانے والا لفظ ہے - کیونکہ وہ بڑا خطرہ جو اس مرض کے ساتھ مین لگا رہتا ہے بہت مشہور ہے + مذکورہ بالا امراض کے مقابل اس کی بیرونی علامات کچھ مختلف ہوتی ہین لیکن بخار بھی اُسکی ایک ضروری نشانی ہے + یہ سچ ہی کہ بعض وقت بخار ظاہرا بالکل ہلکا ہوتا ہے - خاصکر اُن بچون کی حالت مین جو کہ غفلت سی مین پلنگ پر پڑے رہتے ہین اور صرف سانس لینے مین ہی دقت ہونے کی شکایت کرتے ہین + درحقیقت ٹھیک ٹھیک ایسے ہی بچے وہ ہوا کرتے ہین جو کہ بسا اوقات بہت سخت بیمار رہتے ہین + ان حالتون مین اندر کی جانب بخار زیادہ تیز ہوتا ہے - جلد قریب قریب بالکل کام نہین کرتی - انتڑیان اور گردے سست ہوجاتے ہین - تاہم جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑے باہر کی سمت کو زور کرتے ہین کیونکہ اندر اُنکے لیئے جگہہ نہین ملتی ہے + ایسی حالتین بہت ہی خطرناک ہوتی ہین + اگر مادہ فاسد کو بذریعہ جلد نکالنے مین جسم کو کامیابی ہوجاتی ہے جیسے کہ خسرہ اور سرخ بخار کی حالت مین - تو تمام خطرہ فوراً رفع ہوجاتا ہے - لیکن اُس حالت مین جبکہ بخار خاصکر اندرونی ہوتا ہے تو خطرہ زیادہ ہوتا ہے + اگر اس اندرونی بخار کو سطح جسم پر لانے مین ہم کامیاب نہوین تو آرام کی امید کم ہے + ایسے وقت مین جسم کا صرف ایک ہی راستہ کھلا رہتا ہے یعنی حلق - جسکی جانب جوش کھاتا ہوا مادہ تمام تیزی کے ساتھ رجوع ہوتا ہے پس اکثر دم گھٹنے سے دفعتاً موت واقع ہوجانے کا خطرہ موجود رہتا ہے -

جہان کہ یہ خطرہ سر پر موجود ہے تو اُس جگہ سب سے اول کرنے کی پھر یہی بات ہے کہ مقامی علاج کرین اور حلق کو کھولین گو کہ صرف چند منٹ کے ہی لیئے ہو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈفتھیریا مین یہ بات بہت جلد اور موثرانہ طریقہ مین بذریعہ بھاپ کے کیجاسکتی ہے۔ یہ درد کو کم کرتی ہے اور جمع شدہ مواد کو خارج کرتی ہے + یہ سچ ہے کہ ایسا کرنے سے کچھ زیادہ بات حاصل نہین ہوتی لیکن عارضی طور پر چین پڑجانے کی وجہ سے ہمکو مواد فاسد کی خاص جڑکو صاف کرنے کے لیئے وقت ملجاتا ہے۔ اور اس اصلی جڑ کی پھر ہمکو پیٹ کے اندر اعضا مین تلاش کرنی ہوگی + میرے تسکین دہ غسلون سے حلق کی حالت مین تیزی سے تبدیلی واقع ہونا حیرت مین ڈالتا ہے + فریکشن سٹنر باتھ کا خصوصاً بہت ہی عمدہ اثر ہوتا ہے۔ یہانتک کہ نئے موقع بڑھی ہوئی چیزین چند ہی غسلونکے بعد دور ہوجاتی ہین + لیکن (مادہ فاسد کے) زور کی وجہ سے حلق مین ایک اور تبدیلی ہوجاتی ہے۔ اسمین ورم اور جلن پیدا ہوجاتی ہے۔ اور یہ سوجن اور سوزش بمقابلہ تمام بڑہی ہوئی کھال یا گوشت کے بہت زیادہ خطرناک ہے + ڈفتھیریا کے ہونے کے قبل مریض معمولاً جوڑون مین مثلاً گھٹنون اور کندہون مین درد کی شکایت کیا کرتا ہے + ان مقامات مین بہت زیادہ سوزش کو بھی کوئی شخص برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن حلق کی سوزش کو نہین۔ پس آخرالذکر[1] کے مقابلہ مین نہایت موثر طریقے اختیار کرنا چاہین + بڑہی ہوئی جھلّی کے دور ہوجانے کے بعد پیڑو کے علاج کو بند کردینا بڑی غلطی ہے استقلال کے ساتھ علاج اُسوقت تک کرنا چاہیئے جب تک کہ پائخانہ باسانی نہ آنے لگے اور ہاضمہ صحیح نہوجاوے + اور جب تک ایسا نہوجاوے تب تک مریض کو خطرہ سے باہر نہین کہہ سکتے + لیکن جیسا کہ بیان کرچکے ہین منجملہ اعضا کے جلد بھی ایک بڑا ضروری الہ مواد خارج کرنے کا ہے۔ اس کا خاص کام اُس مواد ناقص کو خارج کردینے کا ہے جو کہ اُسکی سطح کے قریب جمع ہوجاتا ہے۔

اب پھر اُس پھیلنے کی قابلیت رکھنے والی بوتل کو خیال مین لایئے + جس وقت تک کہ وہ بند ہے اُس وقت تک جوش کھاتا ہوا مادہ باہر نہین نکل سکتا اور بوتل پھیل جاتی ہے اور تن جاتی ہے۔ لیکن اُس کو چارون طرف سے سوئی سے چھیدنے پر۔ اور پس اُس مین مثل جلد کے مسامات کے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنادینے پر وہ جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑے فوراً اُنکے (سوراخون کے) ذریعہ سے باہر نکل جاتے ہین اور بوتل پھر اپنی اصلی شکل اختیار کرلیتی ہے + جلد کی بھی ٹھیک ایسی ہی کیفیت ہے + پسینہ وہی ناقص مواد ہے جو کہ اندر سے بوجہ کارروائی جوش کے باہر کو بزور نکالا جاتا ہے۔ پسینہ کوئی اور چیز نہین ہے۔

نوٹ [1] یعنے سوزش حلق۔ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور اُنکا علاج

ہاضمہ کی کارروائی مین ایک قسم کا جوش ہوتا ہے۔ اور پس جلد کو اپنا کام پورے طور سے کرنا چاہیئے اگر جسم کو اچھا رکھنا منظور ہے + اسیوجہ سے تمام تندرست لوگون کی جلد نم اور گرم ہوا کرتی ہے۔ خشک اور سرد جلد بیماری کی یقینی پہچان ہے۔

ڈفتھیریا کے مریضون مین جلد قریب قریب بالکل سُست رہتی ہے۔ اور اُسکو بڑی قوی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے + اس مرض مین بھی مادر تندرست کو بچہ کو اپنے پاس لٹانے مین خوف نہین کرنا چاہیئے ایسا کرنے سے شاید بچہ کی جان بچ جاوے + خاصکر اُن حالتون مین جہانکہ دست باقاعدہ نہین ہوتا ہے۔

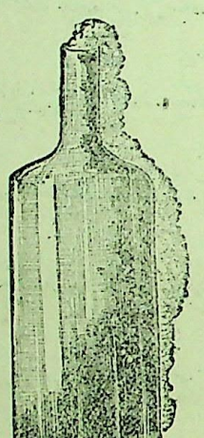

تو جسم جلد سے مواد خارج کرنے کا کام لیتا ہے۔ درحقیقت جلد کا ہمیشہ یہی کام ہے + اُسیوقت جبکہ جلد مین خشکی آنے لگی تھی اگر والدہ نے خود اپنے ہی جسم کی گرمی سے بچہ کے مسامات کھولدیئے ہوتے اور اُسیکے ساتھ گردون[۵۱] اور انتڑیون[۵۲] کے فعل کو ٹھیک کردیا ہوتا تو مرض ڈفتھیریا غالباً کبھی نہ ہوا ہوتا۔

صرف اُسی وقت مین جبکہ پسینہ کسی دوسرے طریقہ مین لانا غیر ممکن ہو تو مصنوعی امداد کا استعمال کرنا چاہیئے اور بچون کو اسٹیم باتھ دینے چاہئین۔

نوٹ ۵۱ و ۵۲ گردون کا فعل فضلہ کو بشکل پیشاب اور انتڑیون کا فعل فضلہ کو بشکل پاخانہ خارج کردینے کا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب آپکو معلوم ہوگیا کہ ڈفتھیریا کی پیدایش ٹھیک ٹھیک ویسی ہی ہے جیسی کہ مرض کی دوسری صورتون کی۔ فرق صرف خارجی علامات مین ہی ہوتا ہے + صرف وہی شخص جو کہ بالکل ظاہری باتون کو دیکھتا ہی اس امر کے یقین کرنے مین دھوکا کھا سکتا ہے کہ مرض کی ان مختلف صورتون کی وجہات بھی مختلف ہین + ایک علاج کا ذکر جو کہ مین نے اپنے مطب مین کیا تھا اس معاملہ کو زیادہ صاف کردیوے گا۔

ایک عورت مسز الیس نے جبکا کہ لڑکا عمر ۹ سالہ مرض ڈفتھیریا مین سخت بیمار تھا مجھے بلایا + لڑکے کو اول ایک اسٹیم باتھ (بھاپ سے غسل) دیا گیا + چونکہ بھاپ دینے کا اُس قسم کا آلہ جیسا کہ مین بتاتا ہون اُسوقت موجود نہ تھا ایک دوسرا آلہ فوراً تجویز کیا گیا + پس اُس لڑکے کو ایک بید سے (سوراخ دار) بنی ہوئی کرسی پر بٹھایا۔ اور اُسکے نیچے ایک دیگچی مین ایک گیلن[1] کھولتا ہوا پانی بھر کر رکھدیا۔ اور ایک برتن کے اوپر جسمین کہ کھولتا ہوا پانی نصف دور تک بھرا تھا۔ دو پتلی لکڑیان رکھکر اُسکے پیر اُن لکڑیون پر رکھدیئے گئے + تمام جسم پیشتر سے کمبل سے اسطور سے ڈھک دیا گیا تھا کہ ذرا سی بھی بھاپ باہر نہ نکلنے پاوے + خوب پسینہ نکل جانے کے بعد مریض کو فریکشن ہپ باتھ مین بٹھالا گیا جسکے اندر کہ پانی ۱۰۲ درجہ فہرن ہایٹ کا موجود تھا۔ اسمین پیڑو کو اُسوقت تک غسل دیا گیا جبتک کہ سر سے گرمی رفع نہ ہوگئی + ابتدا مین جو سانس لینے مین بہت دقت معلوم ہوتی تھی وہ رفتہ رفتہ رفع ہوگئی + مگر ہر تین گھنٹہ بعد۔ اور شب مین بھی آدہ آدہ گھنٹہ کے لیئے فریکشن سٹرنا دینا پڑا۔ تاکہ بخار پھر نہ پاوے + جبتک کہ بچہ پلنگ پر رہتا تھا تو مکان کی کھڑکی رات دن ذرا سی کھلی رکھی جاتی تھی تاکہ تازہ ہوا ہمیشہ آتی رہے + بار بار غسلون کے دینے سے ہر دفعہ بخار کے کم کرنے مین ہم فوراً کامیاب ہوئے تھے۔ پس علاج کے اول ہی دن خطرہ جاتا رہا تھا + پانچ دن تک اسطور سے علاج جاری رکھنے سے بچہ پھر خوب اچھا ہوگیا + اسطور سے خوفناک ڈفتھیریا کو آرام ہوتا ہے حالانکہ ادویات کے علم کے جاننے والے اسوقت بھی اُسکے لیئے کسی دوا کی تلاش کر رہے ہین۔

اسمال پاکس (چیچک سیتلا)۔ سیتلا بمقابلہ اُسکے جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے زیادہ مرتبہ نکلتی ہے + یہ سچ ہے کہ سرکاری نقشونسے یہ بات

نوٹ [1] ایک گیلن کا وزن ۳ سیر ۱۰ چھٹانک پختہ ہوتا ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور انکا علاج

ظاہر نہین ہوتی - کیونکہ ہر ایک شخص جسکو کہ اس قدرتی علاج سے کچھ تھوڑی سی واقفیت ہے اُسکو اس امر کی بڑی جلدی نہین رہتی کہ ایسے وقوعہ کو حسب قاعدہ پولیس مین رپورٹ[1] کرے + بغیر کسی نفع کے اپنے اور اپنے کنبہ کے تئین بہت ہی ناگوار قیود و قبوحات کا پابند اُسکو ہونا ہوگا + صحیح علاج کے ساتھ معمولاً سیتلا چیچک بالکل نے ضرر ہوتی ہے - چنانچہ یہ بات ہم آیندہ دیکھین گے + امراض جنمین کہ آبلے خاصکر نکلتے ہین - وہ مختلف صورتون مین ظاہر ہوتے ہین مثلاً پانی کی سیتلا - موتیا سیتلا - چیچک سیتلا + پہلے سب امراض جو کہ جلد کو پھوڑ کر نکلتے تھے وہ پاکس (یعنی آبلے پھوڑے پھنسیون) کے نام سے پکارے جاتے تھے + بیشک سب سے زیادہ خطرناک چیچک سیتلا ہے کیونکہ اس مین بخار بہت تیز ہوتا ہے اور غلط علاج سے موت بہت جلد واقع ہوسکتی ہے + اور اسیوجہ سے اسکا اسقدر زیادہ خوف کرتے ہین + امراض جنمین کہ غلط علاج کرنے سے جان جلدی جاتی رہتی ہے وہ بمقابلہ اُن امراض کے جنمین کہ انجام بہت دنون تک بیمار رہکر ہوتا ہے - ہمیشہ زیادہ خطرناک خیال کیئے جاتے ہین + لیکن واقعی جہان شفا کا ہوجانا بھی ممکن ہے - آخرالذکر باوجود صحیح علاج کے زیادہ مشکل سے آرام پاتے ہین اور اُنکے جڑ سے دور کرنے کے لیئے تو اور بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے - چیچک سیتلا ایسی خطرناک صرف اسوجہ سے ہوگئی ہے کہ اسکے علاج کو سمجھا نہین ہے اور پس ٹیکا لگانیکا طریقہ اختیار کیا گیا ہے + صحیح علاج کے ساتھ مین اس آخرالذکر (ٹیکہ) کا کبھی خیال بھی نہ آیا ہوتا -

چیچک سیتلا جبکہ اچھے طور سے نکل آتی ہے تب ہی آسانی سے پہچان مین آتی ہے لیکن اُسکی ابتدائی حالتون مین یہ بچونکے دیگر امراض سے بالکل مشابہت رکھتی ہے - کیونکہ بجز اونچے درجہ کی حرارت کے اور کچھ بات نظر نہین آتی + رفتہ رفتہ سُرخ دہنے چھوٹی مٹر کے برابر (جیسے کہ خسرہ مین) ظاہر ہوتے ہین - وے بڑہتے رہتے ہین - یہانتک کہ اُنکی شکل منقی کی سی ہوجاتی ہے - آدھے جسم کے اندر اور نصف باہر نکلے ہوئے + بیچ مین ایک سیاہ داغ پڑجاتا ہے + یہ آبلے خواہ تو تمام جسم پر پھیل جاوین خواہ علحدہ علحدہ مقامات مین واقع ہون + جسم کے اندر مادہ فاسد کا کہین کم کہین زیادہ جمع ہونا اور (مختلف مقامات جسم مین اُسکا) کم و بیش تقسیم ہونا انکا سبب ہوا کرتا ہے - اور اسی سے (جوش کھاتے ہوئے مادہ فاسد کے) بخارات کے راستہ کا اور زیادتی کا امتیاز کیا جاتا ہے + اُن حالتون مین مریض زیادہ خرابی مین پڑتا ہے - جن مین کہ چیچک چہرہ پر نمودار ہوتی ہے کیونکہ

نوٹ [1] یہ حالات ملک جرمن کے ہین جہانکہ چیچک کے وقوعہ کا پولیس مین رپورٹ کرنا فرض ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر صحیح علاج نہ کیا جاوے تو اسکے بعد چیچک کے داغ باقی رہجانے کا احتمال ہوتا ہے +
یہ محض اتفاق ہی نہین ہے کہ ایک مریض کی حالت مین تو آبلے خاصکر کسی ایک حصۂ جسم پر نمودار ہوتے ہین اور دوسرے کی حالت مین کسی دوسرے مقام پر - یا یہ کہ سر پر خاصکر اثر ہوتا ہے - پس بہت سے مریضون کے جسم مین تو داغ بہت کم پائے جاتے ہین حالانکہ کل چہرہ بدنما ہوجاتا ہے + پھر ذرا دل مین اُس بوتل کی مثال خیال فرمائیے جسکے سر پر پھیلنے والی ٹوپی لگی ہے (جسکا ذکر صفحہ ۲۴ پر ہوا ہے) + جسم کے اُس طرف جہان کہ مادہ فاسد بہت زیادہ جمع ہوجاتا ہے اُس جگہ جوش سب سے زیادہ ہوتا ہے اور اسی مقام پر سب سے زیادہ چیچک کے آبلے پڑجاوینگے + لہذا اگر جسم کے دیگر محدود حصّون مین بمقابلہ بقیہ جسم کے زیادہ مادہ فاسد بھرا ہوا ہے تو ایسے مقام پر بمقابلہ اور جگہون کے زیادہ آبلے پڑینگے + پس ایسا ہوجا سکتا ہے کہ کسی شخص کا چہرہ ایک کان سے دوسرے کان تک تمام جگہہ مین کھڈا ہوجاوے حالانکہ جسم کے دوسرے حصّون پر صرف کہین یہان کہین وہان ہی داغ ہون + سرگویا کہ جسم کا ایک سرا ہے + جبکہ جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑے حرکت کرتے ہین تو اس جگہ پر اُنکو ایک حد ملتی ہے + ہمنے اُس بوتل مین جسکو کہ ہمنے ربڑ کی ٹوپی پنہائی تھی دیکھا کہ جوش کھاتا ہوا مادہ ہمیشہ اوپر کو زور کرتا ہے - اور اگر سر مین اُسکے جوش کے لیئے روکاوٹ مل جاوے تو اُسمین اور بھی زیادہ زور اس موقع پر ہوجاتا ہے -

جیون ہی کہ چیچک کے دانے پورے طور سے بڑھ آتے ہین تو خطرۂ زندگی دور ہوجاتا ہے - کیونکہ معمولاً محض وہی مریض جان بحق ہوتے ہین - جنکا کہ جسم جوش کھاتے ہوئے مواد کو نکال دینے کی قابلیت نہین رکھتا + اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ آبلے بعد مرنے کے فوراً نکل آتے ہین - اور اس حالت مین بھی یہ اچھے طور سے کہہ سکتے ہین کہ مریض لوگ اسوجہ سے نہین مرے کہ اُنکو چیچک نکلی تھی بلکہ اس وجہ سے مرگئے کہ اُنکو چیچک نہین نکلی + اسکے مریض ہمیشہ شدت بخار کی حالت مین مرا کرتے ہین -

اسمین کوئی شک نہین کہ اس بیماری کے ساتھ بھی بہت زور کا بخار ہونا چاہیئے - اور یہ امر واقعی ہے کہ خصوصاً قبل پھنسیان نکلنے کے - مریضان چیچک کو ہم بہت اونچے درجہ کے بخار مین پاتے ہین + جسم کے حالت طپش مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی - خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

اُن آبلو نمین بیحد کھجلی اور جلن معلوم ہوتی ہے جسکی وجہ سے کہ مریض خود اپنے آپکو کھرونچ لیتا ہے + پس آبلے قبل اسکے کہ وہ پختہ ہوون پھوڑ دیئے[۱] جاتے ہین اور بدنما کرنیوالے داغ چیچک رہجاتے ہین + پہلے وقتون مین بھی اسبات کیطرف خیال ہوا تھا جبکہ بیچارے بیمار کے ہاتھ اُسکو کھجلانے سے باز رکھنے کے لیئے باندہ دیئے جاتے تھے - جرمن کے زبان کی ایک کتاب جامع العلوم جو کہ بہت پڑھی جاتی ہے ابتک اسی طریقہ کی ہدایت کرتی ہی - بیچارے مریضون کیلئے کیسا عذاب ہے + لیکن ہمارے پاس اس سے ایک بہتر ذریعہ چیچک کے شفا کرنے کا ہے - جسمین کہ وہ بدنما داغ باقی نہین رہتے - اور وہ ایسا ذریعہ ہے جس سے کہ اس خوفناک مرض کا تمام ڈر دور ہوجاتا ہے + ہم کھجلی اور کھجلانے کو اوسی سادہ علاج سے روکتے ہین جسکا کہ استعمال ہم بخار ہاے مذکورہ مین کرتے ہین یعنی ہم مسامات کو کھولتے ہین - پس جسم کو پسینہ آنے لگتا ہے - اور پیڑو کو ٹھنڈ پہنچاتے ہین جہانکہ (مادہ فاسد کے) جوش کا مخزن ہے - ہر شخص کو بخوبی معلوم ہے کہ شراب انگوری یا شراب جو کی حالت مین جوش اُسیقدر زیادہ آہستگی سے آتا ہے جسقدر کہ گرمی کم ہوتی ہی + جسم کے اندر جوش کھاتا ہوا مادہ بھی اُسی قانون قدرت کی تعمیل کرتا ہی - گرمی بڑہنے سے جوش کو مدد ملتی ہے - ٹھنڈ سے اُسمین رکاوٹ ہوتی ہے - جوش کم ہوتا ہے اور بند ہوجاتا ہے -

یہ چیچک ایسی بیماری ہے جسمین بہت ہی زیادہ توجہ اور ہوشیاری کی ضرورت ہی - کیونکہ جسم مین بہت ہی جوش ہوتا ہی + لیکن میرے طریقہ سے مرض کی ہیبت ناک صورت دور ہوجاتی ہے - اور ہر شخص کو اس امر کا یقین کرنا چاہیئے کہ بہت ہی کم موقعون کے سوا ے شفاے کلی جلد حاصل ہوگی + یہ چند موقعے اُس حالت مین ہوتے ہین جبکہ جسم مادہ فاسد سے اسقدر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ باوجود جلد کے کام کرنے کے وہ (یعنی مادہ فاسد) کافی عجلت کے ساتھ نہین نکل سکتا یا شاید یہ بات ہے کہ جسم اُسکے خارج کرنے کے لیئے بہت ہی کم قوت رکھتا ہے - لیکن معمولاً یہ حالت صرف جب ہوتی ہے جب کہ علاج شروع کرنے مین دیر ہوجاتی ہی + اسلیئے مین بار بار بھی اس امر کی تنبیہ کردینا کافی نہین سمجھتا کہ بخار سے اُسیوقت سے لڑنا چاہیئے[۲] جبکہ وہ اولاً شروع ہی ہوتا ہے - ہمکو یہ دیکھنے کے لیئے ہرگز ٹھیرنا نہ چاہیئے کہ بیماری کیا شکل ظاہری اختیار کرے گی -

آپ دیکھتے ہین کہ ہم اس خوفناک چیچک کیلئے ٹھیک ٹھیک وہی علاج کرتے ہین جو کہ دوسرے امراض مذکورہ کیلئے + لیکن یہ بات اُسیوقت ممکن ہے جبکہ یہ مان لیا جاوے کہ اس مرض کا بھی وہی سبب ہے جو کہ امراض متذکرہ صدر کا یعنی کہ

نوٹ ۱ یعنی مریض خود کھجلا کر اُنکو پھوڑ دیتا ہے - نوٹ ۲ یعنی اُسکا علاج شروع کردینا چاہیئے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسم مین مادہ فاسد کا بار۔ اور ہم دیکھ چکے ہین کہ یہ بات ایسے ہی ہے + فی زمانہ جیکہ خسرہ اور سرخ بخار مثل سابق کے چیچک سیتلا کے زمرہ مین نہین رکھے جاتے۔ اور پس چیچک سیتلا ظاہری کم ہوگئی ہے۔ تو ہمارے لیئے پورے طور سے اُس زمانہ کی تصویر خیال مین لانا غیر ممکن ہے جس مین کہ اُنکی آمد بطور ایک ڈراؤنی وبا اور ہیبت مجسّم کے دیکھی جاتی تھی + اب چونکہ تمام امراض کی وحدانیت اور اُن کے علاج سے ہم واقف ہوگئے ہین۔ قدرتاً ہمکو بیماری کا آیندہ ویسا خوف نہین رہا + علاوہ ازین سائینس آف فیشیل اکسپریشن کی مدد سے ہم برسون پیشتر اس بات کی تمیز کرسکتے ہین کہ کس موقع پر مادہ فاسد کا اسقدر زیادہ بار ہے کہ جسم کے صاف کرنے کی کارروائی مثل چیچک سیتلا کے وقوع مین آیندہ آسکے + اور اس موقع پر بھی مین آپ کو چیچک سیتلا کے ایک دوسرے مریض کی کیفیت سے جسکا کہ مینے ایک دفعہ علاج کیا تھا واقف کرونگا۔

ایک کاریگر کے گھر مین اُسکے تین بچے عمر ۷ - ۹ و ۱۳ سال چیچک سیتلا مین مبتلا ہوئے۔ اُنکے باپ نے جسکو یہ بیماری ہوچکی تھی جلد جان لیا کہ اُسکے بچّے کس خطرہ مین تھے + اسکے ساتھ اُسکو وہ ناقابل تکلیفات و مشکلات سے بھی واقفیت تھی جسمین کہ وہ اور اُس کے کُنبہ والے پڑجاوینگے اگر افسران سرکار کو اس چیچک کی خبر ہوگئی + پس اُس نے بہت ہی خفیہ طور سے میرے طریق علاج کا ہر سہ بچّون کی حالت مین استعمال کیا۔ صرف اسٹیم باتھ و فریکشن ہپ باتھ اُنکو دیئے + بچّے بہت ہی نازک حالت مین تھے + جلد سیاہ آبلون سے بھری ہوئی تھی + اس بات کو چھپانیکے لیئے اُس نے بچّون کے چہرے اور ہاتھون کو راکھ لیپیٹ دی تھی تاکہ زمانہ حال کے قواعد حفظان صحت سے بچ جاوین۔ خواہ ایسا کرنے مین نقصانات کچھ ہی ہون + صرف چار اسٹیم باتھ اور ۱۰۷ درجہ فیرن ہائٹ پانی کی حرارت مین دس فریکشن ہپ باتھ لینے کے بعد بخار پر اسقدر اثر ہوگیا تھا کہ تمام خطرہ رفع ہوگیا اور کھال اوترنے لگی تھی + غیر محرک غذا اور تازہ ہوا نے بھی شفا کو امداد پہونچائی + اسٹیم باتھ اور فریکشن باتھ کے برابر لینے سے چند ہی دنون مین بچّے اسقدر صحت پاگئے تھے کہ وہ پھر چل پھر سکنے کے اور باہر جانیکے قابل ہوگئے تھے۔ اگرچہ پوری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور انکا علاج

شفا حاصل کرنے کی غرض سے ایک ہفتہ اور انکو میرے طریقے کے موافق علاج کرنا پڑا + سب سے زیادہ دلچسپ بات ان ہر سہ خطرناک مریضان چیچک کے متعلق یہ ہے کہ اُن بچون مین سے ایک کے بھی کوئی داغ چیچک کا معلوم نہین ہوتا ہے + اس گھر کے پانچون بچون کے بار بار چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تھا - تاہم اُن کو چیچک سیتلا نکلی + ان مثالون سے ہم معلوم کرتے ہین کہ چیچک سیتلا کے مرض مین کتنا کم خطرہ رہجاتا ہے - جبکہ اُسکا علاج سمجھ مین آجاوے - نیز یہ کہ ٹیکہ لگاکر اُس سے محفوظ رہنا کسقدر زیادہ مشتبہ ہے + ہر شخص جو کہ اُن مکمل اور خلاف قدرت پیشبندیون سے واقف ہے جو کہ افسران صفائی چیچک سیتلا کے مرض شروع ہونے کی خبر پاکر اختیار کرتے ہین، وہ اُنکو اور بھی نہین سمجھ سکتا جب کہ چیچک کا ٹیکہ لگا دیا گیا ہے - کیونکہ اس ٹیکہ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پورا تحفظ کرتا ہے + ٹیکہ کی خرابیون پر مجھے کسی خاص ریمارک کرنے کی ضرورت نہین ہے ٹیکہ کے ذریعہ سے مادہ غیر (فارن میٹر) خون مین براہ راست مصنوعی طریقہ مین داخل کیا جاتا ہے + یہ درحقیقت ایک اچنبھا ہے کہ انسان کس طور سے اُسقدر انحراف نیچر سے کرتا ہے - لیکن جہان کہ علم مین کمی ہے تو معجزات مین لوگ یقین کرنے کے لیئے تیار ہوجاتے ہین + بچون کی پرورش پر جو رسالہ مین نے لکھا ہے اُسکے اندر مینے زیادہ وضاحت کے ساتھ اس ٹیکہ کے بارہ مین گفتگو کری ہے۔

کالی کھانسی - کوکر کھانسی - اگرچہ کالی کھانسی یا کوکر کھانسی کو اس قدر خطرناک خیال نہین کرتے جیسے کہ ڈفتھیریا یا چیچک سیتلا کو - لیکن بہت سے بچے اسمین ضائع ہوجاتے ہین اور بہت سے کم از کم کھانسی کے دورے کی وجہ سے بہت ہی تکلیف اُٹھاتے ہین + اس امر کے متعلق مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ ہر کھانسی کو علامت[1] بیماری سخت کی جاننا چاہیئے کیونکہ انسان ایک ایسا جاندار نہین ہے جو کہ کھانسنے اور تھوکنے کی غرض کے لیئے بنایا گیا ہو + کھانسی کبھی نہین اُٹھتی ہے جبتک کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کا دباؤ اوپر کی جانب نہو - اور نیچے کی طرف اخراج کے راستہ مین روکاوٹ نہو + کیا تو جلد اپنا کام پورطور سے نہین کرتی ہے - یا انتڑیان اور گردے اپنا کام صحیح طور سے انجام نہین دیتے ہین۔

نوٹ [1] چنانچہ ہندی مین کہاوت چلی آتی ہے کہ "روگ کی جڑ کھانسی"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن بچون مین جو کہ کالی کہانسی مین مبتلا ہوتے ہین معمولی علامات (مادہ فاسد کے) جوش کی بھی پائی جاتی ہین - دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ اُنکو بخار ہوتا ہے مواد اپنے باہر جانے کے لیئے راستہ حلق اور سر مین تلاش کرتا ہے اگرچہ اُن جگہون مین کوئی عضو اخراج کرنے کے لیئے موجود نہین ہے + سب سے اول یہ بات ضروری ہے کہ آیا کہانسی کے دورے کے وقت مریض کو پسینہ آجاتا ہے یا نہین + اگر پسینہ آتا ہے تو مریض بغیر کسی علاج کے اچھا ہوسکتا ہے + لیکن اگر کہانسی کے دوران کی حالت مین کچھ پسینہ معلوم نہین ہوتا ہے تو مریض کا چہرہ نیلا پڑجاتا ہے - اور اگر کوئی علاج نہ کیا جاوے تو کالی کہانسی سے یقیناً موت واقع ہوجاتی ہے + آخر کار آنکھ - ناک اور کانون سے خون نکلنے لگتا ہے کیونکہ مادہ فاسد ان مقامات مین سے باہر جانے کا راستہ تلاش کرتا ہے + اس حالت مین معمولاً مدد پہونچانا ممکن نہین + لیکن اگر جسم کو وقت پر مدد پہونچ جاتی ہے تو بہت سخت حالتون مین بھی وہ مرض پر قابو حاصل کرلیتا ہے -

اس مرض مین بھی علاج وہی ایک ہے - علاج کوئی دوسرا نہین ہوسکتا کیونکہ مرض کی اصلیت بھی ایک ہی ہے + سب سے اول اور خاص فرض یہ ہے کہ پسینہ فوراً نکالین + یہ بھی ضروری ہے کہ اس مادہ فاسد کو جو جسم مین اوپر کو چل رہا ہے نیچے کی جانب آعضاے اخراج مواد کی طرف کھینچین + جسم کے لیے اعضاے اخراج مواد مقررہ ہین - اور انہین کے ذریعہ سے مادہ ناقص کا قدرتی طریقہ مین خارج کرنا ممکن ہے + ہمارا مقصد پورے طور سے غسل ہاے مذکورہ بالا کے لینے سے حاصل ہوجاتا ہے - جب ہی کہ پسینہ آنا شروع ہوتا ہے کہانسی کو بہت آرام معلوم ہوتا ہے اور جب ہاضمہ مین ترقی ہوجاوے گی تو کہانسی بالکل بند ہوجاوے گی + آرام ہونے کے لیئے کوئی وقت معین نہین ہے + ممکن ہے کہ کہانسی اچھے طور سے چند ہفتہ مین رفع ہوجاوے - اکثر چند دنون ہی مین + یہ خیال کرنا کہ یہ دو تین مہینہ تک رہیگی غلطی ہے +

مین نے اب یہ بات دکھلادی کہ کالی کھانسی بھی اسی طریق مین پیدا ہوتی ہے جسمین کہ اور دیگر امراض - یعنی بدن کے اندر موجودہ مادہ فاسد سڑنا شروع ہوکر بخار پیدا کردیتا ہے + ان تمام توضیحات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

کے بعد آپ کو یقین ہوگیا ہوگا کہ جسم کے اُس مادہ فاسد کو جو اُسکی ملکیت نہین ہے نکالکر تندرستی حاصل کرنے کی کوشش سے ہی تمام حاد (تیز) بخارات ہوتے ہین پس ہر ایک ایسے حاد (اکیوٹ) بخار کی آمد مبارک ہونی چاہیئے + درحقیقت یہ شفا حاصل کرنے کا ایک موقع ہے - اور ہم جان چکے ہین کہ جسم کے لیئے مناسب علاج کے ساتھ جسم کو تمام مادہ فاسد سے بخوبی صاف کرکے یہ کیسا کارآمد ہو سکتا ہے + یہ اچھا ہوگا کہ اس امر کی کہ میرا مطلب کیا ہے ایک دوسری مثال پیش کرون -

جسم کے اندر بخار کو طوفان باد و باران سے مثال دیجا سکتی ہے - جیسے کہ اکیوٹ (حاد - تیز) بخار کے کچھ عرصہ قبل ٹھنڈ دبے چینی ہوا کرتی ہے - ایسے ہی آندھی کی آمد ہوا کے خشک و بھاری ہونے سے (جسکا کہ ہر شخص بغیر ذکر کیئے ہوے باز نہین رہتا) معلوم ہوجاتی ہے + ہم کہتے ہین کہ ہوا بھاری ہے ہمارا دم گھٹا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ طوفان کے ذریعہ سے ہی آرام ملیگا - کیونکہ یہ (آرام) گویا ہوا ہی مین موجود ہے + گرمی اور خشکی اُسوقت تک بڑہتی ہے جب تک کہ اُس حالت کو نہ پہونچے جو حالت کہ عین قبل آندھی کے ہوتی ہے + ہمکو نزدیک آنے والے طوفان کا خطرہ معلوم ہوتا ہے لیکن واقعی خطرہ اُس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ طوفان ہمپر آہی جاتا ہے - اور جیون ہی طوفان ختم ہوجاتا ہے تب خطرہ بھی دور ہوجاتا ہے + اسکے بعد اب تازگی اور ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے گویا کہ نیچر مین ازسرنو جان پڑگئی + ہوا کے اندر مادہ غیر (فارن میٹر) مین جوش آنیکی کارروائی کا نام آندھی ہی - اسکے ذریعہ سے ہوا اُس بے معلوم اور پھرتی ہوئی بھاپ کو جو کہ اس حالت مین مادہ غیر ہے - خارج کرنیکی کوشش کرتی ہے + پس طوفان ایک قسم کی کارروائی ہوا کے صاف کرنے کی ہے + جوش یا سڑن کی وجہ سے بھاپ کی شکل مین تبدیلی واقع ہوتی ہے - اول بے معلوم تھی - اب بوجہ تبدیلی حرارت کے یہ بادل بنجاتی ہے - اور اسکے بعد بطور بارش اور ژالہ (پتھر) برستی ہے -

بخار مین بھی ایسا ہی ہوتا ہی + جبکہ بخار ہوجاتا ہے تو جسم کو اندیشہ ہوتا ہے - اور یہ اندیشہ جب ہی دور ہوتا ہے جبکہ بخار دفع ہوجاتا ہی اور تازگی بخشنے والی جان ازسرنو پڑتی ہے + آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ان (ہر دو) حالتون مین خطرہ اولاً طوفان اور بخار کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے مگر بعد کو وے تروتازگی اور شفا بخشتے ہین + تروتازگی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شفا صرف اسی خطرناک کارروائی سے حاصل ہوتی ہین۔ ایک حالت[۵۱] مین اسکا سبب ہوا مین زیادہ بوجھ اور بھاری پن ہوتا ہے اور دوسری[۵۲] حالت مین جسم کا مادۂ ناقص وفاسد سے بہت زیادہ بھرا ہونا + یہ مثال منطق کی رو سے آپ کو یقین دلا دیگی کہ جملہ صورتون مین قوانین قدرت ایک سے ہی ہوتے ہین۔

اس بیماری کے متعلق بھی مین آپ سے ایک مریض کے علاج کا ذکر کرونگا جسکو کہ آرام میرے شفاخانہ مین ہوا + نصف جولائی ۱۸۹۹ء مین شہر لیپزگ کے ایک خاندان مین چار سال کے ایک لڑکے کو کالی کھانسی ہوگئی شروع اگست مین مرض انتہا کو پہونچ چکا تھا + اسکے بعد چھوٹی لڑکی عمر دو سالہ بھی بیمار ہوئی + دس دن تک بیماری و مبدم خراب ہی ہوتی گئی اور اس درمیان مین بچہ کچھ غذا نہ کھا سکا آخرش والدین نے جو کہ اپنی وقفیت کے مطابق قدرتی طریقہ علاج کا استعمال اسوقت تک کر رہے تھے مجھ سے درخواست کی۔ مینے علاج کرنا قبول کیا۔ چھوٹی لڑکی کی طاقت اسقدر جاتی رہی تھی کہ وہ کھڑی نہین ہوسکتی تھی + مینے چار فریکشن سٹنز باتھز روزانہ لینے بتلائے۔ اور اسکے بعد پسینہ لانے کے لیئے بچون کو بستر مین لٹالنا یا سن[۵۳] باتھ یعنی دھوپ سے غسل دینا۔ نیز سادہ اور قدرتی غذا کا استعمال + عمدہ موسم کی وجہ سے دھوپ کے غسل لیئے جاسکے جنہون نے کہ فریکشن سٹنز باتھز کے ساتھ ملکر عجیب نتائج پیدا کیئے + صرف چند ہفتہ کے قرار واقعی علاج کے بعد بچے خطرہ سے باہر ہوگئے۔ اور دو ماہ مین وے بخوبی صحت پاگئے + غذا کے بارہ مین یہ کیسی عجیب بات دیکھنے مین آئی کہ چھوٹی لڑکی نے جئی کے آٹے کی لپسی کے چھونے سے بھی انکار کیا۔ جو کہ بغیر نمک۔ شکر یا گھی کے بنتی تھی اور جو کہ اسکو بہت نفع بخشتی۔ وہ صرف اپنا معمولی بغیر پکا ہوا دودھ اور شوکولیٹ[۵۴] ہی کھاتی تھی + اس واقع سے ہر شخص یہ جان سکتا ہے کہ بچون کو سادی سے سادی[۵۵] غذا کا ابتدا ہی سے عادی کرنا کسقدر ضروری ہے + اور نہ یہ ممکن ہوسکا کہ اُس کو مان کے پاس بستر پر رکھین۔ گو کہ پسینہ لانے کے لیئے یہ طریقہ سب سے عمدہ تھا۔ اپنے چھوٹے پلنگ کی اسقدر عادی ہوگئی تھی کہ اُسکے واسطے وہ اسقدر زیادہ روتی تھی کہ ہمکو اُسکا کہنا کرنا پڑا + باوجود ان سب باتون کے جسم انسانی کی گرمی ہی پسینہ لانے کے لیئے اور آرام دینے کے لیئے

نوٹ ۵۱ طوفان باد و باران کی حالت مین نوٹ ۵۲ یعنے بخار کی حالت مین۔ نوٹ ۵۳ دھوپ کے غسل کے لیئے صفحہ ۱۰۶ ملاحظہ فرمائیے۔ نوٹ ۵۴ ناریل کے دودھ سے ایک شے اور چیزونکے ساتھ ملاکر بناتے ہین اسکو گرم پانی مین گھول کر کھا لیتے ہین۔

نوٹ ۵۵ امیرونکو اس بات پر بہت خیال کرنا چاہیئے۔ اُنکے بچے مصالحہ جات۔ روغنی اشیا اور ربڑی مٹھائی کے اسقدر عادی اور چٹورے ہوجاتے ہین کہ بیماری کے وقت مین پرہیز کرنا اُنسے بہت مشکل بلکہ غیر ممکن ہوجاتا ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُن کا علاج

سب سے عمدہ ذریعہ ہے + کسی شخص کو بیمار کے ابخرات کی وجہ سے اندیشہ نہین ہونا چاہیئے + حیوانات مطلق ہمارے لیئے سب سے بہتر نظیر ہین - اپنے بیمار اور کمزور بچون کو طاقت پہنچانے کے لیئے دے اُنکو اپنے ہی جسم سے گرمی پہونچاتے ہین + حالت تندرستی ہی مین بچون کو مان کی چھاتی سے لگ کر آرام کرنے کی عادت ڈالدینا چاہیئے - تب بیماری کی حالت مین اُنکو ایسا کرنے مین کوئی عجیب بات معلوم نہوگی + بیشک الفاظ "تندرست اور بیمار" اس موقع پر معمولی معنی مین استعمال کیئے گیئے ہین - کیونکہ یہ بات ہمکو معلوم ہے کہ کوئی واقعی تندرست بچہ ذرا بھی بیمار نہین ہوسکتا اگر اُسکی پرورش معقول طریقہ مین کی گئی ہے -

اِسکروفیولا (خنازیر - کنٹھ مالا) - اسکروفیولا ایسی بیماری نہین ہے جس سے کہ گرمی پیدا ہوتی ہو - اور پس عموماً بخار کے زمرہ مین نہین رکھی جاتی ہے - گوکہ درحقیقت ایسا ہونا چاہیئے + کم ازکم یہ بھی ویسی ہی سخت بیماری ہے جیساکہ دیگر بیماریان جنکا مین ابھی ذکر کرچکا ہون - مین کہونگا کہ اُنسے بھی زیادہ خراب ہے + یہ اُن پوشیدہ امراض مزمن مین سے ہے جو کہ عموماً موروثی ہوتے ہین - جسم اسقدر قوی نہین ہوتا ہی کہ بخار[1] پیدا کردیوے جیساکہ مینے اپنے دوسرے لکچر مین بیان کیا تھا اس مرض کی پیدایش زمین کے خطہ ہاے زیادہ سرد اور معتدل آب و ہوا مین ہوا کرتی ہے + بیرونی علامات زیادہ تر حسب ذیل ہوا کرتی ہین - بڑا سر - مربع یعنی چوکھونٹا چہرہ - آنکھین سوجی ہوئین - جسم پھولا ہوا - ٹانگین کمزور - بدشکل ہاتھ و پیر - دماغی سستی + لیکن ان علامات مین اکثر ہمکو صرف ایک یا چند ہر مریض مین ملتی ہین - جملہ علامات ایک ساتھ بہت شاذونادر + ان علامات کے ساتھ مین ہاتھ و پیر سرد ہوا کرتے ہین اور تمام بدن مین ایک قسم کی سردی سی معلوم ہوا کرتی ہی + یہ سردی سی لگنے کی حالت مرض کو خطرناک کرتی ہے + اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ بوجہ مادہ فاسد کے بار کے جسم کے باہری حصونکی قوت اور افعال طبعی کی قابلیت جاتی رہی ہے اور یہ کہ اندر کی جانب پس ایک قسم کی زائل کرنے والی حرارت موجود ہے -

اس بات کو یون خیال مین لانا چاہیئے - کہ جسم کے باہری حصے خصوصاً خون پہنچانیوالی بال کے مثل باریک رگون کے سرے مادہ فاسد سے ٹھیک ٹھیک ایسے ہی رُک گئے ہین جیسے کہ غلیظ پانی لیجانے والی نالیان مٹی سے رُک جاتی ہین + پس خون کھال کے سطح تک گردش نہین کرسکتا ہے اور اسوجہ سے سردی لگنے کی حالت پیدا ہوجاتی ہے -

---

نوٹ [1] صفحہ ۵۳ کے شروع ہی مین بتلایا گیا ہے کہ بخار درحقیقت کیا چیز ہے - وہ موقع ملاحظہ طلب ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چونکہ یہ مرض اکیوٹ (تیز) قسم کا نہین ہوتا ہے اسوجہ سے کوئی تکلیف معلوم نہین ہوتی۔ پس جسم کی صرف عام طور سے حالت کو دیکھکر ہم معلوم کرتے ہین کہ اسمین مرض موجود ہے + اسوقت تک کوئی شخص درحقیقت یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ یہ مرض کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسمین کیا کیا باتین ہوتی ہین۔ اور یہ بات اور بھی کم کہ یہ کسطور سے اچھا ہوسکتا ہے معمولاً تبدیلی آب وہوا سے امداد کی امید کیجاسکتی ہے۔ اور جبکہ مریض کے وسائل اس قابل ہوتے ہین تو اُسکو ملک کے دوسرے حصّے مین یا کسی پانی کے کنارہ کے مقام پر بھیجدیا جاتا ہے + اس سے نفع کامل نہین ہوتا گو کہ بعض اوقات صورت افاقہ نظر آتی ہے۔

ہمارے تجربہ کے موافق بچہ جسکو کہ اسکروفیولا کا مرض ہے وہ تمامتر مادہ فاسد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو (مادہ فاسد) کہ زیادہ تر اُسکے والدین سے اُسکو پہونچا ہے۔ یہ مادہ فاسد خاصکر سِرون[1] کی جانب زور کرتا ہے اور بڑے زور کی وجہہ سے سر کی گول شکل جاتی رہتی ہے اور ایک مربع یا چوکھونٹی شکل اُسکی ہوجاتی ہے۔

اس سلسلہ مین مہربانی کرکے اوس تمثیل کو یاد فرمایئے جوکہ جوش کھاتی ہوئی رقیق شے سے بھری ہوئی بوتل کی۔ شروع لکچر ہذا مین دی گئی تھی۔ جس بوتل کے مُنہ پر کہ ہمنے ربڑ کی ٹوپی پہنائی تھی + جیسے کہ آخر الذکر (مطلب ہے ربر کی ٹوپی سے) ان جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑون سے بھر جاتی ہے اور پھول جاتی ہے۔ اسیطور سے اسکروفیولا کے مریض کا جسم بھی پھول جاتا ہے۔ لیکن اپنے سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے ہم اس مرض کی طرف ذراسی بھی رُجحان طبیعت کو معلوم کرسکتے ہین + درحقیقت یہ ضروری ہے کہ تندرست جسم کی شکل جان لیوین + اس بات کی تشریح میری چھوٹی کتاب سائنیس آف فیشیل اکسپریشن مین ملیگی۔

ہاتھ اور پیرون کا بدشکل ہونا بھی اُسی ایک ہی سبب سے پیدا ہوتا ہے + جلد کم و بیش سست ہوجاتی ہے۔ اور مادّے کے اُن ٹکڑون کو جو اُسکے نیچے جمع ہوجاتے ہین خارج نہین کرسکتی جیسے کہ پیشتر کہا گیا ہے ان سے گردش خون رُک جاتی ہے۔ اس وجہ سے جلد بہت سے شخصون مین ہمیشہ سرد معلوم ہوا کرتی ہے۔

نوٹ [1] مطلب ہے جسم کے اخیر سرون سے۔ یعنی آخر حصے عضوہاے سے۔ مثلاً ہاتھ۔ پیر۔ اور سر۔ نیز جسم کی تمام جلد سے کیونکہ دھڑ کا اخیر سرا اُسکے چارون طرف کی کھال ہوتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور انکا علاج

اندرونی اعضا مین اس کی وجہ سے گرمی اور بھی زیادہ ہوتی ہے - اور ایک قسم کی اندرونی بے چینی محسوس ہوتی ہے جو کہ اسکروفیولا کے مریضون مین ہمیشہ ایک درجہ ہمکو ملتی ہے + واقعی یہ ایک قسم کی پوشیدہ (مزمن) حالتِ بخار ہے + لیکن اگر اسکو آرام نہ ہوا تو اصل مرض سے نئی نئی حالتین مرض کی پیدا ہو جاتی ہین جنکا کہ شفا کرنا بمقابلہ اسکروفیولا کے اور بھی زیادہ خطرناک اور مشکل ہوتا ہے + جہانکہ علاج مین غفلت ہوئی تو اسکروفیولا سے معمولاً سِل ہو جایا کرتی ہے - پس ایک معنی کرکے اسکروفیولا کو خود اُس سے بھی زیادہ ایک خراب مرض کی ابتدائی حالت جاننا چاہیئے -

لیکن ہم علاج کس طور سے شروع کرین + ہمکو چاہیئے کہ سردی کو بخار مین تبدیل کرین - حالت مزمن کو حالت حاد مین (تبدیل کرین) - اندرونی بخار کو باہر لاوین + اور چونکہ ہمکو بُخار سے ہی کام پڑتا ہے - تو ہمکو علاج بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے جیسا کہ دیگر بخارون کا - ہمکو چاہیئے کہ راستون کو کھول دین - تاکہ جوش کھاتے ہوئے مواد کا انبار رفتہ رفتہ نکالدیا جاوے + اس لیئے ہمکو چاہیئے کہ اُس طریق مین جسکو کہ ابتک ہم اچھی طرح جان گئے ہین - انتڑیون - گُردون - اور جلد کو تحریک کرین + جلد رفتہ رفتہ گرم ہو جاویگی - شاید تیز گرم ہو جاوے گی - لیکن ایسی صرف اُسی وقت تک رہیگی جب تک کہ پسینہ نکلتا ہے - اس کے بعد معمولی حالت مین پھر آجاویگی + اولاً تو علاج سے چندروزہ ہی افاقہ معلوم ہوگا - صبر اور محنت سے ہی مستقل فائدہ حاصل ہوگا + یہ بات کہنا مشکل ہے کہ کسقدر عرصہ شفاے کامل مین صرف ہوگا + کئی دن یا کئی ہفتہ بھی کافی نہونگے - اسمین مہینے یا شاید برسون صرف ہو جاتے ہین اور جبکہ جسم مین کافی قوت نہین رہی ہے تو بعض وقت کامیابی بالکل نہین ہوتی -

مین نے اپنے دوسرے لکچر مین آپ کو یہ بات دکھلائی تھی کہ مریضون مین سردی کے معلوم ہونیکا وہی سبب ہی جو کہ بہت زیادہ بخار کا - اور یہی بات آپکو اسکروفیولا کی قسم کی بیماریون مین نظر آوے گی + اسطور سے مرض کی دو حالتین - جو بادی النظر مین ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین - ٹھیک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹھیک ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتی ہین اور محض اسوجہ سے آپس مین مختلف معلوم ہوتی ہین کیونکہ وہ مرض کے بڑہنے کے مختلف درجون مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہین + تتلی کے کیڑے یا اُس کیڑے مین جسکے کہ ابھی تک پر نہین نکلے ہین - ہمکو وہی کیڑا پہچان ملتا ہے جسکو کہ ہم بعد کو ایک تتلی کی شکل مین دیکھتے ہین - جسکی کہ اول اور دوم حالتین محض ابتدائی حالتین ہین + یہی کیفیت مختلف امراض کی بھی ہے + ہم اُس شخص پر ہنسین گے جو کہ یہ بات دعوے کے ساتھ کہے کہ تتلی کا کیڑا تتلی سے بالکل غیر ہی ہوتا ہے اور اسی طرح سے تتلی اپنے کیڑے سے + اور اب بھی یہ افسوس کی بات ہے کہ بالکل اسی کے موافق آج کل بھی لوگونکو امراض کے متعلق یقین پھیلا ہوا ہے - جن امراض کی وحدانیت کو ابتک کسی نے بھی تمیز نہین کیا ہے +

مین اسکروفیولا کے ایک علاج کا ذکر کرتا ہون جسکو کہ میرے شفاخانہ مین آرام ہوا تھا + پانچ سال کی عمر کا ایک لڑکا اپنی عمر کے دوسرے سال سے ایسا زیادہ کنٹھ مالی ہوا تھا کہ پانچوین برس عمر مین بھی وہ چلنے پھرنے کے قابل نہوا تھا + بچہ کی گاڑی مین وہ مثل لکڑی کے بوٹہ کے پڑا رہتا تھا + اُسکے باپ نے اُسکا علاج سربرآوردہ طبیبون سے کرایا تھا مگر سب فضول + درحقیقت ادویات نے جنکا کہ استعمال کیا گیا تھا ضرور ایک تبدیلی حالت مین بجانب خرابی پیدا کردی تھی - یہانتک کہ اُس پروفیسر نے جسکے زیر نگرانی وہ بچہ تھا کہدیا کہ یہ بچہ کبھی بھی چلنے پھرنے کے قابل نہوگا + ادویات - پیرس ڈریسنگ پلاسٹر غسل - بجلی - غرضکہ ہر چیز کی آزمایش کی گئی لیکن بے سود کیونکہ جن ڈاکٹرونکا معالجہ ہوا اونکو اسکروفیولا کی خاصیت کا ذرا خیال نہ تھا + عمر کے پانچوین سال کے اخیر مین وہ بچہ میرے زیر علاج آیا + ہاضمہ جسکی جانب پیشتر کے علاجون مین کسی کی بھی کماحقہ توجہ مبذول نہوئی تھی - بالکل بے ترتیب تھا + جسم تنا ہوا سخت اور گومڑے دار تھا + اول ہفتہ کے اندر ہاضمہ نے میرے علاج کرنے سے بلاشبہ ترقی حاصل کری - پس شفاے کلی ہونا اغلب ہوگیا + ہفتہ ہفتہ جسم نیا ہوتا گیا اور چھ ہفتہ مین مریض بغیر سہارے کے کھڑا ہوسکا + اُسکا جسم عرض وطول مین بہت گھٹ گیا اور نہ بہت سخت رہا - اور بہت سے گومڑے جو کہ ہاتھ سے چھوکر آسانی سے معلوم کیئے جاسکتے تھے منتشر ہوکر غائب ہوگئے + بعد نصف سال کے اُس بچہ کا سر جو کہ بہت ہی زیادہ بڑا تھا گھٹ کر قریب قریب درجہ اوسط پر آگیا اور بچہ کی نسبت کہہ سکتے ہین کہ اب صحت ہوگئی - کیونکہ وہ مثل کسی دوسرے بچہ کے کود پھاند کرسکتا ہے اور خوش وخرم ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی۔ خاصیت۔ پیدائش۔ غرض اور اُنکا علاج

کیا مین جملہ دیگر امراض کو بھی گنانا شروع کرون؟ غالباً چند ہی کے نام بتلانا کافی ہوگا۔ مثلاً گلسوآدکرن مول۔ پیٹی اوچھلنا۔ تشنج جملہ قسم کے۔ اسہال۔ ایک[۱] قسم کا گنج۔ مونہا[۲] وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کا سلسلہ ایک ہی سبب سے ملایا جاسکتا ہے۔ ان سب کے ہمراہ تھوڑا بہت بخار ہوا کرتا ہے۔ اور پس انکا علاج ایک ہی طریق پر ہونا چاہیئے۔

ان جملہ امراض مین ہم ہمیشہ دو باتون مین سے ایک بات دیکھتے ہین۔ کیا تو زیادہ حرارت (گرمی) یا زیادہ ٹھنڈ (سردی) جیساکہ ہم دیکھ چکے ہین یہ دونون علامتین بخار کی ہین۔ جس سے یہ لازم آتا ہی کہ ایک ہی علاج سے دونون کو آرام بھی ہوجاویگا۔ یہ بات مین نے ہزارون مریضون مین ثابت کردی ہے بیماری کی جملہ صورتونکا سلسلہ جسم مین مادہ فاسد کے بار سے ملایا جاسکتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ مرض صرف ایک ہی ہے جو کہ بہت بہت مختلف صورتون مین ظاہر ہوتا ہے۔ پس ضروری باتونکے لحاظ سے صرف ایک ہی طریقہ علاج کی ضرورت ہے۔ جیساکہ ہم دیکھ چکے ہین۔ مرض کی مختلف شکلین جسم کی تندرستی حاصل کرنے کی کوششین ہین + پس اُنکو دبانا اور پوشیدہ کرنا نہین چاہیئے جیساکہ ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والے عالمان سکھلاتے ہین بلکہ جسم کو مدد دینی چاہیئے تاکہ ایسے شفایابی کے اوقات جسقدر جلد ہوسکے سب سے کم خطرناک طریق مین پیدا کرے + صرف اسی طریقہ مین جسم درحقیقت شفا پاسکتا ہے + اگر مرض دبا دیا جاتا ہے یا پوشیدہ کردیا جاتا ہے تو آہستہ آہستہ لیکن یقیناً زیادہ سخت اور بالکل لاعلاج صورتین تندرستی مین واقع ہوجاتی ہین۔ کیونکہ مادہ فاسد۔ ایسی حالت مین جسم کے اندر خاموش نہین رہتا بلکہ اُس مین متواتر تغیرات اور شکل مین متواتر تبدلات واقع ہوا کرتے ہین +

مرض کی تمام صورتون مین اب ایک بات متعلق غذا کے کہتے ہین + یہ ایسی ہونی چاہیئے کہ جسم مین کوئی نیا مادہ فاسد نہ داخل ہونے پاوے اور نہ اُسکی وجہ سے سڑن بڑھنے پاوے چونکہ جسم کے اندر ایک زوردار عمل جاری ہے اسوجہ سے اسپر ہضم کرنیکا جسقدر ممکن ہو کم کام ڈالنا چاہیئے + پس سب سے

نوٹ[۱] سر مین گول گول چکتے پڑجاتے ہین اور بالون کی جڑ سے ایک قسم کا مواد بہت زیادہ نکلکر انجام کو بال گرجاتے ہین۔ اور گنج سر مین ہوجاتا ہے انگریزی مین لفظ اسکالڈ ہیڈ ہے۔ نوٹ[۲] مونہا یہ نون غنہ۔ منہ مین چھالے پڑجانے کا مرض ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اول بات یہ ہے کہ مریض کو بہت تھوڑی غذا دو۔ اور اُسے کھانے پینے کی ترغیب نہ دو جبکہ وہ کھانا پینا نہین مانگتا ہے۔

اور اس موقع پر مین چند باتین بیمارون سے چھوت لگنے کے خطرہ کے متعلق اور کہنا چاہتا ہون + کوئی بھی حاد مرض (بخار) خیال مین نہین لایا جا سکتا جسکے قبل کہ کوئی مزمن حالت (جسمین کہ جسم مین مادہ فاسد کا بار ہوتا ہے) واقع نہوئی ہو + اسوجہ سے مزمن حالت بہت ہی خطرناک ہوتی ہے + یہ سچ ہے کہ یہ حالت خرابی صرف والدین سے بچون کو پہنچتی ہے۔ لیکن یہ بات ہر حالت مین واقع ہوتی ہے جہانکہ والدین مادہ فاسد سے بھرے ہوئے ہوتے ہین اور پس ایسے مادہ کے نسلاً بعد نسلاً ترقی کرنے کا یہی نے خطا طریقہ ہے + جب ہم دیکھتے ہین کہ بچے کس طور سے اپنے والدین سے بیرونی جسمانی شکل اُن کی آنکھون کا رنگ اور اُن کی دماغی خاصیتون کو وراثتاً حاصل کرتے ہین تو یہ بات آسانی سے خیال مین آتی ہے کہ مادہ فاسد (فارن میٹر یا مادہ غیر) بھی خاصکر والدہ سے منتقل ہوتا ہے + اسکا فی البدیہہ ثبوت اس واقع سے حاصل ہوتا ہے کہ مرض کی وہی شکلین معمولاً بچون مین ظاہر ہوتی ہین جو کہ والدین مین ظاہر ہوئین تھین۔

اب تک یہ خیال کیا گیا ہے کہ چھوت محض امراض حاد کی ہی حالت مین لگا کرتی ہے۔ لیکن جیساکہ مین دکھلا چکا ہون والدین سے بچون مین مادہ فاسد کا منتقل ہونا مرض کے منتقل ہونے سے کچھ غیر نہین ہے۔ یہی چھوت ہے + اس مادہ فاسد کے منتقل ہونے سے مطلب مرض حاد کے سبب کے منتقل ہونے سے ہے + جیساکہ مین بیان کر چکا ہون مادہ فاسد کے بار کا وراثتاً پہونچنا مان کر ہی بچون کے امراض سمجھ مین آسکتے ہین۔

سوال یہ کیا جا سکتا ہے کہ آیا امراض حاد ایک شخص کو دوسرے شخص سے پہونچ سکتے ہین۔ اور اسکا جواب "نہین" اور "ہان" دونون لفظون کے ساتھ دیا جا سکتا ہے + پورے تندرست اشخاص یعنی وہ اشخاص جن کے جسم کہ مادہ فاسد سے بری ہین بذریعہ چھوت کوئی بیماری حاصل نہین کر سکتے۔ خواہ وہ کتنی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور انکا علاج

بے سیلائی[1] - بیکٹیریا[2] - یا - مائی کروبس[3] بذریعہ سانس یا براہ مُنہ کہا کیون نہ جاوین + لیکن اُن شخصونکی حالت مین جن کے جسم مین کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کا بار موجود ہے - سڑن سے پیدا ہوئی - یہ چیزین اُس مادہ کے سڑنے کے لیئے ایک تحریک کرنے والا سبب بنجاتی ہین خصوصاً اگر مقدار حرارت اُسکے موافق ہو -

مرض حاد کی حالت مین مادہ فاسد متواتر جوش مین آتا رہتا ہے اور جسم اُسکو خارج کرتا رہتا ہے - یہ حالت خاصکر اُسوقت ہوتی ہے جبکہ مریض شفا پا رہا ہے یعنی جبکہ مادہ فاسد بدنی رطوبتونکے ذریعہ سے خارج ہو رہا ہے + پس اُن مریضونکے ذریعہ سے چھوت کا خوف بہت زیادہ ہے جو کہ مرض کے دور ہو جانیکے بعد قوت حاصل کرنیکی حالتمین ہین + بذات خود چھوت کیسے لگتی ہے اس بات کو مین ایک جانی ہوئی تمثیل کے ذریعہ سے صاف صاف سمجھانے کی کوشش کرونگا -

آسانی سے خمیر مین آنے والی کسی شے کا اگر ہم خمیر اُٹھاوین مثلاً شراب کا پھین یا خمیر - اور اس حالت مین اُسکو کسی ایسی دیگر شے مین شامل کرین جسمین خمیر جلد اُٹھتا ہے - مثلاً گوندھے ہوئے آٹے مین یا دودھ وغیرہ مین تو یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ ان آخرالذکر اشیا مین خمیر جلد پیدا ہو جاویگا - بشرطیکہ گرمی کافی ہو + پس خمیر یا شراب کا پھین جو کہ خود خمیر اُٹھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے پھر خمیر پیدا کر دیتا ہے اگر دودھ یا گوندھے ہوئے آٹے مین اُسکو شامل کر دین ہم یون کہتے ہین کہ روٹی پھولتی ہے یا دودھ جم جاتا ہے + امراض حاد مین بھی کارروائی اسیکے موافق ہوتی ہے - جوش کھاتا ہوا مادہ فاسد مریض کی سانس یا اخراجات جسم یا پاخانہ سے نکلکر ہوا مین شامل ہوتا ہے + اب اگر یہ کسی ایسے شخص کے جسم مین داخل ہووے جو کہ مادہ فاسد کا بار رکھتا ہے اور وہان ٹھہر جاوے یعنی فوراً خارج نہو جاوے تو اُسکا اثر موجودہ مادہ فاسد پر ٹھیک ایسا ہی پڑیگا جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے مین شراب کا پھین یا دودھ مین جامن یعنی بطور خمیر کے + پس دوسرے جسم مین ویسا ہی خمیر یعنی ویسی ہی بیماری ہوتی ہے جیسا کہ اول مین + صحیح طور سے یون کہنا چاہیئے کہ چھوت لگنے کی کل کارروائی بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ جوش کھاتے ہوئے مادہ فاسد کا اُسکی قدرتی ہلکی حالت مین - کسی دوسرے شخص کے جسم مین ٹیکہ لگانا ہے + لیکن ایسا مادہ صرف جب ہی بطور خمیر کے اثر کرتا ہے جب کہ اوسکو کافی مادہ فاسد (فارن میٹر) پوشیدہ

نوٹ [1] بے سیلائی - یہ نباتی ایسے چھوٹے چھوٹے جسم ہین جو کہ صرف خوردبین کی ہی امداد سے دیکھے جا سکتے ہین - انکی شکل مثل لکڑی کے سیدھی ہوتی ہے یہ بھی ایک قسم کے بیکٹیریا ہی ہین - نوٹ [2] بیکٹیریا - انکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ایک قسم کے بہت ہی چھوٹے درجہ کے جاندار ہین جو کہ بمدد خوردبین نظر آسکتے ہین یہ جاندار رقیق اشیا ہین جسمین کہ کوئی اجزا کسی شے کے موجود ہون - ہوا کے کچھ دیر لگنے سے پیدا ہو جاتے ہین - یہ ایک قسم کے باریک باریک سوت سے ہوتے ہین معمولاً انکی شکل مثل گرہ دار چھڑی کے ہوتی ہے اور قد مین ۔۔۔ ایک انچ کا نوہزارواں حصہ لمبے ہوتے ہین - نوٹ [3] مائی کروبس - گول یا سندیر شکل کے بیکٹیریا کو مائی کروبس کہتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالت مین کسی دوسرے شخص مین ملتا ہے صرف انہین لوگون کو کسی مرض حاد سے چھوت کا اندیشہ ہے جنکے جسم مین کہ کافی بار مادہ فاسد کا موجود ہے - یا (جیسے کہ عام طور سے ظاہر کیا جاتا ہے) اُن لوگون کو جنکو رجحان ایسے مرض کی جانب موجود ہے + اسوقت تک یہ بات معلوم نہین ہوئی ہے کہ یہ رجحان طبیعت کس بات سے ہوتا ہے + اس قدرتی طریقہ مین مادہ فاسد کا ٹیکہ لگنے مین اور غیر قدرتی طریقہ ٹیکہ چیچک مین جو بذریعہ نشتر کے لگایا جاتا ہے فرق وہی ہے جو کہ ٹیکہ لگانے کے مواد مین اور اُسکے ہلکے یا بھاری پن مین فرق ہے + ہومیوپیتھی یہ بات بتلاتی ہے کہ تمام اشیا پتلے ہونے کی حالت مین بہت ہی زیادہ پُر اثر ہوتی ہین - اس سبب سے جوش کھاتا ہوا ناقص مادہ اپنے قدرتی حالت ہلکا پن مین بہت ہی زیادہ پر اثر ہوتا ہے جب کہ اُسکو زمین اپنے موافق ملتی ہے - الوپیتھک کی دوا کی خوراکون مین چیچک کے ٹیکہ کا اثر (مثل جملہ الوپیتھک ادویات کے) زندگی کی طاقتون پر ایک قسم کا ہرج کرنے والا اثر ڈالتا ہے - یعنی یہ جسم سے اُس طاقت کو دور کر دیتا ہے جو کہ جسم کے لیئے امراض حاد (کیورے ٹیو کرای سس. بخار) پیدا کر کے مادہ فاسد کو نکال دینے کے لیئے درکار ہے + خراب مواد کی مقدار کو بھی یہ بڑھاتا ہے اور اس طریقہ سے ایک زیادہ خراب مزمن حالت پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ مزمن امراض کے اُس ترقی کرنے سے جو کہ ٹیکہ چیچک کے رواج دینے کے زمانہ سے ہوئی ہے بخوبی ثابت ہے + بخار کی تمام دیگر ادویات مثلاً کونین[۱] - انٹی پائرین[۲] - انٹی فیبرین[۲] - مارفیا[۳] وغیرہ کا ایسا ہی اثر ہے + جسم کے تندرستی حاصل کرنے کی کوششون کو وے محض نے حس کر دیتی ہین اور مادہ فاسد کے جوش کو کم بلکہ بند بھی کر دیتی ہین - لیکن کبھی خارج نہین کرتین + اسی سے وہ امراض پیدا ہوتے ہین جو کہ پیشتر بہت کم پائے جاتے تھے مثلاً سرطان - نے حد گھبراہٹ - دیوانگی (فالج) سفلس - سل - اسکروفیولا وغیرہ وغیرہ + جسم مین زیادہ زیادہ مادہ فاسد بھرتا تو جاتا ہے لیکن بذریعہ تیز بخران (کیورے ٹیو کرای سس) کے اُسکو خارج کرنیکی قابلیت جسم مین نہین ہوتی + امراض مذکورہ مین بار مادہ فاسد کا بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے اور پورا آرام معمولاً آیندہ ممکن نہین + وہی ادویات جن مین کہ بخار کو بہت تیزی کے ساتھ دبا دینے کی قابلیت موجود ہے مثلاً کونین - انٹی فیبرین - انٹی پائرین - فی نیسٹین[۴] وغیرہ اطبا کے نزدیک بخار کی عمدہ ادویہ ہو گئی ہین

نوٹ [۱] کونین بخار کی بہت مشہور دوائی عام لوگ جانتے ہین - نوٹ [۲] یہ دونون یعنی انٹی پائرین اور انٹی فیبرین وہ ادویات ہین جو کہ ڈاکٹر لوگ بغرض تسکین لانیکے مریض کو دیا کرتے ہین یہ ادویات زہریلی ہین بڑی احتیاط سے اور مقدار مقررہ مین ہی استعمال کیجاتی ہین - نے احتیاطی سے سم قاتل ہو جاتی ہین - نوٹ [۳] مارفیا افیون کا جوہر ہے - اکثر قسم کے درد مین تخفیف کرنے کے لیئے دیا کرتے ہین - یہ بھی زہریلی دوا ہے اور نشہ بھی کرتی ہے مقررہ مقدار سے زائد یہ بھی زہر قاتل ثابت ہو سکتی ہے

نوٹ [۴] یہ بھی بخار کی ایک دوا ہے جسکا استعمال ڈاکٹر لوگ کرتے ہین - سخت درد سر کی حالت مین بھی اسکو استعمال کرتے ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

یہ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ ایسی قسم کی ادویات تندرستی کے نقصان پہونچانے کے لیئے سب سے زیادہ خطرناک ہین + ایک اور بھی بات کہہ سکتے ہین -

ہم سب لوگونکو اس امر کا تجربہ ہے کہ میڈیکل سائنس روزانہ نئی نئی قسم کی ادویات کے استعمال کرنے کی تلاش مین رہتا ہے کیونکہ پرانی قسم کی ادویات آیندہ اثر نہین کرتین + ٹیوبر کلن ان آکیولیشن (مرض سل کے لیئے ٹیکے) کی نسبت جو اندکا کرنے والا جوش وخروش (قبل اسکے کہ ایک مریض بھی ظاہرا شفا پایا ہو) ہوا تھا اوسکی یاد فرمایئے - ایسا تماشا دنیا مین اسکے قبل کبھی بھی یقیناً نہین دیکھا گیا ہے + اول ہر نئی دوا ضروری قوتون کو بے حس کر دیتی ہے - اور کچھ عرصہ مین جسم اُسکے لیئے ایسا بے حس ہوجاتا ہی کہ آیندہ اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا + اب ایک نئی اور زیادہ زبردست دوا درکار ہوتی ہے کہ ضروری قوتون کو اور زیادہ بے حس کرے - یہانتک کہ مادہ فاسد مین جوش کا آیندہ اُٹھنا کسی طریق سے نہین روکا جا سکتا - اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جان جاتی رہتی ہے + ایک تمثیل سے یہ بات اور زیادہ صاف ہوجاوے گی -

ہر شخص جو کہ تمبا کو پینا سیکھتا ہی اُسے آیندہ اپنے معدہ سے اسوقت تک لڑنا پڑتا ہی جبتک کہ آخرالذکر (یعنی معدہ) اوسکے زہریلی نائکوٹین[1] کیلئے بالکل بے حس نہوجاوے + اولاً معدہ مین کافی قوت اس بات کی ہوتی ہی کہ اس زہر کے اثر سے اپنے تئین بچانے مین کامیاب ہو لیکن بہت جلد ہی اسکی قوت کم ہوجاتی ہی اور نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ زہر کے اثر سے وہ بالکل بے حس ہوجاتا ہی + بمقابلہ پیشتر کے اب ہمکو ایک زیادہ قوی زہر کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معدہ پر پہلا سا ہی اثر کرے -

وہ لوگ جو کہ تمبا کو پینا شروع کرتے ہین اور اُسکو دفعتاً برداشت نہین کر سکتے وہ ہمکو متعجب کرنیوالی یہ بات کہا کرتے ہین کہ اُنکے معدے ابھی بہت کمزور ہین - اُنکو اسکی عادت ہونی چاہیئے - ابھی تک وہ تمبا کو پینے کو برداشت نہین کر سکتے + حالانکہ بالکل اسکے برخلاف ہی - جسوقت تک کہ معدہ تمبا کو کا مقابلہ کرتا ہے تو اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اسمین ابھی کافی ضروری قوت موجود ہی - یعنی اُسکے زہر کو جبریہ خارج کرنیکے لیئے اسمین کافی طاقت ہی - جب یہ کچھ بھی مقابلہ نہین کرتا تو گویا پیشتر کی قدرتی تیزی جاتی رہی - اور بمقابلہ پیشتر کے زیادہ کمزور ہوگیا -

اسطور پر اس پوشیدہ مادہ فاسد سے بھر نیکے بعد جسم کو کسی اور زیادہ طاقت در بیرونی تحریک کی ضرورت ہوتی ہی - اگر اس مادہ فاسد کا نکلوانا منظور ہے - وجہ یہ کہ اسکی ضروری قوت کم ہوگئی ہے + مین یہ بتلا چکا ہون کہ یہ تحریک کیا چیز ہی

نوٹ [1] یہ وہ زہریلی چکنی رقیق شے ہے جو کہ تمبا کو کو پینے سے اُسمین سے نکلتی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عموماً تو یہ موسم کی ایک تبدیلی ہے جو کہ اسکا سبب اوّل ہوتی ہے۔ اور اسیوجہ سے غیر معمولی سردی ہونے کے بعد ہمیشہ بڑی بڑی عالمگیر بیماریان ظہور مین آتی ہین۔

اس موقع پر مین چند تمثیلین پیش کرونگا + اگر شراب کی ایک بوتل کسی اندھیرے اور سرد تہ خانہ مین آپ لیجا دین تو جوش اُس مین آسانی سے نہ آویگا + لیکن بوتل کو دھوپ مین رکھنے اور زیادہ گرم حرارت مین رکھنے سے جوش اُس مین فوراً پیدا ہونے لگتا ہے۔ حالانکہ بوتل بہت مضبوطی سے بند کی گئی ہے + یہ جوش نہ تو نئے سیلائی اور نہ مائی کروبس سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن صرف روشنی اور حرارت سے + اُسی کے ساتھ شراب جَو کی بیرونی شکل تبدیل ہوگئی ہے۔ اولاً صاف تھی اب گدلی ہوگئی ہے۔ اور اگر اب اوسمین نئے سیلائی موجود ہین تو وے سڑن سے پیدا ہوئی ہین۔

ہوا مین بھی ہمکو وہی بات معلوم ہوتی ہے + ایک دن تو گرمیون کا صاف و پاکیزہ دن ہمکو ملتا ہے۔ دوسرے دن آسمان گھرا ہوا ہے + لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ پانی کی بھاپ جو ہوا مین نئے معلوم موجود رہتی ہے وہ اکھٹی ہوکر موسم کی حرارت کی تبدیلی سے (اور اس موقع پر حرارت کی کمی سے) جم جاتی ہے + اس موقع پر ہم اس بات کو بھی دیکھتے ہین کہ کس طور سے ہر ایک خاص درجہ کی ٹھنڈک سے خود اُسکے موافق ہی شے نیچے گرتی ہے (اوس۔ کُہر۔ بارش۔ اولہ یعنی پتھر۔ برف) تاہم اس بات کے جاننے مین کوئی دقت نہین ہوتی کہ یہ سب چیزین پانی سے ہی بنتی ہین۔

گرم ملکون کے دلدل کی جگہون مین سڑتا ہوا مادہ دلدل سے اُٹھکر ہوا مین شامل ہوتا رہتا ہے۔ پس ایسے شخص کا جسمین کہ مادہ فاسد کا بار موجود ہے تھوڑی دیر اُس موقع پر کھڑا رہنا بخار (جوش سڑن) پیدا کرنے کیلئے کافی ہے + دلدل سے اُٹھتے ہوئے ابخرات جسم کے اندر کے مادہ فاسد (فارن میٹر) پر ایسا اثر کرتے ہین جیسا خمیر گوندھے ہوئے آٹے مین۔ یعنی سڑن (بُخار) پیدا کرتے ہین + تمام بند پانی بھی ایسے ہی اثر کرتے ہین گو اسقدر تیزی سے نہین + پہاڑ کی صاف شفاف جھیلون (جنکی پتھریلی تلی کی وجہ سے سڑن نہین ہوتی) اور زمین کے دیگر بند تالابون کے فرق کو ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

بعض اوقات آخرالذکر (تالاب) بھی اچھے صاف رہتے ہین۔ لیکن موسم کی ہر ایک تبدیلی کے ساتھ پانی مین سڑن پیدا ہوتی ہے۔ سڑن نیچے سے اُٹھکر تمام جھیل کو گدلا کرتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت۔ پیدایش۔ غرض اور اُنکا علاج

پس اکثر اس بات کی شناخت کیجا سکتی ہی کہ پانی کے نیچے کی زمین کیسی ہی۔ ٹھیرے ہوئے پانی مین جبکی تلی مین کیچڑ ہے اکثر ایک قسم کا جوش۔ ٹھیک ٹھیک اوسی طریقہ مین جیسے کہ دلدل کے پانی مین بوجہ تبدیل موسم آیا کرتا ہے۔ اور تب دیگر اشیا مین یہ بطور خمیر کے کام دیتا ہی + یہ کارروائی جوش صاف طور سے نظر آسکتی ہے اگر حالت موسم سرما اور گرما کا مقابلہ کیا جاوے + موسم سرما مین دلدل کا ٹھیرا ہوا پانی ذرا زیادہ صاف ہوتا ہے کیونکہ سردی سے ہر طرح کا جوش اور سڑن رُکتی ہے۔ لیکن گرم موسم مین یہ گدلا ہو جاتا ہے اور ناگوار معلوم ہوتا ہے +

سوال صرف یہ ہی کہ جب براہ راست چھوت کا لگنا غیر ممکن ہے تو کسی عالمگیر بیماری (وبائی مرض) کا سبب کیا ہوسکتا ہی۔ کیونکہ ایک ہی مرض کو آج ہم ایک مقام پر دیکھتے ہین اور کل دوسرے مقام پر +

یہ امر ظاہر کیا جا چکا ہے کہ جسم کے اندر بغیر موجودگی مادہ فاسد (فارن میٹر) کے عالمگیر بیماریون کے ہونے کا تو کوئی سوال ہی نہین ہوسکتا + زیادہ قریب دیکھنے پر عالمگیر بیماریان ہر سال ہوتی ہوئی ہمکو ملتی ہین۔ گو کہ ہمیشہ اسقدر زیادہ پھیلی ہوئی نہین ہوتین جیسا کہ ابتدائے سنہ ۱۸۹۰ء کا اِن فلوانزا + لیکن اس بات سے کون شخص واقف نہین ہے کہ ہر سال خاص خاص وقتون پر امراض خسرہ۔ سُرخ بخار۔ ڈفتھیریا۔ کالی کھانسی۔ زکام۔ ان فلوانزا۔ وبائی طریق مین ظاہر ہوتے ہین + عموماً عوام کے یکسان طرز معاشرت کے لحاظ سے یہ بات نکلتی ہی کہ اُن مین مادہ فاسد کا بار عموماً (خواہ بحساب اُسکے مقدار خواہ بحساب اوسکی قابلیت کے) اسیطور سے ایک قسم کی یکسان حالت ظاہر کیا کرتا ہے + اب اگر ایک ہی تحریک کرنیوالا سبب اس مادہ پر اثر ڈالے یعنی اگر موسم ایک ہی قسم کی بیرونی تحریک جسم کی ضروری قوتونکو دلادے تو آخر الذکر بھی ایسی ہی کوششین (بخار) مادہ فاسد کو خارج کرکے تندرستی حاصل کرنیکی کرینگی + اور جبکہ بہت سے شخصون مین (مادہ فاسد کا) بار زیادہ تر یکسان ہی تو اوسیکے مانند سبب سے اُسی کے مطابق اثر بہت سے لوگون مین پیدا ہوگا۔ اسطور سے مرض وبائی پیدا ہو جائیگا + لیکن کسی شخص کو یہ ہرگز بھولنا نہین چاہیئے کہ امراض وبائی مین بھی علیحدہ علیحدہ مریضونکی حالت ایک سی نہین ہوتی۔ ہمیشہ انکی علامات اور طریقہ روانی مرض مین کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہی + جب کبھی کہ کوئی مرض وبائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیساکہ ہمنے انفلوانزا کی حالت مین دیکھا ہی۔ آج کہین اور کل کہین ظاہر ہوتا ہی تو سبب اوسکا محض موسم ہی ہی + اس بات مین ایسے امراض۔ طوفان باد و باران سے مشابہ ہوتے ہین۔ جو طوفان کہ بسا اوقات دبائی طریق مین ظاہر ہوتے ہین یعنی آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ + جبکہ کوئی مرض وبائی کسی جگہ مین ایکبار بھی پھوٹ نکلتا ہی تو براہ راست چھوت کا لگنا جیسے کہ ظاہر ہو چکا ہے۔ مرض کے پھیلانے مین بقیہ باتون کی کمی کو پورا کر دیتا ہی ٹھیک ویسے ہی جیسے کہ گذشتہ وبائے انفلوانزا مین +

ایسی وبائین جو کہ بہت دور تک پھیلی ہون سالہائے حال مین کم ہوئی ہین + لیکن جیسے کہ مذکور ہوا اسکا اکیلا سبب صرف یہی ہی کہ اطبا نے لوگونکی ضروری قوتون کو ایسا زیادہ بے حس کرنا سیکھ لیا ہی کہ لوگونکو ضائع کر ڈالنے والے جملہ وبائی اوقات نازک (کیورے ٹیو کرای سس) مین جسم صرف اسیوقت ضروری مقدار قوت زندگی کو پھر باقاعدہ اکھٹا کرتا ہی جبکہ خاص وباؤ کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہوتا ہی + مگر اسکا نتیجہ لازمی طور سے یہ ہوتا ہی کہ ایک اور زیادہ خراب اور تمام جسم مین مزمن (پوشیدہ) حالت مرض کی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہمکو شک نہین ہے کہ وہ وقت ضرور آئیگا جبکہ اس امر کو سب جگہ لوگ جان جائین گے +

اس کل گفتگو کے مطلب کو اکھٹا کرنے پر ہم یہ باتین حاصل کرتے ہین

(اول) مزمن حالت مین امراض کے منتقل ہونے مین (یعنی والدین سے بچون مین کو) صرف مادہ فاسد (فارن میٹر۔ مادہ غیر) ہی اس ارسال کا سبب ہی + جو کوئی شخص اسطور سے مرض کے ایک سے دوسرے مین پہونچنے کو روکنے کا خواہشمند ہی تو پس اوسکو سب سے اول اس مواد سے نجات حاصل کرنیکی فکر کرنی چاہیئے + یہ طریقہ[1] ارسال بہت ہی خراب طریقہ مرض کے بڑھانے کا ہی۔ کیونکہ یہ بات[2] ہر مرض مین واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ مرض حاد کے ذریعہ چھوت صرف اسیوقت لگتی ہی جب رجحان طبیعت اسطرف کو موجود ہے + اس بات کی تنقیح کہ جسم مین کس حد تک مادہ فاسد پوشیدہ حالت مین بھرا ہوا ہے بذریعہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن ہو سکتی ہے +

(دوم) مرض حاد کے بذریعہ چھوت لگنے کی حالتین۔ امراض حاد ایک شخص سے دوسرے شخص مین سڑے ہوئے مادہ کے معمولاً بذریعہ ہوا پہنچنے سے پہنچتے ہین + لیکن اس دوسرے شخص کے جسم مین مادہ فاسد (رجحان طبیعت) کی موجودگی کی بغیر چھوت کا لگنا غیر ممکن ہی۔ کیونکہ مرض صرف اس مادہ کے سڑنے سے ہی پیدا ہوتا ہے + پس بیمار کے کمرے مین صاف ہوا کا

نوٹ [1] یعنے والدین سے اولاد مین وقت ولادت سے مرض کا پہونچنا ۔

نوٹ [2] یعنے ہر مرض بذریعہ والدین اُنکے بچون مین ابتداے پیدایش سے ہی آسکتا ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچونکے امراض کی خاصیت - پیدائیش - غرض اور اونکا علاج

موجود ہونا امر مقدم ہے + بجز اسکے کہ کھڑکیان کھولی رکھی جاوین یا مکان کو ہوادار کرنے کا کوئی آلہ استعمال کیا جاوے اور کوئی ذریعہ اسکے (صاف ہوا کے) حاصل کرنیکا نہین ہے + تمام خوشبویات اور ہر قسم کی ہوائی سمیات کے اثر کو دور کرنے والی ادویات جنکا کہ استعمال اسقدر زیادہ کیا جاتا ہے مادّہ فاسد کو رفع نہین کرتین بلکہ محض ہوا کو خراب کرتی ہین + اوسیکے ساتھ وے ہماری تندرستی کے محافظ یعنی قوت شامہ کے حواس کو کند کر دیتی ہین - اور مریض کے بہت ہی بدبودار اخراجات کی طرف سے وے اوسکو لاپرواہ بنا دیتی ہین - اونکا عمل ٹھیک ٹھیک مثل مذکورہ بالا ادویات کے ہوا کرتا ہے یعنی بہتری کے لیئے نہین بلکہ خرابی کے لیئے + تمام کوششین ان نباتاتی اجسام کو جو کہ سڑن سے پیدا ہوتے ہین ضائع کرنے کی جاہین کی جاوین - لیکن اوس مین کامیابی کبھی نہوگی - اور چونکہ بہت تھوڑا ہی ناقص مادّہ جسم مین سڑن پیدا ہونے کے لیئے کافی ہوتا ہے - پس ہوا کی سمیات کا بذریعہ ادویات صاف کرنا کوشش بے فائدہ ہے + مناسب علاج محض وہی ایک ہے جو کہ جسم کو صاف کرتا ہے اور مادہ فاسد یعنی مرض کی جانب رُجحان کی جڑ کو باہر نکال دیتا ہے + آپ اسکو جانتے ہین - یعنی **فریکشن ہپ** اور **سٹز باتھز** اور **اسٹیم باتھ**[1] + مریضونکے علاج مین اکثر مین اُنکے متعفن اخراجات کے سونگھنے پر مجبور ہوا ہون + اسکے بعد فریکشن سٹز باتھ لینے کے وقت ویسی ہی بُری بو اکثر خود میرے جسم سے نکلی ہے - یہ ذرا کم سخت تھی + اسجگہ ایک ثبوت ہمکو بہت صاف اس امر کا ملتا ہے کہ جسم کی ضروری قوتین بذریعہ غسل اسقدر زیادہ ہوگئی تھین کہ مرض کی سمیت کو وہ خارج کر سکا +

(سیوم) **یہ سادہ علاج ہمکو تمام وبائی امراض کے اُڑکر لگنے سے بھی بچاتا ہے** کیونکہ اسکے ذریعہ سے مادہ فاسد (رُجحان طبیعت) جسم سے دور ہو جاتا ہے اور بغیر اسکے کسی مرض - اور پس کسی وبائی مرض کا ہونا ممکن نہین + اس طریق پر مین دکھلا چکا کہ مرض کا ایک جسم سے دوسرے جسم مین پہونچنا اور اُس سے چھوت کا لگنا صرف اُسوقت ممکن ہے جبکہ مادہ فاسد جسم مین موجود ہو + بغیر اسکے کوئی مرض نہین اور بغیر مرض کے کوئی چھوت نہین + لیکن جسم کے اندر مادہ فاسد (فارن میٹر) کے بارے مطلب صرف اندرونی غلاظت سے ہی ہے + جو شخص اپنے جسم کو اندر سے - اور نہ کہ صرف باہر سے صاف رکھنا جانتا ہے وہ جملہ قسم کی چھوت لگنے سے محفوظ ہے +

نوٹ [1] اور سن باتھ یعنی دھوپ سے غسل لینا اسمین اور شامل ہونا چاہیئے - دیکھو اسکے لیئے صفحہ ۱۰۶ الغایت ۱۰۹ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ محض صفائی ہی ہے جس سے کہ شفا ہوتی ہے + ہر شخص یہ ہمیشہ خیال کرتا ہی کہ (مرض کی) مختلف صورتون کے نیچے نئے اور مختلف اسباب پوشیدہ ہوتے ہین - اور اس امر کو بالکل بھول جاتا ہی کہ نیچر بسا اوقات ایک ہی چیز کو بہت زیادہ مختلف شکلون مین ظاہر کرتی ہے + یہ بات تتلی کے کیڑے اور تتلی کی حالت مین - نیز بارش - برف - اولہ - اوس اور کہر کی حالت مین ہمکو نظر آتی ہے +

مذکورہ بالا باتونکو لحاظ کرکے اگر ہم اب اُن تدابیر کا خیال کرین جو کہ پیشہ ڈاکٹری امراض حاد مثلاً ڈفتھیریا چیچک سیتلا - ہیضہ - کی حالت مین چھوت لگنے کو روکنے کے لیئے استعمال کرتا ہی - تو ہر شخص کو درحقیقت افسوس معلوم ہوویگا + ہم دیکھتے ہین کہ تمام گھرون سے تعلق قطع کردیا جاتا ہی - اور مکانات مین ہر جگہ کاربولک ایسڈ اور دیگر بیکار ہوا صاف کرنے والی ادویات کی بو بھری رہتی ہی جن ادویات کی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ چھوت کے مواد کو رفع کرتی ہین + ہر شخص کا صبر جاتا رہتا ہی جبکہ وہ بار بار اخبارون مین جہازون کے ہفتون بلکہ مہینون تک اس غرض سے کوارن ٹائن[۱] مین رکھے جانیکا ذکر پڑھتا ہی تاکہ چھوت نہ لگے + جو شخص کہ اسقدر عرصہ تک مریضونکے عملی علاج مین لگا رہا ہو جسقدر کہ مین لگا رہا ہون - تو اوسکو چھوت کے خطرات کی ایک بالکل مختلف ہی تصویر نظر آوے گی اگر اوسکی آنکھین کھلی ہوئی ہین + مین نے ڈفتھیریا - سُرخ بخار - خسرہ - چیچک سیتلا کے بیمار بچون کو اونکے بھائی یا بہنونکے ساتھ ایک ہی بستر مین سوتے ہوئے دیکھا ہے - اونکے خاندان کی حالت کے لحاظ سے کوئی اور طریقہ اختیار نہین کیا جاسکتا تھا - اسپر بھی چھوت نہ لگی کیونکہ اون دیگر بچون کو (مرض کی جانب) رُجحان طبیعت نہ تھا یعنی اونمین مادّہ فاسد کا بار نہ تھا جو کہ مرض کے بڑھنے کے لیئے اُسکو غذائیت پہنچانے والا ہوتا + برعکس اسکے مینے بعض بعض گھرانونمین دیکھا ہی کہ تمام بچے ایک دوسرے کے بعد مرض سُرخ بخار مین - ڈفتھیریا مین - اور چیچک سیتلا مین بیمار ہوگئے ہین باوجودیکہ حکیمون کی رائے کے موافق جملہ ہدایات متعلق ادویات صفائی پر عمل بہت ہی پورے طور پر کیا گیا تھا + ایسی حالتون مین بھی مین نے بچونکے والدین کو پیشتر سے آگاہ کردیا تھا کہ گو سر دست ایک ہی بچہ بیمار ہوا ہے لیکن دیگر بچونکو بھی مرض لگ جاوے گا - کیونکہ

نوٹ [۱] یہ بحری قانون ہی کہ اگر کسی جہاز پر کسی مرض متعدی کے موجود ہونیکا شبہہ ہو تو اوسکو ایک میعاد مقررہ کے لیئے سب جہازون سے علیحدہ کردیتے ہین تاکہ اوسکی چھوت دور ہوجاوے - بعد گذرنے میعاد کے وہ دیگر جہازون سے مل سکتا ہے اور اُسکے مسافرونکی آمد و رفت کھول دیجاتی ہی - پہلے یہ زمانہ چالیس دن کا رکھا جایا کرتا تھا - اب میعاد کم بھی کردیتے ہین - اس طریق مین علحدہ رکھے جانے کو کوارن ٹائن کہتے ہین - ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچون کے امراض کی خاصیت۔ پیدایش ۔ غرض اور اُنکا علاج

سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مجھے یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ ایسے امراض کی طرف انکی طبیعت میل کرتی ہے + پس ہم دیکھتے ہین کہ ڈاکٹرون کی ان امراض وبائی کی روکنے والی مجوزہ تدابیر کیسی فضول ہین + ہمکو صرف نیچر کی طرف دیکھنا چاہیئے تاکہ یہ معلوم ہوجاے کہ واقعی بات ایسے ہی ہے جنگل مین ہمکو پُرانے درختون کی جڑین ملتی ہین جنکو کہ کیڑون مکوڑون نے کھاڈالا ہے اور جنکے اوپر کہ لکڑی پھول کر مختلف چیزین پیدا ہوگئی ہین ۔ اور برخلاف اسکے اوسکے قریب ایک نیا پیڑ بڑی بہار کے ساتھ نکل رہا ہے اور باوجودیکہ خطرناک دشمنان اسکے اِرد گرد موجود ہین یہ اُن کی بالکل پرواہ نہین کرتا + اگر اس بچے درخت مین مرض کا تخم لگ گیا ہوتا اور پرورش کرنے والا ناقص مادہ اسمین بھرا ہوتا تو ضرور یہ کیڑون مکوڑون اور سانپ کی ٹوپی وغیرہ کی پیدایش سے بری نہوسکتا لیکن حالت موجودہ مین اسکی شاخین زور کے ساتھ نکلتی ہین ۔ کوئی کیڑا مکوڑا اسکو ضرر نہین پہونچا سکتا ۔ نہ سانپ کی ٹوپی وغیرہ کے قسم کی کوئی شے اسپر جم سکتی ہے ۔ وجہ ان کل باتونکی یہ ہے کہ (اُن چیزون کے لیئے) مناسب قسم کی غذا اسمین موجود نہین ہے ۔

یہی میری آرزو ہے کہ جو کچھ چھوت کے بارہ مین مینے کہا ہے اُسکی ضرورت کو عام لوگ بخوبی سمجھ لیوین تاکہ ادویات سے علاج کرنیوالے متعصب اشخاص کی غلط اور وہم کی تعلیم کا اثر دور ہو ۔ تب عام لوگ کسی مرض متعدی کے پھوٹنے پر اپنی عقل کو ہاتھ سے نہ دیوینگے بلکہ صبر اور اطمینان کے ساتھ علاج مین مصروف ہونگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل اور نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑجانا - لنگڑا و لنجا پن ہاتھون اور پیرون کا سرد ہونا - سر کا گرم ہونا

ان سبکا سبب اور علاج

ایک لکچر

لیڈیز اور جنٹلمین -

روماٹزم یعنی وجع مفاصل یا گٹھیا کا مرض ایسا زیادہ پھیلا ہوا ہے کہ اُس ترقی کا ذکر سننے جو کہ مینے اسکے علاج مین کری ہے - آپ لوگونکو دلچسپی ہوگی + زمانہ سابق مین صرف زیادہ عمر کے اشخاص خاصکر مرد ہی اس وجع مفاصل مین مبتلا ہوتے تھے - لیکن آج کل کسی عمر اور کسی جنس کے شخص کو یہہ نہین چھوڑتی - بچے بھی خاصکر اس مین گرفتار ہوتے ہین + یہ بات بھروسہ کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ باوجود بیشمار ادویات کے جو اس مرض مین استعمال کیجاتی ہین - یہ مرض بڑھ گیا ہے - جسم کا ہر حصہ اس مین مبتلا ہو سکتا ہے + ایسا کون ہے جس نے کسی نہ کسی وقت گٹھیا کے اُن موذی دردون کو پیر - ہاتھ - کندھے - سر - یا دانتون مین برداشت نہ کیا ہو + سب سے زیادہ خوف دلانے والا غالباً وہ درد ہے جو کہ جوڑون مین ہوا کرتا ہے - یعنی آرٹیکولر[۵۱] روماٹزم +

لوگ اس مرض کے سبب کو دریافت کرنیکے لیئے بہت ہی کم تکلیف اُٹھاتے ہین - یہ بات ہمیشہ کہی جاتی ہے کہ مجھے سردی لگ گئی ہے - درحقیقت یہ تعجب کی بات ہے کہ ہماری صدی کی ایجاد کرنیوالی ذہانت نے کسی قسم کا ایسا موسم نکالنے کی کوشش نہین کری جسمین کہ جوان اور بوڑھونکو زکام پیدا کرنیکی قابلیت نہو + لیکن اس سردی لگجانے کے بارے مین کچھ اور بھی کہنا باقی ہے + فرض کیجیے کہ سردی اور تری کے موسم مین سپاہیون کی ایک رجمنٹ کھلے ہوئے میدان مین باہر بھیجی گئی ہے - یہ لوگ قریب قریب ایک ہی عمر کے

۵۱ اسکو روماٹک فیور بھی کہتے ہین - یعنی جوڑون مین درد اور شدت سے بخار ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النسا۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اور عام لوگون کی راے مین قریب قریب ایک ہی تندرستی کے منتخب لوگ ہوا کرتے ہین + اُنکی واپسی پر یعنے رجمنٹ کے میدان سے واپس آنے پر مختلف طریقون مین اثر ظاہر ہونگے + بعض اُنمین کھانسی اور زکام کی شکایت کرینگے۔ دوسرے لوگ شاید دانت کے درد کی یا چند دیگر لوگ درد گٹھیا کی۔ لیکن زیادہ حصہ آدمیون کا اپنی اچھی حالت تندرستی مین ہوویگا یا کہ خفیف علالت مثل درد سر سے نجات ہی حاصل کرچکا ہوگا + لیکن اس سبکا سبب موسم ہی بتلایا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کہ ایسا کہتے ہین ظاہرا صحیح کہتے ہوئے معلوم ہوتے ہین کیونکہ لوگون کے جسمون مین تبدیلیان (جیسا کہ خود اونکو معلوم ہوا) اُنکے ہمیشہ کھلی ہوئی ہوا مین ہونے سے ہوئین + مگر اول سبب اسکا غلط جگہہ مین تلاش کیا جاتا ہے + دنیا مین مشکل سے ہی کوئی نتیجہ بمقابلہ اوسکے کہ جو اس موقع پر نکالا گیا ہے زیادہ غلط نکالا گیا ہوگا یعنی کہ ایک ہی موسم ایک شخص کو تو ایک ہی وقت مین بیمار کرسکتا ہے اور دوسرے کو اچھا +

اور یہہ ایک امر واقعی ہے کہ صدیون تک بیمار انسان کو درحقیقت بہت ہی تھوڑی امداد ایک ایسے مسئلہ مرض سے پہونچائی گئی ہے جو کہ اس قسم کی ایک دوسرے ایسے ضد باتون کو حل کرنے کے ناقابل ہے۔ برخلاف اسکے گٹھیا کی شکایتین خاصکر بہت زیادہ بڑھ گئی ہین +

گٹھیا کا اثر صرف جسم کے ایک جانب ہوا کرتا ہے۔ یا صرف ایک ٹانگ ایک بازو یا ایک کندھے پر + میری راے مین محض یہی واقعہ کافی طور سے ثابت کرتا ہے کہ موسم کا قصور نہین ہے کیونکہ یہ بات بالکل قیاس مین نہین آتی کہ گٹھیا صرف ایک ٹانگ یا ایک بازو کو ہی پکڑ لیتی ہے جب کہ دونون ٹانگ اور دونون بازؤن پر ایک سا ہی اثر باہر کی جانب سے پڑا تھا + یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک ہوادار دریچی کے جانب اپنا داہنا ہاتھ کرکے بیٹھا ہے مگر گٹھیا کا اثر اُسکے بائین ہاتھ مین ہوتا ہے اگرچہ بایان ہاتھ بمقابلہ داہنے کے ہوا سے زیادہ دور تھا اور زیادہ محفوظ تھا + پس اگر ہم گٹھیا سے بچنے مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ کامیابی چاہتے ہین تو ہمکو چاہیئے کہ اُسکے سبب کی زیادہ ہوشیاری کے ساتھ تلاش کرین +

اول ہمکو یہہ بات غور سے دیکھنی چاہیئے کہ اس بیماری مین اور دیگر امراض مین کیا کیا باتین مشترک ہین + اگر ہم اچھے طور سے گٹھیا کے کسی مریض کا امتحان کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اُسکو بخار بھی ہے۔ اور درد کے مقامات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین ورم اور سوزش موجود ہے۔ ہاضمہ بھی درست نہین ہے + ہم یہ بات بھی دیکھتے ہین کہ سوزش خاصکر آرٹیکولر روماٹزم کی حالت مین ہمیشہ مقامات مقررہ مین ظاہر ہوا کرتی ہے + وہ علامات جو کہ بتلائی گئی ہین ہمکو فوراً سبب کے ایک درجہ قریب تر لیجاتی ہین۔ سردست ہمکو تین علامتون تک محدود رکھنا چاہیئے یعنی بخار۔ سوزش اور بدہاضمہ۔ اور اس بات کو دریافت کرنا چاہیئے کہ کس وجہہ سے یہ باتین پیدا ہوئین + یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ جوڑون کی گٹھیا مین درد ہمیشہ مقررہ مقامات پر ہوا کرتا ہے + تعجب ہے کہ میرے وسیع تجربہ مین ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا کہ آرٹیکولر روماٹزم کے مرض مین بڑا حصہ درد کا۔ علاوہ جوڑ کے نیچے کے کسی اور دوسرے مقام پر معلوم ہوا ہو۔ مثلاً گھٹنے کے اوپر کی جانب کبھی نہین بلکہ ہمیشہ اُسکے نیچے کی جانب + یہ بات اتفاقیہ نہین ہے بلکہ اسکا کوئی سبب ضرور ہوگا۔

جیسا کہ بیان کر چکے ہین جسم مین فارن میٹر (مادّہ غیر۔ مادّہ فاسد) بغیر بخار پیدا کیئے ہوئے جس سے کہ مادّہ جسم سے نکلے۔ اکثر جسم مین پھیل جاتا ہے + ایسی حالت مین جسم اسقدر زیادہ فارن میٹر سے بھر جاتا ہے جسقدر کہ اُسکا بھر جانا ممکن ہے + بہرکیف برفستان مین اور معتدل ملکون مین یہ حالت واقعی بالغ اشخاص کی ہوا کرتی ہے + اگر ایسی حالت مین ہوا کی حرارت دفعتاً گھٹ جاوے تو مواد اپنی اصلی جگہ کو پھر واپس ہونے لگے گا + یہ بات ہم جانتے ہین کہ گرمی سے تمام چیزین پھیلتی ہین اور سردی سے سکڑتی ہین + یہ عام قدرتی قاعدہ جسم انسان مین بھی صحیح پایا جاتا ہے۔ بخار کی حالت مین اس پھیلنے کو ہم صاف صاف معلوم کرتے ہین۔ اور برعکس اسکے جوتون اور دستانون کے اندر سردی سے ہاتھ پیرون کا سکڑنا + اعضا کا اسطور سے سکڑنا اس مادہ فاسد پر جو کہ اُن مین جمع ہے ایک قسم کا دباؤ ڈالتا ہے۔ اوسکو (مادہ فاسد کو) حرکت دیدیتا ہے اور اُسکی اصلی جگہ یعنی پیڑو کی طرف اوسکو واپس کرتا ہے + جوڑو نمین مادہ فاسد اکٹھا ہوجاتا ہے۔ اسکی رفتار مین جوڑون کی متواتر حرکت سے رکاوٹ ہوجاتی ہے + اس رکاوٹ کے مقابل مین دباؤ پڑنے سے سوزش مع ورم پیدا ہوجاتی ہے جس سے کہ سخت درد معلوم ہونے لگتے ہین اور چونکہ مادّہ واپسی کی حالت مین ہے سوزش معہ ورم اور درد ہمیشہ جوڑون سے نیچے معلوم ہوا کرتے ہین یعنی گھٹنے کے نیچے۔ کندھے کے جوڑ کے نیچے وغیرہ وغیرہ +

---

۵ یعنے اُس مادّہ کے دباؤ پڑنے سے جو کہ پیڑو کی طرف واپس ہو رہا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑجانا - لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

سپاہیون کی تمثیل پر اگر ہم پھر غور کرین تو ہمکو اور بھی زیادہ یقین اس بات کا ہو جاویگا کہ مرض کا اصلی سبب خود جسم کے ہی اندر ہونا چاہیئے اور تمام وہ بات جو کہ موسم کرتا ہے یہ ہے کہ جسم مین ایک قسم کی پلٹ پیدا کر دیتا ہے یعنی مزمن اور ناقص حالت کو حالتِ حاد یعنی حالتِ بخار مین تبدیل کر دیتا ہے + پس مرض کی علامات صرف جسم کے انہین حصون مین ظاہر ہوتی ہین جنمین کہ فارن میٹر (مادّہ غیر - مادّہ فاسد) کی کچھہ مقدار موجود ہے +

ہمکو یہ بات بہت صاف معلوم ہوگئی کہ آرٹیکولر روماٹزم کسطور سے پیدا ہوتی ہے + اگر ہم گٹھیا کے کسی مریض کا علاج کرنا اختیار کرین تو مقامات ماؤف کا محض کوئی مقامی ہی علاج کرنا بیشک خلاف

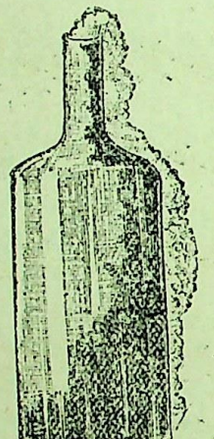

تصویر بوتل

عقل ہوگا + تکلیف کم کرنے کے لیئے - مادّہ کو پتلا کرنے کے لیئے - اور اُسکے لیئے راستے کھول دینے کو ایک مقامی اسٹیم باتھ دیا جا سکتا ہے - لیکن شفا حاصل ہونے کے لیئے فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) کو رفتہ رفتہ قدرتی آلاتِ اخراجِ مواد کی جانب کھینچ لینا چاہیئے اور وہان سے خارج کر دینا چاہیئے +

بیشک یہ بات صرف آرٹیکولر روماٹزم کے ہی بارہ مین سچ نہین بلکہ عموماً روماٹزم کے بارہ مین + جہان کہین کہ یہہ (گٹھیا) ظاہر ہوتی ہے - مثلاً کندہون مین - کمر مین - کسی جانب مین - گردن یا جوڑون مین - (وہان یہہ) رگڑ کی وجہہ سے ظاہر ہوتی ہے - فارن میٹر کے لیئے کوئی رکاوٹ یا مقابلہ کرنے کے لیئے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیئے - جسم کے اندر جوش کھاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے مواد کو رکاوٹ ملتی ہے کیونکہ جوش جیسے کہ بوتل کی حالت مین پھیلتا ہے - بغیر رکاوٹ پائے ہوئے نہین پھیل سکتا + بوجہہ اُس رکاوٹ کے جوکہ اعضا سے مثلاً گردے - معدہ - دل پھیپھڑے - اور جوڑون سے پہونچتی ہے - ہر جگہ رگڑ پیدا ہوتی ہے + اگر حرکت زیادہ ہے تو درد پیدا ہو جاتا ہے + لیکن یہ بات صاف ہے کہ چونکہ فارن میٹر اعضا سے لگتا ہے اُن مین اٹکتا ہوتا ہے اور جگہہ قائم کر لیتا ہے اسوجہہ سے آخر الذکر (یعنی اعضا) مین ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور اونمین مرض پیدا ہو جاتا ہے +

تمام درد تمام روماٹزم یعنی گٹھیا (خاص لفظ سے کچھ سروکار نہین ہے) ہر ایک قسم کی چیس - جلن کا معلوم ہونا - ہر ایک قسم کا دباؤ صرف رگڑ سے ہی پیدا ہوتا ہے - اور رگڑ فقط حرکت سے ہی آتی ہے +

یہی بات ہے جوکہ مین آپ صاحبونسے گٹھیا یعنی روماٹزم کے سبب کے متعلق سب سے اول کہنا پسند کرونگا اس مسئلہ کے ثابت کرنیکے لیئے منجملہ بہت سی حالتون کے چند حالتونکا جو میرے مطب مین بار بار ملتی ہین اب مین ذکر کرونگا - اور اس طریق سے آپ کو طریقۂ علاج سمجھاؤنگا +

اس سال کے شروع مین مجھے ایک عورت نے بُلایا جوکہ حسب بیان اُسکے شوہر کے روماٹزم کے مرض مین بہت ہی گرفتار تھی - خاصکر داہنی ٹانگ مین - اُسکے اوپر بھی جوڑ مین - کمر اور گردن مین + عورت نے یہ سوال کیا کہ "اے مسٹر کیوہنی آپ کس علاج کے کرنے کا ارادہ کرتے ہین" + پیشتر کے علاج مین جوکہ چند ہفتون تک ہوا تھا کوئی کامیابی نہوئی تھی + اس قسم کے سوالات سُننے کا مین عادی ہو گیا ہون + اول مین نے یہ بات بتلائی کہ کسطور سے یہ درد پیدا ہوئے تھے + مینے جواب دیا کہ "میرے تجربہ کی رو سے ٹانگون کے کمر اور جانگھون کے علاج کرنے سے (اذکو گدے - رضائی وغیرہ مین لپیٹنے سے) کچھ مقصد براری نہوگی تمام درد جنکی کہ آپ شکایت کرتی ہین وے اندرونی بخار کی علامات ہین + پس ہمکو گرمی سے کام نہین لینا چاہیئے بلکہ خرابی کی جڑ تک پہونچنا چاہیئے اور بڑھی ہوئی گرمی کو کم کرنا چاہیئے اس طریق علاج کی صحت آپ کو جلد نظر آجاویگی" + چونکہ عورت بالکل ہاتھ پیر نہ ہلا سکتی تھی اسوجہہ سے غسل دینے کا ٹب اُسکے پلنگ کے قریب رکھا گیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل و نقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑ جانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اُس مریضہ کو جو کہ ذرا سی حرکت پر بھی بڑے زور سے چلاتی تھی۔ تین اشخاص نے ملکر پانی مین بٹھلایا + مینے بیمار نکی ایک دایہ کو بتلایا کہ اُس بیچاری مریضہ کو ایک فریکشن رسٹنر باتھ کرائے + مین خیال کرتا ہون کہ پندرہ منٹ بھی نہ ہوئے ہونگے جبکہ وہ مریضہ جو کہ ابتدا مین متواتر کراہتی رہی تھی۔ چپ ہو گئی۔ مین نے کہا کیا خوب تم تو دفعتاً بڑی خاموش ہو گئین" اسکا جواب اُسنے یون دیا کہ "ہان سب درد جاتے رہے" + اس سے آپ دیکھتے ہونگے کہ علاج صحیح ہوا تھا + کمر جانگھون اور گردن مین درد اُسی طریقہ مین اُٹھتے تھے جیسے کہ مین بتلا چکا ہون۔ اور صرف ایسے ہی علاج سے اچھے ہو سکتے تھے + چند دنون مین وہ عورت بغیر مدد پلنگ سے اُٹھنے اور خود غسل کرنے کے قابل ہو گئی اور چند ہفتون مین وہ پھر اپنا کام کرنے لگی +

ایک دوسرا واقعہ اور ہے + ایک زیادہ عمر کے شخص نے جو کہ مہینون سے اکیوٹ آرٹیکولر رو ماٹزم کا علاج بغیر کچھ نفع حاصل کیئے ہوئے کرا رہا تھا۔ مجھے طلب کیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ کیا مین اوسکی ایسی حالت مین امداد کر سکونگا + سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے تشخیص کرنے کے بعد مین نے بتلایا کہ اُسکی امداد کرنے کے لیئے ابھی بہت دیر نہین ہوئی ہے + اوسکی بائین ٹانگ مین درد تھا + علاج اُسی طریق پر کیا گیا جیسے کہ پیشتر کی مریضہ کی حالت مین۔ اور دو غسلون نے اُس شخص کو پیدل واپس جانے کے قابل بنا دیا حالانکہ وہ گاڑی مین آیا تھا + اب سوال یہ ہے کہ صرف بائین ٹانگ مین کیون مرض ہوا اور نہ کہ داہنی ٹانگ مین +

اس بات کو مین تمثیل کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا +

اُس لکچر مین جو کہ مینے بخار پر دیا ہے۔ مین مادہ فاسد کے ایک ہی جانب اکھٹے ہونیکو بوتل کے اندر اوسی کے مانند کارروائیونکو دکھلا کر مشرح بیان کر چکا ہون + غالباً آپ لوگونکو بھی بغیر اور زیادہ سمجھانیکے صاف معلوم ہو گیا ہے کہ ایک جانب کا مرض۔ فارن میٹر کے ایک ہی جانب اکھٹا ہونیسے پیدا ہوتا ہے + اب آپ شاید یہ بات دریافت فرمائینگے کہ آخر الذکر حالت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ اغلب ہے کہ جسم جہانتک کہ ممکن ہے۔ زیادہ جگہہ کرنیکے لیئے مادہ کو (الگ الگ) تقسیم[1] کر دیوے گا + ہان واقعی یہ اجتماع معمولاً بالکل ایک ہی جانب نہین ہوتے ہین۔ بلکہ وے قریب قریب ہمیشہ ایک جانب شروع ہوا کرتے ہین۔

[1] یعنے جسم مادہ فاسد کو تمام اپنے مختلف حصون مین علیحدہ علیحدہ پہونچا دیگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اُسی جانب ہوتے رہتے ہین جب تک کہ وہ جانب ضرورت سے زیادہ بھر نہ جاوے - جسکی وجہ سے کہ مادّہ کم و بیش دوسری جانب مجبوراً جاتا ہے + لیکن اول جانب بہت عرصہ سے (مادّہ) زیادہ جمع ہورہا ہے + ایک طرف اکھٹے ہونے کا سبب محض کشش سے متعلق ہے - یہ سبب محض اس بات سے پیدا ہوتا ہے کہ مادہ اُس قاعدہ کا پابند ہے جو کسی شئے کو مرکز کشش کی طرف رجوع کرتا ہے + چند سادہ تجربون سے یہ بات صاف ہوجاوے گی + فرض کیجیئے کہ ہم کانچ کی دو بوتلونکو لیوین. اولاً اُن کو پانی سے بھر کر بند کردین اور اسی حالت مین اُنکو رات بھر رہنے دیوین + صبح کے وقت اُنکو دیکھنے سے ہمکو کوئی تبدیلی معلوم نہین ہوتی اور نہ یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ بوتلین کس جانب پڑی رہی ہین + لیکن اگلی شب اگر ہم تھوڑی سی مٹی ہر ایک بوتل کے پانی مین ملاکر اوسکو ہلادیوین اور پھر اُن بوتلون کو پہلے دن کی سی حالت مین رکھدیوین تو اگلی صبح کو ہمکو ایک فرق نظر آوے گا + بوتلون کو ہوشیاری کے ساتھ اُٹھانے سے ہمکو فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ شب گذشتہ مین وہ کس جانب رکھی رہی ہین - کیونکہ جس جانب وہ رکھی رہی ہین اُس جانب مٹی جمع ہوجاوے گی جسکے اوپر کہ پانی بالکل صاف ملیگا + اور اگر تیسری شب اس مٹی مین ہم کوئی چیز تیز خمیر پیدا کرنے والی شامل کردیوین تو اُسکے بعد صبح کو ظاہر احالت تو ایک سی ہی معلوم ہوگی لیکن بوتلونکو کھولنے پر اور اونکو کسی گرم جگہ لیجانے پر بوتل کے اندر اس بیٹھی ہوئی مٹی مین جوش پیدا ہونے لگے گا + جوش کھاتا ہوا مادّہ اُٹھکر اوس طرف کو نکل جاتا ہے جس جانب کہ بوتل لیٹی رہی ہے (دیکھو تصاویر - اے اور بی) + پس یہ محض کوئی اتفاقیہ ہی بات نہین ہے کہ مادّہ بوتل کے ایک خاص جانب سے نکلجاتا ہے - کیونکہ یہ ہمیشہ اوسی جانب سے نکلے گا جس جانب کہ بوتل مین یہہ اکھٹا ہوا تھا +

مٹی مین بغیر کسی خاص خمیر کے بھی جوش شروع ہوا ہوتا - ایسی حالت مین اسکا انحصار صرف موسم کے اثر پر ہوا ہوتا - اور اسکے لیئے شاید ہمکو بہت عرصہ انتظار کرنا پڑا ہوتا + اگر جوش کھاتے ہوئے مادہ کو کسی پھیلنے والی عمدہ طور سے بند بوتل کے اندر آپ خیال مین لاوین تو اُس مین آپ کو جسم انسان سے اور بھی زیادہ مطابقت رکھتی ہوئی تمثیل ملے گی + جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑون کو جگہہ کی ضرورت ہے اور اسکو وہ بوتل کے اطراف کو پھیلاکر حاصل کرتے ہین - کیونکہ بوتل تو بند ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ آعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اُن کارروائیون کو جو کہ جسم کے اندر ہوتی رہتی ہین یہ سادہ تجربے تمثیل کے ساتھ بتلاتے ہین۔ مادّہ نیچے کی سمت جمع ہوجاتا ہے اور اس بات کا انحصار کہ یہ نیچے کی سمت کونسی ہے۔ خاصکر اُس طریقہ پر ہوتا ہے جو کہ ہم سونے کی حالت مین اختیار کرتے ہین +

کسی پورے تندرست شخص کو دیکھکر کوئی شخص یہ نہین تمیز کرسکتا ہے کہ وہ شخص کس بل سونے کا عادی ہی + اُسکو بھی یہ بالکل یکسان ہے کہ آیا دہنی کروٹ سوئے یا بائین۔ کیونکہ وہ ایک جانب ایسے ہی

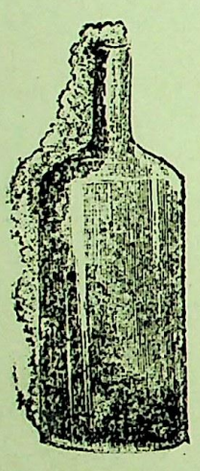

تصویر بی

تصویر اے

آرام سے لیٹ سکتا ہے جیسا کہ دوسری جانب + لیکن جبکہ جسم مین فارن میٹر (مادّہ غیر۔ مادّہ فاسد) کا بار موجود ہے تو میرے نئے طریقہ تشخیص کی رو سے یہہ بات کہ بمقابلہ ایک جانب کے دوسری جانب اجتماع مواد کم ہی یا زیادہ۔ فوراً جان لینا بہت آسان ہی + جبکہ اجتماع مواد بہت ہی زیادہ ہوگیا ہے تو اسکا تقسیم[۵۱] ہونا زیادہ تر باقاعدہ ہوجاتا ہے حالانکہ حالت ایسی بے چینی کی ہوجاتی ہے کہ شخص معلول کسی کروٹ بھی آرام کے ساتھ نہین لیٹ سکتا بلکہ بیقراری کے ساتھ ہاتھ پیر مارتا ہے اور کروٹین بدلتا ہے +

جب کہ ایک جانب خاصکر بھری ہوئی ہے تو یہ سمت بمقابلہ دوسری سمت کے زیادہ آسانی کے ساتھ یا زیادہ شدت کے ساتھ مبتلاے مرض ہوویگی + پس آپ لوگ دیکھتے ہین کہ یہ بات

---

۵۱ یعنی فارن میٹر کا جسم کے حصّون مین منتشر ہونا یا پہونچنا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیسے ممکن ہے کہ مثلاً کوئی شخص اپنا داہنا ہاتھ کسی ہوادار کھڑکی کے سامنے کرکے بیٹھے اور پھر بھی اُسکے بائین ہاتھ مین گٹھیا ہو جاوے +

یہ بات سچ ہے کہ جسم انسان مین ایک جانب مادہ کا جمع ہونا ایسا جلد واقع نہین ہوتا جیسا جلد کہ بوتل کے اندر + لیکن بچّے اکثر مادہ کا بار ایک ہی جانب لیئے ہوئے پیدا ہوتے ہین - اسکی وجہہ کیا تو اُنکی والدہ کا ایام حمل مین ایک ہی جانب لیٹ کر سونے کا عادی ہونا - یا وہ جگہہ جو کہ بچّہ نے رحم کے اندر اختیار کرلی تھی - ہوتی ہے +

اب آپ پر یہ بات واضح ہو ویگی کہ سپاہیونکی حالت مین جنکا ذکر کہ اوپر آچکا ہے کیون دردِ دندان وغیرہ ایک ہی جانب ہوا تھا - اور اسیطور سے آپکو یہ بھی بغیر دقّت کے معلوم ہو جاویگا کہ کیون میرے مریض کی صرف بائین ٹانگ مین ہی گٹھیا ہوئی تھی + متواتر برسون تک اپنی بائین کروٹ سے ہی وہ سویا کرتا تھا - اِسوجہ سے بار (فارن میٹر کا) ایک ہی جانب ہوا تھا +

سب سے پچھلے مریض کا علاج کرنے کے تھوڑے عرصہ بعد شہر مگڈمی برگ مین ایک ایسے واقعہ گٹھیا کے متعلق جسکو کہ عجیب خیال کرتے تھے - مشورہ لینے کے لیئے مجھے بُلایا + پس مین گیا - اور دیکھا کہ مریض بالکل معمولی قسم کا تھا - صرف علامات بہت سخت تھین + گھٹنا اور ٹخنے نے حد سوجے ہوئے تھے اور درد کرتے تھے اور گھٹنے کے اوپر کا حصہ بھی بہت سوجا ہوا تھا - پس مریض اپنی ٹانگ سیدھی نہین کرسکتا تھا + اُسنے مجھ سے کہا کہ اُسنے اپنی زندگی مین بہت تکلیف اُٹھائی تھی - مرض نے ہر سال اُسپر حملہ کیا تھا اور ہر دفعہ مرض زیادہ بگڑتا گیا + سر سے پیر تک وہ شخص مادّہ ناقص سے بھرا ہوا تھا + نیا فارن میٹر (مادّہ غیر) اُسکے گھٹنے کی طرف دباو ڈال رہا تھا حالانکہ پُرانا واپس جانا چاہتا تھا[۵۱] سختی جلد آگئی ہوتی اور تب یہ مرض نقرس ہو گیا ہوتا + اسکی وجہ تھوڑی سی یہ تھی کہ مرض کا اب تک ہمیشہ مقامی علاج گرمی سے کیا گیا تھا + یہہ سچ ہے کہ اس[۵۲] علاج مین حالت تبدیل ہو گئی تھی اور ظاہر اشفا ہو گئی تھی - لیکن درحقیقت مرض محض تبدیل ہو کر - مرض مزمن ہو گیا تھا - مواد خاموش پڑا تھا لیکن ہر قسم کی جدید سٹرن سے حرکت مین آنے کے لیئے طیار تھا +

---

۵۱ یعنی اگر علاج ٹھیک ٹھیک میرے طریقہ سے شروع نہوا ہوتا تو گھٹنے مین سختی آگئی ہوتی اور یہی پھر نقرس کہلاتا +

۵۲ یعنی مقامی علاج مین جو ہمیشہ گرمی سے کیا گیا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجاپن وغیرہ
مقامات معلول اولاً بذریعہ اسپیٹم ہاتھ ملائم کیے گئے اور مادہ ناقص کو کھینچنے کے لیے بہت دیر دیر تک ٹھنڈے غسل لیئے گئے +

چند ہی دنون مین اس علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی حاصل ہوئی +

ایک مرتبہ ایک عورت نے جسکے کہ ہاتھ اور پیرون مین مرض نقرص کی بہت ہی تکلیف تھی مجھسے مشورہ لیا + اُسنے کہا کہ تمام علاج جو کہ ابتک کیئے گئے ہین بے سود ہوئے ہین + مینے اُسکو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اوسکی بیماری محض ہاضمہ ناقص کے باعث ہوئی ہو اور افاقہ جب ہی ممکن ہے جبکہ آخر الذکر (یعنی ہاضمہ) درست ہوجاوے اور جبکہ انتڑیان[۱] اور جلد[۲] اپنے اپنے کامون کو مناسب طور سے کرنے لگین + مین نے اُسکے لیئے تین فریکشن سٹنر یا تہہر روزانہ تجویز کیا۔ نیز مناسب غذا تاکہ کوئی نیا فارن میٹر (مادہ غیر۔ مادہ فاسد) جسم مین داخل نہوجاوے + چند ہفتہ بعد جوڑ اسقدر سرد نہ رہے جیسے کہ پیشتر سرد تھے۔ بلکہ کافی گرم ہوگئے ذرا سے فاصلہ پر گرمی صاف طور سے محسوس ہوسکتی تھی + پس ٹھنڈے غسلون نے جسم مین سردی پیدا نہین کردی تھی بلکہ گرمی + اُنکا کام فارن میٹر کو دور کردینے کا ہے اور اس طریقہ مین خون مین عمدہ دوران پیدا کردینے کا۔ جس سے گرمی صحیح آجاتی ہے + تھوڑے عرصہ کے اندر جوڑون مین سے حرارت رفع ہوگئی اور جسم مین اصلی (قدرتی) درجہ کی گرمی آگئی۔ مریضہ کو آرام ہوگیا +

مرض نقرس کا ایک دوسرا واقعہ۔

ایک خاندان مین جہان کہ مینے چند ہفتے بچون کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا تھا۔ مجھے ایک چھوٹے کمرہ کے اندر بلایا گیا جس مین کہ مجھ سے کہا گیا کہ اُن بچون کی دادی رہتی ہے + اوسنے مجھسے ایک بات کہنے کی اکثر خواہش ظاہر کری تھی + اوسنے کہا "مین دیکھتی ہون کہ میرے پوتون کے علاج مین آپ کو کیسی کامیابی ہوئی ہے۔ کیا آپ میری بھی امداد نہین کرسکتے؟ مین بڑی تکلیف مین ہون اور اُن تمام لوگون کو جو میرے گرد رہتے ہین بہت بڑی تکلیف دیتی ہون۔ مین تین سال سے پلنگ پر پڑی ہون" + مین نے مختصراً جواب دیا "یہہ بالکل ممکن ہے۔ اگر چند حالتین مہیا کرلی جاوین۔ یعنی یون کہیئے کہ

[۱] انتڑیون کی راہ سے پائخانہ خارج ہوتا ہو۔ [۲] جلد کی راہ سے پسینہ خارج ہوتا ہو اور مواد بشکل اخراج سے معلوم نکلتا رہتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتڑیون۔ گردون اور جلد کا پہلے سے عمدہ فعل + آپ کی بیماری اخراج مواد مین نقص آنے سے پیدا ہوئی ہے" "مسٹر کیو ہنی شاید اس بات مین آپ صحیح ہین۔ واقعی مین اسمین بڑی خوش ہوئی۔ کئی سال سے مجھے پسینہ نہین آیا ہے پیشتر مجھے بہت پسینہ آیا کرتا تھا + انتڑیونکا بھی یہی حال ہے۔ چوتھے پانچوین یا چھٹے دن ایک دفعہ۔ ورنہ میرا ہاضمہ اچھا ہے"

لوگون کو یہہ اکثر کہتے ہوئے سنا جاتا ہے کہ اُن کا معدہ اور ہاضمہ بہت ہی عمدہ ہین، صرف اُن کو قبض کی تکلیف ہے + یہہ ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ لوگ عمدہ ہاضمہ سے کس قدر کم واقف ہین + مین نے مریض کو جواب دیا کہ "ہان۔ غذا جسم مین داخل تو آسانی سے ہوتی ہے لیکن ٹھیک ٹھیک باہر نہین نکلتی + اور اُن چیزونکا کیا ہوتا ہے جو کہ جسم کے اندر داخل ہوتی ہین؟ نقرس ناقص ہاضمہ کا نتیجہ ہے۔ اس سے کچھ کم و بیش نہین ہے" + یہ بات اُس ضعیفہ کو جسکو ستر وان سال تھا معقول معلوم ہوئی۔ اور اُس نے مجھ سے درخواست کری کہ اُسکا ایک یا دو دن کے اندر علاج شروع کر دیا جاوے + مین نے اپنے یہان کی غسل دینے والی عورت بھیجدی اور وہ طریقہ جسمین کہ غسل لیئے جانیکو تھے تجویز کر دیا + مریضہ کو تین غسل روزانہ لینے پڑے جنکے بعد کو اُسکو بستر مین اس غرض کے لیئے رکھا گیا کہ اگر ممکن ہو سکے تو اوسکو پسینہ آجاوے + اُسکو پسینہ بمقابلہ ہماری امید کے جلد آنا شروع ہو گیا۔ اور ہر غسل کے بعد ایسا کھل کر آتا تھا کہ شب کے وقت اُسکی رات کی پوشاک دو مرتبہ تبدیل کرنی پڑتی تھی + چند ہفتہ مین اُسکو اسقدر افاقہ ہو گیا تھا کہ وہ بلا تکلیف کے اُٹھ سکتی تھی اور اپنے کمرے مین ٹہل سکتی تھی +

اس مریضہ کو نقرس کا مرض تھا + سبب اول یہ تھا کہ اُسکا ہاضمہ بیقاعدہ تھا۔ اور اُس کے ناقص ہاضمہ کے پہلے اثرون مین سے ایک کا نتیجہ گٹھیا ہوا + مریضہ نے ایک دن مجھ سے کہا کہ "جبتک کہ میری دُکان موجود تھی تب تک مجھے ہمیشہ بہت کام کرنا پڑتا تھا۔ اور اپنے گٹھیا کے دردون پر زیادہ توجہہ نہ کری۔ لیکن بعد دوکان چھوڑنے کے مجھے نقرس کا مرض ہو گیا" دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ گٹھیا کی خبر نہ لی گئی تو نقرس پیدا ہو گیا +

عرق النساء بھی کولہے کے جوڑ مین سوزش دورم کے علاوہ کچھ اور چیز نہین ہے۔ یہہ بھی اسی طریقہ مین پیدا ہوتا ہے جسمین کہ گٹھیا۔ اور پس اوسی طریقہ مین اچھا بھی ہو جاتا ہے + میرا ایک پیشتر کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ
مریض جو کچھ اپنے شکریہ مین تحریر کرتا ہے اُسکو سُنیئے۔

"اپنے ناقابل بیان تکلیفات کے شفا ہونے کے بارہ مین اپنی دلی مشکوریون کو آپ کی خدمت مین اس تحریر کے ذریعہ سے بھیجتا ہون +

۱۸۸۵ء کے موسم خزان مین بائین کولہے کے شدید درد مین جسکے ساتھ کہ سختی بھی لگی ہوئی تھی مبتلا ہوا۔ اسکے بعد داہنے کولہے مین اور زیرین حصہ کمر مین (درد ہوکر) تمام جسم مین سختی اور اکڑاپن بڑھ گیا + اُس حکیم نے جس سے کہ مینے علاج رجوع کیا مرض کو عرق النساء تشخیص کیا + اسکے طریقہ علاج نے سخت فوٹوفوبیا (روشنی کا خوف) نس ٹیگمس (آنکھ کے پپوٹونکا کانپنا)۔ چہرہ مین تیز درد۔ سر مین بھاری پن بائین بازو اور ہاتھ مین بہت ہی سخت درد اور اینٹھن کی تکلیفات اور عام طور سے پوری کمزوری۔ اور ایزاد کردین۔ یہانتک کہ مین نہ تو اپنے پاجامے اور جوتے نکال سکتا تھا۔ اور نہ بغیر مدد کے پلنگ پر لیٹ سکتا تھا + بوجہ بہت شدید درد کے میرے بال تھوڑے عرصہ مین بہت سفید ہوگئے +

"بارہ سے زائد اس شہر کے مشہور پروفیسرون اور ڈاکٹرون نے میرا علاج ناکامیابی کے ساتھ کیا تھا اور چند لکچرار یونیورسٹی نے بھی مجھے بطور ایک عجیب مریض کے طالبعلمونکو مشاہدہ کرایا تھا + ایک نوجوان طبیب نے سرکاری میڈیکل سند حاصل کرنے کے لیئے امتحان پاس کرنے کی غرض سے مجھے (اپنے امتحان کا) ایک مضمون قرار دیا + مین نے ایک ایک مرتبہ اکثر مہینون تک میونی سپل شفاخانہ اور یونیورسٹی کے کمزور بیمارون کے علاج گاہ مین قیام کیا + آخرش لیپزگ یونیورسٹی پالی کلینک کے ایک ڈاکٹر نے مجھے ۱۸۸۹ء مین مسٹر لوی کیوہنی سے جو کہ اُسوقت مین عوام کو لکچر دیتے تھے مشورہ لینے کی صلاح دی + ۲۳ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مین نے مشورہ حاصل کیا +

"۲۴۔ جنوری کو مین نے اُس کے غسل شروع کیئے + اول ہی غسل سے پیشاب بہت آیا۔ پیٹ دوچھوٹا ہوگیا۔ سر ہلکا معلوم ہوا۔ اور برسون بعد اول ہی مرتبہ مین بلامدد لکڑیون کے۔ جنکا کہ استعمال برابر ابتک رہا تھا۔ چلنے کے قابل ہوا + اُسی دن مین نے یونیورسٹی پالی کلینک کے پروفیسران کی درخواست پر اپنے آپ کو اُنکے روبرو پیش کیا تاکہ اپنی حالت مین حیرت انگیز ترقی ہونے کا ثبوت اُن سے حاصل کرون +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"تین ہفتہ تک آپ کے مجوزہ طریق علاج کو پورے طور سے کرنے کے بعد مین ایک جماعت عام مین بتیس یا تینتیس طلبا کی موجودگی مین ۱۳ر فروری ۱۸۸۹ء کے دن آپ سے یہ رپورٹ کرنے کے قابل ہوا کہ مین کامل حالت تندرستی مین ہون - اور ساتھ ہی ساتھ اپنے کلام کی تائید مین ہر قسم کے حرکات کا نظری مشاہدہ کرایا +

"اسوقت سے مین بالکل اچھا رہا ہون اور کام کرنے کے قابل ہون + مین ایک سو پاؤنڈ (قریب پچاس سیر) کا وزن ہر ایک ہاتھ مین لیجا سکتا ہون - حالانکہ پیشتر مین ہاتھ ہلا بھی نہین سکتا تھا اور کام کرنے اور بوجھ لیجانے کا تو ذکر ہی کیا ہے + ۱۸۸۵ء کے موسم خزان سے ۲۳ر جنوری ۱۸۸۹ء تک لیپزگ شہر کے سربرآوردہ حکما نے میرا علاج کیا تھا - میری حالت دمبدم زیادہ خراب اور ردی ہوتی گئی تھی + آپنے اپنے نئے طریق علاج سے مجھے ۲۳ر جنوری اور ۱۳ر فروری ۱۸۸۹ء کے درمیان حالت تندرستی اور کام کرنے کی قابلیت کو پہونچا دیا +

"لیپزگ ہینرک - کے"

اب ہمکو سرد ہاتھ اور پیرون کی اور گرم سر کی اصلیت پر غور کرنے دیجیئے + ہم سب لوگ جانتے ہین کہ سر واقعی سرد ہونا چاہیئے - اور ہاتھ اور پانون گرم - لیکن ہمکو اکثر اسکے بالکل ضد حالت ملتی ہے + اب دیکھیئے کہ یہ علامات مرض کیسے پیدا ہوتی ہین + مین نے اپنے کسی پہلے لکچر مین کہا تھا کہ بغیر بخار کے کوئی مرض نہین ہوتا اور بغیر مرض کے کوئی بخار نہین ہوتا + پس میرے کہنے کے مطابق یہ حالت بھی ایک قسم کی حالت بخار ہونی چاہیئے + یہہ کہ گرم سر کی حالت مین واقعی ایسا ہوتا ہے - اسمین کوئی شخص شک نہین کرتا + سرد ہاتھ اور پانون کا علامات بخار خیال کیا جانا گمان کمتر ہے + لیکن مین دعوی کے ساتھ کہتا ہون کہ دونون یعنی گرم سر اور سرد ہاتھ اور پانون ایک ہی طریقہ مین پیدا ہو جاتے ہین + یہہ کس طور سے ہوسکتا ہے؟ ہر مرض جسم کے اندر فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) کی موجودگی سے پیدا ہوتا ہے + بخار یعنی سڑن کے ذریعہ سے یہہ مادہ پیڑو کے مقام سے چلکر جسم کے بعید از بعید حصون مین جاتا ہے + کچھ تو ان مقامات بعید مین اکھٹا ہو جاتا ہے یعنی سر - پانون اور ہاتھون مین + جوش کھاتا ہوا مادہ اگر پانون اور ہاتھون مین پہونچتا ہے تو وہان اسکو بہت ہی کم رکاوٹ ملتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

فارن میٹر (مادہ فاسد) اول پیر کی انگلیون مین اور انگوٹھون مین جمع ہوتا ہے۔ اسکے بعد پانون مین اور اسطور سے رفتہ رفتہ گردش خون کو کم کرتا ہوا اور پس گرمی کو گھٹاتا ہوا اوپر کی جانب ٹانگو نمین کو پھیلتا ہے + ہاتھون کی بھی یہی کیفیت ہے + بہت سے لوگون کے اول صرف انگلیونکے سرے ہی سرد ہوتے ہین بعضون کا صرف ایک پیر۔ بعدازان برسونکے عرصہ مین اُن لوگونکو ٹانگونکی بھی شکایت ہونے لگتی ہے جوکہ گھٹنون تک سرد ہوجاتی ہین + گرم پایتابون کا استعمال کیا جاتا ہے مگر وہ بھی زیادہ عرصہ تک مدد نہین کرتے + سمور کے جوتے بھی چندروزہ ہی آرام پہونچاتے ہین۔ پھر ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ کوئی گرم کپڑا کام نہین دیتا + پانون اب گرم نہین کیے جاسکتے + اس سے یہ بات صاف ہوگئی جیساکہ مشہور ہے کہ پوشاک جسم کو گرم نہین کرتی بلکہ جسم پوشاک کو گرم کرتا ہے + اور اگر شروع مین گرم پوشاک کسیکو سردی معلوم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے تو سبب یہ ہے کہ ہاتھ پیرون مین ابھی کچھ مقدار حرارت باقی ہے جوکہ موٹے کپڑون مین پہونچتی ہے اور اُنمین قائم رہتی ہے + لیکن یہ حفاظت جوکہ گرم کپڑون سے ملتی ہے بہت عرصہ تک نفع نہین دیتی + جلد سے مواد کے خارج ہونے اور خون کی صحیح گردش مین جب کبھی کہ رفتہ رفتہ کمی آویگی تو گرم سے گرم پوشاک بیکار ہوجاوے گی +

سر کی کیفیت بالکل ہی اسکے مختلف ہے + دماغ جسمین کہ کافی خون پہونچتا رہتا ہے۔ بمقابلہ ہاتھ اور پانون کے اس مادہ فاسد (فارن میٹر) کو جو اُسپر دباؤ ڈالے ہوئے ہے بہت ہی زیادہ روکنے کی قابلیت رکھتا ہے + پس بہت زیادہ رگڑ اسکا نتیجہ ہے اور اسکا نتیجہ گرمی ہے[۵۱] + اس طریقہ مین معاملہ ہوگیا + وہی بات جس سے کہ ہاتھ اور پانون سرد ہوجاتے ہین۔ ٹھیک ٹھیک سر کو اولاً گرم کردیتی ہے + لیکن سر مین گرمی بھی جلد یا دیری سے ختم ہوجاتی ہے + اپنے مطب مین۔ مین نے کافی مریض ایسے دیکھے ہین جنکے کہ سر بالکل ٹھنڈے ہوگئے تھے + پس اسجگہ بھی ایک حد ہے + جبکہ مادہ فاسد (فارن میٹر) بہت بڑی مقدار مین سر کی طرف دباؤ ڈالتا ہے تو کچھ عرصہ بعد یہان بھی روکاوٹ جاتی رہتی ہے اور سر اس طریق مین سرد معلوم ہونے لگتا ہے + اس خیال کی صحت کا ثبوت صرف اُن ہی شفایابیون کے ذریعہ سے دیا جاسکتا ہے جوکہ اُس علاج سے جو اس خیال پر مبنی ہے حاصل ہوئین ہین + اگر کوئی مریض

[۵۱] یعنے رگڑ کا نتیجہ گرمی ہے۔ رگڑنے سے گرمی پیدا ہوتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھ اور پاؤن کی سردی اور سر کے اندر جلن کے احساس سے آرام ہونا چاہتا ہے تو اُسکو
اپنا علاج اسی جگہ سے شروع کرنا چاہیئے جہان سے کہ سٹرن (جوش) شروع ہوئی یعنی پیروں
سے + ہاضمہ درست کرنا چاہیئے اور تب ہاتھ اور پاؤن گرم - اور سر سرد ہو جاوے گا + سر
جو کہ سرد ہو گیا ہے اوّل گرم ہو جاوے گا اور تب مناسب سردی حاصل کرے گا[۵۱]
اور یہ بات ہزارون مریضون مین دیکھی گئی ہے - میرے مطب مین روزانہ نئی نئی
مثالین اسکی ملتی ہین + اس موقع پر مین یہ بات اور کہونگا کہ سر و ہاتھ اور پاؤن
کے مرض مین مبتلا اشخاص ہمیشہ خاصکر گٹھیا کے حملون مین گرفتار ہوا کرتے ہین +

اب مین اعضا کے مُڑ جانے یا ٹیڑھے ہو جانے کا ذکر کرتا ہون +

آپکو میرے بیان سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بیماری کی جملہ شکلونکا - جنکا کہ ذکر ابتک کیا گیا
سلسلہ ایک ہی مشترکہ سبب سے ملایا جا سکتا ہے + ممکن ہے کہ اسپر بھی آپ تعجب کرین کہ نقرس اور
گٹھیا سے مین سیدھا جسم کی شکل مین تبدیلیون مثلاً اُبھرے ہوئے کندھے - ریڑھ کا ترچھا ہونا -
اعضا کا مُڑ جانا اور اینٹھ جانا - وغیرہ وغیرہ پر آتا ہون + اور تاہم ان آخر الذکر کی بھی - جیسا کہ
مین آپ کو دکھلاؤنگا - وہی مشترکہ اصلیت ہے جو کہ اُن امراض کی جنکا ابھی ذکر ہو چکا ہے
یعنی جسم مین فارن میٹر (مادہ فاسد) کا بار اور جسم کے مختلف حصون مین اُسکا زیادتی کے ساتھ
جمع ہو جانا + یہ امراض بسا اوقات ساتھ ہی ساتھ نمودار ہوتے ہین + اگر ہم انکا سبب دریافت کرنے لگین تو
آپ لوگ خود ہی یون جواب دیوینگے کہ "یہ تبدیلیان صرف مادہ فاسد (فارن میٹر) کے اکھٹے ہو جانے
سے ہی ہونا ممکن ہین - وے ایک قسم کی بڑھے ہوئے درجہ کی مرض نقرس ہین" اور آپ کا جواب صحیح ہے لیکن
ان باتون کو کہ کس طریق مین یہ جمع ہوا - اور کسطور سے اسنے رفتہ رفتہ ایک خاص مقام تک اپنا راستہ
نکالا - مین آپ کو چند مثالون کی امداد سے سمجھاؤنگا + تجربہ اس بات کو دکھلاتا ہے کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کو
جسم مین بڑے بڑے اُبھار اور تبدیلیان پیدا کرنے کے قابل ہونے مین بہت عرصہ
لگتا ہے - اس کام مین برسون صرف ہو جاتے ہین + بعض اوقات جسم کو کسی مرض
(حاد) کے ذریعہ سے اسقدر زیادہ مادہ فاسد خارج کر کے اتنا وقت ملجاتا ہے کہ اوبھار

[۵۱] یعنے جو کہ بیمار ہو کر گرم ہوا تھا اور پھر مرض کی وجہ سے ہی سرد ہو گیا ہے + اسکا ذکر گذشتہ صفحہ ۸۳ مین آیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل ونقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑجانا - لنگڑا اور لنجاپن وغیرہ

اور تبدیلیان چندے رفع ہوجاتی ہین - پس ممکن ہے کہ قبل اسکے کہ ابتدائی حالتون کے بعد بدشکلی پورے طور سے پیدا ہو برسون گذر جاوین + پس وہی فارن میٹر جو کہ ایک حالت مین چیچک سیتلا پیدا کرتا ہے - دوسری مین ٹائیفائیڈ فیور (بخار) - تیسری مین ڈفتھیریا وغیرہ - وہی ان بدشکلیون اور اعضا کے مڑجانے کا بھی سبب ہوجاتا ہے جبکہ جسم مین کافی قوت اس مادہ کو بذریعہ کسی مرض حاد کے خارج کردینے کی نہین رہتی ہے + فاسد مادہ عموماً خاص جگہون مین جمع ہوتا ہے - زیادہ تر اونمین جنمین کہ یہ جسم کیلئے کم از کم تکلیف دہ ہوتا ہے اور جہانتک ممکن ہوتا ہے اُن حصون سے دور رہتا ہی جنمین کہ حرکت متواتر ہوتی رہتی ہی + پس جبکہ اجتماع مواد فاسد ایسے مقام پر ہوتے ہین جہان کہ اعضاء رئیسہ واقع نہین ہین تو مرض خود بہت تھوڑی ہی بے چینی پیدا کریگا - لیکن بیرونی تبدیلیان رفتہ رفتہ توجہ کو اپنی جانب مائل کراتی ہین اور تمام ممکن الوقوع تشریحات تلاش کیجاتی ہین + معمولاً اسکا الزام پیشہ پر لگیگا جسمین کہ جسم کے ایک ہی جانب سے کام لیا جاتا ہو - یا کسی خاص عادت پر جیسے کہ سیدھے نہ بیٹھنا + بیشک یہ بات کچھ کچھ ایسی ہی ہے - لیکن اس قسم کی عادات صرف راستہ[۵۱] اختیار کرنے مین مدد دیتی ہین اور اس لیئے تبدیلی کی صورت پر ایک قسم کا محض اثر ڈالتی ہین + پورے تندرست آدمیون مین جب تک کہ وہ کام کے وقت تو آرام لیوین اور جسم کو کچھ کچھ عرصہ بعد نقصان کے پورا کرنے کے لیئے فرصت دیوین - جھک کر بیٹھنے سے ٹیڑھا پن نہین آسکتا ہے +

اسطور سے مینے اکثر دیکھا ہے کہ دیہات کے لوگ جو کہ تمام دن جھک کر کام کیا کرتے ہین اونکا ایک بہت ہی عمدہ اور سیدھا قد نظر آتا ہے جب کہ وے سیدھے کھڑے ہوتے ہین + اگر یہ لوگ تندرست نہ رہے ہوتے تو اُنکی شکل پر یقیناً فارن میٹر (مادہ غیر) کا اثر پڑا ہوتا + ابتدا مین بہت سے لوگ اپنے روز افزون بھدّاپن کو دوسرونکی نگاہ سے درزی اور پوشاک قطعہ کرنے والون کی امداد سے چھپانے کی کوشش کرتے ہین - لیکن کچھ زیادہ عرصہ تک ایسا کرنا غیر ممکن ہے + بدنمائی کی بھی قسمین بہت مختلف ہین + پیشہ - عادات - سونے کی حالت مین طریقہ جو اختیار کیا جاوے اور زیادہ تر اصلی مزاج کی وجہ سے یہ پیدا ہوتی ہی[۵۲] + شکل سے دو اشخاص ایسے ملینگے جنکی کہ شکلین یکسان ہی ہون - تاہم خاص

[۵۱] یعنے مادہ فاسد کو اُسکا راستہ اختیار کرنے مین + [۵۲] مراد ہے بدنمائی سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاص تندرست شکلین پہچانی جاسکتی ہین - جو کہ تصاویر ذیل مین مین آپ کو دکھلاؤنگا +

تصویر ۱ سے سے ایک شخص قریب قریب تندرست شکل کا ظاہر ہوتا ہے - یہ فوراً معلوم ہوجاتا ہی کہ اُسکے اعضا بہت ہی عمدہ مناسبت سے واقع ہوئے ہین + نہ تو کوئی چیز بہت چھوٹی ہے نہ بہت لمبی - نہ بہت موٹی اور نہ بہت پتلی - تمام اعضا سڈول واقع ہوئے ہین +

تصویر ۲ سے ایک مختلف نظارہ معلوم ہوگا + بائین جانب کی تبدیلیان - یعنی ایک چوتڑ کا اوپر اور نیچے دونون جانب دراز ہوجانا آپ کو فوراً معلوم ہوجاویگا + دونون مین سے آخر الذکر (یعنی نیچے کی جانب کا) اولاً خود دکھلائی دیوے گا کیونکہ فارن میٹر پیڑو سے چلنا شروع ہوتا ہے اور اس لیئے تبدیلی ہمیشہ اسی مقام کے گرد پیش مین شروع ہوتی ہے + قبل اسکے کہ کندھا اوپر کو اُبھر گیا ہووے یہ حالت برسون تک قائم رہی ہوگی + اگر اُسکے رشتہ مندونکو نیچے کی جانب کی درازی مناسب وقت مین نظر آگئی ہوتی اور اُنہون نے خطرہ کو نگاہ کرلیا ہوتا تو یقیناً اُنہون نے معقول طریقہ علاج کے شروع کرنے مین دیر نہ کی ہوتی + واقعی مین کسی شخص کو ایسی حالت مین الزام نہین لگا سکتا کیونکہ وہ طریقہاے علاج جو اسوقت تک جاری ہین ایسے امراض کا ذرا بھی علاج نہین کرسکتے اور زیادہ تر تو اُنکو امراض ہی نہین جانتے + وہ شخص جسکی ایسی شکل بگڑ جاتی ہے اُسکو کریپل[۱] کہدیتے ہین اور بس ایسا کہنے پر معاملہ ختم ہوجاتا ہے + لیکن یہ بات کہ یہ بدنمائی کیسے پیدا ہوئی یعنی کن اسباب نے اسکو پیدا کیا غالباً پیشتر کبھی نہین جانی گئی + میرا نیا طریقہ علاج جبکہ اُسکے سامنے ایسے مریض آتے ہین ایسا لاچار نہین ہوجاتا ہے جیسے کہ پیشتر کے علاجون کے طریقے ہوجایا کرتے تھے - اور طریقہ شفایابیون نے جو کہ اس علاج مین حاصل ہوئی ہین اسکے صحیح علاج ہونیکو بہت مختلف حالتونمین ثابت کردیا ہے + میرے اصول ہمیشہ میرے عمل کرنے کے بعد قائم کیے گئے ہین +

مادہ فاسد جسم مین خاصکر بائین جانب جمع ہوگیا ہے - اس موقع پر بھی اسکا پھیلنا ٹھیک ٹھیک اوسی طریقے مین واقع ہوا ہے جیسا کہ اُسی پھیل جانے والی بوتل مین جس مین کہ جوش کھاتا مادّہ صرف بائین جانب ہی اکھٹا ہوا تھا + مادّہ کو زیادہ جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب باہر جانے کا راستہ نہین ملتا ہے تو متواتر دباؤ ڈالکر یہ مادہ - اطراف کو پھیلا دیتا ہے +

[۱] کریپل انگریزی مین لنگڑے - لنجے یا اُس شخص کو کہتے ہین جسکا کوئی عضو اپنے فعل طبعی کی قابلیت سے محروم ہوگیا ہو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مُڑ جانا۔ لنگڑا اور لُنجا پن وغیرہ

اب اگر جوش کھاتا ہوا مادّہ صرف بائین جانب ہی جیسے کہ اس موقع پر ہوا ہے واقع ہو تو وہ جگہ جو کہ معمولاً پھیلے گی وہ صرف یہی آخر الذکر[۵۱] جگہ ہو گی +

میرے نئے طریق تشخیص یعنی سائنس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے یہ مرض آسانی سے محض

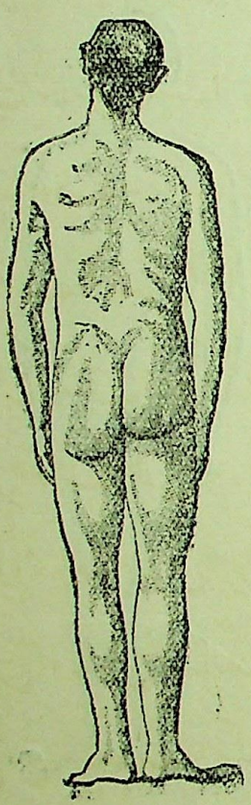

تصویر بی

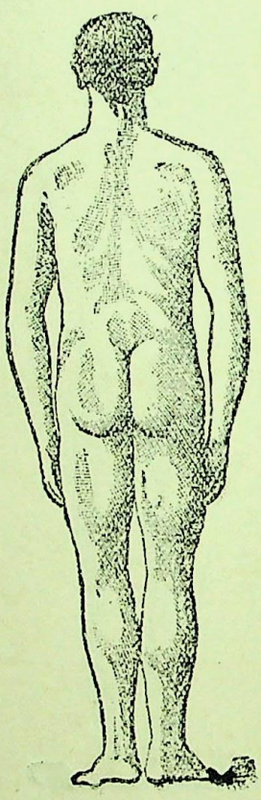

تصویر اے

ابتدا میں ہی شناخت کر لیا گیا ہوتا۔ اور مناسب طریقہ علاج جسم سے اس بار کے سبب یعنی فارن میٹیر (مادہ فاسد) کے نکالنے کے لیئے اختیار کیا گیا ہوتا + برسوں قبل اس بات کے کہ چوتڑوں کے بائین جانب کوئی درازی ظاہر ہوتی گردن کے بائین جانب زیادتی[۵۲] بار کا ہونا دریافت ہو گیا ہوتا + اور اب جب کہ ہمنے جملہ امراض کی وحدانیت کو

۵۱ مراد ہے بائین جانب سے + ۵۲ یعنی بار مادّہ فاسد۔ مادّہ فاسد کا بوجھ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جان لیا ہے اور اس بات کو جانتے ہین کہ یہ تفاوت اُسی فارن میٹر کی وجہ سے ہوا جس سے کہ دوسری حالتون مین ٹالیفس بُخار۔ ڈفتھیریا وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ تو ایسی بدنمائیون کا روکنا اور اُنکا شفا کرنا دونون باتین آسان ہین +

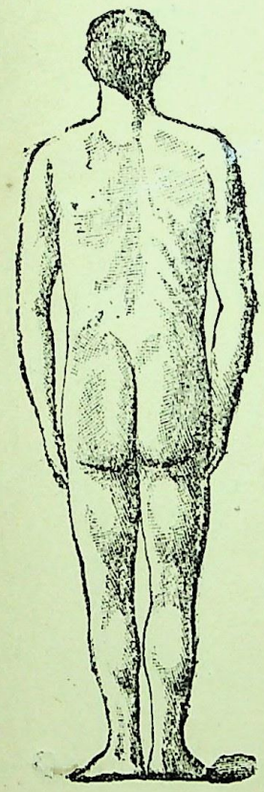

تصویر سی

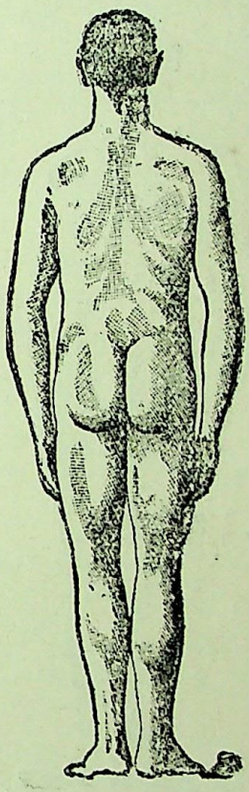

تصویر اے

لیڈیز اور جنٹلمین۔ آپ نے اب اول دفعہ اس بات کو سُنا ہے کہ کُبڑاپن اور جسم کی بدنمائی کیسے پیدا ہوتی ہین + اب مین آپ کو اور زیادہ تمثیلات سے دکھلاؤنگا کہ یہ تمام صورتین ایک ہی سبب سے پیدا ہوتی ہین +

اوپر کی تصویر سی مین ایک ایسا جسم آپکی نظر کے سامنے ہی جسمین کہ سُرین دونون جانب سے دراز ہوگئی ہین + اولاً شاید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ کو محض ایک موہوم خیال اس امر کا ہوا ہوگا کہ اس جسم مین جو کہ اس موقع پر دکھایا گیا ہے بیحد مناسبتِ اعضا کی کمی ہے - لیکن تصویر اے کے ساتھ مقابلہ کرنے سے فوراً یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اس مین کل دھڑ بہت لمبا ہے - حصہ زیرین خاصکر ایسا ہی ہے جسکی وجہ سے کہ ٹانگین اور گردن

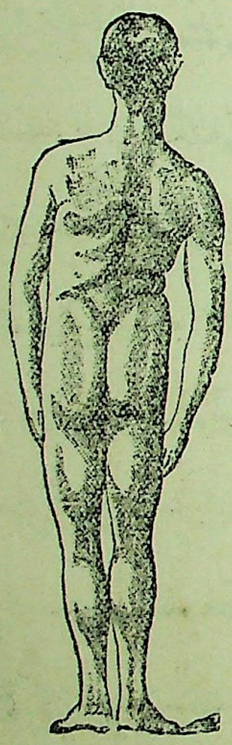

تصویر - ڈی

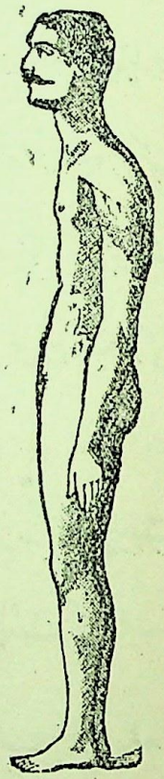

تصویر - ای

بہت چھوٹی ہوگئی ہین - آخر الذکر تھوڑی سی کندھون کے بیچ مین چھپ گئی ہے + اس حالت مین سرین مین محض ایک ہی جانب فارن میٹر کا بار نہین ہوگیا ہے بلکہ یہ بار کل مین برابر پھیلا ہوا ہے - اسکی وجہ سے کل سرین دونون جانب سے مادہ فاسد نے برابر دراز کر دیئے ہین + ان حالتون مین یہ بھی ہوتا ہے کہ مادہ اوپر کو زور کر کے گردن کے راہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرمین کو جاتا ہی۔ اور تب سر کی ایک غیر معمولی شکل پیدا کر دیتا ہے جیساکہ آپ لوگ اکثر دیکھتے ہونگے + مین پھر آپکو اُس بوتل کی یاد دلاتا ہون جسکے اوپر کہ ہمنے ربڑ کی ٹوپی[1] پہنائی تھی + سرمین تبدیلیان ایک اور اسکے مثل طریقہ مین پیدا ہوتی ہین جس طریق مین کہ بوتل کے اندر پیدا ہوئی تھین +

مگر اکثر اوقات ان شکلون کے بالکل برعکس بھی حالت آپ کے دیکھنے مین آوے گی۔ یعنی کہ ٹانگین اور بازو تو بہت لمبے اور دھڑ اُنکے لحاظ سے بہت چھوٹا + پھر بھی سبب ایک ہی ہے۔ صرف اس حالت مین فارن میٹر شروع کے ہی زمانہ مین ان آخری[2] حصون مین داخل ہوگیا اور اس لیئے دھڑ کئی سال تک ان اعضا کی بڑھن کے ساتھ ساتھ قدم نہ رکھ سکا +

کوئی شخص شکل سے ہی اس بات کو خیال مین لائیگا کہ ہم اپنے سادہ طریقہ سے ان جملہ حالتون مین اعضاے بدن مین پوری مناسبت پیدا کر سکتے ہین + واقعی قبل اسکے کہ حالت مزمن پھر درست کیجا سکے میرے طریق علاج کو متواتر برسون تک مناسب طور سے معمولاً جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب کہ جسم بہت پورانا ہوگیا ہے اور پس ضروری قوت اصلی اُسمین سے جاتی رہی ہے تو پورے طور سے شفا کرنا غیر ممکن ہو جاتا ہے +

تصویر ڈی (صفحہ ۸۹) مین ایک ایسی شکل ہمکو دکھلائی دیتی ہے جو کہ بدقسمتی سے زمانہ حال مین بہت عام ہے۔ مادّہ نے جمع ہوکر کمر کا اُبھار پیدا کر دیا ہے جسکی وجہ سے کہ ایک ہی وقت مین سینہ کا صحیح طور سے بڑھنا رُک گیا ہے۔ پس آخر الذکر[3] کی شکل ظاہر اطور سے چپٹی دکھلائی پڑتی ہے + قریب قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ کمر مین زیادتی کی گئی ہے وہ سینہ کی جگہہ سے لیکر کی گئی ہے + سینہ فوراً ہی پھیل جاویگا جب کہ کمر کا بوجھ دور کیا جاویگا + اس حالت مین بھی سُرمین واقعی عرصہ دراز پیشتر سے (مادہ فاسد کا) بار اُٹھائے ہوئے ہین پس ایسی صورت مین ہمکو ہمیشہ یہ بات بھی ملتی ہے کہ پیڑو کیا تو بہت بڑا ہوگیا ہی یا بہت سخت + بعض اوقات یہ بار شروع بچپن مین یا زائیدگی کے قبل بھی موجود ہوتا ہی اور اسی وجہ سے یہ بات ہے کہ محض چار یا پانچ سال کی عمر کے بچّون مین بھی ہمکو مدوّر پشت اور چپٹا سینہ دکھلائی دیتا ہے + اس عمر مین یہ خرابی بہت جلد اور آسانی سے درست ہو سکتی ہے

نوٹ [1] دیکھو صفحہ ۳۵ + [2] ٹانگین اور بازؤن سے مراد ہے + [3] سینہ سے مراد ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل و نقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

کیونکہ ہمارے علاج مین کم عمر جسم اکثر ایک ماہ مین اسقدر زیادہ ترقی کر جاتا ہے جتنا کہ زیادہ عمر والا ایک سال مین + یہ بات واقعی نوعمری مین ضروری قوتونکے بڑھے ہوئے ہونے کے باعث سے ہوتی ہے + مین آپ کو بتلا چکا ہون کہ ہر کوئی شخص ان بدنمائیون کو اُنکے ابتدا ہی مین کس طور سے معلوم کرنے مین کامیاب ہوسکتا ہے۔ یہ بات صرف میرے سائنس آف فیشل اکسپریشن کی ہی مدد سے ممکن ہے

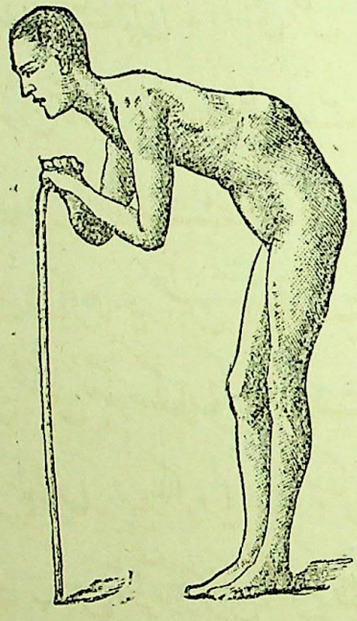

تصویر الف

مادّہ فاسد بعض وقت ایک بہت بیقاعدہ راستہ بھی اختیار کرسکتا ہی۔ یعنی ایک جانب سے دوسری جانب جاکر پھر پہلے ہی جانب واپس آجاتا ہے + یہ بات ہمکو تصویر الف (صفحہ ۸۹) مین ظاہر کی ہوئی معلوم ہوتی ہی + اس حالت مین ہم دیکھتے ہین کہ مادّہ اوّلاً بائین جانب خاصکر جمع ہوا ہے۔ لیکن درمیان مین اسکا راستہ کسی عضو سے جو اُس مقام مین موجود ہے رُک گیا ہے۔ پس یہ داہنی جانب جانے کو مجبور ہوا۔ اور بعد کو پھر دوسری جانب کو گذرا + اوپر اور نیچے ہر دو جانب کو کل بائین جانب کی درازی آپ صاف صاف ملاحظہ کرتے ہونگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیز درمیان مین اُسکا جھکاؤ داہنی جانب کو + اس موقع پر ریڑھ کی ہڈی مین ٹیڑھ آگئی ہے + اول یہ بات ہے کہ یقیناً یہ ٹیڑھ مورونی بار (فارن میٹر) کی وجہ سے ہوئی ہے + اگر ہم کندھون کو سہارنے والے طریقہ یا دیگر قسم کی پٹیان۔ جسم کو سیدھا کرنے کے لیئے استعمال کرین تو اُنسے ہم بغیر کچھ بھی آرام کیئے ہوئے مریض کو محض ایذا ہی پہونچادیونگے + درحقیقت مادّہ کو جگہ درکار ہے۔ اور میرے تجربہ مین یہ اکثر وقوع مین آیا ہے کہ مثلاً ٹیڑھی کمر کے زبردستی سے نیچے کو دبادیئے جانے کے بعد دفعتاً فارن میٹر (مادہ غیر مادّہ فاسد) سینہ پر جمع ہونے لگا + پشت کی جانب سے اس مواد کو دور کرنے کی کوشش مین تو کامیابی ہوئی لیکن اُسکے بجاے وہ مادہ صرف سامنے کی جانب پھر نمودار ہوا + وہ جگہ جو کہ مواد کے لیئے ضروری تھی اُس سے چھین نہ لی جاسکی۔ صرف اُسکے اکٹھا ہونے کی جگہ کو تبدیل ہی کرسکے +

تصویر الیف سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوتا ہے جسمین کہ فارن میٹر نے کمر کے درمیان مین اپنے قیام کی جگہ بنائی ہے اور جسم کو ایک قسم کے دوامی کُبڑے پن کی حالت مین کردیا ہے + اس قسم کا اجتماع (فارن میٹر) شاذونادر ہوتا ہے۔ کیونکہ معمولاً مواد آخر سرون کی طرف زور کیا کرتا ہے + اس حالت کو سمجھانے کے لیئے مین ایک اور عجیب تمثیل جیساکہ تصاویر جی اور ایچ (صفحہ ۹۳) مین دکھلائی گئی ہے۔ اپنے مطب سے پیش کرونگا +

اس سلسلہ مین آپکو اُن غریب گوزہ پشت۔ کبڑی کمر والے۔ لوگونکی یاد ضرور آوے گی جو کہ اس بدنمائی کی وجہ سے یقیناً بدشکل ہوجاتے ہین + اکثر اوقات ریڑھ کی ہڈی مین ہمکو بالکل ٹیڑھ نظر آتا ہے + ان مین سے بہت زیادہ حالتون مین اسکا سبب (فارن میٹر کا) مورونی بار ہوا کرتا ہے + لیکن مرض کی مختلف شکلون کا ذکر کرنے کے قبل ایک خاص قسم کی بدنمائی پہ مجھے توجہ کرنی چاہیئے۔

یہ اکثر ہوتا ہے کہ مادّہ گردن کی راہ اپنے تئین اوپر کو زور کرکے لیجاتا ہے اور سر کے اندر جمع ہوجاتا ہے + مین ذکر کرچکا ہون کہ سر کا سرد ہوجانا اس سے کسطور سے پیدا ہوتا ہے + بچون مین اس سے بہت آسانی سے سر خلاف قدرت طور پر پھیل جاتا ہے + دیگر اعضا کی مناسبت کے لحاظ سے سر کا بڑا ہونا ہمیشہ علامت کسی سخت مرض مزمن کی ہے + سر کا اسطور سے پھیل جانا اکثر زائیدگی سے قبل واقع ہوتا ہے اور اُسکا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ تکلیف کے ساتھ زائیدگی ہوتی ہے + اور یہ بات تو عام لوگونکے دیکھنے مین آتی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل و نقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

کہ بڑے سر کے بچے بہت ہی کم زیادہ عرصہ زندہ رہتے ہین + آجکے دن آپ کی توجہ اس بات کے سبب کی جانب دلائی گئی ہے جسکو کہ اسکے قبل آپ نے شاید ہی کسی سے سنا ہوگا + اس بار کی وجہہ مین آپ کو اُس بوتل کی مثال دیکر بتلا چکا ہون جسکے اوپر کہ ربڑ کی ٹوپی رکھی گئی تھی +

ان بیانات کی صحت کا ثبوت صرف اُنہین علاجون کے ذریعہ دیا جا سکتا ہے جو کہ اُن اصولون پر مبنی ہین

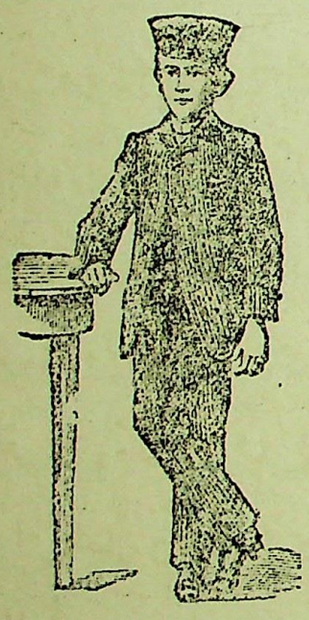

تصویر۔ ایچ

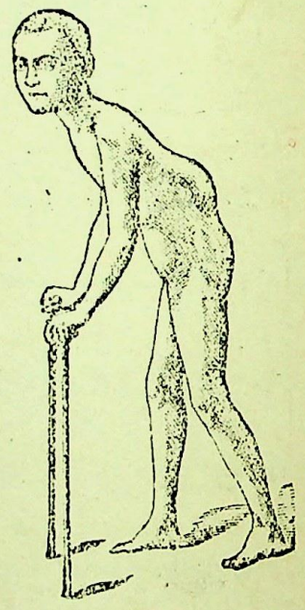

تصویر۔ جی

جو کہ سمجھائے جا چکے ہین + میری ہدایت سے ایک بڑی تعداد ایسی شفایابیون کی واقعی حاصل کیجا چکی ہے + علاج وہی رہا ہے جیسے کہ مرض کی اُن صورتون مین جنکا ذکر پیشتر ہو چکا ہے۔ اور گو یہ بات تعجب کی معلوم ہو کہ مین کبڑی کمر کو اُسی علاج سے آرام کرتا ہون جس سے کہ کھانسی اور زکام کو۔ لیکن مین اسکے خلاف کیسے کر سکتا ہون جب کہ مرض کا سبب بھی ایک ہی ہے؟ واقعات نے خود اس بات کو ثابت کر دیا کہ مین صحیح کہتا ہون۔ کیونکہ جب علاج ثابت قدمی کے ساتھ کیا جاتا ہے تو مرض کی جملہ علامات دور ہو جاتی ہین + صرف یہی ایک شرط ضروری ہے کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ جسم مین کافی قوت اصلی موجود ہے اور سلسلہ اعصاب کا تمام جسم مین کہین بھی شکست نہین ہوا ہی
پس کارروائی شفا اپنی راہ حاصل کرسکتی ہے + جو کہ مین نے پیشتر کہا ہے مین پھر اُسکو دوبارہ کہتا
ہون یعنی کہ تمام امراض (یا بلکہ مرض کی تمام صورتین) قابل علاج ہین۔ لیکن تمام اشخاص نہین +
اب مین آپ کی توجہہ اسی قسم کی چند شفایابیون پر جو کہ میرے مطب مین واقع
ہوئی ہین۔ دلاتا ہون +

۱۸۸۹ء مین ایک لیڈی مسسز۔ ایچ اپنے لڑکے عمر ۱۳ سالہ کو بچون کی گاڑی
مین لیکر میرے پاس اُن اوقات مین آئی جب کہ مین مریضون کو دیکھا کرتا ہون + وہ لڑکا ریڑہ کے
ٹیڑھے پن مین جسمین کہ درد بھی تھا مبتلا ہو رہا تھا۔ ریڑہ کے اوپر جیسا کہ تصویر جی (صفحہ ۹۳)
مین دکھلایا گیا ہے ایک بڑا اُبھار پیدا ہو گیا تھا + وہ لڑکا بہت ہی بڑی دقت کے ساتھ
دو لکڑیونکے سہارے سے چل سکتا تھا۔ اور معمولاً اُسکو گاڑی مین بٹھلا کر چلایا کرتے تھے +
مینے اُسکی والدہ سے دریافت کیا کہ کیا کیا علاج کیا جا چکا ہے + اُسنے مجھ سے کہا زائد از
دو سال تک یہ مرض ایسا تکلیف دہ رہا تھا کہ اُسکو میڈیکل مشورہ کی ضرورت ہوئی تھی + ایک مشہور
حکیم نے جو کہ شہر لیپزگ مین پروفیسر تھا لڑکے پر عمل جرّاحی کیا تھا اور اُسکو بُری طرح سے ایک
گھٹنے بڑھنے والے پلنگ اور لوہے کی تختیون اور جنبش نکردینے والے دیگر آلات کے ذریعہ سے جکڑ دیا
تھا۔ لیکن کچھ کامیابی نہوئی + مسسز ایچ نے یہ بات صاف طور سے دیکھ لی تھی کہ ادویات اور عمل جرّاحی
سے کچھ نفع نہین ہوا۔ اسی وجہ سے میرے پاس آنے کے قبل اُسنے کچھ عرصہ تک گھر کی دواؤن کا
استعمال کیا تھا + مین نے اُسکو سمجھایا کہ اس مریض کی حالت مین مادہ فاسد نے اکھٹے ہونیکے لیئے کمر کے
اوپر جگہہ تجویز کری ہے اور مرض کے آرام کرنے کا محض یہی ایک طریقہ ہے کہ اس مادہ کو دور کیا جاوے +
وہ میری گفتگو کو سمجھ گئی اور اُس ہی دن علاج شروع کیا گیا + اُس لڑکے نے تین فریکشن
سٹنز باتہز روزانہ لیئے۔ ہر ایک غسل نصف گھنٹہ لیا گیا + غذا پوری سی پوری غیر محرک تھی اور مین نے
اس امر پر اصرار کیا کہ بچہ کو جسقدر زیادہ ہو سکے شہر کے باہر کشادہ ہوا مین رکھین + اس صغیر سن
جسم مین فارن میٹر بیحد تیزی کے ساتھ واپس ہونے لگا پس نتیجہ بہت ہی تعجب خیز ہوا + ایک
ہفتہ کے بعد بچہ کو گاڑی مین پھرانے کی ضرورت نہوئی بلکہ وہ اپنی دو لکڑیونکے سہارے سے اکیلا چل پھر سکتا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل و نقرس - عرق النساء - اعصاکا مڑجانا - لنگڑا اور لنجاپن وغیرہ

دو ہفتہ بعد یہ آخر الذکر بھی غیر ضروری ہوگئین اور جسم بہت زیادہ سیدھا ہوگیا - اُسکے اور دو ہفتہ بعد تک علاج کرنے سے وہ لڑکا پھر مدرسہ جاسکا جہان کہ وہ عرصہ دراز سے مجبوراً نہین جاسکا تھا + اُس بچہ نے اس علاج کو نصف سال تک کیا اور اس قدر تندرست ہوگیا تھا کہ وہ پھر اپنا جسم بالکل سیدھا رکھنے لگا جیساکہ تصویر اتیج سے واضح ہے +

اگر مین یہ کہتا ہون کہ یہ فارن ہیٹر جس نے کہ اس موقع پر یہ مرض پیدا کیا ہے وہی ہے جو کہ چیچک سیتلا - سُرخ بخار - ڈفتھیریا وغیرہ دوسرے موقعون پر پیدا کرتا ہے - تو یہ بھی جسم سے اوسی طریقہ مین خارج کردیا جاسکتا ہے - اور اسطور سے شفا عمل مین آسکتی ہے + اور اُسکے والدین کو اس لڑکے کی حالت مین - مین نے اس بات کا واقعی ہونا ثابت کردیا +

اُسی دن جس دن کہ یہ لڑکا میرے پاس لایا گیا تھا ایک عورت نے جسکے کہ حیض ہونے کے وقت مین بہت زیادہ خون خارج ہوا تھا اور ایک ۹ سالہ لڑکی نے بھی جسکو کہ جلد کی ایک بڑی خوفناک بیماری (کھجلی) نے تکلیف دے رکھی تھی - جنہون نے کہ ہر دیگر قسم کے علاج کی بیفائدہ آزمایش کرلی تھی مجھسے مشورہ لیا + بیشک ہر شخص کے علیحدہ علیحدہ حالات کا لحاظ کرکے ان دونونکا بھی علاج اُسی طریقہ مین کیا گیا جیسے کہ اُس لڑکے کا علاج - اور تینون شخصون کو شفا ہوئی + لیکن یہ بات جب ہی حاصل ہوسکتی تھی جب کہ تینون امراض کا سبب بھی ایک ہی ہو - اور یہ بات ان شفایابیون نے ثابت کردی +

ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص پچاس سال کی عمر نے میرے طریق علاج پر چار سال تک مناسب طور سے عمل کرنیکے بعد دھڑ اور ٹانگون کے درمیان صحیح مناسبت پھر حاصل کرنے مین کامیابی حاصل کری تھی + اول الذکر بلحاظ مناسبت بہت بڑا تھا - حالانکہ گردن اور ٹانگین بہت چھوٹی تھین + دوران علاج مین مریض نے یہ بات دیکھی کہ اُسکا پاجامہ چھوٹا ہوتا گیا حالانکہ اُسکا کوٹ کندھونکے پاس سے ہمیشہ زیادہ ڈھیلا ہوتا گیا + پس چند چند مہینہ بعد اُسکو اپنے کپڑے درزی کے یہان واسطے ترمیم کے اُسوقت تک بھیجنے پڑے تھے جب تک کہ آخر کار اُسکے جسم نے اپنی قریب قریب صحیح شکل پھر نہ حاصل کرلی تھی -

مین امید کرتا ہون کہ ان تمام باتون کے کہنے کے بعد جملہ امراض کی وحدانیت یعنی اُنکا یکسان سبب آپکو صاف صاف معلوم ہوگیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس امر کے ثبوت آپ کو میرے مطب مین بعد مرّہ مل سکتے ہین +

اس مضمون کے ختم کرنیکے پیشتر مین آپکے روبرو چند ثبوت سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کی فوقیت کے بارہ مین جو اُسکو مروجہ طریقہ (تشخیص) پر حاصل ہے پیش کرونگا +

اس امر نے کہ میرے بہت سے مریض آخری درجہ پر پہونچکر ہی گویا کہ جملہ دیگر طریقہاے علاج کو بلا نفع کے آزماکر مجھسے امداد کے خواہان ہوئے ہین - مجھے باعلم پیشہ طبابت کے طریقہ تشخیص مین بہ نسبت اُسکے جیساکہ بہت سے لوگ یقین کرین - زیادہ نظر تعمق سے دیکھنے کا موقع عطا کیا ہے + ایکمرتبہ ایک بڑے قدآور شخص نے (جسکو کہ لوگ تصویر تندرستی کہتے تھے) جسکو شکایت یہ تھی کہ وہ کام کرنے کے بالکل ناقابل ہے مجھسے مشورہ لیا + جملہ اطبانے (اور اُسنے بہتون سے مشورہ لیا تھا) جہانتک کہ ٹھوکنے - چھونے اور کان سے سُننے سے ہوسکتا تھا اُسکا بہت احتیاط کے ساتھ امتحان کیا تھا اور آخر کار اُسکو پورا پورا تندرست ظاہر کیا تھا - یعنی کہ وے کوئی مرض نہ معلوم کرسکے بلکہ وہ اپنے تئین محض خیال ہی مین بیمار سمجھتا تھا + سب سے عمدہ بات[1] جو کہ وہ شخص ایسی حالت مین کرسکتا تھا وہ یہ تھی کہ سفر کرے تاکہ اُسکی طبیعت بہلے اور پھر اوسکو کوئی بیماری نظر نہ آویگی - اُسنے اُنکی ہدایات پر عمل کیا لیکن کچھ نفع حاصل نہ ہوا اور پس وہ میرے پاس آیا + گردن اور سر پر ایک نظر ڈالنے سے - اول الذکر (یعنی گردن) کا امتحان دہنی اور بائین جانب موڑکر کرنے سے مجھے یہ بات صاف صاف معلوم ہوگئی کہ اُس کے جسم مین فارن میٹر کا بہت ہی زیادہ بار موجود ہی - کل جسم اُس سے لدا پڑا ہے + مینے اپنا معمولی علاج بتلادیا - چھ ہفتہ مین اسکا اسقدر ناقص مادہ خارج ہوگیا کہ وہ اپنے تئین دن بھر کام کرنے کے قابل ہوجانے کی خوش خبر مجھے بھیج سکا + آپ دیکھتے ہین کہ کونسی تشخیص اس حالت مین زیادہ کارآمد ہوئی + میرے مطب مین اس قسم کی حالتین قریب قریب روزانہ دیکھنے مین آتی ہین جن مین کہ مریضون کو عام لوگ تو تصویر تندرستی ہی قرار دیتے ہین گو کہ وے خود اپنے آپکو بہت بیمار معلوم کرتے ہین + ایسے مریض کسی طبیب سے مشورہ لینے مین بہت ہی پس وپیش کرتے ہین کیونکہ پیشتر کے ناگوار تجربہ کے لحاظ سے اُنکو یہی امید ہوتی ہے کہ اُنکا مرض پھر "خیالی"[2] ہی بتلایا جائیگا - ٹھیک

ٹھیک ایسے ہی موقعون پر مجھے ایسا عمدہ موقعہ

---

[1] یہ بات اُس مریض کے پہلے طبیبون نے جنہون نے کہ اُسکے مرض کو خیالی تجویز کیا تھا اُس سے کہی تھی + [2] جسکو کہ اطبا وہم کہدیتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکی دوا لقمان کے پاس بھی نہین ہی - وہم بھی ایک ایسا مرض ہی جو کہ قابل علاج ہے اسکا بیان کتاب ہذا کے حصہ دوم مین دماغی اور اعصابی امراض کے باب مین آیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل و نقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اس بات کے بغور دیکھنے کا حاصل ہوا ہے کہ مروجہ طریقہ تشخیص کیا ہے +

پھر ایک حالت ملاحظہ فرمایئے + ایک لڑکی ۱۸ سال کی عمر کی میرے پاس آئی جو کہ کلوروسس[1] (گرین سکنیس) مین مبتلا تھی + ڈاکٹرون نے اس سے کہا تھا کہ وہ کسیقدر محض مائل بہ کلوروسس تھی لیکن اور طریقہ مین بالکل اچھی تھی اوسکو آئرن (فولاد) کا استعمال کرنا چاہیئے اور تب وہ اپنی گئی ہوئی تندرستی پھر جلد حاصل کرلیویگی + ضرور اُسنے آئرن (فولاد) کا استعمال کیا اُسکا خون کسی بات مین بھی بہتر نہوا + چہرہ کو دیکھکر تشخیص کے میرے علم نے مجھے بتلادیا کہ وہ ایک ہی وقت مین "بالکل اچھی" اور مائل بہ کلوروسس نہین ہوسکتی کیونکہ اُسکے جسم مین زیادہ مقدار مادہ فاسد کا بار موجود تھا + خون کی باریک سے باریک تمام رگین جو کہ جلد تک خون کو پہونچاتی ہین رُک گئی تھین + بیرونی جلد تک خون کافی مقدار مین نہین پہونچ سکتا تھا جسکی وجہ سے کہ دیکھنے مین کھال (جلد) زرد اور بیمار سی معلوم ہوتی تھی + اس بیماری کا سبب برسونکا پورا نا قص ہاضمہ تھا۔ یہ مریضہ نے خود تسلیم کیا + اور اس موقع پر مین یہ کہونگا کہ بہت سے لوگ بدقسمتی سے یہ بات نہین جانتے کہ واقعی صحیح ہاضمہ کیا ہوتا ہی پس اسکی پوری پوری ضرورت بہت ہی کم سمجھ مین آتی ہی + میرے مطب مین یہ بات روزانہ تجربہ مین آتی ہی + اس نوجوان لیڈی کیلئے بھی مینے وہی علاج تجویز کیا جو کہ اُس مریض کی حالت مین جسکا ذکر اس سے قبل ہوچکا ہے۔ اور چند مہینون مین خرابی دور ہوگئی اور مریضہ کی شکل بالکل تبدیل ہوگئی + آپ دیکھتے ہین کہ میڈیکل سائینس کی تشخیص اس مریضہ کی صحیح حالت کے بارہ مین۔ پھر غلطی پر تھی + کلوروسس تو مرض کی محض ایک ظاہری علامت تھی جو کہ خود فارن میٹر سے پیدا ہوا تھا۔ اور یہ آخر الذکر یعنے فارن میٹر جسم مین بوجہ ناقص ہاضمہ کے چھوٹ گیا تھا + مریضہ کی گردن اور سر پر ایک ہی نظر کرنے سے مین نے ان تمام باتون کو جان لیا۔ حالانکہ پیروان میڈیکل سائینس اسکو بالکل دریافت نکرسکے تھے +

ایک دوسرا واقعہ یہ ہے + ایک عورت جسکو کہ بہت ہی بڑے سخت قبض کی شکایت تھی میرے پاس آئی + کوئی علاج اُسکو فائدہ نہ کرتا تھا۔ اور ڈاکٹر نے اوس سے کہدیا کہ اُسے بچہ نہین ہونا چاہیئے۔

نوٹ [1] کلوروسس لفظ انگریزی ہی۔ ایک مرض کا نام ہی جو کہ مخصوص بہ عورات ہی۔ یہ مرض اکثر ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر مین ہوا کرتا ہی۔ اسمین جلد کا رنگ سبز یا زرد مائل بہ سبزی ہوجاتا ہی جسکی وجہ سے کہ اس مرض کو گرین سکنس کے نام سے مشہور کرتے ہین + اس مرض مین علاوہ تمام علامات مرض اینیمیا (تعدیم الدم) یعنی کمی خون کے یہ چند خاص کوائف ظاہر ہوتے ہین۔ یعنی جلد کا رنگ زرد یا زرد مائل بہ سبزی۔ جسمی لاغری و کمزوری۔ دماغی کام سے نفرت۔ ہاتھ پاؤن سرد۔ ذرا محنت کرنیسے دل کا دھڑکنا و مریضہ کا ہانپنا۔ دردسر۔ دوران سر۔ کانون مین مختلف قسم کی آوازین آنا۔ جسم مین بعض مقامات مین از قبیل پہلو و پشت مین عصبی درد + کبھی مرگی سی بھی آجاتی ہی۔ اور حیض مین ضرور خرابی ہوتی ہے + دائمی قبض و بھوک کم تو لازمی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پورے تندرست آدمی بھی قبض مین مبتلا رہتے ہین - اور یہ خود بخود اچھا ہو جاے گا + مین نے معلوم کرلیا کہ وہ عورت مادہ فاسد سے بہت بھری ہوئی تھی جس نے پیڑو مین خاصکر ایک اونچے درجہ کی مرض بخار کی گرمی پیدا کردی تھی - جس گرمی نے کہ انتڑیو نسے نکلنے والی چکنی رطوبت تمام خشک کردی تھی اور پائخانہ کو قریب قریب بالکل جلادیا تھا - پس یہ آنتون مین سخت اور خشک حالت مین رہ گیا تھا + اپنے طریق کا علاج مین نے تجویز کردیا - اور تعجب انگیز قلیل عرصہ مین یعنے شروع کے غسلون کے بعد اندرونی گرمی باہر کو کھنچ آئی اور انتڑیان کام کرنے لگین + اس حالت مین بھی پھر آپ صاف طور سے مروجہ طریقہ تشخیص کی نادرستی کو دیکھتے ہین + مین قریب قریب اس بات کا دعوی کرونگا کہ اس سے زیادہ نقصان رسان اور سب جگہ پھیلی ہوئی غلطی کوئی نہین ہے کہ کوئی آدمی پوری حالت تندرستی مین بھی ہو اور قبض مین بھی مبتلا ہو + مرض کے بارہ مین ایسا خیال کسقدر راستی سے دور ہٹا ہوا ہے + واقعی یہ ایسا خیال ہی جیسا کہ کسی بچہ کا ہوسکتا ہی - بچہ جو کہ محض اُن ظاہری علامات کو ہی دیکھتا ہی جنکا کہ سبب وہ کچھ نہین بتلاسکتا + مین دعوی کرتا ہون کہ ناقص ہاضمہ سب امراض کی مان ہے +

ایک قابل حکیم نے مجھسے ایک مرتبہ ذکر کیا کہ بہت سی نعشو نکو چیر پھاڑکر امتحان کرنے مین اوسنے اکثر اپنے دماغ کو اس بات کے دریافت کرنے مین بہت پریشان کیا ہے کہ شخص مردہ کیون فلان یا فلان بیماری سے مرا ہی اور نہ کسی اور دیگر بیماری سے + جسم کے کل حصّے اور اندرونی اعضا بہت اچھی حالت مین تھے اور مرض کا کسی جگہ نشان بھی نہ پایا جاسکا + مین نے جواب دیا کہ میری تشخیص اور اُسکی تشخیص مین فرق اسیقدر ہے کہ حکما لوگ تو خاصکر مردہ جسمون کو کاٹے کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین اور مین صرف اُنہین کارروائیون پر نظر کرتا ہون جو کہ زندہ جسمون مین ہوتی رہتی ہین - پس میرے لیئے مردہ جسمون کا دیکھنا بیکار ہے + اپنا مطلب زیادہ صاف کرنے کے لیئے مین تمثیل ذیل پیش کرتا ہون +

کوئی شخص ایک سینے کی کل خرید کرنے جاتا ہے - دوکان مین بہت سی اعلے قسم کی کلین رکھی ہوئی دیکھتا ہے اور اُن مین سے ایک مشین (کل) پسند کرلیتا ہے + ظاہرا اوس مین کوئی نقص نظر نہین آتا - دیکھنے مین اُسکی بناوٹ ذرا اور اسی بات مین بہت عمدہ ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجع مفاصل و نقرس۔ عرق النساء۔ آعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لُنجاپن وغیرہ

اُس شخص کا ایک دوست اب اُسکو بتلاتا ہے کہ یہ کل بغیر چلے ہوئے بہت عمدہ معلوم ہوسکتی ہے مگر نقص اولاً جب ہی نظر آویگا جبکہ اُسکو چلا دینگے + چلنے مین ایک ہی نقص جو کہ کسی دیگر طریقہ مین معلوم نہین ہوسکتا کل مشین کو ناکارہ کردے گا۔ اسلیئے بہتر ہی کہ مشین کو چلا کر دیکھ لیا جاوے + جسم انسان کی بھی کیفیت ایسی ہی ہے + کام نکرنے کی حالت مین (اس موقع پر مطلب مردہ سے ہے) یہ کہنا غیر ممکن ہوجاتا ہے کہ ماجرا کیا ہے + زندہ جسم مین ہر ایک باقاعدہ کارروائی صاف صریحاً نظر آجاتی ہے + پس جو کوئی کہ ان خلاف قاعدہ کارروائیون پر (مرض کی جملہ صورتون اور اوسکی علامتون کو) توجہہ کے ساتھ خیال کرنا چاہتا ہے وہ مردہ جسمون کو چیر پھاڑکر دیکھنے سے اپنا مقصد حاصل نہین کرسکتا بلکہ زندہ شخصون کو صرف بغور ملاحظہ کرکے اپنا مقصد حاصل کرسکتا ہے + **میڈیسانیس آف فیشیل اکسپریشن** اسی قسم کے معائنہ پر مبنی ہے +

اب مرض کی جملہ صورتون کی وحدانیت کو (اسکا مجھے یقین ہے کہ ثابت ہوگئی) ثابت کردینے کے بعد اس قدر اور کہونگا کہ زمانہ حال کے میڈیکل سائنس کے مروجہ طریقہائے تشخیص یعنی امراض کے نام اور اُن کے مقامات کے۔ بالکل غیر ضروری ہین۔ اور جہان تک کہ علاج سے تعلق ہے سراسر بیکار ہین + درحقیقت انکی وجہ سے غلطی مین بآسانی پڑسکتے ہین + سوال صرف یہ ہی ہے کہ یہ بات جان لی جاوے کہ **آیا فلان جسم تندرست ہے یا بیمار۔ یعنی آیا وہ جسم مادہ ناقص سے بری ہی یا اُس سے بھرا ہوا ہے** ۔ نیز یہ کہ کس طور سے یہ بار اُس مین آگیا اور کتنے عرصہ سے یہ بار اُسمین آتا رہا ہے تاکہ ہم قریب قریب اُس وقت کا تخمینہ کرسکین جو کہ شفا حاصل کرنے مین صرف ہوگا + جس وقت کہ ہمنے یہ بات جان لی کہ فلان جسم بیمار ہے تو ہمکو یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اوسکو تندرست بنانے مین کیا کیا کرنا ہوگا۔ پس مریض کے علاج مین ابتدا ہی سے جملہ قسم کی غلطیان ہونے پائینگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرے علاج کے طریقے

اسٹیم باتھز۔ سن باتھز۔ فریکشن ہپ باتھز۔ فریکشن سٹنر باتھز

بعد بیان کیئے جانے بہت سی بیماریون اور اونکے اسباب کے یہ ضروری ہوگا کہ مختلف بیماریون کے جوکہ انسان کو تکلیف دیتی ہین دور کرنے کے طریقون سے واقفیت حاصل کیجاوے + اور اس موقع پر بھی پھر ہمکو امید ایک ہی طریقہ علاج کے دریافت کرنے کی کرنی چاہیئے محض اس وجہ سے کہ جملہ اقسام کے امراض کی اصلیت ایک ہی ہے +

سب سے اول اسٹیم باتھز یعنے بھاپ کے ذریعہ سے غسل لینے کا ذکر کرتے ہین اور اونکے لیئے جانے کے کئی طریقے ہین + اسٹیم باتھ ایسا مجرب طریقہ ہے جسکے ذریعہ سے جلد اپنا فعل مناسب طریقے سے کرنے کے لیئے ٹھیک ہوسکتی ہے اور یہ حالت (جلد کا ٹھیک کام دینا) اُن سب لوگون کے لیئے ضروری ہے جوکہ اپنی تندرستی قایم رکھنا چاہتے ہین - نیز اُن لوگون کے لیے جو تندرستی حاصل کرنا چاہتے ہین +

پورے جسم کا اسٹیم باتھ یعنی بھاپ کا غسل۔ عرصہ دراز تک مینے ایک ایسے واقعی سادہ اور کارآمد آلہ کے دریافت مین کوشش کی جوکہ معمولی استعمال مین آسکے اور کمزور مریضونکے لیئے بھی کام آسکے۔ آخرکار مینے بھاپ سے غسل لینے کا اپنا آلہ جسکے کہ حصے علیحدہ کرلیئے جا سکتے ہین ایجاد کیا + یہ آلہ جب اس کے حصے علیحدہ کرکے رکھے جاوین تو معمولی کرسی سے زیادہ جگہہ نہین گھیرتا اور ہر شخص اُسکو ٹھیک کرسکتا ہے یعنی حصون کو لگا سکتا ہے۔ چیزین جنکی اس آلہ کے استعمال مین ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہین یعنے **ایک بڑا کمبل۔ چند دیگچی۔ اور ایک میرا ایجاد کیا ہوا ٹب** یا معمولی نہانے کا ٹب + ایک خاص آرام اس آلہ مین یہ ہے کہ تمام جسم یا صرف اوسکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھز - سن باتھز - فریکشن ہپ باتھز - فریکشن سٹنر باتھز

کوئی حصہ بھاپ سے غسل دیا جاسکتا ہے جیساکہ منظور ہو +

اس آلہ کو جیساکہ ذیل کے طریقہ مین دکھلایا گیا ہے رکھنے کے بعد (دیکھو تصویر اے) کچھ پانی کو تین یا چار دیگچی یا پتیلیون مین چولہہ پر جوش دیوین یا بہتر ہوگا اگر میرے خاص ایجاد کیئے ہوئے بھاپ دینے کے برتن جسکے ہمراہ اسپرٹ لمپ اور پانی کا خانہ ہوتا ہے استعمال کیئے جاوین + ایسے تین برتن پورے جسم کے غسل کیلئے کافی ہین اور اُنکے استعمال مین کسی دوسرے شخص کی ضرورت نہین + اگر پانی کی معمولی دیگچیان استعمال کیجاوین تو یہ آسانی کیلئے بہتر ہے کہ اُنکو بالکل اوپر تک نہ بھرین +

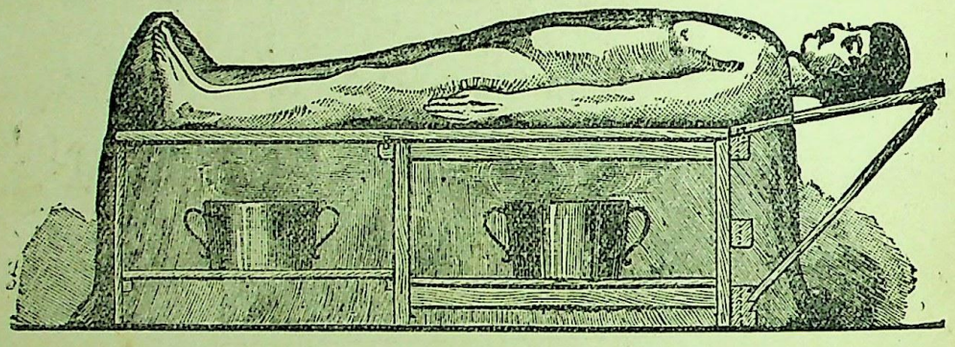

تصویر - اے

جب پانی پکنے لگے تو مریض کو اس آلہ پر بالکل برہنہ ہوکر چت لیٹنا چاہیئے + اسکے بعد مریض کو ایک اونی کمبل سے ڈھک دینا چاہیئے اور کمبل دہنے بائین اسقدر نیچے تک لٹکتا رہے کہ بھاپ باہر نہ نکل جاوے + ابتدا مین سر کو بھی کمبل سے ڈھک لینا اچھا ہے + دوسرا شخص کمبل کو ایک طرف سے ذرا اُٹھا کر بینچ کے نیچے پکتے ہوے پانی کی دیگچیان رکھے + برتنون کے ڈھکنون کے کم و بیش اُگھاڑنے سے جس سے کم و بیش بھاپ نکل سکے گی گرمی مین کمی بیشی کیجاسکتی ہے + بڑے آدمی کے لیئے دو یا تین دیگچیان رکھنی چاہئین بچّونکے لیئے ایک ہی کافی ہے. ایک زائد دیگچی پانی کی چولہے پر احتیاطاً پکتی رہے + اول دیگچی (اور بچونکے لیئے یہی ایک ہی ہوگی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگلے خانۂ بینچ مین مریض کی کمر کے نیچے کے حصہ کے تلے رکھنا چاہیئے - دوسری دیگچی پیرونکے نیچے - اور تیسری اگر ضرورت ہو تو اول سے ذرا اوپر کو پیٹھ کے نیچے رکھی جاوے +

جبکہ بھاپ کی آمد کم ہونے لگے (بعد قریب دس منٹ کے) تو زائد دیگچی کو چوکہے سے اُٹھا کر اول دیگچی کی جگہ رکھین اور اول کو اُٹھا کر پھر آگ پر رکھین + معمولاً پیرونکے نیچے والی دیگچی کے تبدیل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہی + جب میرے بنائے ہوئے برتن واسپرٹ لمپ کا استعمال کیا جاتا ہی تو یہ ہدایات اُس سے متعلق نہین +

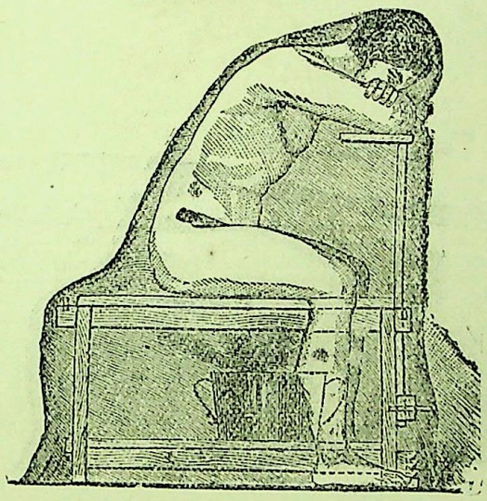

تصویر - بی

اور تب برتنون کی تبدیلی کی ضرورت نہین رہتی جیسا کہ مشرح اُن ہدایات مین مندرج ہی جو اُس آلہ کے ہمراہ مہیا کیجاتی ہین +

دس پندرہ منٹ کے اندر مریض کو لوٹ[1] جانا چاہیئے تاکہ گرمی پیڑو اور سینے کو اچھی طرح سے لگے + اگر اسوقت تک پسینہ نہین آیا ہے تو اب بہت اچھی طرح سے آویگا اور سر اور پانؤن کو ایک ساتھ پسینہ آنا شروع ہوگا + بچون کی حالت مین اکثر اوقات دیگچی تبدیل کرنیکی ضرورت نہین

نوٹ [1] یعنی پٹ سے چت ہو جانا چاہیئے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھز۔ سن باتھز۔ فریکشن ہپ باتھز۔ فریکشن سٹنر باتھز۔

جن لوگون کو جلد پسینہ نہین آتا ہے اُنکو سر ڈھکے رہنا چاہیئے اور یہ سر ڈھکنا ایسا ناگوار نہ معلوم ہوگا جیسا کہ ابتدا مین خیال کیا جاتا ہے +

پسینہ ¼ یا ½ گھنٹہ تک جسقدر کہ ضرورت ہو جاری رکھنا چاہیئے۔ اور حسب خواہش دیگچیان تبدیل کیجاوین یا نکیجاوین + جسم کے وہ حصّے جو خاص کر کے سڑے ہوئے مادہ فاسد (فارن میٹر) سے بھرے ہوئے ہین مشکل سے پسیجتے ہین اور مریض کو خود ایسی جگہون مین زیادہ گرمی لینے کی خواہش پیدا ہوگی +

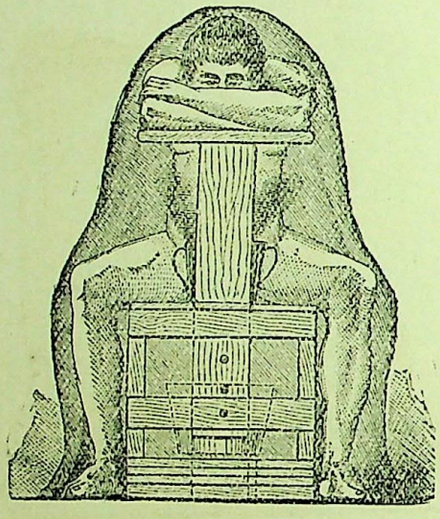

تصویر۔ سی

مریض کی ایسی خواہش ہمیشہ پوری کرنی چاہیئے کیونکہ یہی طریقہ ہے جس سے بہت کامیابی کے ساتھ ان بھاپ کے غسلون سے امراض اچھے ہوتے ہین +

کمزور آدمی اور وے لوگ جو کہ کچھ زیادہ بیمار ہین اور خصوصاً مراقی مریض کو بھاپ سے غسل کبھی نہین لینا چاہیئے + ایسے مریضونکو فریکشن سٹنر باتھہ اور فریکشن ہپ باتھہ سے جو کہ مواد کو جڑ سے خارج کرتے ہین اگر سن باتھہ (دھوپ کے غسل) کے ساتھ لیئے جاوین تو شفاے کلّی حاصل ہوگی + جن لوگون کو قدرتی طور پر آسانی سے پسینہ آتا ہو وے بعض وقت بھاپ کے غسل کو بالکل ترک کر سکتے ہین + ایک ہفتہ مین دو سے زائد بھاپ کے غسل اُسوقت مین لینے چاہئین جبکہ خاص طور سے بتلاے گئے ہون +

نوٹ ۱۵ مطلب ہے کہ بھاپ سے غسل لینے کی حالت مین کمبل سے سر ڈھک لینا چاہیئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھاپ کا غسل ختم ہونیکے بعد ایک فریکشن ہپ باتھہ ۶۸ تا ۸۱ فہرن ہائٹ[1] درجہ کی حرارت کے پانی مین ضرور لینا چاہیئے تاکہ جسم کو ٹھنڈا کیا جاوے + طریقہ فریکشن ہپ باتھہ لینے کا مشرح صفحہ ۱۰۹ مین دیا گیا ہی اور برتن اُسکا تصویر ڈی مین ظاہر کیا گیا ہی + ایسے غسل کے شروع مین یا آخر مین پیڑو کے علاوہ بقیہ جسم کو بھی (یعنی سینہ۔ ہاتھ۔ ٹانگ۔ اور پیر سر اور گردن کو) بہت جلدی کے ساتھ دہو ڈالا جاوے تاکہ وے بھی صاف ہو جاوین اور ٹھنڈے کر لیئے جاوین + جسقدر جسم زیادہ گرم ہوگا اوسیقدر سردی بھی کم معلوم ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے پسینہ آنے پر جسم مین کوئی اندرونی حرکت پیدا نہین ہوتی بلکہ جسم کی صرف جلد ہی بخوبی گرم ہو جاتی ہی۔ اور کوئی وجہ نہین ہی کہ ایسے غسل سے کوئی بُرے اثر پیدا ہونیکا اندیشہ کیا جاوے + فولاد کو جب تپا کر سُرخ انگارہ کی مانند کرتے ہین تو اُسکو ضرورت کے موافق مضبوطی دینے کے لیئے ضرور ٹھنڈے پانی مین غوطہ دیتے ہین + اسی طریقہ سے انسان کا جسم بھی بعد بھاپ کے غسل کے ٹھنڈے کیئے جانے پر مضبوط اور جفاکش ہو جاتا ہے +

بعد فریکشن ہپ باتھہ کے۔ یعنی بعد پیڑو کے غسل کے۔ یہ ضروری ہی کہ غسل کرنیوالا پھر گرم کیا جاوے تاکہ خفیف پسینہ آجائے + مضبوط مریض لوگ کھُلے میدان۔ خصوصاً دہوپ مین محنت جسمانی کر کے یہ گرمی حاصل کر سکتے ہین + کمزور کو (حالانکہ ایسے لوگونکو بھاپ کا غسل لینے مین بہت ہی احتیاط کرنی چاہیئے) کپڑا اوڑھ کر پلنگ پر جانا چاہیئے اور کمرہ کی کھڑکیان[2] تھوڑی کھول دی جاوین +

بھاپ پانی کے ۲۱۲ درجہ تک گرم ہونے پر فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ بھاپ جو برتنون مین پیدا ہوتی ہے وہ بالکل ویسی ہی ہے جیسے کہ بھاپ انجن مین پیدا ہوتی ہے۔ صرف فرق بھاپ کی مقدار مین ہے۔ مگر ایکمرتبہ تجربہ کرنے سے یقین ہو جاوے گا کہ میرے بھاپ دینے کے برتن اسکے لیئے بہت کافی ہین +

جہانکہ میرا بھاپ لینے کا آلہ بھی نہو اور نہ کوئی بید کی بُنی ہوئی بینچ ہو جو کہ آلہ کی جگہ کام دیسکے تو ایک بید کی بُنی ہوئی معمولی کُرسی سے کام لیا جا سکتا ہے + مریض اسپر بیٹھکر اپنے کو کمبل سے بالکل ڈھک لیوے + کُرسی کے نیچے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا پکتے ہوئے پانی کی ایک دیگچی رکھ لیوے۔

---

[1] فہرن ہائٹ تھرمامیٹر سے معلوم ہو سکتا ہی بلکہ اسکے لیئے اگر کنوئین کا تازہ پانی ہر موسم مین لیلیا جاوے تو درست ہی اُسکی حرارت قریب قریب ہر موسم مین انہین درجونکے درمیان ہوتی ہی اگر کسیقدر اور سرد کرنیکی ضرورت ہو تو باہی پانی گھڑی کا بقدر ضرورت اُسمین شامل کر سکتے ہین +

[2] ولایت مین رہنے کے مکانات مین چھت کے قریب ہوا کی آمد و رفت کے لیئے کھڑکیان لگی رہتی ہین جسکے مکان مین کھڑکی اوپر نہون تو دروازہ ہی اسقدر کھولدے کہ ہوا صاف و تازہ کی آمد و رفت بخوبی رہے۔ ہر مکان مین یہ ضروری ہی۔ اگر مکان کی ہوا صاف رکھنا منظور ہی۔ کہ چھت کے قریب دیوار مین کافی کھڑکیان رکھی جاوین۔ اُن کے ذریعہ سے ہر وقت مکان مین تازہ ہوا کی آمد و رفت رہیگی اور نیز ہوا بھی نہین لگے گی + ہندوستان مین اسکا رواج کم ہے۔ لیکن انکا رکھنا حفظ صحت کے لیئے ضروریات سے ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھز۔ سن باتھز۔ فریکشن ہپ باتھز۔ فریکشن سٹز باتھز

اور مریض کے پیر بھی دوسری دیگچی کے اوپر رکھے جاوین جو کہ آدھی دور تک پکتے ہوئے پانی سے بھری ہے اور جسکے اوپر دو پتلی لکڑیان رکھی گئی ہین +

میرے بھاپ دینے کے آلہ مین یہ بڑا فایدہ ہی جیساکہ بیان کردیا گیا ہی کہ بھاپ اگر ضرورت ہو تو جسم کے خاص حصونکو دیجا سکتی ہے + شکل نمبر (صفحہ ۱۰۲) مین پیڑو کے لیئے بھاپ کا غسل دکھلایا گیا ہے جو کہ خاصکر دقت طلب امراضِ شکم اور کلورو سس[۵۱] کی بیماری کے لیئے جس مین جسم زردی مائل ہو جاتا ہے۔ نیز خرابی حیض مین۔ اور عورات کے دیگر امراض مین بہت مفید ہے +

شکل مذکورہ سے اس غسل کے لینے کا طریقہ عیان ہے + صرف ایک برتن ایک وقت مین رکھا جاتا ہی اور حسب خواہش مریض تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے + چونکہ جسم کے جملہ حصے بھی گرم ہو جاتے ہین۔ کل پیڑو کو اوس طریقہ سے ٹھنڈ پہنچانی چاہیئے جیساکہ کل جسم کو بھاپ کا غسل لینے کے بعد۔ درحقیقت دونون حالتونمین کل طریقہ ایک ہی ہے۔ بہت سی بیماریون مین خصوصاً عورتون کے امراض مین یہ بہتر ہے کہ بھاپ سے غسل کرنے کے بعد فریکشن سٹز باتھ[۵۲] لیا جاوے۔ یہہ۔ یا فریکشن ہپ باتھ اُس عرصہ تک لینا چاہیئے جب تک کہ ٹھنڈ کی حالت پیدا ہونی شروع ہو +

ان بھاپ کے ذریعہ سے غسلونکا اثر تعجب خیز ہوتا ہے اگر یہ ہوشیاری سے لیئے جاوین +

بھاپ کا غسل گردن اور سر کے لیئے

شکل سی۔ (صفحہ ۱۰۳) مین دکھلایا گیا ہے + بینچ پر ایک تختہ رکھکر اُسکے اوپر پانی کا برتن رکھا جاتا ہے اور سر اور گردن کو اُسوقت تک بھاپ دیجاتی ہی جبتک اُنکو بہت زور کے ساتھ پسینہ نہ آجاوے + جب کہ پسینہ آنا شروع ہوتا ہے ہر قسم کا درد ہمیشہ بند ہو جاتا ہی اور دانت کے درد ہونیکے حالت مین یہ بات خاص کرکے پائی گئی ہی + سر اور سینہ اگر گرم ہین تو ٹھنڈے پانی سے فوراً جلدی سے دھوڈالے جاوین اور ایک فریکشن ہپ یا سٹز باتھ فوراً لیلیا جاوے + اگر کچھ دیر کے بعد درد پھر ہونے لگے تو بھاپ سے کل جسم کو غسل۔ اور گردن کو غسل نمبر وار[۵۳] دینا چاہیئے (پیڑو کو خاصکر بخوبی بھاپ دینی چاہیئے[۵۴])

اسطور سے بدن کے حصونکا بھاپ سے غسل دینا بہت ہی ضروری ہی اور بہت ہی جلد تکلیف کو کم کرتا ہے

---

۵۱ کلورو سس کیا مرض ہی۔ اسکو صفحہ ۲۲۳ پر دیکھیئے۔ ۵۲ یعنے فریکشن سٹز باتھ۔ ۵۳ یعنے ایک مرتبہ کل جسم کو اور دوسری مرتبہ گردن کو بھاپ سے غسل دیوین اور یہی سلسلہ جاری رکھین + ۵۴ یعنے کل جسم کو بھاپ سے غسل دینے مین پیڑو کو خوب پسینہ لانا چاہیئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مثلاً کان - آنکھ - ناک اور حلق کی تکالیف مین اور خاص کر اُنکے درد مین - اور علاج پھوڑے وُھنسی مین اور ڈھیٹھ پھوڑے کے علاج مین +

بدن کے حصونکے بھاپ کے غسل بلا میرے نو ایجاد آلہ کے بھی دیئے جاسکتے ہین اگرچہ اُس آرام کے ساتھ نہین جیسا کہ آلہ کے ذریعہ سے + پیڑو کو بھاپ سے غسل معمولی کُرسی پر جو بید کی بُنی ہوئی ہو دیا جاسکتا ہے - سر کو بھاپ سے غسل دینے مین ایک معمولی بینچ کام دیسکتی ہے - اوسپر بھاپ کا برتن رکھکر ایک معمولی کُرسی سامنے ہاتھونکے سہارے کے لیئے رکھ لیجاوے +

سن باتھ یعنی دھوپ لینے کا طریقہ - طریقہ دھوپ لینے کا جو کہ صرف بہت گرم اور دھوپ نکلنے کے دن[۱] ہی لیجاسکتی ہے حسب ذیل ہے -

مریض ہلکے کپڑے پہنکر ایک جگہہ جو کہ ہوا سے محفوظ ہو لیٹ جائے اور چٹائی یا کمبل یا قالین پر لیٹے تو اور بھی اچھا ہے + موزہ اور جوتہ اُتار دینے چاہئین اور عورات اور لڑکیان چولی نہ پہنین + سر اور چہرہ سورج کی کرنون سے بچانا چاہیئے جو سبز پتّون کے ذریعہ سے بہت اچھی طرح ہوسکتا ہے جیسے کہ ریوند چینی کے درخت کا پتّہ[۲] اور چند چھوٹے چھوٹے پتّونسے + برہنہ پیڑو کو بھی اُسی طریقہ سے ایک پتّہ سے ڈھکنا چاہیئے اور اگر پتّہ دستیاب نہو سکے تو ایک گیلے کپڑے سے +

اسطریقہ سے دھوپ نصف گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک لیجاسکتی ہے + مریض جنکو پسینہ جلد نہین آتا اس سے زیادہ بھی دھوپ مین پڑے رہسکتے ہین بشرطیکہ اونکو تکان معلوم نہو + بہت گرم دن مین دھوپ بہت زیادہ دیر تک نہین لینی چاہیئے + جن لوگونکو دھوپ لینے مین دردسر ہونے لگے یا چکر آنے لگے اونکو اولاً تھوڑی ہی دیر دھوپ اس طریقہ سے لینا چاہیئے + یہ حالت خاصکر اُن مریضون کی ہوتی ہے جنکو پسینہ قطعی نہین آتا یا بہت زیادہ دشواری سے آتا ہے +

اسطریقہ سے دھوپ لینے کے بعد ٹھنڈا پہنچانیوالا فریکشن ہپ باتھ (دیکھو صفحہ ۱۰۹) یا فریکشن سٹنز باتھ (دیکھو صفحہ ۱۱۰) ضرور لینا چاہیئے تاکہ وہ مواد فاسد جو اسطور سے ڈھیلا کیا گیا ہے نکالا جاوے + اُن مریضونکو جنکو کہ بعد لینے فریکشن سٹنز باتھ یا ہپ باتھ کے گرمی جلد واپس نہین آتی چاہیئے کہ پھر دھوپ مین سر ڈھانپ کر بیٹھین یا دھوپ مین ٹہلین + یہ خصوصاً اُن مریضون سے واسطہ رکھتا ہے جو کہ زیادہ بیمار ہین اور نازک مزاج ہین + بلکہ درحقیقت ایسے شخصونکے لیئے اس طریقہ سے

نوٹ [۱] یہ سرد ملک یعنی ولایت جہان کا حال ہے جہان بمقابلہ ہندوستان کے سردی بھی زیادہ پڑتی ہے اور دھوپ بھی کم نکلتی ہے ہندوستان مین بھی مختلف جگہون پر مختلف موسم رہتے ہین ولایت کا بہت گرم دن ہندوستان کی معمولی درجہ کی گرمی سے بھی کم گرمی رکھتا ہوگا - ہندوستان مین اور دیگر گرم ملکونمین بہت زیادہ گرمی اور تیزی دھوپ کے وقت جبکہ گرم ہوا چلتی ہو اور دھوپ معمولی آدمی کو زیادہ ناگوار ہو میرے خیال مین دھوپ لینا نہین چاہیئے بلکہ جاڑون مین اور نیز گرمیون مین جس وقت کہ دھوپ قابل برداشت ہو اور ناگوار نہ گذرے تو مریض کو دھوپ زیادہ سے زیادہ اوسیقدر عرصہ تک جبتک کہ اوسکو تکان معلوم نہو بطریق مذکورہ دیجاسکتی ہے -

[۲] سنبر کیلا کا پتّہ یا اور کوئی بڑا سبز پتّہ بھی ایسا کام دیسکتا ہے + نیز کے درخت کے سبز پتّے دار ڈالیان بھی ایسا کام دیسکتی ہین - یا اور کسی پیڑ کے سبز پتّے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھز۔ سن باتھز۔ فریکشن ہپ باتھز۔ فریکشن سٹنز باتھز

دھوپ لینا بسا اوقات بہت تیز علاج ہی اور ابتداء معالجہ مین اسکا استعمال ہونا نہین چاہیئے +

طریقہ مذکور مین دھوپ لینیکا سب سے عمدہ وقت دس بجے صبح سے تین بجے شام تک ہے + اگر ضرورت ہو تو دوپہر کا کھانا کھانیکے بعد فوراً بھی لیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ بہتر ہی کہ ½ یا ایک گھنٹہ ٹھہر کر ایسا کرین کیونکہ ہاضمہ کیلئے گرمی جسمانی کی ضرورت ہوتی ہے اور ٹھنڈہ پہنچانے والے غسل سے جو کہ دھوپ لینے کے بعد لیئے جاتے ہین جسم کی حرارت مین بہت زیادہ کمی ہو جاویگی +

جسم کے حصونکا دھوپ سے غسل یا جسم کے حصونکو دھوپ دینا۔ بدن کے مختلف حصونکو دھوپ سے غسل دیکر یا دھوپ دیکر ایسے مرضونمین جنمین گوشت کہین بدن پر اُبھر جاتا ہی۔ یا بہتے ہوئے زخمون مین۔ یا کسی عضو کے سخت ہو جانے کی حالت مین یا مرض رسولی مین۔ یا جب جسم کے اندر کوئی حصہ بدن بڑھ جاتا ہی۔ اور سب قسم کے درد کرتے ہوئے مقامات وغیرہ کی حالت مین مین نے بہت ہی کامیابی حاصل کی ہے۔ جسم کے حصون کا دھوپ سے غسل اُسی طریقہ سے ہوتا ہے جیسا کہ کل جسم کا دھوپ سے غسل۔ صرف اسقدر فرق ہی کہ اسمین یہ بات زیادہ کیجاتی ہی کہ خاصکر وہ حصہ جسم کا جسکو دھوپ دینا منظور ہے برہنہ کر دیا جاتا ہے اور ایک یا زیادہ سبز پتونکے ذریعہ سے آفتاب کی شعاعون سے محفوظ رکھا جاتا ہے +

عموماً دھوپ سے غسل لینے کے متعلق ایک بات یہ کہی جاسکتی ہی کہ پانی اور غذا کو لیکر آفتاب سب سے ضروری وسیلہ ہے جو ہمکو بیماریون کا علاج کرنیکے لیئے دیا گیا ہے۔ اور کوئی دوسرا ایسا مؤثر طریقہ نہین ہے۔ خاصکر مزمن حالتونکے لیئے کوئی دوسرا ایسا موثر اور اُسی کے ساتھ ملایم طریقہ مادہ فاسد کو حرکت دینے اور نکالنے کا نہین ہے جیسا کہ دھوپ کا غسل (سن باتھ) + ناظرین کو یہ بات ایک تمثیل سے صاف ہو جائیگی + یہ بات اچھی طرح سے جانی ہوئی ہے کہ اگر مٹی کا سنا ہوا کپڑا دھوپ مین پھیلا دیون تو مٹی جلد تر سوکھتی ہے لیکن اگر ہم کپڑے کو ایکدفعہ دھوپ مین رکھین اور ایک دفعہ پانی مین رکھین تو دھوپ سے اُسکا میل کم و بیش نکلجاتا ہے اور دھونے سے زیادہ صفائی ہوتی ہے یعنی اسطرح سے سپیدی آتی ہے +

جملہ جاندارونکے وجود کا انحصار سورج۔ پانی۔ ہوا۔ اور زمین کے یکے بعد دیگرے اثر پڑنے سے ہوتا ہی + چھوٹے پودے اور درخت صرف جب ہی فربہ ہوتے ہین جب اونکو دھوپ۔ پانی۔ ہوا۔ اور مٹی ملتی ہی جسوقت کہ زندگی کے یہ اجزا پورے طور سے یا جزوی طور سے علیحدہ کر دیئے جائین تو پودہ یا درخت کا بڑھنا بند ہو جاتا ہی مادہ خشک ہونے لگتا ہے + ایسا ہی طریقہ اور تمام جان رکھنے والی چیزونکے ساتھ بھی ہی اور پس انسان کے ساتھ بھی + بدقسمتی سے

نوٹ ۱ یہ وقت جاڑون مین ہندوستان مین بہت مناسب ہی۔ مگر اور موسمون مین کوئی دوسرا وقت مقرر کیا جاسکتا ہی جسمین لحاظ اس امر کا ضرور رہے کہ اوقت گرم ہوا نہ چلتی ہو اور نہ دھوپ اسقدر سخت ہو کہ معمولی آدمی کے لیئے بھی ناقابل برداشت ہو + ۲ مراد ہے فریکشن سٹنز باتھ اور فریکشن ہپ باتھز سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اکثر لوگ دھوپ اور پانی سے ضرورت سے زیادہ پرہیز کرتے ہین + جسم نازک ہوجاتا ہی اور نتیجہ یہ ہی کہ مائل بہ امراض ہوجاتا ہی تندرست آدمی سورج کی گرمی کو بلا کسی خراب اثر کے برداشت کرسکتا ہی - برخلاف اُسکے مریض اور کمزور شخص اُس سی خود ہی بچتا ہی کیونکہ اُس سے ایک قسم کی بیچینی معلوم ہوتی ہی + دھوپ کی وجہ سے مادہ فاسد کو جسم مین جو تیز حرکت ہوتی ہے اُس سے قدرتی طور پر دردسر - چکّر - تکان اور بھاری پن پیدا ہوتا ہے اگر وہ اعضا انسانی جنکا کام مواد کے خارج کرنے کا ہے ابھی زیادہ کمزور ہین + بہرکیف یہ علامات یقینی اس بات کی پہچان ہین کہ مادہ فاسد منتشر ہونے لگا محض دھوپ سے غسل کرنے یا دھوپ لینے سے بغیر پانی کے غسل[۱] کے جو اوسکے بعد لیئے جانے چاہئین وہ نتیجہ نہین حاصل ہوسکتا جو ہم چاہتے ہین کہ ملے + پانی مین جسم کی قوت زندگی بڑہانے کا اثر موجود ہے اور اسی قوت زندگی کا بڑہانا ہمارا سب سے اول نشانہ ہونا چاہیئے + پودے بھی جب اُنمین سورج اور پانی دونونکا یکے بعد دیگرے اثر پڑتا ہی تو بڑہتے اور تازہ ہوتے ہین - اور جلد مرجھانے لگتے ہین اگر صرف سورج کا ہی اثر اونپر پڑے + جب ایکمرتبہ ہم اُس راز سے واقف ہوگئے جسپر قدرت کام کرتی ہی تو ہمکو اس بات کے سمجھنے مین کوئی دقت نہین ہوسکتی کہ کیونکر جیسا کہ امراض کہنہ مین ہوجاتا ہی تھوڑی دیر کی اضطرابیان (بیماری[۲] سے صحت کیطرف رجوع ہونیکے اوقات) جو کہ دھوپ سے غسل لینے مین ہوتی ہین ٹھنڈہ پہنچانیوالے پانی کے غسلون سے فوراً ہی روک دی جاسکتی ہین + میرے[۳] پانی کے غسل جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے دھوپ والے غسلونکے سلسلہ مین جب لیئے جاوین تو بیماری کھودینے مین ایک تعجب خیز اثر رکھتے ہین + کوئی شخص ایسا خیال کرسکتا ہے کہ ننگے بدن پر سورج کا اثر بمقابلہ ڈھکے یا کپڑے پہنے ہوئے جسم کے زیادہ تیز ہوگا لیکن یہ ایک بڑی ہی غلطی ہے نیچر کیطرف ایک نظر دیکھنے سے ہمکو اسکا یقین ہوجاویگا + مثلاً انگور کے درخت کو دیکھیئے - کیا انگور دھوپ سے بچنے کی غرض سے پتّون کے نیچے ہمیشہ نہین ہوجاتے ہین ؟ اگر ہر جگہ پتون سے محفوظ رکھے جاوین تو وہ بہت عمدہ پکتے ہین - جنکو کہ دھوپ لگتی رہتی ہے وے ترش اور چھوٹے چھوٹے ہوجاتے ہین + یہی کیفیت شاہ دانہ کے درختون کی ہوتی ہے اگر پھل کے پکنے کے وقت تمام پتیان کیڑون نے کھالی ہین + پھل ایسا اچھا نہین پکتا جیسا کہ دوسری حالت مین پکتا - برعکس اُس کے شاہ دانہ کے پھل بغیر پتے بڑھے ہوئے خشک ہوجاتے ہین + ہر ایک پھل کو پکتے وقت اپنی حفاظت کے لیئے

نوٹ [۱] غسل دیکشن ہپ اور سٹنر ہاتھ کہ جنکا ذکر صفحہ ۱۰۶ کے اخیر فقرہ مین کیا گیا ہے - [۲] جسکو انگریزی مین سینی ری کرای سس کہتے ہین یعنی وہ عین وقت جبکہ مرض ایک اچھی طرف پلٹا لیتا ہے - جب کہ ایسا وقت آتا ہے اُسوقت طبیعت کو گھبراہٹ ضرور ہوتی ہے کیونکہ کمزوری معلوم ہوتی ہے - مثلاً جب بخار دور ہوجاتا ہی یا دور ہونیکو ہوتا ہے ایک قسم کی گھبراہٹ کمزور آدمی کو ضرور ہوتی ہے اور کمزوری بھی ازحد معلوم ہوتی ہی + [۳] فریکشن ہپ اور فریکشن سٹنر ہاتھ سے مراد ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھز - سن باتھز - فریکشن ہپ باتھز - فریکشن سٹز باتھز

پتو بھی ضرورت ہوتی ہے + تمثیلین جو نیچر سے لیکر پیش کیگئی ہین ہمکو بہت صاف طور سے دکھلاتی ہین کہ دہوپ کے براہ راست لگنے مین اور کسی چیز کے ذریعہ سے لگنے مین کسقدر فرق اُسکے اثر مین ہوجاتا ہے +

سورج کا اثر ننگے سر پر نقصان پہنچانیوالا ہوتا ہی - اور سب قسم کی تکالیف ننگے سر کو دہوپ لگنے سی ہوتی ہین + اگر ہم جسم کو اپنے کپڑونسے ڈھکا رکھین تو جسم کی کھال اپنے مسامات کو دفعتاً کھولدیتی ہی اور جلدی نم اور گرم ہوجاتی ہی اور پسینہ لانا شروع کردیتی ہی + مگر اسکا فعل زیادہ ہوجاتا ہی - اگر ہم ننگے جسم پر ایک ایسا غلاف رکھین جسمین کہ بہت پانی بند حالت مین موجود ہو + ایسا غلاف ٹھیک بڑے سبز اور تازہ عرق دار پتون سے بنجاتا ہے +

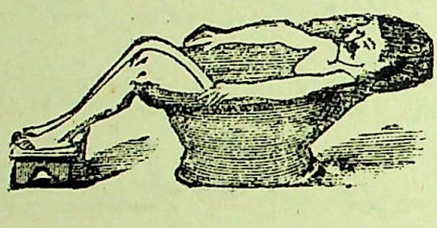

تصویر - ڈی

یہ بات اچھی طرح جانی گئی ہی کہ سیاہ کپڑون مین سورج کی کرنونکا اثر بمقابلہ سفید کپڑونکے بالکل مختلف ہوتا ہی + اسواسطے یہ امر کہ ہم پہننے کے کپڑے یا مختلف قسم کے پارچے یا سبز عرق دار پتے حفاظت کیلئے استعمال کرین عدم توجہی کے قابل نہین ہی + برسونکے تجربہ نے جو مینے اپنے کارخانہ مین حاصل کیا ہی مجھے اس امر کا یقین دلادیا ہی کہ دہوپ کا سبز پتونکے اندر سی جاکر جسم پر پڑنیسے ہی مواد فاسد کے منتشر کرنیکے لئے سب سے عمدہ اثر پڑتا ہی + دہوپ سے غسل لینا بہمراہی میرے دوسرے طریق علاج کے گرین سکنیس[1] - خصوصاً پیرو کے اندر گومڑے پڑجانے کی حالت مین - یا کسی خون - یا کنٹھ مالا (خنازیر) یا سل اور گٹھیا کی حالت مین بہت زیادہ مفید پایا جاویگا +

فریکشن ہپ باتھ - یہ غسل حسب ذیل طریقہ مین لیا جاتا ہی + ایک ٹب نہانیکا اُس شکل کا جو تصویر ڈی مین دکھلایا گیا ہی پانی سے اسقدر بھرا جاتا ہی کہ پانی ناف تک اور جانگھون تک پہونچے + پانی ۶۸ درجہ سے ۸۴ درجہ فہرن ہایٹ تھرمامیٹر کی حرارت رکھنے والا ہو اور غسل کرنے والا کچھ بیٹھکر اور کچھ پیچھے کو سہارا لیکر بغیر ٹھہرے اور تیزی سی

---

[1] اسکو کلوروسس بھی کہتے ہین جسکا مفصل ذکر صفحہ ۲۳۶ الغایۃ ۲۳۹ مین ہوا ہی - اس مرض مین جلد کا رنگ زرد مائل بہ سبزی ہوجاتا ہی اسوجہ سی اسکو گرین سکنیس کہتے ہین کیونکہ گرین انگریزی مین سبز کو کہتے ہین اور سکنیس معنی بیماری + یہ مرض اکثر عورات کو جوان عمر مین ہوتا ہی + [2] اسکے لیے معمولاً کنوئین کا تازہ پانی ہر موسم مین مناسب ہی اور ایسے پانی کی حرارت بھی قریب قریب ایہنین درجونکے درمیان ہوتی ہی - ان صورتون مین جنمین کہ تازہ پانی کی حرارت سی کم و بیش درجہ کی حرارت کا پانی درکار ہو تو تازہ پانی مین تھوڑا تھوڑا گرم کرکا رکھا ہوا سرد پانی یا خوب گرم پانی ملاکر جس درجہ حرارت کا پانی چاہین حاصل کرسکتے ہین + فہرن ہایٹ تھرمامیٹر سے پانی کی گرمی و سردی کے درجے معلوم کیے جاسکتے ہین جس سے کہ ہوا کی بھی گرمی سردی معلوم کیجاتی ہی - یہ گرمی ناپنے کا آلہ یعنی فہرن ہایٹ تھرمامیٹر شہرون مین بڑے سوداگرونکے یہان ملتا ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کل پیڑو کو ناف سے نیچے کی جانب اور ایکطرف سے دوسری طرف تک ایک اوسط درجہ کے موٹے بھیگے ہوے کپڑے سے
(جوٹ کپڑا یا موٹا کپڑا) + یہ عمل اُسوقت تک کرنا چاہیئے جبتک کہ جسم خوب ٹھنڈا ہوجاوے + اولاً پانچ منٹ سے دس منٹ تک کافی ہوگے
بعد ازان غسل کچھ زیادہ دیر تک لیئے جاسکتے ہین + دوم یہ کہ بہت زیادہ کمزور آدمیونکے لیئے اور بچونکے لیئے چند منٹ کافی ہین + یہ بہت
ضروری ہے کہ ٹانگین - پاؤن اور جسم کے اوپر کا حصہ بقیہ جسم کے ساتھ ٹھنڈے نہ کیئے جاوین - کیونکہ اُنمین معمولاً
خون کم ہوتا ہے - اول الذکر اسوجہ سے کمبل سے ڈھانک لیئے جاوین + بعد فریکشن ہپ باتھ کے جسم فوراً پھر گرم کیا جانا چاہیئے
جو کہ کھلے ہوئے میدان مین محنت کرنے سے بہت جلد ہوجاتا ہے + اون مریضون کو جو زیادہ کمزور ہین یا نازک ہین بستر پر لٹاکر
اچھی طرح سے ڈھک دینے سے گرمی آجاتی ہے + اگر گرمی بہت آہستہ سے آوے تو ایک پیٹ سے لپیٹنے کی پٹی باندہ دیجاوے +
اس قسم کے فریکشن ہپ باتھ ایک مرتبہ سے تین مرتبہ تک روزانہ لیئے جاسکتے ہین اور وقت کا اندازہ اور پانی کی حرارت مریض کی
حالت کے مناسب ہونی چاہیئے + بہت سی حالتونمین اس غسل کے بجاے فریکشن سٹنر باتھ لینا چاہیئے یا دونون قسم کے غسل لیئے جاوین +
فریکشن سٹنر باتھ - یہ غسل عورتون کی بیماریونمین خاصکر نفع بخش ہے اور ذیل کے طریقہ مین لیا جاتا ہے +
اُس ٹب مین جسکا ذکر اوپر کے غسل مین آگیا ہے ایک اسٹول یا لکڑی کی بیٹھک جیسی کہ مینے بنائی ہے رکھدی
جاتی ہے + تب اُس ٹب مین پانی ڈالا جاتا ہے مگر صرف اتنا کہ بیٹھنے کی چیز کے اوپر کے کنارہ کے برابر رہے
اور اُسکی اوپر کی سطح خشک رکھین + غسل کرنے والی (عورت) تب اُس خشک تختہ پر بیٹھتی ہے اور ایک موٹا کپڑا
(جوٹ کپڑا یا موٹی تولیا) پانی مین ڈبوکر بہت آہستگی کیساتھ اُس سے بچہ پیدا ہونیکے راستہ کے مُنھ کو دھووے - ہمیشہ انگوچھہ سے جسقدر
زیادہ پانی اُٹھ سکے اُٹھاوین + یہ بہت ضروری ہے کہ فرج کے باہر کے ہونٹھہ نہ کہ اندر کے حصّے دھوئے جاوین - اور وے بھی

---

۵۱ یعنے گرمی شانت جب تک نہو اُسوقت تک یہ عمل کرنا چاہیئے + ۵۲ بیٹھنے کے بعد یہ چاہیئے کہ کمبل سے سر سے پیر تک ڈھک لیوین - کمبل اوپر سے پھیلا لیا
جاوے تاکہ ٹب کے باہر ادہر اُدہر لٹکتا رہے اور پاؤن کے باہر تک پڑا رہے اور سر کے اوپر ہوکر ٹب کے باہر سرہانے لٹکتا رہے + تاکہ سر پر اُسکا بوجھ نہ پڑے
اور پیڑو کے ملنے مین ہاتھ نہ دے یہ مناسب ہوگا کہ ایک بغیر ہاتھ کی کرسی تکیہ کی جانب ٹب سے ملاکر رکھین تاکہ کمبل سر پر ہوتا ہوا کرسی کے تکیہ پر ہوتا ہوا کرسی پر
رکھا جاوے اور پاؤن بھی زمین سے کسیقدر اونچی چیز مثلاً کوئی مونڈھا یا چوکی پر رکھے جاوین تاکہ غسل لینے مین آسانی ہو اور کمبل بھی ایک بوجھ معلوم ہووے
پیر کی جانب سے کمبل کا سرا پیر دن سے داب لیا جاسکتا ہے + ۵۳ مثلاً ٹہلے یا ورزش کرے یا کوئی کھیل مثل لان ٹینس یا کرکٹ کے کھیلے غرض کہ کوئی
ایسا کام کرے جس سے جسم مین گرمی آجاوے - اور پسینہ بھی چمک جاوے - اگر خوب پسینہ آوے تو اور بھی بہتر ہے + ۵۴ کسی اونی کپڑے کی یا
فلالین کی دبیز کوئی ۴ گرہ چوڑی پٹی جسمین پیٹ پر دو لپیٹ آجاوین پیٹ کے چاروں طرف لپیٹ لیجاوے تو گرمی جسم مین جلد آویگی + ۵۵ یعنی
کتنے دیر تک ایک غسل ہونا چاہیئے اور کس درجہ کی حرارت کے پانی مین + ۵۶ معمولی ٹب جو کافی بڑا غرض ہذا کیلیئے ہو اُسمین بیٹھکر ہپ باتھ لے سکتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھ۔ سن باتھ۔ فریکشن ہپ باتھ۔ فریکشن سٹز باتھ

سختی سے آگے پیچھے کو ملنے نہین چاہئین بلکہ نرمی اور آہستگی کے ساتھ جسقدر کہ پانی کپڑے مین آسکے اُس سے دھو دیئے جاوین + معلوم ہو کہ اس غسل مین بھی ٹانگین۔ پانؤن اور جسم کے اوپر کا حصہ خشک رہتا ہے + لیکن اگر چوٹر بھیگ جاوین تو غسل کے اثر ہونے مین یہ کچھ ہرج نہین ڈالتا۔ عورات کے ایام حیض مین یہ غسل بند کر دینے چاہئین + لیکن اگر اجراے خون اعتدال سے زیادہ ہو تو اس ایام مین بھی لیئے جا سکتے ہین۔ مگر صرف اُس حالت مین جبکہ کسی مریض کیلئے مینے خصوصاً تجویز کیئے ہون + ایام حیض دو یا تین دن سے زیادہ نہین ہونے چاہئین یا حد چار دن۔ اس سے زیادہ خون کے جاری رہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ حالت اعتدال سے تجاوز کر گئی ہے اور مرض کی حالت ہو گئی ہے +

اس فریکشن سٹز باتھ کے لیئے پانی اُس درجہ کی حرارت کا ہونا چاہیئے جو کہ قدرت ہمکو دیتی ہی (۵۰ سے ۶۰ درجہ فہرن ہایٹ) گو خاص حالتون مین پانی اس سے زیادہ حرارت کا بھی (۶۶ درجہ فہرن ہایٹ کے قریب تک) لیا جا سکتا ہے +

یہ غسل دس منٹ سے ایک گھنٹہ تک بلحاظ عمر اور مریض کی حالت کے لیا جا سکتا ہے + خصوصاً جاڑے کے موسم مین وہ کمرہ جسکے اندر یہ غسل لیا جاوے خوشگوار حد تک گرم رکھنا چاہیئے + اس فریکشن سٹز باتھ مین پانی جتنا کہ زیادہ سرد ہو گا اوسیقدر نفع زیادہ ہو گا + مگر پانی اُس سے زیادہ سرد نہو جتنا سرد غسل کرنیوالے کے ہاتھ سہ سکین + گرم ملکون مین اور منطقہ حارّہ مین اسقدر سرد پانی نہین ملسکتا جسقدر کہ اس ملک مین۔ لیکن اسقدر سرد جسقدر کہ دستیاب ہوتا ہی پانی استعمال کیا جا سکتا ہے + اور ایسی حالت مین کچھ اندیشہ نہین ہونا چاہیئے کہ غسل کا اثر کیا ہو گا۔ کیونکہ گرم ملکون مین پانی اور ہوا کی حرارت کی مناسبت قریب قریب وہی ہی جو یہان اس ملک کے پانی اور ہوا کی حرارت مین ہے۔ اسلیئے اثر غسل کا دونون حالتون مین ایک ہی ہو گا + اس میری راے کی تائید ہر طرح سے اُن رپورٹون سے ہوئی ہے جو کہ میرے پاس بجید گرم ملکون سے آئی ہین +

جہانکہ ہپ باتھ لینے کا برتن نہو تو کوئی نہانے کا ٹب اس فریکشن سٹز باتھ مین استعمال کیا جا سکتا ہے + یہہ صرف کافی بڑا ہونا چاہیئے تاکہ ایک اسٹول یا کوئی دوسری آرام سے بیٹھنے کی چیز

---

۵۱ یہ ملک جرمن کے تازہ پانی کی حرارت ہے۔ ہندوستان مین خصوصاً ہمارے حصۂ ملک مین تازہ پانی کنوئین کا قریب قریب ۵۰ سے ۸۰ درجہ کا ہوتا ہے مگر اُسکو کسی گھڑے مین رکھکر بہت سرد کر سکتے ہین + ۵۲ یہ اندازہ ایک غسل کا ہے اور دن رات مین کئی کئی غسل بلحاظ مرض اور مریض کے لیئے جا سکتے ہین جیسا کہ آیندہ اس کتاب مین تمثیلون سے واضح ہو گا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسمین آسکے۔ اور کم سے کم پانچ چھ گیلن[۵۱] پانی اسمین اسٹول کے کنارہ تک آجاوے + ان غسلون مین اگر بہت تھوڑا پانی لیا جاوے تو وہ جلد گرم ہوجاتا ہی اور اسواسطے غسل کا اثر بھی کم ہوتا ہی + ہلکا اور[۵۲] خالص پانی بمقابلہ چشمہ کے پانی کے بہتر ہوتا ہی لیکن جہان صرف چشمہ کا ہی پانی دستیاب ہوسکے تو اُسکو تھوڑی دیر رکھدینا چاہیئے مگر اس امر کا لحاظ رہی کہ زیادہ گرم نہوجاوی + قریب قریب شریف خاندان مین اسکی مانند غسل ایک قسم کی چوکی پر محض بغرض پاکیزگی لیئے جاتے ہین مگر اسقدر سرد پانی اور اسمین استعمال نہین کیا جاتا نہ غسل اتنی دیر تک لیا جاتا ہی نہ اس طریقہ مین لیا جاتا ہی جیسا کہ مین بتلاتا ہون +

مردون[۵۳] کیلئے بھی غسل اسیطور سے طیار کیا جاتا ہی اور عضو تناسل کے منہ کے اوپر[۵۴] کی کھال کے آخر کو یعنی آخر کنارہ کو سرد پانی کے اندر دھویا جاتا ہی + غسل کرنیوالا اپنے بائین ہاتھ کی بیچ کی اور انگوٹھے کے پاس کی انگلیون سے یا انگوٹھے اور اُسکے پاس کی انگلی سے آلت کے منہ کو ڈھکنے والے چمڑی کو پکڑکر آلت کی سپاری کے سرے کے اوپر کو جسقدر کہ ہوسکے لیجاوی تاکہ سپاری بالکل ڈھک جاوے اور اگر ہوسکے محفوظ رہی + پھر وہ شخص ٹاٹ کے کپڑے سے یا سن کے کپڑے سے جو معمولی رومال کی برابر ہو دہنے ہاتھ مین پانی کے اندر لیکر اُس انگلیون مین پکڑی ہوئی[۵۵] کھال کو ملائمت کے ساتھ برابر دھوتا رہے + ان ہدایات پر من وعن چلنا بہت ہی ضروری ہی + ہر شخص کو جسکو یقین کامل نہین کہ وہ طریقہ مذکور کے موافق صحیح طور پر عمل کرنا سمجھے گا مین اُسکو مشورہ دیتا ہون کہ وہ خاص ہدایت کے لیئے مجھ سے رجوع کرے تاکہ بفائدہ تکلیف اور تضیع اوقات (شاید اپنی تندرستی مین یقیناً نقصان) سے بچ جاوے +

اُن مریضون مین جنکے جسم کے اندر کوئی مقام ورم کرآتا ہی یا کیسجگہ سڑن پیدا ہوگئی ہی یا جبکہ مرض مزمن اور پوشیدہ مین ایک تبدیلی واقع ہوکر مرض حاد معلوم ہونے لگتا ہی تب ورم اندرونی بہت جلد بسا اوقات اول ہی غسل کے بعد نیچے کو کھنچ آتا ہی اور اُس مقام مین یا اُسکے قریب ظاہر ہوتا ہی جو مقام کہ دھونے مین رگڑا گیا ہی + یہ کیسطور پر پوری علامت نہین ہی + دوسرے حصہ کتاب ہذا مین سرطان چھوڑے کے بیان مین بھی اُسکا مفصل ذکر کرونگا +

---

[۵۱] ایک گیلن پانی مین تخمیناً ۱۰ سیر اچھٹا مگ وزن ہوتا ہی۔ پانچ چھ گیلن کا تخمینہ ۸ تا ۱۲ سیر یا کچھ کم ہوا۔ [۵۲] انگریزی مین لفظ سافٹ واٹر آتا ہی یہ وہ پانی ہی جسمین کوئی معدنی اجزا یا زمین کے نمک شامل نہون۔ بارش کا پانی خالص حالت مین یا آب کشیدہ کو سافٹ واٹر کہسکتے ہین + چشمہ کے پانی سے مراد زمین مین بہتے ہوئے پانی سے ہی۔ بہتے ہوئے پانی مین چونکہ مٹی اور مختلف قسم کے ریزے ہوتے ہین غالباً اسلیئے یون کہا گیا ہی کہ بہتے ہوئے پانی کو رکھدیا جاوی تاکہ وہ صاف ہوجاوے اور ریزی ہر قسم کے بیٹھ جاوین وہ پانی جو کہ معمولاً پینے مین آتا ہی بہت عمدہ کام دیگا اگر کسی جگہ پانی بالکل کھارا ہی اور وہی پیا بھی جاتا ہے تو وہ بھی ضرور نفع دیگا لیکن شیرین پانی ہمیشہ کھاری پانی سے بہتر ہوتا ہے +

[۵۳] اس غسل کے واسطے بجاے ٹب کے ایک مٹی کی ناند لی جاوے اور بیٹھنے کی چیز اسٹول یا مونڈھا یا چوکی جو اونچائی مین اُسکی برابر ہو ناند کے برابر ملاکر رکھدی جاوے۔ اور اُس مونڈھے وغیرہ پر پیر لٹکاکر بیٹھکر غسل عضو تناسل کا بطریق مذکورہ کیا جاوے۔ ایک مریض کی استعمالی ناند دوسرے مریض کے لیئے استعمال نہین کرنی چاہیئے اور اُسکا پانی غسل کے لیئے بدلا ہوا ہونا چاہیئے۔ مناسب ہی کہ چند گھڑے اس غرض کے لیئے اُس کے رکھے ہوئے تیار ہون تاکہ سرد پانی جسوقت ضرورت ہو دستیاب ہوسکے۔ ناند ایسی ہو کہ جسمین ۴۰ سیر پانی کم از کم آجاوے کیونکہ اسقدر پانی معمولاً اوقات ۲۰ لغایت ۳۰ منٹ تک کام دیسکتا ہے۔ اگر پانی اس سے زیادہ ہو تو زیادہ دیر تک کام دے سکتا ہے۔ اس استعمال کیے ہوئے پانی کو درخت وغیرہ مین نہ دینا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے اُنکے خشک ہوجانے کا احتمال ہے +

[۵۴] اُس کھال سے مراد ہی جسکو کہ اہل اسلام ختنہ کردیتے ہین یعنی جو کہ پیشاب کے سوراخ کو معمولاً ڈھکے رہتی ہی۔ انگریزی مین اسکو فور اسکن اور ہندی مین کہلڑی کہتے ہین +

[۵۵] مسلمانونکے لیے دیکھو طریقہ جو باب ہذا کے اخیر مین حرف الف کے نوٹ مین تحریر کیا ہی۔ نیز دیگر عام ہدایتین جو اس باب کے اخیر مین مندرج کی گئی ہین ملاحظہ کرو +

[۵۶] وہ کھال جو بائین ہاتھ کی انگلیون مین پکڑی ہوئی ہی پانی کے اندر ہی اندر دھوئی جاوے گی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھنز - سن باتھنز - فریکشن ہپ باتھنز - فریکشن سٹز باتھنز

کوئی اندیشہ رگڑ کی وجہ سی سوزش پیدا ہونیمین نہین ہونا چاہیئے غسل برابر جاری رکھے جاوین اگر ضرورت سمجھی جاوی تو پہلے سے ذرا زیادہ ملایم کپڑے کا استعمال کیا جاوے[۱] + نشست کے تین انگل اوپر تک پانی رکھنے مین بہت سے مرضونمین فائدہ جلد تر حاصل ہوگا + ایسی حالت مین پانی ۶۳[۲] درجہ سے ۷۳ درجہ فہرن ہایٹ کے حرارت تک کا ہونا چاہیئے + تب چوتڑ تو پانی مین رہینگے بقیہ طریقہ وہی ہے جیسا کہ مذکور ہوا ہے +

بہت سے لوگونکی سمجھ مین یہ بات نہ آئی ہوگی کہ یہی خاص حصہ جسم کا جسکا ذکر ہو چکا ہی نہ کوئی دوسرا حصہ کیون پسند کیا گیا ہی جس پر کہ ایسا غسل دیوین + لیکن واقعی کوئی دوسرا حصہ اس غرض کے لیئے ایسا موزون نہین ہی جیسا کہ یہ + کسی دوسری جگہ مین اسقدر زیادہ اور ضروری باریک رگونکے سرے نہین ہین + خاصکر یہ اُن اعصاب[۳] کی شاخین ہین جو کہ ریڑھ سے نکلتی ہین نیز نروس[۴] سمپتھائی کس کی - جو کہ بوجہ اسکے کہ انکا سلسلہ دماغ سے ہی اس طریقہ عمل سی کل نظام عصبی پر اثر ڈال سکتے ہین + یہ صرف اعضاے تناسل کے ہی مقام سی ہی جو کہ کل نظام عصبی پر اثر ڈالا جا سکتا ہے + ایک معنی کر کے اسجگہ مین زندگی کے پورے درخت کی جڑ ہی + سرد پانی کے اندر دہونے سے نہ کہ صرف بیجا اندرونی گرمی ہی کم ہوتی ہی بلکہ اعصاب مین بھی زیادہ تازگی معلوم ہوتی ہی - گویا تمام جسم کی جان مین قوت دیدی گئی یہانتک کہ چھوٹے سے چھوٹے حصہ مین بھی + اسمین مستثنیات بھی ملتے ہین جہان کہ سلسلہ رگون کا (اعصاب کا) شکست ہو گیا ہے - مثلاً عمل جراحی کی وجہ سے +

ہر ایک معقول شخص جو کہ عملیہ تجربہ کرنیکو نہین ڈرتا ہے اس بات کو تسلیم کریگا کہ فریکشن سٹز باتھہ اُس طریقہ سی جیسا کہ مین تجویز کرتا ہون جملہ امور کو جو کہ اعضاے جسمانی کے افعال کو درست کرنیکے لیئے ضروری ہین پورا کرتا ہے +

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ فریکشن سٹز باتھہ جو کہ ہزارون شخصون کو نفع بخش ہو چکا ہے صرف انہین کے لیئے رکھا گیا ہے جنکی تندرستی[۵] خراب ہی + ہر ایک شخص جو اس بات کو جانتا ہی کہ کیسے تکلیف دہ اور ناگوار

نوٹ ۱ یعنی فریکشن سٹز باتھہ اور خاص کہال کے دہونے مین + ۲ معمولی فریکشن سٹز باتھہ مین پانی کی حرارت ۵۰ سی ۶۰ درجہ تک رکھی گئی ہی اور بعض حالتونمین ۶۶ درجہ بھی (دیکھو صفحہ ۱۱۱ - اور اسکے متعلق نوٹ) پس واضح ہوا کہ ایسے غسلونمین جسمین کہ اسٹول کے اوپر تک پانی رکھا جاوی تو پانی ۶۳ درجہ کی حرارت سے کم نہو تازہ ہو یا اُس سی کسیقدر سرد ہو مگر بہت سرد نہو کیونکہ تازہ پانی کی حرارت ۶۳ درجہ کی حرارت سے کم نہین ہوتی اس فریکشن سٹز باتھہ کیلیئے گرم پانی کبھی نہین لیا جاوے + ۳ اعصاب ایک قسم کی رگین یا تار حیوانات کے جسم مین ہین جو کہ ریڑہ اور دماغ سے نکلکر تمام جسم مین پھیلتے ہین اور ایسی پھیلتی ہین کہ انکا جال تمام جسم مین بچھا ہوا ہی - انسے کوئی جگہ جسم کی خالی نہین ہی - انکے دو کام ہوتے ہین اور کام کے لحاظ سے انکی دو قسمین ہین ایک وہ ہین جنکے ذریعہ حس ہوتی ہی دوسری وہ ہین جنکے ذریعہ سے حرکت ہوتی ہی + اگر کسی موقع سے انکا سلسلہ شکست ہو جاوے تو اسکے بعد کے حصہ کو نہ حس ہوگی نہ حرکت ہوگی اور انکی ہی خرابی کیوجہ سے اس قسم کے امراض ہوتے ہین جنمین کہ حس و حرکت معدوم ہو جاتی ہی + یہ دونون قسم کے اعصاب برابر برابر اپنے مقام سے نکلکر تمام جسم مین پھیلتے ہین + ۴ سمپیتھٹک سسٹم یا آرگنک لائف کے نروز (اعصاب) یا جسکو گریٹ سمپیتھٹک نرو (عصب) بھی کہتے ہین درحقیقت مرکب ہے ایک قطار سی گلٹیون کی جو کہ کہوپڑی سے مقعد کی ہڈی تک دونون طرف پیٹھ کے مہرونکے پھیلی ہوئی ہین اور تمامی اعضاء درونی اور انتڑیون کو شاخین پہنچاتی ہین + کھوپڑی اور ریڑہ کی نلی سی گذر کر دے اور پٹھونسے ملجاتی ہین سواے چوتھے اور چھٹے پٹھونکے جنسے کہ کے وی رے نس سائی نس کے پاس ارتباط ہوتا ہی - اور اعصاب شمی اور نوری و سمعی کے ساتھ متصل انکے انتہا کے ملجاتے ہین - انہین سمپیتھٹک پٹھونکی شاخین ہمراہ اُن شرائن کے جو کہ اعضاے مختلف کو خون پہنچاتے ہین جا کر کچھ ایسا ایر پھیر کرتی ہین کہ جالونکی صورت بنجاتی ہی - اور نام انکا مطابق اُن شریانونکے ہوتا ہی جنکے ہمراہ دے جاتے ہین + ان سمپیتھٹک گلٹیونکا شمار محققین یون کرتے ہین کہ سر مین ۵ - گردن مین ۳ - پیٹھ مین ۱۲ - کمر مین ۴ - سرین مین ۴ - یا ۵ ہر جانب اور ہر ایک گلٹی بطور ایک علیحدہ مرکز کے ہی جسمین سے کہ چارون طرف کو شاخین دوڑتی ہین اسطرح پر کہ (۱) اوپر کو جانے والی شاخین جو کہ اوپر کی گلٹی سے ملحق ہو جاتی ہین (۲) نیچے کو آنیوالی شاخین جو کہ نیچے کی گلٹی سے ملجاتی ہین (۳) بیرونی شاخین جو کہ ریڑہ کے پٹھونکے ساتھ وصل ہو جاتی ہین اور (۴) درونی شاخین کہ طرف مقابل کے سمپیتھٹک ریشون سے جڑ جاتی ہین اور انتڑیونمین بھی پھیلتی ہین + افعال سمپیتھٹک سسٹم کے ایسے نامعلوم اور مخفی ہین کہ انکا بیان بالتفصیل نہین کیا جا سکتا بعض لوگون نے اسطرح پر کہا ہی کہ وہ ایک وسیلہ ہی جس سی اثر حالات دلی کا افعال عضوی مین پہنچتا ہی خصوصاً بباعث اسکے کہ اسکو طاقت انتظام دینے شرائن کے منہ کی حاصل ہی جیسا کہ دہڑ کے (ہول دلی) اور غشی اور شرم مین اور دفعۃً زیادہ ہونے مین آنسوؤنکے اور تھوک اور رطوبت پستان مین جو بسبب خاص حالتون دل وغیرہ کے پیدا ہوتی ہین اسکے سبب سے قوت نامیہ کو قوت حیوانی کے ساتھ علاقہ ہی اور اسیکے باعث ان دونون مین موافقت ہی " انتخاب از کتاب معین الجراحین مصنفہ ڈاکٹر فرڈرک - جان مویٹ صاحب + ۵ پورے تندرست شخص کی پہچان کے لیئے دیکھو صفحہ ۹ لغایت ۱۳ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور فحش اعمال جراحی انسان کے جسم پر ماہران فن جراحی کے ہاتھون سے کیئے جاتے ہین - وہ اس سادے لیکن یقینی دافع امراض فرمینٹیشن سٹنر باتھ کو نے تعصبی کی نگاہ سے دیکھے گا + اس موقع پر جہان معاملہ تکلیف انسانی کے دور کرنیکا ہی بیجا شرم نہین ہونی چاہیئے + پورے تندرست آدمیون پر فرمینٹیشن سٹنر باتھ کا کچھ اثر نہین ہوتا اور اُنکے لیئے اس غسل کے لینے کی ہدایت بھی نہین کیجاتی ہی + ایسے لوگون کو یہ عمل تھکانے والا معلوم ہوگا اور بیمار آدمی اکثر اسکو ضرورت سے زیادہ کرینگے +

نیچر مین جو لگاتار کوششین برابری پر پہونچنے کی پائی جاتی ہین اُنکی طرف بھی توجہ دلانا یہان ضروری ہے + یہ کوششین بحال مادہ کے متعلق کارروائیون مین ہی صرف نہین ہوتین - جیساکہ اکثر غلطی سے خیال کرلیا جاتا ہی + وے اُس متواتر کمی وبیشی مین بھی جو حرارت جسم انسانی مین بلحاظ اُسکے چارونطرف کی چیزونکے ہوتی ہے - پائی جاتی ہین + اندر سے باہر کی جانب اور باہر سے اندر کی جانب ایک تبدیلی حرارت مین ہوا کرتی ہی جسکو بجلی کی لہر پاروانی تبلانا غلطی نہین ہے + اور جیسے کہ ایک مادی لہر مین ویسے ہی اسمین بھی کچھ زور ضرور ہوگا + اب جیسے جیسے یہ بڑھتی جاتی ہے مثلاً ایک جسم مین جسکو بخار ہے - ویسے ہی اُس شخص کی حالت ناقابل برداشت ہوتی جاتی ہی اور ویسے ہی مرض کی علامت بھی سخت تر ہوتی جاتی ہی + جیسے کہ خاک کا طوفان حبس اور بیچینی لیئے ہوتا ہے اُسی طور پر انسان کے جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی اثر رکھتی ہی - اسموقعہ پر حالت مساوات کے پیدا کردینے سے بہتر کیا اور کوئی دیگر حالت زیادہ قابل قدر اور زیادہ قرین عقل ہوسکتی ہی ہ زیادہ درجہ کی حرارت کم درجہ کی گرمی سے ملکر برابر ہونی چاہیئے اور اعتدال سے زیادہ حرارت کو اعتدال پر لانا چاہیئے + اور وہ پل جو اس مقصد تک پہونچاتا ہے میرے علاج کرنیکے دیگر طریقونکے ساتھ ملکر فرمینٹیشن سٹنر باتھ ہے - جو فرمینٹیشن باتھ کہ اُن مختلف وجوہ سے جنکا بیان اوپر ہوچکا ہی بیشک صرف ٹھنڈے پانی مین لینا چاہیئے ان غسلونکا عمل انوکھا ہی اور بیشمار حالتون مین مجرب ہے + اگر کسی حالت مین نتیجہ حسب دلخواہ نہ حاصل ہو تو یہ اسی وجہ سے ہوگا کہ جسم سے اصلی طاقت زندگی جاتی رہی ہے +

اگر جسم کے اندر مادہ فاسد بھرا ہوا ہی جسکی کہ مشابہت رنگ خوردہ مشین سے دیجا سکتی ہے تو بگڑی ہوئی قوت ہاضمہ اس قابل نہوگی کہ معمولی مقدار غذا سے آیندہ اسقدر قوت پہونچاوے جو کہ انسان کو اُسکی پہلی حالت قایم رکھنے کے لیئے کافی ہو + بمقابلہ پیشتر کے زیادہ مقدار غذا کی ضرورت ہونے لگتی ہی اور معمولاً خاصکر محرک غذا کی

---

۵۱ مثلاً ایک گرم چیز کسی سرد چیز کے پاس رکھی ہی تو دونون مین ایسی کوشش ہوتی ہی کہ دونونکی حرارت ایک سی ہوجاوے - پس اگر وہ کافی دیر تک پاس رکھی رہین تو دونونکی گرمی برابر ہوجاویگی یعنی ایک کی سردی کم ہوگی اور دوسریکی گرمی کم ہوکر دونون برابر ہوجاوینگی - یہ قانون قدرت یہانتک پایا جاتا ہی کہ اگر ایک عالم و ایک جاہل پاس پاس رہتے ہون تو ایک کی تردیکی کا اثر دوسرے پر ضرور پڑیگا جاہل کی کوشش عالم سے فائدہ اُٹھانیکی اور عالم کی کوشش اُسکو اپنا علم دینے کی ہوگی - کوشش ضرور ہوگی خواہ اُسمین دونون کامیاب ہون خواہ نہون + + +

۵۲ مطلب ہی کہ غلطی سے اکثر ایسا خیال کرلیا جاتا ہی کہ یہ کوششین نے جان مادہ کے متعلق کارروائیون مین ہی صرف ہوا کرتی ہین + ۵۳ ہر تندرست آدمی کے جسم کی حرارت کا ایک درجہ مقرر ہے اُسکو نارمل کہتے ہین جب حرارت اُس سے تجاوز کرگئی وہی بخار ہے اس حرارت کا پھر گھٹاکر نارمل یا اعتدال پر لانا ہی بخار کا دفع کرنا ہی + ۵۴ تشبیہ ایک پل کی دیگئی ہی جیسے کہ پل انسان کو دریا یا سمندر کے پار بآسانی پہونچاتا ہی اسیطور سے فرمینٹیشن باتھ مع دیگر غسلونکے انسان کو بیماری کے سمندر یا دریا کے پار بحفاظت پہونچنے کا ذریعہ ہی - مگر جیسے کہ اگلی چند سطرون مین واضح ہوگا یہ ضرور ہی کہ جسم مین اصلی جان اسقدر رہگئی ہو کہ اس کنارہ سے اُس کنارہ تک پہونچنے کی مہلت دے + انگریزی مین لفظ وائی ٹیلیٹی ہی یعنی وہ اندرونی قوت جو زندگی قائم رکھنے کے لیئے ضروری ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹیم باتھ۔ سن باتھ۔ فریکشن ہپ باتھ۔ فریکشن سٹز باتھ

تاکہ وہ شخص کاروبار کرنے کی حالت مین رہے۔ مگر ایسے موقع پر ہضم کرنیکی قوتین قدرتاً مبدم زیادہ گھٹتی جاوینگی +

اگر ہم پھر جسم کی قوت زندگی کا بڑھانا چاہین تو ہم کسی ایسے وسائل کی مدد سے کرسکتے ہین جو ہاضمہ کو ترقی دیوین + سب سے اچھے طریقے جو مجھے معلوم ہین وے قدرتی غذا اور اُسی کے ساتھ ٹھنڈک پہونچانے والے یہ غسل ہین + وے خراب سے خراب ہاضمہ کو (اُسوقت تک جبتک کہ وہ درست ہونیکے قابل ہے) بمقابلہ کسی دوسرے علاج کے جلد تر درست کرتے ہین۔ اور مزید برآن قدرتی طریقہ مین اثر کرتے ہین + علاوہ اسکے یہ غسل بخار کی حرارت کو جو مادہ فاسد کے رگڑ سے پیدا ہوئی ہے گھٹاکر درجہ اعتدال پر لاتے ہین جس سے کہ مرض کا آیندہ کو بڑھنا رُک جاتا ہے + کاروبار روزانہ سے ایک مثال لیتے ہین مثلاً اگر ہم چاہین کہ اُس بھاپ کو جو ایک کمرہ کے اندر پکتے ہوئے پانی سے نکل رہی ہے پھر اُسکی اصلی شکل مین یعنی پانی کی شکل مین لاوین تو طریقہ صرف یہ ہوگا کہ گرمی کو کم کردین + یہی کیفیت مادہ فاسد کی یعنی[1] ہر ایک مرض کی ہے + مرض جسم مین حرارت بڑھجانے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر برعکس حالت پیدا کردی جاوے تو دور بھی ہوسکتا ہے یعنی لگاتار ٹھنڈک پہونچانے اور اندرونی حرارت کے جو حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے کم کرنے سے +

لیکن ٹھیک ٹھیک جیسے کہ ایک مشین (کسی قسم کی کل) ایک ہی جگہ سے جیسا کہ چاہین آہستہ اور تیز چلائی جاسکتی ہے ویسی ہی کیفیت انسان کے جسم کی ہے + قوت زندگی پر ایک ہی مقام سے ٹھیک طور سے اثر ڈالا جاسکتا ہے یعنی وہ مقام کہ جو مینے فریکشن سٹز باتھ کرنے کے لیئے پسند کیا ہے +

اس بیان کے بعد سب کو صاف معلوم ہوجاوے گا کہ مین کس طور سے امراض چشم و گوش کا اُسی طریقہ سے کامیابی کے ساتھ علاج کرتا ہون (بیشک ہر مریض کے حالات کے موافق تجویز کرکے) جس سے کہ مین دوسری بیماریون کو یعنی چیچک۔ اسکارلیٹ فیور۔ ہیضہ وغیرہ کو آرام کرتا ہون + اصلی قوت کل جسم کی بڑھادی جاتی ہے اور اُسکے ساتھ یہ ممکن نہین کہ ایک حصہ جسم مین بمقابلہ دوسرے کے زیادہ تیزی آجاوے۔ بجز اُس صورت کے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ جہان سلسلہ اعصاب کا شکست ہوگیا ہو + اکثر لوگ اس بات کو نہین جانتے

---

[1] کیونکہ شروع مین ہی صفحہ ۱۸ پر مادہ فاسد کی جسم مین موجودگی کو ہی مرض بتلایا گیا ہے +

[2] ایک قسم کا بخار ہے جو چیچک کے بخار کے مشابہ ہے مگر اُس سے زیادہ سخت ہے مفصل بیان صفحہ ۴۰ پر آیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اصلی طاقت کا بڑھنا کسطور سے ظاہر ہوتا ہی اور اکثر اوقات مریض کی امید کے بالکل برعکس ظہور مین آتا ہے + مثلاً ایسا واقع ہوسکتا ہی کہ تمباکو پینے والے اس قسم کے غسلونکے لینے کے بعد تمباکو زیادہ استعمال نہین کرسکتے ہین۔ اور پس وہ خیال کرنے لگتے ہین کہ اُنکے معدے کمزور ہوگئے۔ حالانکہ صلیت برخلاف اسکے ہی + اولاً اُنکے معدے تمباکو کے زہریلے جزو کا مقابلہ کرنیکے لئے بہت کمزور تھے۔ مگر اب پھر اُنمین کافی قوت آگئی کہ اس زہر کا مقابلہ کرین + جس حالت مین کہ اعصاب اُن غسلونکے ذریعے سے قوت حاصل کرنیکی قابلیت رکھتے ہین جسم مین ہمیشہ ایسی طاقت آجاویگی کہ قدرتی آلات اخراج مواد۔ مادہ فاسد کو جو جسم مین جمع ہوگیا ہی خارج کردیوین +

فریکشن سٹز باتھ کے علاوہ پیڑو کے اوپر مٹی (گیلی حالت مین چکنی مٹی یا پنڈول) کی بندش بیرونی حرارت کے گھٹانے اور مادہ فاسد کے اُکھاڑنے کے لئے بہت ہی مفید ہوگی + ایسی بندش بیرونی چوٹ اور زخمونکو بھی بہت نفع بخشنے والی ہی +

کسی شخص کو یہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ یہ علاج کے طریقے (جو کہ ہر شخص کے حالات کے لحاظ کے موافق تجویز کیئے جاتے ہین) ہر مریض کو ضرور ہی شفاے کلی پہونچاوینگے + جیسا کہ مین پیشتر ذکر کرچکا ہون ان مین ہر مرض کو آرام کرسکتا ہون نہ کہ ہر مریض کو + کیونکہ جس مریض مین کہ اصلی قوت جسم اور پس ہضم کرنے کی قوت ٹوٹ جاچکی ہے اُسکو ان طریقہاے علاج سے نفع بیشک ایسا ہوگا جو درحقیقت کسی دوسرے علاج سے نہین ہوگا۔ لیکن ایسے مریض کو وے شفاے کلی نہین دے سکتے +

بعض حالتین ایسی بھی سخت ہوتی ہین کہ جنمین میرے غسل بہت ہی اعتدال کے ساتھ لینے چاہئین اور جنمین کہ اکثر اوقات چند روز کے واسطے بند بھی کردینے چاہئین + ایسی سخت حالتونمین ان ہدایات کی ہی بنا پر بلا اسکے کہ میرے طریق علاج سے پوری واقفیت حاصل کرین۔ مریضونکے لئے خود ہی علاج کرنے لگنا نامناسب ہوگا + ایسی حالتون مین بہتر ہی کہ بذریعہ تحریر کے مجھسے استصواب کرین تاکہ کوئی برے نتائج اس طریقہ سے علاج کرنے مین پیدا نہون +

(الف) متعلق صفحہ ۱۱۲ + یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ مسلمان لوگ یا اور لوگ جنکی یہ خاص کھال کاٹ دیجاتی ہی کس طور سے اس فریکشن سٹز باتھ کو کرسکتے ہین اس سوال کو دینے ڈاکٹر کمونی صاحب موجد اس عمل کو جو ملک جرمن مین رہتے ہین تحریر کیا اُنہون نے اسکے جواب مین مجھے لکھا کہ "مسلمان مریض لوگونکو جنکی کہ آلت کے منہ کو ڈھکنے والی کھال موجود نہین ہوتی چاہیئے کہ اُس مقام کو جو کہ ٹانگون۔ اور فوطون کے درمیان واقع ہی تولیا سے ملین نیز کمر کے نیچے کے حصہ کو + پانی تین اُنگل لکڑی کی نشست کے اوپر رکھنا چاہیئے" + یعنی اُس مقام کو جو کہ مقعد اور فوطون کے درمیان واقع ہی۔ اور نیز کمر کے نیچے کے حصہ کو ٹب کے اندر تین اُنگل نشست کے اوپر تک پانی رکھکر اُسمین بیٹھکر تولیا سے ملین + پس صرف چوتڑ تین اُنگل بھیگینگے۔ باقی اوپر کا جسم اور ٹانگین بالکل خشک رہینگے + پانی جسقدر کہ قدرتاً سرد ملسکتا ہی ہونا چاہیئے مگر ۶۳ درجہ فہرن ہایٹ سے زیادہ سرد پانی نہ کیا جاوے + عام ہدایت فریکشن سٹز باتھ مین ایک اور ضروری جگہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے دریافت کرنے پر معلوم ہوئی۔ وہ یہ ہی کہ "اس غسل کے کرنے وقت کپڑے بالکل جسم سے اُتار دیئے جاوین + یہ غسل کمرہ کے اندر ہونا چاہیئے + خصوصاً موسم سرما مین یا سردی کے وقت دوسرے موسم مین بھی کمرہ بمقابلہ باہر کی ہوا کے گرم رکھنا چاہیئے جو کہ انگیٹھی وغیرہ کے ذریعے سے ہوسکتا ہے مگر احتیاط رہے کہ کوئلون کا زہر کمرے مین نہ پھیلنے پاوے اسکے لئے مناسب ہے کہ انگیٹھی باہر سلگا کر جبکہ انگارے خوب دہک جاوین تب اندر لیجاوین اور پھر بھی اُس مکان مین کچھ ہوا کی آمد رفت کا موقع رہے + یہ احتیاطین ہپ باتھ کے لینے کے وقت بھی اختیار کرنی ضروری ہین + ہپ باتھ اور فریکشن سٹز باتھ دونونکے بعد اگر مریض قوی ہے تو کھلے ہوئے میدان مین ٹہلے یا اور کوئی کام محنت کا بیس تیس منٹ تک کرے۔ اگر مریض کمزور ہے تو کمبل اوڑھ کر لیٹ جاوے جب تک کہ گرمی کافی نہ آجاوے۔ مگر منہ کھلا رہے یعنی کمبل سے ڈھکا نہ جاوے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

فزکشن سٹنر باتھ اور اصل زندگی انسانی کے بارہ مین جو تشریحات تحریر ہو چکی ہین اون سے یہ ثابت ہوا ہی کہ بیماری غذاے نامناسب ہی کا نتیجہ ہوتی ہے + ہاضمہ کی خرابی ہی سے مادّہ فاسد (فارن میٹر) پیدا ہوسکتا ہے اور جسم مین بیماری بڑہتی ہے + لہذا ہمارے واسطے یہ سوالات نہایت ہی ضروری ہین کہ "ہم کیا کھائین؟ اور ہم کیا پئین"؟

یہ بخوبی معلوم ہے کہ برقی قوت خواہ مستقل برقی روانی (یعنی بجلی کی مسلسل دھارا) پیدا کرنیکے واسطے بعض خاص مفرد اشیاء درکار ہوتی ہین + ایک تیزاب کی ہی مدد سے یہ بات حاصل ہے کہ کاربن[۵۱] اور جست کی تختیونکے تبدیل ترکیب خواہ علیحدگی اجزاے ترکیبی کی وجہ سے ہم اُس قوت کو نکالتے ہین جو پہلے اون تختیون کو اصلی ساخت کی حالت مین قائم رکھنے کے لیئے ضروری تھی + پھر یہی قوت بذریعہ تارون کے بنام مثبت[۵۲] اور منفی[۵۳] - برقی روانی لیجائی جاتی ہے تاکہ بطور برق استعمال مین آوے + لیکن اگر بجاے ان اشیاء مفرد کے (یعنے جست و کاربن یعنی خالص کوئلہ کے) اشیاء دیگر جو اُن سے ملتی ہین - یا مثل اونکے اجزاے ترکیبی رکھتی ہین - یا خود وہی اشیا بہ تبدیل شکل مثلاً چورا کی ہوئی استعمال کیجائین تو فوراً فرق معلوم ہوجاویگا + ان صورتون مین کیا تو برقی قوت بالکل پیدا نہوگی یا اوسمین تغیر عظیم اور کمی پائی جاوے گی باوجودیکہ دیگر حالات بجنسہ ویسے ہی رہے ہون جیسے کہ جست اور کاربن کی تختیونکے وقت تھے + جسم انسانی مین قوت زلیت کے

---

۵۱ کاربن یہ ایک شے مفرد ہے جسکی کہ تمثیل مین خالص کوئلہ پیش کیا جاسکتا ہے +

۵۲ و ۵۳ بجلی کے متعلق رسالہ نمبر ۱ تار برقی کی بجلی کے بنانیکی ترکیب معلوم کرلی جاسکتی ہے - بجلی کی مستقل لہر دو دھاتونکے تیزاب مین ڈالنے سے پیدا ہوتی ہے + مختلف اشیا پر تیزاب کا اثر مختلف ہی ہوتا ہے یعنی کم و بیش ہوتا ہے جیسے دھاتونکو تیزاب مین ڈالین تو جس دھات سے کہ زیادہ بجلی پیدا ہو اوسکی بجلی کو مثبت قسم کی اور جس دھات سے کم بجلی پیدا ہوگی اوسکی بجلی کو منفی قسم کی بجلی کہینگے + اگر جست اور تانبے کی تختیونکو پانی ملے ہوئے تیزاب گندھک مین ڈالین تو جست سے منفی اور تانبے سے مثبت قسم کی بجلی پیدا ہوگی - ایسے ہی جست اور کاربن کی حالت مین - کاربن سے مثبت قسم کی اور جست سے منفی قسم کی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا کرنے کی بھی یہی کیفیت ہے + یہان بھی کم یا زیادہ قوت زلیست کی ترقی کا دار مدار اشیا مفرد یعنی غذا کے صحیح انتخاب پر ہے + ہوا کے بارہ مین جو ہماری خاص غذا ہی یہ بات صاف دیکھی جاویگی اور معلوم ہوجاویگی + اگر ہم چند ہی لحظون کے لیے کسی شخص کو معمولی ہوا سے جدا کرین اور دوسری قسم کی ہوا (گیس) کے اندر چھوڑ دیوین تو فوراً معلوم ہوجاویگا کہ نئی شے مفرد اُسکی قوت زلیست کی قائمی مین اوسکی مدد نہ کرسکی - لہذا وہ چند لحظہ مین مرگیا +

غذاے نامناسب کے مضر اثر سریع اور بہت نمایان نہین ہوتے بلکہ دیر مین ظاہر ہوتے ہین + قدرتی غذا اور زہر مہلک مین صدور از واقع ہی + مگر قدرتی اور غیر قدرتی غذا مین اکثر اوقات اتنا کم فرق ہوتا ہے کہ اول تمیز اوسکی بمشکل ہوسکتی ہے + لیکن چونکہ یہ معلوم ہے کہ مادّہ فاسد کا پیدا ہونا محض نامناسب غذا کا نتیجہ ہوتا ہے - یعنی جسم مین صرف ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے یہ پیدا ہوتا ہے ایسی نامناسب غذاؤن سے پرہیز کرنا اور ہاضمہ کی خرابی کا انسداد ہمارا فرض ہے +

نامناسب غذا اور خرابی ہاضمہ کے اس مسئلہ کو سمجھانے کی غرض سے چند تمثیلات جو روز مرّہ تجربہ مین آتی ہین تحریر کیجاتی ہین + بعض ایسے فربہ اور لحیم اشخاص ہم سے ملتے ہین جو اپنے خورد نوش کی قلت کا یقین دلاتے ہین اور شکایت کرتے ہین کہ باوصف اس قلت کے وے برابر زیادہ فربہ ہوتے ہین + ایسے اشخاص مین یہ فربہی دراصل زیادتی غذا کے سبب سے ہوتی ہی + بعض دیگر اشخاص لاغر و افسردہ ہین گو وے اپنی دانست مین نہایت مقوی اشیا کا اکل و شرب غیر معمولی افراط سے تناول کرتے ہین + مقدار خورش کے اندازہ سے ایسے اشخاص کو بالکل برخلاف حالت مین ہونا چاہیئے تھا + جسم مین ہوکر غذا گذرتی تو ہی مگر جسم کو اُس سے کچھ نفع نہین پہونچتا + خوراک کا حصہ کثیر بلا کام مین آئے ہوئے باہر نکلجاتا ہی - یا کم سے کم اُسکا پورا نفع نہین حاصل کیا جاتا ہے + یہ مثال اس امر کی تصدیق کرتی ہی کہ ظاہر المحض خوردنی اور نوشیدنی اشیا کا جسم مین ہوکر نکلجانا کچھ بھی ثبوت ہاضمہ صحیح کا نہین ہے - افسوس کہ بہت سے لوگ ایسا[۱] خیال کرتے ہین +

اس طرح دو مخالف گروہ انسانون مین پاے جاتے ہین + ایک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خورد و نوش کی کمی مقدار کے باعث ایک انسان فربہ ہوجاتا ہے

[۱] یعنے کہ غذا کا جسم سے ہوکر نکلجانا ہی صحیح ہاضمہ ثابت کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

اور دوسرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خورونوش کی کثرت کے سبب دوسرا انسان لاغر ہوجاتا ہے + ظاہری اختلاف کے باوجود بھی دونون صورتون مین بیماری کا سبب ایک ہی ہی۔ یعنی غذاے نامناسب اور خرابی ہاضمہ + اس تمہید کے بعد یہ بات بآسانی سمجھ مین آسکتی ہی کہ (مثلاً) ایک تپ دق کا مریض اپنے خیال کے موافق نہایت مقوی اور مفید غذا کھاتا ہی اور اسکا جسم کیون اسکا نفع قطعاً حاصل نہین کرتا۔ برخلاف اسکے اس بات پر ہمکو کبھی تعجب نہین ہوگا کہ بظاہر تندرست اور مضبوط۔ مگر مراقی (نروس) انسان کو اشتہا کیون نہین ہوتی +

ان تشریحات کے بعد اور باب ماقبل کے بیانات متعلق بہ قوت زیست کے یاد رکھنے کے بعد یہ مشکل نہین ہے کہ زیادتی غذا سے بچاؤ کی راہ معلوم کیجاوے + ناظرین فہیم کو بیشک اب ہی یہ یقین ہوگیا ہوگا کہ اکل وشرب کے اشیا مین لحم وبیضہ و ماء اللحم وشراب انگور وشراب جو وکوکو۔ وقہوہ۔ وچاے وغیرہ نہایت قوت بخش اور نہایت مناسب غذائین نہین ہین بلکہ جلد اور بآسانی ہضم ہونے والی غذائین ہی نہایت قوت بخش اور مناسب ہین + جتنا جلد ہمارا جسم اوس غذا کو جو اسے ملے ہضم کرسکے اُتنا ہی زیادہ نفع اُسکو اوس غذا سے حاصل ہوگا۔ اور لہذا اوتنی ہی زیادہ قوت زیست وہ پیدا کرسکیگا + پس کھائی ہوئی غذا کے زود ہضم ہونے پر قوت زیست کی کمی وبیشی کا مدار ہے +

جسقدر کوئی غذا دیر ہضم (مشکل الہضم) ہوتی ہے جسم کو اوسیقدر زیادہ وقت عمل ہاضمہ مین لگتا ہے + لہذا اگر ہم ایسی غذائین کھائین تو ہمکو (اگر صحت جسمانی مین خلل ڈالنا نہین چاہتے) ضرور کم سے کم اتنا کرنا ہوگا کہ جب تک اول کا کھایا ہوا ٹھیک طور سے ہضم نہوجاوے۔ دوسری بار کھانے سے باز رہین + بدقسمتی سے ایسا کم کیا جاتا ہے۔ بالخصوص چونکہ ہمارے روزمرہ کے عادات اس ظاہری فاقہ کے مخالف ہین + روزہ کی اصلی غرض پس ہمکو فی الحقیقت آج کلہ معلوم نہین ہے + انسان عام طور سے قدرت کے مقرر کیئے ہوئے روزون[1] کی مطلق پرواہ نہین کرتا + بلکہ خلاف اس کے وہ (ہم دیکھتے ہین) موسم سرما مین (جسمین بمقابلہ موسم گرما کے عام طور پر وقت زیادہ ملتا ہے) بمقابلہ گرما کے زیادہ کثرت سے اور زیادہ مرتبہ کھانے کھاتا ہے +

[1] یعنے قانون کی جنکو کہ ہندی بہت کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تقریباً ہر جگہ یہ خیال غلط مروج پایا جاتا ہے کہ موسم سرما مین سردی کے مقابلہ کی قوت حاصل کرنیکی غرض سے انسان کو شکم خوب پُر کرنا اور روغن بافراط کھانا چاہیئے + لیکن یہ بات قدرتی قوانین کے بالکل برخلاف ہی + بارہا مین نے موسم سرما مین کثرت اکل وشرب کی مضرتین ظاہر کی ہین + نیچر (خلقت) مین ہر جگہ فاقہ کا ایک مقررہ زمانہ پایا جاتا ہے + یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک مرتبہ پوری خوراک کھانیکے بعد سانپ اکثر ہفتون تک غذا کا ناغہ کرتے ہین + یہ بھی تجربہ مین آیا ہی کہ ہرن اور خرگوش ہفتون اور مہینون تک بہت کم مقدار خوراک پر بسر کرتے ہین اور پھر بھی سرما کے کل شدائد کو برداشت کرتے ہین + اگر ان حیوانات کو اوتنی خوراک کے حصول کا موقعہ[1] ہوتا جتنی کہ گرمیون مین اُنکو ملتی ہی تو وے بلاشک بیمار ہوجاتے اور جاڑے کی سردی برداشت نکر سکتے + جیسا کہ ہمکو معلوم ہی کہ سردی سڑنے یعنی خمیر اٹھنے کو روکتی ہے لہذا ہضم غذا مین مانع ہے + جسقدر خوراک گرمیون مین بآسانی ہضم ہوجاتی ہے جاڑون مین بہت زیادہ مشکل سے ہضم ہوتی ہی + یہی سبب ہی کہ پالے ہوئے جانور جنکو اکثر طویلہ یا اوگھر کے اندر چارہ کھلایا جاتا ہے اور جو تقریباً ہمیشہ زیادتی خوراک سے بیمار ہوتے ہین کھلے میدان مین جاڑی کی سردی کو برداشت نہین کرسکتے + اور قدرتی حالت مین رہنے والے جانور سخت ترین طوفان باد وباران خواہ برف کو جھیل سکتے ہین + اسکا سبب یہ ہی کہ جنگلی حالت مین جانورون مین جسمانی قوت برداشت[2] ہوتی ہے جسکی طرف ان دنون (افسوس کی بات ہے) توجہ بہت کم کیجاتی ہے +

ان تشریحات سے اب یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ ایک قسم کی زیادتی خوراک سے ہی بیماری پیدا ہوتی ہی + لہذا یہ یقین ہمارے دلون مین قدرتی طور سے ہوتا ہے کہ یہ باتین کہ کیا ہم کھائین اور کسی شے کو اوس کی کس حالت مین ہم کھائین - اور کیسے مقام مین ہم کھائین لاپروائی کے لائق نہین ہین +

اس مضمون کو اور بھی صاف کرنیکی غرض سی ہم چند مثالین پھر پیش کرتے ہین + اگر جوش کیا ہوا پانی ہم نوش کرین تو وہ بدمزہ اور ناگوار معلوم ہوتا ہے + برعکس اسکے تازہ پانی کا گھونٹ (جرعہ) کتنا خوشگوار ہوتا ہی - سیب کسقدر قوت بخش ہوتا ہی + یہی حال ہوا کا ہی - معمولی مکان کے اندر کی بند اور مستعمل ہوا دم گھونٹنے والی - رگ پٹھونکو سست اور ڈھیلا کرنے والی اور اکثر ونکو دردسر پیدا کرنیوالی ہوتی ہے

[1] یعنی موسم سرما مین اوسیقدر خوراک کے حصول کا موقع ہوتا جسقدر کہ اونکو موسم گرما مین ملتی ہی + [2] یعنی تکالیف سہنے کی طاقت رکھتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

بالخصوص جبکہ مکان تنگ یا چھوٹا ہو اور بہت اشخاص اسمین بیٹھے ہون + ایسی حالت مین انسان کتنا آرزومند باہر کی فرحت بخش اور جان تازہ کرنے والی ہوا کا ہوتا ہے +

اور اسکے برابر ضروری یہ امر ہے کہ کس مقام مین ہم اپنی غذا نوش کرین + کشادہ میدان یا کھلی ہوا مین ہم جو کھائین وہ ہمیشہ بمقابلہ اُسکے جو کہ مکان کے اندر کھایا جاتا ہے۔ زیادہ آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے سبب یہ کہ چبانے مین غذا کے ساتھ ہوا شامل ہوجاتی ہے۔ اور بمقابلہ مکان کے اندر کی خراب ہوا کے۔ تازہ ہوا غذا کے ہضم ہونے کی قابلیت پر بالکل مختلف اثر رکھتی ہے +

جیساکہ پہلے ذکر ہوا ہے غذائین جو نہایت سریع الہضم ہین وہ واقعی جسم کی پرورش کے لیئے بہت موزون و مناسب ہین۔ اور نیوٹریشن یعنی زیادتی غذا بھی بہت کم واقع ہوگی جب غذا آسانی سے ہضم ہوجاویگی + لہذا ہمارا اول کام یہ تجویز کرنا ہے کہ کون سی غذائین نہایت ہی سریع الہضم ہین۔ یعنی ہمکو سب سے زیادہ قوت زیست دیتی ہین + اس سب سے زیادہ ضروری اور نزاعی (جھگڑے کے) سوال کا جواب جتنا قدرتی اُتنا ہی صاف ہے اور ذیل کے جملون مین دیا جاتا ہے +

ایسی غذائین۔ جو اپنی قدرتی (اصلی) حالت مین خوش ذائقہ ہوتی ہین اور جو ہمکو اُنکے کھانے کی طرف رغبت دلاتی ہین ہمیشہ وہ ہوتی ہین جو کہ بہت ہی زود ہضم ہین اور جو کہ قوت زیست ہمکو بہت ہی زیادہ بخشتی ہین +

جملہ غذائین جنکو ہم پکا کر۔ دھوان لگا کر۔ مصالح لگا کر۔ نمک لگا کر۔ سرکہ یا آب نمک مین ڈالکر طیار کرتے ہین کم قابل ہضم ہوجاتی ہین اور قوت زیست بخشنے مین اصلی حالت والی غذاؤن سے بہت کم مفید ہوتی ہین گو کہ یہ طریقے طیار کرنے کے غذاؤنکے دیر تک ٹھہرنے مین مدد دیوین + پکائے ہوئے اور طیار کیئے ہوئے کھانون مین وہ کھانے نہایت زود ہضم ہین جو بہت سادہ طور سے پکائے یا طیار کیئے جاتے ہین اور جنمین نمک اور مصالحجات کم لگائے جاتے ہین +

رقیق حالت والی غذائین مثلاً شوربے اور خوشبودار طیار کی ہوئی پینے کی اشیا مثلاً شراب جو۔ شراب انگور کو وغیرہ بمقابلہ اُن اشیا کے زیادہ مشکل سے ہضم ہونے والی ہین جو اپنی اصلی حالت مین منجمد اور چبائے جانیکے قابل ہین + اسی وجہ سے رقیق غذا کا مسلسل استعمال شکم کی درازی اور ہضم مین خلل پیدا کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ غذائین جو اپنے اصلی حالت مین نفرت اور امتلا انسان مین پیدا کرتی ہین ہمیشہ مضر تندرستی ہوتی ہین چاہے کتنی ہی خوش ذائقہ وہ طیار کی ہوئی اور پکائی ہوئی حالت مین کیون نہون + اور سب سے زیادہ گوشت غذا کی اس قسم مین داخل ہے + کوئی انسان کبھی اس کا خیال بھی نکرے گا کہ زندہ چوپایہ (بیل) کے جسم مین مُنہ یا دانت مارے - یا بھیڑ کا کچا گوشت کھاوے + نمک ومصالح لگا کر پکانے سے ہماری خلقی تمیز اور عقل گمراہ ہوجا سکتی ہے - مگر جو غذائین کہ ہماری اصلی تمیز یعنے قوت شامہ وذائقہ کو نفرت دلانے والی ہین وہ ایسی ترکیبون سے کبھی شفا بخش نہین بن سکتی ہین +

قدرتی غذا کے اصول کے زیادہ تر صاف سمجھانے کی غرض سے امور ذیل کا تحریر کرنا ضروری ہے +

سب اشیاے خوردنی زیادہ زود ہضم اور زیادہ قوت بخش ہوتی ہین جبتک کہ وے پوری پختگی کو نہ پہونچی ہون (یعنے ابھی تک پوری بڑھی ہوئی حالت مین نہین ہین) بمقابلہ اسکے کہ وہ زیادہ پکی (پختہ) ہوجاوین + بدقسمتی سے عام لوگون مین یہ غلط خیال ہے کہ کچی اشیاے خوراک مضر تندرستی ہین کیونکہ اسہال وپیچش پیدا کرتی ہین + یہ خیال بالکل غلط ہے + بیشک اُس شخص کو جو خاصکر گوشت کی غذاؤن کا عادی ہے اور پھر اتفاق سے کچا سیب یا اور کوئی کچا پھل کھالیوے دست لگ جاوینگے + مگر برخلاف عام خیال کے اس تمثیل مین ہم بہت ہی عمدہ ثبوت کچے میوہ کے زود ہضم ہونے کا پاتے ہین + ہر زود ہضم غذا کو ہاضمہ کا سڑانے والا یا خمیر پیدا کرنے والا عمل جلد ایسی طرح مبدل کرتا ہے کہ جو دیر سے ہضم ہونے والی غذاؤن مین ممکن نہین ہے + اگر ہضم کرنے والے اعضا مین مشکل سے ہضم ہونے والی یا بذریعہ خمیر مشکل سے تبدیل ہونے والی غذائین موجود ہون تو اون پر کچے میوہ کا جلد تر خمیر اُٹھانے والا عمل ایسا اثر کرے گا کہ وے خود بھی سڑنے کی اور خمیر اُٹھنے کی حالت مین ہوجاوینگی + اور اس طرح وہ اسہال پیدا ہوتا ہے جسکا اسقدر زیادہ (اگرچہ بیجا) خوف کیا جاتا ہے + ایسے اسہال کا وقوع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

جسم کے اندر کی ایک زیادہ مقدار مواد فاسد (فارن میٹر) کو ایک تعجب انگیز قلیل عرصہ مین اُس سے (یعنے جسم سے) دور کر دیتا ہے اور میرے تجربہ کی رو سے جسم کے کل حصونکے واسطے بہت ہی نافع ہے +

ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ جو کتے مالکان کی زیادتی مہربانی کے باعث بہت فربہ ہوجاتے ہین وہ بسا اوقات گھاس کھاتے ہین یعنی ایسی غذا جو کہ گوشت خوار جانور کے لیئے حقیقتاً نہین بنائی گئی ہے + ایسا کرنیکا سبب یہ ہے کہ کُتے کی عقل حیوانی اُسکو سکھلاتی ہے کہ بوجہ زود ہضم ہونے کے گھاس اُسکے ہاضمہ کی عمدہ ترین امداد ہے جبکہ اُسکی قوتِ ہاضمہ پر زیادہ ثقیل غذا کا بار ہوتا ہے +

لہذا اُن لوگون کے واسطے جنکو معدہ کی بیماریان اور ہاضمہ کے فتور ہین بجاے پختہ میوہ (پھل) کے میوہ (پھل) خام تجویز کرنا چاہیئے - اور کچے پھلون کا استعمال اوسوقت تک جاری رکھنا چاہیئے کہ معدہ پھر پختہ پھلون کے ہضم کرنے کے قابل طاقت ور نہو جاوے +

مثل پھل اور دیگر غذاؤن کے اجناس غلہ (جو اپنی مختلف درجہ کے ہضم کی قابلیت مطابق طیاری وطریقہ خورش کے رکھتے ہین) اپنے اصلی (قدرتی) حالت مین ہی یعنی بشکل ثابت دانہ ہمیشہ زود ہضم ہوتے ہین + قدرتی طور پر غلہ کے چبانے مین دانتونکو بہت کام پڑتا ہے لیکن چبانے ہی سے اور چبانے کے ذریعہ سے جو مُنہ کے لُعاب کا بخوبی شامل غذا ہونا ہوتا ہے وہ خاصکر ہاضمہ کی ترقی کرتا ہے + بیشک وہی لوگ جو مضبوط دستہ دندان خوش قسمتی سے رکھتے ہین غلہ کو اس حالت اصلی[1] مین کھا سکتے ہین - اور جنکے دانت کم وبیش جاتے رہے ہین وہ اس چبانے کے عمل سے معذور ہونگے + ایسے مریضون کو پہلے سے دلا ہوا یا پسا ہوا غلہ چبانا چاہیئے +

جب حالات مقتضی اس بات کے ہون دلا ہوا یا پسا ہوا غلہ زیادہ سخت مریضونکے واسطے بہت ضروری غذا ہے - اور اُسوقت تک برابر استعمال کیا جاوے جبتک کہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہضم ہوسکے + ایسی صورت مین موٹا دلیا اور میوہ (پھل) آدھا پکا یا خام نہایت ہی مفید ہوتا ہے اور اگر مریض کچھ بھی قابل شفا ہو تو بہت جلد افاقت ہونے لگے گی + بمقابلہ کچا غلہ کھانے کے اُسکے بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اسقدر زود ہضم نہین ہوتی ہے - جیساکہ اوپر ہم تحریر کر چکے ہین + لیکن روٹی کی سب قسمونمین سے گیہونکے

نوٹ [1] یعنے ثابت غلہ کو دانتون سے چباکر +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی (ملاحظہ کرو نسخہ مصنف صفحہ ۱۴۷ پر) نہایت ہی زود ہضم ہے +
اکثر تو روٹی بنانے کے واسطے غلہ کے اندر کا سفید گودہ (مغز) استعمال کیا جاتا ہے اور باہر کا نقل
(چھلکہ) یعنی چوکر تقریباً ہمیشہ دیگر اغراض مین صرف ہوتا ہے + اس طرح ایک بہت باریک آٹا
تو حاصل ہوتا ہے لیکن اُسکی روٹی بمقابلہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے قوتِ ہاضمہ یعنی معدہ پر
بار زیادہ ڈالتی ہے + پس یہ قبض پیدا کرتی ہے کیونکہ چوکر جو غلہ کا نہایت ضروری جزو ہے الگ
کر دیا گیا ہے +

جئی (اوٹس) جیساکہ ہر شخص جانتا ہے گھوڑون کی بہت عمدہ خوراک ہے + لیکن ہر مالک
اسپ اس امر کی تصدیق کریگا کہ جئی کے نفع بخش خوراک ثابت ہونیکے واسطے یہ کسقدر ضروری
ہے کہ کس حالت مین یہ جنس گھوڑون کو کھلائی جاوے + اگر گھوڑون کو چوکر کے ساتھ
جئی ملا کر کھلائی جاوے تو بہت آسانی سے وہ اُسکو ہضم کر سکتے ہین اور بہت ہی زیادہ قوت
اُنکو پیدا ہوگی + برخلاف اسکے اگر اِن جانورونکو جئی بلا چوکر کے کھلائی جاوے تو فوراً معلوم
ہو جاوے گا کہ اُن کو چارہ (یا دانہ) اب ایسی آسانی سے ہضم نہین ہو سکتا ہے + اور اگر
بجاے اس خوراک کے دیگر اجناس غلہ مثل گیہون یا دیو گندم اُنکو بلا شمول چوکر کے کھلاے
جاوین تو گھوڑونکے ہاضمہ سے اور بھی زیادہ صاف معلوم ہوگا کہ وے غذائین تنہا بہت
ثقیل ہین + ہاضمہ کی مشکل اور دقت اور بھی زیادہ صاف معلوم ہوگی اگر گھوڑونکو محض وہ جئی جسکا
چھلکا دور کر دیا گیا ہے کھلائی جاوے + یہ جانور ایسی جئی کھانے سے فربہ تو ہو جاتے ہین مگر
اُنکو اوسکے ساتھ قبض پیدا ہو جاتا ہے - اور کام کے قابل نہین رہتے +

غلّہ کے جلد ہضم ہونے کی قابلیت زیادہ تر بوجہ اُسکے چھلکے یا چوکر کے ہوتی ہے - چوکر جتنا
زیادہ ہو اُتنا ہی ہضم کے واسطے مفید ہے + جملہ اجناس مین جئی ایسی جنس ہے
جسمین کہ چوکر کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے - اور پس بمقابلہ گیہون اور دیو گندم[۵۱] کے
گھوڑون کی خوراک کے واسطے زیادہ مناسب ہے +

اگرچہ جئی کا چھلکا اور چوکر ظاہرا بلا تغیر لید مین پایا جاتا ہی - اسلیئے یہ فرض نہین کر لینا چاہیے کہ گھوڑے کے

[۵۱] ایک قسم کا غلہ جو گیہون کے مقابلہ مین خراب ہوتا ہے مگر اُسی قسم کا ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین ؟ ہم کیا پئین ؟ عمل ہاضمہ

ہاضمہ کے واسطے یہ چھلکا وچوکر مفت کا بار ہے + ایسا خیال کرنا ایک بھاری غلطی ہوگی + گھوڑے کے ہاضمہ صحیح کے واسطے یہ بار اُسیقدر ضروری ہے جتناکہ غلہ کا اندرونی مغز + ٹھیک ٹھیک جس شکل مین خوراک کی کوئی شئے خدا نے پیدا کی ہے (یا قدرت مین پائی جاتی ہے) اُسی حالت مین ہمیشہ وہ ہاضمہ کے واسطے سب سے اچھی ہوتی ہے +

اسیطرح پر انسان کیواسطے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اشیاء خوراک کس حالت مین ہم کہاتے ہین + بارہا لوگونکو یہ کہتے ہوئے ہم سُنتے ہین "دالون کو مین ہضم نہین کرسکتا ہون - اُنسے مجکو ریاحین پیدا ہوتی ہین" + لیکن یہ بات زیادہ تر اسپر منحصر ہے کہ وہ کس طریقہ مین پکائی گئی ہین + شوربہ (دال کا پانی) یا گھٹی ہوئی اور پتلی حالت مین جیساکہ عام طور پر لوگ (دالون کو) کھاتے ہین وے ضرور مشکل سے ہضم ہونیوالی ہین - پھر کیا عجب جو وہ معدہ مین خلل پیدا کرین + بشکل شوربہ وہ خاصکر قابل اعتراض ہین کیونکہ شوربہ بلا چبانے کے معدہ مین جاتا ہی لہذا ہضم کیواسطے درست حالت مین نہین ہوتا + برخلاف اسکے اگر تھوڑے ہی پانی مین مثلاً مٹر کو ہم جوش دین تاکہ وقت طیاری کے تقریباً کل پانی اُنمین جذب ہوگیا ہو اور وہی مٹر کے دانہ اپنی اصلی مدوّر حالت مین نظر آوین تو ہم مشکل سے ایک ثلث مقدار اُسکی کھاسکین گے بمقابلہ اسکے کہ اُنکو ہم شوربہ کی شکل مین نوش کرتے ہین + ہم یہ بھی دیکھین گے کہ یہ کمتر مقدار اگرچہ چھلکے سمیت کھائی جاتی ہی - معدہ مین کچھ ہیجینی پیدا نہین کرتی اور بمقابلہ شوربہ کے زیادہ قوت بخش ہوتی ہے +

ایک مزدور کی حالت مجھے اسوقت یاد آتی ہی جسکو محض بحکم ضرورت قریب تین ماہ تک سوای مٹھی بھر کچی مٹر کے روزانہ اور کچھ کھانا نہ ملا + یہ شخص مسرّت علانیہ کے ساتھ اُس مصیبت کے زمانہ کے حالات مجھسے بیان کیا کرتا تھا کہ بارہا اُسکو اپنے مُنہ کے اندر خشک مٹر کے دانونکو گھنٹون تک تر ہونے کے واسطے رکھنا پڑتا تھا تاکہ چبانے کیواسطے وہ دانے بقدر ضرورت ملایم ہوجاوین + تاہم باوجود اس قلیل غذا کے وہ کہا کرتا تھا کہ اوسکی تندرستی بہت ہی اچھی خود اوسکو معلوم ہوتی تھی - اور سچ تو یون ہی کہ وہ عمر بھر کبھی ایسا تندرست نہین رہا + یہ مثال خوراک کی اشیا کو اُنکی اصلی حالت مین کھانیسے اُنکی اعلیٰ درجہ کی غذائیت کی تصدیق کرتی ہے + اس مثال سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ غذا کے قوت بخش ہونیکی تحقیقات مین بھی قدرت کا قاعدہ جسکو ہم ہر جگہ تمیز کرسکتے ہین اور موجود پاتے ہین موجود پایا جاتا ہے یعنی کہ چھوٹے سے چھوٹے اور سادہ سے سادہ وسایل سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جاوے +

---

۵ یعنے چوکر یا بھوسی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان تشریحات سے ناظرین کو صاف ظاہر ہوگیا ہوگا کہ خوراک کی زیادتی سے کیونکر پرہیز کیا جاوے + اسمین شک نہین کہ مین یہ ٹھیک نہین بتلا سکتا ہون کہ کیا شے اور کتنی مقدار مین ہر شخص یا ہر مریض کو خوراک کی زیادتی سے آیندہ بچنے کے واسطے کھانی چاہیئے + مشکل سے دو مریض ایسے ہونگے جنکے ہاضمہ کی قوت بالکل برابر ہون - لہذا خوراک کی ٹھیک مقدار یا قسم ہر ہری طور پر تجویز نہین کیجا سکتی ہے + ہر شخص کو خود معلوم کر لینا چاہیئے کہ کیا چیز اُسکے واسطے نہایت مناسب ہے + لہذا اتنا ہی کافی ہوگا کہ خوراک کے مختلف اشیا کی نسبتی قابلیت ہاے ہضم تحریر کردی جائین +

ہاضمہ کے عمل کے بارہ مین اطباء قدیم ہمکو قابل اطمینان بنیاد واسطے تحقیقات کے نہین دیتے + آگ مین نہ ٹوٹنے والے شیشون و نازک سے نازک ترازؤن - و انواع و اقسام کے دیگر آلات کی آمداد سے جو بڑی بڑی معلومات علم کیمیا مین ہوئی ہین - وے اس نئے علم شفا بخشی کے واسطے کچھ بھی کارآمد نہین ہین +

عمل ہاضمہ جسم کے اندر خود ایک کارروائی سڑن (جوش) کی ہے + اُسکے ذریعے سے غذائین جسم انسانی کے اندر اپنے ایسے اجزا مین جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہین مبدل ہوجاتی ہین + اونمین سے جسم انسانی اُسیقدر کو جو مناسب ہین یعنی جزو بدن ہونے کے قابل ہین - اپنے واسطے قبول کر لیتا ہے + جملہ غذائین جنکے سڑنے کی قابلیت کو ہم مصنوعی ترکیب سے تبدیل کرتے ہین یا بذریعہ پکانے کے یا بذریعہ آمیزش نمک یا شکر کے اس قابلیت کو دبا دیتے ہین مشکل سے ہضم کے قابل ہین - یعنی جسم انسانی بہت مشکل کے ساتھ اونکو جزو بدن کر سکتا ہی + اسطرح اُنکے سڑنے کی قابلیت پر اثر ہوجانے کی وجہ سے معمول سے زیادہ عرصہ درکار ہے قبل اسکے کہ وہ اشیا ہضم کے واسطے مناسب حالت مین پھر آوین + مراد یہ ہے کہ حالت مطلوب کو پہونچنے کے واسطے معدے مین یعنی ہضم کے مقام مین بہ نسبت اُسکے کہ جتنا ٹھیرنا چاہیئے زیادہ دیر تک اُنکو رہنا پڑتا ہے - نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ سڑنے کی حالت معمول سے زیادہ درجہ کی - اور اس سڑن کے باعث حرارت معمول سے زیادہ درجہ کی پیدا ہوجاتی ہین + اس حالت مین جو اندرونی حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہی اُس سے آخرکار آنتونکے اندر پائخانہ مین زیادہ سختی ہوجاتی ہی اور اُسکا رنگ بھی زیادہ سیاہ ہوجاتا ہے + سب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہضم غذا کا انسان کے مُنہ کے اندر ہی شروع ہوجاتا ہے +

اُسکے بعد غذائین معدے مین پہونچتی ہین جہان کہ تین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

ہضم کرنیوالا معدہ کا لعاب شامل ہوجاتا ہی اور اپنا پورا اثر اُنپر کرتا ہی + اسطرح وہ غذائین اپنی اصلی اجزا مین جدا ہونے یا سڑنے کی حالت کو پہونچتی ہین اور اُنمین سڑنے سے بھاری تغیر ہوجاتا ہی + آنتونمین سڑنے کا عمل تیزی مین اور بھی زیادہ ہوجاتا ہی اور سڑنے والی غذا مین لبلبے[1] کا لعاب اور ہضم مین مدد دینے والے دیگر عروق اور شامل ہوجاتے ہین +

جسم انسانی کیواسطے جو حصہ غذاؤنکا بیکار ہی وہ پھر بذریعہ آنتونکے - گردونکے اور جلد کے خارج کردیا جاتا ہی + بعض اوقات دیکھا جاتا ہی کہ جانور تھوڑے عرصہ مین ایسے بظاہر ناقابل اشیا کو جیسے ہڈیان سنگریزے اور کھریا مٹی کے ٹکڑے پورے طور سے ہضم کرلیتے ہین (یہ اشیا مرغیون کے معدے مین برابر پائی جاتی ہین) ایسے جانورونکی بیٹ یعنی پاخانہ کو اگر امتحان کیا جاوے تو سخت پتھر یا ہڈی کے ٹکڑے اسمین بالکل نہین ملینگے + برخلاف اسکے انسانون مین یہ پایا جاتا ہے کہ ہضم کے مقام مین اکثر غذا ہفتہ بھر تک رہتی ہے + اس سے ایک غیر معمولی کیفیت سڑنے کی پیدا ہوتی ہے + اس سڑنے کی وجہ سے جو گیس یعنی ریاح پیدا ہوتے ہین اور جنکا جسم کے بنانے مین کچھ تعلق نہین ہے جلد تک پہونچا دیئے جاتے ہین اور بشکل پسینہ اور ابخرات[2] کے اور بشکل ریاح کے خارج ہوتے ہین + اس ریح کو ہرگز نہ روکنا چاہیئے کیونکہ جسم کیواسطے وہ نہایت مضر ہے +

براز یعنے پاخانہ جب خفیف بھورے رنگ کا - ملایم اور بستہ ہو اور اُسپر لیس دار ایک تہ پائی جاوے جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ جسم کے اندر کے مختلف لعاب لیس دار ہوتے ہین - تو جاننا چاہیئے کہ ہاضمہ کی حالت صحیح ہی + پاخانہ کلمے (لنگوچہ) کے شکل کا ہونا چاہیئے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ خارج ہونے کے وقت جسم مین کچھ بھی نہ لگ جاوے + یہ بات سب تندرست جانورون مین پائی جاتی ہی اور تندرست انسانون مین بھی یہ بات پائی جانی چاہیئے + انسان کے جسم مین پاخانہ پھرنے کا جو مقام ہے اُسکا کنارہ ایسا مناسب شکل کا بنا ہے کہ اگر ہضم اصلی حالت پر ہو تو پاخانہ بلا جسم کو کسیطرح گندہ کرنے کے یا لگنے کے خارج ہوسکتا ہے + پاخانہ مین جو کاغذ استعمال کیا جاتا ہے وہ بیمار انسانون کیواسطے ضروری سامان ہے جیسا پہلے بیان کیا گیا ہی - دیہات کے تندرست انسان اس کاغذ کا استعمال نہین کرتے ہین + علاوہ اسکے پاخانہ مین کوئی ناپسندیدہ - ناگوار - مضرت رسان بو کبھی نہ نکلنی چاہیئے +

اگر ایسی بو نکلے تو یہ جاننا چاہیئے کہ ہضم کے خمیر مین کوئی غیر معمولی حالت پیدا ہوگئی +

نوٹ [1] معدے کی تلی مین ایک گلٹی ہوتی ہے اُسکا نام ہے - اس گلٹی سے لعاب نکلکر غذا مین شامل ہوکر اُسکے ہضم ہونے مین مدد دیتا ہے +

[2] جیسے کہ پسینہ تو معلوم ہوتا ہی اور ابخرات جسم سے نکلتے ہوئے دکھلائی نہین دیتے - مگر مسامات کے ذریعہ جلد سے ریاح بشکل ابخرات خارج ہوتی رہتی ہین - اسیواسطے یہ بہت ضروری ہی کہ فریکشن سٹنر یا تہز لینے کے وقت انسان بالکل برہنہ ہوکر بیٹھے - اگر موسم سرد ہے تو کمرہ کو گرم رکھے - اسکا مفصل حال غسلون کے باب مین آچکا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سے خشکی یا قبض پیدا ہوتا ہے + خشک آنتون مین فضلے کے ٹکڑے زور سے جم جاتے ہین اور اپنی جگہ سے بالکل نہین ہٹائے جا سکتے + پھر بھی جسم کے اندر سڑنے کا عمل بدستور جاری رہتا ہے اور اُس سے فضلہ کے سخت ٹکڑون کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے اور ریاح کی پیدایش زور شور سے ہوتی ہے حتےٰ کہ ریاح کل جسم مین پھیل جاتے ہین + ہضم کی اس کیفیت سے جو اندرونی دباؤ اور تناؤ پیدا ہوتا ہے - وہ جسم کے آخری سرون اور جلد کی جانب کو رجوع ہوتا ہے + پس اگر آخرالذکر یعنی جلد آپ اپنا کام انجام نہین دیتی تو ریاحی مادہ فاسد کو باہر نکلنے کا راستہ نہین ملتا ہے اور جلد کے نیچے یہ دمبدم زیادہ جمع ہوتا جاتا ہے + تب جلد اپنے کام مین اور بھی سُست ہوجاتی ہے اور اُسکی حرارت اصلی حرارت سے کم ہوجاتی ہے + اوسکے آورد سے (خون پہنچانے کی باریک رگین) مادہ فاسد سے ایسے بھر جاتے ہین کہ صاف خون جسکے بغیر کہ جلد مین گرمی آ ہی نہین سکتی - آیندہ جسم کے بیرونی حصہ تک گردش نہین کر سکتا + لہذا جسم کی بیرونی حرارت کم ہوجاتی ہے اور جلد کا رنگ آبی - پیلا سیاہی مائل یا سبزی مائل یعنی ایسا رنگ جیسا کلورو سس کے عارضہ مین ایک نہ ایک قسم کا ہوا کرتا ہے - ہوجاتا ہے + معمولاً پیلا یعنی لعش کا سا رنگ جلد کا ہوجاتا ہے - (ملاحظہ کرو تشریحات متعلق عارضہ کلورو سس حصہ دوم مین) - لیکن خون کی خاصیت اور مادہ فاسد کی خاصیت کے موافق واقعی رنگ جلد کا مختلف ہوا کرتا ہے + اگر خون مین پیشاب زیادہ شامل ہو تو جلد کا رنگ سُرخ ہوتا ہے - اوصورتون مین جلد کا رنگ زرد یا مٹیالہ یا سبزی مائل ہوتا ہے + اندرونی حرارت کے مقابلہ مین جلد کی بیرونی حرارت کی کمی ریاحی مادہ فاسد کو اور بھی زیادہ سخت کر دیتی ہے - کم درجہ کی خارجی حرارت اور اندرونی دباؤ کے مشترکہ فعل سے دب کردہ مادہ جسم کی سطح مین بھر جاتا ہے یا جمع ہوجاتا ہے + اسطرح جسم کی شکل مین رفتہ رفتہ تغیر پیدا ہوتا ہے - اُسکو ہم مادہ فاسد کا بار کہتے ہین + اس بار کی کمی بیشی میرے نئے طریقہ تشخیص یعنے سائنس آف فیشل اکسپریشن سے دریافت ہوسکتی ہے + اسطرح پر ہی سر کے متعلق جملہ عوارض مثلاً کان آنکھ دماغ کی بیماریان اور ضعف دماغ اور دردسر وغیرہ پیدا ہوتے ہین + اس قاعدہ کو جس کی تردید نہین ہوسکتی پہچان کر - یا مان کر - ہم بیمار انسانونکے معالجہ مین سب سے

نوٹ ۵۱ ملاحظہ کرو صفحہ ۲۳۳ کتاب ہذا کے حصہ دوم مین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

زیادہ پریشان کرنیوالی بیچینی جو ہمکو ملتی ہی۔ اُسکو فوراً حل کر دیتے ہین۔ ہمکو ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوجاتا ہی کہ اُن اطبا کے مقولے سراسر غلط اور بیکار ہین جو کہ امراض کو محض اُسکا مقامی علاج کرکے آرام کرتے ہین +

یہ بات واقعی قابلِ غور ہے کہ آجکل عام لوگون مین ہاضمہ صحیح کے بارہ مین کیسی کیسی رائین پائی جاتی ہین + مثلاً اکثر لوگون کو ہم کہتے ہوئے سُنتے ہین کہ "میرا ہاضمہ اعلیٰ قسم کا ہے مین اتنے گوشت کے کباب کہا سکتا ہون اور اتنے گلاس شراب کے پی سکتا ہون۔ اور کوئی بدہضمی نہین معلوم ہوتی + میرے معدے کے ساتھ ہر چیز موافق ہی میری اشتہا نہایت اچھی ہی" + یہ سب مان لیا جاوے تاہم ایسی عادتین اُتنی ہی مضر ہین جتنا کہ مثلاً دس چرٹ کا ہر روز پینا + تمباکو جسم انسانی کے واسطے ایک قسم کا زہر ہے اور ہمیشہ زہر ہی رہیگا اور جس جسم کو اس تمباکو کے زہر (نیکوٹین) کے خارج کرنیکی کوشش مین لگا رہنا پڑتا ہی وہ جسم ضرور جیسا کہ قدرت کا قاعدہ ہی اسوجہ سے تکلیف یا نقصان اُٹھائیگا + یہی کیفیت کھانے پینے کی ہی + جو معدہ بالکل تندرست ہے وہ نامناسب غذا ذراسی بھی اپنے اندر رکھنا قبول نکریگا + کھٹی ڈکار۔ چھاتی کی جلن۔ اور بیچینی کی شکایات کے ہوجانے سے معدہ یہ بات فوراً ظاہر کرتا ہی کہ اُس سی ضرورت سے زیادہ کام لیا گیا ہی + اگر معدہ کمزور ہو تو بظاہر تر شی کو قبول کرلیتا ہی گویا اوسمین نامناسب اور ضرورت سے زیادہ غذا کے مقابلہ یا ممانعت کی طاقت ہی نہین ہی + یا یون کہین کہ قدرتی عمل یا قدرتی خاصہ معدہ کا جاتا رہا + غذا بغیر کافی طور سے ہضم ہوئے جسم سے خارج ہوجاتی ہی اور جسم کو اُس سی کچھ نفع حاصل نہین ہوتا +

یہ خاصکر ذکر کرنے کی بات ہی کہ مختلف اشیا کی غذائیت پہونچانے کی مقدار کا دارومدار **فقط معدہ کی قوت ہاضمہ پر ہی ہے۔ نیز جسم کی اُس قابلیت پر جو اُسمین غذا کے جزو بدن کرنیکی ہوتی ہے۔** بہ نسبت غذاون کے قوت بخش جزو[1] کے اوسط پر تہ فی صدی کے یہ ایک دوسری ہی بات ہے + بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی (گراہم بریڈ) تازہ پھل۔ سبز ترکاریان اور آٹے کی بنی ہوئی غذائین۔ پانی مین پکی ہوئی دالون۔ روغن۔ شکر یا نمک کے شامل کیئے ہوئے (جیسا کہ خوب جانتے ہین) بمقابلہ عمدہ سے عمدہ انگریزی شراب نہایت قیمتی گوشت و انڈے خواہ پنیر کے ان مین بہت زیادہ اجزا جسم کے جزو بدن ہوجانے کے لیئے ہوتے ہین + اسمین شک

نوٹ [1] غذاؤن مین حکما نے مختلف مقدار کا قوت بخش حصہ ہونا قرار دیا ہے۔ یعنی بالفرض ایک غلہ مین قوت بخش جزو پورا ہے یعنی سو مین سو ترا ہے تو اسی حساب سے مختلف غلون مین کم ہے۔ اسی طور سے ہر غلہ مین قوت بخش اجزا کا اندازہ فیصدی کرلیا جاتا ہے یعنی سو کو پورا مان کر بقیہ کا اوسی سے مقابلہ کرکے مقدار غذائیت کی مقرر کرنی چاہیئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین کہ ان آخر الذکر اشیاء خورد و نوش مین بھی بروے امتحان کیمیائی جسم انسانی کے اجزاء ترکیبی پاے جاتے ہین لیکن یہ کچھ ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ یہ اشیا ہمارے لیے سب چیزون سے زیادہ مناسب غذائیت بخشتی ہین +

جسم انسانی نہایت سادہ غذاون مین مثلاً غلہ مین سے وہ سب اجزا جو بروے علم کیمیا اُسکے ساخت کے واسطے نہایت ضروری ہین اخذ کر سکتا ہے + غلّہ اس حالت مین جیساکہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی مین ہوتا ہے اگر اچھی طرح چبایا جاوے اور لعاب دہن اُسمین اچھی طرح ملایا جاوے تو معدے مین داخل ہوتے ہی ترش ہو جاتا ہے + ہضم کے عمل سے جسم کے واسطے جو ضروری اور پرورش کرنے والے اجزا ہین اُس غلہ مین سے مثل شراب و شکر وغیرہ کے پیدا ہو جاتے ہین + ان اشیا کو جسم جلد جزو بدن کر لیتا ہے کسواسطے کہ جسم نے اُنکو بنایا ہے + غلّہ کے وہ اجزا جو جزو بدن نہین ہو سکتے جسم سے پھر ایک خاص معین شکل مین اور معین رنگ کے ہو کر خارج ہو جاتے ہین +

اگرچہ اکثر اوقات میرے پیش کیئے ہوئے دلائل اور ثبوت کو لوگ نہین مانتے لیکن ہمیشہ ترقی کرنے والی بیماریون کا شکر علم طب کی ترقی کے مفید مراد ثبوت نہین دیتا ہے + عام لوگون کو اس موقع پر عمل علم طب قدیم کے نتائج کے جانچنے اور ناپنے کا پیمانہ اور اندازہ حاصل ہے + پیشۂ طبابت کی غلط تعلیم سے کتنے لوگون نے اپنے آپ کو گمراہ ہونے دیا ہے - کتنے آدمیون نے قدرت کے قوانین کو نیک نیتی سے اس خیال مین توڑا ہے کہ وہ عقلمندی کا اور عمدہ عمل کر رہے ہین + لیکن ہر خلاف ورزی اپنی قدرتی سزا بیماری یا روگی پن کی شکل سے اپنے ساتھ لاتی ہے +

اس موقع پر ایک خط کا حصہ چھاپنے سے مین باز نہین رہتا جو میرے پاس ایک دور کے ملک یعنے ہونولولو کے ایک سرگرم پادری صاحب کے پاس سے پہونچا تھا + صاحب موصوف نے یہ تحریر کیا ہے کہ اُس مقام کے اصلی باشندے قبل یورپین کی آمد کے فقط پوئی پر (ہونولولو کی قومی غذا جسمین تارو کی جڑ پانی کے ساتھ پھیٹکر لیئی سی بنائی جاتی ہے اور جو نہایت ہی طاقت دینے والی غذا ہے) کیلہ اور دیگر میوہ جات کے ساتھ بسر اوقات کیا کرتے تھے - صاف پانی ہی اُنکے پینے کی چیز تھی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

اس طرح وہ محض قدرتی خوراک پر بسر کرتے تھے۔ اُنکے قد دیو کی طرح ہوتے تھے اور اُنمین طاقت اور تندرستی وافر پائی جاتی تھی + پھر یوروپین تشریف لائے اور نیٹو کو سکھلا دیا کہ محض گوشت سے ہی طاقت حاصل ہوسکتی ہے اور محض شراب سے ہی خصوصاً جن[۵۱] سے زور پیدا ہوتا ہے + یہ حالت دیر تک جاری نرہی کہ اول مویشی اس مقام مین باہر سے لائی گئی اور شراب نے اپنی برکت سب ملک مین پھیلا دی + مقام ہوائی کی تاریخ مین اُس حاکم کا نام بھی درج ہے جس نے اول بتاریخ ۱۸ مئی ۱۸۱۹ء علانیہ اپنا طریقہ معاشرت تبدیل کیا + گوشت خشک اب قومی خوراک ہوگئی اور شراب جن قومی پینے کی شے ہوگئی۔ لیکن اسکے کیا نتائج ہوئے + یہان کے باشندے (یعنے کنک) کثرت سے جلد کے عوارض مین یعنے پھوڑے پھنسی مین اور دمہ مین مبتلا رہتے ہین۔ امراض آلات تناسل عام ہین اور جذام کی ترقی ہی جو اُن باشندونمین بہتون کو ہلاک کرتا ہی + اس سی ہمکو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اس مقام کے باشندے خورونوش کے جدید رواج کے باعث (جسکو کہ اُن لوگونمین ہماری اسقدر تعریف کی ہوئی تہذیب نے پھیلایا) جلد بیماریونمین مبتلا ہوگئے + اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حکمت ڈاکٹری کے مسائل غذاؤن کے بارہ مین سراسر غلط ہین + قدرتی طور پر اس ملک کی حالت مین گرم آب و ہوا اس مرض[۵۲] کے پھیلانے مین بہت مدد کرنے والی تھی۔ اور جس مرض کا اظہار ایسی سرد آب وہوا مین جیسا کہ ہمارے ملک کی آب وہوا ہے۔ زیادہ بدیر ہوتا +

اب اُن اصول پر غور کرنا چاہیئے جنپر قدرتی طریقہ خوراک مبنی ہی۔ یہ اصول مسٹر ایمی ہیرنگ صاحب نے اپنے لکچر مین بہت خوبی کے ساتھ بیان کیئے ہین اُنکو ہم یہان نقل کرتے ہین +

ہملوگ اپنے جسم کے اندر دو اعضا کے ذریعہ سے غذا کو داخل کرتے ہین یعنی پھیپھڑے اور معدہ۔ ان دونون مین سے ہر عضو کیواسطے ایک دربان جسم مین موجود ہی یعنی پھیپھڑے کیواسطے ناک اور معدہ کیواسطے زبان ہی + تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری بدقسمتی سے ان دونون دربانون مین سے کوئی بھی پورے طور سے ایسا نہین کہ جسکو بگاڑ نہ سکین + اس مین کچھ شک نہین کہ تازہ کوہستان کی

نوٹ ۵۱ ایک قسم کی شراب ہے + ۵۲ مراد ہے مرض جذام سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا ہمارے پھیپھڑون کے واسطے سب سے اچھی غذا ہے اور ایسی ہوا مین دم لینے سے ہماری قوت شامہ پورے طور سے سیر ہو جاتی ہی + وہ شخص جو ہمیشہ اس صاف ہوا مین رہا ہو دہوئین دار کمرو نمین گھنٹون تک رہنا اپنے بس کے باہر پاتا ہے۔ کیونکہ اُسکی قوت شامہ ہر مرتبہ سانس لینے مین اُسکو آگاہ کرتی ہے + لیکن اگر وہ آدمی بار بار ایسی جگہون مین جاتا رہتا ہے تو تنبیہ کرنے والی آواز رفتہ رفتہ کمزور ہو جاتی ہے حتے کہ آخر کار وہ آواز خاموش ہو جاتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سونگھنے کی قوت آخر کار بُری ہوا کی ایسی عادی ہو جاتی ہے کہ وہی اُسکو خوشگوار معلوم ہونے لگتی ہے + پس سونگھنے کی قوت بگڑ گئی اور اُسکی خرابی کے دور کرنے کے واسطے بہت وقت درکار ہے +

لیکن چونکہ ہر منٹ مین سولہ سے بتیس مرتبہ تک سانس لیا جاتا ہے اسوجہ سے مادہ فاسد کے براہ راست جسم مین جذب ہونے کے بُرے نتائج جلد ظاہر ہو جاتے ہین۔ اور غالباً یہی سبب ہے کہ ہماری عقل فوراً رہنمائی کا کام اختیار کرتی ہے جب کہ ہماری سونگھنے کی قوت نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا +

زبان کی حالت اور بھی بدتر ہے کیونکہ زبان بدقسمتی سے ایام طفولیت سے بگڑ جاتی ہی اور لہذا وہ پوری قابل اعتبار نہین خیال کیجا سکتی + درحقیقت یہ مشہور بات ہے کہ ہماری عادتون کے موافق کس طرح ہماری قوت ذائقہ بدل سکتی ہے + تاہم یہ بہت ضروری بات ہے کہ ہمارا جسم صحیح و مناسب قسم کی غذا حاصل کرے۔ کیونکہ جملہ خلاف قدرت غذاؤن مین جسم کے مُضر اجزا شامل ہوتے ہین اور اسطور سے جیسا کہ ہم پیشتر دیکھ چکے ہین۔ وے بیماریان پیدا کرتے ہین +

اسکے بعد ہمکو اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا غذا قدرتی غذا ہے؟ چونکہ ذائقہ یا زبان پر اب پورا بھروسہ نہین کر سکتے ہین پس اس سوال کا جواب باحتیاط نگاہ کرکے اور اُس سے نتائج نکال کر دوسرے اطراف مین حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے +

اس کل بحث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال محض سائنس سے ہی تعلق رکھتا ہے + پس اس کل عقدہ کے حل کرنیکے واسطے وہی ایک طریقہ تحقیقات جو سائنس مین روا ہی یعنی خاص سے عام نتیجے اخذ کرنے کا طریقہ (انڈکٹیو) اختیار کرنا چاہیئے اور خاص خاص واقعات سے عام نتائج نکالنے چاہئین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

اس تحقیقات کے ہم تین حصے کرتے ہین یعنے ہمکو لازم ہے کہ

(۱) نظری تجربون کو جمع کرین۔

(۲) اُن سے نتائج اخذ کرین۔

(۳) اُن کی آزمایش وامتحان کرین۔

نظری تحقیقات کا میدان نہایت ہی وسیع ہے اور یہ ممکن نہین کہ کوئی شخص واحد خود ہر حصہ سے آگاہ ہوسکے + لہذا چند گشت (گھوم پھر کر دیکھنے) پر ہی ہمکو اکتفا کرنا چاہیئے اسیطرح جیسے کوئی شخص کسی ملک کے پھولون کی ماہیت حاصل کرنے کی غرض سے کیا کرتا ہے +

غذا کے بارہ مین سائینس کے موافق تحقیقات کرنے مین وہ میدان جسپر ہمکو گذرنا ہے اس قدر وسیع ہے کہ ابتدا ہی سے ہمکو چاہیئے کہ اپنے خیال کو قریب ترین حدود کے اندر رکھین کیونکہ اگر اس بحث کو پوری وسعت دیجاوے تو یہ لازم آویگا کہ ہر ایک قسم کے جسم رکھنے والے جاندار (آرگینک) کی خورش یا غذا کی تحقیقات کرین + لیکن ہمارے واسطے یہ کافی ہوگا کہ مسلسل باقاعدہ عملیات کی بنیاد قائم کرنے اور نتائج اخذ کرنیکی غرض سے جانورون (حیوانات) مین سے اعلے قسمون پر ہی ہم غور کرین یعنے اُن پر جو انسان سے مشابہت زیادہ رکھتے ہین + لیکن فضول تحریر سے یا طوالت سے بچنے کے لیئے مین یہ فرض کرلیتا ہون کہ آپ لوگ اُن تمام امور سے واقف ہین جنمین کہ سبکو اتفاق رائے ہی اور جو نظری تجربہ کی رو سے محتاج ثبوت نہین بلکہ عیان ہین یا جنکے ثابت ہونمین ذرا شک نہین ہے +

نیچر مین زندگی پر ایک نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جاندارونکو غذا کے حصول کی ضرورت اسغرض سے ہے کہ اجزاء جسم کے ردوبدل کی کارروائی کو جاری رکھین۔ البتہ غذا کے انتخاب مین وہ ضرور مجبور اور محدود ہین + بحری ساحل کی شور زمین مین جو پودہ خوب سرسبز ہوتا ہی وہ خشکی مین (بر کے اندر سرزمین مین) جاکر مرجھا جاتا ہی اور تلف ہوجاتا ہے۔ اور دوسرا پودہ جو خشک ریگستان مین سرسبز ہوتا ہے وہ باغ مین جاکر خشک ہوجاتا ہی اور برعکس اسکے کھائی ہوئی زمین کے لگائے ہوئے پودے جنکو زیادہ تری کی مسادات ہی ریگستان مین نہین جم سکتے +

بالکل یہی حال حیوانات کا ہم دیکھتے ہین اور یہ حال اتنا نمایان ہی کہ باعتبار اُنکی غذا کے حیوانات کی تفریق وتقسیم ہم بہ صحت کرسکتے ہین + تفریق حیوانات کی گوشت خور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور نباتات خور پر جو کیجاتی ہی وہ تو سبکو معلوم ہی۔ لیکن یہ تقسیم سرسری ہی ہی + اس مضمون پر زیادہ غور و تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیڑے کھانیوالے جانورونکو خاص گوشت کھانیوالے جانورونسے الگ کرنا چاہیئے اور نباتات خور حیوانات کی تفریق ساگ و گھاس وغیرہ کھانیوالون اور پھل یا میوہ کھانیوالونپر ہوسکتی ہے + علاوہ ازین بعض کمتر ایسے ہین جو دونون قسم کی خوراک پر بسر کرتے ہین + ہماری نظری تحقیقات ہر قسم کے جانورون کے اعضای موید ہاضمہ کے بابتہ بھی ہونی چاہیئے + یہ اعضای موید ہاضمہ ہمکو غذا کا ایسا صحیح پتہ بتلاتے ہین کہ ہڈیونکے ڈھانچہ (کھانکڑ) سے بھی ہم یہ تجویز کرسکتے ہین کہ فلان جانور کس قسم[1] کا ہے + ہم اپنی توجہ خاصکر دانتون کی طرف معدہ (ہضم کی نالی) کی جانب۔ اون اعضای حس کی جانب جو جاندار کو اسکی خوراک تک رہبری کرتے ہین۔ اور اس طریقہ کی طرف جسمین جاندار اپنے بچون کی پرورش کرتا ہے۔ مایل کرینگے + اس لیئے چار سفر ہمکو اس میدان مین جو ہمنے اپنی تحقیقات کے لیئے معین کیا ہے کرنے ہونگے +

آپکو معلوم ہے کہ دانت تین قسم کے ہوتے ہین یعنی کترنے یا کاٹنے کے دانت (انسایزرز) کچلنے کے دانت یعنی کیلے (کینائین) ڈاڑھ یعنی پیسنے والے دانت (مولرز) + گوشت خور حیوانات مین کترنے یا کاٹنے کے دانت کمتر بڑھتے ہین اور مشکل سے ہی کبھی کام مین آتے ہون اور ادنکے کیلے اتنے دراز ہوتے ہین کہ تعجب ہوتا ہی + یہ دانت باقیونسے بہت آگے تک نکلے ہوتے ہین اور صف مقابل مین خاص خالی جگہ یا خانے اُنکی آمد کے واسطے ضرور ہوتے ہین + یہ دانت نوکدار چکنے اور ذرا خمدار ہوتے ہین + وے کسیطرح چبانیکے واسطے موزون نہین ہوتے مگر شکار کو پکڑنے اور تھامنے کے واسطے خاصکر مناسب ہین + شکاری (خونخوار) جانورونمین ان دانتونکو فینگ (بڑے دانت) کہتے ہین اور اُن مین یہ نظر آتا ہے کہ واقعی کیونکر یہ دانت بحیثیت بڑے دانتون کے استعمال کیئے جاتے ہین + گوشت کو چھوٹے ٹکڑون مین کاٹنے کے لیئے پیچھے کے دانت کام مین آتے ہین جنکی سطح کہ خاردار ہوتی ہی + ان خارونکی نوک سے نوک نہین ملتی ہین بلکہ ایک خاردار دوسرے کے پاس برابر بیٹھ جاتا ہے نتیجہ یہ کہ چبانے کے عمل سے وہ گوشت کے (عضلاتی) پٹھونکے ریشونکو محض جدا جدا کردیتے ہین + جبڑے کی حرکت طرفی اس عمل مین مانع ہوگی اور چبانے کا عمل گوشت خور حیوانات مین ممکن بھی نہین ہوتا لہذا یہ عیان ہی کہ اس قسم کے حیوانات اپنی خوراک کو دانتونسے پیس نہین سکتے۔ مثلاً یہ دیکھنے مین آیا ہی کہ کتون کو

نوٹ [1] یعنے گوشت خور ہے یا نباتات خور ہے یا کیڑہ خور یا پھل خور ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھاتے ہین؟ ہم کیا پیتے ہین؟ عمل ہاضمہ

روٹی کے ٹکڑونکا بخوبی چبانا کسقدر مشکل ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ بالآخر تقریبًا بلا چبائے غذا کو نگلجاتے ہین +

نباتات کھانیوالے حیوانات مین کترنے یا کاٹنے والے دانت زیادہ بڑھے ہوتے ہین اور گھاس اور ساگ کترنیکا کام دیتے ہین + انمین کیلیے معمولًا چھوٹے ہوتے ہین۔ اگرچہ کبھی انکو ہم اسقدر بڑھا ہوا پاتے ہین کہ وہ اپنی حفاظت کے کام مین بطور ہتیار استعمال ہوتے ہین۔ جیسا ہاتھی کے دانتونکا حال ہے + مولر[1] یعنے پیسنے والے دانت اوپر (باہر) کے سرے پر چوڑے ہوتے ہین اور صرف اُنکے اطراف مین چمکدار روغن لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ وے نباتات کی خوراک کو چبانے یعنی کچلنے اور پیسنے کے لیئے نہایت ہی مناسب ہین +

حیوانات مین پھل کھانیوالے بہت نہین ہین + ہماری تحقیقات کیواسطے وہ بندر جو انسان سے مشابہ ہوتے ہین نہایت ضروری ہین + پھل خور حیوانات مین ہی دانتونکو بہت ہی ہموار طریقہ مین بڑھا ہوا ہم پاتے ہین + اُنکے سب دانت یکسان بلند ہوتے ہین۔ صرف کنیاین دانت یعنی کیلے اور دانتونسے ذرا زیادہ نکلے ہوئے ہوتے ہین۔ گو تقریبًا اتنے نکلے ہوئے نہین ہوتے کہ وہ مثل گوشت خور حیوانات کے دانتونکے کام دیسکین + یہ دانت گاؤدم (مخروطی شکل کے) گر سرے پر گھٹل ہوتے ہین۔ اور چکنے ہموار نہین ہوتے لہذا وے شکار پکڑنے کا کام نہین دیسکتے + ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ وے بہت مضبوط ہوتے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ وے بندر جو انسان سے مشابہت رکھتے ہین اپنے دانتونسے عجیب عجیب حرکتین اور کام کرسکتے ہین + انکے مولر دانتونکے سر و پر روغن چمکدار کی کئی تہ ہوتی ہین اور چونکہ اُنکا نیچے کا جبڑا حرکت طرفی بہت کرسکتا ہے اُنکے دانتونکا کام چکی کے پاٹونکے کام سے ملتا ہے + یہ امر کہ کوئی بھی مولر دانت نوکدار نہین ہوتا ہے خاص معنی رکھتا ہے۔ کیونکہ ہم اُس سے معلوم کرتے ہین کہ گوشت کے چبانے کے لیئے کوئی بھی دانت ان جانورون مین نہین ہے + یہ امر اور بھی زیادہ قابل لحاظ ہے کیونکہ وے حیوانات جو سب چیزین کھاتے ہین (جس تعریف مین صرف ریچھ صحیح طور پر داخل ہین) دونوطرح کے یعنی نوکدار اور چپٹے سرے والے مولر دانت رکھتے ہین + بیشک ریچھونکو بھی مثل گوشت خورونکے کنیاین دانت یا کیلے ہوتے ہین جنکے بغیر وہ شکار کو پکڑ نہین سکتے۔ مگر برخلاف اسکے ریچھونکے انسیزر (کترنے یا کاٹنے والے دانت) میوہ خور حیوانات کی مانند ہوتے ہین +

اب انسان کے دانت ان اقسام مین سے کس قسم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہین + اسبارہ مین شک کی گنجایش نہین۔ کیونکہ ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہین کہ انسان کے دانت تقریبًا بالکل میوہ خور حیوانات کے دانتونکے مانند ہین + انسان مین کنیاین دانت یعنی کیلے اتنے

نوٹ ۱ مولر جسکی جمع انگریزی مین مولرز ہے۔ وہ دانت ہین جو کہ کچلنے اور پیسنے کا کام دیتے ہین یعنی داڑھین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لمبے نہین ہوجاتے جتنے کہ میوہ خور حیوانون مین اور دیگر دانتونسے آگے کم نکلتے ہین یا بالکل نہین نکلتے - مگر یہ فرق غیر ضروری ہے + محض کنیائین دانت کی موجودگی سے اکثر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ جسم انسان بھی گوشت[1] کی غذا کے کھانے کے واسطے بنایا گیا ہے + اگر انسان کے کنیائین دانت وہی کام دیسکتے جو گوشت خور حیوانات کے کنیائن دانت کرسکتے ہین - اور اگر مثل ریچھون کے ہمارے مُنہ مین کم سے کم چھ پیچھے کے دانت گوشت کاٹنے کے واسطے ہوتے تب ہی ایسا نتیجہ نکالنا درست ہوتا +

اُوپر کی تحقیقات سے جو نتائج ہم ضرور نکالتے ہین وہ حسب ذیل ہین -

(۱) انسان کے دانت گوشت خور حیوانونکے دانتون سے نہین ملتے لہذا وہ گوشت خور حیوان نہین ہی (۲) انسان کے دانت ساگ وگھاس کھانے والے حیوانونکے دانتون سے نہین ملتے ہین لہذا وہ گھاس وساگ کھانے والا حیوان نہین ہے (۳) انسان کے دانت اُن حیوانونکے دانتونسے نہین مطابق ہین جو ہر سہ قسم کی خوراک (گوشت میوہ وساگ پات) پر بسر کرتے ہین لہذا انسان ہر قسم کی خوراک کھانیوالا (اومنی وورس) حیوان نہین ہے (۴) انسان کے دانت پھل کھانیوالے اُن بندرون کے دانتون سے قریب قریب ٹھیک ملتے ہین جو بندر کہ انسان سے مشابہت رکھتے ہین لہذا یہ قرینہ غالب ہی کہ انسان پھل کھانیوالی قسم کا جانور ہی + نتیجہ مذکورہ بالا دوسری شکل سے غلط طور پر اکثر یون پیش کیا جاتا ہے "دانتونکے جانچ سے انسان نہ گوشت خوار اور نہ ساگ پات کھانیوالا حیوان ہے - بلکہ ان دونو قسمونکے درمیان ایک بیچ کی حالت مین ہی - لہذا وہ ان دونو قسم کا حیوان ہے" + یہ کہنے کی حاجت نہین کہ یہ نتیجہ بروے منطق بالکل غلط ہے + درمیانی حالت کا خیال ایسا عام اور غیر متعین ہے کہ اسکا اطلاق وہان نہین ہوسکتا جہان سائنس کے مطابق ثبوت درکار ہے صرف علم ریاضی مین درمیانی حالت صاف سمجھ مین آتی ہے +

اب ہمکو اپنی دوسری گشت زرخیز میدان تحقیقات مین لگانے دیجئے اور حیوانات کے معدونکی طرف ہمکو اپنی توجہ مبذول کرنے دیجئے + گوشت خور (شکاری وخونخوار) حیوانات مین شکم چھوٹا اور قریب قریب مدور ہوتا ہے اور آنتین بمقابلہ جسم کے سہ چند سے پنج گونہ تک زیادہ لمبی ہوتی ہین - جسم کی لمبائی مُنہ سے دُم کی جڑ تک شمار ہوتی ہے + ساگ پات کھانیوالے حیوانونکا بالخصوص جگالی کرنے والونکا شکم بڑی ترکیب کے ساتھ بنا ہوا ہے اور جسم کی لمبائی سے ۲۰ گونہ سے ۲۸ گونہ تک زیادہ لمبی اُنکی آنتین ہوتی ہین +

نوٹ [1] یہ دلیل اکثر گوشت خواری کے جانب داران پیش کیا کرتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ۱ ضمہ

پھل کھانیوالے حیوانات مین شکم بمقابلہ گوشت خوار حیوانات کے شکم کے کسیقدر زیادہ چوڑا ہوتا ہی اور اُنکے شکم کا سلسلہ ڈوادوڈنیم مین ہوتا ہی جسکو شکم ثانی کہسکتے ہین + جسم کی لمبائی سی دس گونہ سی بارہ گونہ تک زیادہ لمبی آنتین انکی (پھل کھانیوالے حیوانات کی) ہوتی ہین + ایسے ٹومی کی کتب مین یہ اکثر بیان کیا گیا ہی کہ آنتون والی نالی انسان مین جسم کی لمبائی سی پندسی پنج گونہ تک زیادہ لمبی ہوتی ہی اور اسوجہ سے گوشت کی خوراک کے واسطے زیادہ مناسب ہے + ایسا کہنا قدرت یعنی نیچر کو تہمت برخود غلط (یعنے اپنی حکمت کو خود قطع کرنیوالی) کی لگانا ہی کیونکہ بلحاظ دانتونکے قدرت نے انسان کو عام لوگون کی راہی مین سب چیز (گوشت و میوے وساگ وغیرہ) کھانیوالا حیوان بنایا اور باعتبار آنتونکے گوشت خور حیوان بنایا + مگر یہ اختلاف خاص ظاہری ہی ہی + اس مقابلہ مذکورہ بالا مین انسان کے جسم کی لمبائی سر کی چوٹی سے تلوے تک پیمایش ہوئی ہی حالانکہ دیگر حالتون سے مطابقت کرنیکے لیئے صرف مُنہ سے ریڑہ کی ہڈی کے آخر سری تک پیمایش لینی چاہیئے + لہذا جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہی وہ غلط ہی + انسان کی آنت کی لمبائی ۱۶ سے ۲۸ فیٹ تک ہی اور انسان کے قد پر اسکا انحصار ہی + اور جسم کی لمبائی سے ریڑھ کی ہڈی کے آخر سے تک ڈیڑہ فیٹ سی ڈھائی فیٹ تک ہے + اس تقسیم سے قریب دس یا گیارہ کے حاصل قسمت ہوتا ہی + لہذا دوسری بار پھر ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہین کہ انسان پھل کھانیوالا جانور ہی +

اپنی تیسری نرل کے شروع مین غذا کے سائنس پوسٹ یعنی حواس خمسہ سے ہمکو مشورہ کرنا چاہیئے + ذائقہ اور شامہ کی قوتین ہی حیوانات کو اُنکی خوراک کیطرف رہبری کرتی ہین اور ساتھ ہی اُنکو کھانیکی ترغیب دیتی ہین + جب ایک شکاری جانور اپنے شکار کی بو پاتا ہی اسکی آنکھین چمکنے لگتی ہین + وہ ذوق وشوق سے شکار کے راستہ پر جاتا ہی اور اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اور گرم خون کو ندیدہ پن کے ساتھ چپ چپ کرکے پی جاتا ہی - اور بظاہر اسکو اس کل کارروائی سی حد درجہ کی تسکین حاصل ہوتی ہی + ساگ کھانیوالا حیوان بخلاف اسکے اپنے ہمجنسون کے پاس ہوکر بلا جوش وخروش گذر جاتا ہی - اور زیادہ سی زیادہ کبھی کسی دیگر ہی سبب سے اُنپر حملہ کرنیکے واسطے آمادہ کیا جاسکتا ہی - اسکی قوت شامہ کبھی اُسکو گوشت خوری کی تحریک نہین کرتی - وہ اپنی قدرتی خوراک کو بھی ترک کردیگا اگر اُسپر خون چھڑک دیا جاے + اسکی بصارت اور قوت شامہ گھاس وساگ کیطرف رہبری کرتی ہین اور گھاس وساگ اُسکے ذائقہ یعنی زبان کو بھی خوش وسیر کرتی ہین +

نوٹ ۱ جسم کے چیر پھاڑ کے علم کو کہتے ہین + ۲ چونکہ آنتو نمین ہوکر غذا گذرتی ہی اسوجہ سے خود انکو ایک نالی کہا ہی + ۳ مراد ہی اُس مقابلہ سی جو کہ چند سطر اوپر سہ گونہ سے پنج گونہ تک کا درمیان جسم اور آنتون کی نالی کے کتب تشریحات مین کیا ہی - ۴ یعنے آنتون کی لمبائی ۱۶ الغایت ۲۸ فیٹ کو ۱/۲ الغایت ۲ فیٹ جسم کی لمبائی سے تقسیم کرنیپر ۱۰ یا ۱۱ جواب آتا ہی - اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنتین جسم سے ۱۰ یا ۱۱ گنی لمبی ہین + اور اس صفحہ کے شروع مین دوسرے فقرے مین کہا گیا ہی کہ پھل خور جانور وحشی آنتین بمقابلہ جسم کے ۱۲ الغایت ۱۴ گنی لمبی ہین - چونکہ انسان کی آنتون اور جسم مین بھی بلحاظ اُنکی لمبائی کے مناسبت تقریباً وہی ہی جو کہ پھل خور حیوانات کے جسم اور آنتون مین لہذا انسان بھی پھل خور ہی ہوا + ۵ یہ الفاظ انگریزی مین سائن پوسٹ بمعنے نشان پوسٹ بمعنی مقام یعنے وہ چیز جو کہ کسی بات کا پتہ دیوے مثلاً آپنے ایسے مقامات پر جہان سے کہ کئی کئی راستے چند جگہون کو جاتے ہین اکثر ستونون پر تختیان لگی ہوئی دیکھی ہونگی جن پر کہ اُن مقامات کا جہان کو کہ وہ راستے جاتے ہین پتہ لکھا رہتا ہے انکو سائن پوسٹ کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھل کھانے والے حیوانات مین بھی یہی کیفیت ہم دیکھتے ہین - اُنکے حواس اُنکو کھیت اور درخت کے پھلون کی طرف رہنمائی کرتے ہین +

لیکن انسان کے حواس خمسہ کسطرح عمل کرتے ہین + کیا کبھی نگاہ اور شامہ کی قوتین انسان کو نرگاؤ کے ہلاک کرنے کی طرف تحریک کرتی ہین ؟ کیا انسان کے بچہ کو جسنے جانورونکے ہلاک کیئے جانیکا حال کبھی نہ سنا ہو - گو کہ گوشت اُسنے پہلے کھایا بھی ہو - ایک فربہ راس (نرگاؤ) کو دیکھکر یہ خیال پیدا ہوگا کہ "یہ راس میرے واسطے ایک لذیذ طعام ہوگا" ؟ محض اُسوقت ایسے خیالات ہمارے دلون مین پیدا ہوسکتے ہین جبکہ ہم اپنے ذہن مین باہم زندہ جانور کے اور اُس کباب کے جو دسترخوان پر آتا ہے تعلق کو قایم کرسکین - یہ خیالات ہمکو پیچھے نہین دیتی یعنی ہم مین فطرتی یا خلقی نہین ہوتے +

ہلاک کرنے کا محض خیال ہی ہمارے حواس کو کریہہ معلوم دیتا ہے - اور کچا گوشت نہ آنکھ کو نہ ناک کو خوشگوار ہوتا ہے + ہمارے شہرون سے ہمیشہ دور دور پر کیون مذبح بنائے جاتے ہین ؟ بہت مقامون مین گوشت کے بلا ڈھکے ہوئے لیجانے کے بارہ مین ممانعت کے قواعد کیون بنے ہین ؟ کیا واقعی اسکو (گوشت کو) قدرتی غذا کہہ سکتے ہین درحالیکہ آنکھ اور ناک دونون کو یہ اسقدر ناگوار ہے ؟ کھائے جانے سے پہلے گوشت کو بذریعہ مصالحون کے ذائقہ اور شامہ کے حواس کے واسطے مرغوب بنانیکی ضرورت ہوتی ہے - اگر فی الحقیقت یہ حواس پہلے سے غیر معمولی درجہ تک سست نہ بنگئے ہون + بخلاف اسکے میوہ (پھل) کی خوشبو کو کسقدر مفرح و خوشگوار ہم پاتے ہین + واقعی یہ اتفاق کی ہی بات نہین کہ پھلون و میوہ جات کی نمایشون مین نامہ نگاران تقریباً ہمیشہ اپنے دل کی کیفیتین اس مقررہ فقرہ سے ظاہر کیا کرتے ہین یعنی کہ "پھلون کے دیکھنے سے ہی مُنہ مین پانی بھر بھر آتا ہے" + یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہت سے غلہ کے اجناس بھی خوشگوار بو کو کہ خفیف بو - اور نیز خوشگوار ذائقہ - خامی کی حالت مین رکھتے ہین + غلہ کو کاٹ کر جمع کرنے اور پکانے مین کوئی کرائیت ہمکو نہین معلوم ہوتی - اور دیہات کا انسان وحشی کے ساتھ ہی خوش اور قانع دہقان کہا گیا ہے + لہذا بارسویم بھی ہمکو ضرور یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ انسان فطرت سے ضرور پھل کھانے والا حیوان ہے +

منزل چہارم مین - جب ہم قدرت کی حکمت اور انتظامات دربارہ افزایش نسل کو بغور دیکھتے ہین اور اُنکا امتحان کرتے ہین تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پہنین؟ عمل ہاضمہ

نظری تحقیقات مین زیادہ تشکل پائی جاتی ہین + پیدایش[1] کے وقت جملہ حیوانات ایسی ایک غذا مہیا پاتے ہین جو اُنکی جلد بالیدگی مین ممد ہے + نوزائیدہ بچہ کیواسطے بلاشک مان کا دودھ ہی قدرتی غذا ہے + اور اس موقع پر ہم یہ دیکھتے ہین کہ بہت سی ماؤن کو دودہ پلانے کی قابلیت اس باعث نہین ہوتی کہ بچہ کے واسطے غذا پیدا کرنے کے لایق اُنکے جسم کی حالت نہین ہوتی + یہ بات خاصکر قابل افسوس ہے کیونکہ ایسے بچے ابتدائی عمر سے ہی حواس کے اثرون کے قدرتی پیمانہ یا معیار سے محروم رہ جاتے ہین کیونکہ قدرتی خوراک سے کوئی انسان کی ایجاد کی ہوئی غذا ہر بات مین مشابہ نہین ہوسکتی ہے + تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ اُعلے مرتبہ کے لوگون مین جنکی غذا، خاص گوشت ہے اُن مین عورات کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے - اور مجبوروے دیہات سے جہان کہ گوشت کی خوراک کمتر استعمال ہوتی ہے دایئون کو بلاکر نوکر رکھتے ہین + دایہ بعد نوکر ہوجانے کے معمولاً اُسی خوراک پر بسر کرتی ہین جو قصبہ والے اُس گھر کے اور لوگ کھاتے ہین - اسکا نتیجہ کمتر نہین بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ اونکی قابلیت بچہ کو دودہ پلانے کی جاتی رہتی ہے + بحری سفرون مین جئی کے آٹے کی پکی ہوئی لپسی اُن عورات کو جو دودہ پلاتی ہین دیجاتی ہے - کیونکہ اُس خوراک سے جو جہاز مین معمولاً مہیا ہوتی ہے بوجہ گوشت کے جزو کثیر ہونے کے اُنکی چھاتی مین دودہ جلد خشک ہوجاویگا +

الف

ان تجربون سے یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ گوشت مان کے دودہ کے پیدا کرنے مین کم مدد دیتا ہے یا بالکل کچھ مدد نہین دیتا ہے +

لہذا بار چہارم اس نتیجہ کے نکالنے پر ہم مجبور ہین کہ انسان قدرتی طور پر پھل کھانے والا حیوان ہے +

اگر یہ نتیجہ صحیح ہو تو ضرور یہ بات نکلتی ہے کہ بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ قدرتی خوراک سے کم و بیش الگ اور گمراہ ہوگیا ہے + مخلوقات قدرت اپنی قدرتی غذا سے منحرف ہوگئے ہین + یہ بات سننے مین عجیب معلوم ہوتی ہے اور

نوٹ [1] یعنی دنیا مین داخل ہونیکے وقت + نوٹ الف یہ نوٹ مصنف کا ہے - وہ کہتا ہے "ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ نباتاتی غذا پر بسر کرنے سے ہر ایک مان اپنے بچہ کو اپنا دودہ پلاکر پرورش کرسکیگی - اس غرض کے لیئے ایک درجہ تندرستی کی بھی ضرورت ہے جو کہ دفعتاً حاصل نہین ہوسکتی"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثبوت مزید کی محتاج ہے + کیا یہ ممکن ہی کہ دیگر جاندار بھی اسیطرح اپنی قدرتی خوراک کو چھوڑ سکتے ہین اور ایسا کرنے کے کیا نتائج ہوتے ہین ؟ آگے چلنے سے پہلے اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے +

ہم بخوبی آگاہ ہین کہ کُتّے اور بلیّان **نباتات** کی خوراک کے عادی ہو سکتے ہین، لیکن کیا ہم نباتات کھانے والے حیوانات کے گوشت خور بن جانے کی مثالین بھی پیش کر سکتے ہین ؟ ایک بار ایک نہایت دلچسپ واقع کے دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا تھا ایک خاندان مین ایک ہرن کا بچہ پالا گیا جو گھر کے کُتے کا جلد یار بنگیا + ہرن کے بچّہ نے کُتّے کو گوشت کا شوربہ زبان کے ذریعہ سے پیتے ہوئے اکثر دیکھا - اور حاضری کے اوقات پر اپنا بھی حصّہ لینے کی اوسنے جلد کوشش کی + اول وہ شوربہ کے ذائقہ سے ہی باظہار نفرت ہمیشہ مُنہ پھیر لیتا تھا - لیکن اُس نے بار بار کوشش کی اور چند ہی ہفتون مین اپنا حصہ مزہ کے ساتھ کھانے لگا + اور چند ہفتون مین وہ گوشت بھی کھانے کے لایق ہوگیا اور گوشت کو بالآخر اپنی قدرتی خوراک سے زیادہ پسند کرنے لگا لیکن اس خوراک کے نتائج جلد نمایان ہوئے - وہ جانور بیمار پڑا اور ایک برس کی عمر کا ہونے سے پہلے ہی مرگیا + مین یہ بھی کہے دیتا ہون کہ یہ بچّہ ہرن بند کرکے نہ رکھا گیا تھا بلکہ باغ اور جنگل مین آزادانہ دوڑتا پھرتا تھا +

ہم یہ بھی جانتے ہین کہ پھل کھانے والے بندر بآسانی - بحالت مقید رہنے کے - گوشت کی خوراک کے عادی ہوجا سکتے ہین - لیکن ایسا کرنے سے معمولاً ایک یا دو سال مین ہی بعارضہ دق یا سل مرجاتے ہین + یہ موت معمولاً آب وہوا کے باعث بیان کیجاتی ہی - لیکن چونکہ منطقہ حارّہ کے رہنے والے دیگر حیوانات ہمارے طبقہ مین بخوبی فروغ پاتے ہین اسکا ماننا جایز ہوگا کہ خلاف نیچر کے خوراک یعنی خلقی عادت کے خلاف جو خوراک استعمال ہوئی اُسکا ہی خاصکر قصور ہی + تحقیقات جو حالمین گیگئی ہین وہ بھی اس رای کی تصدیق کرتی ہین

لہذا یہ تحقیق ہے کہ حیوانات اپنے قدرتی غذا سے منحرف ہوجا سکتے ہین اور اس لیئے یہ قیاس اور بھی غالب ہوجاتا ہے کہ انسان مین سے ایک بڑے حصّہ نے قدرتی غذا سے انحراف کیا ہے + لیکن اگر ایسا ہوا ہے تو اسکے نتائج بھی ہمکو ضرور ظاہر ہوجانے چاہئین یعنے بیماریان ضرور ظاہر ہونی چاہئین یا ظاہر ہوچکی ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عملی ماخمہ

اگر ہم سچے طور پر دریافت کرین کہ کتنے انسان ایسے ہوئے ہین جنکو طبیب کی ضرورت کبھی نہین ہوئی تو مجکو یقین ہے کہ بہت ہی کم انسان ایسے ملین گے + اور کتنے انسان ایسے ہین جو واقعی پیری کے باعث موت کو پہونچتے ہین؟ ایسے انسان اسقدر کم ہین کہ اخبار والے عموماً اُنکے حالات قلمبند کیا کرتے ہین + بہت ہی کم انسان ایسے پائے جاتے ہین جنمین مادہ فاسد کا بار نہین ہی + عام طور پر دیہات کے زیادہ تر پھل کھانے والے انسان اگرچہ پوری طور پر قاعدہ قدرت کے موافق زندگی بسر نہین کرتے اس امر مین زیادہ خوش نصیب ہین - اور گو کہ تازہ ہوا اپنا کام کرے تاہم خوراک یہان اصلی باعث ہی + اگرچہ یہ تحقیق ہے کہ ہماری تندرستی کی خرابی جزاً اور دیگر اسباب سے پیدا ہوتی ہی - لیکن جانورونکے ساتھ مقابلہ کرنیسے ہم معلوم کرسکتے ہین کہ خوراک (تندرستی کی خرابی کا) سب سے زیادہ ضروری باعث ہی + مثلاً اصطبل مین جو جانور بندر کھے جاتے ہین وہ نہایت ہی ناموافق حالت صفائی مین رہتے ہین جو کہ ہمارے خیال مین آسکتی ہی - اپنے غلیظ سے نکلی ہوئی ہواؤن کو لگاتار سانس کے ذریعہ اندر لیجانے پر وہ مجبور ہوتے ہین - اور آزادانہ جسم کی ورزش سے وہ تقریباً بالکل محروم کیئے جاتے ہین + اس سبب سے قدرتی طور پر وہ ضرور بیمار ہوجاتے ہین اور یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ ایسی مویشی کبھی پوری تندرست نہین ہوتین + لیکن باوصف ان ناموافق صفائی کی حالتونکے جانورون مین بیماریان اتنی کثرت سے نہین پھیلی ہوئی ہین جتنا کہ انسان مین - حالانکہ انسان ان سب باتون مین اپنی خبرگیری زیادہ اچھے طور پر کرسکتے ہین اور کرتے ہین + لہذا تندرستی کی خرابی کا الزام خاصکر خوراک پر ضرور لگانا چاہیئے +

اب ہم اسقدر کافی دور تک پہونچ گئے کہ آخری قدم بڑہاوین اور **عملی طریقہ** سے اپنے اخذ کیئے ہوئے نتائج کی صحت خواہ غلطی کو ثابت کرین + دونون اعتراض کی جانچ جو اکثر پیش کیئے جاتے ہین ہم ایک ساتھ ہی کرسکتے ہین + اول یہ کہ بوجہ اپنی اعلےٰ ترساختِ جسم کے انسان اُن قاعدونکا تابع نہین ہی جو اُس سے نیچے درجے والے حیوانات کے واسطے ہین + اور دویم اعتراض یہ ہی کہ گوشت کی خوراک کے مدت کے استعمال سے انسان کے جسم نے (**ڈارون صاحب** کے **موافقت** کے اصول کے مطابق) نئی غذا کے ساتھ شاید موافقت کرلی ہے + اس دوسرے اعتراض کے پھر دو حصے کیئے جاتے ہین - اول یہ کہ کُل **نسلِ انسان** اس کارروائی **موافقت** کے زیر اثر آگئی - اور دوم یہ کہ کم سے کم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالغ انسان اُس خوراک کو جسکے وہ عادی ہوگئے ہین بلا اندیشہ کے ترک نہین کرسکتے +
بچون اور بڑونکے ساتھ جو عملی امتحانات کیے جاوین اُنسے ان سب سوالات کے جواب قطعی طور پر دیئے جاسکتے ہین + اور ایسے عملی امتحانات بہت سے ابتک ہوچکے ہین - اُنکے نتیجے مختصراً مین اسموقع پر بیان کرونگا + کئی گھرون مین بچے پیدایش سے ہی بلا خوراک گوشت کے پرورش کیے گئے ہین اور انکی بالیدگی کو غور سے برابر دیکھنے کا کام مینے خاص اپنے ذمہ لیا ہی + مین اطمینان سے کہسکتا ہون کہ عملی تجربون کا نتیجہ قطعی طور پر مفید بحق قدرتی خوراک (خوراک جسمین سے گوشت خارج کردیا گیا ہے) ہوا ہے + یہ بچے جسم اور دماغ دونون مین بلحاظ فہم - ہمت خواہ مزاج - عجیب طور سے بڑھے +
اس سے مجھے تحریک ہوتی ہے کہ چند خاص باتین درستی اخلاق کی تعلیم پر کہون + یہ تعلیم کا سوال روزمرہ کی بحث مین داخل ہی - نوجوانان کی بدچلنی کا افسوس ہر روز زیر بحث رہتا ہی + اب فرمائیے کہ نیک چلنی کا سب سے زیادہ خراب دشمن کون ہے؟ جملہ مذاہب کے پادریون سے دریافت کیجیے - فلاسفرون سے اور اخلاق پر نصیحت و تعلیم دینے والے اُستادونسے پوچھیے تو آپکو ہمیشہ یہی جواب ملیگا کہ "وہی خواہشات نفسانی"[۵۱] ان خواہشات کے فرو کرنیکے واسطے غیر معمولی تکلیف اُٹھائی جاتی ہی - لیکن زیادہ تر خلاف قدرت[۵۲] تدبیرون کے ذریعہ سے مثلاً بذریعہ ازحد فاقہ کشی و تازیانہ کی سزا دیکر اور بذریعہ اُس قید کے جو بحکم پادریونکے عمل مین آتی ہے وغیرہ وغیرہ - اور پس بغیر[۵۳] زیادہ اثر کے + لیکن جس طرح کہ سپہ سالار غنیم کو جلد اور بلا خطا کے اس تدبیر سے تسخیر کرسکتا ہی کہ جنگ کی ترتیب مین غنیم کی فوج کو آراستہ نہونے دے - پس یہی حالت تعلیم کرنے والے کی ہے + اگر وہ خواہشات نفسانی کی افزایش کو روک دے تو نیک چلنی کا دشمن عظیم مغلوب ہوجاتا ہے - اس مقصود کے حصول کا ایک اعلیٰ ذریعہ یہ ہے کہ بچونکی پرورش غیر محرک اور قدرتی غذا پر کرین + ان باتونکی تصدیق امتحانات عملی سے ہوگئی ہے اور یہ امر ایسا زیادہ مفید اور ضروری ہے کہ جتنا زور اُسپر دیا جاوے اُتنا ہی کم ہے +
خواہشات نفسانی سے بری ہونا اور اُسکے باعث جو قرار کہ دل کو حاصل ہوتا ہے
یہ دونون اسیطرح عمدہ قسم کی دماغی تربیت کے واسطے

نوٹ ۵۱ یعنے خواہشات نفسانی سب سے زیادہ خراب دشمن نیک چلنی کی ہین + ۵۲ یعنے زیادہ تر خلاف قدرت تدابیر سے خواہشات نفسانی کے فرو کرنے کی کوشش کیجاتی ہی + ۵۳ یعنے طریقے خلاف قدرت عمل مین لائے جاتے ہین اسلیے اثر بھی زیادہ نہین ہوتا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

مضبوط بنیاد ہوتے ہین + ہر حکیم (علم روح کے محقق) کو معلوم ہے کہ دماغی مستعدی وغور تکامل وتجویز صائب کے واسطے سنتوش یعنی قناعت سب سے زیادہ مفید ہے - اور یہ آسودگی خاطر بجز خوراک نباتاتی کے اور کسی ذریعہ سے ایسی پورے طور پر حاصل نہین ہوسکتی ہے +

اگرچہ مین بخوشی اس مضمون پر زیادہ تحریر کرتا مگر افسوس کہ اس مضمون کو یہان ضرور ختم کرنا چاہیئے کیونکہ آپ کی دیر تک سمع خراشی کا اندیشہ ہے پھر بھی یہ ضروری ہی کہ ہم اُن بہت سے عملی تجربون پر ذرا غور کرین جو بڑی عمر والے انسانونکے ساتھ ہوئے ہین - اور ہم لوگ قدرتی طریقہ معاشرت کے پیروکاران بطور مثالونکے آپکے سامنے موجود ہین + جو فایدے ہم نے ان تحقیقات سے حاصل کیئے ہین جلد اس امر سے معلوم ہوسکتے ہین اور سمجھ مین آسکتے ہین کہ ہم اس طرز معاشرت کے صدق دل سے پیرو ہوگئے اور آپ پیرو ہین + مین یہ بھی تحریر کرونگا کہ آپ کو بھولنا نہ چاہیئے کہ نباتات کی خوراک کھانے والے بہت سے لوگ سخت بیماری کے باعث اس اپنی نباتاتی خوراک کے اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہین + اگرچہ وے خود اسمین خوش ہین کہ اسکے ذریعہ سے اچھی خاصی تندرستی کی حالت اُنکو پھر حاصل ہوسکی - اسمین شک نہین کہ یہ توقع نہین کیجاسکتی کہ وے سب مضبوط اور سرخ وسپید رنگ کے ہوجاوین - بہت تو اس حالت تندرستی کو بھی پہونچ جاتے ہین اور بعض دیگر نہین پہونچتے ہین + مثلاً تھیوڈور مان صاحب کی حالت کو لیجیئے بعمر ۲۹ سال وہ قبر مین پیر لٹکا چکے تھے اور ڈاکٹرون نے کہدیا تھا کہ اونکا شفا ہونا غیر ممکن ہے + قدرتی خوراک کی مدد سے اوسط درجہ کی حالت صحت اُنکو حاصل ہوگئی اور تیس سال اور وہ زندہ رہ سکے + تجربہ اس عمل کا یقیناً بغیر گوشت کی خوراک کے حق مین ثابت ہوا - پس واقعی حیرت ہوتی ہی جبکہ ہمارے مخالفین بڑی خوشی کے ساتھ نعرہ بلند کرتے ہین کہ "دیکھو وہ[۵۱] صرف ۵۹ برس کی عمر تک ہی زندہ رہا" +

بلا دوا اور بغیر عمل جرّاحی کے اس جدید طریقہ معالجہ کے علم نے غیر محرک غذا کا قدرتی غذا ہونا اور ہر شفا کے کامل کیواسطے قطعاً ضروری ہونا ثابت کردیا ہے + تجربہ نے بھی یہ ثابت کردیا کہ شفا ہمیشہ زیادہ جلد ہوتی جاتی ہی اگر پوری پوری غیر محرک غذا کا استعمال جاری رکھا جاوے + جو لوگ گوشت اور شراب ہاے کے ترک کرنے پر اپنے دل کو آمادہ نہین کرسکتے وے اپنی شفا مین دیر لگاتے ہین - سبب یہ ہے کہ اپنی

نوٹ ۵۱ اشارہ ہے طرف تھیوڈور مان صاحب کے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسم کے اندر وے لوگ برابر جدید مادہ فاسد داخل کرتے جاتے ہین جسکو کہ پھر خارج کرنا ضرور پڑیگا + لہذا عارضہ کے پیدا کرنے کیطرف طبیعت کا رجحان کبھی دور نہین ہوتا +

جو لوگ اوسط درجہ تندرست ہین وہ اپنے جسم پر اس مزید عمل کا بار ڈال سکتے ہین - گو کہ ایسا کرنا ہمیشہ اُنکے ہی واسطے مضر ہوتا ہے + مگر جو شخص کہ اپنی تندرستی پھر حاصل کرنا چاہتا ہے اُسکو اپنی کل قوت جسمانی کی مدد مادہ فاسد کے اخراج کے واسطے درکار ہے - اور تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قوت صرف غیر محرک غذا سے ہی حاصل ہو سکتی ہے + مروجہ خوراک مرکب اس بات کے لیئے کافی ہے کہ جواب اس سوال کا دیوے کہ کیون ہمکو ہر طرف بیماری اور روگی پن نظر آتے ہین +

لیکن اب آپ تفصیل کے ساتھ دریافت کرینگے کہ کیا کیا اشیا ہمکو کھانی اور پینی چاہیئین + پینے کے اشیا کے بارہ مین ہمکو ایکدفعہ پھر اس میدان تحقیقات کیطرف مراجعت کرنی چاہیئے + بجز انسان کے کوئی اور حیوان ہمکو ایسا نظر نہین آتا جو کہ سوائے پانی کے اور شے کو اپنی تشنگی رفع کرنیکے واسطے خلقی طور پر پسند کرتا ہو + اور یہ بات قابل غور ہے کہ حیوانات تقریبًا ہمیشہ آب روان کو تلاش کرتے ہین اور ندی اور نالون سے پانی پینا بمقابلہ پہاڑونسے نکلتے ہوئے چشمون کے زیادہ پسند کرتے ہین - اور یہ بات اس مسئلہ واقع کے مطابق ہے کہ جس پانی پر سورج کی کرنین پڑی ہین اور جو پتھر[۵۱] کے ٹکڑون پر بہتا آیا ہے وہ چشمہ کے تازہ پانی سے بہتر ہوتا ہے + علاوہ ازین جو حیوانات رس دار اشیا خوراک کھاتے ہین وہ پانی کم پیتے ہین اور خود انسان کو بہت کم پیاس لگتی ہے اگر وہ اپنی خوراک مین رس دار پھلون کو ترک نہین کرتا ہے + لیکن جب اُسکو پینے کی ضرورت ہو تو اُسکے واسطے پانی ہی قدرتی پینے کی شے ہے + اگر پھلون کے عرق پانی کے ساتھ ملائے جاوین تو وہ بھی آسانی سے انسان کو ضرورت سے زیادہ پینے کی تحریص کرینگے بالخصوص جبکہ اُن مین شکر زیادہ شامل ہو + اگر ہم بیماری سے بری ہونا چاہتے ہین تو یہ ضروری ہے کہ اُسی شے پر جو نیچر نے ہماری لیئے پینے کو بنائی ہے قناعت کرین اور محض پانی سے ہی اپنی پیاس بجھایا کرین +

لیکن ہمکو کیا کیا کھانا چاہیئے ؟

نیچر یعنے قدرت میوہ جات کیطرف اشارہ کرتی ہے - لہذا پھلون اور میوونکی خوراک سب مین بہتر ہے جملہ قسم کے پھل و میوے و غلّے کی اجناس و جملہ قسم کے چھوٹے[۵۲] پھل اور کند مول جو نگاہ

نوٹ [۵۱] واضح رہے کہ پہاڑونسے نکلتے ہوئے دریاؤنکا ریت بھی پتھر کے ہی باریک ریزے ہین + [۵۲] اصل لفظ انگریزی مین جو آیا ہے اُس سے مطلب ہے کہ ایسے پھل جس مین کہ لفظ بری آخر مین آیا ہے مثلاً اسٹابری - رس بھری وغیرہ وغیرہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

وشامہ اور ذایقہ کو مرغوب ہین ہماری خوراک کا کام دیسکتے ہین + کرہ زمین کے سب طبقون اور ملکون مین باستثنای ازحد سرد حصّون کے یہ اشیاء خوراک بافراط ملتی ہین + آخرالذکر (یعنی ازحد سرد حصّے) انسان کی آبادی کیلئے موزون نہین ہین اور وہانکے باشندے جسم کی بالیدگی مین کم اور دماغی ترقی مین پست پاے جاتے ہین +

جہانتک ممکن ہو قدرت کے عطیے اُنکی صورت اصلی مین کہائے جانے چاہئین + بیشک یہ بات بوجہ ہماری تندرستی کی بگڑی ہوئی حالت ہونیکے بالخصوص دانتونکی خراب حالت کے اکثر آسان نہین ہوتی ہی لیکن عموماً یہ مفید ہوتا ہے کہ حتی الامکان سب مصالحہ جات سے اور اشیا کے مقطرات و جوہرات سے پرہیز کیا جاوے کیونکہ غذا کا ایسی حالت مین (یعنی حالت مقطرات و جوہرات مین) ہونا نیچر کے خلاف ہے + غذا ایسی حالت مین ہمکو نیچر نہین بخشتی ہے + تیز مصالحہ جات کا اور اگر ممکن ہو شکر و نمک کا شامل غذا کرنا بھی لایق ترک ہے +

فی زمانہ غذا بیجا طریقہ سے پکائی جاتی ہی - مثلاً پانی جو کہ جوش دینے کیواسطے استعمال کیا جاتا ہی اور جو کہ غذا مین سے اُسکا ایک بڑا قوت بخش حصّہ جذب کرلیتا ہی معمولاً پھینکدیا جاتا ہی - پھر ترکاریان جنکا پانی بعد جوش کے پھینکدیا گیا ہی ہمارے دسترخوان پر پیش کیجاتی ہین + یہ سراسر غلط طریقہ ہی + یہ چاہیئے کہ ترکاریان بہت کم پانی مین جوش دیجاوین یا بھاپ مین پکائی جاوین اور پانی جو اُنمین جذب ہوگیا ہی نہ نکالا جاوے - مختلف اشیا کے طیاری کے طریقے کے بارے مین ترکاری و ساگ پکانے کی بہت سی کتب مین سے بعض کو ملاحظہ کرنیکی آپ سے مین باادب درخواست کرتا ہون - اڈ - بالٹنر صاحب کی مجربہ کتاب (قیمت ایک شلنگ چھ پنس) کا حوالہ دیا جاسکتا ہی (ملاحظہ کرو اشتہار اس کتاب کے خاتمہ پر) -

لیکن یہ خیال کرنا صحیح نہوگا کہ جو غذائین اُسمین بیان ہوئی ہین اونمین سے ہر ایک کھانا بیمار وںکے واسطے قابل سفارش ہی + ٹوٹی بانہہ سے کوئی شخص اپنا معمولی کاروبار انجام نہین دیسکتا ہے - اسیطرح ضعیف معدہ اور بگڑا ہوا ہاضمہ کسی غذا کو صحیح طور سے ہضم نہین کرسکتا ہے + معدہ خود ہی خوب بتلا سکتا ہی کہ کیا شی وہ ہضم کرسکتا ہے شکم مین درد و باد یا ڈکارین یا موہنہ کا ذایقہ ترش ہونا یا کسی اور خلل معدہ کا پیدا ہونا اسکی دلیل ہے کہ ہمنے کھانا بہت زیادہ کھالیا ہے یا کوئی ناموافق غذا کھائی ہے + مریض اگر غور سے دیکھے تو اُسکو خود جلد معلوم ہوجاویگا کہ اُسکے لیئے کیا شئے مفید ہے + اکثر مریضون کے واسطے شروع مین بہترین غذا بغیر چھنے ہوئے موٹے آٹے کی روٹی ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکو باحتیاط اور خوب چبا چبا کر کھایا جاوے + اگر یہ ہضم نہوسکے - تو بلا چھنے

نوٹ ۱؎ اُس آٹے سے جو کہ مع چوکر کے ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیہون کے آٹے کو بہت نفع کے ساتھ کھا سکتے ہین۔ کیونکہ بھوسی ملا آٹا جب ہی نگلا جا سکتا ہے جبکہ مُنہ کا لعاب اُس مین بخوبی ملا لیا جاوے۔ پس مریض کو اُسکے زیادہ کھا جانیکا ڈر نہین ہی + مریض کے لیے دو باتونکا یعنی کھانے مین اعتدال کا اور مناسب غذا کے انتخاب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہی + مریض کیلئے نہایت مفید اور پرہیزی غذا سے بھی نقصان ہوتا ہے اگر اُسکو زیادہ آزادی کے ساتھ کھاوین

بیمار کے واسطے جئی کے آٹے کا شوربہ یا لپسی نہایت مناسب غذا ہوتی ہے اُسکو گاڑھا کر لینا چاہیئے۔ اور کوئی شے بجز قدرے نمک اور بغیر جوش کیئے ہوئے تازہ دودھ کے اُسمین ملائی نہ جاوے ٹھنڈا اور بلا جوش کیا ہوا دودھ پینا چاہیئے۔ اور کسیطرح دودھ نہ کھانا چاہیئے + لیکن پہلے یہ دیکھ لو کہ بو اور ذایقہ مین وہ ناگوار تو نہین ہے۔ اگر بو اور ذایقہ مین ناگوار ہو تو وہ غذا کے واسطے نامناسب ہے + یہ مت خیال کرو کہ جوش کرنیسے دودھ بہتر ہو سکتا ہی۔ جوش کیا ہوا دودھ زیادہ مشکل سے ہضم ہوتا ہے کیونکہ دیر سے سڑتا ہے اور اجزاء مضر صحت اُسمین سے بذریعہ جوش کرنیکے نہین نکلتے ہین بلکہ بعد جوش کے بھی اُسمین رہتے ہین + لہذا البطور طاقت بخش غذا کے اُسکی قدر کمتر ہے اور اگر وہ بہت فایدہ کرے تو جسم کو بغیر مضبوطی بخشے ہوئے فربہ کر سکتا ہی + کھانا کھانے کے وقت تازہ میوے کھاے جائین + اگرچہ یہ نہایت ضروری نہین ہے تاہم اگر تبدیل غذا کو جی چاہے تو غذا کے طور پر ہم چانول۔ جو وغیرہ اور بتلا سکتے ہین۔ سبز ترکاریان مثلاً گوبھی۔ ایسپیرگس اور اُبلے ہوئے پھلونکو اُنمین شامل کر کے اُنکو مزیدار کر سکتے ہین + پورے تندرست لوگونکے لیئے یا اونکے لیئے جو معمولاً تندرست ہین بہت سی اشیاے خوردنی دستیاب ہو سکتی ہین + کھانے بنانے کی مذکورہ بالا کتابون مین سے کسی ایک پر بھی ایک نظر ڈالنے سے ہر شخص کو یقین ہو جاوے گا کہ غذاؤن کی کمی سے اُسکو تکلیف نہین اُٹھانا پڑے گی +

اس غرض سے کہ غلط فہمی پیدا نہو مین پھر اس امر کیطرف توجہہ دلاتا ہون کہ جو شخص بیمار ہو خاصکر جسکو سخت بدہضمی کی شکایت ہو۔ اوسکو محض نہایت ہی سادہ غذا کھانی چاہیئے اور وہ صرف ایسی غذا ہونی چاہیئے جسکو پورے طور پر چبانے کی ضرورت ہو + ایسے مریض کے واسطے گیہون کے بلا چھنے یعنی معہ چوکر کے آٹے کی روٹی اور پھل سب سے اچھی خوراک ہے۔ ذایقہ کیطرف توجہہ اُسوقت تک نکیجاوی جبتک کہ تندرستی مین ترقی ہونے لگے

نوٹ ۱؎ اگر کسی مریض کو ایک سیب لگ بہت نفع بخشے تو ممکن ہے کہ دو سیب اُسکو از حد نقصان کرین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

بعض لوگونکو مین یہ سوال کرتے سُنتا ہون "لیکن کیا یہ ذائقہ مین اچھا لگتا ہے"؟ کھانے[۵۱] مین مزہ کہانسے آتا ہی؟ غذا سے تیزی کا اثر جو زبان (ذائقہ) کی رگون پر (گسٹے ٹوری نروز پر) پیدا ہوتا ہی اُس سے مزہ معلوم ہوتا ہی + اسی تحریک یا تیزی کے اثر کا مقابلہ دیگر اثرونسے جنکے ہم عادی ہین کیا جاتا ہی اور پچھلے تجربہ کے جسقدر کہ یہ مطابق ہو اُسیقدر مسرت یا مزہ ہمکو معلوم ہوتا ہی + شاذ و نادر اس مزہ کو ہم قدرے زیادہ کرلیتے ہین تو وہ اور بھی زیادہ مزہ دیتا ہی + لیکن اگر یہ اکثر اور بار بار کیا جاوے تو اسکے ہم عادی ہوجاتے ہین اور زیادہ خوشی پھر اُسمین حاصل نہین کرسکتے + لہذا جب ہی ہم اعلیٰ درجہ کے اور کمیاب لذیذ اشیا کے عادی ہوجاتے ہین تو وے اعلےٰ درجہ کی اور کمیاب لذیذ اشیا ہمکو اتنا ہی حظ بخشتے ہین جتنا کہ پیشتر والی ادنی درجہ کی اشیا دیا کرتی تھین نہ کہ اُن سے زیادہ - اور یہ پہلے والی اشیا اسقدر لطیف اور گران نہ تھین + اور اسمین یہ اور نفع ہے کہ رگون کو بغرض حصول لذت غیر معمولی تحریک کرنیکی ضرورت نہین ہوتی +

اور کیا مین ان نتائج کی جو شروع مین بیان کیے گیے ہین آپکو دوبارہ یاد دلاؤن؟ خلاف فطرت ہی خوراک تھی جسنے کہ انسان مین مادہ فاسد کا بار پیدا کیا - قدرتی خوراک اُس مادہ کو جسم مین داخل نہین کرتی اور اگر پیدا بھی کرتی ہی تو صرف اُن ہی لوگون مین جو اُسکو بخوبی ہضم نہین کرسکتے یا جو خورش مین اعتدال نہین رکھتے + اگر مادہ فاسد کو ہم دفع کرسکین - تو قدرت کے موافق غذا کا استعمال اسبات کا ذمہ کرتا ہی کہ ہم آیندہ تندرست رہ سکتے ہین بشرطیکہ دیگر شرائط متعلق تندرستی مین بالکل غفلت نہ کی جاوے +

قدرت یا فطرت کے موافق طرز زندگانی ہونیسے جو فوائد کثیر کہ انسان کو مفرداً یا مجموعی طور پر مثل خاندان یا کل قوم کے حاصل ہوتے ہین وہ سب ملک مین ہر جگہ جلد معلوم و مشہور ہوجاوین یہی مصنف کی خواہش دلی ہے!

بغیر چھنے ہوئے آٹے کی عمدہ روٹی بنانیکے لیئے ہدایتین[۵۲] +

جن کے مطابق لوئی کیوہنی نے ۱۸۶۸ء سے عمل کیا ہی +

بلا چھنا گیہون یا کسی اور غلہ کا آٹا (گرم ملکون مین باجرہ[۵۳] کا آٹا ہمراہ گیہون یا چاول وغیرہ کے آٹے کے) تین پونڈ ایک تھالی مین رکھدو اور اُسپر قریب قریب ڈیڑھ پائینٹ کے (صرف پندرہ چھٹانک) ٹھنڈا پانی ڈالو

نوٹ ۵۱ اسجگہ سے اسکے ماقبل کے سوال کا جواب شروع ہوتا ہی + ۵۲ مراد ہی اُس آٹے سے جو غلہ کو معہ چھلکے کے پیسکر حاصل ہوتا ہے - یعنی وہ آٹا جسکا چوکر کا حصہ علحدہ نہ کیا گیا ہو + ۵۳ انگریزی مین جو لفظ آیا ہے اُسکے معنے باجرے - جوار و مکا کے ہین - پس ہر سہ قسم کا آٹا اس کام مین آسکتا ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بخوبی ملادو + گرم پانی سے سرد پانی کو ترجیح ہے - کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ سرد کے گرم پانی روٹی مین جلد خمیر پیدا کرتا ہے - اور گو کہ گرم پانی روٹی کو زیادہ ہلکی کردیوے تاہم وہ روٹی خوش ذائقہ اور قوت بخش کم ہوتی ہے +

پھر اس آٹے کے دو برابر حصے کرلو اور ہر حصے کو لمبی روٹی کی شکل مین بنالو خشک کھپڑون پر (اینٹون پر نہین) بغیر چھنا آٹا چھڑکا کر اوسپر روٹیون کو دھردو روٹی کے اوپر کے حصے کو پانی سے خوب تر کردو - اور ہر روٹی کو کھپڑے سمیت گرم تنور کے اندر خالی گملہ پر رکھدو +

کوئی اور شے یا برتن اوسوقت تنور مین نہ رکھنا چاہیئے + تنور کے اندر گرمی یکسان آگ کے ذریعہ سے قایم رکھنی چاہیئے +

آدھ گھنٹہ بعد (اسکے درمیان - تنور کھولنا نہ چاہیئے) روٹیونکا سامنے کا حصہ پیچھے کی طرف پھیر دینا چاہیئے +

پھر پاؤ گھنٹہ بعد دیکھ لو کہ اوپر کا حصہ روٹی کا بخوبی سِک گیا اور سخت ہوگیا اور چونکہ اُنکا نیچے کا حصہ معمولاً ابتک نرم ہوتا ہے روٹی اوپر تلے لوٹ دو +

اب روٹیون کو ضرور اُس وقت تک سِکنے دو کہ بیچ مین اونگلی مارنے سے خالی یا کھوکل کی سی آواز دینے لگین - اسمین معمولاً آدھ گھنٹہ اور لگتا ہے + پھر یہ یقین ہوجانا چاہیئے کہ روٹی خوب سِک گئی - اور اوپر کا چھلکا بہت سخت نہین ہوا +

بغیر چھنے ہوئے (معہ چوکر کے) آٹے کی لپسی بنانیکے لیئے ہدایتین

بقدر ایک طشتری لپسی بنانے کیواسطے ایک بڑا چمچہ بغیر چھنے آٹے کا اوپر تک بھرا ہوا لے لیو اور تھوڑا پانی ملاکر اُسے چلاکر پتلی لیئی بنالو + بعد اُسکے اس لیئی کو کھولتے ہوئے پانی مین ڈال دو اور چند منٹ تک اسکو برابر چلاتے ہوئے پکنے دو + گھی و نمک بہت کم شامل کرنا چاہیے یا نہ ملانا چاہیئے + اُسپر منقے یا کشمش کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

چھڑکنے سے یہ لپسی بھی بہت مزیدار معلوم ہوتی ہے۔

قدرتی غذا کے انتخاب معقول کے بارہ مین مختصر نصیحتین یا اشارے

برک فاسٹ (حاضری اول یعنے ناشتہ)۔ بغیر چھنے ہوئے یعنی بلا چوکر نکلے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل + خواہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی لپسی ہمراہ روٹی کے + خواہ جئی کے آٹے کا حلوا ہمراہ پھل اور روٹی کے + دودھ محض بغیر جوش کیا ہوا +

ڈنر یعنی حاضری کلان (جو دن مین قبل دوپہر کے کھاتے ہین) شوربہ یعنی کسی چیز کا جھور اگر ہو تو گاڑھا ہو۔ خواہ غلہ بطور گاڑھے حلوے کے مثلاً چانول۔ جو۔ گروٹس۔ جئی کا آٹا محض پانی مین اور ذرا سے گھی مین طیار کیا ہوا۔ یا اُس مین تھوڑا سا حصہ پھل یا میوہ کا شامل کرکے + خواہ دال کا اناج مثلاً جملہ قسم کی مٹر بین۔ سیم۔ لوبیا۔ موٹھ۔ مسور محض پانی مین گاڑھی پکی ہوئین گھٹی ہوئی یا کچلی ہوئی نہون اگر سپند ہو تو مروے کی پتی یا ترہ تیز کی پتیون سے اُسکو خوش ذائقہ بنالو + خواہ کوئی ترکاری جو کہ تمہارے ملک مین ملتی ہو اور جسکی فصل ہو + خواہ جوش دیئے ہوئے یا تازہ پھل ہمراہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے +

سپر (شام یا رات کا کھانا یعنی بیالو) بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل (تازہ خواہ جوش کیے ہوئے) + یا کہ آٹے یا بغیر چھنے ہوئے آٹے کی گاڑھی پکی ہوئی لپسی ہمراہ روٹی خواہ پھل کے +

بعض سلیس نسخے یا کھانون کی ترکیبین +

سُرخ کرم کلا اور سیب۔ ایک بڑے سے سُرخ کرم کلے (بند گوبی) کو لمبے لمبے ٹکڑون مین کترو اور قریب نصف پیالہ پانی مین اوسکو پکاؤ جبتک کہ آدھا نرم ہوجاوے + تب چار سے لیکر چھ ترش سیب تک باریک باریک ٹکڑون مین کاٹکر مع قدرے نمک وگھی کے اوسمین ملادو۔ اور اُسوقت تک جوش دو جبتک کہ کل تری جذب نہوجاوے + (بغیر نمک وگھی کے بھی بہت خوش ذائقہ معلوم ہوتا ہے) یہ تین شخصونکے لیئے +

سفید کرم کلا اور ٹماٹو یعنی ولایتی بیگن۔ ایک سفید کرم کلے (بند گوبی) کو مثل قاعدہ مذکور تراش کر جوش دے لو۔ تب قریب قریب نصف پیالہ کے ٹماٹو کا عرق اُسمین شامل کردو۔ یا چار سے لے کر دس تک (بلحاظ بڑے چھوٹے ہونے کے) تازہ ٹماٹو کو لوہے کی چھلنی مین نکال کر شامل کردو۔ اور ذرا نمک

نوٹ ۱۲ لفظ انگریزی ہے۔ چھڑی ہوئی جئی اور گیہون کو کہتے ہین۔ یعنی موٹی دلی ہوئی جئی اور گیہون سے مراد ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور گھی ملادو + تب چھ سے لیکر آٹھ آلو چھلے ہوئے اور محض ایک ایک کے دو دو کرکے اوپر رکھدو اور بغیر چلانے کے سب کو جوش دو + (بغیر نمک اور گھی کے بھی بہت مزیدار ہوتا ہے) بجاے ٹماٹو کے ترہ تیز کا استعمال کرسکتے ہین + یہ تین شخصون کے لیئے ہے +

سویا۔ یالک۔ بتھوا۔ اور آلو۔ سویا یالک یا بتھوے کو توڑنیکے بعد اُسکو دو مرتبہ دھوڈالنا چاہیئے اور (کچی ہی حالت مین) کترلینا چاہیئے اور بہت تھوڑے پانی مین ذرا سے نمک و گھی اور کچے آلو کے ساتھ جوش دے کر گلادینا چاہیئے + اگر کچھ پانی رہجاوے تو ایک بڑے چمچے بھر بغیر چھنا ہوا آٹا ملادینا چاہیئے +

کرم کلا (بند گوبی) اور گروٹس[۵۱] + بند گوبی کو باریک کترکے دھوکر قریب دو پیالے پانی مین جوش دیوین + جب خوب گلجاوے تو ذرا سا نمک اور گھی اور نصف پیالہ گروٹس اوسمین شامل کردین۔ اور (چند بار) چلا دیوین۔ اور جبتک کہ گروٹس گل نہ جاوین جوش دیتے رہین +

گاجر اور آلو۔ پانچ سے لیکر آٹھ گاجر تک (بلحاظ قد کے) لمبی لمبی پھانک کرلیوین اور قریب ایک پیالہ پانی مین پکاوین + تب اُسکے اوپر چھ لغایت آٹھ چھلے ہوئے کچے آلو دو دو ٹکرے کیے ہوئے رکھدیوین۔ اور قدرے نمک اور گھی کے ہمراہ پکاوین (بغیر نمک و گھی کے بھی مزیدار ہوتے ہین) یہ تین شخصون کے لیے ہے +

شلجم اور آلو۔ چند بڑے بڑے شلجم کی قاش کرکے ایک سے لیکر ڈیڑھ پیالہ پانی مین جوش دے لو تاکہ آدھے گلجاوین۔ ذرا سا نمک اور گھی اور چھ سے آٹھ تک کچے آلو بغیر چھلے ہوئے شامل کرکے خوب جوش دیو (بغیر نمک اور گھی کے بھی مزیدار ہوتے ہین) یہ تین شخصونکے لیئے ہے + یہ ترکاری اور اُس سے ماقبل کی ترکاری ایک ساتھ ملاکر بھی پکائی جاسکتی ہین۔ وے بہت ہی خوش ذائقہ ہوتی ہین +

چانول اور سیب۔ نصف پونڈ چانول اور چار لغایت آٹھ سیب قاش کیئے ہوئے ہمراہ چار پیالہ پانی کے آہستہ آہستہ پکاکر مثل سخت حلوے کے کرلیئے جاوین[۵۲] + بہت خوش ذائقہ ہوتا ہی + ذرا سا نمک اور گھی بھی شامل کردیا جاسکتا ہے۔ مگر اُسکی ضرورت نہین ہے + تین شخصون کے لیے ہے +

چانول کے سادہ گلگلے۔ اس سے قبل کے ذکر کیئے ہوئے چانول کے حلوے مین چہارم پونڈ (قریب دس تولہ) کے کشمش ملاکر اور ایک طشتری مین گھی لگاکر اور روٹی کے ٹکرونکا چورا ڈال کر پکاؤ +

لوبیا اور ٹماٹو۔ نصف پونڈ (بیس تولہ) لوبیا شام کیوقت ٹھنڈے پانی مین بھگودیا جاتا ہی اور اسکے بعد صبحکو اسقدر

[۵۱] گروٹس انگریزی مین موٹے دلے ہوئے گندم اور جی کو کہتے ہین۔ جی کو توڑکر یا چھیلکر دلی ہوئی ہو۔ [۵۲] مین کہونگا کہ مثل اُس کھچڑی کے کرلیجاوی جو کہ خوب خشک و گھٹی ہوئی ہوتی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

پانی اور ڈالکر پکایا جاتا ہی کہ جس سے وہ ڈھک جاوین + جب گلجاوے تو اُسمین نصف پیالہ ٹماٹو کا عرق - یا پانچ سے دس عدد تک تازہ ٹماٹو چلنی مین نکلے ہوئے اور ملا دیوین - قدرے نمک اور گھی اگر پسند ہو تو ملا دیوین + ٹماٹو کا مصالحہ شامل کرنیکے بعد یہ بہت خوب ہوگا اگر اس کھانے کو ایک سے دو گھنٹہ تک گرم رہنے دیوین + اگر پانی باقی رہجاوے تو ایک چمچ بغیر چھنا ہوا آٹا اوسکو گاڑھا کرنیکے لیئے اور شامل کردیوین + ہالم یا ترہ تیز بجاے ٹماٹو کے استعمال کیا جاسکتا ہی + یہ دو آدمیونکے لیئے بہت کافی ہوگا +

ہرا (سبز) لوبیا - سیم - باقلہ کی پھلی اور سیب - لوبیا - سیم یا باقلہ کی پھلیون کے سوت صاف کرکر اونکے ٹکرے کیئے جاوین - اور کھولتے ہوئے پانی مین ڈالدیئے جاوین اور ترش یا خام سیب کی قاش کرکے اوسمین اور ملا دی جاوین اسکے بعد پیاز یا اجمود کتری ہوئی اور ذرا سا نمک اور گھی اُسی مین شامل کردیا جاوے + جبکہ پھلیان گل جاوین تو قدرے بغیر چھنا آٹا گاڑھا کرنے کے لیئے اُس مین ملا دیا جاوے +

موٹھ مسور - آلو بخارے - نصف پونڈ (چالیس تولہ) موٹھ خواہ مسور شام کو پیشتر بھگو دیجاوین - اور دھیمی آگ پر اوبال کر ہمراہ تیس آلو بخارے کے اُسقدر پانی مین جو کہ اونکے ڈھکنے کے لیئے کافی ہو گلا دیئے جاوین - قدرے نمک اور گھی اگر پسند ہو تو شامل کرلین + یہ تین شخصون کے لیئے ہے +

دھرتی کا پھول اور آلو - دھرتی کے پھول خوب دھولیے جاوین اور ہمراہ کتری ہوئی پارسلی[۱] یا پیاز کے جوش دیکر گلالی جاوین + قدرے نمک گھی تب ملا دیا جاوے اور اس شوربہ کو دو بڑے چمچ بغیر چھنا ہوا آٹا ڈالکر مثل چاشنی کے گاڑھا کرلیوین + تب آلو جو کہ معہ چھلکے اوبلے ہوئے ہین چھیل لیئے جاوین - اور ٹکڑے کرلیئے جاوین اور اُس چاشنی کے اندر دھرتی کے پھول مین شامل کردیئے جاوین + اس کل کو تب پھر جوش دیتے ہین اور آخر کار کچھ دیر تک گرم رکھا رہنا چاہیئے +

چقندر کی چٹنی - چقندر کو دھولیتے ہین اور چولھے مین کھپڑا رکھکر اُسپر اوسکو رکھکر پکا لیتے ہین + تب انکو چھیل لیتے ہین ٹکڑون مین کاٹ لیئے جاتے ہین اور لیمون کے پانی ملے ہوئے عرق کے ہمراہ کھانے کے لیے پیش کیے جاتے ہین +

کاہو - اسکو دھوکر اور قدرے تیل و عرق لیمون (نہ کہ جوہر لیمون) اور ذرا سی شکر کے ہمراہ طیار کرلو ۔

آلو و سیب کی چٹنی - آلو معہ چھلکے خوب اوبالکر چھیل لیے جاتے ہین اور کتر لیئے جاتے ہین + اسیطور سے چند ترش سیب بھی تراش لیے جاتے ہین - اور دونون کو ذرا تیل اور عرق لیمو کے ہمراہ چلا لیا جاتا ہے +

---

[۱] انگریزی لفظ ہے - اجمود یا اجمودا کے درخت کو کہتے ہین - ہندی مین رانڈنی کہتے ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مٹر موٹھ اور مسور بغیر چھلکے نکالی ہوئی خشک مٹر خواہ موٹھ یا مسور کیدان ہمیشہ شام کو ڈھنڈے پانی مین بھگوئی جاتی ہین - اور اگر ممکن ہو تو سافٹ واٹر یعنے خالص ہلکے پانی مین + صبحکو ایکدیگچی مین ہمراہ اسقدر پانی کے جو اُنکو دھکے کے پیچ رکھکر پکاوین تھوڑا نمک (بہت ہی کم نمک) ترہ تیزاور مروی کی پتی اُسمین چاہین تو شامل کرلیوین + دال کو بخوبی پکاؤ لیکن ایسا نہ ہو جب پک چکے تو سب یا تقریب تقریب سب پانی جذب ہوجاوے + مٹر یا موٹھ مسور اسطریق مین اپنی صورت مین قائم رہتی ہین اور زیادہ قوت بخش اور زیادہ زود ہضم ہوتی ہین بمقابلہ اسکے کہ کچل دیجاوین یا روغن زرد اوسمین ملادیا جاوے +

آلو کے لڈو (دو شخصونکے لیے) خستہ آلو قریب دس چھٹانک لیکر خوب جوش کرو + پھر چھلکا اوتار کر ٹھنڈے کرلو - اور کدوکش پر اونکو کس لو + کچھ روٹی کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرلو اور گھی مین اونکو بھون لو - اور ایک بیضہ مرغ اور وہ کسے ہوئے آلو اور تھوڑا معمولی یا بغیر چھنا ہوا آٹا اچھی طرح سے اُنمین ملاؤ - اور ہاتھ سے سیب کے برابر برابر اونکے لڈو بنالو + اسکے بعد اونکو معمولی یا بغیر چھنے ہوئے خشک آٹے مین لپیٹ لو - اور پکتے ہوئے پانی مین قریب دس منٹ تک رکھدو - اس امر کی خبر رکھو کہ وے گھل نہ جاوین + وے کسی پھل - پیاز یا مکھن کے ساتھ کھاے جا سکتے ہین +

نوٹ - سوال یہ پیدا ہوسکتا ہی اور اکثر تجربہ سے لوگون نے اس امر کو دریافت کیا کہ اون ہندوستانی لوگونکو جو کہ اس علاج کو کرین - کیا کیا غذائین کھانی چاہئین - اس بارہ مین ہدایات ذیل میری راے اور تجربہ مین ضروری معلوم ہوتی ہین (۱) مریض کی قوت ہاضمہ کے لحاظ سے اوسکو وہ غذا کھانی چاہیئے جو کہ اُسکا معدہ ہضم کرسکے (۲) غذا نباتاتی ہو پھل ہون خواہ دودھ ہو (۳) غذا جسقدر سریع الہضم مریض کو دیجاویگی اُسیقدر نافع ہوگی (۴) ہر غذا جو پکائی جاوے بہت سادہ طریقہ مین پکائی جاوے - صرف نمک اور پانی کے ساتھ - مصالحجات کا استعمال نہ کیا جاوے اگر روغن زرد ڈالا جاوے تو خفیف بلحاظ قوت ہاضمہ مریض کے - اور پکتی ہوئی حالت مین غذا مین شامل کیا جاوے - ابتداے علاج مین روغن زرد سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے + (۵) بہت کمزور مریضونکے لیے ذرا موٹے اور بغیر چھنے ہوئے آرد گندم کی لپسی خواہ پکی ہوئی دال کا پانی - یا گیہون کا دلیا - یا گائے کا دودھ یا آمش جو بہت موزون ہے + چند صد بسکٹ بھی نافع ہون گی خواہ تنہا یا دیگر اشیاے مذکورہ کے ہمراہ (۶) روٹی بغیر چھنے ہوئے یعنی مع چوکر کے ذرا موٹے آٹے کی کھانی چاہیئے - گیہون کے آٹے کی عمدہ ہوگی + روٹی خوب عمدہ طور سے سینکی ہوئی ہو ہندوستانی طریقہ مین جس طور سے کہ روٹی بنائی جاتی ہے جسکو چپاتی یا پھلکا کہتے ہین بہت عمدہ بنتی ہے (۷) ترکاریان بنانیکا طریقہ سب لوگ جانتے ہین - بلحاظ ہدایات مندرجہ نمبر ۴ کے طیار کرنا چاہیئے - پکانے مین اونکو عمدہ طور سے گلانا چاہیئے - جہانتک ہوسکے شوربہ دار ترکاریان نہ کھائی جاوین - جو غرض یعنی کھانے مین ہولت شوربہ سے حاصل ہوتی ہی وہ غذا کو چبا کر لعاب دہن سے حاصل ہونی چاہیئے - جو ترکاریان کہ قابض ہین اور پس سریع الہضم نہین ہین اُنسے پرہیز کرنا بہتر ہے + (۸) مصالحجات مین زیرہ سفید - سونف - دھنیا - اجوائن کا استعمال بگھارتے وقت یا بعد کو پیسکر ترکاریون مین شامل کرکے کیا جاسکتا ہی - گرم مصالحجات مثل لونگ مرچ - ہینگ وغیرہ کے استعمال نہ کیے جاوین لیکن بغیر کسی مصالحہ کے صرف قدرے نمک شامل کرکے پکانا بہتر ہے اور زیادہ نافع ہی + (۹) غذا جہانتک ہو مفرد کھانی چاہیئے مثلاً اگر ایک وقت مین روٹی اور ایک قسم کی ترکاری کھا سکتے ہو تو ساتھ مین دال یا دوسری ترکاری نہ کھاؤ - (۱۰) مریض کو غذا تھوڑی دینی چاہیئے اور خوب چبا چبا کر کھانا چاہیئے تاکہ لعاب دہن غذا مین خوب شامل ہوجاوے - مسٹر گلیڈاسٹون وزیر انگلستان ہر ایک لقمہ کو ۳۲ بار چباتے تھے - اونکی عمدہ تندرستی اور درازی عمر کی ایک یہ بھی بقول خود اُنکے بہت بڑی وجہ تھی + (۱۱) ہمیشہ بھوک رکھکر کھاؤ اور بار بار کے کھانے سے پرہیز کرو - جبتک ایک دفعہ کا کھایا ہوا ہضم نہ ہوجاوے تب تک کوئی دوسری شے یا دوسری بار کھانا نہ کھاؤ - بار بار کھانے سے ہاضمہ مین نقص آتا ہے +

تنبیہ - ہدایات مذکورہ کے علاوہ جو باتین کہ اسی غذا کے باب مین آئی ہین اُنپر بھی لحاظ رہے + واضح ہو کہ یہ مثل کہ "بدپرہیز شخص اپنی قبر خود اپنے منہ سے کھودتا ہی" واقعی بہت صحیح ہی بدپرہیزی کے ساتھ کوئی علاج نفع بھی نہین کرسکتا شفاے کلی کا تو سوال ہی کیا ہی - بدپرہیز مریض کی صحت حاصل کرنے کا کوئی حکیم یا طریق علاج ذمہ دار نہین ہی - اگر شفاے کلی چاہتے ہو تو اول ان ہدایات پر عمل کرو اور تب اس پانی کے علاج کا استعمال کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصہ دوم

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان نیند نہ آنے کی شکایت

بیماریون کی وحدت کا مسئلہ نروس اور منٹل بیماریون سے بھی متعلق ہے + اُنیسوین صدی کو صحیح طور پر نروس بیماریونکی صدی لوگون نے کہا ہے۔ کیونکہ یہ بیماریان اب ہر جا ہزارہا شکلون مین پائی جاتی ہین + جملہ جدید عارضون کے صحیح نام رکھنے مین اور اُنکی خاصیت اور اونکے سبب معلوم کرنے مین اس غرض سے بیحد سعی کیجاتی ہے کہ اونکے علاج کا کوئی (اگر پورا صحیح نہین تو کم سے کم صحیح کے قریب) طریقہ تجویز کرین +

نروس نس (گھبراہٹ)۔ نیورس تھینیا۔ نیورل جیا (عصبی درد) ہائی پوکونڈریا (وہم مراق)۔ ہسٹیریا (بائے گولہ۔ اختناق الرحم)۔ ان سینٹی (دیوانگی)۔ ایم بیسیلیٹی (خلقی مخبوطی) پیرلیسس (فالج)۔ یہ بیماریان اب ہر جا مشہور ہین۔ اور دوسری اسی قسم کی بیماریونکا جنکا وہی ایک سبب ہے تو ذکر ہی کیا ہے +

ان سخت نروس (اعصابی) بیماریون کی زیادتی کے ساتھ نئی نئی خارجی علامات ہمیشہ ظاہر ہوتی جاتی ہین + لیکن یہ خارجی علامات ان بیماریونکے اصلیت کے فہم صحیح (ٹھیک سمجھنے) کے واسطے کچھ معقول اور معین سُراغ یا پتہ نہین دیتی + مگر نروس (اعصابی) بیماری کے مریضونکی حالت کے امتحان سے ہمکو ہمیشہ ایک قسم کی اندرونی بے چینی اور پریشانی کے آثار معلوم ہونگے + ایسے مریض کو ہمیشہ ایک خاص بے معلوم۔ ناقابل بیان جس بیماری کا ہوتا ہے۔ ہر چند کہ وہ سبب بیماری کا نہین جانتا ہے اور خود مرض کو تسلیم نہین کرتا ہے +

---

۵۱ ایک قسم کی اعصابی کمزوری ہے جو کہ حرام مغز کے افعال مین نقص پیدا ہونیسے خیال کیا جاتا ہے کہ ہوتی ہے + ایسی رائے ڈاکٹر لوگونکی ہے۔ سبب اسکا کچھ ہی ہو مگر ظاہر علامات یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہین ہوتی۔ مریض کو ایک یہ خیال ہر وقت ہوتا ہے کہ مین اچھا ہونگا یا نہین۔ خیالات خودکشی ہو جو رہتے ہین وحشت طبیعت پر ہر وقت سوار رہتی ہے۔ اندرونی تکلیف بھی ایک قسم کی ایسی ہوتی ہے جسکو مریض خود ہی جان سکتا ہے۔ اعصابی خرابی ہونے سے ہر جگہ جسم مین ایک قسم کی ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ یہ تکلیف ہر وقت نہین رہتی بلکہ اسکے دورے ہوتے ہین۔ بے چینی اور بے اطمینانی تو ہر وقت طبیعت پر رہتی ہے + مرض کی زیادتی مین نیند بھی ضرور جاتی رہتی ہے۔ قوت ارادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ ذرا ذرا سی باتون سے خوف لگتا ہے۔ ہاضمہ مین تو فرق بہت ہی آجاتا ہے۔ بہت لوگ اسکو ایک قسم کا وہم کہینگے +

۵۲ ایک دماغی مرض ہے جس مین کہ مریض خصوصاً اپنی تندرستی کی نسبت خیالات متوحش اور غمگین مین مبتلا رہتا ہے۔ مرض خاصکر بوجہ فتور افعال نظام عصبی ہوتا ہے +

۵۳ ایک اعصابی بیماری ہے جو کہ عموماً عورات کو ہوتی ہے۔ اسمین مریضہ بیہوش ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤن کھینچنے لگتے ہین۔ حلق مین رکاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ گویا پیٹ سے گولا سا اُٹھکر حلق مین جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے کبھی ہنسنے کبھی رونے لگتی ہے۔ ناواقف لوگ اکثر خیال کرتے ہین کہ آسیب کا خلل ہے۔ عورات خاصکر کسی دیوتا کی کہور سمجھتی ہین + اس سمجھ فہمی کی وجہ سے بہت عورات ضائع ہوتی ہین۔ کیونکہ اُنکا علاج سحر و جادو سے ہی کیا جاتا ہے۔ مرض موروثی بھی ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی شخص بہت بکتا ہے اور کوئی خاموش اور کم گو ہوتا ہے + اکثر اشخاص کو نیند نہ آنے کی شکایت ہے بعض دیگر اشخاص مین نچلاپن اور مستعدی ظاہر ہوتی ہے - اور بعض ایسے بھی ہین جنمین ناقابل علاج کی کہالت نمایان ہے + کوئی خودکشی کی دھن مین آوارہ پھرتا ہے کیونکہ اپنے آپ کو وہ فضول سمجھتا ہے اور تمام جہان سے وہ ناراض ہے + اور ہر ایک لگھپتی (تونگر) کو دیکھیئے کہ آیندہ کے بے بنیاد اندیشون سے روزانہ تنگ ہوتا ہے اور اندیشے کبھی اوسکو نہین چھوڑتے + اور لوگون کا جسم ہمیشہ سب کانپتا ہے + بعض لوگون کا ایک عضو یا ایک جانب یا کل جسم بیکار ہو جاتا ہے اور مارا جاتا ہے + پھر جنون کی نہایت مختلف اور اکثر بایک دیگر ضد والی علامتین (جن مین سب سے خراب فالج ہے) قابل غور ہین + علاوہ ازین یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ عارضے لوگون کو اپنے قوی کو کام مین لانے سے کم وبیش روکتے ہین + کوئی اپنے اعضا کے کام مین لانے کا اختیار کھو دیتا ہے۔ کیکو اپنے خیالات خواہ اپنے ارادہ خواہ اپنی تقریر پر قابو نہین رہتا + ان بیماریون کی شکلین اتنی مختلف ہین کہ ہم اگر نروس بیماری کے ہزارون مریضون کو دیکھین تو شکل سے ایسے دو ملین گے جنمین خارجی علامات ٹھیک مطابق و یکسان ہون + لہذا تعجب کا مقام نہین ہے اگر ڈاکٹرون نے اتنے کثیر ضد والی علامات مین کوئی کافی بنیاد واسطے صحیح تشخیص اور نامزدگی اور دفعیہ نروس بیماریون کے نہین معلوم کی + ان بیماریون مین دواؤن سے افاقت خواہ ازالہ مرض پیدا نہین ہوا ہے - اگرچہ نروز (اعصاب) کا کچھ وقت کے واسطے (عارضی) بیکار کرنا تو کبھی پیدا ہو جاتا ہے +

یہ سراسر غلط خیال ہے کہ خود دوائین کچھ اثر پیدا کرتی ہین + دراصل خود جسم ہی تنہا کل مادۂ فاسد کو دفع کرنے کی سعی کرتا ہے چاہے اس عمل مین مستعدی کم ہو چاہے زیادہ ہو +

ایک خاص صورت مین زہر کے بہ جبر خارج کرنے کی غرض سے جسم کی بڑھی ہوئی مستعدی کے آثار صاف نمایان ہوتے ہین + یہ صورت اوسوقت ہوتی ہے جب اتنی کم مقدار مین دوا دیجاوے کہ جسم پر بے حس و بیکار کرنے والا اثر پیدا ہو سکتا نہ ہو + زہردار دواؤن کے زیادہ (الوپیتھک) مقدار مین دینے کی حالت مین جسم کے بیحس ہونیکے آثار صاف نظر آتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

ساتھ ہی اسکے جسم کی کوششین صحت یابی کے واسطے (حاد امراض - تیز امراض) اور مرض کہنہ کی خارجی علامات یکسان موقوف ہوجاتی ہین + الوپیتھی کے طریقہ معالجہ مین - علامات مرض کے عارضی طور پر غائب ہوجانے اور پھر بار بار عود کرنے کا بھی یہی سبب ہے + اول نروز کے بے حس ہوجانے سے وہ علامات موقوف ہوجاتی ہین لیکن جب جسم ذرا اصلی حالت پر پھر آتا ہے وہ علامات پھر نمایان ہوتی ہین + زوردار زہریلی دوائین زیادہ مقدار مین جسم کو اس حد تک بے حس کرتی ہین کہ ہلاکت واقع ہوتی ہے - کمتر مقدار مین دیئے جانے کی حالت مین بے حس ہونا باعث ہلاکت نہو - تاہم کل جسم کو نقصان تو پہونچاتا ہی ہے +

یہ بھروسہ کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے کہ بہت سی نروس بیماریان دراصل دواؤن کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین جو دوائین کسی کم سخت مرض کے دفع کرنے کی غرض سے پہلے کھلائی گئی تھین + بہت کم مقدار مین دواون کے کھلانے کی حالت مین بظاہر جسم پر بالکل اُلٹا اثر پیدا ہوتا ہے جسم نے حس نہین ہوتا ہے - سبب یہ کہ بجاے بے حس ہونے کے جسم زہر کو خارج کرنے کے واسطے دوچند سعی کرتا ہے + مگر یہ بڑھی ہوئی مستعدی بے حسی کا پیش خیمہ ہی ہے اور کبھی کچھ اور نہین ہوسکتی +

نروس (اعصابی) بیماریونکے علاج مین (اس سے انکار نہین ہوسکتا ہے) ڈاکٹر صاحبان جنکی بہت تعریف ہوتی ہین بالکل بے بس ہین - یہانتک کہ نامی ڈاکٹرون نے اکثر تسلیم بھی کرلیا کہ ایسے مرضون مین وہ کچھ مدد نہین کرسکتے ہین + تبدیل ہوا - سفر سے دل بہلانا اور اسی طرح کی امدادی تدبیرین جنمین کچھ نقصان نہین ہے تجویز کیجاتی ہین + لیکن اگر عارضی نفع ہو بھی جاوے تاہم ہمکو ایسی تجویز سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ نروس بیماریونکی خاصیت اور سبب سے ڈاکٹر صاحبان کم آگاہ ہین + قدیم اطبا اور ڈاکٹرونکو جو بات نصیب نہ تھی اور جس بات نے ڈاکٹرون کے سر چکر مین ڈالدیئے وہ بات جدید علم علاج (نیو سائنس آف ہیلنگ) کے ذریعہ حل اور صاف ظاہر کردیگئی + شفا کے بارہ مین میری رپورٹین اور منسلکہ خطوط شکریہ اور سارٹیفکٹ میرے بہت مریضون مین سے چند کے - تمام علمی اور زبانی تقریر و تحریر سے زیادہ صاف اور زیادہ اطمینان وہ طریقہ پر مطلب ادا کرینگے + لہذا مجھے اجازت دیجاوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ان بیماریون کے بارہ مین ضروری امور پر اپنی تحریر کو محدود کرون +

یہ بخوبی معلوم ہے کہ ہمارے جسم مین نروز (اعصاب) دو قسم کے ہوتے ہین اوّل وہ جو ارادہ کے تابع ہین - دویم وہ جو ارادہ کے تابع نہین ہین اور جو سانس لینے و ہضم کرنے اور دوران خون مین مدد کرتے ہین + لیکن اگر مین یہ بیان کرون کہ جسم مین مادہ فاسد کے بارسے جو سب بیماریان پیدا ہوتی ہین وہ ہی نروس بیماریان ہین تو بہت لوگون کو اولاً تعجب ہوگا + یہ امر آسانی سے صاف بیان کیا جاسکتا ہے + بیماری کا علم اول اُسوقت ہمکو ہوتا ہی جب جسم کے معمولی کامون مین خلل آتا ہے - یا درد پیدا ہوتا ہے + اس سے قدرتی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بیماری کم و بیش زیادتی کے درجہ مین آگئی ہے - جسکی کہ صحیح تشخیص میری کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی مدد سے ہو سکتی ہے + ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ جسم مین بغیر موجودگی مادّہ فاسد کے بیماری کا ہونا ناممکن ہے + جسم مین مادہ فاسد کا بار خاص آعضا پر ہی خلل ڈالنے والا اثر نہین پیدا کرتا بلکہ جسم کے ان اعضا یا حصّون سے جو رگین (نروز) تعلق رکھتی ہین یا جو اُن کے کام کو باترتیب جاری رکھتی ہین اُن رگون پر بھی اُسیقدر بُرا اثر کرتا ہی + جب تک کہ رگون کے تعلق یا سلسلہ پر بھی مادّہ فاسد کا اثر نہین ہوتا تب تک ہمکو بیماری کا علم نہین ہوتا + سرسری طور پر دیکھنے والا شخص محض اُن رگون کو جو اوس کے ارادہ کے تابع ہین اور اُن عارضون کو جو اُسکے ارادہ کے تابع رگون کے ماتحت آعضا پر اثر کرتے ہین خیال مین لاتا ہے +

جو بیماریان سانس لینے مین اور خون کے دوران مین اور ہضم مین خلل پیدا کرتی ہین وہ بہت آہستہ اور بہت تدریج کے ساتھ معلوم اور ظاہر ہوتی ہین + یہان بھی اسی طرح سے رگون پر اثر پڑتا ہے اور وہ ہمکو بیماری سے خبردار کرتی ہین + یہ رگین ارادہ کے ماتحت نہین ہین لیکن اُن کے معمولی مستعدی پر اُن اعضا کی حرکت منحصر ہے جو ارادہ کے تابع نہین ہین مثلاً پھیپھڑے - دل - معدہ - گردے - آنتین مثانہ + اوس وقت تک ہمکو ہضم کے تکلیف کی یا گردون - مثانہ - دل پھیپھڑون یا معدہ کی کسی بیماری کی خبر نہین ہوتی جبتک اُنکے تعلق والی رگونکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نرَوَس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان۔ نیند نہ آنے کی شکایت

عمل بھی بوجہہ بار مادہ فاسد خلل پذیر ہوجاوے + لہذا اِن عارضون مین سے ہر ایک ہمیشہ ساتھ ہی ساتھ رگون کا خلل بھی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً خلل ہاضمہ کی شکایت ہو نہین سکتی جب تک کہ ساتھ ہی اوسکے ہضم کے متعلق رگون کی حالت مین بھی خلل نہو +

جیسا کہ مینے اوپر ذکر کیا ہے۔ تندرست جسم حاصل کرنیکے لیئے اول شرط یہ ہے کہ ہاضمہ صحیح ہو + کیونکہ سب مادہ فاسد اگر یہ دراُستاً نہین آیا ہے تو اول بذریعہ ہاضمہ ناتمام و ناقص کے جسم کے اندر پہونچتا ہے۔ لہذا ہر بیماری اور اسیوجہ سے تمام نرَوَس بیماریان خواہ خلل ہضم سے پیدا ہوتی ہین یا والدین سے اولاد کو پہونچتی ہین + جملہ عارضونکا چاہے کچھ بھی ہون یہی مشترک سبب ہے + جب کہ جسم مین ہنوز کافی قوتِ زیست باقی ہے تو وہ مادّہ فاسد کو خارج کرنے کی کوشش بذریعہ تیز (حاد) بیماری کے کرتا ہے + لیکن جب ضروری قوت زیست باقی نہین رہتی ہے تو مزمن (پوشیدہ) مرض پیدا ہوجاتے ہین + ایسی بیماریان کبھی بالکل دفع نہین ہوتی ہین۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی شکل تبدیل کرلیتی ہین اور بالآخر وہ بشکل افسوسناک نرَوَس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریون کے اعلے درجہ زیادتی تک پہونچتی ہین +

نرَوَس بیماریان محض مُزمن (پوشیدہ) جسمانی بیماریان ہین۔ علامتین اُنکی چاہے کچھ بھی ہون + نرَوَس بیماریون مین مثل سب بیماریون کے ہمکو (بطور ایک خاص علامت) سردی یا تیز گرمی کا محسوس ہونا نظر آتا ہے۔ اور یہ سردی اور گرمی جسم کے بخار والی حالت کے نتیجے ہین +

اسطرح ہم ایک بہت ضروری نتیجہ پر پہونچتے ہین۔ یعنی یہ کہ نرَوَس بیماریان بھی محض مزمن (پوشیدہ) بخار کو ظاہر کرتی ہین + لہذا اگر مین یہ بیان کرون کہ نروس بیماریون کا وہی سبب ہے جو چیچک۔ خسرہ۔ اسکارلیٹ فیور (سُرخ بخار) ڈفتھیریا۔ سفلس وغیرہ کا ہوتا ہے تو یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ جس طریقہ سے ان بیماریون کا علاج کامیابی کے ساتھ ہوتا ہے وہی ضرور نروس بیماریونکو شفا کریگا + اور یہ ایسا امر ہے کہ اپنے طبابت کے تجربہ مین صدہا بلکہ ہزارہا مریضونکے بارہ مین ثابت کر دکھلایا ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے خاتمہ پر دیئے ہوئے سارٹیفکٹ ظاہر کرتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان توضیحات سے تمام نروس بیماریون کی کیفیت وخاصیت وعلاج معین طور پر ہمارے فہم مین آتے ہین + آیندہ ہم مثل ڈاکٹر صاحبان کے لاچاری کی حالت مین بیٹھے دیکھتے نرہین گے۔ بلکہ بیماری کا سبب معلوم کرکے ہم پوری مدد دینے کا یا شفا دینے کا ٹھیک طریقہ بھی جانتے ہونگے +

ہر شخص جو مثل میرے لشکر امراض کو غور سے دیکھتا ہی اُسکو بآسانی نظر آجاویگا کہ وہی شخص کارآمد صلاح متعلق علاج یا شفا کے دیسکتا ہی جو کہ بیماری کے علامات کی اصلیت سے بخوبی واقف ہی + بیماریونکا وہی حال ہی جو ایک لشکر کا ہوتا ہی۔ کسی لشکر کی صحیح طور پر وہی سپہ سالار پیش روی کرسکتا ہی جو اوس فوج کے اجزا یعنی سپاہیون سے پورا واقف ہو + وہ سپہ سالار جو اُس فوج سے ناواقف ہی جس سے کہ اُسکا لشکر ترتیب پایا ہی خواہ مخواہ شکست کھاجاویگا + ایسا ہی حال آجکل کے زمانہ کے اسپیشل[۵۱] ازم کا ہے + علم طب مین اسپیشل ازم ضرور اس علم کی بربادی کا باعث ہوگی۔ اور لوگون کے دلون مین اسکی طرف سے حقارت کا خیال بڑھتا جائیگا + کیونکہ اسپیشل اسٹ کسطرح علم کو نفع پہونچا سکتا ہی اگر وہ اُن قاعدون پر جنکا کہ جسم انسان پابند ہے عمل نہین کرتا ہی اور بلا کُل جسم پر لحاظ رکھنے کے ایک حصۂ جسم کا علاج کرتا ہے +

علم طب مین جملہ اسپیشل ازم ہمکو معلوم ہوتی ہی کہ گویا ایک قدم پیچھے کو ہٹے۔ وہ فضول طریقہ ہے۔ کل سے علیحدہ کیا ہوا ایک جزو ہی۔ وہ سوائے اسکے اور کچھ کام نہین دیتا کہ ہماری عقل کی نگاہ کو تیرہ کردے + وہی شخص جو کُل کو بخوبی اور صحیح طور پر سمجھتا ہی اور جو کارخانۂ قدرت کو ایک عالیشان ناقابل تقسیم وحدت مانتا ہی اس قابل ہی کہ جملہ عجیب واقعات کو جو پیش نظر ہون صحیح طور پر سمجھکر اُنکی اصلیت بیان کرسکے۔ اور جن قوانین کے تابع کہ یہ قدرتی واقعات ہون اُنسے فیض حاصل کرسکے + بارہا یہ تجربہ ہوا ہے کہ ایک شی یا مادۂ محض گرمی کے درجہ کمی وبیشی کے باعث ایک دوسرے سے نہایت مختلف اور نہ ملنے والی شکلون مین نظر آتا ہی + مجھے پھر آپ صاحبونکو پانی کی نسبت یاد دلانا ہے جسکو کہ ہم مختلف شکلون مین دیکھتے ہین یعنی بطور رقیق شے۔ بطور کہرا۔ بطور بھاپ۔ بطور بادل + محض گرمی کی کمی وبیشی (درجہ) کے سبب یہ حالتین پانی کی پیدا ہوتی ہین۔ اور ہر حالت مین مادہ یا شے واحد ہی +

نروس بیماریون کی تشخیص مین علم طب اتنا ہی قاصر ہے جتنا کہ اُن کے اچھا کرنے مین + بہت سی صورتون مین تو ڈاکٹر صاحبان نروس بیماریونکو

---

[۵۱] اسپیشل ازم لفظ انگریزی ہی۔ معنی ہین کہ کسی علم ہنر یا سائنس کے ایک جزو خاص کو محدود کرکے اُسمین ہی ترقی کی کوشش کرنا۔ مثلاً ڈاکٹرون مین بعض ایسے ہین کہ آنکھ کے متعلق امراض اور اُسکے علاج مین اُنہون نے تلاش وتحقیقات کی ہی۔ بعض نے کان کے متعلق۔ بعض نے اعصاب کے متعلق۔ وغیرہ وغیرہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان۔ نیند نہ آنیکی شکایت

بالکل شناخت ہی نہین کر سکتے ہین + کتنے بہت سے نروس مریضون نے ہر دیگر جگہ آزما کر مجھ سے علاج رجوع کیا ہے + یہ تمام اشخاص پیشہ طبابت کے اس بارہ مین ناقابلیت کا زندہ ثبوت ہین + ڈاکٹر صاحبان نے اُنمین سے بہتون کو بالکل تندرست تجویز کیا تھا۔ اور اُنکی شکایت یا مرض کو محض خیالی ہونا ظاہر کیا۔ اور مین چہرہ کی صورت و حالت کے علم (سائینس آف فیشیل اکسپریشن) کی مدد سے فوراً ہی مریض مین مادّہ فاسد کا بہت موجود ہونا معلوم کر سکا + میرے طریقہ علاج سے میرے سب نروس مریضون نے اپنی حالت مین حیرت انگیز افاقت اور ترقی کا جلد وقوع مین آنا معلوم کیا ہے۔ اور اُنہون نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جتنا زیادہ اخراج مادہ فاسد کا ہوا اوسیکے مطابق نفع اور آرام بھی ہمیشہ ہوتا گیا + جس کسی نے ایک بار مادہ کے اس اخراج کی طرف توجہ کی ہے اور اپنی حالت کے مستقل طور پر ترقی کرنے کا تجربہ کیا ہے وہ شخص میرے طریقہ تشخیص کے صحت مین اور میرے طریق علاج کی کامیابی مین ایک لمحہ بھی آیندہ شک نہین کر سکتا +

جو لوگ میرے طریقہ پر چلنے والے ہین اونکو فن شفا کے عامل بن جانے مین میرا طریقہ تشخیص ایک بار ہمیشہ کے واسطے بہت عمدہ مدد بخشیگا + اوسکی مدد سے ہر نروس بیماری کی صحیح تشخیص ممکن ہے اور اُسی کی مدد سے یہ بھی ممکن ہے کہ خود مریض کو اپنے مرض کے موجود ہونے کی خبر ہونے سے برسون پیشتر اُسکے امراض کی آہستہ پیدایش اور افزایش معلوم کر لی جاوے + جیسا کہ سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے رسالہ مین صاف تحریر کیا گیا پیٹھ (پشت) مین مادّہ فاسد کا جمع ہونا خاصکر ایک علامت نروس بیماری کی ہے +

دماغی عوارض - جملہ دماغی عارضون کا بھی یہی حال ہے + اسیطرح اُنکی صحیح خاصیت کے بارہ مین ڈاکٹرونمین بالکل غلط فہمی ہے + وہ سبب جو معمولاً بیان کیئے جاتے ہین خلل دماغ کا باعث نہین ہوتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلکہ اسکا باعث محض جسم کے اندر مادہ فاسد کا بار ہوتا ہی جو مادہ فاسد سالہا سال سے جمع ہوتا آیا ہے +
دماغی عارضہ مین اور اُس فالج مین جسکو پروگریسیو (درجہ بدرجہ بڑھنے والا) کہتے ہین آخری اور اکثر ناقابل علاج
نوبت آپہونچتی ہی + جیسا مین پہلے لکھ چکا ہون یہ آہستہ جمع ہونے والے پوشیدہ فاسد مادّے ہاضمے
کی قوّتون کے - بوجہ خلاف قدرت طرز معاشرت بتدریج کمزور ہو جانے سے پیدا ہوتے
ہین + قدرتی طور پر چونکہ سب لوگ یکسان خلاف قدرت زندگی بسر نہین کرتے ہین اس لیے
ہر شخص دماغی عارضہ مین مبتلا نہین پایا جاتا + اس بیماری کا ہونا مادہ فاسد کی پیدایش اور افزایش
اور اُسکی تیزی پر منحصر ہے + دماغی مرض جب ہی پیدا ہوتا ہے جبکہ جسم کے اندر مادّہ فاسد بہت
جمع ہو گیا ہو - اور یہ بھی اُسیوقت جبکہ پشت مین مادّہ فاسد ہونیکے ساتھ سر کیطرف اُسکی (یعنی مادّہ فاسد
کی) یورش ہو + دماغی عارضون کی زیادتی اور کثرت کا الزام صرف ایک حدتک ذمہ روز افزون شایستگی
کے ہی کہ یہ شایستگی لوگونکو قانون قدرت کے خلاف عمل کرنے اور قدرت کے ناقابل قاعدون کو
توڑنے پر انسان کو مجبور کرتی ہے + خاص الزام محکمہ ڈاکٹری کے ذمّہ ہی جنکی رائین اور قاعدے
متعلق تندرستی کے بالکل خلاف اُس امر کے ہین جو نیچر یعنی (قدرت) سکھلاتی ہی + پانی کو مضر صحت مان کر
اُس سے یعنی پانی سے پرہیز کیا جاتا ہی اور بجاے اُسکے بیر - وائین اور شرابین جنمین ایلکوہل شامل ہی خواہ
میڈیسنل وائن (وہ پانی جسمین معدنیات مثل گندھک وغیرہ شامل ہون) استعمال کیجاتی ہین + انسان
حقّہ اس کثرت سے پیتے ہین کہ چمنی (دہوان نکلنے کا مینار) بنجاتے ہین اور شراب اس کثرت سے پیتے ہین کہ
شراب کے پیپے بنجاتے ہین + جسمانی کمزوری اور سستی اُسکا قدرتی انجام ہے + کچھہ تعجب نہین جو اسطرح
کمزور کی ہوئی رگین (نروز) محرک دواؤن سے ہمیشہ مضبوط کیئے جانے کی محتاج ہون + اور وہ کمرے
اور کارخانے جنمین آدمی حد سے زیادہ بھرے ہون تندرستی کا بہت خون کرتے ہین +

دیہات مین جہان کہ باشندے ابتک کم و بیش موافق قدرت کے زندگی بسر کرتے ہین اور برابر
کھلی ہوا مین کام اور محنت کرتے ہین اور جہان حال کے محکمہ ڈاکٹری کے بنائے ہوئے قواعد متعلق
تندرستی نے ابتک عام رواج نہین پایا دماغی عارضہ کو قریب قریب جانتے ہی نہین + اگر پایا بھی جاتا ہے
تو عادی شرابخورونکی اولاد مین ہی یہ دماغی عارضہ ہوتا ہے + ایسا بچہ موروثی مادہ فاسد کے
بار مین مبتلا رہتا ہی - اور یہ مادہ عارضۂ دماغی خواہ کسی خوفناک عارضہ کا باعث ہوتا ہے + کیونکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

اولاد ہمیشہ اپنے مان باپ کی جسمانی ساخت اور مزاج کی سچی نقل ہوتی ہے +

شرابین جسم کے اوپر ہضم کا اتنا بھاری کام ڈالتی ہین کہ کسی اور کام کے واسطے طاقت باقی نہین رہتی + شرابخوارونکو جو حد سے زیادہ تکان اور کوفت اور اکثر خلاف قدرت نیند معلوم ہوتی ہے اسکا یہ ہی سبب ہے - کیونکہ اُونکے معدونکو غیر معمولی ہضم کا کام اختیار کرنا پڑتا ہے + ہضم کے وقت غذا کے سڑنے کے دوران مین جو ہوائین پیدا ہوتی ہین اون کا جو دباؤ اور اثر دماغ پر پڑتا ہے وہ زیادہ کثرت سے شراب پینے والون مین دماغی عارضونکا سبب ہوتا ہے + باپ کے نشہ کی حالت مین ہونے کے وقت جو حمل رہتا ہی چاہے نشہ پورا ہو یا کم ہو تو بچہ تقریباً ہمیشہ دیوانگی کیطرف مائل پایا جاویگا اگر درحقیقت اس حالت کو پہونچنے سے پہلے مر نجاوے +

ہر دماغی عارضہ جو خواہ موروثی خواہ مکسوبہ مادۂ فاسد کے جمع ہونے سے پیدا ہوا ہو ہمیشہ ہضم کی غیر معمولی حالت یعنی ہضم کے خلل سے پیدا ہوتا ہے اور بس اُسکی ابتدا مثل تمام دیگر عارضون کے شکم خورد (پیڑو) مین ہوتی ہے +

جتنا زیادہ سادگی سے اور موافق قدرت کے انسان زندگی بسر کرتا ہے اُتنا ہی زیادہ تندرست اور خوش وہ رہیگا + یہی سبب ہی کہ حبشی اُسوقت دماغی عارضہ سے محفوظ تھے جب غلامی کا رواج تھا اور جب اسکی وجہ سے اونکو مجبور محنت اور کفایت سے زندگی بسر کرنی پڑتی تھی - بخلاف اسکے اب وے بحالت آزاد ہونے کے اور اعلے درجہ کے طریقہ زندگی سے فائدہ اُٹھانے کے وہ اُن تمام خرابیونکے زیر مشق ہین جو شایستگی کے زہر نوش کرنے سے پیدا ہوتی ہین +

یہ بخوبی معلوم ہے کہ دماغی عارضہ عورتون مین بمقابلہ مردونکے عام طور پر کم ہوتا ہی + سبب اسکا بیشک یہ ہے کہ عورتین عام طور پر بمقابلہ مردونکے زیادہ اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہین خاصکر درہارہ تمباکو اور شراب کے استعمال کے + اُن صورتون مین جہان عورتین دیوانگی مین مبتلا پائی جاتی ہین بیماری کا سُراغ تقریباً ہمیشہ موروثی مادہ فاسد تک چلایا جاسکتا ہے -

دماغی خلل کی بہت سی صورتون مین یہ دیکھا گیا کہ بیماری کے پہلے یا بیماری کے ساتھ جسمانی اور دماغی حرکت اور مستعدی زیادہ پیدا ہوتی ہی جسکا سبب خاص ان امراض کے ڈاکٹر ان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالکل بیان نہین کرسکتے + جسم مین اور خاصکر دماغ مین مادہ فاسد کا بتدریج جمع ہونا دماغ پر برابر زیادہ بڑہنے والا اثر اور دباؤ ڈالتا ہی اور اسطرح اعصاب کے مرکزون پر انڑ ڈالتا ہی اور برسون کے عرصہ مین انجام یہ ہوتا ہے کہ ان اعضا مین غیر معمولی شدت کی مستعدی اور حرکت پیدا ہوجاتی ہی + اسکا ظہور بہت مختلف ہوتا ہے جیساکہ نروس بیماریونکے بارہ مین پہلے بیان کرچکے ہین + جسم اور دماغ بلا استراحت ایک کام سے دوسرے کی طرف دوڑتے ہین اور کہین امن اور آسودگی خاطر نہین پاسکتے ہین + لڑکپن مین یہ غیر معمولی حالت اکثر بطور خاص قابلیت کے نظر آتی ہے اور جوانی تک اسکے ضد دوسری حد تک تبدیلی واقع نہین ہوتی - عجیب الخلقت بچے طفولیت سے گذر کر خاص قابلیتین بہت کم ظاہر کرتے ہین +

دماغی عارضونکا سبب پشت مین مادہ فاسد کا جمع ہونا ہے جسکا اثر خوفناک شکم خورد کی خاص رگون پر اسپیشل کارڈ (خاص رگ موٹی) پر اور نروس سمپیتھیٹکس[۵۱] پر ہوتا ہے - اگر مادہ فاسد کو جسم کسی حاد (تیز) بیماری کے ذریعہ سے خارج نکرسکے + پوشیدہ بخار سے مزمن مرض کی کوئی حالت پیدا ہوسکتی ہے جو بڑھکر آخر ش خلل دماغ تک پہونچتا ہے + حاد (تیز) بیماریون مین دماغی خلل اکثر جلد پیدا ہوجاتے ہین اور جلد دفع ہوجاتے ہین مطابق اس دباؤ اور اثر کے جو کہ مادہ فاسد اندر پیدا کرتا ہے + بخلاف اسکے جنون کے بہت سی صورتون مین دماغ کے بالکل صحیح ہوجانے کے اوقات کم و زیادہ ذرا دیکھنے مین آئے ہین کیونکہ مادہ فاسد کا دباؤ کچھ عرصہ تک درمیان مین کم ہوگیا تھا + لیکن جسوقت مادہ فاسد کا اثر اور زور پھر شدت کا ہوجاتا ہی اسوقت دماغ کے صحیح ہونے کی عارضی حالت جاتی رہتی ہے +

پروگریسیو پرالیسس (بتدریج زیادہ ہونیوالا فالج) سوای دماغی عارضہ کے زیادتی کی نوبت کے اور کچھ نہین ہی + ڈاکٹرون کو جب ہم شد و مد سے یہ کہتے ہوئے سنتے ہین کہ جو لوگ اس قسم کے فالج مین مبتلا ہوتے وہ اکثر نہایت تندرست اور قوی ہی شخص ہوتے ہین تو ہمکو محض یہ ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اصلی تندرستی سے بہت ہی کم واقف ہین + اس سے بہتر ہمکو اس بارہ مین آگاہی ہے - ہم یہ جانتے ہین کہ کوئی خوفناک بیماری مثل پروگریسیو پرالیسس کے اسقدر یکبارگی نہین آسکتی

نوٹ [۵۱] اسکے متعلق نوٹ صفحہ ۱۱۳ پر دیدیا گیا ہی - اس صفحہ مین بھی یہ لفظ آیا ہے - وہان ملاحظہ فرمالیجئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

بلکہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ماہر کو بیماری سے ایک عرصہ پہلے اُسکے ابتدائی درجے اور نوعیتین معلوم ہو جاتی ہین + لہذا ہم جانتے ہین کہ یہ بیان محض بے معنی اور لغو ہے کہ نہایت ہی تندرست انسان یکبارگی دماغی عوارض مین مبتلا ہو سکتے ہین +

دماغی بیماریان مادّہ فاسد کو جو اُنکا سبب ہی۔ خارج کرنیسے ہی اچھی ہو سکتی ہین یا دفع ہو سکتی ہین + میرے علاج کے تجربہ مین بہت سے مریضان جنون اس طریقہ سے شفا پا چکے ہین جنسے میرے بیانات کی صداقت بہت ہوتی ہے + یہان مین ایک ہی ایسے مریض کا ذکر لکھتا ہون +

ایک لڑکی ۲۳ سال عمر کی کئی برس سے جنون مطلق مین مبتلا تھی اُسکو میرے پاس اُسکے والدین (جنکو اوسکی حالت ہمیشہ باعث تردد تھی) لائے + مادّہ فاسد کا مقام موافق مراد تھا لہذا مین نیک نیتی سے اوسکے والدین کو یہ صلاح دیسکا کہ کم سے کم میرے طریقۂ علاج کی آزمایش کرین + مریضہ کی حالت یہ تھی کہ وہ خود غسل بھی نہین کر سکتی تھی اوسکی مان اوسکو غسل کراتی تھی + لیکن چار ہفتہ مین اوسکی حالت اتنی بہتر ہوئی کہ وہ خود باتہر (غسل) لے سکی اور نیز آیندہ اوسکی عادات مین ناپاکی نرمی + چھ مہینے کے اندر وہ اپنے خاندان کے تندرست آدمیون مین شمار ہونے لگی +

یہ حیرت انگیز جلدی کی شفا اس وجہ سے ممکن تھی کہ مادّہ فاسد کا مقام اوسط درجہ موافق مراد تھا جسکے سبب سے ہاضمہ کی اصلاح زیادہ جلد ہو سکی + شفا اس وجہ سے بھی زیادہ آسان تھی کہ مریضہ برّاتی نہ تھی بلکہ خلاف اس کے لاپرواہ اور سکوت کے ساتھ متردد رہتی تھی +

لیکن اُن صورتون مین جہان مادّہ فاسد کا مقام کم موافق مراد ہوتا ہے یا جہان مریض کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ میرے طریقہ کے موافق علاج ممکن نہین تو بیماری قابل شفا نہین خیال کیجا سکتی ہے + مثلاً مین نے اکثر ایسی صورتین دیکھی ہین کہ مریض غسل لینے پر کسیطرح آمادہ نہین کیا جا سکا + عام طور پر دماغی خلل مثل عارضہ سل کے بیماری کا اخیر درجہ ہے - لہذا امید شفا خصوصاً اسمین ہی کہ بیماریکا علاج اُسیوقت تک شروع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا جاوے جبتک کہ وقت مناسب اسکے لیئے باقی ہے + سابق مین یہ بات غیر ممکن تھی کیونکہ صحیح طریقہ علاج معلوم نہ تھا اور بیماری اول اُسوقت معلوم ہوتی تھی جب شفا کے ساتھ علاج کرنے کا وقت جاتا رہتا تھا + آجکل میری کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن مین کبھی خطا نکرنے والا ذریعہ دماغی عارضہ کی آمد کو برسون پہلے معلوم کرنیکا موجود ہے - نتیجہ یہ کہ ہم اس عارضہ کا مقابلہ یقینی کامیابی کے ساتھ کر سکتے ہین +

بہت سے دماغی عارضے آجکل ناقابل علاج تجویز کیئے گئے ہین لیکن یہ راے بالکل خلاف واقعات ہے + اسکی تائید مین حسب ذیل ذکر ایک مریض کی شفایابی کا لکھتا ہون +

یہ مرض سخت پروگریسو پیریلیسس کا تھا جو آتشک کے پیچھے ہوا تھا - مریض بہت برسون سے ہاضمہ کی کمزوری مین مبتلا تھا جو بوجہ دماغی بے چینی (کاروبار کے تفکرات جسکے سبب تھے) ہمیشہ بدتر ہوتا رہا - باوجودیکہ ہر قسم کا علاج کیا گیا + جولائی ۱۸۹۷ء مین مریض کئی طبیبون کی صلاح سے اُس مقام پر گیا جہان منرل واٹر (معدنی اشیا سے ملا ہوا پانی) کا چشمہ تھا + ان کا اتنا خراب اثر ہوا کہ اُسکی حالت اور بھی زیادہ خراب ہوگئی + اوسکی گفتگو بہکی ہونے لگی اور اب اُسکو یہ ہوش نرہا کہ مین کیا بکتا ہون + بہت مشہور طبیبون مین سے چار اطبا بلائے گئے اور بعد مشورہ دراز اُنہون نے مرکری (پارہ) کی مالش تجویز کی (لیکن اُسکا استعمال دو ہی دفعہ ہوا) + مریض کی حالت آخر کار اتنی خراب ہوگئی کہ جب طبیب کچھ سوال کرتا تو مریض صرف اُس سوال کو دوہرا سکتا تھا کچھ جواب نہین دیسکتا تھا + اسیطرح جب امید شفا بالکل جاتی رہی تو مریض کو مقام وائینا کو لیگئے تاکہ ایک مشہور ڈاکٹر سے جسکو ایسے مرضون مین خاص مہارت تھی مشورہ لیون + تشخیص سے یہ ظاہر ہوا کہ مریض کو مرض اٹروفیا سری بری (دماغی اٹروفی[۱]) متعدی قسم کا اور پروگریسو پیریلیسس تھا اور مریض کو پاگل خانہ مین جلد بند کرانا پڑیگا + اس ڈاکٹر کی راے مین کوئی امید افاقت نرہی تھی تاہم اوسنے آیوڈین پینے کے واسطے تجویز کیا (اس تجویز پر عمل نہین ہوا) ایک دوست کے کہنے پر مریض کو اُس کے رشتہ دار لے کر سیدھے مقام

[۱] یعنے دماغ کا زائل ہونا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان۔ نیند نہ آنیکی شکایت

لپ رنگ مین آئے تاکہ میرے طریقہ علاج کی آزمایش بطور "اخیر تدبیر" کے کرین + معالجہ کے شروع مین مریض ایک لفظ نہ بولتا تھا۔ وہ بالکل لاپرواہ تھا اور جو اوس سے سوال کیئے جاتے تھے اونکی طرف توجہ نکرتا تھا + علاوہ اس کے وہ اپنی قدرتی ضروریات کو مثل انسان کے رفع کرنے کے قابل نہ تھا کیونکہ جسم مین ارادہ کی قوت بالکل باقی نہ تھی + ٹھنڈک پہونچانے والے باتھ (غسل) اور سادہ قدرتی غذا کا یہ نتیجہ ہوا کہ جلد افاقت معلوم ہونے لگی اور تین دن مین ہاضمہ اصلاح پذیر ہوگیا + گئے ہوئے حواس ایک ہفتہ مین پھر ٹھیک ہوگئے اور وہ پھر گفتگو کرنے کے قابل ہوگیا + برابر اصلاح اور افاقت جاری رہی اور آٹھ ہفتہ مین اوسکو پوری شفا ہوگئی کیونکہ پروگریسو پرالیسس کے سب علامات دور ہوگئے +

بیماری کے وحدت کے مسئلہ کا حیرت انگیز ثبوت ان دو مریضون کے معالجون سے ہوتا ہے + اگر دماغی امراض کی اصل بنیاد وہ ہی نہوتی جو دیگر امراض کی ہے تو اون کو انہین وسائل سے جو کہ دیگر امراض کے علاج مین اسقدر مفید ثابت ہوئے ہین دفع کرنا (جیسا ان مریضون کے علاج مین ہوا) ممکن نہوتا +

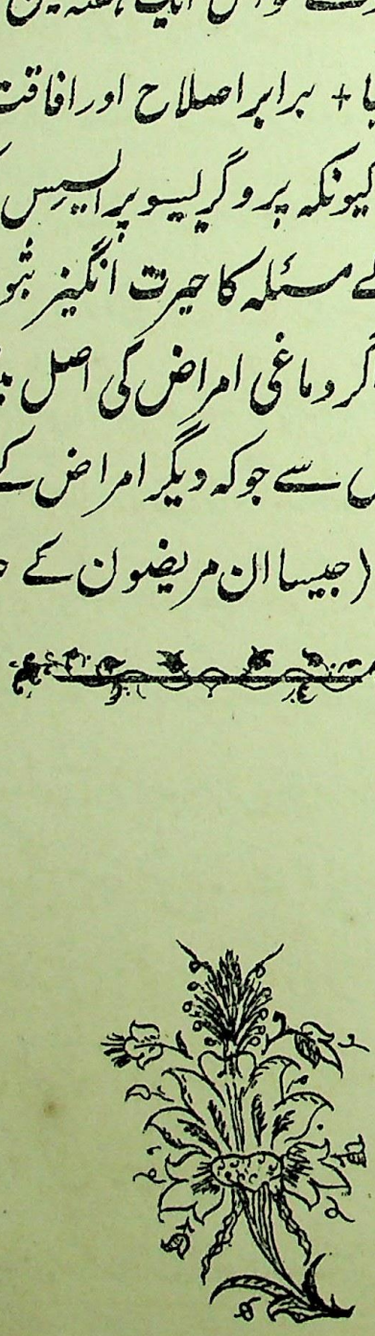

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - پھیپھڑہ کا ورم معہ سوزش - سِل یا چھئی روگ - ذات الجنب - لیوپیس

ایک اور مرض جو طبیبونکو پریشان کرتا ہی اور چکر مین ڈالتا ہے - اور سب موجودہ علاجونکا تحقیر کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ سِل یا چھئی روگ ہے + موجودہ زمانہ مین یہ وہ ملک الموت ہے جو کہ تمام بنی انسان کو ہیبت دلانیوالا اور بلا لحاظ عمر اور پیشہ اپنے مریضون کا شکار کرنے والا ہے +

غالباً کوئی دوسری بیماری ایسی زیادہ دنیا مین نہین پھیلی ہوئی ہے جیسا کہ پھیپھڑہ کے ضائع ہونے کا مہلک مرض اپنی مختلف شکلون اور حالتون مین + ظاہر اعلامات اس بیماری جانکاہ کی ایسی مختلف ہوتی ہین کہ دو مریضون مین شاید کبھی ہی یکسان ہون + ایک مریض کو شکایت ہے کہ سانس لینے مین تکلیف ہوتی ہے - یہ دمہ ہے - دوسرا درد سر کی شکایت کرتا ہے - تیسرا خرابئ ہاضمہ کا شاکی ہے - چوتھے کو اُس وقت تک کچھ بھی معلوم نہین ہوتا جب تک کہ دو ہفتہ قبل اوسکی موت کے دفعتاً سوزش و ورم اُسکے پھیپھڑون مین پیدا نہو جاوین + پانچوین کو بھی کچھ نہین معلوم ہوتا جب تک کہ دفعتاً سِل[۵۱] تیز رو اوسپر حملہ آور نہو جاوے اور وہ چند ہی دن مین جان بحق ہو جاتا ہے + چھٹا یقین کرتا ہے کہ اوسکی ہڈیان سڑنے لگین حالانکہ درحقیقت اوسکو مرض سل ہے + بہت سے اشخاص جنکے پھیپھڑون مین خرابی ہے اُونکے کندہون مین درد ہونے لگتا ہے - اور بہت سے ایسے ہین جنکو امراض چشم و گوش ہو جاتے ہین جس سے کہ اصلی سبب مرض کا پوشیدہ رہتا ہے + اکثر اوقات حلق کی بیماری - حلق کی سوزش - ہوا کی نالیون کی سوزش ناک کی جھلی کی پورانی سوزش وغیرہ وغیرہ کی اصل جڑ سِل ہوتی ہے + علی ہذا بعض اشخاص پانوُن کی پُرانی بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین - ٹانگون اور پیرون پر کشادہ زخم ہو جاتے ہین - اور لیوپیس[۵۲] اور ہرپیز[۵۳] کی بیماریان بھی ہمکو ملتی ہین جو کہ

---

۵۱ یہ گیلپنگ کنزمپشن کہلاتی ہے - گیلپنگ معنی دوڑتی ہوئی - کنزمپشن معنی سل + ۵۲ زہریلی بیماری ہے جس سے کہ نتھنے کی ہڈیان گلجاتی ہین صفحہ ۱۸۴ ملاحظہ طلب ہے + ۵۳ اسکا نام مکڑی ہے ایک قسم کی بیماری ہے جسکا ذکر مفصل صفحہ ۲۰۷ پر آیندہ آیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیو پسس

اسیطرح ہر شخص کو جو کہ میرے اُس علم سے جسکے ذریعہ سے چہرہ کو دیکھکر امراض جانے جاتے ہین پوری واقفیت نہ رکھتا ہو - بیماری کی اصل جگہ کے دریافت کرنے مین دھوکہ میں ڈالتی ہین +

قریب قریب تمام اُن اشخاص کا جنکی طبیعت کو کہ مرض سِل کی طرف رُجحان ہوتا ہے یا جنکو سِل ہوتی ہے یہ خاصہ ہے کہ وے کم و بیش اپنے مُنہ کھُلے رکھتے ہین - دنمین ہی نہین بلکہ شب مین بھی سونیکے حالت مین تاکہ ہوا اندر جلدی جلدی جاوے + اسکی وجہ یہ ہے کہ اندرونی گرمی جسم مین زیادہ بڑھجاتی ہے جسکو کہ ضرورت باہر سے ٹھنڈی ہوا کے جلد جلد پہونچنے کی ہوتی ہے +

پھیپھڑون کا یہ کام ہے کہ اُس خون کو جو کہ جسم مین گردش کرتا ہے بذریعہ تازہ ہوا کے ہر وقت صاف کرتے رہین + جب کہ وے یہ کام مناسب طور پر اسوجہ سے کہ مادّہ فاسد اُنمین موجود ہے نہین کرسکتے تو تمام فضول مادّہ[1] جو کہ دوسری حالت مین خارج ہوگیا ہوتا جسم مین ہی رہتا جاتا ہے اور برابر مقدار مین بڑھتا جاتا ہے - اور اُس مادّہ فاسد کو جو کہ پیشتر سے موجود ہے مقدار مین بڑھاتا جاتا ہے + اس کام مین پھیپھڑون کا تعلق خاصکر ہے - اور وے ہی اسوجہ سے سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہین - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کی حالت بالکل غیر معمولی ہوجاتی ہے جس سے کہ جسم کے اندر ایک خشک کرنے والی مہلک گرمی پیدا ہوجاتی ہے + اِس اندرونی بڑھی ہوئی حرارت کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑون مین پورانی سوزش ہوجاتی ہے اور وے گلنے لگتے ہین - ایسے گلے ہوئے حصّے وہ شے ہوجاتی ہے جو مردہ حصّہ (ڈیڈ ٹشیو) کہلاتا ہے اور اکثر کھانسنے مین بشکل بلغم خارج ہوتا ہے +

آجکل تمام زائل کرنے والی بیماریان صحیح طور سے بڑے خوف کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین + ادویہ کے ذریعہ سے علاج کرنیوالا طبیب - اسمین حجّت ہو نہین سکتی - ان امراض کی یقین کے ساتھ تشخیص پھیپھڑون کے فعل کی آواز کو سُنکر اور اُنکو ٹھوک کر اسوقت تک نہین کرسکتا جب تک کہ وے اوس حالت کو نہ پہونچ گئے ہوون کہ عموماً اُن کو شفا دینا غیر ممکن ہے + باوجود اس امر کے کہ ایسی زائل کرنیوالی بیماریون کی ابتدائی حالت بیماری کے واقعی شروع ہونیسے برسون پیشتر معلوم ہوسکتی ہے

[1] خون کے صاف کرنے سے جو خراب مادّہ نکلتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر یہ خیال کرکے افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ اپنے نادرست طریقہ تشخیص کے ذریعہ سے اونکو دریافت کرنے مین ناقابل ہین + معلول پھیپھڑہ کا اچھا کرنا بذریعہ مشہور ٹوبرکیولین[۱] کے ایسا ہی غیر ممکن ہے جیسا کہ اُسپر عمل جرّاحی کرنا جیسا کہ حال مین کوشش پھیپھڑہ کے گدّھے[۲] کو کاٹ کر علیحدہ کردینے مین ہوئی ہین + درحقیقت کوئی علاج ایسا نہین ہے جو کہ پھیپھڑہ یکے زائل ہونے کی کارروائی کے نقصان کے لیئے اثر تریاق کا رکھتا ہو۔ مگر ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے کہ ہم زائل ہونے کی کارروائی کو اوسی راستہ سے واپس کرسکتے ہین۔ جس راستہ سے کہ یہ رفتہ رفتہ اکثر برسون تلک ترقی پاتی رہی ہے + اپنے طریقہ سے مین بیماری کے ترقی کرنے کو پھر اُلٹا واپس کرنے مین کامیاب ہوتا ہون + سب سے ضروری امر جملہ امراض پھیپھڑہ کے علاج مین یہ ہے کہ اونکی ابتدائی حالتون کا مناسب وقت مین تمیز کرلینا۔ جو کہ میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے ہی برسون پیشتر اور اکثر اوقات ایام طفولیت مین ہی جان لیجا سکتی ہین + اسوجہ سے میرا طریقہ تشخیص مسلول کے لیے بہت ہی کارآمد ہے + ڈاکٹرونکے لیئے اس مرض کا مناسب وقت پر تشخیص ہوجانا یا نہ ہوجانا ایک سا ہی ہے۔ کیونکہ وے لوگ سل کو آرام نہین کرسکتے خواہ اسکی ابتدائی حالت ہو یا اوسکے بعد کی + ابتدائی حالتین ایسی ہوتی ہین کہ مریض کو عموماً خود اس مرض کا ذرا سا بھی خیال نہین ہوتا اور اسوجہ سے اکثر یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ مریض کو اس امر کا یقین ولایا جاوے کہ اوسکی طبیعت اس مرض سل کی طرف مائل ہے + بہت عمدہ ارادون سے جوش مین آکر اسی طور سے مین نے اپنی ایک خدمتگارہ کو جو کہ ظاہر امضبوط اور تندرست لڑکی تھی مطلع کیا کہ وہ سل کے مرض مین مبتلا ہے۔ اور اُسکے لیئے یہ اچھا ہوگا کہ وہ میرے طریقہ پر علاج شروع کرے ورنہ اُسکی بیماری ایک سال کے اندر ہی مہلک ہوجاویگی + لڑکی نے غصّہ ہوکر کہا کہ وہ بالکل اچھی ہے اور اُسے کوئی علاج کرنے کی ضرورت نہین ہے + مینے کچھہ نہین کہا مگر اُسکے مرنے کے چار مہینہ پیشتر مین نے اُسکو دوبارہ نصیحت کی مگر افسوس وہی نتیجہ رہا جو کہ

[۱] ایک دوا ہے جسکا کہ ٹیکا مرض سل کو آرام کرنیکے لیئے لگاتے ہین + [۲] یعنی وہ حصہ جو کہ بوجہ زخم سل کے خالی ہوگیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

پہلے ہوا تھا + تین مہینہ بعد اُس نے کھانسی پکڑلی اور چار ہفتہ کے اندر ہی تیز رَو سِل کا شکار ہوئی +

اب مین امراض پھیپھڑہ کے اسباب کا بیان کرونگا + پھیپھڑون کے جملہ امراض کسی پیشتر کے ہوگئی ہوئے مرض کی جو کہ پورا آرام نہین ہوا اور جو کہ ادویات کے ذریعہ علاج سے اندر کردیا گیا ہے - آخری حالتین ہین +

اکثر پھیپھڑون کی بیماریون کی ابتدا (جڑ) امراض آلات تناسل سے ہوا کرتی ہے - اور یہی حالت اُن بچون کے ساتھ بھی ہوتی ہے جو کہ جنم سے ہی اس مرض کی طرف مائل ہوتے ہین + مادّہ فاسد جسم مین جمع ہوکر پورانا ہوجاتا ہے اور پیدایش کے وقت پھر بچہ مین ظاہر ہوتا ہے جو کنٹھ مالی یا چھئی روگی ہوجاتا ہے + منی درحقیقت ایک مقطر ہے جس مین کہ تمام خواص والدین کے موجود ہوتے ہین اور وہ اولاد مین بھی منتقل ہوجاتے ہین + مینے دیکھا ہے کہ وہ لوگ جنکو کنٹھ مالا کی بیماری ہوتی ہے بلا کسی مستثنیات کے بعد کو مبتلاے مرض سل ہوجاتے ہین گویا کہ پہلا مرض پچھلے مرض کی محض ایک ابتدائی حالت ہے + پس یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ شروع مین یعنی کنٹھ مالا کی بیماری کی حالت مین جسم مین کافی طاقت مادّہ فاسد کے باہر نکال دینے کی اور اعضاء رئیسہ کے محفوظ رکھنے کی ہوتی ہے + جسم دمبدم طاقت کو کھوتا جاتا ہے اور آخر کار یعنی جبکہ حالت سِل کی ہوجاتی ہے اس قابل نہین رہتا کہ اندرونی اعضا کا مادّہ فاسد سے زائل ہونا روک سکے + یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ اُن لوگون کو جو حقیقت مین تندرست ہین کسی قسم کی سل کی بیماری بحالت موجود ہوئے چند رونہ مادّہ فاسد کے دفعتاً دُکھ دیسکے باوجودیکہ کتنے ہی سل کی بیماری کے کیڑے بذریعہ سانس اُنکے جسم کے اندر چلے جاوین + مرض سل کے ترقی پانیکے لیے اندرونی حرارت بہت زیادہ اور زائل کرنیوالی ہونی چاہیئے کیونکہ اس مرض کے کیڑے ایسی ہی غیر معمولی حرارت مین ترقی پاتے ہین + ایسی زیادہ غیر معمولی حرارتون کا جسم مین صرف خاص حالت موجودگی مادّہ فاسد مین ممکن ہے - کیا تو یہ کئی پشت سے چلی آئی ہین یا جہان کہ مریض نے بوجہ خلاف قدرت زندگی بسر کرنے کے اپنی تندرستی کو بالکل کھودیا ہو +

خاص امر صریحاً یہ معلوم کرنیکا ہے کہ پھیپھڑے کی تمام بیماریون کی جڑ مثل جملہ دیگر بیماریون کے

نوٹ ۱ مراد ہے غیر معمولی حرارتون سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکم مین ہے - یعنی ہاضمہ کے بہت خراب ہوجانے کی حالت مین + گو کہ بہت سی حالتون مین مرض کا ورانتاً پہونچنا ممکن ہے لیکن ایسے موقع پر ہمکو یہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ پھیپھڑے مین مادّہ فاسد براہ راست سرایت کرگیا ہے + اصلیت یہ ہے کہ بمقابلہ دیگر اعضا کے پھیپھڑے مناسب طور سے نہین بڑھے بلکہ کمزور اور نازک رہ گئے اور چونکہ ایسی حالت مین اونمین روکنے کی طاقت کم ہوجاتی ہے پھیپھڑے قدرتاً بہت زیادہ مادّہ فاسد کے جمع ہونیکی جگہ بن جاتے ہین + مادّہ فاسد جو جسم مین جمع ہوتا ہے بوجہ ناقص ہاضمہ اور اندرونی دباؤ کے اُس جگہ مین خاصکر اکٹھا ہوجاتا ہے جہان کہ اُسکو کم سے کم رکاوٹ ملتی ہے + اسوجہ سے یہ بہت ضروری ہوا کہ وے لوگ جنکو موروثی امراض پھیپھڑہ کی طرف رُجحان ہے اپنے جسم مین اور زیادہ مادّہ فاسد کے جمع ہونے کو روکین +

وہی سبب جسکی وجہ سے کہ ہمارے عجائب گھرون مین گرم ملکون کے بندر سِل کی بیماری سے جلد جلد مرجاتے ہین (یعنی کمزوری ہاضمہ بوجہ تبدیل غذا کے) نیز اسکا بھی باعث ہے کہ اونپر اس مرض سِل کے حملے اسقدر جلد جلد کیون ہوتے ہین + اسوقت تک محض الزام سرد آب وہوا پر ہی لگایا گیا ہے + اس مین صرف اسیقدر سچائی ہے کہ زیادہ سرد آب وہوا ہمیشہ ہضم ہونے مین غذا کے پکنے اور اوسمین جوش آنے کو سُست کرتی ہے + اور یہ حالت خاصکر اُسوقت زیادہ ہوتی ہے جبکہ جانورون کو وہ غذا بھی نہ ملے جو کہ نیچر نے اونکے لیے تجویز کی ہے - اور ایسی حالت مین وہ[۱] باتین اون کے خلاف اثر کرتی ہین + مجکو اکثر ایسے موقعے ملے ہین کہ بندرون مین اُنکے گرم ملک سے علیحدہ کیئے جانے کے بعد اُنکی تندرستی کی مختلف حالتین دیکھون - اور مین اپنی تشخیص سے اس امر کا ٹھیک ٹھیک اطمینان کرسکا ہون کہ ابتدا مین اُنکا ہاضمہ غیر معمولی ہوگیا تھا - اور تب دوسری خرابیان واقع ہوئین + انسان کے ساتھ بھی ٹھیک ٹھیک ایسا ہی ہے - فرق یہی ہے کہ اسکی حالتین معمولاً زیادہ بہتر ہوتی ہین - کیونکہ[۲] ہم لوگ عادی آب وہوا کے ہوگئے ہین + پس ہملوگون کو درحقیقت صرف اپنی غذا اور طرز معاشرت کا ہی لحاظ چاہیئے +

---

[۱] یعنی سرد آب وہوا وخلاف قدرت غذا + [۲] کیونکہ انسان اپنے ملک مین عرصہ سے رہتا چلا آتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

مرض سِل کے بیمارون مین مینے اکثر اس امر کا خیال کیا ہے کہ جسم کی بوجہ بے حد اندرونی گرمی سے خشک ہوجانے کے ایسی حالت نہین رہتی کہ خود اپنی پرورش عمدہ سے عمدہ منتخب غذا پر کرسکے + غذائیت پہونچانے کا انحصار نہ تو کھانے کو مرکّب کرنے پر ہے نہ اوسکے جوہر نکالنے پر - اسکا انحصار صرف جسم کی قابلیت ہاضمہ پر ہی ہے + لیکن ہر شخص جسکو مریضون سے سابقہ پڑا ہے بخوبی جانتا ہے کہ قوتِ ہاضمہ کسقدر مختلف پائی جاتی ہے + اگر جسم مین مادّہ فاسد بہت زیادہ مقدار مین موجود ہے تو پھیپھڑون کو خاصکر بوجہ اونکے زیادہ جگہہ گھیرنے کے زیادہ خطرہ ہے کیونکہ مادّہ فاسد جسکا دباؤ سر کی سمت مین ہوتا ہی اکثر پھیپھڑون مین ہوکر گذرنے پر مجبور ہوتا ہے + اب جبکہ پھیپھڑے ایکمرتبہ زیادہ تر مادّہ فاسد سے گھر گئے تو اکثر یہ مادّہ فاسد کے اجتماع کی ایک خاص جگہ ہوجاتے ہین تب یہ مادّہ فاسد مثل سابق کے سر کی طرف دباؤ نہین ڈالتا +

جب پھیپھڑون مین سڑن شروع ہوتی ہے تو اُسکے اوپر کے سرے ہی معمولاً ابتدا مین ضائع ہوتے ہین + ایسا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جسم مین مادّہ فاسد اُسوقت جبکہ یہ جوش کھاتا ہے یا اُسکی حالت مین تبدیلی ہوتی ہے ہمیشہ اوپر کیطرف کو دباؤ ڈالتا ہے + پھیپھڑون کے اوپر کے سرے کندہون مین ختم ہوتے ہین جبکہ مادّہ فاسد مین جوش آنے کی حالت پیدا ہوجاتی ہے تو جوش کھاتے ہوئے مادّہ کا اوپر کو دباؤ اخیر کے سرے تک ہوتا ہی - اور چونکہ اسکے اور آگے بڑہنے کیلیئے کندھے رکاوٹ کرتے ہین یہ زیادہ آگے نہین بڑھ سکتا - اسلیئے یہ پھیپھڑون کے آخر سرے ضرور سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہین + یہ ہی سبب کندہونمین سوئیونکے سے چھنے کے درد کا ہی جیسی درد مین سِل کے مریض قبل ضائع ہوجانے پھیپھڑونکے مبتلا رہتے ہین +

مرض سِل کی گلٹیون کی اصلیت اب مین بیان کرتا ہون + یہ گلٹیان بالکل اُسی طریقہ سے پیدا ہوجاتی ہین جیسے کہ بواسیر کے مسّے یا سرطان کے غدود - اور درحقیقت جملہ قسم کے غدود یہانتک کہ چھوٹے سے چھوٹا مسّہ + صاف بیان کرنیکے لیے ضروری ہوگا کہ اسموقعہ پر ذرا پوری طور سے سمجھایا جاوے + مین اسکا ذکر پیشتر کرچکا ہون کہ تندرست جسم کی جلد ہمیشہ نم ہوتی ہی اور پرانے مریض کی جلد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برعکس اسکے عام طور پر خشک اور سست[۵۱] ہوتی ہے + حالت اول الذکر مین جسکی قوت اصلی رکھتا ہی جسکی وجہ سے کہ کل مادّہ فاسد کے خارج کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ حالت آخر الذکر مین ایسا نہین رہتا جسکی وجہ سے کہ بہت زیادہ مادّہ فاسد جو کہ مناسب طور پر خارج ہونا چاہیئے تھا جسم مین رہ جاتا ہی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت کا رُجحان مرض کی طرف ہوجاتا ہے + آپنے اکثر غور کیا ہوگا کہ بہت سے لوگون کو پھوڑونکی تکلیف وقت مقررہ پر ہوجایا کرتی ہے خصوصاً چوتڑ۔ گردن یا بازؤن پر + ایسے مریض کے جسم مین ایک قسم کے بھاری پن کی تکلیف معلوم ہوتی ہوگی جو کہ صرف بروقت ٹوٹنے پھوڑیونکے رفع ہوجاتی ہے اور جبکہ یہ عین وقت شفا گذر جاتا ہے تو اُس شخص کو گویا نئی زندگی معلوم ہوتی ہے اور بہرکیف جسم بہت ہلکا اور تازہ معلوم ہونے لگتا ہے + ہمکو اسکا امتحان اور زیادہ کرنے دیجئے خاصکر ان پھوڑیون کی اصلیت کا + ہم دیکھتے ہین کہ جس جگہ کہ پھوڑا عنقریب پیدا ہونے والا ہے وہ جگہ چند دن یا چند ہفتہ قبل اسکے سخت اور سرخ معلوم ہونے لگتی ہے + یہ جگہ بڑہنے لگتی ہی اور ورم کر آتی ہے یہانتک کہ ایک موٹی اور سخت گلٹی۔ درد اور سوزش لیئے ہوئے جلد کے نیچے بنجاتی ہے + کہال تن جاتی ہے اور حرکت کرنے مین درد اکثر بہت تیز معلوم ہوتا ہے + جبکہ پھوڑا اپنی حد کو پہونچگیا تو یہ بتدریج ملائم ہونے لگتا ہے۔ آخرش یہانتک کہ اُسکے اندر کا مواد جلد مین باہر کو ایک راستہ کرلیتا ہے اور خارج ہوجاتا ہے + اسطور سے مادّہ فاسد جس سے کہ پھوڑا بنا تھا جسم سے صریحاً نکل جاتا ہے + اس کارروائی مین اور خود جسم کے نیٹن مادّہ فاسد کو عین وقت پر خارج کردینے مین کوئی فرق نہین ہے + یہ سوال ہوسکتا ہی کہ ایسی کارروائی ہر شخص کی حالت مین ہم کیون نہین دیکھتے + مین پیشتر کہہ چکا ہون کہ پسینہ کا بھی یہی حال ہے۔ بعض شخصونکو پسینہ آتا ہی اور ونکو نہین اسکا انحصار جسم کی قوت اصلی کی مقدار پر ہے + جہانتک جسم مین کافی خزانہ اصلی قوت کا موجود ہی اور کل مادّہ فاسد قدرتی خارج کرنے والے اعضا کے ذریعہ سے خارج ہو نہین سکتا ہی تو جسم اُسکو پھوڑیون کے شکل مین خارج کرتا ہے + اگر جسم مین ضروری اصلی طاقت ایسا کرنیکی موجود نہین ہے مثلاً اگر دواؤن سے کمزور ہوگیا ہی یا ایسا[۵۲] کرنے مین کمزور ہوگیا ہی یا خلاف قدرت زندگی بسر کرنیمین کمزور ہوگیا ہی

نوٹ ۵۱ یعنی اپنا فعل نہین کرتی اسکا فعل یہ ہی کہ پسینہ وغیرہ کے ذریعہ سے مادّہ فاسد کو یہ بھی نکالتی رہے + ۵۲ مواد کے خارج کرنے مین بھی جسم کی طاقت زائل ہوتی ہے اور بعض اوقات بہت کمزور ہوجاتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

تو مادّہ فاسد جمع ہوجاتا ہی اور سیمٹنے لگتا ہے۔ ٹھیک اسیطور سے جیسے کہ پھوڑے کی حالت مین۔ لیکن جسم اسکو جلد تک نہین کھینچ سکتا کہ بشکل پھوڑہ ظاہر کرے + مقامات سخت پڑنے لگتے ہین جس سے کوئی تکلیف نہین ہوتی۔ مگر طریقہ وہی ہے۔ بجاے پھوڑہ کے ایک گلٹی ہوجاتی ہی + پس یہ گلٹی بجز ایک ادھورے[۱۲] پھوڑے کے اور کچھ نہین ہی یا یہ ایک مقدار مادّہ فاسد کی ہی جوکہ اکھٹا ہوگیا ہی اور جوکہ بہت سی حالتونمین جسم کے اندر ہی بند رہتا ہی + اگر جسم مین بھی کافی قوت ہے تو یہ گلٹیان جلد تک آجاوینگی + ہم اکثر ایسی گلٹیون کو گردن اور دوسرے حصے جسم مین صاف طور پر معلوم کرسکتے ہین اور دیکھ سکتے ہین + جبکہ جسم مین قوت اصلی آیندہ کافی نہین رہتی تو یہ گلٹیان جسم کے اندر بننے لگتی ہین اور بواسیر کے مسّے۔ سل یا سرطان کی گلٹیونکے نام سے جانی جاتی ہین + اگر ہم کسی طریقے سے جسم کی اصلی قوت کے بڑہانے مین کامیاب ہوین تو ہمکو ان گلٹیونمین ایک تبدیلی فوراً معلوم پڑیگی + بہت عرصہ سے یہ دیکھا گیا ہی کہ پانی سے علاج کرنے مین ایسے بہت سے پھوڑے بنجاتے ہین + اس طریقہ علاج مین جوکہ آجکل بھی قدیم پنچری علاج کے پیروکاران کے استعمال مین ہی جسم مین ایسی قوت آجاتی ہی کہ وہ پھر اُسی کارروائی کو جاری رکھنے کے قابل ہوجاتا ہی جوکہ بند ہوگئی تھی۔ اور پس پھوڑے نکلنے لگتے ہین + جبکہ ہم جسمانی قوت زندگی کو اور بھی زیادہ بمقابلہ اُسکے جوکہ ابتک پانی کے علاج کرنے والون کے طریقون سے ممکن ہوا ہے۔ بڑہا سکتے ہین تو ہم اس قسم کی گلٹیون کو خودبخود گھلا سکتے ہین اور اُنکو منتشر کرسکتے ہین + پس اگر ہم کوئی فعل مواد کا اکھاڑنے والا جلد پیدا کرسکتے ہین۔ جیساکہ میرے غسلون کے ذریعہ سے۔ تاکہ اس طریقہ پر اکھڑا ہوا مادّہ فاسد قدرتی اعضاء اخراج رطوبت کی طرف چلایا جاوے۔ اور اُس وقت مین اس امر کا بھی لحاظ رہے کہ نیا مادّہ فاسد غذا کے ذریعہ سے جسم مین داخل نہووے۔ تو تکلیف دہ پھوڑے ہرگز جلد پر قطعی نہ بنینگے کیونکہ گلٹیان جسم کے اندر ہی اندر اوسیطور سے جس طور سے کہ بنگئی تھین گھل جاتی ہین + قدیم طریقہ پانی کے ذریعہ سے علاج کا بھی ایسی گلٹیونکے منتشر کرنے مین کامیاب ہوا مگر مادّہ فاسد کو کھینچنے کے قابل نہ ہوا۔ پس اوس حالت مین جبکہ جسم مین کافی اصلی قوت موجود تھی پھوڑے اور مسّے پیدا ہوئے جوکہ میرے طریقہ علاج مین شاذ نادر ہی واقع ہوتے ہین + مین مادّہ فاسد کو

[۱۲] یعنی مادّہ فاسد ایک جگہ یا کئی جگہ کھنچکر اکھٹا ہوجاتا ہے + [۱۲] جوکہ ابھی تک پورے پھوڑے کی حالت مین نہین پہونچا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ تر جلدی اور قدرتی طریقہ سے نکالنے مین کامیاب ہوتا ہون + پس ہم دیکھتے ہین کہ سل کی گلٹیان ادہورے پھوڑون سے کچھ بھی زیادہ نہین ہین - جوکہ اوسی وجہ سے پیدا ہوتی ہین جس وجہ سے کہ جسم مین تمام دیگر قسم کی گلٹیان + اس امر کا انحصار کہ مختلف اشخاص مین گلٹیان جسم کے مختلف مقامات پر نکلتی ہین - محض مادّہ فاسد کی کمی وبیشی پر ہے +

جملہ قسم کی گلٹیون کے اور پس سل کی گلٹیون کے بھی سبب اور صحیح اصلیت معلوم کرنیکے بعد اونکے آرام کرنیکا طریقہ بھی ہمکو روشن ہے + ہم فوراً دیکھتے ہین کہ گلٹیون کا کاٹ ڈالنا جیسا کہ ڈاکٹری مین سکھایا جاتا ہے سب سے زیادہ خراب ممکن الوقوع طریقہ ہی جسکے ذریعہ سے مرض کے دفع کرنے کی کوشش کیجاتی ہے + اس طریقہ سے ہم مرض کی علامت کو دور کرتے ہین مگر اُسکے سبب کو ہرگز نہین + اصلی قوت کے بڑھانیسے ہی صرف گلٹیون کو صحت ہو سکتی ہے جس سے کہ جسم کی حالت مادّہ فاسد کو خارج کرنے کے قابل ہوجاتی ہے + بوجہ خاصیت قوت زندگی وکیفیت وجود (انسانی) اس قسم کی گلٹیان چونہ گون ہونے کی حالت مین بھی اپنے پیشتر کے راستہ پر ہٹائی جاکر منتشر کیجاسکتی ہین + اسطریقہ مین وے جسم سے بالکل خارج کردی جاسکتی ہین اور یہ ایک ایسی کارروائی ہے جسمین کہ میرے علاج کے اکثر اوقات برسون تک جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے

وہ سمتین جنمین کہ مادّہ فاسد جوش ہوکر اُٹھنے کے بعد چلتا ہے ہمیشہ ایک ہی نہین ہوتین - ایسا ہوتا ہے کہ ایک حالت مین تو اوّل پھیپھڑونکے اوپر کے سرون پر اثر پڑتا ہے اور دوسری حالت مین جوش کھاتا ہوا مادّہ درمیان مین یا سامنے کی جانب زیادہ اُٹھتا ہے اور دمہ - زکام یا ہوا جانے کی نالیون مین سوزش پیدا کرتا ہے + درحقیقت مرض سل کے بہت زیادہ مریضون مین ہوا کی نالیون مین سوزش کی تکلیف ہوا کرتی ہے - اگرچہ سوزش پوشیدہ حالت مین ہی اکثر کیون نہو +

پھیپھڑون مین مواد فاسد کی موجودگی کی مختلف مزمن پوشیدہ حالتین بھی سوزش کی حاد بیماریان پیدا کرتی ہین مثلاً پھیپھڑون کی سوزش اور ذات الجنب یعنے ورم اوس جھلی کا جوکہ پھیپھڑون کو ڈھکے رکھتی ہے + یہ بخار کی حالت کے وہ عین اوقات ہین جب کہ طبیعت کو آرام کی طرف رجحان جسم کی اوس کوشش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپسی

سے جوکہ مواد فاسد کے نکالنے مین ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور باعث ہلاکت ہو سکتے ہین جبکہ اُسکا علاج سمجھ مین نہ آوے + بہرکیف یہ حاد امراض جنمین کہ بخار بھی ہوتا ہے عموماً خطرہ سے خالی ہوتے ہین اگر اُنکا مقابلہ فوراً میرے طریقہ علاج سے کیا جاوے + مرض پر پورا قابو پانے والے وسائل ہمارے پاس یہ ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل ہین - پس یہ (مرض) مشکل سے جسم کو خطرہ پہونچانیوالا کہا جاسکتا ہے اور آرام اُن تمام بیماریون کو عموماً تعجب خیز عجلت کے ساتھ ہوتا ہے +

مذکورہ بالا کی تشریح کرنے کی غرض سے مین کچھ حالات اون مریضون کے جنسے سابقہ مجھے اپنے مطب مین پڑا ہے تحریر کرتا ہون + ایکمرتبہ مجھے ایک خاندان مین طلب کیا جہان کہ ایک نو برس کی لڑکی سخت سوزش پھیپھڑون کے مرض مین لاچار پڑی تھی + اوس خاندان کا مقررہ ڈاکٹر الوتیہ اُسکا علاج دوماہ سے بذریعہ کریوسوٹ بلا کامیابی کے کر رہا تھا اور اس زہر سے ہاضمہ کو اسقدر خراب کر دیا تھا کہ والدین کو کچھ امید اپنی لڑکی کے بچنے کی نر ہی تھی + حالات اس طور پر تھے جبکہ مجھے آخری وقت مین بلایا + مین نے والدین سے کہدیا کہ اگر وہ اپنے خاندان کے مقررہ ڈاکٹر کی ہدایتون کو نہ مانینگے اور میری ہدایتون پر من وعن چلینگے تو تھوڑے عرصہ مین طبیعت مین درستی پیدا ہو جائیگی + اور ایسا ہی ہوا + دوسرے ہی دن بہتری کیطرف تبدیلی معلوم ہوئی اور ایک ہفتہ کے اندر تمام خطرہ دور ہو گیا + چند ہفتہ مین لڑکی مکان کے باہر پھر دوڑنے لگی + اگر میرا علاج ابتدا ہی سے ایسے سنگین مرض کی حالت مین (بجاے دوماہ غیر قدرتی علاج ذریعہ کریوسوٹ کے) کیا گیا ہوتا تو آرام چند دن مین ہی ایسا کامل ہو گیا ہوتا جیسا کہ چند ہفتون مین ہوا تھا +

تمام امراض پھیپھڑہ مین ہمکو ایک بہت ہی اعلےٰ درجہ کی گرمی پھیپھڑون کے اندر ملتی ہے - سانس کے اندر اور باہر لینے کی حالت مین ہمیشہ پھیپھڑون کے اندر ایک بہت تیز کارروائی اس قسم کی ہوتی ہے جس سے کہ ہوا کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہین + جس لمحہ کہ ہم سانس لیتے ہین ہمارے پھیپھڑے اس ہوا کو اُسکے اجزا (آکسیجن[۵۱] اور نائیٹروجن[۵۲]) مین جسسے کہ وہ ملکر بنتی ہے علیحدہ علیحدہ کر دیتے ہین - آکسیجن کچھ جسم مین رہجاتی ہے اور نائیٹروجن

۵۱ ایک انگریزی دوا کا نام + ۵۲ یہ دونون علیحدہ علیحدہ ایک قسم کی ہوائین ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معہ جسم کی ہوائی گند گیونکے بذریعہ سانس پھر باہر نکالدی جاتی ہے + اسطور سے پھیپھڑونکے اندر
ایک قسم کا کسی شے کے اجزا علیحدہ کرنیوالا فعل (جلن۔ اگنی واہ) متواتر ہوتا رہتا ہے جس معاملہ کیطرف کہ قبل
اسکے دریافت ہونیکے بہت عرصہ تک کیمیا[1] سازون کی توجہ مبذول رہی + یہ فعل مذکورہ خود ہی
ایک بڑے درجہ کی حرارت پیدا کرتا ہے جو حرارت کہ جہان کہین کہ پھیپھڑون مین مادّہ فاسد جمع ہو
یا جوش کھاتا ہے۔ بڑھ جاتی ہے اور زیادہ غیر معمولی ہوجاتی ہے +

جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون امراض کے بے معلوم کیڑونکا وجود مادّہ فاسد موجودہ بدن کے
جوش مین آنے سے یا سڑنے سے ہی ہوتا ہے۔ اور اُنکے بڑہنے کا انحصار بلحاظ اونکی قسم کے ہمیشہ بعض حرارتون[2]
پر ہوتا ہے + سل کے مرض مین چونکہ ایک بہت بڑے درجہ کی حرارت موجود رہتی ہے تو ہمکو اس موقع پر وہ
حالت ملتی ہے جسمین کہ مرض سل کے کیڑے فروغ پاتے ہین + علم ڈاکٹری مین یہ بات جانتے ہین مگر
افسوس ہے کہ اپنے اس علم کو کام مین لانا نہین جانتے + یہ صرف اُن کیڑونکے لیئے خلاف قدرت علاج
کی تلاش مین رہتا ہے اور اُنکی اصلیت پر لحاظ نہین کرتا + پیشہ ڈاکٹری ہر مرض مین ایک قسم کے
کیڑون کی موجودگی مان کر کے اوس مرض کے بتلانے کی کوشش کرتا ہے + اسکا خیال نہین ہے
کہ جسطور سے کہ ایک ہی قسم کا درخت اور ایک ہی قسم کی جڑیون کے پر مختلف ملکونمین مختلف
ہوتے ہین۔ اسیطور سے جملہ امراض کے کیڑونکی شکل وقد کا دارومدار حرارت پر (آب وہوا پر) ہونا چاہیئے +
ہر شخص کیلیئے جسنے کہ میرے کہنے کو صحیح طور پر سمجھا ہے سل کی قسم کی بیماریونکے اچھا کرنیکا طریقہ معلوم کرنا
آسان ہوگا + غیر معمولی اندرونی حرارت ٹھیک کیجانی چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ قوت زندگی کو بھی تقویت
پہونچانی چاہیئے تاوقتیکہ جسم کے اندر کی غیر معمولی حالتین کلیتہً[3] پیچھے کو نہ ہٹنے لگین +
اِس مقصد کے حاصل ہونے کے لیئے میرے غسلونکا استعمال ہمراہ پرہیز غذا

---

[1] اون اشخاص سے مراد ہے جو کہ مختلف اشیاء کی خاصیت اور اجزا کے دریافت کرنے کے علم کو جانتے ہین۔ اونسے مطلب نہین ہے جنکی نسبت عوام الناس کہتے ہین
کہ تانبہ کا سونا اور رانگ کی چاندی بنا سکتے ہین۔ [2] یعنی ایک خاص درجہ کی حرارت مین ایک خاص مرض کے کیڑے پیدا ہوتے ہین اور دوسرے درجہ کی حرارت مین کسی دوسرے
مرض کے کیڑے پیدا ہوتے ہین یہ بات مان لی گئی ہے کہ ہر مرض کی حالت مین جسم مین ایک قسم کے بے معلوم کیڑے ہوتے ہین جو کہ بڑی بڑی قوت کی خوردبین سے ہی
نظر آسکتے ہین۔ [3] یعنی جس طریق سے کہ غیر معمولی حالت درجہ بدرجہ وقوع مین آئی ہے اسیطور سے وہ حالت پھر درجہ بدرجہ کم ہوکر دور ہوجاوے یعنی مرض
(مواد فاسد) اُلٹے پیرون پھر اُسی راستہ پر واپس ہونے لگے جس راستے سے کہ آیا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپسس

وعمل دیگر ہدایات بہت ہی ضروری ہے + سب سے مشکل کام غسلون کا صحیح ترتیب سے لینا ہے + جسم کے اندر کی غیر معمولی درجہ کی حرارت ایک زیادہ عرصہ تک گھٹنے مین نہین آتی ہے - پس غسلون کی مدت[۵۱] ہی نہین بلکہ اونکی ترتیب[۵۲] بھی بلحاظ حالت مریض درست ہونی چاہیے + یہ بات صرف زیر نگرانی کسی ایسے شخص کے جو میرے طریقہ علاج مین مہارت رکھتا ہو جان لی جاسکتی ہے اور اسکی زیادہ یون ضرورت ہے کہ اس معاملہ مین عام طور پر زیادہ غلط فہمی ہورہی ہے + مریض کو تازہ دھوپ دار ہوا زیادہ ملنی چاہیئے + پوری صحت حاصل کرنیکے لیئے یہ امر بہت ہی زیادہ ضروری ہے اور ہرگز نظر انداز نہین ہونا چاہیئے + خصوصاً سل کے مریضون کو دھوپ کے غسل (سن باتھز) بہت ہی عمدہ صحت بخشتے ہین +

ٹیوبرکیولن سے ٹیکہ لگانے کو تو مین بالکل ہی خراب بتلاتا ہون + اسکا عمدہ اثر بہت آسانی سے بیان کیا جاسکتا ہے + زہریلا مادہ جس سے سل کے مریضون کو ٹیکا لگایا جاتا ہے مادہ فاسد پر اپنا اثر بعض حالات مین اسیطور سے ڈالتا ہے جیسے کہ گوندھے ہوئے آٹے مین خمیر - اور جوش (یعنے بخار) پیدا کرتا ہے + اسکی وجہ سے مادۂ فاسد کی اصلی حالت جوش مین ایک قسم کی تبدیلی ہوجانا ممکن ہے اور اوسی کے مطابق حرارت مین بھی تبدیلی ہوجاتی ہے + نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سل کے لامعلوم کیڑے جو کہ صرف حرارت اول الذکر مین ہی فروغ پانے کے قابل ہوتے ہین وہ ایک دوسری حالت مین گذر جاتے ہین جس حالت کو کہ عام طور پر "نیستی" کے لفظ سے نامزد کیا جاتا ہے + لیکن مادۂ فاسد درحقیقت کبھی خارج نہین ہوتا ہی نہ مرض کا سبب فی الواقع کلیۃً دفع ہوتا ہے + ٹیکہ ایک محض غلط علاج ہے اور ہمیشہ ہی ایسا رہیگا جسکے کہ تندرستی کے لیئے مضرت رسان اثر یقیناً جلد یا دیر مین روشن ہوجاوینگے + صرف چند مہینے بعد اُس خوشی کے نعرہ کی جگہ مین جو کہ ٹیوبرکیولن کے ٹیکہ کی وجہ سے بلند ہوا تھا بیحد نا اُمیدی آگئی + اب ہم سب طرف سے بلکہ ڈاکٹرون مین آزاد خیال والے ڈاکٹرون سے بھی اس ٹیکہ کی برائی کے سوا اور کچھ نہین سنتے + آج کے دن ٹیوبرکیولن سے ٹیکہ لگانے کا معاملہ کچھ تاریخی دلچسپی بھی

[۵۱] یعنی غسل کرنے کے وقت کی تعداد مثلاً ۲۰ منٹ یا ۳۰ منٹ وغیرہ وغیرہ + [۵۲] یعنی کون کون غسل کس کس وقت ہونا چاہیئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین رکھتا + ہمکو یہان ایک ثبوت پھر اس واقعہ کا ملتا ہے کہ چیچک کا ٹیکہ یا کسی اور قسم کا ٹیکہ سب سے بڑی کچی طبابت ہے جو کہ موجود ہے +

میرے طریقہ علاج پر برسون تک عمل کرنے سے بڑھے رہے ہوئے مرض سل کو واقعی آرام ہوسکتا ہے گو کہ بہت ہی بڑھی ہوئی حالت مین یہ مشکل ہو + بہر حال مریض کی حالت آخر دم تک قابل برداشت بنادی جاسکتی ہے + مسلول کے آرام ہونیکا انحصار محض اُسکی اصلی قوت پر ہے اور اِس امر پر کہ آیا قوت ہاضمہ ترقی کرنے کے قابل ہے + اگر ہم اوسکو مستقل طور سے ترقی دینے مین کامیاب ہوجاوین اور اُسکو معمولی حالت پر کردیوین تو مریض ایک تھوڑے و تعجب انگیز وقت مین ہی اچھا ہوجانا شروع ہوجاویگا۔ اور اگر اسمین ہم ناکامیاب ہوئے تو شفا غیر ممکن ہے + میرے زیر علاج بہت سے مریض مرض سل کے تھے جو کہ اسوجہ سے کہ اُنکی قوت ہاضمہ جلد ترقی کرنے کے قابل تھی غیر قابل یقین قلیل عرصہ مین آرام ہوگئے + برعکس اسکے اون مریضون کی حالتین جنکے کہ پھیپھڑون مین سخت اور پُر از ریم دانہ موجود تھے۔ مین نے دیکھا ہے کہ ان دانون کے مواد کی واپسی مین برسون لگ گئے ہین۔ اور ہر مرتبہ جب کہ ایک دانہ منتشر ہوا تو ایک بہت ہی سخت موقعہ پیش آیا جو کہ گو خطرناک نہ تھا مگر اکثر بہت تکلیف دہ تھا + میرا طریقہ اندرونی حرارت درست کرنا بتلاتا ہے جسکی وجہ سے اگر مناسب انتظام کیا جاوے تو مادّہ فاسد اپنی جگہ سے واپس لوٹایا جاتا ہے اور آرام بتدریج ہوجاتا ہے +

اگر جسم کافی مضبوط ہے تو فریکشن سٹز باتھ مادّہ فاسد کو پھیپھڑے اور پیٹ سے نکالنے کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے + اسٹیم باتھز لینکی جنکے بجائے گرمیون مین سن باتھز بہتر ہوتے ہین صلاح اکثر دیجاتی ہے + ہوشیاری کے ساتھ غذا اور کافی وافی تازہ ہوا بھی قدرتاً نہایت ضروری ہے + اُن صورتون مین جہانکہ مرض بہت ہی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ یہ غسل بہت ہی محرک ہونگے اور ایسے وقت مین ہلکے فریکشن ہپ باتھز مناسب ہین + پانی کی حرارت ۸۱ تا ۸۶ درجہ فہرن ہائٹ ہونی چاہیئے اور کندہون تک پانی پہونچنا چاہیئے + مریض اولاً پانچ منٹ اور بعد ازان اُس سے زیادہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

جیساکہ پسند خاطر ہو غسل مین رہ سکتا ہے + غسل دن بھر مین کئی مرتبہ لینے چاہئین - اور اگر جسم بعد کو زیادہ مضبوط ہو جاوے تو فریکشن سٹنر باتھ لیئے جا سکتے ہین - بیشتر اوقات قوت زندگی اور جسم مین پلٹا[۵۱] لینے کی طاقت مرض کے شفا ہونیکے لیئے کافی نہوگی - مگر ہر صورت مین یہ غسل ہمیشہ حالت کی اصلاح[۵۲] کرینگے + جب کبھی کہ ہاضمہ ترقی کرنیکے قابل ہے تو امید آرام ہونیکی بھی ہے +

مین چند علاجونکے حالات بیان کرکے اسکو ختم کرونگا

دمہ - ایک لیڈی ۶۵ سال کی عمر کی اسقدر دمہ کے عارضہ مین مبتلا تھی کہ ڈاکٹر معالج نے جسکے کہ کریوسوٹ کی گولیون اور پورٹیون نے اوسکی تمام حالت اور خاصکر ہاضمہ کو بہت خراب کردیا تھا اوسکو آخر چارہ ملک دکھن[۵۳] مین قیام کا بتلایا کیونکہ اور کوئی علاج نہ تھا جو ایسی زیادتی حالت دمہ مین امداد کرسکتا + سانس لینے مین ایسی مشکل اُسکو پڑتی تھی کہ ریضہ دس قدم بھی ایک ساتھ نہ چل سکتی تھی + کوئی شخص جو کہ اس قدیم علاج ڈاکٹری سے واقف ہو وہ جانتا ہو کہ مریض کو زیادہ گرم ملک مین بھیجنا صرف اسی کہنے کی برابر ہے کہ "تمہارے لیئے اب کچھ کہا نہین جا سکتا + جہانتک ہمارا تعلق ہے ہم جواب دیتے ہین + آپ آزمایئے کہ مادر نیچر تمہاری مدد کرسکتی ہے یا نہین" + یہ مریضہ بھی اس ہدایت کو اسی معنی مین سمجھی اور اس لیئے اُسنے ایک دوست کی سفارش سے اپنے تئین میرے زیر علاج رکھا - اور اپنے معالج ڈاکٹر سے کہدیا کہ وہ بمقابلہ غیر ملک کے یہان ہی مرنا پسند کریگی + شروع ماہ دسمبر مین جو کہ خراب اور کہر کا موسم ہوتا ہے اُسنے اپنے تئین میرے سپرد کیا - اوسکے جسم مین مادّہ فاسد کا اوپر کو جوش بہت ہی زیادہ تھا + اُسنے میری ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا اور بہت دن نہین ہوے تھے کہ مادّہ فاسد کا اوپر کو دباؤ کم ہونے لگا - اور اُسکا ہاضمہ بھی قابل اطمینان ترقی کرنے لگا + مادّہ فاسد کا اخراج پسینہ اور فضلہ کے شکل مین خوب ہوا + مریضہ نے میری ہدایات کے موافق ٹھنڈے پہونچانیوالے غسل روزانہ لیئے اور اکثر بھاپ کا غسل بھی لیا + اس طریقہ سے چند ماہ مین ہی مرض کا اُلٹا واپس ہونا ختم ہوگیا + تمام علامات جو کہ وقتاً فوقتاً مرض کے ترقی کرنے کی ہی حالت مین ظاہر ہوئی تھین اب پھر ظاہر ہوئین -

---

۵۱ یعنی آرام کی طرف پلٹا لینے کی + ۵۲ یعنی تکلیف کو کم کرینگے + ۵۳ ملک جرمن کے دکھن سے مطلب ہے - بمقابلہ اور حصہ ملک کے آب و ہوا گرم ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگرچہ مرض بمقابلہ اُسوقت کے جوکہ مرض کے پیدا ہونے مین لگا تھا۔ بارہ گُنا جلدتر اُلٹا واپس ہوا + ہر مہینہ کے علاجمین اوسیقدر مادّہ فاسد خارج ہوا جوکہ بارہ مہینہ مین جمع ہوا تھا اور پس تین ماہ مین اُسکے مرض دمہ کو بالکل آرام ہوگیا +

ایک دوسرے دلچسپ دمہ کی حالت کا ذکر کرتے ہین + ایک شخص عمر ۶۰ سال کا یہ ذکر ہے جوکہ کئی سال سے مرض دمہ مین مبتلا تھا اور اُسکے ڈاکٹرون نے اُسکو بالکل جواب دیدیا تھا + بوجہ اُن ادویات کے جوکہ وہ برسون سے کھا رہا تھا وہ بہت ہی زیادہ کمزوری کی حالت مین تھا + شروع کے ہی غسلون نے مریض کو نفع بخشا مگر چونکہ یہ نفع غسل لینے کی حالت مین ہی یا غسل کے تھوڑی دیر تک ہی معلوم ہوا کرتا تھا مریض نے میرے بتلانے سے[۱] زیادہ مرتبہ غسل لیا + بسا اوقات شب مین بھی اُسنے غسل لیا کیونکہ تکلیف دہ کھانسی سونے نہ دیتی تھی + ہر مرتبہ بعد نصف گھنٹہ تک غسل لینے کے وہ ایک گھنٹہ تک آرام سے سو سکتا تھا۔ اُسوقت تک جبکہ بخار کے بڑھنے کے ساتھ کھانسی بھی ایسی سخت اوٹھتی تھی کہ اور نہ سونے دیتی تھی + ہر غسل لینے مین اوسکی طبیعت کو ایسی قوت آجاتی تھی کہ وہ زیادہ مقدار پیپ نما مادّہ کی تھوک ڈالتا تھا اور اس سے ہمیشہ چین پڑتا تھا + ماہ بماہ وہ مریض جوکہ زندگی کی حالت مین مردہ سے ذرا بہتر تھا مضبوط اور زندہ دل ہونے لگا + ایک سال سے کچھ زیادہ علاج کرنے کے بعد اُس نے اور باتون مین بھی ایسی تندرستی حاصل کرلی کہ اُسکے تمام دوستون کو متعجب کرنے کے لیئے اُسکا سر جوکہ اسوقت تک قریب قریب بغیر بال کے تھا دوبارہ نکلے ہوئے سفید بالون سے بھر گیا +

سِل - چھُئی روگ (بڑھی ہوئی) ایک عورت ۳۰ سال عمر والی نے جوکہ بڑھی ہوئی سِل مین مبتلا تھی اپنے کو میرے زیر علاج سپرد کیا + وہ قریب قریب ہمیشہ منہ سے سانس لیتی تھی۔ خاصکر سونے کی حالت مین + اُسکی ماں ۴۵ سال کی عمر مین مرض سِل مین قضا کرچکی تھی۔ اوس کے بچون نے اس مرض کیطرف رُجحان کی اُسی سے میراث پائی تھی + بچپن مین میری مریضہ اور اُسکے بھائی اور بہنین بکثرت

[۱] مطلب ہے کہ جتنی بار روزانہ غسل لینا مین نے اُسکے لیئے تجویز کیا تھا اُس سے زیادہ مرتبہ اُسنے غسل روزانہ لیئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

مرض گلٹیون مین مبتلا رہے تھے + ۲۰ سال کی عمر کی لڑکی ہونیکے وقت اُسکا چہرہ گول اور بھرا ہوا تھا - اور رخسارے ناتندرستی سے سُرخ تھے - جاڑون مین بالکل نیلے پڑجاتے تھے + تیس سال کی عمر کے پیشتر ہی اوسکا موٹاپا رفتہ رفتہ کم ہوگیا تھا - اور اوسکے رخسارونکا رنگ اور تمام جسم کی حالت زیادہ تر اوسط درجہ پر آگئی تھی + لیکن ۲۹ سال ختم ہونے کے قریب مرض سل کیطرف رُجحان دمبدم زیادہ عیان ہوا + ہاضمہ مین فرق آگیا - ایک مرتبہ قبض اور ایکدفعہ اسہال ہونیلگا اور رنگ و بو سے بول و براز سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ ہاضمہ کا طرز کسقدر غیر معمولی ہی + درد سر اور درد دندان کے علاوہ اوسکو سوئی کے سے چبھنے والا درد خصوصاً سینہ اور شانون مین معلوم ہوتا تھا + اسی قسم کے درد صرف پھیپھڑونکے زائل ہونیکی حالت کے دوران مین ہوا کرتے ہین + جون ہی کہ پھیپھڑونکے حصے واقعی ضائع ہوچکتے ہین تو درد بند ہوجاتے ہین + مریضہ کو حیض بھی تکلیف دہ اور بیقاعدہ ہوتا تھا - اکثر اوقات مہینونکے لیئے بند ہوجاتا تھا اور پھر جلد جلد ہوتا + ان سب کے ساتھ عام طور سے سُستی - بڑا فکر اور ناراضی موجود تھی + ہر شخص جو کہ میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن سے (میرے اوس علم سے جسمین کہ چہرہ دیکھکر تشخیص ہوتی ہے) ناواقف ہو - اوس عورت کو اوس وقت جبکہ اُس نے میرا علاج شروع کیا تھا تندرستی کی تصویر سمجھتا + ایک عمدہ سرخ رنگ کی اور بھری ہوئی تصویر نے میرے علم کے نہ جاننے والونکو اوس مریضہ کی واقعی خطرناک حالت بتلانے مین مغالطہ دیا + اوس لیڈی نے اپنی نازک حالت کو معلوم کرکے میرا علاج شروع کیا + مین نے اسکیلئے ٹھنڈ پہونچانے والے غسل - بھاپ کے غسل اور بالکل غیر محرک غذا اور کھلے ہوئے میدان مین زیادہ دیر قیام کرنا تجویز کیا + اس طریقہ سے اوسکی عام تندرستی چھہ مہینے مین ایسی درست ہوگئی تھی کہ اوسکو کوٹھے پر جانے اور دور تک ٹہلنے مین جس سے کہ پیشتر اوسکو ضعف ہوجایا کرتا تھا کچھ بھی محنت نہ پڑتی تھی + ہاضمہ قابل اطمینان ہوگیا اور مزاج پیشتر سے بہت زیادہ شائستی کا ہوگیا اور درد سر بالکل جاتا رہا + یہ صاف طور سے دیکھا جاسکتا ہے کہ مواد پھیپھڑو کی طرف واپس ہونیلگا + اول سال کے علاج مین اوس وقت دو مرتبہ سخت کرائی سس (بحران) ہوئے جب کہ پھیپھڑون کی گلٹیان منتشر ہوئین + ان ایام مین جو کہ دو یا تین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہفتہ کے ہوتے تھے مریضہ کو اکثر کچھ کمزوری کی سی حالت معلوم ہوا کرتی تھی + یہ صحت کی طرف طبیعت کے پلٹا لینے کا عین وقت تھا جو کہ بخیال اوسکی مزمن حالت کے قابل لحاظ نہ تھا + علاج کے دوسرے سال مین مریضہ کی حالت مین بلاشبہ اصلاح معلوم ہوئی + صرف دو مرتبہ نازک وقت آنے کی نوبت پہونچی اور اس طور سے قریب دو سال کے بعد اُس لیڈی کے پھیپھڑون کے مرض کو شفا ہوگئی +

سِل - ایک دوسرا واقعہ بیان کرنے کے قابل حسب ذیل ہے + مریض ایک جنٹلمین تھا جسکی عمر قریب چالیس سال کے تھی جو کہ کئی مشہور حکیمون کی راے مین مرض سِل مین مبتلا تھا اور اسیوجہ سے اوسکو ملک اٹلی کے جنوب مین مستقل طور سے رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا + مینے اوسکا امتحان اپنے سائینس آف فیثیل اکسپریشن کے ذریعہ سے کیا اور معلوم کیا کہ مرض اوسکا بہت پورانا ہوگیا تھا جسکی وجہ سے کہ گرم ملک مین قیام کرنا اوسکی زندگی کو ممکن نہین کہ ایک سال سے زائد بڑھا سکے + مینے اپنا طریقہ علاج فوراً شروع کیا + صرف چار ہفتہ علاج کے بعد جسمین کہ اوسکی تندرستی برابر درست ہوتی گئی مثانہ اور انتڑیون کی سوزش جسمین کہ نو سال پیشتر وہ عرصہ تک سخت مبتلا رہا تھا نمودار ہوئی + بہرحال اس مرتبہ یہ مرض بہت ہی کمی کی حالت مین ظاہر ہوا اور دو ہفتہ کے اندر ہی اچھا ہوگیا + میرے طریقہ علاج سے قوت جسم کی بڑھجانے کی وجہ سے پیشتر کے دبے ہوئے اور مزمن امراض پھر حاد شکل مین ظاہر ہوئے + مریض کو سوزاک کی بیماری بھی ہوئی تھی جسکا کہ وہ اپنی عمر جوانی[1] مین کئی بار شکار ہوچکا تھا - لیکن جو کہ پچکاری سے اندر دوا پہونچا کر ہمیشہ داب دیا گیا تھا + اوسکو بھی دو ہفتہ مین پورا پورا آرام ہوگیا + پھیپھڑے کے مرض نے اب ایک بالکل نئی شکل اختیار کرلی تھی اسلیئے مریض نے اپنے تئین بالکل اچھا ہوجانا سمجھ لیا + میرے مشورہ سے اُس نے علاج کو کچھ عرصہ اور جاری رکھا اور ڈیڑھ سال مین اوسکو پورا آرام ہوگیا +

ہڈی پر گومڑیون کا ہوجانا اور ہڈی کا سڑنا - کثیر التعداد مریضون نے جو کہ امراض صدر مین مبتلا تھے میرے زیر علاج رہکر بہت نفع حاصل کیا قریب قریب تمام

[1] مطلب ہے بیس اور تیس سال کے درمیان مین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس -

شخصونکی حالت مین مریضونکو بچپن مین رکیٹس[1] کی بیماری ہوچکی تھی - ایک معنی کرکے بعد کے مرض کی یہ صرف ابتدائی حالت تھی + بچپن سے ہی اُنکی ہڈیان صحیح نہ تھین بڑی ہوئی اور آسانی سے ٹوٹنے کے لائق تھین بہت سے مریضون مین یہ بات بہت صحت کے ساتھ معلوم کیجا سکتی تھی + بالغ ہونیکے وقت یا اُسکے بھی قبل ہڈی کے سڑنے کا مرض ظاہر ہوا تھا - ٹانگ اور بازو کی ہڈیون مین پیپ پڑنے لگی تھی اور مثل اسفنج کے پھول گئین - جوڑ کے مقامات بھی بہت بڑے ہوگئے تھے + چند شخصونکی حالت مین اونکی ٹانگ یا بازو کاٹ ڈالے گئے تھے - اور زیادہ تر مریضونکو میرے پاس علاج کی غرض سے آنیکے پیشتر ہی لاعلاج بتلادیا گیا تھا + میرے طریقہ سے مرض کا پھر پیچھے کو واپس ہونا فوراً شروع ہوگیا - گلے ہوئے اعضا پھر اپنی جگہ نہین آسکتے ہین + میرے خیال کے مطابق عمل جراحی خواہ کسی ہی مرض مین کیون نہو سب سے یا دیرپا سب طریقہ ہے جو کہ مرض کے آرام کرنے مین اختیار کیا جانا ممکن ہے + مین اسبات کا دعوی کرتا ہون کہ اس قسم کے خلاف قدرت طریقہ نے ابتک کبھی ایسی کسی بیماری کو واقعی آرام نہین کیا - نہ اُسکے سبب کو دور کیا + جبکہ ہم اس بات کو سمجھین کہ مرض اُسی راستہ کس طور سے واپس کیا جاسکتا ہے جس راستہ کو کہ وہ آیا تھا - تب ہی صرف ہم اُسے آرام کر سکتے ہین +

مجھے ایک لڑکے کی حالت جو کہ علاج کرانے آیا تھا یاد آتی ہے + اُسکی دونون ہڈیان پیر کی سامنے کی جانب گھٹنے سے ٹخنے تک کھلی ہوئی تھین اور اُنمین پیپ پڑ رہا تھا + ڈاکٹرون نے دونون پیرونکا کاٹ ڈالنا تجویز کیا تھا - اسوجہ سے والدین اُس لڑکے کو میرے پاس لائے + ٹھنڈ پہونچانیوالے غسل اور غیر محرک غذا شروع کیگئی اور صرف چار ہی ہفتہ کے بعد وہ کھلی ہوئی ہڈیان اندر کیجانب سے باہر کو ڈھکنا شروع ہوئین - کھال زخم کے اوپر جو کہ پورے آٹھ انچھ لانبے تھے اسیطور پر آنیلگی جیسے کہ کسی درخت کے زخمی حصہ پر چھال پیدا ہوجاتی ہے + چھ ماہ مین دونون پیر بالکل اچھے ہوگئے بجز دو بہت ہی خفیف خارشتی جگہونکے جو کہ اسیطور سے خود ہی بعد کے دوسرے دو مہینو مین جاتی رہین + علاوہ اسکے اوس لڑکے کی عام تندرستی بھی بالکل تبدیل ہوگئی اور بجاے پیشتر کے رنجیدہ مزاج رہنے کے اب اُسمین سچی بچونکی خوشی آگئی +

ایک دوسرا ذکر ہے - دس سال کے عمر کے ایک بچے کے گھٹنے کی ہڈی مین ایک گومڑی پڑگئی تھی - گھٹنے کا کاٹ ڈالا جانا تجویز کیا گیا + اس دفعہ ۹ ماہ تک یہ گومڑہ رہا قبل اسکے کہ مادہ فاسد

[1] یہ ایک جسمی بیماری ہے جو کہ بچون مین جبکہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوتے ہین اسطرح ظاہر ہوتی ہے کہ لڑکا چل نہین سکتا اور اگر چلے بھی تو ہڈیون کے ملائم ہونے کی وجہ سے پاؤن ٹیڑھے ہوجاتے ہین عضلاتی طاقت بھی کم ہوجاتی ہے اور بچہ کھڑا ہونے سے کبڑا معلوم ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھٹنے کے جوڑ سے سب کھینچکر مرض کی جگہ مین یعنی پیڑو مین آگیا جہانسے کہ وہ ایک جانگھہ کی ہڈی کے زخم سے خارج کیا گیا جس سے کہ متواتر تین ماہ تک پیپ نکلتی رہی + تین ماہ سے زیادہ اور لگ گئے قبل اسکے کہ وہ مثل اور بچون کے چل سکا یا دوڑ سکا +

لیوپس - اس مرض لیوپس مین بھی بیشمار مریضونکے علاج مین میرے طریق معالجہ سے کامیابی کا ہونا اس امر کو ثابت کرتا ہی کہ اس مرض مین مثل اور کل امراض کے میرا اصول حملہ بیماریونکے ایک ہی ہونیکا صحیح ثابت ہوتا ہے + اسموقع پر مین ایک لیوپس کے مریض کے علاج کی تمثیل دونگا جو کہ سبکے لیئے باعث دلچسپی متصور ہے + مریضہ ۴۱ سال کی عمر کی ایک عورت تھی - اور جب تک کہ اوسکی عمر کے دوسرے سال مین ٹیکہ نہ لگایا گیا تھا بالکل تندرست تھی - اوسیوقت سے اوسکی آفت کی ابتدا ہوئی تھی + اور ٹیکہ لگانے کے بعد ہی جلد مین پھنسیان و کھجلی پیدا ہونے لگین جو کہ اسکی عمر کے دسوین سال مین بڑھکر چہرہ کا لیوپس ہوگئین + تیس ۳۰ سال سے زائد تک یہ عورت اس تکلیف دہ بدنما کرنیوالے مرض مین مبتلا رہی تھی اور باوجود اس امر کے کہ اسنے بہت سے مشہور حکما سے مشورہ لیا تھا کہین بھی اوسکو نفع نہوا تھا + اسکا چہرہ دیکھکر ڈر معلوم ہوتا تھا - درحقیقت وہ اسطور سے کہین نہین جاسکتی تھی کہ اوسکو دیکھکر لوگ اپنی نگاہ کو اس سے بوجہ کراہیت نہ پھیر لیوین + چونکہ تمام ڈاکٹرون نے اوسکی بیماری لاعلاج بتلائی پس ایسی حالت لاچاری مین وہ میرے پاس آئی + میری تشخیص سے اوسکے مادہ فاسد کے موجود ہونے کا موقعہ بہت ہی زیادہ موافق معلوم ہوا - پس مین اسکو جلد آرام ہوجانے کے لیئے عمدہ صورت امید ہونیکا یقین دلاسکا + یہ رائے صحیح ثابت ہوئی + صرف دو ہفتہ کے بعد چہرہ پر وہ بدنما لیوپس کے مقامات کی حالت بہت زیادہ تبدیل ہوگئی تھی اور وہ مقامات اب ایسے زیادہ کراہیت دلانے والے نرہے تھے + خاصکر اُنکے ہاضمہ نے بھی جسکی طرف اسوقت تک کوئی توجہ ہی کبھی نہ ہوئی تھی بالکل عجیب طور سے ترقی کی + نتیجہ یہ ہوا کہ پائخانہ و پیشاب معمول سے زیادہ مقدار اور اوقات مین آئے جس سے کہ مواد فاسد خارج ہوگیا + سات ہفتہ مین مریضہ کی جلد معمولی رنگت کی ہوگئی +

اسموقع پر اسقدر جلد آرام ہونیکا سبب یہ تھا کہ مادہ فاسد سامنے کی جانب واقع ہوا تھا بہ نئے طریقہ تشخیص کی کتاب **سائینس آف فیشیل اکسپریشن** کے پڑہنے والے اس امر کو سمجھا سکینگے[۵۱]

[۵۱] یعنی کہ سامنے کی جانب مادہ فاسد کے موجود ہونے مین کیون جلد آرام ہوتا ہے بمقابلہ اسکے کہ مادہ فاسد طرفین مین یا پشت کی جانب موجود ہو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

میرے پاس لیوپس کے مریض بھی تھے کہ جنمین گو اتنی گہری (مرض کی) جڑ نہ تھی مگر بہت زیادہ وقت اونکے آرام کرنے مین لگا + جیسا کہ تجربہ بتلاتا ہے سب سے زیادہ دقت طلب وہ حالتین ہوتی ہین جن مین کہ اجتماع مادۂ فاسد کا پشت کی جانب یا بائین طرف ہوتا ہے +

بہت سے ایسے مریضون نے صرف چند ہفتہ بعد ہی علاج بند کر دیا ہے کیونکہ اونکو اپنی حالت مین کوئی خاص تبدیلی یا کم ازکم ہاضمہ کی ترقی نہ معلوم ہوسکی +

بدقسمتی سے اونمین اسقدر استقلال نہ تھا کہ وہ (علاج کو) اوس مدت تک جاری رکھتے جوکہ اونکے مرض کے آرام کرنے کے لیئے ضروری تھی +

میرا طریقہ علاج ایک لیڈی سکھ سٹیٹ ٹین کی بیماری مین بہت ہی مجرب ثابت ہوا + مریضہ چہرہ کی لیوپس کی بیماری مین عرصہ ۱۹ سال سے مبتلا رہی تھی اور کبھی دوسرے کو اپنی شکل نہین دکھلاتی تھی + اپنے بدنما چہرہ کو چھپانے کی غرض سے وہ ایک موٹے کپڑے کا برقع ہمیشہ ڈالے رہتی تھی + میرے زیر علاج آنے کے قبل اوس لیڈی نے ۱۹ سال تک تمام علاج جوکہ زمانہ حال کے علم طب کے زیر حکومت ہین ناکامیابی کے ساتھ آزمائے تھے + فوراً صحت ہونی شروع ہوگئی اور شفائے کلی جلد حاصل ہوگئی +

اوس لیڈی نے مندرجہ ذیل چٹھی شکریہ کی ازخود مجھے بھیجی ہے -

"پیارے مسٹر کیوہنی" "سٹیٹ ٹین"

"آپ کے طریق علاج نے جو عمدہ نتائج میری سخت بیماری مین دکھلائے اونکے لیئے مین آپکا بڑی خوشی کے ساتھ شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہون + مین اس علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی کے ساتھ کرتی ہون اور پھر تندرست اور مضبوط معلوم ہوتی ہون اور بلا کسی دقت کے اپنے فرائض کی طرف پھر متوجہ ہونے کے قابل ہون + مجھے اور بھی زیادہ خوشی اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ تمام ڈاکٹر لوگ جنکا مین نے پچھلے ۱۹ سال مین علاج کیا مجھے مدد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دینے کے یا میری تکلیف کم کرنے کے بھی قابل نہووے +

اسوجہ سے مین اس طریق علاج کی سفارش تمام بیمارون سے خواہ کچھ بھی وجہ مرض کی کیون نہو اس امر کا پختہ یقین کرکے کرتی ہون کہ یہ اونکو مدد دیوے گا۔ اور اے صاحب درخواست کرتی ہون کہ آپ اس چٹھی کو واسطے مفاد اس علاج اور جملہ بیمار لوگون کے چھاپ دیوین +

سچی شکرگزاری کے ساتھہ

مین قایم ہون

آپ کی وفادار

اے۔ ایس"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض آلات تناسل

حجاب کو دور کرو جھونٹی شرم کو چھوڑدو - جوکہ اندھا کرنیوالے محض نقصان رسان پردے ہین وہ پردے جنکے پیچھے نظر سے پوشیدہ بُرائی پیدا ہوتی ہے اور تمام اپنی ہیبت ناک کدورتی مین بڑہتی ہے - وہ برائی جوکہ علم اور معمولی فہم کی روشنی مین اوڑجاویگی اور نیست و نابود ہوجاویگی + اگر ہمکو انسانی پوشیدہ برائیون اور خفیہ امراض کا ذکر کرنا ہی ہے تو یہ صاف صاف اور بلا کسی رکاوٹ کے ہونا چاہیئے + وہ نقصان جوکہ امراض آلات تناسل بنی نوع انسان کو پہونچاتے ہین اس قدر زیادہ اور دور تک پھیلا ہوا ہے - کہ اگر مین - ایسی حالت مین جب کہ میرے طریق علاج نے مجھے ان شکایات کے اوپر ایسی پوری قدرت دیدی ہی خاموشی اختیار کرون تو یہ گناہ سے ذرا بھی کم نہوگا + عام ناواقفیت جوکہ ان امراض کی خاصیت کے متعلق اور خصوصاً دواؤنکے ذریعہ اونکے علاج کرنے مین پھیلی ہوئی ہی اوسکی وجہ سے ایک بہت بڑی تکلیف انسان کو پہونچائی جاتی ہی + صرف ایک اس ہی وجہ سے اس معاملہ مین صاف صاف گفتگو کرنا بہت ہی ضروری معلوم ہوتا ہی + اس امر مین حجت نہین ہوسکتی ہی کہ آجکے دن امراض آلات تناسل بمقابلہ کسی گذشتہ زمانہ کے زیادہ پائے جاتے ہین + خصوصاً سفلس (آتشک) جوکہ لاکھون شخص کا شکار سالانہ کرتی ہی اپنی ہمراہی مین ناقابل بیان خرابیان لاتی ہے +

بجز نیچر اسکول کے طریقے کے جو طریقے کہ استعمال مین ہین وے سفلس کے مقابلہ کرنے مین لاچار ہین + جسم کو پارہ سے یا مثل اوسکے ادویات سے بھر کر زائد از زائد مرض کو چند روزہ پوشیدہ حالت مین لانے مین وہ کامیاب ہوتے ہین - جوکہ اوسوقت کے لیئے ایک خاموشی کی حالت ہی اور جسکو بدقسمتی سے اکثر شفا کہتے ہین اور مریض بھی اُسے شفا ہی سمجھتا ہی - مگر درحقیقت اسی وجہ سے ناگفتہ بہ خرابی پیدا کردی گئی ہے +

میرا خاموشی اختیار کرنا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ بہت سے مریضون نے ڈاکٹر کے یقین دلانے کی تقویت پر کہ اونکو آرام ہو گیا ہے اپنی شادی کرلی۔ اور بہت ہی جلد شادی کے بُرے نتایج سے معلوم کرلیا کہ اُنکو کیسا زیادہ دھوکا ہوا + ایک ایسے شوہر کے ساتھ صحبت کرنیکی وجہ سے جسکے کہ بدن مین چھپی ہوئی سفلس موجود ہے بیوی کی تندرستی اور جان بہت ہی بڑے خطرہ مین آجاتی ہے + زن و مرد کی صحبت کی حالت ایسی ہے کہ ایک درجہ دونون جسمون مین تبادلہ ہوتا رہتا ہے + پس اگر عورت بہت تندرست نہین ہے تو اُس مین پوشیدہ سفلس جلد پہونچ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک نہ ایک مرض کا شکار بنتی ہے + ایسی شادیون کے بچے ہمیشہ ناقابل ہوتے ہین۔ مناسب طور سے کبھی نہین بڑھتے + اسوجہہ سے مین دعوی کرتا ہون کہ پوشیدہ حالت مین سفلس بہت ہی زیادہ خطرناک ہے بمقابلہ حاد سفلس کے۔ کیونکہ آخر الذکر حالت مین شخص بیمار کی ایک پہچان ہوتی ہے جو کہ اُسکی صحیح حالت کو صاف طور سے ظاہر کرتی ہے +

پیشہ طبابت ایک پوشیدہ حالت سفلس کو مانتا ہی اگرچہ اسکا وجود یقین کے ساتھ جاننے کے قابل صرف جب ہی ہوتا ہے جبکہ حاد سفلس بعد ایک مسلسل زمانہ پوشیدگی کے پھر پھوٹ نکلتی ہے + تب جبکہ اُسکے وجود سے بالکل انکار نہین کیا جاسکتا تو پیشہ طبابت اس امر کو مان لیتا ہی کہ مرض جسم مین تمام وقت پوشیدہ حالت مین رہا ہے + لیکن اگر یہ واقعات ایسے صاف طور سے نہ بتلاتے تو اس زمانہ کا علم اس موقع پر بھی اس مرض (آتشک) کے پوشیدہ حالت کے وجود کو تسلیم ہرگز نہ کرتا +

سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے سفلس کی دبی ہوئی حالت پوشیدہ نہین رہ سکتی اور نہ دیگر حالتون مین جہان کہ یہ ابھی تک ظاہر اپھوٹ نہین نکلی ہے + اور اُسکے ذریعہ سے اسیطور پر بہت عرصہ پیشتر طبیعت کا رُجحان بطرف امراض آلات تناسل جان سکتے ہین جسکی وجہہ سے کہ مرض سے بچت ہوسکتی ہے + مختلف امراض آلات تناسل کی تشریح کرنیکی مجھے ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ مثلاً سفیدی کا آنا۔ سوزاک۔ سفلس کا پھوڑا (عموماً آلات تناسل پر)۔ بد سفلس یعنی آتشک۔ منی کا ازخود نکلنا وغیرہ وغیرہ + ہر خاص مرض آلہ تناسل کے نام سے ہمکو سروکار نہین ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ سب بیماریون کا ایک ہی مشترکہ سبب ہے + ہم جانتے ہین کہ اونکی شکل مین فرق کا انحصار محض تفاوت رُجحان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض آلات تناسل

طبیعت بطرف مرض پر ہے یعنی خاص شخص مین مادۂ فاسد کی موجودگی پر +

یہ محض اتفاقیہ ہی نہین ہوا ہی کہ نیچر نے آلات تناسل کو اور رطوبت خارج کرنیوالے آلات کو جزوی ایک دوسرے سے ملادیا ہی + جسم کوشش کرتا ہے کہ خارج شدہ رطوبت کو ان بیرونی راستونکی طرف رجوع کرے جسکی وجہ سے کہ مادۂ فاسد کی زیادہ سے زیادہ مقدار اُن جگہون مین اکھٹی ہوئی ملتی ہے + عورتون مین یہ بات بہت صاف طور سے دیکھی جاتی ہے اور اسیوجہ سے خاص تعلق زن و مرد مین یہ بہت قابل لحاظ ہی + اس سے بچا نہین جاسکتا کہ ایسی تیز اور خارج شدہ رطوبتین بطور مرحم کے جسم مین بوجہ جلد کی قوت جاذبہ کے سرایت کرین + اسطور سے خراب سے خراب مادۂ فاسد جو عورت مین موجود ہے مرد مین منتقل ہوجاتا ہی اور مرد کا عورت مین + اگر مرد مین بمقابلہ عورت کے زیادہ مادۂ فاسد موجود ہے تو منی جو کہ جسم کے عروق سے ملکر بنتی ہے عورت کے جسم مین شامل ہوجاویگی اور اُسکو پیشتر سے زیادہ بیمار کردے گی +

ایک امر اور بھی ہے جسکو ذرا اچھی طرح بیان کرنا چاہیئے + خواہش نفسانی ایک ایسی خواہش ہے کہ جو گو کہ عام ہے مگر اطمینان کے قابل تشریح اُسکی نہین کیگئی ہے - اور ابتک کم و بیش اندھیرے مین ہی + پرانی طبابت اُسکی خاصیت کے متعلق بہت ہی کم بیان کرتی ہے - اور اور بھی کم اس امر مین کہ یہ کب صحیح حالت مین ہوتی ہے - اور سب سے کم اُن اسباب کا ذکر کرتی ہے جنسے کہ یہ (خواہش نفسانی) غیر صحیح ہوجاتی ہے + تاہم کتابون مین یہ بات ملتی ہے کہ جسم (حیوانی) مین اپنے حفاظت کے ذاتی خیال سے دوسرے درجہ اُتر کر سب سے قوی قدرتی خواہش اولاد پیدا کرنیکی ہوتی ہے + پس یہ بات خیال مین نہین آتی کہ وہ امر جو صرف زندگی ہی سے کم ضروری ہے آجکل اسقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاوے کہ ایک درجہ اُسکو خلاف قدرت و بالکل بے مذاق و بیہودہ خیال کیا جاوے + خواہش[۱] نفسانی مثل تمام دیگر خواہشات کے ایک تو حالت اعتدال - اور جسم مین مادۂ فاسد کے موجود ہونیکی وجہ سے - دوسرے حالت غیر اعتدال رکھتی ہے + خواہش نفسانی کی حالت کا ہر شخص کے پاس اُسکی تندرستی کی حالت کیلیئے ایک بہت ہی صحیح تھرمامیٹر[۲] موجود ہی - خصوصاً پوشیدہ مزمن حالت مرض کے

---

[۱] مطلب یہ ہی کہ جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی ہی کی وجہ ہے کہ خواہش نفسانی کی حالت بھی صحیح نہین رہتی - جس جسم مین کہ مادۂ فاسد کا بار نہین ہے اُسکی خواہش نفسانی کی حالت بھی صحیح یعنے اعتدال پر ہووے گی +

[۲] یعنی تندرستی کی جانچ کرنے کے لیئے بطور ایک آلہ کے ہے - تھرمامیٹر انگریزی مین حرارت ناپنے کے آلہ کو کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جسم پر طرز معاشرت کے اثر کے معلوم کرنیکے لیئے + آخر الذکر حالت اعتدال کی حالت سے بوجہ زیادہ دباؤ مادہ فاسد کے اعضاء رطوبتی کی طرف اور پس اعصاب کے زیادہ حرکت مین آنے سے پیدا ہوتی ہے + یہ دباؤ آلات تناسل پر بھی اثر ڈالتا ہے اور خواہش نفسانی کو زیادہ بڑھاتا ہے - ساتھ ہی ساتھ قابلیت بھی درجہ بدرجہ گھٹتی جاتی ہے + صحیح حالت خواہش نفسانی کی انسان کو تمام پراگندہ مقصد یا فحش خیالات سے پاک رکھتی ہے + یہ خواہش صرف تندرست ہی شخصون مین صحیح ہوتی ہے اور یہ حالت فقط بالکل غیر محرک غذا اور قدرتی طریقہ بود و باش سے صحیح قائم رکھی جا سکتی ہے + اور یہ غیر صحیح ہو جاتی ہے جب کبھی کہ جسم مین مادّہ فاسد موجود ہے یا جب کہ مزمن اور پوشیدہ حالت مرض کی شروع ہونے لگتی ہے +

یہ صرف وہی شخص ہے جسکے جسم مین کہ مادّہ فاسد پہلے سے موجود ہے جو کہ کسی مرض آلات تناسل مین مبتلا ہو سکتا ہے + اس طور سے یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ کیونکر ایک شخص مین تو سوزاک - آتشک - اور آتشک کے پھوڑے کا زہر اثر کرتا ہے اور دوسرے مین نہین کرتا + مجھے ایسی حالتین معلوم ہین جسمین کہ دو شخصون مین سے جنکو مرض کے لگنے کا ایک ہی سا موقع تھا - ایک بالکل اچھا رہا اور دوسرے کو مرض لگ گیا +

مجھے ایک دوسری حالت بھی معلوم ہے جسمین کہ ایک عورت ایک عرصہ دراز تک صرف ایک ہی شخص کے ساتھ صحبت کیا کرتی تھی اور وہ مرد بھی صرف اُسی عورت کے ساتھ صحبت کیا کرتا تھا + اُس مرد کے اُس جگہ سے چلے جانے کے بعد ایک دوسرے شخص نے اُس عورت پر قبضہ کیا + اب اگرچہ اون مردون مین کوئی بھی مریض نہ تھا نہ کسی دیگر عورتون کے ساتھ صحبت کی تھی - مگر دوسرے شخص کو تھوڑے ہی عرصہ مین آتشک ہو گئی حالانکہ اُس عورت کو اس مرض کا ذرا بھی اثر نہوا +

جیسا کہ ذکر کر چکے ہین مادّہ فاسد جو کہ ایک شخص کے آلات تناسل مین جمع ہو گیا ہو وہ صحبت کرنیسے براہ راست منتقل ہوتا ہے اور دوسرے شخص کے مادّہ فاسد پر ایسا اثر کرتا ہے جیسا کہ خمیر گوندھے ہوے آٹے مین - اور جوش پیدا کرتا ہے خصوصاً جبکہ باہمی مساوات کی وجہ سے جسم پر ایک قسم کا تقویت د

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض آلات تناسل

تسکین وہ اثر پیدا ہوا ہے + اس اثر کیوجہ سے جسم مین اسقدر قوت بڑھتی ہی کہ اُسمین مادّہ فاسد موجودہ کو بذریعہ کیوریٹیو کرای سس (مثل آتشک واوسکے پھوڑے وسنورا ک کے) خارج کرنیکی کوشش پیدا ہوجاتی ہے + یہ واقعات اون حالات پر بھی جوکہ اکثر وقوع مین آتے ہین روشنی ڈالتے ہین جسمین کہ مثلاً ایک شوہر اپنی بیوی سے ہی سالہا سال ہم صحبت رہنے کے بعد اتفاقیہ کسی دوسری ظاہراً تندرست عورت کے ساتھ صحبت کرکے مرض آتشک مین مبتلا ہوجاتا ہی + زن وشوہر کی آپس کی صحبت نے ایسا کوئی اثر نہ دکھلایا - دونون شخصون کے جسمون نے باہمی کمی وبیشی پوری کرلی تھی - برعکس اسکے جدید صحبت کو بالکل مختلف قسم کے مساوات کی ضرورت پڑی جس سے کہ مرض پیدا ہوا + مین ان حالات کو صرف یہ ظاہر کرنیکے لیئے بیان کرتا ہون کہ امراض آلات تناسل کسطور سے پیدا ہوتے ہین اور چھونے سے لگ جانے والے مادّہ کا براہ راست داخل ہونا اس حالت مین کیا اثر رکھتا ہی + میرے ارادہ سے یہ بہت دور ہے کہ مین تعلقات ناجائز کی کسیطور سے بھی امداد کرون + لیکن یہان مجکو مرض اوسکی خاصیت - اوسکے سبب اور علاج سے کام ہی اور اسوجہ سے ضروری ہی کہ ایسی تمثیلات کو پیش کرون جیسی کہ اوپر آئی ہین جوکہ افسوس ہے کہ بہت ہی زیادہ پائی جاتی ہین +

پس ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ امراض آلات تناسل جسم کے کیوریٹیو[1] کرائیسس ہی ہین جسکے ذریعہ سے کہ جسم مادّہ فاسد کے جو اُسمین موجود ہی نکالنے کی کوشش کرتا ہے + پس شفا حاصل ہونیکے لیئے ہمکو مرض کے سبب کو دور کرنا چاہیئے - یعنی مادّہ فاسد کو جو جسم مین موجود ہے - اوسکے دور کرنے سے تمام بیماریان جو اُسکے سبب سے پیدا ہوئی ہین رفتہ رفتہ خود بخود دور ہوجاوینگی + ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والون کی یہ غلطی بہت ہی زیادہ نقصان رسان ہے - پچکاری سے ادویات کو (بہت ہی زیادہ خطرناک زہرون کو) مثلاً پارہ کو اوسکی مختلف شکلون مین - آیوڈین - آیوڈائید آف پوٹاسیم - آیوڈوفارم وغیرہ کو جسم کے اندر پہونچاکر ڈاکٹر لوگ مرض کو شفا کرنا خیال کرتے ہین - حالانکہ اصلیت مین وہ جسم کے شفا کرنے کے فعل کو محض دبا دیتی ہین + یہ بات قدرتاً جسم کی اصلی قوت کے خرچ پر ہوسکتی ہے - جوکہ دوسری حالت مین شفا حاصل ہونے کا موقع پیدا کرتی + زہر کے جسم مین داخل ہونے پر جسم کی اصلی قوت اوسکو غیر

[1] یعنی وہ موقعے جنمین کہ جسم شفا حاصل کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مضر کرنیکی کوشش کرتی ہی تاکہ جسم قایم رہی + پس اسطریقہ سے یہ اپنے شفا کرنیکے کام سے بالکل ہٹا دیجاتی ہے +
جسکو کہ اطبا لوگ آرام کہتے ہین - وہ اس طور سے بمقابلہ اصلی بیماری کے ایک بہت بڑی مضرت معلوم ہوتی ہے + تاہم اسکی اصلی خاصیت پوشیدہ ہے - کیونکہ یہ ایک دلپسند اور دہوکہ دینے والی پوشاک مین حالت پوشیدگی کی جوکہ بلاتکلیف ہی اور مغالطہ دینے والی ہے پہنے ہوئے ہے + پس اسکو غلطی سے - جب کہ یہ حالت پیشتر کے مرض آلہ تناسل کے تیز علامات کو ظاہر نہین کرتی - بہت سے لوگ شفا خیال کر لیتے ہین + لاجواب ثبوت اپنی تائید مین رکھکر مین اس پیشہ طبابت کے (جو بہت اچھا کہا گیا ہے) ایسی سخت غلطیان کرنے کی اسطور سے مذمت کرنا جایز سمجھتا ہون + اسمین سے چند ثبوت مین یہان پیش کرونگا +

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہین امراض آلات تناسل کو ادویات کے ذریعہ سے دبا دینے سے کوئی بھی بہتری معلوم نہین ہوتی بلکہ صرف ایک نمایشی[۵۱] صحت یعنی حالت مرض کا بڑے نقصان دہ درجہ تک بڑہا دینا ہے + اگر ہم جلد یاد کرین - گو کہ برسون کیون نہ لگ جاوین - اوس شخص کی جسکا جسم دواؤنکی وجہ سے کمزور ہوگیا ہی اصلی قوت پھر لے آنے مین کامیاب ہون تو یہ ہوگا کہ وے تمام علامات جو کہ دبا دی گئی ہین پھر چند روزہ ایک ہلکی صورت مین نمودار ہونگی + میرے مطب مین یہ امر بہت ہی مضبوط طور سے بیشمار مرتبہ ثابت ہو چکا ہے + میرے غسلون کا مادّہ کو خارج کرنے کا فعل ہمکو ان امراض کو البتہ طور سے قابو مین رکھنے کے قابل کرتا ہے کہ وے اپنی ہیبت ناک شکل کو بالکل[۵۲] دور کر دیتے ہین + کسی شخص کو ان سے ضرر کیورے ٹیو کرای سس کا خوف نہین ہونا چاہیئے + مادّہ فاسد کے جسم مین منتشر ہونے کے وے ضروری نتایج ہین نیز اُن ادویات کے جو کہ خارجی[۵۳] طریق مین استعمال کیگئی ہین +

میرے طریق علاج مین جملہ امراض آلات تناسل بلکہ بہت خوف ناک سفلس تک بھی اپنی محب وضع کو چھوڑ دیتی ہین + مین مبالغہ نہین کرتا جبکہ مین اس بات کا دعوی کرتا ہون کہ یہ مرض جو کہ ادویات کے ذریعہ لا علاج ہے میرے طریق علاج سے مثل کسی دیگر مرض کے (اور مریض کی آیندہ نسل پر کسی بُرے اثر پڑنے کا اندیشہ نہین ہے) جڑ سے جاتا رہتا ہی +

---

۵۱ اچھے ہونے کا صرف نام ہی نام ہے + ۵۲ یعنی ایسی ہو جاتی ہین کہ اُن سے کسی خطرہ کا اندیشہ نہین رہتا +

۵۳ یعنے مثل مرہم وغیرہ کے جنکا استعمال کہ امراض آلات تناسل کے زخمون پر کیا جاتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض آلات تناسل

ادسی کے ساتھ ہی مین یہ کہنے سے بہت دور ہون کہ ہر مریض سفلس قابل علاج ہے بلکہ صرف وے لوگ جنکا کہ ہاضمہ درست ہونے کے قابل ہے (قابل علاج ہین) + اون حالتون مین بھی جبکہ یہ علاج بہت عرصہ تک کرایا جاوے تو ہمیشہ بلحاظ قوت زندگی اور خاصیت مادّہ فاسد جو کہ مریض مین موجود ہون شفا ہونا ممکن ہے +

جیسا کہ ذکر ہوا ہے کسی مرض آلہ تناسل کا ظاہر ہونا یقینی علامت اس بات کی ہے کہ جسم مین مادّہ فاسد بہت زیادہ موجود ہے - یا دوسرے الفاظ مین - علامت پوشیدہ بیماری کی ہے + اگر شفا نہ ہو تو یہ بیماریان دوسری مرمن اور معمولاً خراب تر امراض مثلاً دمہ - امراض پھیپھڑہ - سل - سرطان - مرض دل - استسقا - نقرس وغیرہ کی ابتدائی حالت ہوجاتی ہین + اور اگرچہ یہ ہمیشہ خود مریض ہی مین نہ ظاہر ہوویں - تاہم بدقسمتی سے غلط علاج ادویات کے نتائج صرف بہت ہی زیادہ اوقات اولاد مین دکھلائی دیتے ہین + بہت سی سادہ دل اور پاکدامن مائین اپنے بچون مین کسی ایسے مرض جیسا کہ پھیپھڑون کا مرض سل - گلٹیون کا بڑھنا - ریکیٹس کے نمودار ہونیکے سبب کو خیال مین لانیسے قاصر ہین کیونکہ وہ ان امراض کی صحیح وجہ کو نہین جانتے ہین اور اپنی ذات[۵۱] پر الزام لگا نہین سکتین + اور اپنے شوہر کے خفیہ امراض آلات تناسل اور اوسکے اولاد پر اثر سے وہ بالکل ناواقف ہین + یہان پر ہم اولاد کی طرف والدین کے گناہونکو دیکھتے ہین - بیمار اور کمزور بچہ مثل ایک آئینہ کے ہے اور میری نئی ہدایات سے واقف ہوکر اُسکے ذریعہ سے اوسکے والدین[۵۲] کی جسمانی حالت تندرستی - بچہ کے ولادت کے وقت کی ٹھیک ٹھیک جان لیجا سکتی ہے +

بہت ہی عام امراض آلات تناسل مثلاً سفیدی وسوزاک کے طریقہ ورَوِش کا امتحان کرنے پر سہکو اور تازہ پختگی مادّہ فاسد کے متعلق اپنے اصولون کی ملتی ہے + مقامی سوزش کو لیکر طبیعت مادّہ خراب یا فارن (پیپ) کو جسم سے باہر نکالتی ہے + اس جوش کھانے والے بخار لیے ہوئے طریقہ کی وجہ سے اندرونی اعضا مین بھی ساتھ ہی ساتھ تکلیف اور سوزش ہوجاسکتی ہے جب کہ کسیکو یہ نہین معلوم ہے کہ اس کارروائی کو جسم کیلیے کسطور سے بالکل ہی غیر مضر بنایا

---

۵۱ یعنی یہ نہین کہتا ہون + ۵۲ کیونکہ وہ پاک دامن رہی ہے اور اُسکا واقعی کوئی قصور بھی نہین ہے + ۵۳ یعنی والدہ کی تو ایام حمل کی حالت جسمانی اور والد کے نطفہ قرار پانے کے وقت پر والد کی حالت جسمانی کا اندازہ بچہ کی حالت تندرستی سے کیا جاسکتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاسکتا ہی + ایسی حالتمین یہ کارروائی ایک کیوری ٹیو کرای[۵۱] سس ان الفاظ کے صحیح معنی مین ہوگی + جتنا کہ زیادہ مقدار مادۂ فاسد کی خارج ہوگی اُسیقدر زیادہ پاک کرنیوالا اثر جسم پر پڑیگا + خاص بات یہ ہی کہ اس خارج کرنیوالے طریقہ کو جسم کیلئے جسقدر کہ کم تکلیف دہ اور کم خرابی ڈالنے والا ہوسکے بتانا چاہیئے - اوسیکے ساتھ ایسا نہو کہ جسم کے پورے کام کرنے مین خلل ڈالے + میرے غسلون کے ذریعہ سے جوکہ ہر مریض کے حالات کے موافق تجویز کیے جاوینگے ہم بہت ہی قابل اطمینان طریقہ مین اس مقصد کو حاصل کرتے ہین + میعاد علاج کا انحصار قدرتاً مادۂ فاسد کے مقدار و وسعت پر ہوگا +

اون "علاجون" کو جنکا کہ امراض آلات تناسل مین ڈاکٹر لوگ استعمال کرتے ہین ذرا خیال مین لایئے مثلاً بذریعہ پچکاری کاٹ کرنیوالی ادویات - سیسہ - پارہ - جستہ - ایوڈو فارم پانی کے ہمراہ مثانہ اور اندام نہانی کے اندر اس غرض سے پہونچائی جاتی ہین کہ مہربان نیچر (طبیعت) کے مواد خارج کرنیکی کوششونکو زبردستی روکدیا جاوے + ادویات کی محض خاصیت ہی اس امر کیلئے کافی ہے کہ روکنے کی کوششونکی بیہودگی دکھلاوے + یہ تعجب کی بات ہی کہ کسی نے ابتک اپنے آپسے یہ سوال نہین کیا کہ پیپ کہان چلی جاتی ہی بعد اسکے کہ اُسکا نکلنا ادویات کے ذریعہ روک دیا جاتا ہے + نیچر کوئی کام بغیر کسی خاص وجہ کے نہین کرتی + قدرتی کارروائیون کو قدرتی وسائل سے ہی امداد پہونچائی جاسکتی ہے نہ کہ خلاف قدرت علاجون سے جوکہ زندگی کے تمامی حالات کے خلاف واقع ہون +

ادویات کے ذریعہ علاج کے پختہ اعتقاد والونکی ہی فاش غلطی کی وجہ ہے کہ ہر جگہ پاگل خانے شفاخانے بہت[۵۲] ہی کم مریضون کی علاج گاہین - اور ایسے مقامات جوکہ تندرستی[۵۳] حاصل کرنے کے لیے مخصوص کیے گئے ہین - اسطور سے بڑہتے چلے جاتے ہین جیسے سانپ کی چہری یا کوکر مُتا + اگر پیشہ طبابت کے علاج واقعی نفع پہونچانیوالے ہوتے تو ہر شخص برخلاف مذکورہ کے ایسے گہرونکی تعداد مین کمی ہونیکی امید رکھتا +

موجودہ باب کے بند کرنے مین مین دو وقوعے اپنے مطب مین سے پیش کرونگا + چند سال ہوئے کہ ایک شخص نے جسکی عمر قریب پچاس برس کے تھی مجھسے ایک سخت بیماری دل کے متعلق مشورہ لیا + بعد اسکے کہ مین نے اوسکو ضروری مشورہ دیا اور میرے علاج کو دو ہفتہ تک عمل کرنیکے بعد گردے کی ایک پہلی بیماری پھر نمودار ہوئی - اور جب یہ اچھی ہوگئی تو پھر ٹھیک دو ہفتہ بعد سوزاک نے زور دکھلایا جس مین کہ وہ اٹھارہ برس پیشتر مبتلا ہوچکا تھا +

---

[۵۱] یعنی جسم کو شفا دینے کا معین طریقہ ہوگا + [۵۲] ایسے اشخاص کیلئے جو کہ چارپائی سے اُٹھ نہین سکتے + [۵۳] پہاڑون مین جیسے منصوری و نینی تال وغیرہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض آلات تناسل

دونون بیماریان بمقابلہ اسوقت کے جبکہ اُسکو اولاً ہوئین تھین بہت ہی ہلکی صورت مین ظاہر ہوئین + ایک ہفتہ کے اندر سوزاک بھی اچھا ہوگیا۔ اور مریض کی تندرستی تعجب انگیز طریقہ مین ترقی کرنے لگی۔ اور اوسکے دل کی بیماری پورے طور سے دفع ہوگئی + دوران علاج مین مریض نے مجھہ سے کہا تہا کہ پہلے جب اوسکو سوزاک ہوا تھا تو اُسنے دو بہت مشہور پروفیسرون سے مشورہ لیا تہا جنکے علاج کا وہی اثر ہوا تہا جسکی کہ خواہش کی گئی تھی یعنی علامات سوزاک کا دور ہوجانا + چند سال بعد سوزاک پھر لوٹ آیا۔ اور دوسری مرتبہ استعمال ادویات سے اوسکی شکایت جلد رفع ہوگئی + دو برس اسکے بعد بعد مرض گردہ نے اُسپر حملہ کیا تھا جسنے کہ اوسکو زیادہ تکلیف دی تھی + آٹھ بڑے مشہور حکیمون سے مشورہ لینے کے بعد یہ مرض بھی بذریعہ ادویات اسقدر دب گیا تھا کہ خوف ولانے والی علامات دور ہوگئی تھین + بہت دن نہ ہونے پائے تھے کہ دل کی بیماری شروع ہوگئی تھی جسنے کہ ہر ایک علاج[۵۱] کی اطاعت قبول کرنیسے انکار کیا۔ اور آخرکار استسقا کی حالت مین پہونچنے کا خوف ولاتی تھی۔ مین نے اوسکو سمجھایا کہ سوزاک کو آرام نہین ہوا تھا بلکہ جسم کے اندر دبا دیا گیا تھا۔ اور اسطریقہ سے اُسکے بعد والے مرض گردہ کی ابتدائی حالت ہوگیا تھا اور جو کہ[۵۲] دبا دیے جانے پر اپنے نمبر مین مرض دل کے ہونے کا باعث ہوا جو بلا میرے علاج کے استسقا ہوگیا ہوتا[۵۳] +

اب مین ایک سفلس (آتشک) کے مریض کا بیان کرتا ہون

بیرن وان ای عمر ۴۰ سال نے چند سال ہوئے کہ سفلس کے بارہ مین جسمین کہ وہ دس سال مبتلا رہے تھے مجھ سے مشورہ لیا + اُنہون نے بتلایا کہ مشہور ڈاکٹرون نے اونکے جسم پر پارہ کے مرکب ادویات ملکر کسطور سے اونکا الوتہک معالجہ چار مرتبہ کیا تھا + اسیطور سے پوٹلسیم آیوڈائڈ کا استعمال بھی اوسکے ساتھ کیا گیا تھا لیکن باوجود ان تمام باتونکے علامات سفلس لوٹ آئین تھین اور مُنہ مین اور پیرون پر کشادہ زخم نمودار ہوئے تھے + نتیجہ یہ ہوا کہ اوسکا اعتقاد الوپیتھی سے بالکل اوٹھ گیا۔ زیادہ تر اسوجہ سے کہ اوسکی عام تندرستی پارہ ملی ہوئی ادویات سے علاج کرنیکے بعد ایسی عمدہ نہ رہی جیسی کہ پیشتر تھی + حال مین ایک قسم کی تکلیف اُسکے سر مین معلوم ہوئی تھی

---

۵۱ یعنی کہ علاج سے بھی کم نہ ہوئی تھی + ۵۲ یعنی مرض گردہ + ۵۳ یعنی مرض دل +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اُسکا شفاف حافظہ جاتا رہا تھا + مینے اپنے سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے معلوم کرلیا کہ میرا مریض ایک بہت زیادہ مقدار مادۂ فاسد کی جسم مین رکھتا ہی اور علاوہ اسکے ادویات سے زہر پھیل جانیکی علامات بھی صاف عیان تھین + یہ بہت صاف معلوم ہوتا تھا کہ پارہ کے استعمال سے سفلس پوشیدہ کردی گئی تھی + مین نے دو یا تین غسل روزانہ اور سادہ قدرتی غذا بتلادی + نتیجہ اچھا ہوا کیونکہ نصف سال مین مریض کی حالت بالکل تبدیل ہوگئی سب مین زیادہ اُسکے ہاضمہ نے ترقی کری اور اوسکی شکل بھی تازہ اور تندرست ہوگئی + سبب کے دور ہونیکے ساتھ ہی سفلس بھی بالکل دور ہوگئی اور نہ یہ پھر کبھی عود کریگی + اور زیادہ رپورٹین ان معالجات کی حصہ چہارم مین ملینگی +

ضعف باہ - نامردی - موجودہ نسل کی ذلیل حالت کا مضبوط ثبوت اس بیماری ضعف باہ کے عوام مین موجود ہونے سے اور زیادہ کوئی نہین ہے + میڈیکل سائنس نے اسوقت تک اس بیماری کے لیئے کوئی علاج دریافت نہین کرپایا ہے + چونکہ پیدائش مرض کی خاصیت سے یہ[۱] ناواقف ہی اسلیئے اسکا مقابلہ کرنیکے لیئے بالکل کمزور ہے + ادویات مین پختہ اعتقاد رکھنے والا شخص اس بات کو نہین جانتا کہ مریض کی ہر ایک بیماری کی حالت کا باعث محض جسم مین مادۂ فاسد کا موجود ہوجانا ہی ہے + ضعف باہ کا ہر مریض صحت پاسکتا ہے اگر ہم جسم سے مادۂ فاسد دور کرسکین + اپنے طریق علاج کا تجربہ اور اُسکے عمدہ نتائج کو اپنے پاس موجود رکھکر ہم ایسی خوش حالت مین ہین کہ یہ مقصد حاصل کرسکین + اپنے دل مین بلا کسی اندیشہ کے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ بہت سے مریضونکو شفا اسوقت تک ہوچکی ہی اور اس مرض کو شفا ہوتی چلی جائیگی اگر میرا طریق علاج سمجھکر استعمال کیا جاوے اور یہ علاج مضبوط[۲] ارادہ کے ساتھ جاری رکھا جاوے + آلات تناسل مین اونکے کام کرنے کی قوت کی تمام خرابیان اُونکے سبب کے دور کردینے سے دور ہوسکتی ہین + اوسیطور سے خواہش نفسانی بھی درجہ اعتدال پر لائی جاسکتی ہے - تاکہ صحت یاب شخص بلحاظ حالت خواہش نفسانی بالکل قدرتی طور سے زندگی بسر کرنیکے قابل ہوجاوے + کتنی زیادہ اوقات یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ مضبوط سے مضبوط اخلاقی اصول آلات تناسل کی بڑی سے بڑی غیر قدرتی زیادتیون سے مثلاً جیساکہ جلق سے محفوظ رکھنے مین ناتوان ہین +

---

[۱] اشارہ ہے طرف میڈیکل سائنس کے + [۲] انگریزی مین جو الفاظ اس موقع پر استعمال کیے گئے ہین اون سے مطلب ایسے مضبوط ارادہ سے ہے جیسے کہ فولاد مضبوط ہوتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض آلات تناسل

بہت سی تحریرات اظہار مشکوری سے - جنکا کہ مین سچے مرد اور نوجوانان نیک چلن سے جنہون نے کہ میرے طریق علاج سے ان عادات مہلک سے آزادی حاصل کی ہے مستحق ہوا ہون - مجھے تسکین دہ یقین حاصل ہوتا ہے (ملاحظہ فرمایئے رپورٹین صحت یابی کی حصہ چہارم مین) +

عورات مین ضعف باہ کو باکچھین جانتے ہین - اندرونی آلات تناسل کی خرابی ساخت یا درجہ اوسط سے کمی وبیشی ہونے کیوجہ سے ہی محض یہ واقع نہین ہوتا ہے - ان آلات مین کلیتاً عدم احساس[۵۱] بھی ہوسکتا ہے + مین نے اس معاملہ پر وضاحت کے ساتھ حصہ سوم کے باب موسومہ امراض عورات مین بحث کی ہے +

مردون مین خواہش نفسانی کی حالت عورتون کی حالت سے بالکل مختلف ہے اور اسوجہ سے مردون مین ضعف باہ بھی دوسری شکل مین ظاہر ہوتا ہے + اس حالت کے ظہور مین آنیکے برسون قبل ہم مقررہ علامات دیکھ سکتے ہین یعنی اعتدال سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی اور اعصابی خواہش جماع یعنی مرض مزمن کا اثر + بچون اور نوجوان آدمیون مین ایک قسم کی زیادہ کھجلاہٹ ہوتی ہے جو مزمن سوزش آلات تناسل سے پیدا ہوتی ہے اور اسی سے وہ خرابی جو کہ آجکل اسقدر زیادہ پھیلی ہوئی ہے یعنی جلق پیدا ہوتی ہے + بالغ آدمیون مین یہ کھجلاہٹ غیر معمولی زیادتی خواہش جماع کی شکل مین ملتی ہے اور اسی کے ساتھ دل کم وبیش محض خیالات عشق بازی مین گرفتار رہتا ہے + عورتون کے روبرو ایک قسم کی بڑھی ہوئی شرم جوانون مین پیدا ہوجاتی ہے جو کہ بہت سی حالتون مین پورے خوف کی حد تک پہونچ جاتی ہے اور قریب قریب ہمیشہ نامردی یا ضعف باہ اسکے ساتھ ہی ساتھ موجود ہوگی + اگر آجکے دن ہم اچھے درجہ کے اتنے زیادہ آدمیونکو بلا شادی کیئے ہوئے پاتے ہین تو اس واقع کا اصلی سبب عورتونکی موجودگی مین ایک قسم کی شرم ہے جو نامردی کی وجہ سے پیدا ہوجاتی ہے + کتنے زیادہ جوان آدمی عالم شباب مین عورت کے ساتھ مناسب طور سے ہم بستری کرنیکے بالکل ہی ناقابل ہوتے ہین کیونکہ جلق کیوجہ سے نامرد ہوگئے ہین + کتنی ہی خودکشیان یا اوسکے اقدام کیا اسی سبب سے منسوب نہین کیے جاوینگے[۵۲] ؟

مندرجہ ذیل دلچسپ واقع کا بیان تمثیلاً پیش کیا جاتا ہے

اب سے چند سال پیشتر ایک نوجوان شخص عمر ۲۳ سالہ نے جو کہ ایک بڑی ریاست کا وارث تھا مجھ سے مشورہ لیا +

---

[۵۱] یعنی حس قطعی جاتی رہی + [۵۲] یہ سوال ہے - مطلب یہ ہے کہ اسی سے منسوب کیئے جاوینگے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بارہوین سال کی عمر سے وہ جلق کی مشق کیا کرتا تھا۔ اب اوسنے میرے طریق علاج کو جسکی کہ اُس سے بڑی سرگرمی کے ساتھ سفارش کی گئی تھی اپنی بدکاری پر قابو حاصل کرنیکے لیئے آزمانا چاہا + دن رات وہ ہی اپنی تکلیف کے خیال مین رہتا تھا۔ اُس وقت وہ کوئی چیز سیکھنے کے قابل بالکل نہ تھا + اگرچہ وہ اپنی تمام قوت کے ساتھ اس سے بچنے کی کوشش کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ اس ذاتی خرابی مین پڑنے کے لیئے مجبور ہوتا تھا۔ بقول خود لاچار تھا + بے فائدہ کسی علاج کی تلاش مین اب تک رہا تھا۔ اوسکی قوت ارادہ بھی اسقدر مضبوط ثابت نہ ہوئی کہ اوسکے دفعتًا اندرونی دھکّے کو روک سکے + یہ سچ ہے کہ بعض اوقات وہ بہت ہی بڑا ارادہ کرکے اس بُرائی کو مہینون تک دور کرنے مین کامیاب ہوا۔ مگر پھر دفعتًا ایسے اندرونی دھکّے کے۔ جوکہ روکا نہین جاسکتا۔ قابو مین آکر اور بھی زیادہ اپنے نفس امارہ کے شوق پورا کرنے مین اپنے آپ کو لگاتا + بہت ہی زیادہ اندرونی ناراضی کے خیال نے اوسپر قبضہ کرلیا تھا۔ دنیا مین اپنے آپ کو بیکار سمجھتا تھا۔ خودکشی کرنے کے خیال مین اِدھر اُدھر پھرتا تھا + اب اوسکے والدین نے اوسکی شادی کرنی چاہی مگر بوجہ بالکل نامرد ہونے کے اوسکو اس سے نفرت معلوم ہوئی + میرے طریق علاج مین اُسنے اپنی اخیر امیدین قایم کرین۔ اس سے اگر کامیابی نہوئی تو وہ شادی کرنے سے انکار کریگا +

بذریعہ سائنیس آف فیشیل اکسپریشن اوسکی حالت کے جانچ کرنے سے یہ ظاہر ہوا کہ اوسکی نامردی کا سبب پُرانی سوءہضمی تھی + بوجہ شروع جوانی اوسکا جسم شفا حاصل کرنے مین پھر بہت عمدہ طریقہ مین کام[۱] کرے گا۔ پس مین اوسکو بہت اچھی امیدون کا یقین دلاسکا + ایمانداری اور مضبوطی کے ساتھ اوس نے میرے طریق علاج پر عمل کیا۔ اور چند ہی مہینہ کے بعد اوسکی حالت بہت درست ہوگئی + میرے خیال کے سچ ہونے کی ایک اور بہت صاف شہادت یہان دستیاب ہوئی + غسل جوکہ مرض کی جڑ تک سیدھے پہونچ گئے قدرتی اور غیر محرک غذا سے ملکر بہت ہی مؤثر ثابت ہوئے + بعد تیرہ مہینے کے علاج کے نامردی اور جلق اوسی طریقہ مین صحت پاگئے جیسے کہ اور بہت سی دوسری بیماریون کا علاج کامیابی کے ساتھ ہوا ہے +

[۱] یعنی جسم بوجہ جوان عمری کے شفا کے حاصل کرنے مین مدد دیگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس - یوریمیا - بڈ ویٹنگ - امراض جگر

سنگ جگر یا سنگ مرارہ - یرقان - انتڑیون کی بیماریان -

تلوؤن کا پسیجنا - ہرپیز -

بہت سی بیماریون کی حالتونکو جنمین کہ معمولی آدمی کے نزدیک کوئی باہمی تعلق نہین اسطور سے ایک ہی زمرہ مین رکھنا بہت بیقاعدہ اور بالکل ہی بے ترتیب معلوم ہوگا + پیشہ طبابت کی نگاہ مین یہ سچ ہی کہ یہ سب مختلف بیماریان ہین اور ہر ایک کا پس علاج بھی خاص ہی + تاہم اس میرے نئے علم شفابخشی کے آئینہ[۱] کے نیچے ہم انکی مشترکہ اصلیت اور قریبی تعلق کو دریافت کرنیکے قابل ہین + سب بیماریون کی ابتدا کا پھر آسانی سے بوجہ اجتماع مواد فاسد ہونا سمجھ مین آسکتا ہے - اور اس موقع پر ہمکو خصوصاً اوس اجتماع مواد فاسد سے کام ہے جوکہ اون اعضا کے معمولی کام پر اثر ڈالتا ہے جوکہ فاضل مادّہ کو جسم سے خارج کرنے مین بہت ضروری ہین - مثلاً گردے اور جسم کی جلد (کھال) + اُن ہواؤن کے ذکر سے بھی یہان ہی تعلق ہے جوکہ معدے مین بوقت ہاضمہ اٹھتی ہین جوکہ ریاح کہلاتی ہین +

یہ ہوائین ہاضمہ کی نالی مین پھیلنے کی وجہ سے اور انتڑیون کی حرکت کی وجہ سے (جوکہ کیڑے کی حرکت کے مانند ہوتی ہے) اولاً کھانے کو آگے بڑھاتے ہین - اور دویم بخارات کی حالت مین بوجہ اپنی قوت پھیلاؤ کے وے (ہوائین) ہاضمہ کی نالی کے دیوارون مین گذر کر تمام جسم مین اور خون مین سرایت کرتی ہین +

---

[۱] جیسے کہ خوردبین کے نیچے کسی چیز کو رکھکر بخوبی دیکھہ سکتے ہین اور اسکی باریکی دریافت کرسکتے ہین اسیطور سے اس نئے علم کو اس آئینہ خوردبین سے تشبیہ دی گئی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکو صاف سمجھانے کے لیئے مین آپکے روبرو ایک تمثیل پیش کرونگا + پانی زمین پر محدود کیا گیا ہے سمندرون مین۔ جھیلون اور دریاؤن مین - گویا کہ زمین پر ایک طرحکی پانی کی رگین ہین - جو جسم انسانی مین خون کی نالیون سے مشابہ ہوتی ہین + تو بھی اسی کے ساتھ مین پانی بخارات کی شکل مین تمام ہوا مین اور زمین کے تمام حصون مین بھرا رہتا ہے + غذا اور پانی کی بھی جو کہ جسم مین داخل ہوتا ہے وہی حالت ہے + ظاہرا وہ[51] مقررہ راستون اور اعضاؤن مین محدود رہتی ہین لیکن بخارات کی صورت مین وہ تمام جسم مین گھسی ہوئی رہتی ہین + اسوجہ سے پھول شراب (بیئر[52] - وائن - برانڈی) بہت جلد اُسکے پینے کے بعد ہی تمام جسم مین اثر دکھلاتی ہے - خصوصاً سر مین - حالانکہ اُسکے بخارات بشکل پسینہ اور بشکل ہوا اگر جلد اپنا فعل مناسب طور پر کرتی ہو جسم کے باہر خارج بھی ہوجاوین + وے بلا پسینہ کے اور بشکل پسینہ ہر دو طریق سے خارج ہوتے ہین + یہ پسینہ قریب قریب ہر شخص مین مختلف بو کا ہوتا ہے + جب کبھی اسمین پُرانا مواد فاسد معمول سے زیادہ ملا ہوتا ہے تو اسکی بو ناگوار ہوتی ہے + تندرستی کی حالت کا پسینہ برعکس اسکے ہماری قوت شامہ پر خراب اثر نہین ڈالتا ہے + جسم کے اندر اُن بخارات کا اخراج گردون مین کو بھی ہوتا ہے - رطوبت سے ملکر وے گردونکے ذریعہ سے نالیون مین ہوکر مثانہ مین پہونچتے ہین + پسینہ اور پیشاب اسلیے قریب قریب ایک ہی سے اشیا ہین جو کہ جسم سے خارج ہوتے ہین - جیون ہی کہ مثانہ کافی طور سے بھر جاتا ہے پیشاب کی حاجت معلوم ہونے لگتی ہے اور فوراً رفع کرلینی چاہیئے اگر جسم کو ضرر واقعی پہونچانا منظور نہین ہے + یہ بات ایسی زیادہ ضروری ہے کہ اسکا ذکر ترک نہین کیا جاسکتا + بدقسمتی سے موجودہ زمانہ کے رواج اور حجاب اکثر ہملوگونکو اس امر مین اوسطرح سے عمل کرنے مین جیسا کہ ہمکو کرنا چاہیئے باز رکھتے ہین - پس اس مین زیادہ تعجب نہین ہے کہ ہمکو گردون اور مثانہ مین وہ مادّہ موجود ملے جو کہ خارج ہوجانا چاہیئے تھا + والدین اور اوستادون کو پورے طور سے تنبیہ[53] نہین کیجا سکتی کہ وہ اپنے بچونکو پیشاب اور پائخانہ کے روکنے کی خرابیون کو اچھے طور پر سمجھا دیوین + کسی حالت مین بھی بچون کو

---

۵۱ غذا اور پانی + ۵۲ انگریزی شراب کی قسمین ہین + ۵۳ یعنی کتنی ہی تنبیہ کرین وہ اس اہم معاملہ مین کافی خیال نہین کیجا سکتی ترجمہ انگریزی محاورہ سے کیا گیا ہے مگر مطلب اُسکا یہ ہی ہے جو کہ مذکور ہوا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

(جنمین کہ مادہ کی حالت بمقابلہ بالغونکے جلد تبدیل ہوتی ہی اور جنکی کہ قوت زندگی بھی بہت زیادہ ہوتی ہی) اونکی اس قسم کی ضروریات رفع کرنیسے روکنا نہین چاہیئے اگر یہ ہمکو منظور ہی کہ اونکو مضر بلکہ خطرناک نتائج سے بچاوین - اگر مثانہ مین سے پیشاب ٹھیک وقت پر خارج نکیا جاوے - تو مثل ہر شی کے جسم انسان کے اندر سمین برابر آیندہ تبدیلی ہوتی رہتی ہی جوش ہوتا رہتا ہی + حرارت مثانہ مین بڑھجاتی ہی اور قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ پیشاب کا رقیق مادہ بشکل بھاپ اوڑنے لگتا ہی اور اوسکے نمک[51] رہجاتے ہین + اس کارروائی کے باعث گردونکی آیندہ کی خارج کی ہوئی رطوبتین مثانہ مین جانیسے رکجاتی ہین اونمین اسیطور سے تبدیلیین بھی واقع ہوتی ہین + اگر مثانہ یا انتڑیونکے خالی کرنیکی حاجت ٹھیک وقت پر رفع نکیجاوے تو یہ حاجت اکثر جاتی رہتی ہی اور بعدہ پھر اگر ہم چاہین بھی تو مشکل سی معلوم ہوتی ہی + لیکن تب پیشاب کا کیا ہوجاتا ہی - پیشاب مثانہ مین کم ہوجاتا ہی پس ضرور پھر جسم مین ہی چلاگیا ہوگا + کچھ حصہ پیشاب کا ہم جانتے ہین کہ بوجہ برابر کارروائی جوش ہونیکے پھر حالت بھاپ مین ہوگیا ہی اور تمام جسم اور خون مین اوسیطور سے ملگیا ہی جیسا کہ ہاضمہ کے وقت مین + (بول کے) اس طریقہ سے بھاپ ہوکر اوڑجانیکی حالت مین نمک ہای دیگر لاحاصل[52] مادہ گردون اور مثانہ مین بشکل چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے بلوری شیشہ کے ٹکڑونکے رہجاتے ہین اور بعد کو - گو کہ ہمیشہ سب نہین - خارج ہوجاتے ہین + پیشاب کے برتن کی تلچھٹ کو اگر خوردبین سے دوسو گونہ بڑھا ہوا دیکھکر امتحان کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اسمین زرد رنگ کے چھوٹے بلوری ٹکڑے ہوتے ہین جو الگ الگ دیکھنے سے زرد لیکن اکٹھا دیکھنے سے سرخی مائل معلوم ہوتے ہین + اس طریقہ سے جبکہ خصوصاً مثانہ (مادہ فاسدہ سے) بہت بھرا ہوا ہے وہ معمولی بیماری پیدا ہوتی ہی جسکو پتھری (سنگ مثانہ) کہتے ہین جسکا علاج صفحہ ۲۰۳ پر ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بتلایا گیا ہی + سنگ ہای مثانہ جسم کی فقط غیر صحیح حالتون مین پیدا ہوتے ہین یا خلاف قدرت غذا کا نتیجہ ہے + یہ اوسی طریق سے پیدا ہوتے ہین جیسے کہ انجن مین پانی پکنے کی جگہ مین پپڑی جم جاتی ہے جو کہ بہت ہی اونچے درجہ کی حرارت مین جمتی ہے جبکہ بھاری پانی استعمال کیا جاتا ہے - بارش کے ہلکے پانی مین بہت کم ہوتی ہی + پیشاب گردو نمین رک کر بشکل بھاپ اوڑتا ہی اور چھوٹے چھوٹے ریزے اکھٹے ہوجاتے ہین +

---

[51] پیشاب مین جو اجزا مثل نمک وغیرہ کے - نیچے بیٹھ جایا کرتے ہین اون سے مراد ہی + [52] جو کہ گھل نہ سکے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسوقت تک کہ وے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین وہ پیشاب کے ساتھ نالیون مین ہوکر بلا تکلیف دیے ہوئے مثانہ مین چلے جاتے ہین لیکن جبکہ وے بڑے ہوجاتے ہین تو پیشاب کی نالیو نمین گذرتے ہوئے وہ درد پیدا کرتے ہین جسکو کہ قولنج متعلق سنگ مثانہ کہتے ہین - اونکی تیز اور نوکدار سطح پیشاب کی نالی کی جھلی کو کرٹتی ہے اور نقصان پہونچاتی ہے + مثانہ مین بھی یہی کارروائی ہوتی ہے + اگر پیشاب کے باہر نکلنے کے راستے بوجہ پیڑو مین مادہ فاسد کے زیادہ جمع ہونے کے تنگ ہوگئے ہون تو یہ آسانی سے وقوع مین آسکتا ہی کہ پتھریان پیشاب کے ساتھ باہر نہین نکلینگی اور مثانہ مین ایک بڑی مقدار کی اشیاء بلوری کے بننے کے لیئے ایک جڑ قائم کردیتے ہین + مثانہ مین پتھری کے متواتر حرکت کرنے کی وجہہ سے اسکی شکل گول سی ہوجاتی ہے مگر شکستگی مین ہمیشہ پھر بلور کی کیفیت قایم رکھتی ہے +

اس سے یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا کہ اگر پیشاب روکا جاوے تو پتھریان ضرور بن جاوینگی + پیشاب اس قسم کا ہوسکتا ہے کہ سبکا سب تبدیل ہوجاوے اور جسم مین بطور مادہ فاسد کے جمع ہوجاوے + ایسی حالت مین اس سے مختلف قسم کی بیماریان ہوسکتی ہین - مثلاً گمڑیون کا پڑجانا جیساکہ صفحہ ۱۷۱ - ۱۷۴ پر مذکور ہوا ہے + چند سال ہوئے کہ میرے زیر علاج ایک لڑکا تھا جسکا کہ کل جسم مٹر کی برابر گمڑیون سے بھرا ہوا تھا + یہ جب پیدا ہوئی تھین جبکہ ایک مرتبہ سردی کی وجہ سے وہ کئی دن تک پیشاب نکر سکا تھا + مین نے یہ بتلایا کہ اگر یہ گمڑیان صرف پیشاب روکنے کی وجہ سے ہی ہوئی ہین تو وے فوراً رفع ہوجاوینگی ہمارا کام اونکو پھر پیشاب مین تبدیل کردینے کا ہوگا + اوس لڑکے نے میرا علاج شروع کیا اور چند ہی دنون مین اوسکو بہت زیادہ مقدار پیشاب کی ہونے لگی جو کہ کئی دن تک جاری رہا + گمڑیان گویا دفعتاً غائب ہوگئین - جس سے کہ اوسکی مان کو بہت ہی تعجب ہوا + اس حالت مین مادہ فاسد نے جو کہ پیشاب کی حالت تبدیل ہوجانیسے پیدا ہوا تھا ان گمڑیونکو پیدا کیا تھا جسکو کہ جسم بوجہ زیادہ اصلی طاقت ہونے کے خارج کردینے کے قابل تھا +

اسہال اور قبض جیساکہ مین اوپر دکھلا چکا ہون ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین یعنی جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی سے + پیشاب کی بھی وہی حالت ہی - صرف اسمین رکاوٹ صاف نہین معلوم ہوتی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

بلکہ محض پھیر سے معلوم ہوتی ہے یعنی جلد کے غیر معمولی رنگ سے - غیر معمولی سرخی سے مرض گمڑی سے - دردسر - رسولی - پتھری وغیرہ وغیرہ سے + ایک معنی کرکے یہ ایک محض ابتدائی حالت دوسرے امراض کی ہمکو ملتی ہے -

ذیابیطس ایک مرض جوکہ اسہال کے مشابہ ہے - برخلاف اسکے - صاف معلوم ہوتا ہی + سوزش جوکہ اندرونی بخار کی وجہ سے ہوتی - جسکی وجہ سے کہ مریض ذیابیطس کو بیچین کرنے والی پیاس بھی لگتی ہی اس حالت مین قبض پیدا نہین کرتی - اور پتھری اور رسولیان نہین بناتی - بلکہ مادہ کو بہت جلدی نکالتی ہے اور اوسی کے ساتھ عروق کو بھی سڑاتی ہے + پس پیشاب جسم سے خراب حالت مین جوش کھایا ہوا - اور میٹھی حالت مین نکلتا ہے + پتھری اور ذیابیطس خاصیت مین ایک ہی ہین - صرف ظاہری علامات مین مختلف ہین + اون مریضونکو جوان بیماریون مین مبتلا ہین میرے غسل بہت ہی مفید ہین - اندرونی حرارت کو دے کم کرتے ہین پس زیادتی پیاس کو نفع پہونچاتے ہین +

پتھری اور ذیابیطس دونوںکو میرے علاج سے ایک ہی طریقہ مین آرام ہوگیا ہی یعنی اونکا سبب دور کرنے سے + پتھری چھوٹے چھوٹے دانون مین الگ ہوجاتی ہے - اس شکل مین وہ معمولاً پیشاب کے ساتھ نکل جاتی ہے + پتھری کے مریضونکا علاج کرنے مین یہ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسقدر زیادہ مقدار پیشاب کی مجبوراً غسل لینے کی حالت مین خارج کرتے ہین + مریض لوگ تعجب کرتے ہین کہ یہ تمام پانی کہان سے آگیا اگرچہ اوسکی وجہ بتلانا بہت ہی آسان ہی + پیشاب جوکہ پیشتر بھاپ ہوکر اوڑ گیا تھا اور تمام جسم مین بطور مادہ فاسد کے اکٹھا ہوگیا تھا پھر قدیم راستے سے واپس لایا گیا ہی اور آخرش جسم سے بشکل پیشاب نکلتا ہی + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جوکہ غسل کی حالت مین صرف ٹھیک طور سے پیشاب کرسکتے تھے + رفتہ رفتہ مرض کے درجہ بدرجہ سبب دور ہونے پر مثانہ اپنی صحیح حالت پر آگیا +

شہنشاہ ولیم اول کی حالتین ہم یہ بات معلوم کرتے ہین کہ باوجود مرض پتھری کے بعض انسان کتنی زیادہ عمر کا ہوسکتا ہے - کیونکہ باوجود اسکے کہ اوسکے مثانہ مین ایک بڑی پتھری تھی اوسکی عمر ۹۰ سال کی ہوئی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ شہنشاہ متوفی کے جسم مین مادہ فاسد ایک مناسب[۵۱] مقام پر تھا +
یہ ہی مرض اوسکے لڑکے یعنی شہنشاہ فرڈرک متوفی کی حالت مین جلد تر اور زیادہ تر خراب شکل مین ظاہر ہوا +
یوریمیا ایک حالت ہی جسمین کہ یورہ[۵۲] یا تمام جسم مین اور خون مین پایا جاتا ہی اور جو کہ عموماً مثانہ کی بیماری
اور پتھری کے ساتھ ساتھ چلتی ہے + میری سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے
ماہران سے یہ مرض اپنی ابتدائی حالت مین بھی جسوقت کہ مریضون کو خود اسکا گمان بھی نہو
پوشیدہ نہین رہ سکتا - کوئی علاج ایسا نہین ہے جو کہ خون کو اور تمام جسم کو اس مادہ فاسد
سے اسقدر جلد صاف کرے جیسے کہ میرے بتلاے ہوئے غسل +
بیڈ ویٹنگ سلسلبول یعنے وہ ناگوار حالت بھی جسمین کہ مریض لوگ پیشاب روک نہین
سکتے - محض پیٹ مین مادہ فاسد کی موجودگی کی وجہ سے ہی ہوتی ہی + مثانہ مین معمولاً ایک ناسور
ہوجاتا ہے جسمین کو پیشاب نکل جاتا ہے + یہ حالت بھی قریب قریب ہمیشہ پیشتر کے
امراض کیوجہ سے جو کہ اچھے نہین ہوئے ہین اور بذریعہ ادویات وخلاف قدرت معالجہ کے
جسم مین دبا دیئے گئے ہین - ہوا کرتی ہے + (مقابلہ کرو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم)
اس شکل کا مرض اور آنت کا ناسور (انٹسس ٹائینل فسٹیولا) دونون اکثر میرے
مطب مین بہت ہی تھوڑے عرصہ مین لبسا اوقات چند دن یا ہفتون مین ہی جڑ سے
آرام کر دئے گئے ہین + زیادہ عرصہ تک علاج کی ضرورت صرف جب ہی ہوتی ہی جبکہ مرض
مزمن ہوگیا ہو اور مریض کو ادویات کے ذریعہ علاج سے ضرر پہونچ گیا ہو +
کٹارہ آف دی بلیڈر یعنے سوزش مثانہ - ایک درجہ صرف حاد ابتدائی حالت سخت بیماری
مثانہ و پتھری کی ہے - اور یہ ایک نازک اور سوزش لی ہوئی حالت مثانہ اور پیشاب کی نالی کی
ہے جسمین کہ پیشاب کرنے مین تکلیف ہوا کرتی ہی + مثل تمام حاد قسمونکے بخار کے - یہ بھی میرے
طریق علاج سی بہت جلدی آرام ہوسکتی ہی - اس مرض کا سبب بھی وہی ہی جو کہ تمام دیگر بیماریونکا +

---

[۵۱] یعنی ایسے مقام پر تھا کہ جہانکی موجودگی سے زیادہ نقصان نہین تھا - مادہ فاسد جسم مین (۱) آگے کیجانب (۲) طرفین کی جانب
اور (۳) پشت کیجانب جمع ہوتا ہے + پشت کیجانب کا بار امراض سنگین پیدا کرتا ہی جنکے علاج مین زیادہ دیر لگتی ہی یعنے پشت کی جانب جو مادہ فاسد موجود ہی
وہ دیر مین خارج ہوتا ہی - اس سی کم دیر مین طرفین کی جانب کا مادہ خارج ہوتا ہے اور اس سے بھی جلد سامنے کی جانب کا مادہ خارج ہوتا ہی +
[۵۲] ایک خشک شے ہے جو کہ پیشاب کا جزو ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

ایکمرتبہ ایک مریض نے مجھے بلایا جوکہ دوہفتہ سے سوزش مثانہ مین مبتلا تھا + پراسٹیٹ گلٹی (غدۂ قدامیہ) بہت ہی سوج گئی تھی اور مریض بہت ہی تکلیف کیساتھ پیشاب کرسکتا تھا + ہر دس منٹ کے بعد مثانہ مین بہت ہی سخت اینٹھن بھی ہوتی تھی + چونکہ پیشاب کرنیمین ہر روز زیادہ دقت اور تکلیف ہوجاتی تھی ڈاکٹر معالج نے چودہوین دن شام کو سلائی ڈالنے کی تجویز کی جسکا ڈالنا بلحاظ پراسٹیٹ گلٹی کی سوجی ہوئی حالت کے بالکل غیر ممکن تھا + ڈاکٹر نے کہا مریض کو کلوروفارم[1] دینا پڑیگی جسکی کہ مریض نے اجازت نہ دی اور مجھے اُسی شب کو طلب کیا + اول فرکشن باتھ نے اینٹھن کو جوکہ ہر دس منٹ مین ہوا کرتی تھی بند کردیا اور بعد نصف گھنٹہ تک غسل کرنیکے مریض بلاتکلیف کے پیشاب کرسکا + پون گھنٹے تک غسل کرنے پر مریض آرام سے پلنگ پر لیٹ رہا شب مین خوب پسینہ آیا اور بلا کسی تکلیف کے اوسنے بہت بہت سا پیشاب کیا + اس طریقہ سے چند دن مین سوزش (مثانہ کی) بالکل جاتی رہی +

جگر کی بیماری - جگر کی پتھریان - یرقان یعنی کنول یا ے خاصکر اون حالتون مین پیدا ہوتی ہین جہان کہین کہ مادہ فاسد کا بوجہہ دہنی جانب جسم مین ہوتا ہے + جگر سے خارج ہونیوالی رطوبت یعنی پت جسکو ہم جانتے ہین کہ گال بلیڈر (پت کی تھیلی یعنی پتہ) سے نکلکر پہلی چھوٹی انتڑی مین جاتی ہے - کارروائی ہاضمہ مین ایک طرحکا اثر ڈالتی ہے - جوش سڑن کو کم کرتی ہے + جب کبھی کہ مادہ فاسد کے دہنی جانب موجود ہونے سے جگر مین نقصان ہوتا ہے اور اسوجہ سے اوسکا صحیح فعل پت خارج کرنیکا بگڑا ہوا ہوتا ہے - تو مین نے دیکھا ہے کہ بمقابلہ اوس حالت کے جبکہ بار مادۂ فاسد کا بائین طرف ہوتا ہے پسینہ ایک بالکل مختلف مقدار کا نکلتا ہے + اس طریقہ مین - بار مادۂ فاسد کی خاصیت کے لحاظ سے - جگر کی پتھریان اور جگر کی سختی پیدا ہوتی ہین + اس قسم کے تمام مریض تھوڑے (اکثر خراب) اور بدبودار پسینہ آنے مین مبتلا رہتے ہین اور خصوصاً تلوے پسیجنے کے مرض مین + پت کا اوڑنا - اوسکا سڑنا اور جوش کھانا

---

[1] کلوروفارم دوا ہے جوکہ مریض کو سونگھانے سے بیہوش کردیتی ہے - اور ڈاکٹر لوگ اُس شخص کو جسپر کوئی سخت عمل جراحی کرنا منظور ہوتا ہے جسکو کہ وہ ہوش کی حالت مین برداشت نہین کرسکتا ہے اکثر یہ دوا سونگھایا کرتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت صاف طور سے جلد کے سیاہ رنگ ہوجانیسے (لیور اسپاٹس یعنی خرابی جگر کے دھبونسے) ظاہر ہوجاتا ہی اور بہت سی صورتونمین یرقان پیدا کرتا ہی + (مقابلہ کرو رپورٹ ہاے شفا۔ حصہ چہارم) ان امراض کے علاج کرنے مین مین نے یہ دیکھا ہی کہ میرے طریق علاج سے شفا بہت ہی جلد ہوتی ہے +

تلوونکا پسیجنا۔ جیساکہ اوپر معلوم ہوا ہی یہ شکایت جگر کی خرابی سے بہت ہی تعلق رکھتی ہی + جیساکہ مین نے اکثر دیکھا ہی یہ شکایت[1] صرف خرابی[2] آخر الذکر کے ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہے۔ پس تلوونکو زیادہ پسینہ آنا اس امر کو برسون پیشتر ظاہر کرتا ہے کہ مادہ فاسد کا بوجھ دہنی جانب جسم مین بڑھ رہا ہی + امراض جگر و امراض پتہ کی حالت دیرینہ مین پسینہ اکثر اوقات بند ہوجاتا ہے + مریض کی حالت تب برابر خراب ہوتی جاتی ہی کیونکہ تلوونسے خارج ہونیوالا فاسد و بدبودار مادہ جسم مین رہجاتا ہی۔ اور دیگر امراض اس سے زیادہ خراب حالت کے مثل مکڑی[3]۔ سرطان وغیرہ کے۔ پیدا کرتا ہی۔ جنکا کہ آرام ہونا ذرا زیادہ تر مشکل ہی اور وقت بھی زیادہ ہی لیتا ہی + تلوونکے زیادہ پسینہ آنیکو بذریعہ ادویات مثل کرومک ایسڈ کے جبر یہ بند کرنیسے مریض کی تندرستی کو بہت ہی نقصان پہونچتا ہی + ادویات کے ذریعہ علاج کے نقصان رسان نتائج اکثر اوقات بہت عرصہ تک بلکہ برسون تک بھی۔ جبتک کہ کوئی اور بھی زیادہ خراب بیماری ظاہر نہوجاوے معلوم نہین ہوتے ہین۔ خراب پسینہ کا ادویات کے ذریعہ غیر قدرتی طریقہ سے روک دینا بالکل ایسا ہی ہی جیساکہ کسی بڑے شہر کے صدر گندہ نالہ کو جسمین تمام چھوٹی نالیان آکر گرتی ہین۔ اسوجہ سے بند کردینا کہ اُسکے نکاس پر ناگوار بو آتی ہی + بیشک صدر گندہ نالہ کے منہ پر بدبو بند ہوجاویگی۔ مگر شہر کے اندر ایک اس سے بھی بہت زیادہ خراب حالت پیدا ہوجاویگی اور شہر ہر جگہ وبا پیدا کرنے والی بدبو سے بھر جاویگا +

یہ بہت ہی افسوسناک بات ہی کہ ہماری فوج[4] کے انتظام کرنیوالے۔ علم ڈاکٹری کی ہدایتون پر چلکر جو کہ ان امراض کی خاصیت سے بالکل ہی ناواقف ہی۔ سپاہیونکے تلوے پسیجنے کے مرض کو آرام کرنیکے لیے اونسے (سپاہیون سے) کرومک و سیلی سیلک ایسڈ وغیرہ کے استعمال کی سفارش کرتے ہین + مین ضرور سب شخصون کو اس نقصان رسان علاج سے متنبہ کرتا ہون + میرے نئے طریق علاج مین یہ مضطرب کرنے والا پسینہ جلد از خود غائب ہوجاتا ہی۔ بوجہ اسکے کہ سبب[5] بھی دور ہوجاتا ہے +

---

[1] تلوونکا پسیجنا + [2] خرابی جگر سے مراد ہی + [3] مکڑی۔ سرطان وغیرہ جو اسطور سے پیدا ہوئی ہون + [4] ملک جرمن کی فوج سے مطلب ہے +

[5] یعنی پیر پسیجنے کا علاج بذریعہ کرومک و سیلی سیلک ایسڈ وغیرہ کے + [6] یعنے پسینہ خراب آنے کا سبب +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ-

مکڑی اور جلد کی بیماریان - ان بیماریونکی بھی جو اکثر دیکھنے مین آتی ہین + ایک ہی مشترکہ جڑ ہی - اس سے کچھ مطلب نہین کہ کس شکل مین مرض پھوٹ نکلے + مینے بہت سے اشخاص کا جو ان امراض مین مبتلا تھے علاج کیا ہی - نتیجہ بہت ہی عمدہ رہا ہی - اور قریب قریب ہمیشہ اس بات کی تائید مجھے ملی ہی کہ تلوے اور جلد کے پسینے کو دباکر بند کردینے کی بڑھی ہوئی حالت یہ امراض ہین + یہ امراض حالت مزمن کو ظاہر کرتے ہین جو کہ دوسری بیماری کے دبنے سے ہوئی ہے اور پس علاج جسکی اونکو ضرورت ہوتی ہے زیادہ عرصہ تک اور بہت ہی ٹھیک ٹھیک کرنا چاہیئے +

مکڑی کیا تو خشک ہوتی ہی یا اوسمین پانی سا نکلتا رہتا ہے + اول الذکر معمولاً زیادہ وقت سے آرام ہوتی ہی + بچون کو مکڑی اکثر ہوجاتی ہے - یہ ہمیشہ پشتینی مادّہ فاسد سے یا بچونکے امراض سے جو دبادئے گئے ہین - اور اکثر ٹیکہ کی وجہ سے شروع ہوا کرتی ہے + زیادہ صاف سمجھانے کی غرض سے مین یہان دو وقوعے اس قسم کے بہت سے وقوعون مین سے منتخب کرکے پیش کرونگا +

انمین سے جو پہلا مریض تھا وہ دوسری مرتبہ اُسکے ٹیکا لگنے کی تاریخ سے کھال مین پھنسیان نکلنے مین مبتلا ہوگیا تھا اور مرض تمام جسم پر پھیل گیا تھا + شب کے وقت وہ دستانہ پہن لیا کرتا تھا - اور اپنے ہاتھ بند ہوا لیتا تھا تاکہ وہ اپنے تئین کھرونچ نہ ڈالے - اپنے پائجامہ اور بڑے کوٹ کی جیبون مین سے تھوڑے عرصہ مین اوسنے کھرونچ ڈالا + اپنے ساتھیونکے ساتھ وہ کھیل مین شریک نہین ہوسکتا تھا اور اپنی وقت کو پڑھکر گذارنا چاہتا تھا - جس سے اُسکی حالت افسردگی مین اور ترقی ہوئی + جتنی کہ اوسکی عمر بڑھتی گئی اوسیقدر اوسکی بیماری نے بھی ترقی کی - اوسکی خوش وخورمی بالکل جاتی رہی اور وہ ایک جلد نزدیک آنیوالی موت کا ہی جو اُسکا انتظار کررہی ہو خیال کرسکتا تھا +

اتفاقیہ اوسنے پُرانے قدرتی علاج کا ذکر سُنا - اور اوسکے بعد ہی میرے طریقہ علاج کا ذکر - بذریعہ دیکھنے میری کتاب موسومہ نیوسائنس آف ہیلنگ + میری صلاح پر عمل کرکے اوسنے روزانہ دو غسل لیئے - اور تھوڑی اور غیر محرک غذا کا استعمال کیا اور خوشی کے ساتھ جلد اپنی عام حالت تندرستی مین ایک ترقی دیکھی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکے بعد درجہ بدرجہ پھنسیان اچھی ہونے لگین + کچھ عرصہ مکڑی جو کہ چیچک کے ٹیکہ
کا پھل تھا بالکل آرام ہوگئی + دوسرا معاملہ مرض چھاجن کا تھا + ایک نوجوان
شخص عمر ۲۴ سال اس خوفناک مرض مین مبتلا تھا - سر اور گردن پر ہی خاصکر اثر
ہوا تھا + مرہم اور ادویات مفید ثابت نہوئی تھین پس اوسکا اعتقاد علاج
ادویات سے اوٹھ گیا تھا - وہ میرے پاس آیا اور میرے خاص مشورہ سے
اوسنے علاج شروع کیا + اس مریض کو بھی مین یقین دلاسکا کہ اُمید کامیابی ہے
کیونکہ تشخیص سے اجتماع مادّہ فاسد سامنے کی جانب معلوم ہوا + چند روز مین
اوسکا خراب ہاضمہ بہتر ہوگیا - اور اوسیکے ساتھ چھاجن بھی صریحًا اچھا ہونے لگا
تیسرے دن پانی نکلنا بند ہوگیا اور سولہ دن مین اس خرابی کا نشان بھی باقی نرہا +
مریض کی گردن بھی جو کہ بہت موٹی تھی اس زمانہ مین قریب ½ اڈیڑھ انچھ کے گھٹ گئی +
وہ فاسد مادہ جو کہ باعث اس موٹی گردن اور چھاجن کا تھا گردون[1] اور انتڑیون کی
راہ بہت بہت مقدار مین خارج ہوگیا + زیادہ رپورٹین شفا ہونے کی جسمین کہ ایک
رپورٹ سائی کوسس (تھوڑی کے قریب پھنسیان) کی بھی شامل ہے حصہ چہارم مین ملینگی۔

[1] یعنی پیشاب اور پائخانہ کی شکل مین - کیونکہ گردون کی راہ پیشاب اور انتڑیون کی راہ پائخانہ کی حالت مین مادّہ فاسد خارج ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا یعنی جلندھر

دل کی بیماریون کی ایک بہت بڑی فہرست ہے جس مین کہ انسان مبتلا رہتا ہی اور جنکا کہ پیشہ طبابت والے - بلحاظ ہر ایک مرض کے مختلف علامات کے - مختلف طریقون مین علاج کرتے ہین + یہ امراض تقسیم کیئے جاتے ہین دل کے[۱] امراض آرگینک مین اور کارڈیک والنور یعنی دل کی کیواڑیون کے امراض آرگینک مین اور دل کے علامات مین جن علامات کی پیدایش عارضی باعثون سے ہوا کرتی ہی + لیکن اگر ہم بلا تعصب کے امراض دل کے اسباب کی تحقیقات کرین اور اونکی وجوہات کو قدرت کی کارروائی مین تلاش کرین تو بھی ہم اِسی نتیجہ پر آوین گے کہ دل کی تمام بیماریون کی جڑ اوس مین (دل مین) مادۂ فاسد کا موجود ہونا ہے + پس اُن شکایات کا مختلف قسمون مین تقسیم کرنا بالکل بیفائدہ ہی + کسی خاص حالت کے واقعی خطرناک ہونے کا انحصار دل کے مزاج پر اور مضر اثرونکے روکنے کی کم و بیش قابلیت پر ہے - مثلاً اگر اجتماع مادہ فاسد بائین جانب ہی تو مرض کے بڑھ جانے کا گمان غالب ہے بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ اجتماع مادۂ فاسد دائین جانب ہو + دل جوکہ بوجہ موروثی مرض کے کمزور پیدا ہوا ہو قدرتاً مادۂ فاسد کو برداشت نہین کرسکتا +

اوس حالت مین کہ جس مین دل مین مادۂ فاسد موجود ہوتا ہی ہمکو عموماً علامات مادۂ فاسد کے جسم مین ہونے کی بھی ملتی ہین + صرف آس پاس حصّون مین ہی مادۂ فاسد کی موجودگی کا اکثر بہ شکل چربی بڑھنا ظاہر نہین ہوتا بلکہ دل کے پٹھے بھی بسا اوقات مادۂ فاسد سے ایسے بھر جاتے ہین اور پھول جاتے ہین کہ وہ اپنے معمولی کامونکے کرنیکے لیے بالکل قابل نہین رہتے +

[۱] آرگینک وہ امراض کہلاتے ہین کہ کسی عضو رئیسہ مین بذات ہی ہوجاوین یعنی اونسے اُسکی ساخت مین فتور ہوجاوے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر حالت مین یہ ضروری نہین ہے کہ دل کے پٹھے بڑھ جائین - دلکے پٹھونمین مادہ فاسد کی موجودگی اکثر اونکے زیادہ سخت زیادہ گھنے یا زیادہ تنے ہونیمین ظاہر ہوتی ہے + اس حالت مین پٹھونکے کام کرنیکی قابلیت کم ہوجاتی ہے + ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ جب کبھی کہ جلد مین کوئی سوجن ہوتی ہے تو یہ تناؤ تمام جسم کے کام مین مخل ہوتا ہے + دل کے حالت مین بھی اُسکے پٹھون مین مادّہ فاسد کی موجودگی کا اظہار دل کی بیقاعدہ حرکت سے معلوم ہوتا ہے + جب کبھی دل سے کوئی زیادہ کام لیا جاتا ہے مثلاً جب کبھی کہ ہمکو کوئی صدمہ پہونچے یا کوئی خلاف امید جوش دلانے والی بات واقع ہو - یا سخت جسمانی محنت کے ذریعہ سے یعنی جس حالت مین کہ غیر معمولی مقدار خون کی دل کی طرف کو رجوع ہو - تو ہمکو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ آلہ اپنا کام پوریطور سے کرنیکے قابل نہین ہے + اختلاجِ قلب - فکرِ خون کی گردش کا رُک جانا - فالج - سانس لینے مین تکلیف وغیرہ وغیرہ امراض ہوجا سکتے ہین + معمولاً اُسمین زیادہ تکلیف نہین ہوتی - لیکن سُستی اور طبیعت پر ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے خواہ متواتر یا صرف چندے گویا کہ کوئی شئے غیر - دل پر دباؤ ڈال رہی ہے +

دل کے سوراخون کے کام مین خرابیان اوسی ہی طور سے ہوجاتی ہین + جب کسی حد تک انمین مادّہ فاسد موجود رہتا ہے - تو اپنے تئین بند کرنے کا کام یہ آیندہ ٹھیک طور سے نہین کر سکتے - اونکی سطح بوجہ جمع ہوجانے مادّہ فاسد کے ایسی ناہموار ہوجاتی ہے کہ اب خون کے خانون کے مُنہ پر ٹھیک نہین بیٹھتی + دل کے سوراخون مین نقص اسوجہ سے بھی ہوسکتا ہے کہ خانہائے خون کے مُنہ کی سطح بیڈول ہوگئی + ہر دو حالت مین وجہ ایک ہی ہے +

دل[1] کی اعصابی خرابیان واقعی بہت ہی دہانت کی "ایجاد ہین" جیساکہ مین اعصاب کے امراض کے باب مین تذکرہ کرچکا ہون - کوئی ایک عضو بغیر اوسکے متعلق اعصاب مین بھی خرابی ہوئے بیمار نہین ہوسکتا + نیچر اور آین نیچر کے متعلق بالکل ہی غلط فہمی ظاہر ہوتی ہے اس خیال کرنے سے کہ اعصاب پورے تندرست ہوسکتے ہین اور صرف یہ یا وہ عضو بیمار ہو - یا کہ کل جسم سوائے اعصاب کے پورا تندرست ہوسکتا ہے + میرے نزدیک یہ خیال ایک گذری ہوئی بات ہوگئی +

[1] یہ طنزاً کہا گیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا

آجکے دن ہم یقین کے ساتھ جانتے ہین کہ دلکی مختلف بیماریان واونکے صدہا مختلف نام اونکی مختلف تشکلین اور اونکی مختلف ظاہری علامات ان سبکا ایک ہی مشترک سبب ہے۔ یعنی جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی + لیکن اگر دل کے مرض کا سبب دور نہین ہوا یا اگر اور زیادہ مادہ فاسد یا زہریلا مادّہ بطریق ادویات جسم مین داخل کیا گیا ہے۔ تو ایک بدتر حالت پیدا ہوجاویگی۔ یعنی استسقا نمودار ہوجاوے گا + استسقا ہمیشہ دیگر امراض کی جو اس سے قبل ہوچکے اور آرام نہین ہوئے ہین آخری حالت ہے + پانی جو جسم مین استسقا کی حالت مین ملتا ہے بالکل غیر مادہ ہے + اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جسم اب ایسی حالت مین نہین ہے کہ کیا تو تندرست خون پیدا کرے یا کہ جو خون اوسمین موجود ہے اُسکو کافی طور سے صاف کرے + نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ عروق جو خون بناتے ہین مادّہ فاسد کی وجہہ سے جوش مین آتے ہین اور اپنی شکل وہیئت کو بدل دیتے ہین + کسی اور مرض مین ہم اسقدر صاف طور سے مادہ پیدا ہونے اور اُسکے جسم مین سڑنے اور اسوجہہ سے اوسکی شکل مین تبدیلیونکے ہونیکی کارروائی کا پتہ نہین لگا سکتے ہین + کچھ عرصہ گذرا کہ ایک مریض استسقا نے جسکا جسم پانی سے اسقدر بھرا ہوا تھا کہ مثل ربر کے نل کے پھولا ہوا معلوم ہوتا تھا مجھ سے مشورہ لیا + اندرونی دباو پانی کا اسقدر زیادہ تھا کہ پیرونکی کھال مین سے پانی برابر ٹپکتا تھا۔ پس ہر جگہہ جہانکہ وہ مریض بیٹھتا تھا وہان تری کے نشانات رہجاتے تھے + سب سے زیادہ لحاظ کے لایق اس مرض مین یہ بات تھی کہ وہ مکھّن فروش تھا اور روزمرّہ اوسکو بہت سے مکھن کا مقابلہ[۵۱] کرنا پڑتا تھا + پانی جو کہ پیرون سے نکلتا تھا ایسی زیادہ مکھن کی بو اوسمین آتی تھی کہ اوسکی اصلیت مین کچھ شبہہ ہو ہی نہین سکتا تھا + کچھ عرصہ مین اوسکا معدہ اُسقدر مکھن کے کافی طور سے ہضم کرنے کے لایق نرہا تھا جسقدر کہ اوسکو روزمرّہ مکھنون کا مقابلہ کرنے مین بلا روٹی وغیرہ کے کھانا پڑتا تھا + مکھن دم بدم کم ہضم شدہ رہتا گیا اور آخر کار جسم مین مادہ فاسد بنگیا + وہ شخص بائین کروٹ[۵۲] سے سونیکا عادی تھا۔ اور اسجگہہ

---

۵۱ یعنے چاکھہ کر مقابلہ کرنا پڑتا تھا + ۵۲ یعنے بائین جانب +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مکہن جمع ہوگیا۔ دل کے اندر اور اوسکے قریب اور کم و بیش تمام جسم پر مقدار چربی کی جمع ہوتی گئی + اسکا اول نتیجہ مرض دل ہوا۔ جو برسون تک قائم رہا + آخر کار مادّہ فاسد ایک دوسری حالت خرابی[۵۱] مین تبدیل ہوا اور اپنے تئین پانی کی شکل مین ظاہر کیا +

دل کا مرض تمام حالتون مین گذر چکا تھا + اول یہ اختلاج قلب یا ہول دلی کہلایا۔ پھر دل کے اعصاب کی بیماری۔ پھر فیٹی ڈیجنریشن[۵۲] جسکے ساتھ کہ فوراً ہی دل کی کیواٹریون مین نقص پیدا ہوگیا + پھر پیری کارڈیل ڈراپسی[۵۳] یعنی پردۂ دل مین استسقا شروع ہوکر تمام جسم مین استسقا ہوگیا + مریض نے تمام مختلف طریقہ ہاے علاج کا تجربہ کرلیا تھا اور آخر کار جبکہ بدقسمتی سے بہت ہی نادقت ہوچکا تھا۔ وہ میرے پاس بتلاش صحت آیا + وہ اسوقت ایسی حالت مین نہ تھا کہ میری ہدایات پر پوری کامیابی کے ساتھ چل سکے + تمام قسم کی ادویات و زہرون سے اوسکا علاج ہوچکا تھا۔ اور اُسکے مرض کی ہر حالت کا ایک نیا نام رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی اوسکے کوئی نئی دوا بھی اُسکو دیگئی تھی +

جسم مین پانی جمع ہوجانے کا سبب ایک قسم کی سڑی ہوئی حالت کا پیڑو مین واقع ہوجانا ہے جو کہ بہت زیادہ حالتون مین معلوم بھی نہین پڑتی کیونکہ یہ بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے + صرف جبکہ پانی سانس لینے مین دقت پیدا کرتا ہے اور دلمین بیچینی کرتا ہے۔ تب یہ خرابی نظر آتی ہے + جبکہ جسم مریض کا مقابلہ کرنے لگتا ہے اور مریض اپنی اصلی طاقت کو کافی طور سے حاصل کرنیکے قابل ہوتا ہے تو مرض مزمن ایک جاد سڑی ہوئی حالت مین ظاہر ہوتا ہے + اگر بیمار کی بیماری بہت ہی بڑھ گئی ہے تو یہ گرم سڑی ہوئی حالت اوسکو اسقدر کمزور کردیتی ہے کہ کامل شفا کا ہونا اب ممکن نہین رہتا۔ وہ اندر سے ضائع ہوتا جاتا ہے + برخلاف اسکے اگر کافی اصلی طاقت زندگی اب بھی موجود ہے جسکے باعث کہ جسم سبقت لیجا سکتا ہے تو وہ[۵۴] اس قابل ہوگی کہ اس سوزش و ورم کو جسم سے نکال دیوے + مین اسکو دو مریضون کے حالات بیان کرکے جنکا علاج میرے شفاخانہ مین ہوا ہے سمجھاؤنگا +

ایکمرتبہ ایک شریف آدمی غیر ملک کا رہنے والا جو کہ برسون سے استسقا مین بیمار تھا اور جسکو الوپیتھک علاج سے کچھ نفع نہوا تھا

---

۵۱ سڑنے کی حالت سے مراد ہے + ۵۲ یہ عضلاتی ریشہ ہاے قلب کا جزوی یا کلی چربی مین تبدیل ہوجانا ہے + ۵۳ اُس جھلی سے مراد ہے جسمین دل رہتا ہے اور جو دل کے گرد رہتی ہے۔ ۵۴ اصلی طاقت زندگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا

میرے پاس آیا۔ اوسکے پیر معمول سے دوگنے۔ پانی سے پھولے ہوئے تھے اور جسم بھی + باوجود اسکے مریض کو صرف سانس لینے مین دقت اور پیرون مین بھاری پن کی شکایت تھی۔ وہ اسوقت بھی خوب اچھی طرح سے چل سکتا تھا + مینے اوسکو سمجھا دیا کہ اوسکی حالت اسقدر زیادہ بڑھ گئی ہے کہ شفا نہوگی۔ پس میرے خیال مین یہ بہتر ہوگا کہ وہ میرا علاج شروع ہی نکرے + لیکن مریض نے اصرار کیا اور باوجود میرے اوسے روکنے کے کوشش کرنے کے اوسنے بہتری کی امید رکھکر علاج شروع کیا +

شروع کے ہفتون مین امید سے بہت زیادہ سب باتین اچھی رہین۔ وافر پسینے اور زیادہ مقدار پاخانے جلدہی مقدار پانی کو کم کردیا پس مریض اوسپر خوش معلوم ہونے لگا + اسوقت تک اوسکے جسم نے صرف مرض کے مادہ کو ہی خارج کیا تھا یعنی پانی کو۔ اب اسنے پانی کے جمع ہونے کے سبب کو دور کرنا شروع کیا + یہ[1] اندرونی سڑن تھی جو کہ معلوم بھی نہین ہوئی تھی + جسم ایک ہی طریقہ سے شفا حاصل کرسکتا ہے۔ یعنی مزمن سڑن کو حالت گرم وحاد مین تبدیل کردینے سے + اگر جسم مین اب بھی ضروری اصلی قوت زندگی موجود ہے تو وہ مادہ فاسد کو جسکی وجہ سے کہ یہ خراب حالت ہوئی تھی نکال دیوے گا۔ اور شفا کامل طور سے ہوجاوے گی +

اسکے برعکس حالت مین جسم اندرونی گرمی کی وجہ سے ضائع ہوتا جاویگا + میرے مریض کے ساتھ اوسکی حالت نے آخر الذکر طریقہ اختیار کیا جیساکہ مین پیشتر سے معلوم کرچکا تھا + تیسرے ہفتہ مین پرانی سڑن کی تبدیلی دہنے پیر مین شروع ہوئی + یہ دم بدم زیادہ سوجنے لگا یہان تک کہ اونگلیون سے پنڈلی کے درمیان تک ایک کھلا ہوا زخم ہوگیا۔ جو کہ دوسرے ہی دن بالکل سیاہ ہوگیا تھا + وہ سڑن جو کہ پیشتر اندر پوشیدہ تھی اب قدرتاً مریض کو زیادہ تکلیف دیتی ہوئی۔ باہر نکالی گئی + چوتھے ہفتہ مین وہ سیاہ مادہ مثل ایک موٹی کھال کے زخم سے علیحدہ ہوگیا اور زخم پھر اچھا ہونے لگا + اور اب اوس مریض کی اندرونی حرارت (جو کہ اسوقت بھی بھاری جسم کا تھا) روزانہ بڑھنے لگی۔ یہ علامت یقینی اس امر کی ہے کہ اندرونی سڑن مین تبدیلی اسوقت بھی ہورہی تھی +

[1] اشارہ ہے پانی کے جمع ہونے کے سبب سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اول اثر شدت کی پیاس کا ہونا تھا + باوجود اس علاج کے مواد نکالنے کے فعل کے یہ علاج سڑن پر قابو حاصل کرنے مین اور بے حد گرمی کے کم کرنے مین کامیاب نہوا - جیساکہ مریض کی کمزوری بڑہنے سے صاف عیان تھا + غسل کرنے کی بھی جلد ہی طاقت نرہی اور اونتیسوین دن مریض بیہوش ہوگیا اور تیسوین دن قضا کرگیا + یہ مریض محض بوجہ بے حد اندرونی گرمی کے فوت ہوا جیساکہ مین نے اوسکو اول سے ہی بتلادیا تھا کہ ظہور مین آویگا +

اب مین ایک واقعہ کا ذکر تا ہون جسمین کہ انجام بالکل قابل اطمینان ہوا ہے + مریض اِس کا عرصہ دراز تک مستسقی رہا تھا - اوسکی حالت نازک تھی - مگر خوش قسمتی سے بوجہ اسکے کہ اوسکا علاج ہومیوپیتھک طریق سے ہوا تھا اوس نے دوا بہت کم کھائی تھی + میرے علاج مین تین ہفتہ کے اندر ہی پانی دور ہوگیا - جس کے بعد چوتھے ہفتہ مین بے حد اندرونی گرمی معلوم ہونے لگی - جسکے ساتھ کہ عجیب علامات موجود تھین + مثلاً چوتھے ہفتہ مین دوسرے دن بار بار دست بہت ہی زیادہ بدبودار - بالکل سیاہ رنگ پائخانہ کے وہیضہ وپیچش کے سے آئے + یہ تین دن تک جاری رہے + اوسکے کُنبہ مین کوئی بھی اسبات کو سمجھا نہ سکا کیونکہ مریض بہت تھوڑی ہی غذا کھاتا تھا + اوسکی بی بی اسکی نسبت بہت ہی زیادہ اندیشہ کرکے میرے پاس آئی تو مین نے اوسکو سمجھا دیا کہ اوسکا شوہر اب بچگیا - محض ایسے نازک وقت کے آنے سے + اسکے ذریعہ سے جسم صرف اندرونی سڑن کے ہی خارج کردینے کے قابل نہین ہوا تھا بلکہ اوسکے سبب کو بھی[۱] - یعنے اوس مادہ فاسد کو جو برسون تک جسم مین جمع ہوتا گیا تھا + مریض بوجہ اس مادۂ فاسد کے دفعتاً نکل جانے سے بہت ہی خالی ہوگیا تھا اور بے حد دُبلا ہوگیا تھا لیکن روز بروز ترقی کرتا ہوا جلد ہی صحت پانے لگا + آجکے دن وہ ایسا تندرست ہے جیساکہ وہ بیس برس پیشتر تھا - اور پانی کا ایک نشان بھی ظاہر نہین ہوا + اس حالت مین - خوش نصیبی سے - جسم اس قابل تھا کہ حالتِ سڑن کے حالتِ مزمن سے حالتِ حاد مین تبدیل ہونیکو برداشت کرسکے +

[۱] یعنے اُسکے سبب کو بھی دور کردینے کے قابل ہوا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا

استسقا واقعی قابل علاج ہے - صرف اوس حالت مین جبکہ مریض کو میرے طریق علاج کی پوری پابندی کرنے کے ساتھ ہی اون حصّون مین جنمین کہ استسقا کا اثر ہی بلا مدد اور آزادی کے ساتھ پسینہ آوے یا لایا جاسکے + تب یہ ممکن ہے کہ پانی اور دیگر قسم کا مادّۂ فاسد نکالدیا جاسکے اور ہاضمہ پھر زیادہ اچھا بنادیا جاوے + جبکہ جسم کی قوتِ زندگی اسقدر کم ہوگئی ہے کہ وہ مادۂ فاسد کو خارج نہین کرسکتا ہے تو استسقا لاعلاج ہے + ایسی حالت مین - اور سب باتون سے زیادہ - ہاضمہ کا ہمیشہ کے لیئے درست کرنا غیر ممکن ہے +

اس موقع پر مین پھر ایک مرتبہ اپنے نئے طریقۂ تشخیص - یعنی سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کی طرف توجہ دلاونگا جو کہ ہمکو ایک سچا طریقہ استسقا کی آمد کو اوسکے برسون قبل جان لینے کا بتلاتا ہے + اس نئے علم سے مصلح ہوکر ہم اوسوقت تک انتظار[1] کرنے کے لیئے مجبور نہین ہوتے جب تک کہ امراض اس درجہ نہ بڑھ جاوین کہ وہ لاعلاج ہوجاوین - ہم جڑ سے ایسے وقت مین علاج شروع کرسکتے ہین جبکہ مرض کی حالت ایسی ہے کہ اوسکو کلی طور پر اور آسانی سے شفا ہوجاوے +

مذکورۂ بالا کی سچائی کے ثبوت صرف عملی طریقہ سے دکھلا کر دیئے جاسکتے ہین اسلیئے مین ایک دلچسپ واقع سخت مرض دل کا جسکے ساتھ استسقا اور جزام بھی ملا ہوا تھا ذیل مین پیش کرتا ہون +

ایک جنٹلمین شہر بیٹو یا ملک جاوا کا رہنے والا اوس جگہ مین ۲۴ سال تک مال باہر بھیجنے کا پیشہ کرتا رہا اور بقول اُسکے اوس زمانہ مین اوسکی تندرستی قابل اطمینان رہی گوکہ - گاہے گاہے - سوجی ہوئی آنکھین - ٹانگون پر ورم اور عارضہ بخار مین مبتلا رہا + یہ علامات ہمکو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیئے کافی ہین کہ اوسکا جسم تندرست نہین تھا بلکہ مادّہ فاسد سے بہت بھرا ہوا تھا + یہ مادّۂ فاسد

[1] یعنے مرض کے علاج شروع کرنے مین انتظار نہین دیکھنا پڑتا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اولاً ایک حصہ جسم مین جمع ہوا۔ پھر دوسرے حصہ مین۔ اور بوجہ گرم ملک کی آب وہوا کے اسمین بمقابلہ ہمارے معتدل ملک کی آب وہوا کے جوش زیادہ جلدی آیا + اسطریقہ سے مرض کی ایک حالت حادہ پیدا ہوگئی + ان باتون کی سچائی کے لیئے اس بڑے دلچسپ معاملہ کی آیندہ حالت ہمکو بہت ہی عمدہ ثبوت دیتی ہے + نومبر ۱۸۸۱ء مین یہ مریض سر کے پیچھے بائین کان کے قریب کی ایک بڑی سوجن مین مبتلا ہوا + زہریلی اور نے اسکو دبا دیا اور پھر جسم کے اندر زبردستی سے گھسا دیا + اسکے کچھ عرصہ بعد یہ دوسری شکل مین ظاہر ہوا یعنے اُسکے ہاتھ کی ایک انگلی سوج گئی اور بہت کثرت سے اوس سے مواد خارج ہوا یہانتک کہ ہڈی کا ایک ٹکڑہ بھی سڑکر نکل گیا +

ہاتھ کی اُنگلی مشکل سے آرام ہونے پائی تھی کہ انتڑیون مین سے غیر معمولی مقدار خون کی نکل گئی۔ یہ یقینی علامت اس امر کی ہے کہ مسوّن کا ایک گچھا پھٹ گیا + اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد بائین پیر پر ایک کشادہ زخم نمودار ہوا جو کہ بہت عرصہ تک کشادہ رہا اور بہتا رہا +

اسکے علاوہ مریض کے ہاتھ پیر ٹھنڈے رہتے تھے۔ سرد پسینے آتے تھے اور بار بار بخار کے حملے ہوتے تھے۔ ان سب باتون سے کسی گہرے مرض کی موجودگی ظاہر ہوتی تھی + فروری ۱۸۸۲ء مین معمول سے اونچے درجہ کا بخار اوسکو آیا اور کئی دن تک اوسی تیزی کے ساتھ چڑھا رہا۔ یہان تک کہ اُسکے خاندان کے مقررہ طبیب نے۔ جس نے کہ اسکو مرض جُزام تشخیص کیا تھا۔ یورپ کے سفر کرنے کی بہت مضبوطی کے ساتھ صلاح دی + پس ۱۳ر اپریل ۱۸۸۲ء کو مریض شہر بیٹیویا سے رخصت ہوا + یورپ مین پہونچنے پر اوسنے پروفیسر جے ساکن شہر بیسلی سے مشورہ لیا۔ اونہون نے خون کی سوزش تشخیص کی اور اوسکو مقام بادگران کینہل قریب لوزٹ واقع اوپری نے ویریا مین ڈاکٹر لیچ کے پاس اوسکی سفارش کرکے بھیجدیا + اس ڈاکٹر کے علاج کے دوران مین ایک سُرخ دھبا مریض کے ہاتھ پر نمودار ہوا جو کہ باوجود اوسپر کروسیبو سیلیمیٹ[1] کے رگڑنے کے پھر بھی قایم رہا + اس سلسلہ علاج کے ختم کرنے پر مریض کو کسیقدر تازگی زیادہ معلوم ہوئی۔ لیکن موسم خزان مین اوسکے جسم پر اور بھی زیادہ سُرخ دھبے نمودار ہوئے + پُرانے بخار کی حالت اسطریقہ سے بڑھ گئی + اپریل ۱۸۸۳ء مین وہ ملک جاوا کو واپس ہوا۔ جہانکہ گرم آب وہوا مین سُرخ

[1] یہ ایک انگریزی دوا کا نام ہے جو کہ بعض جلدی بیماریون مین جلد کے اوپر رگڑی جایا کرتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا

دھے کثرت پسینہ کے ساتھ غائب ہوگئے + ماہ مئی مین بیٹیویا مین پہونچکر دل کی خرابی سہ ایسے سخت بخار کے محسوس ہوئی کہ وہ پھر ڈاکٹری مشورہ کا مثلاشی ہوا اور آخر ش مئی ۱۸۸۵ء مین ایک مرتبہ پھر ایک معقول زمانہ کے لیئے بغرض علاج یورپ جانے پر مجبور ہوا +

مذکورہ بالا سے یہ بالکل عیان ہے کہ مقام بادکران کینہل مین علاج ہونے سے مرض کا سبب کسیطرح جسم سے دور نہین ہوا تھا + مرض کا از سر نو ملک جاوا مین مریض کی واپسی پر پھوٹ نکلنا اس بات کا کافی ثبوت تھا + یورپ کے سرد آب و ہوا مین قیام کرنے سے مرض زیادہ پوشیدہ اور مزمن حالت مین منتقل ہوگیا تھا + پس مریض کو مرض کی موجودگی کی کمتر خبر تھی - کیونکہ مرض کا حالتِ حاد مین پھوٹ نکلنا اب کم کم ہوگیا تھا + گرم ملک کو پھر واپس جانے نے مرض کو دفعتاً حالتِ حاد مین تبدیل کردیا + اوسکے طبیب نے تاہم اس ظاہری بہتری تندرستی کو جو کہ تبدیلیِ آب و ہوا سے پیدا ہوئی تھی حالات موجودہ مین کافی آرام ہوجانا سمجھ لیا +

ملک یورپ واپس جانے پر مریض قصبہ فرائی برگ واقع شہر بیڈن مین زیر مشورہ اپنے گھر کے طبیب و ڈاکٹر این شناہی طبیب کے اپنے تئین شفا دینے کی پوری تجاویز کرتا ہوا قیام پذیر ہوا + موسم خزان مین سرخ دہبے تمام جسم پر - اور ۱۸۸۲ء کے مقابلہ مین بہت ہی زیادہ خراب حالت مین پھر نمودار ہوئے + یہ ایک سچی علامت اس امر کی تھی کہ جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی اور بھی زیادہ ہوگئی ہے + ڈاکٹرون نے سرخ دہبون اور دیگر علامات کی ماہیت کو ذرا بھی نہ سمجھکر اپنے مریض کو مطلع کیا کہ مرض کا اچھا کرنا نیچر پر چھوڑ دینا چاہیئے + اونکی سفارش سے اوسکا مقام سول بادرینفلڈن کو جانا سب سے زیادہ مضر ہوا + مرض رفتہ رفتہ زیادہ مزمن ہوتا گیا اور قدرتاً اوسکی جسمانی خرابی کے ساتھ ہی ساتھ اوسکے موافق اوسکی زندہ دلی مین کمی واقع ہوئی + یہ اوسکی حالت اوس درجہ مصیبتِ دیرینہ کو پہونچ گئی تھی جسمین کہ ہر شخص جو کہ ہر جگہہ بے فائدہ تندرستی کی تلاش مین رہتا ہے مبتلا ہوا کرتا ہے + یہی وہ افسردہ دلی ہے جو کہ مالیخولیا و مایوسی - پس و پیش - بزدلی و زندگی سے سیری کا منبہ ہے + تب یہ کوئی تعجب کی بات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین ہی کہ وہ مریض جبکا کہ آخر ۱۸۸۸ء مین مشہور ڈاکٹرون نے ناکامیابی کے ساتھ علاج کیا تھا بہت ہی زیادہ مایوس ہوجاوے + امید بھری حالتِ جوانی سے گذر کر وہ - تھکا ہوا - ناخوش شکستہ دل - پیش از وقت حالتِ پیری مین پہونچ گیا +

ضروری کام نے اب جنوری ۱۸۸۹ء کو اوسکو جاوا کا سفر واپسی اختیار کرنے پر مجبور کیا + اوسکا مرض اسوقت تک ایسا مزمن ہوگیا تھا کہ اوسکی جلد جسکو کہ مشرقی آفتاب کے نیچے بھی مشکل سے ہی ۳ سال کے درمیان پسینہ آیا ہو - اپنا فعل محض ناکافی طور سے کرتی تھی + بیٹویا مین پہونچکر بیماری نے تیزی کا پلٹا لیا + پیشتر کی دل کی خرابی پھر زیادہ سختی کے ساتھ ظاہر ہوئی + اسکے ساتھ جو بخار تھا اوسنے مریض کی طاقت صریحاً کم کردی - اور پانی بھی پیرون مین دکھلائی دینے لگا + مزید برآن بیٹویا کے ڈاکٹرون نے اوسکے مرض کو جزام بتلایا اور اوسمین اسوجہ سے اونکا یقین اور بھی پختہ ہوا کیونکہ مریض کے آخری یورپ مین قیام کی حالت مین بہت مشہور یوروپین ماہرین امراض از قسم جزام نے اوسکے خون مین جزام کے کیڑونکی ایک بڑی تعداد مین موجودگی دریافت کرلی تھی + بوجہ اوس بڑے خوف کے جو کہ وہان جزامیون سے اس مرض کے لگنے کا عوام کو تھا - بیٹویا کے ڈاکٹرون نے اپنے مریض کو فوراً وہان سے چلا جانے کی صلاح دی - الا اوس حالت مین کہ وہ چاہے کہ اوسکے پاس آمد و رفت تمام آدمیون کی بند ہوجاوے + پس ۱۹ دسمبر ۱۸۸۹ء کو مریض نے ایک مرتبہ پھر یورپ کے لیئے جہاز طیار کیا - اوسکے ہمراہیون نے یہ بہت مشکل سے ممکن سمجھا کہ وہ شہر جنیوا مین زندہ پہونچ سکے گا + مگر سمندر کی ٹھنڈی ہوا نے اوسکی طاقتِ زندگی کو جگا دیا اور وہ بخیریت یوروپ پہونچ گیا - جہانکہ اوسکی حالت پھر حالتِ حاد سے زیادہ مزمن حالت مین تبدیل ہوگئی + قصبہ فرائی برگ مین اوسکے معالج ڈاکٹرون نے اوسکو بالکل ناامیدی کی حالت سمجھ کر جواب دیدیا +

ایسی دردناک حالت مین ہونے کے وقت اوس مریض کی توجہ منجانب ایک اوسکے پرانے دوست باشندہ لیپزگ جس نے کہ اوسکو برسون تک جاوا مین جانا تھا - میرے طریق علاج کے طرف دلائی گئی + ۲۰ مارچ ۱۸۹۰ء کو مریض لیپزگ پہونچا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا

اور چار دن بعد - گو کہ قریب قریب نا امیدی کے ساتھ - اوسنے میرا علاج شروع کیا +

یہ وقوعہ ایک سب سے زیادہ عجیب ثبوت میرے طریق علاج کے صحیح ہونے کا ہے - اور میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی سچائی کی یقینی تائید ہے + خوش قسمتی سے ابتدائے علاج مین مینے اس مریض کی فوٹو لوالی تھی - اور بعد کو بھی + تصاویر نمبر ۱ و ۲ - اصلی تصویرون سے پھر طیار کیگئی ہین + اوسکا جسم مادّہ فاسد کی وجہ سے بالکل تبدیل ہوگیا تھا +

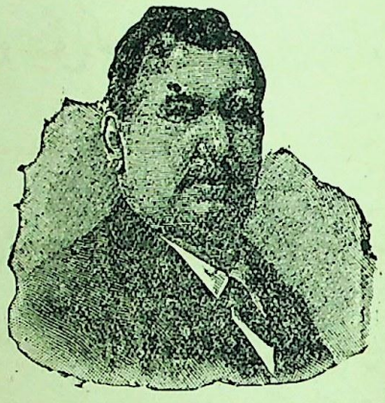

تصویر نمبر ۱

تصویر نمبر ۲

گردن بہت تھوڑی رہ گئی تھی جسپر کہ ایک گھینگا نمودار ہوچکا تھا - دیکھنے مین یہ جسم[۱] مین ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور دونون کے بیچ مین کوئی مناسب حد فاصل نہ تھی + پیشانی پر ایک بڑا گومڑا قریب ایک انچھ اونچا موجود تھا + آنکھونکے چارونطرف کی جگہ سوج رہی تھی اور تمام سر بھی[۲] جو کہ مادہ فاسد کا بہت زیادہ جمع ہونا ظاہر کرتا تھا + دہنے پیر کی پنڈلی سڑ گئی تھی - اور پیر اور ٹخنہ مین دونون جگہ پانی تھا - اور سڑے ہوئے مقام سے اوپر بھی پانی تھا جسکی وجہ سے مریض اپنی ٹانگ کو مشکل سے کام مین لاسکتا تھا + دہڑ مین اجتماع مواد فاسد کا اوسی مناسبت سے تھا جتنا کہ سر اور گردن مین + ہاضمہ بالکل خراب تھا - نہ گردے[۳] اور نہ انتڑیان[۴] اپنا کام مناسب طور سے کرتی تھین + دل کی خرابی دن و رات چین نہ لینے دیتی تھی - اور اوسنے

[۱] یعنی گردن - [۲] یعنی سر بھی سوج رہا تھا یا بڑھا ہوا معلوم ہوتا تھا [۳ و ۴] یعنی بول و براز ٹھیک طور سے نہین ہوتا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک حالت بیقراری اور گھٹن کی پیدا کردی تھی + مریض کے ہاتھ اور پاؤن مثال برف سرد تھے اور سیاہ نیلگون رنگ کے ہوگئے تھے +

میرا علاج شروع کرنیکے بعد جلد ہی خاطر خواہ[1] ثمرے ملے + ہاضمہ نے جلد ترقی کری - آنتین جو کہ پیشتر پیچکاری سے ہی کام کرتی تھین - اور گردے - تیسرے ہی دن سے اپنا کام برابر کرنے لگے + پیشاب جو کہ پہلے ہلکا اور صاف تھا اب گدلا اور میلے رنگ کا ہوگیا - ظاہرا ایک مقدار مادۂ فاسد کی اوسمین تھی + دوسرے ہی دن مریض کو آرام اور تازگی معلوم ہونے لگی - اگرچہ کچھ تکان سا بھی معلوم ہوا تھا - جو کہ اُس قوت کی وجہ سے جو مادۂ فاسد کے جسم سے نکالنے مین صرف مین آتی ہے پیدا ہوا تھا + بہت زیادہ پسینہ کے نکلنے نے بھی آرام ہونے مین زیادہ امداد پہونچائی + جسم کی بیرونی شکل مین بہت جلد ایک قسم کی محسوس ہونے والی تبدیلی زیادہ تر اسوجہ سے واقع ہوئی کہ اوس شخص کی حالت مین مادہ فاسد کا اخراج جسم سے بہت تیزی سے ہوتا گیا +

پنڈلی کے گرد وہ سڑی ہوئی جگہ کسطرح سے رفع ہوئی اس بات کو بغور دیکھنا دلچسپی کا باعث تھا + اول یہ جگہہ سیاہ مائل بہ سپیدی تھی - پھر سرخ مائل بہ آسمانی ہوئی اور پورے سوا جار انچھ چوڑی تھی + یہ بشکل پانی گھل گئی - اور ٹانگ بھی اوسکے ساتھ بہت موٹی ہوگئی + آخرش دہنی ٹانگ بے حد موٹی ہوگئی + مادہ فاسد کے جوش مین آنیکی و تبدیل ہونے کی قابلیت کے ظاہر کرنے کے لیے یہ کارروائی قابل لحاظ تھی +

یہ ایک حالت سے دوسری حالت مین جانیکا نازک وقت جسکے اندر کہ مریض کا گذر ہو رہا تھا بہت ہی سخت تھا - مگر اوسکی قوت زندگی کی بڑی مقدار نے اوسکی اچھی مدد کری + اگرچہ زیادہ چلنے پھرنے کے قابل نہ تھا - مگر میرے غسلون نے اُن جگہون مین جہان کہ استسقا کا اثر تھا پسینہ خوب نکالا - جو کہ ایک ثبوت اُسکے جسم مین پلٹا[2] لینے کی قوت کی موجودگی کا تھا + چار ہفتہ مین اوسکے جسم سے تمام پانی خارج ہوگیا + اسکے بعد شفا بے حد تیزی سے ہوتی گئی + ہر روز مریض زیادہ تازہ اور زیادہ جوان اپنے تئین معلوم کرنے لگا - اور بعد چار مہینہ کے علاج کے - جسمین کہ چند صحت دینے والے نازک وقت بھی آئے - اسقدر شکل مین تبدیل ہوگیا (دیکھو شکل ۲) کہ مشکل سے پہچان مین آسکے + دل کا مرض اور استسقا بالکل

[1] مطلب ہو کہ طبیعت اچھی ہونے لگی + [2] یعنے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اوسکے جسم مین ایسی قوت موجود ہے جو کہ مرض کو پلٹ کر صحت کی طرف رجوع ہوسکتی ہے - یعنی اتنی قوت ابھی باقی تھی کہ اوسکو تندرست کرسکے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کی بیماری اور استسقا

جاتے رہے - اور درحقیقت اچھے ہوگئے - اور بجاے مایوسی کے بالکل مختلف اور خوشی کی حالت مع لہو ولعب کے آگئی +

بیٹویا مین اس نیک انجام کا لوگونکو یقین نہ آیا - اور اُنہون نے لکھا کہ مریض کو ملک جاوا مین اوسوقت تک جہاز سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاویگی جبتک کہ یہ ثابت نہو کہ وہ جزام کے کیڑون سے بالکل پاک ہے + اسوجہہ سے اوسنے اپنے تئین اون چند مشہور ماہران مرض جزام کے سپردگی مین بغرض معائنہ کیا جنہون نے کہ اوسکا امتحان اور علاج پیشتر کیا تھا اور اسوقت شہر ہیم برگ مین مقیم ہے + بعد اس امتحان کے جوکہ چار ہفتہ تک ہوتا رہا تھا مریض کو اطمینان دلایا گیا کہ اب وہ جزام کے کیڑون سے پاک ہے + یہ جنٹلمین جوکہ ۱۸۹۲ء مین جاوا مین واپس آیا ابھی زندہ ہے اور بہت اچھی تندرستی کی حالت مین ہے + اوسکی پیشتر کی کوئی شکایات پھر ظاہر نہین ہوئی ہین +

اس وقوعہ سے ایک اور ثبوت مروجہ میڈیکل سائینس - اوسکی تشخیص اور طریق علاج کے ناقص ہونے کا ملتا ہے + یہان پر ایک ایسا مریض تھا جسکو کہ لایق اوستادون نے جواب دیدیا تھا - مگر میرے طریق علاج سے وہ موت سے بچا لیا گیا اور اپنے خاندان اور دوستون کو واپس دیدیا گیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرام مغز یعنی ریڑھ کے بانس کی بیماری + ریڑھ کے بانس یا حرام مغز کا زائل ہونا + مسّون کی بیماریان

قبل اسکے کہ ریڑھ کی ہڈی کا کوئی خوفناک مرض پھوٹ نکلے - کوئی پُرانی بیماری عرصہ تک ضرور رہی ہوگی + سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے بہرکیف ہم برسون پیشتر انجام دریافت کرسکتے ہین - مرض کی طرف رُجحان طبیعت کو معلوم کرسکتے ہین - اور وہ اسباب بتلاسکتے ہین جنکی وجہ سے اعصاب مین مادہ فاسد موجود ہے + آخر الذکر کے متعلق مریض خواہ مجرد ہو یا بی بی والا خصوصاً بدخوابیان اکثر ہوا کرتی ہین + لیکن یہ اخراج منی ہمیشہ اعصاب کی مزمن سوزش ظاہر کرتے ہین - خاصکر ریڑھ کے گودے کی اور نروس سمپیتھای کس کی جو کہ پشت مین مادہ فاسد جمع ہوجانے سے ہوئی ہے + سوزش کے بڑہنے کے ساتھ ہمیشہ اعصاب طاقت مقابلہ مین کم کم ہوتے جاتے ہین حتے کہ مریض آیندہ اپنے اعضا پر قابو نہین رکھ سکتا - پیرون پر سے عموماً سب مین اول اوسکا قابو جاتا رہتا ہے + بدخوابیونکے ساتھ اور بھی خراب علامات ظاہر ہوتی ہین + بہت سے لوگ کمر کے قریب ایک خاص قسم کا جکڑاپن معلوم کرتے ہین جو کہ بلحاظ مادّہ فاسد کی موجودگی کے بہت مختلف ہوتا ہے + بہت کر اس اندرونی بند[۵۱] یا پیٹی پر ایک خفیف قسم کی سردی بھی معلوم ہوتی ہے + مرض کی زیادہ بڑھی ہوئی حالت مین اکثر گاہے گاہے یا متواتر تیز عصبی درد اور درد کمر ہوا کرتے ہین - جو کہ از حد دُکھ دای اور دقّت مین ڈالنے والے ہوسکتے ہین + ریڑھ کے بانس کے امراض بہت مختلف شکلون کے ہین + جیسا کہ اِن بیماریون مین ہوتا ہے - بہت سی اور بھی بیماریان مادّہ فاسد کے ایک ہی طریقے مین موجود ہونے سے پیدا ہوجاتی ہین مثلاً سینٹ وای ٹس ڈانس[۵۲]

---

۵۱ مراد اوسی جگہہ سے ہے جہان کہ کمر مین جکڑاپن معلوم ہوتا ہے +

۵۲ ایک مرض ہے جسمین کہ مریض ہاتھ پیر اور مُنہ بلکہ تمام جسم کو اینٹھتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مریض کو رعشہ ہوگیا ہے - ایک قسم کی غیر منتظم حرکت مریض کے اختیاری عضلات مین ہوتی ہی + اسکو انگریزی مین کوریا بھی کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرام مغز کی بیماری۔ مسّون کی بیماریان

بہت بڑھی ہوئی حالت مین۔ جسکو آخری حالت کہتے ہین۔ یہ قریب قریب غیر ممکن ہو جاتا ہی کہ ریڑھ کے گودے کے امراض اچھے کر لیئے جاوین + ایسی حالتون مین زیادہ سے زیادہ یہ کیا جاسکتا ہی کہ بہر نمط تمام درد مریض کا دور کر دیوین + معمولاً یہ تھوڑے ہی عرصہ مین کیا جاسکتا ہی اگر ہاضمہ ترقی کرنیکے قابل ہی۔ پس اندرونی اطمینان۔ نیند اور بھوک معلوم ہونے لگتی ہے +

خوش قسمتی کی بات ہے کہ میرے سائینس آف فیزیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے آیندہ یہ ضروری نہین ہے کہ اس آخری حالت مرض کا انتظار کیا جاوے + ہم اُس[1] کے روکنے کی غرض سے بہت عرصہ قبل ہی علاج شروع کر سکتے ہین یہ ایک ایسا نفع ہے کہ جو بیش بہا ہے + ریڑھ کے بانس کی خرابیان ابتدائی حالت مین آرام کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بہت سی دوسری خفیف بیماریون کا آرام کرنا + اگر برخلاف اسکے مرض کی حالت بڑھ گئی ہے اور خصوصاً اگر مرض کا علاج ادویات سے ہوا ہے تو شفا زیادہ تر مشکل ہے + ایک مکان جسکو کہ آتش نے اچھے طور سے پکڑ لیا ہی وہ بچایا نہین جاسکتا اگر ایک دفعہ بھی بہت دور تک آگ پھیل گئی ہے +

میرے زیر علاج بہت سے مریض رہ چکے ہین جو کہ امراض حرام مغز (ریڑھ کا بانس) مین مبتلا تھے۔ مگر مین سب مریضونکو اچھا نہین کر سکا + بہتونکو اسی پر قناعت کرنی پڑی کہ اونکی افسوس ناک حالت مین بہتری واقع ہوئی۔ تکلیف کم ہوگئی + آخر[2] الذکر صرف وہی اشخاص ہوئے ہین جنہون نے اپنے جسم کو ادویات کے استعمال سے اسقدر بے حس کر دیا تھا کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ علاج کرنے سے بھی اونکا جسم پورے طور پر آرام ہونے کے قابل نہ تھا + مذکورہ بالا کو صاف کرنے کی غرض سے مین پھر اس موقع پر چند کیفیتین اُون لوگونکی پیش کرونگا جنکا کہ علاج میرے کارخانہ مین ہوا ہے +

پہلا واقعہ ایک ایسے نوجوان شخص کا ہے کہ جو حرام مغز کے مرض مین بہت سختی کیساتھ مبتلا تھا اور دونون ٹانگین

[1] یعنی مرض کی آخری حالت مین پہونچنے کو روکنے کی غرض سے + [2] یعنی جسمین کہ صرف تکلیف ہی کم ہوگئی اور آرام کلی نہین ہوا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکی مفلوج ہوگئی تھین + ایک سال سے زائد سے وہ ماہر[1] ان سے مشورہ لیتا رہا تھا۔ مگر کوئی نفع اور علاج سے حاصل نہ کیا تھا + اپنے پیرون سے وہ ذرا بھی حرکت نہ کرسکتا تھا۔ اور نہ وہ کھڑا ہوسکتا تھا۔ گو کہ عمر مین مریض ۴۴ سال تھا مگر مجبور الاچار بستر پر پڑا رہتا تھا یا اوسکو دائم المریض معذور شخصون کی کرسی مین بٹھا کر گھماتے تھے + اوسکا ہاضمہ اسقدر خراب تھا کہ اوس سے خراب ہو نہین سکتا + اوسکی انتڑیان اپنا فعل بلا خارجی مدد کے کبھی نہین کرتی تھین۔ پیشاب مریض کو بیخبری مین ہوجاتا تھا + جب اوسکو کرسی مین بٹھلاتے تھے تو اوسکی ٹانگین صحیح طور سے خود اوسکے بجاے کوئی دوسرا شخص رکھدیتا تھا +

میرے زیر نگرانی آنے کے بعد اوسکو ابتدا مین چار غسل ٹھنڈک پہونچانے والے روزانہ لینا پڑے اور غذا صرف خشک اور قدرتی کھانی پڑی + بوجہ ضعف ہاضمہ کے اگرچہ اول مہینہ مین بہت تھوڑی ہی ترقی معلوم پڑتی تھی۔ لیکن دوسرے مہینہ مین ہر شخص بلا شبہہ ترقی معلوم کرسکتا تھا + اور دو مہینہ کے بعد مریض پھر پیشاب کو روک سکا۔ اور اوسکی ٹانگین بھی اسقدر اچھی ہوگئی تھین کہ وہ اونکو تھوڑا تھوڑا سرکا سکتا تھا اور بغیر اپنے خدمتگار کی مدد کے تھوڑی دیر کے لیئے کھڑا بھی رہ سکتا تھا + نو مہینہ کے علاج نے اوسے ایسا کردیا تھا کہ وہ کمرے مین بلا مدد کے ذرا ٹہل سکتا تھا۔ اور اسکے بعد دو مہینہ مین اوسکو اپنی ٹانگون پر پھر پورا قابو ہوگیا + اوسکی ریڑھ کے بانس کی بیماری جس نے کہ یہ شکایتین۔ اوس بڑی اندرونی گرمی کی وجہ سے جو کہ مادہ فاسد کے اجتماع سے ہوئی تھی۔ پیدا کری تھین۔ ٹھیک ٹھیک اوسی طریقے سے اچھی ہوگئی جیسے کہ اور بہت سی بیماریان قابو مین آئی ہین +

اس وقوعہ سے بھی یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ پشت کی[2] جانب مادہ فاسد کے زیادہ جمع ہوجانیکا شفا کرنا کسقدر مشکل ہے + ابتدای علاج مین مینے خود اسکا مشکل سے خیال کیا تھا کہ مریض کی حالت بہتر ہوسکتی ہے۔ شفا کا تو ذکر ہی نہین تھا۔ کیونکہ ہاضمہ کمبختی سے بہت ہی زیادہ خراب تھا اور ابتدا[3] مین کچھ آثار بہتری کے ظاہر نہ کیئے تھے + بعد مین شفا محض اوس شخص کی عجیب وغریب ثابت قدمی کی وجہ سے ہوئی + اگر مریض نے میرا علاج اس سے پہلے سے شروع کرا ہوتا تو اوسکا ٹانگونکے اوپر سے اسقدر کلی اختیار نہ جاتا رہا ہوتا اور شفا بھی بہت زیادہ آسان ہوگئی ہوتی۔

---

[1] یعنی کسی خاص مرض کا علاج کرنیوالے۔ اس جگہ مرض فالج کے معالجہ کرنیوالونسے مراد ہے۔ [2] یعنی ان امراض کا شفا کرنا جو کہ پشت کی جانب مادہ فاسد کے جمع ہوجانے سے پیدا ہوتے ہین یعنی اس طرف کے مادہ فاسد کو نکالنے مین بہت مشکل پڑتی ہے۔ [3] یعنے ابتداے علاج مین ہاضمہ نے آثار بہتری ظاہر نہ کیئے تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرام مغز کی بیماری ۔ مسنون کی بیماریان

ایک دوسرا واقعہ جو کہ اب مین پیش کرونگا اسیکے برابر تعلیم بخش ہے + ایک جنٹلمین عمر ۴۰ سال کئی سال سے ۔ بلا کچھ بھی آرام پائے ہوئے ۔ حرام مغز کے زائل ہونے کی بیماری مین مبتلا تھا + مادہ فاسد کا بار اوسمین بہت زیادہ تھا اور وہ بہت دقت سے صرف چل سکتا تھا + اکثر اوقات اوسکو درد کمر (لمبیگو) اور دیگر سوی کے موافق چبھنے والے دردون کے حملے ہوا کرتے تھے + اوسکو کافی نیند نہین آتی تھی ۔ اکثر کئی کئی دن تک برابر ذرا بھی آرام نہ ملتا تھا + ہاضمہ غیر معمولی تھا اور عام حالت خراب تھی + شروع مہینون کے ہی علاج کا اثر عمدہ ہوا ۔ بے خوابی کو شفا ہوگئی اور مختلف قسم کے درد بھی اسیطور سے جاتے رہے + ہاضمہ نے بھی ترقی کری حالانکہ ٹانگین اب بھی بہت کمزور تھین + اسوجہہ سے مریض کو شفا کی کم امید تھی + بے خوابی اور دردون کو وہ خاص قسم کی خرابیان بالذات ہی سمجھتا تھا اور ہمیشہ اسی رائے پر قایم رہا کہ اونکا کوئی تعلق اوسکے مرض حرام مغز سے نہین ہے + چونکہ اس شخص نے میرے قواعد متعلق غذا کی پابندی کرنا بہت ہی مشکل جانا ۔ اوسنے دس ماہ کے بعد علاج ترک کردیا + اوسکی حالت جلد ہی زیادہ خراب اور بالکل مایوسی کی ہوگئی +

اس مریض کو اس بات کے تئین ایک بڑی کامیابی خیال کرنا چاہیئے تھا کہ اوسکی بیماری دوران علاج مین یہی نہین کہ بدتر نہوئی ہو بلکہ اوسکے ساتھ کی تکلیف دہ علامات ایسی جلد جاتی رہین + صبر کے ساتھ دیگر تکالیف بھی رفتہ رفتہ رفع ہوگئی ہوتین +

ایک اور واقعہ حرام مغز کے زائل ہونے کے متعلق دیکھو حصہ چہارم (رپورٹ ہائے شفایابی)

مسنون کی تکالیف ۔ مسون کی تکالیف عموماً مرض حرام مغز اور اوسکے متعلق پشت مین زیادہ مادہ فاسد ہونے کی وجہہ سے ہوا کرتی ہین + وے مرض کی ایک پرانی حالت کی طرف اشارہ کرتی ہین ۔ جسکا سبب کہ مثل دیگر تمام امراض کے پیڑو کا بہت زیادہ سوزش لیئے ہوئی ہونا ہے + معمولاً ہاضمہ اس قسم کے مریضونکا بھی بے قاعدہ ہوا کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیڑو کے اندر رسولیونکا بنجانا - جوکہ لازمی علامت بہت زیادہ مادہ فاسد کے موجود ہونیکی ہی - اس امرکا ایک ثبوت ہی کہ قوت زندگی اور شفا ہونیکی قوتِ جسمانی بہت ہی کم درجہ کی ہوگئی ہوگی +

اسکو بھی مین ایک نظیر کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا جوکہ اپنے مطب سے مینے لی ہے +

ایک نوجوان آدمی ۱۷ سال کی عمر کا جو ایام طفولیت سے خرابی ہاضمہ مین مبتلا رہا تھا مجھ سے صلاح لینے کو آیا + اوسنے مجھ سے بیان کیا کہ عمر کے گیارہوین سال سے اوسکو بواسیر کے مسّون کی اور آنتون سے خون نکلنے کی تکلیف ہوگئی تھی - جس نے اوسکو بہت دُکھ دیا تھا + پندرہوین سال عمر مین بواسیر اور بواسیر کے مسّے درجہ بدرجہ جاتے رہے - مگر جیساکہ اوسنے پھر بیان کیا - بہت ہی شدت کے دردہاے سر مین جنپر کہ کسی علاج کا اثر نہوا مبتلا ہوگیا + آخرش اوسکے سر کے پیچھے کی جانب سخت رسولیان قد مین ہیزل نٹ[۵۱] کے موافق دکھلائی دینے لگین اور چھونے سے معلوم ہوسکتی تھین اوسکے ساتھ ہی اوسکا کل سر شکل مین تبدیل ہونے لگا اور قد مین بڑھنے لگا - مناسبت درمیان سر اور جسم کے صاف طور سے تغیر ہونے لگی + ہر شخص کو جسنے کہ اوس نوعمر لڑکے کو دیکھا تھا یہ صاف معلوم ہوتا کہ سر مین کچھ مادہ جوکہ وہان نہین رہنا چاہیئے اور جوکہ پیشتر سے اوسمین نہین تھا ضرور موجود ہے + لیکن کسیکو خیال نہ تھا کہ جسم کے اندر بواسیر کے مسّونکا گچھا اب زیادہ سخت اور زیادہ دبی ہوئی شکل مین ہوکر سر مین چلا گیا تھا - اور بطور سل کی رسولیونکے ظاہر ہوا + ہر شخص جوکہ میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن سے واقف ہے اوسکی سمجھ مین یہ علامات قدرتاً آسانی سے آوینگی + شدت کے دردہاے سر ہی کافی ثبوت عمیق سبب کی موجودگی کا تھے + بدقسمتی سے یہ کسی نے نہ جانا + اپنے نوعمر بیٹے مین بیچاری مان نے وہی ہیبت ناک مرض دیکھا جسنے کہ اوسکے باپ کو ۳۹ سال کی عمر مین اوٹھا[۵۲] لیا تھا + کسی طرح کے طریق علاج نے جنکی کہ آزمایش کیگئی مرض کو کچھ بھی فائدہ نہ بخشا - اور وہ نوجوان شخص بوجہہ دردہاے سر کے آخرش کام کرنیکے قابل نرہا اور اکثر بیہوشی کے دورے اوسکو پڑنے لگے + ایسی لاچاری کی حالت مین

۵۱ ہیزل نٹ ایک انگریزی جنگلی پھل ہے جوکہ بیضہ کبوتر کے قد کے برابر ہوتا ہے - ۵۲ یعنے اسے دنیا سے اُٹھا لیا تہا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرام مغز کی بیماری مسّوں کی بیماریان

اوسکی مان اوسکو میرے پاس لائی + چونکہ اجتماع مادّۂ فاسد پشت کی جانب تھا سوزش دماغ کے ہوجانے کا ہر روز احتمال تھا + میرے نسخے یہ تھے - مجوزہ پرہیزی غذا - ٹھنڈک پہونچانے والے فریکشن باتہر - اور بہت سی محنت + اور انپر عمل کامیابی کے ساتھ کیا گیا + پہلے ہی ہفتہ مین دردہاے سر دور ہوگئے + سل کی گومڑیان جو سر مین تھین اونکے منتشر ہونے کے دوران مین ہی درد تھوڑے عرصہ کے لیئے پھر ہونے لگتے تھے + ہاضمہ اور بھوک بہت قابل اطمینان طریقہ مین ترقی کرنے لگی + علاج کے دوسرے مہینہ کے اختتام کے قریب اون رسولیون مین جو کہ سر پر صاف معلوم ہوتی تھین ایک قسم کی کمی معلوم دکھائی دینے لگی + سر کے اندر کی رسولیان بھی ساتھ ہی ساتھ کم ہوئین اور سر بمقابلہ پہلے کے چھوٹا معلوم ہونے لگا + دیگر دو مہینو نمین رسولیان اور بھی کم ہوگئین - اور نصف سال مین اونکا کوئی نشان بھی نرہا +

ظاہرا بجانب خرابی ایک تبدیلی دفعتًا واقع ہوئی + جیساکہ اوسکی مان کا بیان ہے - اُسکے بیٹے کی طبیعت ایک دن قبل سے خراب تھی - مسون کی تکلیف جو برسون گذرے کہ جاتی رہی تھی - اب پھر ویسی ہی بُری حالت مین ظاہر ہوئی + بیقرار والدہ کو یہ سمجھایا کہ یہ لابدی ہے + علاج کے اوس اثر کی وجہ سے جو کہ بیماری کو جڑ سے نکالنے کا اسمین ہے - سر کے اندر کی سل کی گمڑیان اوسجگہ سے جسم مین لائی گئین اور پھر انہون نے مسّون کے ایک گچھے کی شکل اختیار کرلی - اور یہ درحقیقت گمڑیون کے سر مین ظاہر ہونیکا سبب تھا + اس شفا کرنے والے نازک وقت کے آنے سے اوسکے لڑکے کے دماغ کا زائل ہونا صحت ہوگیا تھا اور اسی طرح سے اب یہ ضروری تھا کہ مسّونکی شکایت سے اوسکو آزاد کیا جاوے جو کہ[۵۱] دماغ کے زائل ہونیکے مرض کی ایک شروع کی منزل تھی + اس تشریح نے اوس عورت کے شکوک رفع کردیئے اور علاج بہت کامیابی کے ساتھ جاری رکھا گیا + ایک سال کے بعد بواسیر کے مسّے بھی پورے طور سے جاتے رہے اور وہ نوجوان آدمی پھر تندرست ہوگیا +

اور زیادہ کیفیتین شفایابیونکی حصہ چہارم مین دستیاب ہونگی +

[۵۱] مطلب ہے دردہاے سر سے جنکا ذکر ہورہا ہے + [۵۲] یعنی مسّے بواسیر کے جنکی وجہ سے کہ انجام کار دماغ زائل ہونا شروع ہوگیا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرگی کے دورے - اگورے فوبیا

وہ بیخبری سے آنے والی سخت شکایت جوکہ جسم انسانی پر حملہ کرتی ہے - وہ بیماری کے غلبے جو عموماً مرگی کے نام سے جانے گئے ہین اور جوکہ جسم پر قبضہ کر لیتے ہین - یہ کیا تو اون امراض کے ہی محض انجام ہین جوکہ مسلسل طور پر ہوجا چکے ہین اور دبا دیئے گئے ہین یا اون موروثی خرابیون کے نتائج ہین جنکا کہ بسا اوقات پدر کی نوجوانی کی بیوقوفیون سے سلسلہ ملتا ہے + حالت آخر الذکر مین - ادویات کے ذریعہ آلہ تناسل کے مرض کے علاج نے مادّہ فاسد کو جسم مین واپس گھسا دیا ہے - نتیجہ یہ کہ ایسے مرض کا مادّہ والدین کے جسم مین اکھٹا ہوگیا (دیکھو صفحہ ۱۸۸) + اس مادّہ کا بچہ کے جسم مین منتقل ہوجانا اوس مرض کی بنیاد ہے جسکو ہم دورے[1] کہتے ہین +

اپنے دوران مطب مین مین نے بیشمار مریضان مرگی کا تعجب انگیز کامیابی کے ساتھ علاج کیا ہے + مینے بہت کرکے دیکھا ہے کہ بیخبری لانے والے مرگی کے دورے اوس جوش کھائے ہوئے مادّہ فاسد کے جوکہ معدہ مین بڑھ گیا ہے - اتفاقیہ اوبال سے کچھ[2] زیادہ نہین ہین + بہت سی حالتون مین یہ جوش کے اوبال ٹانگون مین جاتے ہین صرف اوسکے بعد اوپر کو زور کرتے ہین + دفعتاً جوش آنے سے بہت لوگ گویا کہ گرنے کے قبل اکثر چکر کھاتے ہین - اور پھر بہت سے لوگ جو ہین کہ سر کی طرف جوش اوٹھتا ہے بیہوش ہوجاتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین +

جسم کے اندر کی ان کارروائیون کو کوہ آتش فشان کے پھٹنے سے مشابہت دے سکتے ہین جس مین کہ پھیلتی ہوئی ہوائین اور مادے جو زمین کے اندر جمع ہوگئے ہین دفعتاً نکلنے لگتے ہین + بعد پہاڑ کے پھوٹ نکلنے کے کچھ

---

[1] یعنی مرگی کے دورے + [2] یعنی یہ دورے کیا ہین گویا اوس مادّہ فاسد کے جوکہ معدہ مین جمع ہوگیا ہے اور جوش مین آرہا ہے اتفاقیہ اوبال ہین - کچھ کم و بیش اس سے نہین ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرگی کے دورے - اگورے فوبیا

عرصہ تک خاموشی قایم رہتی ہی جبتک کہ بوجہ کارروائی کمسچن[۱] - ڈی کمپوزیشن[۲] - اور ریفارمیشن[۳] کے اندرون زمین تیار ورنہ پیدا ہو + مرگی کے دورون کی بھی کارروائی ایسی ہی ہوتی ہی + پیٹ کے اندر مادّہ فاسد جمع ہوجاتا ہی اور متواتر گو کہ آہستگی کے ساتھ جوش کھاتا ہی اور ساتھ ہی مین ہوائین اور تناؤ بڑھتا جاتا ہی + چونکہ مادّہ فاسد کے جمع ہونیکا مقام محدود ہی اسلیئے بوجہ متواتر جوش کے تناؤ بھی متواتر بڑھتا جاتا ہی + آخر کار ایک قسم کا چڑہاؤ ہوتا ہے جس سے کہ دورے پڑتے ہین اور بوجہ دماغ پر دباؤ ہونے کے دماغ کے افعال بند ہوجاتے ہین + جبکہ جوش اور اوسکے ساتھ کے دباؤ جاتے رہتے ہین تو ہوش واپس آجاتا ہے اگرچہ کل جسم ایسے صدمہ کے بعد کم و بیش نڈھال ہوجاتا ہے +

یہ بہت افسوس کی بات ہی کہ پیشہ طبابت مرگی کے شفا کرنے مین ناقابل ہی اور اس سے بھی زیادہ یون افسوس ہوتا ہے کہ آجتک یہ اسکی ماہیت کو بھی نہین جانتا + بہت کرکے یہ اس مرض کو ایک اعصابی خرابی سمجھتا ہی + اور خیال نہین کرتا کہ یہ تمام اونکے خیال مین لاعلاج اور بعید الفہم خرابیان خصوصاً اس ہی کا کام ہین یعنی غلط راہ چلنے والے علم کا ثمرہ ہی اور غلط مشورہ تندرستی کی حفاظت کی نسبت اور استعمال مضر ادویات مثلاً پوٹاسیم برومائڈ وغیرہ کا پھل ہی +

بلحاظ مریض مین مادہ فاسد کی موجودگی کے طریقہ شفا مرگی مین بہت مختلف ہوتا ہی + بعض شخصونکی حالت مین علاج شروع کرنے کے بعد دورے بہت جلد کم ہونے لگتے ہین - بعضونکی حالت مین وے اولاً جلد جلد ہوتے ہین + بوجہ اون تبدیلیون کے جو کہ جسم مین ہوتی رہتی ہین یہ عارضی علامات بہت زیادہ واقع ہوتی ہین - مگر جو ہین کہ مادہ فاسد خارج ہوجاتا ہی وے رفتہ رفتہ یا دفعتاً غائب ہوجاتی ہین + وے دمبدم کمزور ہوجاتی ہین یہان تک کہ محض غشی یا دوران سر یعنی گھومنی ہونے لگتی ہین - جو کہ علاج کے جاری رکھنے پر بالکل غائب ہوجاتی ہین + مریضون کو مشورہ دینے مین پس یہ بہتر ہے کہ اونکی توجہ اوس طریقہ پر جو شفا غالباً اختیار کرے گی دلادی جاوے + اور یہان پھر میرا سائنسن آف فیشیل اکسپیریشن بہت عمدہ وسیلہ اون نازک

---

[۱] لفظ انگریزی ہی کسی شی کے جلنے کی مثل کارروائی کو کہتے ہین خواہ یہ کارروائی آتش کے ذریعہ سے ہو یا کسی اور طریقہ مین حرارت کے بڑہنے سے ہو +

[۲] یہ بھی انگریزی لفظ ہی کسی شی کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہونیکی کارروائی کو کہتے ہین مثلاً جب کوئی شی سڑتی ہی تو اسکے اصلی اجزا علیحدہ علیحدہ ہوجاتے ہین + [۳] یہ بھی انگریزی لفظ ہی علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوئے اجزا سے اونکے آپسمین ملکر پھر کسی اشیا کا بنجانا انگریزی مین ریفارمیشن کہلاتا ہی + [۴] مراد ہے عارضی علامات سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوقات کو قبل سے دریافت کر لینے کا ہے جو کہ خاصکر مولو کے بہت زیادہ موجود ہونے کی حالت مین روکے نہین جا سکتے +

پس ہم یہ بات معلوم کرتے ہین کہ مرگی کے شفا ہونیکا انحصار مریض کے اندر مادہ فاسد کے موجود ہونے کی حالت پر ہے + قریب قریب سب حالتون مین میرے طریقہ علاج نے شفا بخشی + بعض حالتین وقت طلب یا لا علاج اوسوقت رہی ہون جس وقت مین کہ مریض کی حالت بہت مزمن ہو گئی ہو۔ اور جب کہ جسم کو خصوصاً ہاضمہ کو بوجہ مروجہ ادویات مثلاً بروماٹن بہت ہی سخت نقصان پہونچا دیا گیا ہے + ایسے مریضون مین سلسلہ ہاے اعصاب و دماغ مین ایسی بہت زیادہ خرابی آجاتی ہے کہ مادہ فاسد کو وہ واپس لا سکنے کے قابل نہین رہتے + میرے دار الشفا مین چند بیمار ایسے سخت رہے ہین کہ جنکو میرے طریقہ پر بہت ہی ہوشیاری سے برسون تک علاج کرنا پڑا قبل اسکے کہ دورے بند ہوئے + دورونکے بند ہونیسے یہ خیال نہین کر لینا چاہیئے کہ انسے ہمیشہ یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کا مادہ فاسد دور ہو گیا + اسکے بالکل دور کرنیکے لیئے اکثر اور بھی زیادہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

نیشنل میڈیکل کمیشن کی رپورٹ بابت ۱۸۸۹ء کے مطابق ملک سیکسنی مین تعداد ایسے مدرسہ جانے والے بچون کی جنکو مرگی کا عارضہ تھا آخر سال مین ۷۹۵ تھی۔ یا ۱۳ ہر دسہزار بچون مین + پس مصیبت زدہ انسانون کی بہتری کے لیئے اس بات کی زیادہ آرزو ہے کہ اس نئے علم علاج کے مطابق کامیابی کے ساتھ معالجات کا اعلان اون لوگون مین اور زیادہ ہو جاوے جو کہ باوقعت معزز اور سند یافتہ ہین +

مین اسموقع پر بھی ایک علاج کا جو کہ مین نے کیا تھا اس مضمون کو عمدہ طور سے سمجھانے کے لیے ذکر کرنے سے باز نہین رہ سکتا +

ایک ۱۹ سال عمر کی لڑکی چھ سال تک مرگی کے عارضہ مین مبتلا رہی تھی + ہر ہفتہ مین اوسکو کم سے کم دو حملے اس مرض کے ہوتے تھے + اوسکا ہاضمہ بیحد خراب تھا۔ اور اوسکو حیض بھی بالکل بیقاعدہ ہوتے تھے + سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد اوسکو ایکمرتبہ بھی مناسب طور سے اجراء حیض نہین ہوا تھا کبھی تو بالکل حیض نہین ہوتے تھے اور کبھی بار بار ہوتے تھے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرگی کے دورے۔ اگورے فوبیا۔

اپنے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ کلوروٹک[1] تھی اور طبیعت مائل بطرف سل تھی + اوسکا سر اوسط سے زیادہ بڑا تھا + حالت مادہ فاسد کی موجودگی کی اچھی تھی پس مین اوسکو کامیابی کی اچھی امید ہونے کا یقین دلا سکا + تاکہ اوسکو طریقہ شفا کے سمجھنے مین غلطی نہو مین نے اوسکی توجہہ اس بات پر دلائی کہ ممکن ہے کہ بیماری کے دورے اول دو ہفتون مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ ہوون لیکن رفتہ رفتہ وہ کم ہوجاوین گے اور آخرکار بالکل بند ہوجاوینگے میرے قدرتی وسائل علاج نے میرا اس معاملہ مین بھی ساتھ دیا + لیکن اسٹیم باتھ سے جیساکہ اکثر مرگی کے مریضون مین پرہیز کرنا پڑتا ہے پرہیز کیا گیا - تین ہفتہ مین مریضہ کل دورون سے آزاد ہوگئی +

شفا نے بالکل وہی راستہ اختیار کیا جو کہ مینے پیشتر سے جان لیا تھا + اول دنون مین دو تین یا اوس سے بھی زیادہ دورے ہوئے + بعد سولہ روز کے یہ دورے حالت دردسری اور بیہوشی مین تبدیل ہوگئے - اور آخرش بالکل بند ہوگئے + محض بباعث اسکے کہ مریضہ کے ہاضمہ نے خوش قسمتی سے تعجب انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کری اور اوسکا اجراء حیض جلد ٹھیک ہوگیا - اسقدر جلد کامیابی کا ہونا ممکن ہوا تھا + بہت سی حالتون مین اسقدر جلد شفا نہین ہوسکتی + جلدی شفا کا باعث اس موقع پر مریضہ مین مادہ فاسد کی موجودگی عمدہ جگہہ ہی کہی جاسکتی ہے + دیگر مرگی کے مریضون نے جنکا مین نے علاج کیا ہے اس سے دوگنا سہ گنا - یا اور زیادہ گنا وقت آرام ہونے مین لیا ہے (دیکھو رپورٹ ہای شفایابی حصہ چہارم)

اگورے فوبیا وہ حالت ہے جس مین کہ لوگ مبتلا ہوکر کسی چوڑی اور کشادہ جگہہ سے نہین گذر سکتے + یہ مرض بھی مادۂ فاسد کے جسم مین موجود ہونے سے پیدا ہوتا ہے + اندرونی تناؤ جسم کا اس امر کے لایق نہونے سے کہ بیرونی ہوا کے دباؤ[2] پر کافی اوسکے برعکس دباؤ ڈال سکے یہہ حالت واقع ہوتی ہے + یا یہ وجہہ ہو کہ بعض اندرونی اعضا پر یہ بہت زیادہ دباؤ ڈالتا ہے + جتنی کہ زیادہ ہلکی اور زیادہ صاف

[1] یعنے مائل بہ مرض کلوروسیس + [2] یعنے جو کہ جسم پر بیرونی ہوا کا دباؤ پڑتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا ہوگی اوتنی ہی زیادہ تکلیف ایسے شخصون[۵۱] کو معلوم ہوگی + میرے زیر علاج ایسے مریض لوگ رہچکے ہین جو کہ صرف مکانات کے قریب قریب ہی بلا گرے ہوئے چل پھر سکتے تھے + اسکی وجہ یہ ہے کہ وہان[۵۲] ہوا بمقابلہ وسط گلیارہ کے زیادہ بھاری ہوتی ہے اور اگرچہ فرق بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن تو بھی مریض کے معلوم کرلینے کے لیئے کافی ہوتا ہے جہان کہین کہ ہوا زیادہ ہلکی اور زیادہ صاف ہوتی جاتی ہے مریضون کو بے چینی اور تکلیف ازحد معلوم ہوتی ہے + اندرونی دباؤ اونکو تمام سہارے[۵۳] سے محروم کردیتا ہے +

یہ خرابی مثل سل اور سرطان کے ہمیشہ دیگر پیشتر کی ہوگئی ہوئی بیماریون کی آخری حالت ہے - خواہ یہ براہ راست ظاہر ہو یا برعکس اسکے وراثتاً پہونچکر + آیا کوئی مریض صحت پاویگا یا نہین - اسکا انحصار کلیتاً اوسکی حالت اور موجودگی مادۂ فاسد پر ہوتا ہے + بہرکیف مرض کا جڑ سے آرام ہونا صرف میرے ہی علاج سے ہوسکتا ہے جو کہ سبب کو دور کردیتا ہے + یہ سچ ہے کہ شفا ہونے مین اکثر بہت عرصہ درکار ہوتا ہے +

---

۵۱ یعنے اس مرض مین مبتلا شخصونکو + ۵۲ یعنے مکانات کے قریب مین + ۵۳ یعنی اندرونی دباؤ اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ باہر کی ہوا کا دباؤ اونکے گرنے کو روک نہین سکتا اور باہر کی ہوا کے دباؤ کا سہارا بالکل جاتا رہتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انیمیا یعنی کمی خون یعنے تعدیم الدم - کلوروسس[۵۱]

ہر درجہ کی سوسائٹی سے آجکل ہم کمی خون اور کلوروسس کی شکایت سنتے ہین - نہ تو غربا - نہ اُمرا - اور نہ جوان - اور نہ بوڑھے ان شکایات سے بچے ہوئے ہین اگرچہ جنگ[۵۲] گاہ مین پورا ایک لشکر کا لشکر ادویات کا موجود ہے + یہ اونچے درجے ہی کے لوگ ہین جو کہ بہت زیادہ ڈاکٹری امداد پاکر ان ادویات کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہین - خصوصاً اوس شکل مین جو کہ بہت غذائیت پہونچانے والی غذا کہلاتی ہے - مثلاً انڈے - گوشت - شوربا - شراب اور بیئر وغیرہ وغیرہ

نئے زمانہ کا علم ڈاکٹری اوس بڑی ترقی کا زعم کرتا ہے جو کہ اوس نے حاصل کری ہے - علم کیمیاگری و علم موجودات - ہر اشیاء خوردنی مین پرورش کرنے کی قوت کے ٹھیک ٹھیک جان لینے اور جسم انسانی پر اونکا اثر دریافت کرنے کا دعوے کرتے ہین + تاہم باوجود علمی آگاہی کے - خرابیان[۵۳] ذرا بھی کم نہین ہوتی ہین - بلکہ دمبدم زیادہ پھیلتی جاتی ہین + اون سے کمزوری - ضعف - اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور خواہش نفسانی اعتدال سے زیادہ ہوجاتی ہے + وے والدہ مین مناسب مقدار دودھ کا اوترنا بند کرتی ہین - اور قصہ کوتاہ - لوگون کو جسمانی اور دماغی طور سے ناقابل بناتی ہین - ناقابل کام کرنے مین اور بات کے سوچنے مین + دے ضرورت سے زیادہ تُنک حواسی - تکان اور پانؤن مین بھاری پن اور پٹھون مین درد پیدا کرتی ہین + بھوک بھی جاتی رہتی ہے اور انتڑیان ٹھیک طور سے کام نہین کرتین +

ان امراض کے بارہ مین پیشہ ڈاکٹری کونسی جگہ اختیار کرتا ہے + کیمیاگری کے ذریعہ اشیا کے جزو علیحدہ علیحدہ کرنیکے علم کی تقویت رکھکر ڈاکٹر لوگ گوشت کے مقطرون کا استعمال بتلاتے ہین جنمین کہا جاتا ہی کہ وہ تمام اجزا شامل ہین جو جسم کے

---

۵۱ یہ بھی ایک قسم کی کمی خون ہی جو کہ عورات کو حیض کے فتور سے ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر مین ہوتی ہے - جلد کا رنگ سبز یا زرد سبزی مایل ہوجاتا ہے + ۵۲ یعنی بیماریون سے لڑنے کے لیئے ادویات کا لشکر امراض کی جنگ گاہ مین موجود ہے +

۵۳ یہ خصوصاً وہ بیماریان ہین جنکا اس باب مین ذکر ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنانے اور قایم رکھنے کے لیئے ضروری ہین + وے ایک اچھی مقدار غذا کی کھانا بتلاتے ہین - وے گولیان - پڑیان - کونین - اور فولاد کو اوسکی مختلف شکلون مین نسخون مین تجویز کرتے ہین + اور اس علاج کا نتیجہ کیا ہوتا ہی عموماً ٹھیک برعکس اوسکے جو کہ[1] مطلوب ہی + خون اور بھی کم ہوجاتا ہی - مریض زیادہ کلوروٹک[2] ہوتا جاتا ہی - اور دوسری تکالیف اوسکے ساتھ اور پیدا ہوجاتی ہین - خاص سبب جسکا کہ خلاف قدرت علاج بہ ادویات ہی + اگرچہ یہ تعجب انگیز معلوم ہو مگر یہ آجکے دن ایک امر واقعی ہے کہ ہم نوزائیدہ بچونکو بھی بیماری کمی خون مین مبتلا دیکھتے ہین +

ان باتونکے دیکھنے سے ہم اس نتیجہ کو پہونچتے ہین کہ موجودہ زمانہ کا علاج اور غذا ان امراض کے لیئے ٹھیک[3] نہین ہین + یہ بھی تسلیم کرلینا ہوگا کہ کیمسٹری غلطیونکے روکنے کے قابل نہین ہی جبکہ یہ زندہ جسم کے اندر کی کارروائیونمین دست اندازی کرتی ہی + ہمارے تجربہ کی رو سے جملہ قسم کے مصنوعی مقطرات اور مصنوعی طیار کی ہوئی اشیا جو مریض کے کھلانے مین استعمال کیجاتی ہین - بہت ہی مشکل سے ہضم ہوتی ہین اور درحقیقت اکثر بالکل ہضم نہین ہوتین + قدرتی حالت مین کھانے جو پکانے اور مصالحہ جات کے ذریعہ سے تبدیل نہین کیئے گئے ہین ہمیشہ سب سے جلد ہضم ہوجاتے ہین +

میرا نیو سائینس آف ہیلنگ یعنی نیا علم شفابخشی ایک بالکل مختلف علاج ان امراض کا بتلاتا ہے + ظاہری علامات انیمیا اور کلوروسس کی ہمکو اونکی ماہیت کا کچھ بھی صاف حال نہین بتلاتی ہین + ہم اس امر کو جانتے ہین کہ تندرست جلد کا رنگ کبھی زرد مثل کمی خون کے مریض کی رنگت کے نہین ہوتا ہے - نہ وہ کبھی بہت زیادہ - سُرخ - زرد - یا بھوری ہوتی ہے - بلکہ ہمیشہ نم اور گرم رہتی ہے + تندرست خون رنگ مین کھلا ہوا سُرخ اور پتلا ہوتا ہے - خون جسمین کہ مادہ فاسد بھرا ہے برخلاف اوسکے زیادہ کالا قریب قریب سیاہ - گاڑھا اور نصف جما ہوا ہوتا ہے + مزید بران جبکہ مادّہ فاسد بہت زیادہ موجود ہوتا ہی تو خون کی رگین قدرے پھیلجاتی ہین اور زیادہ سے زیادہ مقدار خون کی بھرنے کے لیئے تھیلے بنجاتے ہین - یہ پھیلاؤ بوجہ متواتر تناؤ اور اندرونی دباؤ کے جو مادہ فاسد کی موجودگی کی حالت مین ساتھ ہی ساتھ ہوا کرتا ہی - رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہی + پس تمام اشخاص مین جو کلوروسس اور انیمیا مین مبتلا رہتے ہین ہم سوائے زرد رنگ کی جلد کے سیاہ رگین بھی بہت

[1] یعنی بالکل اسکے برعکس نتیجہ نکلتا ہی جو کہ چاہتے تھے کہ نکلے + [2] یعنی کلوروسس زیادہ دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی + [3] یعنی صحیح علاج اور صحیح غذا نہین ہوسکتی ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انیمیا یعنی کمی خون یعنی تعدیم الدّم - کلوروسس

نمایان پاتے ہین + تندرست نسین جنمین کہ تندرست اور آسانی سے بہنے والا خون بھرا ہوتا ہی جلد مین سے تھوڑی سی ہی چمکتی ہین - بہر نمط وہ نیلی رنگت اور تناؤ ظاہر نہین کرتین جو کہ مریضان متبلاء مرض کلوروسس کی حالت مین اونمین ظاہر ہوتا ہے + اور ایسے شخصونکی حالت مین ہم جلد زرد رنگ کی مرجھائی ہوئی اور سست پاتے ہین جو کہ اکثر موم کی سی رنگت کی زرد مائل بہ سبز ہوتی ہی + پھر کمی خون کے دیگر مریضون مین چہرہ سرخ اور رنگ تازہ ہوتا ہی - لیکن باوجود اسکے کمال ناقابلیت - کمزوری اور کیلاوس کا بننا ناکافی ہوتا ہی + بوجہ ظاہری تندرستی کے ڈاکٹر لوگ اس حالت کو "خیالی مرض" کہتے ہین + انیمیا اور کلوروسس مین ہمیشہ اندرونی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی اور بیرونی سردی معلوم ہوتی ہی + اوران امراض کی یہان ہی ہمکو تشریح ملتی ہے[1] جو مثل جملہ دیگر مزمن امراض کے پوشیدہ اندرونی بخار کو بتلاتے ہین +

ناقص ہاضمہ بشمول ناکافی فعل جلد و پھیپھڑونکے یعنی اچھی غذا اور ہوا کی کمی ہی ان امراض کے خاص اسباب ہین + ناقص ہاضمہ کی وجہ سے مادہ فاسد یا غلیظ مادّہ کے ٹکڑے جمع ہوجاتے ہین اور زیادہ گرمی اور تناؤ غیر تندرست جسم مین پیدا کرتے ہین + بحالت جوش بشکل ہوا سے تمام جسم مین گذرتے ہین اور خصوصاً جسم کے سرون مین یعنی ٹھیک کھال کے نیچے یا کھال کے اندر + کھال مین باریک سے باریک خون کی نالیین اسطور سے رفتہ رفتہ رُک جاتی ہین - خون اون تک پہونچنے کے قابل نہین رہتا پس وہ گرمی کا احساس نہین ہوتا جو کہ تندرست جلد مین ملتا ہی + جلد برخلاف اوسکے زرد اور مرجھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے +

پس یہ ناقص ہاضمہ ہی جسپر کہ انیمیا اور کلوروسس کا الزام دینا چاہیئے + پھیپھڑون کی سستی معہ اسکے نتائج کے ایک دوسرا سبب ہے جو تازہ اور تندرست ہوا کی کمی کے باعث ہوتی ہے + بدقسمتی سے وہ خوف جو حکماء لوگ ٹھنڈ لگ جانے کا دلاتے ہین بہت سے آدمیون کو اپنے کمرون کو مناسب طور سے ہوادار بنانے سے روکتا ہے اور پس اسکے قابل ہے کہ خراب ہوا کے نقصان رسان اثرونکو اور بھی

[1] اشارہ ہے طرف اون امراض کے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت زیادہ کارگر ثابت کرے + مدرسہ ادویات کے لوگ خوب جانتے ہین کہ یہ پھیپھڑے ہی ہین جو تازہ ہوا سے سانس لیکر خون کو نیا کرتے رہتے ہین - تاہم بیماری کی حالتون مین مریض کو اوسکے کمرے ہی مین محدود رکھنے کی اور اوسکو تازہ ہوا لگنے سے ہر طرح بچنے کی ہدایت کرکے غلطی کرتے ہین + بلکہ یہ[1] بھی جو کہ علاج بہ ادویات کے طریق کے نقص کو ایسے صاف طور سے بیان کرتی ہے تشریح طلب ہے +

الوپیتھی جو کہ مرض کے اصلی سبب کو نہین شناخت کرتی - مادّۂ فاسد کو جسم سے نکالنے کی کوئی کوشش نہین کرتی - بلکہ مرض کی علامات کو محض دبانے کی کوشش کرتی ہے + یہ ہر بیماری کو ایک حالت مزمن مین تبدیل کردیتی ہے - جسکو کہ میرے علم سے عدم واقفیت رکھنے والے نہین جان سکتے - اور اسیکو "شفا" بتلایا جاتا ہے + لیکن جیساکہ ہم معلوم کرینگے یہ شفا محض نمایشی ہی ہے واقعی نہین ہی + بدقسمتی سے اسوقت تک کسی کے قبضہ مین یقینی اور بے خطا طریقہ ان نمایشی شفاؤن کے دریافت کرلینے کا نہین رہا ہے + بہرکیف اب ہمارے پاس سائنس آف فیسیشل اکسپریشن موجود ہے جو کہ اس طریقہ علاج کے ہر ایک شاگرد کو اس بات کے پہچاننے کے قابل کرتا ہے کہ آیا شفا واقعی ہوئی ہے یا نہین +

جبکہ خلاف قدرت ادویات کمئی خون اور کلوروسس کے آرام کرنے مین استعمال کیجاتی ہین تو معدہ اور بھی زیادہ ناقابل ہضم مادّہ سے بھر دیا جاتا ہے اور حالت زیادہ خراب کردی جاتی ہے + یہ امراض مادۂ فاسد کے جسم سے خارج کردینے سے اچھے کیئے جاسکتے ہین لیکن ادویات سے کبھی نہین + ادویات سے جنمین کہ وہ عزیز دوا بھی مرض اینیمیا کی یعنی فولاد شامل ہی - معدہ جلد ایسا کمزور ہوجاتا ہے کہ مریض کو بالکل بھوک بجز بہت مصالحہ دار اور تیز اور ترش غذا کے کھانے کے نہین لگتی + مگر ہمکو یقین ہے کہ اس قسم کے کھانے ایسے ہی اچھے ہین جیسے کہ بالکل غیر ہضم ہونیوالے کھانے - اور طبیعت کو صرف رغبت دلا دینے کا ہی کام کرتے ہین

[1] یعنے غلطی جسکا ذکر ابھی آیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انیمیا یعنے کمی خون یعنی تقدیم الدّم۔ کلوروسس

یہانتک کہ صحیح بھوک لگنی بند ہوجاتی ہی + تب ڈاکٹر ایک بہت ہی بڑی مقوی غذا یعنی پرورش کرنے والی۔ شراب ہائے گوشت۔ انڈے تجویز کرتے ہین۔ اور مدد کے لیئے پہلے سے اور بھی زیادہ تیز ادویات دیتے ہین + اسکے بعد مریض آخرش پہ دیکھکر کہ اوسکے طبیب اوسکو کچھ نفع نہین پہونچاتے۔ ناامید ہونے لگتا ہی اور صرف اُسوقت۔ جبکہ بدقسمتی سے وہ ایسی خراب حالت مین ہی۔ عموماً میرے مشورہ کا خواہشمند ہوتا ہی + میرے علاج مین اول ہی ہفتہ معمولاً میرے مریضون کی آنکھین کھول دینے کے لیئے کافی ہوتا ہی کہ وہ غلطی مروجہ علاج ڈاکٹری کی دیکھ لین۔ اور علاج مین کامیابی کا نتیجہ اونکو آخرش میرے نیو سائنیس آف ہیلنگ کا سرگرم پیرو کار بنا دیتا ہے +

جو ہین کہ مادہ فاسد جو کہ مسامات کو بند کیئے ہوئے اور دوران خون کی روکے ہوئے ہے۔ دور کر دیا جاتا ہی خون پھر جسم کی سطح تک گردش کرنے لگتا ہے جسم مین گرمی پھر لاتا ہے۔ اور اوسکو صحیح رنگ اور نرم حالت پر پھر پہونچا دیتا ہے +

آسانی سے ہضم ہونیوالی اور غیر محرک غذائین جنکے استعمال کی مین ہدایت کرتا ہون وہ مریضان انیمیا (کمی خون) اور کلوروسس کے لیئے خصوصاً موزون ہین +

مین پھر کہتا ہون کہ تازہ۔ قدرتی ہوا جیساکہ میدان مین یا ہمارے کمرون مین جبکہ کھڑکیان کھلی ہوئی ہون ملتی ہی مثل پانی کے قدرتی طور سے اوس کیوری ٹو کرائی سس کو جو کہ نیچر ہمارے جسم مین پیدا کرتی ہی امداد پہونچانیکی قوت رکھتی ہی + بدقسمتی سی ہماری حکماے صادق ٹھنڈ کے خطرہ سے بچنے کے خیال سی ان دو اشیاے ضروری یعنی تازہ ہوا اور سرد پانی کے استعمال کو منع کرتے ہین۔ یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ وہ کسقدر کم زکام کی ماہیت کو سمجھتے ہین + بغیر عظیم نقصان جسم کو پہونچاے ہوئے۔ زکام کو پورے طور سے آرام کرنیکے قابل نہو کرے سب سے پہلے اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ انکے اظہار کو روک دیا جاوے۔ اور اس مقصد کے حاصل کرنے مین اون وسائل کو استعمال مین لاتے ہین جو کہ جسم مین طبیعت کے پلٹا لینے کی قوت کے دبا دینے کیلیئے سب سے زیادہ موزون ہین + مگر ہر شخص کے نزدیک جس نے کہ میری راے متعلق بہ امراض کو پڑہا ہی زکام ایک بالکل ہی بے ضرر علامت ہے۔ درحقیقت یہ کوئی ایسی چیز ہے جسکا کہ آنا مبارک ہونا چاہیئے (مقابلہ کے لیئے دیکھو صفحہ ۷۰) + کسی واقعی تندرست آدمی کو زکام ہو ہی نہین سکتا کیونکہ اوسکے جسم مین کوئی مادہ فاسد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ہی نہین + اور پھیر کہ ایک شخص جسمین کہ ایسا مادہ موجود ہی - لیکن وہ قدرتی طریقہ مین زندگی
بسر کرتا ہے - وہ اس بات کو جانتا ہی کہ سرد پانی معہ تازہ ہوا اور غیر متحرک غذا کے استعمال سے وہ اپنی
تندرستی حاصل کرنے کے قابل ہوجاویگا + وہ اسطریقہ سے ایک قسم کی مضبوطی اور اندرونی جسمانی
پاکیزگی ایسی حاصل کرلیویگا جو کہ اوسکے پاس پیشتر کبھی نہین تھین + وہ اس بات کو بھی
جانتا ہی کہ زکام جو کہ خصوصاً حالت گرمی و سردی کے دفعتاً تبدلات سے ہوا کرتے ہین صرف
تازہ ہوا سے ہی پیدا ہوتے ہین جو تازہ ہوا کہ جسم کی قوت زندگی کو اسقدر تقویت پہونچا دینے والی ہوتی
ہے کہ اوسکو ایک کیورے ٹیو کرای سس کے پیدا کرنیکے قابل کرے - جو کہ بشکل زکام ظاہر ہوتا ہی + اس
کرای سس کے ذریعہ سے جسم ایک مقدار مادہ فاسد کے خارج کرنیکی لایق ہوجاویگا + پس ایسا کرای سس
نقصان پہونچانے سے بہت دور ہو کر جسم کو بہتر تندرستی حاصل کرنے مین امداد پہونچاتا ہے +

انیمیا اور کاورو سس کے بیمارونکا علاج ہر واحد خاص کے موافق ہونا چاہیئے - ملایم یا تیز
جیسا کہ موقع ہو + ایسی صلاح جو کہ ہر مریض کے ٹھیک ٹھیک متعلق ہوجاوے نہین دیجا سکتی + مگر
رلیورٹ مندرجہ ذیل سے مقدم اصول ہاے عام جانے جا سکتے ہین -

ایک لڑکی ۱۹ سالہ الو پیتھک علاج مرض کلورو سس کا ۵ برسکی عمر سے کر رہی تھی + اوسکے طبیب نے
اولاً فولاد گولیون کی حالت مین تجویز کیا تھا - پھر عرق کی حالت مین ہمراہ پیپسین اور دیگر ادویات کے +
اسکے علاوہ اوسنے مریضہ کو صرف بہت بڑی مقوی غذا - گوشت اور شوربا - ران کا گوشت اور انڈے
روزانہ معہ ایک یا دو گلاس شراب ملک ہنگری کی بنی ہوئی کے - استعمال کرنی بتلائی - بجای چاے
اور قہوہ کے اوسنے خوب کڑھے ہوئے دودھ کی سفارش کری + پانی کے نسبت اوسنے کہا کہ شاید اوسمین
بہت خطرناک وبائی اثر موجود ہون - پس اوسنے مریضہ کو "قوت بخش شراب بیئر" پینے کا مشورہ دیا + اوسکی
ہدایات پر مہینون و برسون تک بہت ایمانداری کے ساتھ چلا گیا - مگر کامیابی نہوئی + اوس
لڑکی کی حالت اول تو خراب تھی ہی - اس علاج سے اور بھی زیادہ خراب ہوگئی + اوسکا ہاضمہ زیادہ
کمزور ہوگیا - باوجود قوت بخش غذا کے وہ واقعی بھوک سے ہلاک[۱] کی جارہی تھی - دمبدم وہ زیادہ کمزور
زیادہ زرد - اور دل مین زیادہ غیر مطمئن ہوتی گئی + اوسکو صاف طور سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر

[۱] یعنی گو کہ غذا کھاتی تھی مگر جسم کو نہ لگتی تھی یعنے جسم غذا کا بھوکا ہی رہتا تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انیمیا - یعنی کمی خون یعنی تعدیم الدم - کلوروسس

سے نسخون نے اوسکو کچھ نفع نہ بخشا - تاہم اوسنے الزام اونپر نہ رکھا بلکہ اپنے ہی جسم پر اس یقین کے ساتھ کہ وہ تندرستی پھر حاصل کرنے کے ناقابل تھی + وہ قوت بخش غذا جو کہ وہ کھاتی تھی - یہ سچ ہے کہ اوسکے جسم سے ہوکر باوجود قبض کے نکلجاتی تھی - لیکن اوسنے جسم کے لیئے کوئی غذائیت نہ پہونچائی کیونکہ معدہ بالکل کمزور ہوگیا تھا + سن بلوغ سے اوسکا حیض کبھی صحیح نہوا تھا - ہمیشہ بے قاعدہ ہوتا تھا + اسطور سے بعد چار سال الوپیتھک علاج کے اوسکی حالت بالکل ہی خراب تھی + غمگین اور زندگی سے بیزار نقیح - متوہم - خیالات خودکشی مین گرفتار - بے حد گھبرانے والی - دوسرون کے اور خود کے لیئے ایک بار - یہ بیچاری لڑکی جس کا علاج غلط طور سے ہوا تھا میرے ہاتھون مین آئی + مین نے فوراً اوسکی غذا تبدیل کردی - بالکل غیر محرک - آسانی سے ہضم ہونے والی نباتاتی غذا اوسکو دلائی - پینے کے لیئے محض صاف پانی - اور علاوہ انکے کھلے ہوئے میدان مین زیادہ محنت کرنے کی ہدایت کری + دیگر ہدایتین یہ تھین - کھڑکیان کھول کر سونا اور تین فریکشن باتھ روزانہ اور دو اسٹیم باتھ ہر ہفتہ مین لینا + ایک ہفتہ کے اندر مریضہ کے دل کا نقشہ بالکل تبدیل ہوگیا + اوسکی زندگی سے بیزاری اور خراب حالت اولٹ کر زندگی سے خوش اور حرمی کی حالت واقع ہوئی + اندر چار مہینہ کے ہاضمہ اور حیض دونون بالکل صحیح ہوگئے تھے اور یہ کہنا چاہیئے کہ لڑکی نے ازسر نو جنم لیا + اوسکی جلد جسکو پہلے پسینہ نہین لایا جاسکتا تھا اب نم اور گرم جیساکہ چاہیئے ہوگئی + اور چھ مہینہ مین لڑکی نے تعجب انگیز طریقہ مین ترقی کری اور ایکسال کے اندر اوسکو کلی شفا ہوگئی +

(میرے مطب مین سے اور زیادہ معالجے حصہ چہارم مین مطالعہ کیئے جاسکتے ہین)

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी
हरिद्वार

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض گوش و چشم

وے دونون معلوم کرنے کے ضروری آلے - یعنی آنکھ و کان - سخت امراض کے متحمل ہوا کرتے ہین + عموماً بلکہ قریب قریب ہمیشہ ان امراض کی وجہ وہی قوتین بتلائی جاتی ہین جو کہ براہ راست آلات مذکور پر اثر ڈالتی ہین - یہ معلوم کرنے کی کوشش نہین کیجاتی کہ آیا کوئی اس سے زیادہ عمیق سبب تو نہین ہے + میرا طریق علاج اور تجربہ جو کہ مین نے اوسکے عمل سے حاصل کیا ہے کوئی طریقہ شک کرنے کا نہین دیتے کہ تمام بیماریان آنکھ و کان کی بلا لحاظ اس امر کے کہ کس نام سے وہ پکاری جاتی ہین اندرونی مرمن خرابیون سے پیدا ہوتی ہین + کیا تو اونکا پتہ ایسی حالتون تک چلتا ہی جہان کہ دبی ہوئی بیماری مثل - ڈف تھیریا[۱] - خسرہ چیچک - اسکارلٹ[۲] بخار - نے کوئی مرض کا نیا و اُکسانے والا مادہ چھوڑا ہو یا وے[۳] ٹیکہ لگنے سے پیدا ہوتے ہین + میرا سائینس آف فیشل اکسپریشن اسکی پوری تصدیق کرتا ہے + اسکی مدد سے یہ بات ثابت کیجا سکتی ہے کہ آنکھ یا کان کی ہر ایک بیماری کے ساتھ ہی ساتھ اوسی کے مطابق جسم مین عام طور سے مادّہ فاسد موجود رہتا ہے + مطلب یہ ہے کہ یہ بات دکھلائی جا سکتی ہی کہ جسم مین مادّہ فاسد کا ایک ایسا اجتماع ہوتا ہے جو کہ براہ راست اون امراض سے تعلق رکھتا ہے جو کہ آنکھ و کان مین نمودار ہوتے ہین +

یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ ایک شخص جسکو آنکھ یا کان کا مرض ہو وہ اور باتون مین تندرست ہو سکے + مادہ فاسد ضرور ہوگا جو کہ اون جگہون تک جنمین کہ تکلیف ہے ضرور پہونچا ہوگا قبل اسکے کہ مرض پیدا ہو سکے + ایسی کارروائی برسون پیشتر بلدا و سائینس آف فیشل اکسپریشن جان لی جا سکتی ہے + اول ہم کو امراض گوش پر باحتیاط غور کرنے دیجیئے +

---

[۱] اسکے لفظی معنی جلد یا جھلی کے ہین اور اصطلاح اطبا مین یہ ایک چھوت دار شدید وبائی بیماری ہی جسکو ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ ایک خاص زہر سے پیدا ہوتی ہی آمین مریض نہایت نقیہ ہو جاتا ہی حلق دکھنے لگتا ہی اور ایک قسم کی کاذب جھلی اوسمین پیدا ہو جاتی ہی + دیکھو نیز صفحہ ۴۳ - اس کتاب کا +

[۲] دیکھو صفحہ ۴۰ مین اسکا بیان مفصل - [۳] یعنی چشم و گوش کی بیماریان +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض گوش و چشم

جبکہ مادہ فاسد کانون تک پہونچ جاتا ہی تو اول نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ کان کی باریک نالیان رک جاتی ہین + کان کا پردہ اکثر پھٹ جاتا ہی یا ڈھیلا ہوجاتا ہی اور تھرّانے کے ناقابل ہوجاتا ہے یعنی آواز کی لہرونکو صحیح طور سے پہونچانے کی ناقابل ہوجاتا ہی + اس طریقہ مین درمیانی[۵۱] حصہ کان کی سوزش پیدا ہوجاتی ہی - جس سے کہ اظہار اجتماع مادہ فاسد کا وہان ہوتا ہی + اس قسم کے اجتماع مین ایسا اکثر وقوع مین آتا رہتا ہی کہ اگر دباؤ مادۂ فاسد کا نیچے سے اوپر کو زیادہ ہے تو ایک حالت حاد پیدا ہوجاتی ہے + اندرونی کان سے تب مواد اکثر خارج ہوجاتا ہی - چونکہ جوش کھانیوالا مادّہ فاسد برابر باہر نکلتا رہا اسطور سے وہ مشہور مرض اوٹوریا یا کان کا بہنا پیدا ہوا + اگر یہ حاد حالت قدرتی طور سے وقت مناسب کے اندر آرام نہوئی تو اور بھی زیادہ بوجھ مادّہ فاسد کا ہوجانا اور اکثر اوقات عضو سماعت کا ضائع ہوجانا اوسکا انجام ہے + جسقدر زیادہ کہ مرض بذریعہ ادویات علاج کرکے اندر گھسا دیا جاتا ہے اوسیقدر زیادہ خراب حالت اوسکی ہوتی ہے +

ہر شخص کو جس کسی نے کہ میری پہلی تشریحات کو ذہن مین رکھا ہے یہ صاف ہوگیا ہوگا کہ ایک تو کان کا بہنا اور سر مین ٹھنڈ (زکام) اور دوسرے سوزاک اور سفیدی کا ایک ہی مشترکہ سبب ضرور ہے + مین دعوی کرتا ہون کہ یہ تمام مختلف امراض محض مادہ فاسد سے ہی پیدا ہوتے ہین - جو کہ جسم مین اکھٹا ایک پوشیدہ حالت مین پڑا ہوکر جوش کی حالت حاد مین تبدیل ہوتا ہے اور پس پیپ یا بلغم[۵۲] وغیرہ بناتا ہی + جوش کی حالت ایک قسم کی سوزش میوکس[۵۳] ممبرین اور جسم کے حصص متعلق مین پیدا کردیتی ہے اور یہ سوزش کسی سخت حالت مین کشادہ بہتے ہوئے زخم یا چھوٹے چھوٹے پھوڑے شاید پیدا کردے + یہ سوزش کی حالت جسم کے اون اندرونی حصون مین خاصکر دیکھی جاسکتی ہے جنکا کہ باہر کی ہوا سے کوئی براہ راست سلسلہ نہین ہی + ہملوگونکے لیے یہ بہت ضرورت کی بات ہی کیونکہ یہ یقینی پہچان جسم مین بیحد اندرونی[۵۴] بار ہونیکی ہی - اور مزید بران ایک ثبوت اس امر کا ہی کہ

---

[۵۱] کان کے تین حصے کیے گئے ہین - اندرونی - درمیانی - بیرونی + [۵۲] وہ شے جو کہ زکام کی حالت مین مختلف شکلون مین ناک و منہ سے خارج ہوتی ہی + [۵۳] بمعنی لعاب دار جھلی + [۵۴] یعنے جسم کے اندر مادہ فاسد کا بار ہونیکی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسمانی قوت زندگی اب بھی مادہ فاسد کو بذریعہ کیورے ٹیو کرای سس نکالدینے کی موجود ہے +

امراض چشم مین بھی حالت ٹھیک ٹھیک ایسی ہی ہوتی ہی + مادہ فاسد آنکھ کے اندر کی کرسٹلائن لنز یعنی درمیانی رطوبت کو بھر دیتا ہی - اوسمین خرابی ڈالدیتا ہی - اور قوت بصارت کو کمزور کردیتا ہی + یہی مایو پیا[۵۱] یا کم نگاہ کا باعث ہی + دیگر بیماریون مین مادہ فاسد اندرونی[۵۲] آنکھ کے پردون مین چلا جاتا ہی جس سے کہ زرد دھبہ آنکھ کے اندر کا اور اوسکے تعلق کی رگین ہٹ جاتی ہین یا ڈھک جاتی ہین اور مرض جسکو کہ سیاہ موتیا بند (اماروسس) کہتے ہین پیدا کرتی ہین +

گرے کیٹیریکٹ یعنی بھورا موتیا بند بھی اسی طریقہ مین پیدا ہوتا ہی - آنکھ کے شفاف آئینہ[۵۳] کے اوپر ایک تاریک پردہ بنجاتا ہی جو کہ دوسری کوئی اور شئے بجز اوس مادہ فاسد کے نہین ہی جو کہ آنکھ کے اندر اور آنکھ کے شفاف آئینہ کے اندر داخل ہوگیا ہے + یہ وہ حالتین ہین کہ جو عموماً صرف مدت کے متواتر اجتماع مادہ فاسد کیوجہ سے ہوتی ہین اور اسیوجہ سے معمولاً زیادہ عمر کے آدمیون مین واقع ہوتی ہین +

سبز موتیا بند (گلاکوما) آنکھ کے ڈھیلے کا بیحد تناؤ - آنکھ کے اندر مادہ فاسد کے جوش مین آنے سے ہی صرف پیدا ہوتا ہی + پکی ڈاکٹری کے مدرسہ کے قائمقامان - اس مرض کو مردم چشم کا ایک ٹکڑہ کاٹکر علیحدہ کرکے اچھا کرتے ہین - جسمانی قوت زندگی کو اوسکے ضروری شفا دینے کے کام سے ہٹاکر دوسری طرف محض پھیر دیتے ہین + وے آنکھ کو عیب[۵۴] دار کردیتے ہین اور تو بھی اصلی مرض کو اوسی حالت مین چھوڑ دیتے ہین - آنکھ کی حالت مین ایک قسم کی تبدیلی بہرکیف اس عمل جراحی سے پیدا کردی جاسکتی ہے +

جبکہ ہم اس سب کو خیال مین لاتے ہین تو یہ بخوبی روشن ہوجاتا ہی کہ آنکھ پر تمام جراحی عمل بیفائدہ ہین جو کہ صرف ظاہری علامات کے دور کرنیکو کیے جاتے ہین - مگر مرض کے سبب کو جڑ سے دور کرنیکے لیئے نہین + جسوقت کہ نیا اجتماع مادہ فاسد کا نہین ہوتا ہی عمل جراحی مین کامیابی معلوم ہوتی ہی + لیکن جب کبھی کہ مادہ فاسد کی حالت یا جگہہ مین تبدیلیان واقع ہوتی ہین - جسکے ہونے مین کہ مشکل سے خطا ہوگی تو بیشتر کی یا نئی علامات مرض کی فی الفور ظاہر ہوتی ہین - اور کامیاب عمل جراحی کے بے سود ہونیکو ظاہر کرتی ہین +

---

۵۱ وہ مرض ہی جس مین کہ آنکھ سے قریب کا نظر آتا ہی - ۵۲ مراد اوس حصہ آنکھ سے ہی جو کہ اس قسم سے بنا ہوا ہی جسکے ذریعہ سے کہ بیرونی اشیا کا عکس اندرونی پردہ پر پڑتا ہی اور پس شکل ہرشے کی نظر آتی ہی + آنکھ کی اوس طرح کی بناوٹ سے جیسے کہ فوٹوگرافی کا آئینہ ہوتا ہے اسجگہ مراد ہے انگریزی مین اوس آئینہ کو لینس کہتے ہین - ۵۳ یعنے کاٹکر بدنما کردیتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض گوش و چشم

ایجیشن[۵۱] آئی ڈیزیز - یہ مرض جوکہ خصوصاً بچپن مین ایسا زیادہ ہوتا ہی عموماً اولاد مین وراثتاً پہونچے ہوئے مادہ فاسد کے جوش کے سوای اور کچھ نہین ہی - جو مادہ فاسد کہ کسی اتفاقیہ سبب کی وجہہ سے تیز جوش کی حالت مین آکر سوزش معہ ورم پیدا کر دیتا ہے + اسکا نتیجہ یہ ہے کہ شفا بھی بہت آہستگی سے ہوتی ہی - بہت زیادہ صبر کی ضرورت ہوتی ہی + ایسی بہت سی حالتون مین میرے طریقہ علاج کو بہت ہی زیادہ کامیابی ہوئی ہے + ذیل کے دلچسپ رپورٹ ہاے شفا تمثیلات کا کام دینگی +

ایک چھوٹا لڑکا عمر ۸ سالہ ایجیشن آئی ڈیزیز مین مبتلا ہوا اور اُسکا علاج اٹروپیا[۵۲] کو آنکھ مین قطرہ قطرہ ڈالکر اور چار سال تک مختلف علاج گاہون مین جو بہت کمزور مریضونکے لیئے مخصوص تھین اور نج کے شفاخانونمین ہوا تھا - مگر کامیابی نہوئی تھی + اطبا نے آخر کار یہ تصفیہ کیا کہ لڑکا مرض ہای ڈروسفلس (دماغ کے اوپر پانی) مین مبتلا تھا - اور یہ کہ اب اوسکے لیئے کچھ اور زیادہ نہین کر سکتے تھے + اوسکی مان پس اوسے میرے پاس لائی + بذریعہ اپنے سائنس آف فیشل اکسپریشن مینے یقینی جان لیا کہ اوسکا اعتدال ہی بڑھا ہوا سر اور آنکھ کے ڈھیلے کی سوزش درحقیقت کسی پیشیر کے آرام نہو گئے ہوئے مرض کے نتائج تھے + مینے اوسکی مان کے تئین یہ اور بتلایا کہ اس حالت مین شفا بہت بڑے صبر کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکیگی کیونکہ مادہ فاسد کا بوجھ کمر مین تھا + ہر روز تین سے چار تک ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل لینے پڑے اور غیر محرک غذا کا استعمال کرنا پڑا + ایک ہفتہ کے ختم ہونے تک ہی سوزش بہت زیادہ جاتی رہی تھی - اور اب لڑکا اپنی آنکھین کچھ کچھ کھول سکتا تھا جو کہ پیشتر بالکل ہی غیر ممکن ہو گیا تھا + اب ہاضمہ بھی قریب قریب اعتدال پر تھا - اور انتڑیان خوب صاف تھین + دو ہفتہ بعد آنکھون مین روشنی سے کھجلاہٹ[۵۳] پھر نہین ہوتی تھی + درمیان چوتھے ہفتہ کے وہ بچہ اسکارلٹ[۵۴] فیور مین پھر مبتلا ہوا جسم نے اب اسقدر زیادہ قوت حاصل کر لی تھی کہ وہ اسکارلٹ فیور کے ذریعہ سے شفا ہونیکی کارروائی کو جاری رکھ سکے - جو کہ لڑکے کے چوتھے سال مین شروع ہوئی تھی - مگر دبا دی گئی تھی + جبکہ بخار جاتا رہا تو آنکھون کی سوزش اور دماغ کے اوپر کے پانی کو بھی معلوم ہوا کہ شفا ہو گئی +

---

۵۱ اسکو ٹرا کوما بھی کہتے ہین - ایک قسم کے روئے آنکھ مین ہو جاتے ہین اونکی رگڑ سے آنکھ مین سوزش اور ورم ہو جاتا ہی - آنکھونکی روشنی اگر علاج مین غفلت کیجاوے تو جاتی بھی رہتی ہے ۵۲ ایک زہریلی دوا ہے جو کہ ڈاکٹر لوگ قطرہ قطرہ کر کے آنکھون مین بہت سے امراض مین ڈالتے ہین + ۵۳ مطلب ہی کہ چوندھ نہین لگتی ہی + ۵۴ ایک قسم کا بخار ہے - اسکو سرخ بخار کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈبل وِژن یعنی ایک شی کا دو دکھلائی دینا - پیدا ہوتا ہی بوجہہ اجتماع مادہ فاسد درمیان آئینہ چشم وزرد دہبہ کے - یا براہ راست آئینہ چشم یا مردم چشم کے اندر یا اوپر مادہ فاسد کے جمع ہو جانے سے + میری طریق سے اوسکا علاج کرنے مین یہ اکثر ظہور مین آیا ہی کہ مادہ فاسد کے واپس آنے اور اُن تبدیلیون کی وجہہ سے جو اسطور سے جسم مین ہوا کرتی ہین نہ صرف ڈبل وِژن بلکہ آنکھ کی چندروزہ صاف روشنی بھی نظر کے چندروزہ جزوی یا کلی دھوندلاپن سے باری[1] باری سے تبدیل ہوتی رہتی ہے +

اسکون ٹنگ یا بھینگاپن آنکھ کے ڈہیلے کو گھمانے والی رگون مین اجتماع مادہ فاسد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے + ان رگون مین سے کسی ایک رگ مین مادہ فاسد اکھٹا ہو جاتا ہی یا راستہ مین ٹھیر جاتا ہی پس اسطرح اوسکو زیادہ سخت زیادہ تناؤ کا - زیادہ موٹا - اور اکثر بالکل اسکے کام کرنے کے ناقابل بنا دیتا ہی + اسکے لچک پن جاتا رہتا ہے - اور بوجہہ تناو ہو جانے کے یہ رگ - بمقابلہ اون دوسری رگون کے جو کہ ڈہیلہ آنکھ کے گرد واقع ہین اور جو آنکھ کو پھراتی ہین - چھوٹی ہو جاتی ہی + اس طریقہ مین کل آنکھ رفتہ رفتہ اس مادہ فاسد کی بھری ہوئی رگ سے ایک طرف کو کھنچ جاتی ہے اور پس اپنی اصلی جگہ کو چہوڑ دیتی ہے ایسی حالت مین حکماء صادق اس چہوٹی رگ کو کاٹ کر علیحدہ کر دیتے ہین - اسطرح پھر ثابت کرتے ہین کہ پیشہ طبابت والے ان امراض مین مرض کی اصلی ماہیت کو کسقدر کم سمجہتے ہین + آنکھ کی اس رگ سے مادہ فاسد کو خارج کر دینے سے بھینگاپن قدرتی اور مناسب طریقہ مین شفا پا سکتا ہی + جیسا کہ خوب معلوم ہی - آنکھ کی رگین ایک گچھے کی شکل مین سر کے اندر دوڑتی ہین اور ایک دوسرے کے اوپر کو ہو کر گذرتی ہین - پس بائین آنکھ کی رگ سر کے دہنی جانب کو جاتی ہی اور دہنی جانب کی رگ بائین طرف کو پس ایسا ہو سکتا ہی کہ بائین جانب مادہ فاسد ہونے سے دہنی آنکھ مین بیماری ہو جاوے بوجہہ اسکے کہ اوسکی[2] رگ بائین جانب کے مادہ فاسد سے خراب ہو گئی ہے - اور علیٰ ہذا اسکے برعکس صورت مین بھی + مین آنکھ کے متعلق تمام مختلف بیماریونکی تفصیل مین جو کہ زمانہ حال کے ماہرین امراض چشم بہت ہوشیاری سے کرتے ہین داخل ہونا نہین چاہتا + اون[3] سب کا ایک ہی سبب ہی یعنی مقام خاص کا مادہ فاسد سے کم و بیش بھر جانا + مگر ایک بات مین کہونگا + قریب قریب ہر حالت مین مادہ فاسد کی موجودگی

[1] اس فقرہ سے مطلب یہ ہی کہ دوران علاج مین ایسا ہوتا ہی کہ آنکھ کی روشنی چندروز کیلئے بہت صاف ہو جاوی اور چندروز کے لیئے تھوڑی یا پوری دہوندلی ہو جاوے یعنی ایک ایام کیلئے صاف نظر آنے لگے اور پھر دہوندلا اور اسیطرح سے چندروز سلسلہ جاری رہی + [2] یعنی آنکھ کی رگ + [3] یعنی اون سب امراض چشم کا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض گوش وچشم

کی کیفیت مختلف ہونے کی وجہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علامات بھی مختلف ہونگی + علاوہ اسکے بدیں وجہ کہ بنی نوع انسان مین دمبدم مادہ فاسد بڑہتا جاتا ہی - نئی بیماریان بھی ہمیشہ پیدا ہوتی جاوینگی + یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر لوگ کبھی اونکی ترتیب اقسام سے فارغ نہین ہوتے - کیونکہ نئے نئے امراض ہمیشہ ظاہر ہوتے جاتے ہین اور واقعی ہر ایک کیلئے ایک نئے نام کی اور عموماً ایک نئی دوا کی ضرورت ہوتی ہی +

ہمکو مختلف امراض چشم وگوش کے علامات مین فرق ہونے سے کوئی مطلب نہین ہی + ہم جانتے ہین کہ ان امراض مین سے ہر ایک کے آرام کرنے کے لیئے صرف ایک ہی علاج ہے جو کہ سبب کو دور کردیوے گا - یعنے مادہ فاسد کو نکالدیوے گا + علاج وہ ہی ہے جو کہ بار بار کامیاب ثابت ہوا ہے یعنی کل مادہ فاسد کو اپنے راستہ پر واپس کردینا چاہیئے اس غرض سے کہ مواد خارج ہونے کے قدرتی اعضا کے ذریعہ سے وہ جسم سے نکال دیا جاوے + اس غرض کے لیئے میرے ٹھنڈک پہونچانے والے غسلون اور قدرتی - غیر محرک غذا کا استعمال کرنا چاہیئے + اکثر میرے بھاپ کے مقامی غسل بھی بطریق مذکورہ بصفحہ ۱۰۵ فائدہ کے ساتھ لیئے جا سکتے ہین +

میرے طریق علاج سے امراض چشم وگوش کے آرام ہونے کے متعلق یہ بات ہی کہ جہان کہین کہ یہ آلات ضایع نہین ہوئے ہین - تو حادحالتین جنمین کہ سنورش موجود ہے بہت جلدی اچھی ہوسکتی ہین - اکثر چند دنون مین ہی + بہرحال درد تو اس عرصہ مین جاتا رہیگا - اور اوسیکے ساتھ ہی ساتھ دوامی خرابی کا خطرہ بھی - چنانچہ کلی شفا بھی چند دنون یا چند ہفتون مین عموماً اوسکے بعد ہوجاویگی + اون موقعون پر بھی جہانکہ آلات بصارت یا سماعت جزوی ضایع ہوگئے ہین - ایک قسم کی اصلاح (گو کہ شفا نہین) آلات مجروح کی حالت مین ہوسکتی ہی - جو کہ بہر نوع کچھ کارآمدگی کی حالت مین عمر بھر قایم رہ سکین +

برخلاف اس کے - آنکھ کے اور کان کے امراض مزمن کے شفا کرنے مین جن کے ساتھ کہ عموماً دیگر سخت خرابیان لگی - ہتی ہین

---

۱ مراد ہے آلہ بصارت والہ سماعت سے + ۲ مراد ہی آلات مجروح سے یعنی نقصان رسیدہ آنکھ وکان سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ وقت اور بسا اوقات زیادہ صبر درکار ہے + اس قسم کی حالتونکا پتہ اون امراض مین لگتا ہے جوکہ مریضونکے ایام طفولیت مین دبا دیے گئے ہین + ان امراض مزمن کے آرام ہونے مین بلحاظ موجودگی مادہ فاسد مہینون یا برسون کی ضرورت ہوسکتی ہے + یہ اسیطور سے سمجھایا جاسکتا ہے کہ کیونکر ظاہرا بالکل ایک سے دو مریضون مین سے ایک ہی علاج مین ایک مریض کو بمقابلہ دوسرے کے شفا ہونے مین دوگنا یا سہ گنا وقت لگ جاتا ہے + اسکی وجہ کا انحصار محض مادہ فاسد کے فرق پر ہی ہے +

پھر چند وقوعے اپنے مطلب سے لیکر پیش کرتا ہون + دیگر رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم مین دستیاب ہونگی

آنکھ کی بیماری - اوّل واقع کا مریض شہر لیپزگ مین ایک کاروباری آدمی کا لڑکا تھا اور نوین سال کی عمر سے سفلس (آتشک) مین مبتلا رہا تھا + بائین آنکھ پر ہی خصوصاً اثر پڑا تھا اور بوجہ سخت سوزش کے اوسکے جاتے رہنے کا اندیشہ تھا لڑکا مادۂ فاسد سے بہت بھرا ہوا تھا جیسا کہ اوسکے معمول سے بڑھے ہوے سر سے ظاہر ہوتا تھا + یہ مادۂ فاسد کی زیادتی ہی تھی جس سے کہ سفلس آئی اور اپنی ہمراہی مین آنکھ کی تیز بیماری لائی + شفاخانہ مین پکی ڈاکٹری کے شاگردون نے آنکھ کا علاج بہت سی مقدار اٹروپیا کی (ایک بہت زہریلی دوا ہے جوکہ زہریلے اسٹرمونیم اور اوسی کے برابر زہریلے بیلاڈونا کے عرق سے حاصل ہوتی ہے) ڈال کر کیا تھا جسکے کہ استعمال کے خلاف مین صدق دلی سے ہر ایک شخص کو متنبہ کرتا ہون + اس سے علاج کرنے مین آنکھ زیادہ خراب ہوگئی نیا مادہ فاسد باہر سے اسمین پہونچایا جانیسے - جوکہ بذات خود آنکھ کے کمزور کرنیکے لیئے کافی تھا + اس علاج کا نتیجہ کیا ہوا؟ چھ ہفتہ اٹروپیا سے علاج کرنیکے بعد آنکھ بالکل اندھی ہوگئی + اسکی وجہ سے اوسکا باپ لڑکے کو میرے پاس لایا + مینے آنکھ کا کوئی مقامی علاج نہین کیا لیکن شکم کے اندر کے اون آلات کو جوکہ رطوبت بدنی کو جدا کرتے ہین بذریعہ اپنے ٹھنڈے غسلونکے متحرک کیا - غیر محرک غذا بھی بیشک ضروری تھی - ایک ہفتہ کے اندر ہی بلاشبہ ترقی معلوم ہونے لگی - اور چھ مہینے کے اندر محض سفلس ہی نہین بلکہ آنکھ کی خرابی بھی بالکل جاتی رہی + کوئی شخص یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ لڑکا پہلے کس آنکھ سے اندھا تھا + اوسکی نظر بالکل ٹھیک ہوگئی اور اوسکی عام تندرستی بمقابلہ پیشتر کے بہتر ہوگئی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض گوش و چشم

بھورا موتیا بند۔ ایک لیڈی عمر ۶۰ سالہ نے اپنی بائین آنکھ پر بھورے موتیا بند کے لیئے عمل جراحی کرایا تھا۔ اور بعد اس عمل جراحی کے جو کہ بہت کامیاب ہوا تھا اس آنکھ سے بالکل اندھی ہوگئی تھی + دہنی آنکھ کے لیئے بھی اوسی عمل جراحی کرنے کی تجویز تھی جسوقت کہ پھولا اوس آنکھ کا پک کر عمل جراحی کے لیئے طیار ہوجاوے + یہ واقعہ پھر ایک تعجب خیز ثبوت علم ڈاکٹری (میڈیکل سائینس) کے خام حالت اوسکی غلط تعلیم اور اوسکی غلط تشخیص کا ہے۔ دوسری آنکھ پر عمل جراحی کا اوسوقت تک ملتوی کرنا جبتک کہ پھولا پک نہ جاوے قابل لحاظ ہے۔ گویا اوسوقت تک انتظار کرنا ہے جبتک کہ تمام مکان جلنے نہ لگے + آگ کا اول ہی بجھانا جبکہ وہ تھوڑی ہو اور آسانی سے بجھائی جاسکتی ہے۔ ایک ایسا امر ہے کہ جسکو علم ڈاکٹری (میڈیکل سائینس) نے اسوقت تک نہین سیکھا ہے + بہرکیف اول عمل جراحی کے بعد اس مریضہ کا بھی تمام اعتقاد اس طریقۂ علاج[1] سے بالکل اوٹھ گیا۔ اور پس وہ میرے پاس علاج کے لیئے آئی + اوسکی قوت بینائی اسدرجہ کمزور ہوگئی تھی کہ اوسکو بجز جھانولیون کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔ اور یہ بھی نہین بتلا سکتی تھی کہ اوسکے سامنے پاس ہی کھڑا ہوا شخص مرد ہے یا عورت + اوسمین اجتماع مادۂ فاسد بہت پرانا تھا۔ اور بچپن مین صرف مرض خوناک سے اوسکا سلسلہ لگتا تھا جو کہ اچھا نہین ہوا تھا بلکہ دبا دیا گیا تھا + اوسوقت سے وہ ہمیشہ قریب سے دیکھنے کے مرض مین مبتلا رہی تھی۔ انجام مین موتیا بند ہوا تھا + میرے طریقہ علاج پر ایک ماہ تک عمل کرنیکے بعد وہ اسقدر اچھی ہوگئی تھی کہ چھاپہ کے موٹے حروف کو وہ پڑھ سکتی تھی + اوسکے ساتھ ہی ساتھ اوسکی عام تندرستی مین بھی تعجب خیز اصلاح ہوگئی + اوسکی غمگین اور اوداس طبیعت بدلکر خوش اور امید بھری ہوگئی۔ گویا یہ کہسکتے ہین کہ وہ پھر سے جوان ہوگئی + شروع کے چند دنون مین اوسکا ہاضمہ بہت تیز ہوگیا تھا + علاج جاری رکھنے سے آنکھ زیادہ صاف۔ زیادہ چمکیلی۔ اور زیادہ مضبوط ہر ہفتہ ہوتی گئی۔ کامل شفا نصف سال مین حاصل ہوئی +

[1] علاج ڈاکٹری سے مراد ہے جسمین کہ اوسکی آنکھ پر عمل جراحی ہوا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تعجب انگیز تیزی کی شفا اسوجہ سے ہوئی تھی کہ مریضہ مین اجتماع مادہ فاسد سامنے کی جانب تھا۔ پشت اوسکے بہ نسبت آزاد تھی + اگر اجتماع مادۂ فاسد جانب پشت ہوتا تو شفا ہونے مین غالباً اتنے ہی سال کی ضرورت ہوتی جتنے کہ اِس موقع پر مہینے صرف ہوے تھے + افسوس۔ کہ وہ آنکھ جسپر عمل جراحی ہوا تھا۔ جو کہ نشتر جراحی کی وجہ سے ماری گئی تھی۔ ہمیشہ کیلئے اندھی رہے گی +

بائین طرف کا بہرا پن ۔ کان بہنا۔ کانون مین جھنجھناہٹ ۔ میرا مریض ایک جنٹلمین عمر ۳۷ سالہ تھا۔ جو کہ کئی سال سے کان کے بہنے کی تکلیف دہ امراض مین مبتلا تھا۔ اور گذشتہ چھ ماہ سے بالکل بہرا ہو رہا تھا + ادویات جو اوس نے استعمال کرین تھین اون سے کچھ بھی فائدہ نہوا تھا۔ اس لیئے اوس نے اپنے تئین میرے زیر نگرانی رکھا + بذریعہ اپنے سائنیس آف فیشل اکسپریشن مین نے دریافت کیا کہ اوسکا مرض محض خراب ہاضمہ کے باعث سے تھا + مین نے مریض کو دو یا تین فریکشن ہپ اور سٹنر باتھ روزانہ مع قدرتی غذا کے بتلائے ۔ علاوہ اسکے پسینہ کا بذریعہ محنت ۔ یا بستر مین اچھی طرح ڈھانپ کر لانا اور کھڑکی کھول کر سونا + نتیجہ حسب ذیل ہوا ۔ سترہ روز مین کان کا بہنا اور بائین جانب کا بہرا پن جاتا رہا۔ ہاضمہ مین زیادہ اصلاح علاج کے اول ہی دن ہوئی + دوسرے دو ہفتون مین کانون کی جھنجھناہٹ کا نشان بھی نرہا۔ چنانچہ مریض ۳۱ دن مین شفا پا گیا تھا +

عام ثقل سماعت ۔ ایک جنٹلمین عمر ۲۴ سال کو بچپن مین چھوٹی چیچک (خسرہ) نکلی تھی جسکو کہ ادویات کے ذریعہ علاج کی وجہ سے شفا نہوئی تھی + ناقص مادہ پھر اندر گھسا دیا گیا تھا ۔ اور اس بات کا سبب ہوا کہ ایک مزمن حالت بیماری کی رفتہ رفتہ پیدا ہوئی جس مین کہ وجع مفاصل یعنے گٹھیا۔ عام کمزوری وغیرہ بھی شامل ہین + انجام کار ناقص مادّہ کے سر کی جانب دباو دینے سے مریض کچھ کچھ بہرا بھی ہو گیا تھا + سب قسم کے علاج مریض نے آزمائے تھے ۔ مگر ہمیشہ بے سود +

بہت سے شناساؤن کی سفارش پر انجام کار اوسنے میرے طریق علاج کی آزمایش کرنیکی تجویز کری + غیر محرک غذا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض گوش وچشم

فریکشن ہپ اور سٹز باتھ اور میرے علاج کے دیگر طریقے جنمین کہ لوکل اسٹیم باتھ کا اکثر اوقات لینا شامل تھا۔ (یہ سب) ایسے وسائل اس حالت مین بھی ہوئے جنکے ذریعہ سے نتیجہ مطلوب۔ خلاف امید قلیل عرصہ مین۔ حاصل کیا گیا+ یہ سب اسلیئے اور بھی زیادہ قابل لحاظ تھا کیونکہ بہت سے غلط علاجون نے جو کہ کیئے گئے تھے اوسکے جسم مین شفا حاصل کرنیکی قوت کو بہت نقصان پہونچا دیا تھا+ برخلاف اسکے مریض کی جوانی نے اور عمدہ موسم نے جبکہ علاج کیا گیا شفا ہونے مین امداد پہونچائی تھی۔ جیساکہ مریض نے مجھے تحریر کیا ہے اوسکی محض سماعت ہی ٹھیک نہین ہوگئی ہے بلکہ اوسکے بال بھی جو کہ بہت چھیدے ہونے لگے تھے پھر زیادہ تر گھنے ہوگئے+ سردی وزکام۔ جن مین کہ وہ تبدیل موسم کے وقت ہمیشہ مبتلا رہتا تھا اب اوسکو تکلیف نہین دیتے+ باوجود اسکے کہ غذائے مجوزہ پر وہ ٹھیک ٹھیک ہمیشہ نہین چل سکا ہے اور یہ کہ وہ کچھ دُبلا ہوگیا ہے۔ وہ بالکل تازہ معلوم ہوتا ہے اور جسمانی اور دماغی دونون کامون کے کرنے کے قابل ہے+ اوسکی بے خوابی نے اوسکو بالکل ترک کردیا ہے+

اور یہ سب پھر (اصلی وجہہ تمام امراض کی ایک ہی ہے) معمولی طریقہ مین بلا ادویات۔ بلا عمل جراحی۔ بلا کسی قسم کے ڈاکٹری علاج کے ہی ظہور مین آیا+

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراضِ دندان - زکام - اِن فلوانِ زا - امراضِ حلق - گھینگا

امراضِ دندان - مین بارہا اون اسباب کا حوالہ دیچکا ہون جن سے کہ تمام امراض پیدا ہوتے ہین + کھوکھلے دانت اور ہر قسم کے درد دندان بہت زیادہ موجودگی مادہ فاسد کی یقینی علامات ہین + مادہ فاسد کے سر مین جانے سے یہ سب پیدا ہوتی ہین - اور عموماً کسی خاص قسم کے اجتماع مادّہ فاسد سے یعنی اوس حالت مین جسمین کہ مادّہ فاسد سامنے کی جانب سے اور طرفین[۵۱] سے اُٹھتا ہے + نہ تو ہڈی[۵۲] نہ وہ سخت اور چکنی شئے جو دانتون کے اوپر ہوا کرتی ہی - اسقدر سخت ہے کہ ہمیشہ کے لیئے مسلسل دباؤ کا مقابلہ کرسکے - وے رفتہ رفتہ ملایم ہوجاتی ہین اور مثل ایک گلی ہوئی شاخ کے بن جاتی ہین + تپ درد جو اکثر معلوم ہوتا ہے - وہ بے حد گرمی اور رگڑ کے باعث سے جو درمیان کارروائی سٹرن کے ہوتی ہی ہوا کرتا ہی + درد دندان بعض اوقات میرے علاج سے بھی پیدا ہوجاتا ہے + ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنکو پیشتر کبھی درد دندان نہین ہوا تھا میرے علاج مین عارضی طور پر اس مین مبتلا ہوجاتے ہین کیونکہ مادّہ فاسد کے واپس ہونے مین دانتون پر بھی اثر پڑتا ہے + وجع مفاصل یعنے گٹھیا مین بھی ہمکو وہ ہی بات نظر آتی ہے + دانت کا اوکھڑوا ڈالنا صریحی غلطی ہے - گویا ایک عضو کو کاٹ ڈالنا ہے لیکن درد دندان کے سبب کو دور کرنا نہین ہے + میرا طریق علاج درد دندان کو اوسیطور سے آرام کرتا ہے جیساکہ کسی اور مرض کو - جیساکہ بیشمار کامیابی کی حالتون مین ثابت ہوا ہے + علاوہ فریکشن باتھز کے **اکثر اوقات سر کے مقامی اسٹیم باتھز** بھی جنکے بعد کہ ہمیشہ فریکشن ہپ باتھ لیئے جاوینگے بہت مجرب پائے جاوینگے + جسم کو پھر گرم کرنیکے لیے اچھے طور سے - اگر

۵۱ یعنے دہنے اور بائین جانب + ۵۲ مطلب ہے دانت کی ہڈی سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراضِ دندان - زکام - انفلوانزا وغیرہ

ممکن ہو تو دھوپ[۵۱] مین بٹھلایا جاوے + بہت سی حالتون مین ایک مقامی اسٹیم باتھ جسکے بعد کہ فریکشن باتھ لیئے گئے ہون درد کھو دینے کے لیئے کافی ہوتا ہی + اگر درد نہ جاوی تو غسل پھر لینے چاہئین + ہر شخص جو کہ کچھ عرصہ تک میرا علاج جاری رکھے گا اوسکو درد دندان کی تکلیف اوسی وقت تک ہوگی جب تک کہ مادّہ فاسد دانتون سے کھینچکر نکال نہ لیا جاوے +

ایک بات کو بلا ذکر کیئے ہوئے نہین چھوڑنا چاہیئے - اور یہ بات دانتو نکا صاف کرنا ہے + ایک زرد رنگ کی چپکتی ہوئی شے برابر دانتون پر جما کرتی ہے - جو کہ سخت بھی ہوجاتی ہی جسکو کہ ٹارٹار کہتے ہین + میرا دعوی ہے کہ صرف بیمار یا مادہ فاسد سے بھرے ہوئے شخصونکو ہی دانت صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہی + تندرست آدمیونکو اس بات کی اوسیقدر ضرورت ہی جسقدر کہ تندرست جانورونکو + ہم دیکھتے ہین کہ آخر الذکر (جانورون) کے دانت بہت ہی چمکیلے - سفید اور تندرست ہوتے ہین - کوئی لعاب دار و نمکین جمنے والی شے کا نشان بھی نہین رکھتے + لیکن جہان کہ جسم مادّہ فاسد سے پُر ہے - یعنی دوسرے الفاظ مین - جہان کہین کہ ہاضمہ پورا درست نہین ہی تو ہمکو دانتون پر لعاب دار اور نمکین جمنے والے اشیا ضرور ملینگے - کیونکہ دونون خرابئ ہاضمہ سے پیدا ہوتے ہین + لعاب دار شے اور دانتون پر نمکین جمنے والی شے محض مادّہ فاسد (فارن میٹر) ہی جو کہ پیڑو سے اوپر کو اُٹھا ہے اور دانتون پر جمع ہوگیا ہے +

پس اسکو اور تمام دیگر امراض دندان کو جب ہی شفا ہوسکتی ہی جبکہ مادّہ فاسد جسم مین بننا بند ہوجاوے + جبکہ دانت خالی ہوگئے ہین اور گل گئے ہین یعنی زائل ہوگئے ہین تو وے بیشک نئے نہین کیئے جاسکتے - مگر یہ ہمیشہ بہتر ہی کہ ان کھونٹیون کو جبڑے مین ہی چھوڑ دیوین + نیچر اس بارہ مین کہ ایسے دانت کو جسم کے لیئے غیر مضر بناوے بہت زیادہ ہوشیار بمقابلہ ہنر انسانی کے ہی + دانت جو کہ بچائے جاسکتے ہین گرنے سے روکنے چاہئین - تاکہ وہ غذا چبانے کے لیئے جبتک کہ ممکن ہو کارآمد رہسکین + زائد از زائد صرف ہلتے ہوئے دانت جو کہ چبانے مین روکاوٹ کرتے ہین اوکھڑوا دینے چاہئین اور اگر ممکن ہو تو بجای اونکے مصنوعی لگا دینے چاہئین + میرے اصول متعلق سڑن[۵۲] و جوش کی سچائی کا یہ عمدہ ثبوت ہی کہ سب سے جلد دانت ہی گلنے اور درد کرنے

---

[۵۱] اور ایسی جگہ ہون جہانکہ ہوا قابل برداشت ہین ہوتی یا ایسے زیادہ گرم موسم مین - یہ بہتر ہوگا کہ ایسی دھوپ مین نہ ٹہلین + سرد ملکونمین اور جاڑون مین تو یہ ضرور عمدہ ہوگا -

[۵۲] یہ اصول نقطہ کتاب ہذا مین ہی بتلایا گیا ہی کہ مادّہ فاسد کے ٹھیرنے اور جوش مین آنے سے مادّہ فاسد تمام جسم مین سرایت کرنے سے مختلف امراض پیدا کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لگتے ہین + دانت ہی صرف وہ ہڈیان ہین جو جسم سے نکلے ہوئے ہین اور کھال سے ڈھکے ہوے نہین ہین + جبکہ اب ہم اوس خاص کارروائی سٹرن وجوش کو جو کہ مادّہ فاسد مین ہوا کرتی ہی دہن مین لاوین تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکلی ہوئی ہڈیان خصوصاً کارروائی جوش وسٹرن کے زیر اثر آوینگی + یہ ہمیشہ انتہای حصّون مین ہی ہوتا ہے کہ کارروائی جوش وسٹرن کی بہت ہی تیزی کے ساتھ شروع ہوتی ہی اور دانت واقعی ایسے انتہای حصّے ہین + اگر وے کھال سے ڈھکے ہوئے ہوتے تو مادہ ناقص اول اسپر (کھال پر) اثر ڈالتا +

زکام یہ ہوا کی نالیون کی ایک خفیف سوزش ہے اور عموماً اسکا باعث "سردی لگ جانا" کہا جاتا ہے + صفحات ۷۰-۷۱ پر مینے اس معاملہ کی کچھ تشریح کرسی ہے + "سردی کا لگ جانا" صرف اونہین شخصون مین بیماری پیدا کرسکتا ہی جو کہ مادہ فاسد سے بھرے ہین - تندرست لوگون مین ہرگز نہین + زکام مثل درد دندان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عضوہاے متعلق مین پیشتر سے مادہ فاسد موجود ہے جو کہ عموماً پھیپھڑون[1] مین موجود ہونیکے بعد اونمین آتا ہی + پس ایک محنی کرکے اعضاء آخر الذکر کے شُدّہ کرنے کی یہ کارروائی ہے +

میرے طریق علاج پر عمل کرنے سے اور تازہ ہوا مین دیر تک رہنے سے اور کھڑکیان کھول کر سونے سے زکام جلد اپنی ناگوار خاصیت کو ترک کردیتے ہین + اونکا اجرا بلا تکلیف کے ہوتا ہے اور جلد بالکل دور ہوجاتے ہین +

اِنفلوآنزا[2] کے لیئے بھی یہی بات سچ ہے + سنہ ۱۸۹۰ء کی انفلوانزا کی بڑی وبا جملہ ناظرین کے ذہن مین اب بھی تازہ ہوگی + مین ایمان سے کہہ سکتا ہون کہ انفلوانزا کے بیشمار مریضون نے جنہون نے کہ میرا علاج کیا بہت ہی اچھے نتائج حاصل کیئے - خواہ اون کو سخت حملے ہوئے ہون یا خفیف + فریکشن ہپ اور سٹرن باتھ کا اثر ہونا بخوبی ثابت ہوگیا تھا + قدرتاً ایک مناسب اور غیر محرک غذا بھی استعمال کیگئی تھی + اس مرض مین خرابی ہاضمہ ساتھ ساتھ لگی ہوئی تھی + مثل دیگر امراض اسکا بھی یہی سبب اصلی تھا اور پیٹ مین مادّہ ناقص کے جمع ہوجانیسے پیدا ہوا تھا +

---

[1] یعنی مادہ فاسد اول پھیپھڑون مین موجود ہوتا ہی اور وہان سے جوش کھاکر ہوا کی نالیون مین یا دانتون مین پہونچتا ہے جس سے زکام اور دانت کے درد ہوتے ہین + [2] یہ ایک قسم کا دبائی زکام ہے جس مین کمزوری اور تکلیف ارد ہوتی ہے - اعضا شکنی اور بخار بھی ہوتا ہے - جملہ علامات معمولی زکام کی بھی موجود ہوتی ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراضِ دندان - زکام - انفلوانزا وغیرہ

اسطور سے ہمکو اوس بخار کی بھی وجہ ملتی ہے جوکہ انفلوانزا مین ہوتا ہی + بعد لیئے جانے ٹھنڈک پہنچانے والے غسلونکے تعجب خیز تیزی کے ساتھ طبیعت مین درستی واقع ہوئی تھی - مادّہ فاسد جوکہ بوجہ تبدیل موسم جوش مین آیا تھا جسم سے جلدی کے ساتھ خارج ہوگیا تھا + آرام ایسی جلد ہوئے - اکثر ایک ہی دن مین ہوئے - بلا آنے اون خوفناک امراض کے جوکہ استعمال ادویات کے بعد ہوا کرتے ہین + (ملاحظہ کرو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم مین) -

امراض حلق - مجھکو موقع یہ دیکھنے کا کہ گذشتہ چند سالون مین حلق کی بیماریان کس قدر تیزی سے بڑھی ہین اوس بڑی تعداد بیمارون سے ہوا ہے جوکہ اس قسم کے امراض کے علاج کرانے کی غرض سے میرے پاس آئے ہین + پیشہ طبابت قریب قریب ہمیشہ ان امراض کا مقامی علاج کرکے اچھا کرنے کی کوشش کرتا ہے + ایسا کرنیسے خرابی مزمن ہوجاتی ہے کیونکہ اسکو نفع مادّہ فاسد کو اندر گھسا دینے سے نہین ہوسکتا + امراض حلق مادّہ فاسد کے **اندرونی** بار کی طرف دلالت کرتے ہین - پس یہ خاصکر پھیپھڑے کی خرابیان ہین جنکے ساتھ کہ امراض حلق ہوتے ہین + اکثر حلق کا مرض موروثی مادہ فاسد کی وجہ سے ہوا کرتا ہے +

ان امراض مین مادہ فاسد جوش کھانے کی حالت مین نیچے سے اوٹھتا ہے اور چونکہ گردن ایک معنی کرکے دھڑ اور سر کے درمیان مثل ایک تنگ راستہ کے واقع ہی اس لیئے یہ بہت رکاوٹ کرتی ہے + پس سر کے امراض مین سب سے اول ضرور گردن کو نقصان پہونچے گا + اسوجہ سے **سائینس آف فیشیل اکسپریشن** کی غرض کے لیئے گردن کی حالت خاص لحاظ کے قابل ہے +

حلق کی خرابیون کے شفا کرنے کا انحصار - خواہ آواز کا بیٹھنا ہو - حلق یا لیرنکس - یا فیرنکس کی سوزش ہو یا اذکا کچھ اور ہی نام کیون نہو - کلیتاً موجودگی مادّہ فاسد کی خاصیت پر ہے + موروثی مزمن حالتون مین مہینے یا برسون علاج مین لگ جاسکتے ہین + میرے علاج کو بہرکیف قابل تحسین کامیابی ہوئی ہے + (دیکھو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم مین)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھینگا - یہ بات ٹھیک ہے کہ مرض گھینگا پہاڑی جگہون مین اور عام طور سے خاص خاص اضلاع مین بہت ہی ہوتا ہے + یہ مشہور بیماری معمولاً اون بھاری بھاری بوجھونکی وجہ سے ہونا بتلائی جاتی ہے جوکہ پہاڑی جگہونکے رہنے والے اکثر لے کر چلنے کے عادی ہوتے ہین + یہ سچ ہے کہ بیرونی دباؤ جسم کے اوپر یعنی اسکا بار بھاری بوجھ اُٹھانا - گھینگے کی قسم کے امراض پیدا کرسکتا ہے - لیکن اس مرض کے بالکل دوسرے ہی اسباب ہین + مثلاً پانی - پہاڑون کا تازہ اور ظاہرا صاف شفاف پانی - اکثر مضر اثر پیدا کرتا ہے + مٹی اور پتھرون کے ٹکرون مین ہوکر بہنے سے اکثر دہات کے مادّے کو (سیسہ تانبہ وغیرہ کو) اُٹھاتا ہوا چلتا ہی - جو (دہات کا مادّہ) اگرچہ مشکل سے نظر آتا ہے تاہم جسم انسانی مین خرابی ڈالنے کی قابلیت رکھتا ہے خصوصاً جبکہ ایسے پانی کا استعمال متواتر پینے مین کیا جاوے + ایک ذراسی بات دیکھنے سے یہ سمجھ مین آسکتا ہی + یہ ظاہرا صاف پانی اگر دھوپ مین کچھ دیر رکھ دیا جاوے تو رفتہ رفتہ نیچے کوئی چیز بیٹھ جاتی ہے + یہ مادہ غیر (فارن میٹر) اگر جسم مین بیٹھے تو ایک خاص حصہ مین بیٹھتا ہی اور گھینگے کے بننے مین آسانی پیدا کرتا ہے +

قدرتاً وہ لوگ اس مرض سے پاک رہتے ہین جنمین کہ بوجہ اونکی ذاتی جسمانی عادت کے مادّہ فاسد (فارن میٹر) خصوصاً بشکل پسینہ برابر نکلتا رہتا ہے + لیکن جہان کہ یہ حالت نہین ہے - جہان کہ غلط طریقہ سے زندگی بسر کیجاتی ہی یا ہاضمہ خراب ہی تو مادّہ فاسد کا معمولی طور سے اخراج ہونا بند ہوجاتا ہے + پانی کے اندر کے ہضم نہ ہونے والے اجزا جوش وسڑن کی خرابیان پیدا کرتے ہین - مادّہ فاسد اوپر کیجانب اُٹھتا ہی اور گردن مین جمع ہوکر وہ بدنمائی جسکو گھینگا کہتے ہین یا ڈربی[1] شایر نک کہتے ہین پیدا کرتا ہی + جبکہ گھینگا باہر کیجانب ہوتا ہے - اور گردن موٹی کردیتا ہی - تو کوئی درد نہین ہوتا - اور سامنے کی اور ادہر اُدہر کی سوجن سے بہت تھوڑی ہی بے آرامی ہوتی ہی + ایسی حالت مین خطرہ بہت کم ہے + لیکن اگر اس سوجن کی وجہ سے آلات تنفس کے کام مین خرابی واقع ہوتی ہی تو معاملہ اندیشہ

[1] ڈربی شایر ولایت مین ایک شہر ہی - اور نک انگریزی مین گردن کو کہتے ہین - یعنی اوس شہر کے لوگون کی سی گردن - اوس شہر مین یہ مرض اسقدر کثرت سے ہوتا ہی کہ اوس شہر کے نام سے ہی اس قسم کے ہر بیمار کو نامزد کرنے لگے ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض دندان - زکام - ان فلوانزا وغیرہ

ہوجاتا ہے + اون لوگون کی حالت مین جنکا طریقہ بسر اوقات سادہ اور خاموشی کے ساتھ ہے - اس پانی کے اثر سے جس مین کہ بہت سی مضرت رسان اشیا شامل رہتی ہین اس قسم کے سوجنون کے بننے مین امداد پہونچتی ہے - اور اُن اشخاص مین جنکو کہ دماغی جوش ہوا کرتا ہے یہ ہی مراق پیدا کر دیتا ہے +

یہ خیال کرنا کہ تازہ اور برف کے مانند سرد پانی صحت لاتا ہے ایک غلطی ہے + پانی مین دیگر اشیا کا شامل رہنا ہی اُس کے نہ ہضم ہونے کی خاصیت کو کافی طور سے بتلاتا ہے + بغور دیکھنے نے یہ بات ہمکو بتلائی ہے اور اب بھی بتلاتا ہے کہ بہتا ہوا پانی جو دھوپ سے گرم ہوا ہے اور بارش کا پانی سب سے زیادہ مناسب اور مفید انسان کے پینے کے لیئے ہین + کوئی نازک پودے اور پھول کے درخت ایسے تازہ پانی مین جسمین کہ دیگر اشیا معدنی ملے ہون خوب نہین بڑھتے پھولتے + اس قسم کا پانی محض سورج کی دھوپ کے کیمیائی عمل سے ہی اوس مضر اور ناقابل ہضم مادۂ ناقص (فارن میٹر) سے جو اُسمین موجود ہے صاف کیا جاسکتا ہے اور پس انسان کے استعمال کے قابل بنایا جاسکتا ہے + اور انسان کو اوس کی نیچر پانی پینے کے لیئے مجبور نہین کرتی ہے + سادہ اور قدرتی غذا کبھی پیاس پیدا نہین کرتی + مگر جبکہ پیاس لگے - تو تازہ اور عرق دار پھلون کو پانی پر ترجیح دینا چاہیئے +

خاتمہ پر بغرض پورا کرنے بیان مذکورہ کے مین مندرجہ ذیل علاج کا جو مینے ایکمرتبہ کیا تھا ذکر کرتا ہون + مریضہ کو کئی سال سے معدہ کی خرابی تھی + آخر کش ایک گہینگا بننا شروع ہوا جس سے رفتہ رفتہ سانس لینے مین بڑی تکلیف پیدا ہوگئی + میرے طریقۂ علاج کے اختیار کرنے پر خصوصاً فریکشن سٹز باتھز کا عمل کرنے پر سانس لینے مین تکلیف بہت کم ہوگئی اور ایک ہفتہ مین (مادہ فاسد کا) لوٹنا شروع ہوگیا + جلد کی سوجن زیادہ ملائم اور مقدار مین کم ہوگئی + دوسرے ہفتہ مین گہینگے کا کوئی نشان بھی نہ رہا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دردسر۔ مایگرین[1] یعنی امتلای دردسر۔ دماغ کا زائل اور سوزش دماغ

بادی النظر مین اس موقع پر ایسی چند خرابیون کا جسمین کہ پیشہ طبابت بہت ہی بڑی احتیاط کے ساتھ تفریق کرتا ہے۔ یکجای رکھنا بیہودہ معلوم ہوگا +

مین بیان کرچکا ہون کہ لوگ اس بات کے عادی ہین کہ ہمیشہ مرض کے سبب کو صرف اوسی جگہ تلاش کرتے ہین جہان کہ تکلیف معلوم ہوا کرتی ہے مگر خصوصاً امراض سر کی حالت مین یہ فحش غلطی ہے کیونکہ ہمیشہ اسکا سبب شکم کے حصۂ زیرین (پیڑو) مین ہوتا ہے + پیڑو مین پیدا ہونے کے برسون بعد وہ[2] سر مین معلوم ہوتے ہین + وہ لوگ جو میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ماہر ہین ایسی شکایات کے واقعی ظاہر ہونے کے بہت عرصہ قبل اونکی آمد اور پیدایش کو نگاہ رکھنے کے قابل ہوتے ہین + دہنی یا بائین جانب امتلاے دردسر کی طرف طبیعت کے رجحان کو اوسی طریقہ مین برسون پیشتر جان سکتے ہین۔ اور ایسے ہی سوزش دماغ اور دماغ کے زائل ہونے کو بھی + جیساکہ تجربہ سے بخوبی معلوم ہوا ہے۔ امتلای دردسر جسم مین دہنی یا بائین جانب مادۂ فاسد کے موجود ہونے کی حالت مین جب کہ مادہ فاسد سر کی جانب اٹھتا ہوا دماغ مین پہونچتا ہے۔ پیدا ہوتا ہی + سر کی بڑی سخت بیماریان جنکا اظہار قدرتاً سوزش دماغ و دماغ کے زائل ہونیکی صورت مین ہوتا ہے۔ مادہ فاسد کے اجتماع بجانب پشت ہونیکی وجہ سے ہوا کرتی ہین + اون اشخاص کی حالت مین جنکو کہ امراض سر ہوتے ہین ہمکو ہمیشہ یہ بات نظر آتی ہے کہ اونکو اکثر برسون پیشتر سے خرابئ ہاضمہ رہی ہے جو بہ شکل قبض یا خشکی پاخانہ عموماً ظاہر ہوتی ہے +

---

[1] اسکی علامات حسب ذیل ہوتی ہین۔ کنپٹی و بھوون پر یکایک دبیما درد شروع ہوکر تیزی پکڑتا ہے جس سے سر پھٹا جاتا ہے اور جنبش کرنے یا حرکت دینے سے زیادتی ہوتی ہے اکثر تو ایک طرف سر کے اور اگر ہر دو جانب ہو تو شدت سے ایک ہی جانب ہوتا ہے۔ چہرہ پھیکا۔ جسم کانپتا۔ جسمی اور دماغی محنت سے معذوری۔ بینائی مین فتور۔ آنکھہ کے سامنے پھنگے اوڑتے ہوئے نظر آنا۔ پیشانی اور بھوون دبانے سے درد ہونا۔ یا گاہے بے حسی +

[2] اشارہ ہے بطرف امراض سر +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دردسر۔ امتلای دردسر۔ دماغ کا زائل ہونا اور سوزش دماغ

بسا اوقات اسکے بعد ہمکو مستون کی تکالیف۔ بواسیر۔ اور پیڑو کے اندر جملہ اقسام کی گمڑیان معلوم ہوتی ہین + آجکل ہم بچونکو بھی ایسی حالت مین پاتے ہین + بعض اوقات پیڑو کے اندر کی رسولیان دفعتاً غائب ہوجاتی ہین اور اوس شخص کو فوراً سر کے متعلق امراض ہوجاتے ہین + بغور دیکھنے والا شخص ایسی حالتون مین بالکل مقررہ تبدیلیان سر مین ہوتے ہوئے پاے گا وہ رسولیان جوکہ پیشتر پیڑو کے اندر ملتی تھین اب سر مین نمودار ہوتی ہین۔ اور (بمقابلہ پیشتر کے) بہت زیادہ چھوٹی اور اسیوجہ سے زیادہ سخت ہین + بہت سے مریضون مین سر کی پشت پر یا سر کے دہنے بائین یہ گمڑیان باہر سے دیکھی جاسکتی ہین اور چھونے سے معلوم کری جاسکتی ہین +

جسم ہمیشہ اس قابل نہین ہوتا ہی کہ اُن گمڑیون کے اندر کے مادۂ فاسد کو سر مین لیجاوے + اگر جوش مین کافی زور نہین ہی تو مادۂ فاسد (فارن میٹر) گردن کے پاس نغلون مین یا سینہ پر رہجاکر ان جگہون مین رسولیان پیدا کریگا + مگر یہ نہین خیال کرلینا چاہیئے کہ مواد پیڑو سے جسم کے اندر ہی اندر سخت اور گول گول گمڑیون کی شکل مین چلتا ہے + برعکس اسکے جسم اس مادہ فاسد کو غیر معمول ہوا کی شکل مین کردیتا ہی۔ اور کافور کی طرح یعنی مثل کافور کے اوڑجانے والا اور ایک جگہ سے دوسری جگہہ جانے کی قابلیت رکھنے والا بنادیتا ہی + جسم کے اندر جوش[1] آنیکے قواعد کے مطابق رسولیونکا مادہ فاسد جسم کے اندر بغیر کسی عضو سے رُکے ہوئے جسم کے اخیر حصونکی طرف کو اور پس سر کی طرف کو جاتا ہی + اگر اب مواد پھر اکھٹا ہوجاوے اور سر کے اندر گلٹیان یا گانٹھین پیدا کردیوے تو ہمکو وہ حالت ملتی ہی جسکو کہ ڈاکٹر لوگ کنجسٹیشن آف دی برین یعنی دماغ کا زائل ہونا کہتے ہین + پہلے تو ہمکو صرف مسے یا دیگر رسولیان پیڑو کے جگہون اور خصوصاً جنگھاسون مین ملتی تھین۔ اب ہمکو گلٹیان یا دانے دماغ مین ملتے ہین + وہ طریقہ جس سے شفا حاصل ہوتی ہی ساتھ ہی ساتھ میرے بیانات کی سچائی کو بھی ثابت کرتا ہی + بذریعہ میرے غسلونکے مادۂ فاسد کو جڑ سے نکالنے کے اثر کے اگر دماغ کے اندر کی گلٹیان منتشر کردیجاوین اور واپس[2] ہونیکی حالت مین لائی جاوین تو اول ہمکو ان گلٹیون کا سر سے غائب ہوجانا معلوم ہوگا + اسکے بعد وہی بطور مسونکے یا

---

[1] یعنی مادہ فاسد مین جسم کے اندر جوش کہانے کے جو طریقے ہین + [2] یعنی جیسے کہ وہ پیڑو یا جنگھاسون سے چلکر شکل تبدیل کرکے دماغ مین جسم کے اندر ہوکر پہونچتی ہین پھر اوسی راستہ اپنی اصلی جگہون کو واپس لائی جاوین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقام پیٹرو کی دیگر گلٹیون کے - یعنی پھر اپنی شکل مین ہمکو ملتی ہین + اور صرف جبکہ یہ آخر الذکر بھی کلیتاً منتشر اور خارج کر دیجاتی ہین تو ہم دیکھتے ہین کہ سر کے مرض کو شفا ہوگئی + بیان مذکورہ بالا سے معمولاً یہ نہین سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر ایک مریض مبتلای بواسیر کی طبیعت ضرور ہی دردہای سر کیطرف مائل ہوگی - یا ہر قسم کے مسّون کی بیماری ضرور درد سر پیدا کرتی ہوگی + بعض اوقات میرے پاس ایسے مریض بواسیر کے رہے ہین جنکو کہ تمام زندگی مین درد سر کبھی نہین ہوا - یہ ایک ایسا امر ہے جو کہ صرف مادّہ فاسد کے فرق کے باعث ہوتا ہے +

مادّہ فاسد کے سامنے یا طرفین کی جانب موجود ہونیسے رسولیان اسقدر جلد سر مین نہین چلی جاتی ہین + بہر کیف اگر ایسا وقوع مین آئے تو وے زیادہ تر مثل گٹریون اور سل کے دانون کے گردن اور پھیپھڑون مین ظاہر ہون گی + ایسے مریض عموماً زیادہ آسانی سے شفا پاتے ہین بمقابلہ اونکے جنمین کہ ایسا اجتماع - مادّہ فاسد کے پشت کی جانب موجودگی سے ہوتا ہے + میرے نئے طریقۂ تشخیص یعنے سائینس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے اب ہم اس لایق ہین کہ برسون پیشتر اوس راستہ کو معلوم کر لیوین جو کہ رسولیان یا مادہ فاسد تہ تک پہونچنے مین اختیار کرینگے + اب اگر کوئی روکاوٹ نہ ملے اور دماغ مین ایکمرتبہ دانے پڑ جاوین تو سوزش دماغ کی جانب رُجحان طبیعت واقع ہوگئی + اسکے بعد اگر کسی اتفاقیہ سبب سے کوئی ایکبارگی خلل (جوش سڑن) یا مادّہ فاسد (فارن میٹر) کا انتشار واقع ہو تو ایک اونچے درجے کا بخار قدرتاً ہوجاویگا + ایسی حالت مین عام اطبّا بھی سوزش دماغ بتلائین گے لیکن جہانتک شفا کا تعلق ہی بالکل لاچار کھڑے رہینگے + ناظرین اب اوس تعلق کو جو امراض سر اور امراض حصہ زیرین شکم (پیٹرو) کے درمیان ہے صاف طور سے سمجھ لینگے + اور مین دعوی کرتا ہون کہ سوزش دماغ اور دماغ کے زائل ہونیکی ہی جڑ پیٹرو مین نہین ہی بلکہ دماغ کی تمام چھوٹی چھوٹی شکایتون کی - یہانتک کہ ہلکے سے ہلکے درد سر کی بھی + صرف فرق یہ ہے کہ حالت آخر الذکر مین پیٹ کی خرابی تھوڑی سی ہوتی ہی - اکثر اوقات یہ محض خفیف شکایات ہاضمہ ہوتی ہین + پس درد سر جلد رفع ہوجاتا ہے +

یہ بات خاصکر امراض سر - امتلای درد سر - درد سر - دماغ کے زائل ہونے اور سوزش دماغ کی ہی شکایتون مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دردسر۔ امتلای دردسر۔ دماغ کا زائل ہونا اور سوزش دماغ

ہے کہ میرے طریق علاج کی کامیابی ایسے صریح طور سے دیکھی جاسکتی ہے + پس یہ عیان ہے کہ ان تمام امراض کا سبب مشترکہ ایک ہے جسکا سلسلہ کہ پیٹرو سے ملتا ہے۔ ورنہ یہ غیر ممکن ہے کہ جب اونکا علاج۔ بلا کسی مقامی علاج کے۔ بذریعہ میرے فریکشن باتھز اور غذا کے کیا جاوے تو وے فوراً ہی غائب ہوجانا شروع ہوجاوین + خصوصاً سر کے امراض کی حالتون مین۔ ایسی کامیابی کے ساتھ شفا ہونے کا باعث پورے طور سے اور صرف یہ ہی ہے کہ میرا طریقہ علاج بیماری کی جڑ تک پہونچتا ہے +

مجھے کتنی زیادہ مرتبہ یہ دیکھنے کا موقع ملا ہے کہ دردسر اور امتلای دردسر ایک ہی فریکشن باتھ کے درازیادہ دیر تک لینے سے آرام ہوگئے ہین + بہت سی عورتون نے جنمین کہ مادۂ فاسد کا مناسب طور سے دافع ہونا مینے دیکھا تھا میری ہنسی کی ہے جبکہ مینے اونکو یہ بتلایا کہ وہ ایسے جلد شفا کی امید کرسکتی ہین + جس بات کو کہ وہم مین بیشتر نہین لاسکتی تھین۔ بعد غسل[1] لینے کے اوسکو سمجھنے لگین +

سر کی پورانی بیماریان جوکہ برسون سے ہورہی ہین اور مادہ فاسد کے بہت زیادہ بوجھ سے پیدا ہوئی ہین بیشک اسقدر جلد آرام نہین ہوسکتین + مادۂ فاسد کو پیچھے کو لوٹنا ہوتا ہے جس کارروائی کے درمیان مریض کو ممکن ہے کہ پورانے دردسر بھی پھر برداشت کرنے پڑین + درحقیقت اکثر اوقات غسلونکی وجہ سے ہی دردسر ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ مادۂ فاسد واپسی پر سر کی رگون پر دباو ڈالتا ہے +

بیان مذکورہ کے خاتمہ پر مجھے اجازت دیجاوے کہ اس موقع پر مین اپنے کلام مذکورہ کی تائید مین ایک واقع کا ذکر کرون +

ایک شخص جیساکہ اوسکے معالج نے بیان کیا تھا دماغ کے زائل ہونے کی بیماری مین مبتلا تھا + اوسنے بہت سے مختلف قسم کے علاج کیئے تھے لیکن بجای نفع حاصل کرنیکے اوسکی حالت اگر کچھ ہوئی تھی تو بدتر ہوگئی تھی + اولاً اوسکو سخت دردہاے سر ہوا کرتے تھے۔ جوکہ ادویات کے ذریعہ دبادئے گئے تھے۔ اور اوسکی حالت اب ناقابل برداشت تھی۔ **دماغ کے زائل ہونیکا مرض اب ہوگیا تھا** +

اس لاچاری کی حالتمین وہ میرے زیر علاج آیا + ضرور اوسکا ہاضمہ بالکل خراب ہوگیا تھا مگر جلد ہی

[1] مراد ہے فریکشن سٹز باتھ یا ہپ باتھ سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درمیانِ علاج مین اصلاح پر آگیا تھا + مین نے کئی غسل روزانہ - معمولی قدرتی غذا اور پسینہ کے زیادہ لانے کی ہدایت کری + چندروزہ نازک اوقاتِ شفا سے اوسکی حالت مین بھی نہین بچا جا سکا اور وہ اکثر ظہور مین آئے خاصکر جب کہ رسولیان منتشر ہوتی تھین + ان نازک اوقات شفا کے گذرنے کے بعد مریض کو ہمیشہ بہت ہی زیادہ آرام معلوم ہوتا تھا - اور آخرش دو ماہ علاج کرنے کے بعد اوسکے سخت مرض کو بالکل شفا ہوگئی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹائی فس - پیچش - ہیضہ - اسہال -

ٹائی فس[۱] - ٹائی فس یا اعصابی بخار لوگون کو عموماً اونکے عین شباب مین ستاتا ہی خصوصاً مضبوط اور موٹے تازے آدمی اسکا شکار ہوتے ہین + بخارون مین یہ ایک بہت ہی بڑا سخت بخار ہے - اور پس اوسکے ساتھ ایک بہت زبردست کیورے ٹیو کرای سس یعنی طبیعت کے جسم کو تندرست کرنے کا موقع ہے + اس بیماری سے سب لوگ خوف کھاتے ہین اور مروجہ علاج سے بہت زیادہ لوگ اس بیماری مین مرتے ہین + لیکن نیو سائنس آف ہیلنگ (یعنے میرا نیا طریقہ علاج) اس مرض کی ہیبت ناک خاصیت کو بالکل دور کر دیتا ہے + صرف اوسی حالت مین جس مین کہ مادّہ فاسد کا اجتماع بہت ہی زیادہ ہی اسکا یقین نہین ہو سکتا کہ جسم اس تندرستی حاصل کرنیکے موقع کو برداشت کر سکیگا + لیکن اگر ہم اپنے طریقہ سے ٹھنڈک پہونچانے والے غسلونکے لینے کے بعد قدرتی طریقہ مین پسینہ حاصل کرانیمین کامیاب ہوجاوین تو کوئی خطرہ باقی نہین رہتا + ٹائی فس کے سخت بیمارونمین جنکا کہ مینے علاج کیا ہے یہ بسا اوقات ظہور مین آیا ہے کہ مریض لوگ جنکو ہفتون یا مہینون ڈاکٹری علاج مین لگے ہوتے میرے طریقہ پر علاج کرنیسے علاج کے شروع کے ہی دنون کے بعد میدان مین برابر روزانہ ٹہل سکے +

جیساکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے تمام حاد امراض جیساکہ ٹائی فس - انفلوانزا وغیرہ مین میرے اسٹیم باتھز بہت ہی نافع ہین + مگر اونکو مریض کی حالت کے لحاظ سے لینا چاہیئے - یہ بہت زیادہ عرصہ تک نہ بہت زیادہ مرتبہ لیئے جاوین + فریکشن ہپ اور سٹز باتھز قدرتاً سلسلہ[۲] وار لینا چاہیئے + پس ہم دیکھتے ہین کہ ٹائی فس بھی ضروری باتون مین اوسی بنیاد پر قرار پاکر اوسی علاج کی ضرورت رکھتا ہی

---

[۱] ڈاکٹرونکے نزدیک یہ ایک چھوت دار بخار ہی جو کہ چودہوین سے اکیسوین دن کرای سس ہوکر اترتا ہے اور اکثر قحط سالی مین ہوا کرتا ہے - اسمین مریض نیم بیہوشی کے عالم مین پڑا رہتا ہی جسم پر سیاہ رنگ کے نقاط ظاہر ہوتے ہین + اس بخار مین مریض بیس فیصدی مرجاتے ہین - مریض آخرش کو بیہوش بھی ہوجاتا ہے اور اختلاج ہوکر مرجاتا ہے +

[۲] مطلب ہی کہ فریکشن سٹز باتھ اور فریکشن ہپ باتھ ٹائی فس کے مریض کو دونو روزانہ کسی سلسلہ مین دینا چاہیے مثلاً ایک مرتبہ ہپ باتھ تو دوسری دفعہ سٹز باتھ چند گھنٹے یا مناسب وقت کے بعد اور پھر ہپ باتھ اور اسی طریقہ پر حسب ضرورت و حالت مریض +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکی کہ تمام دیگر امراض - ہر مریض کی حالت کا لحاظ علاج مین ضرور ہے +

میرے طریقہ علاج کے ایک پورانے پیروکار نے مجھے لکھا کہ اوس نے دو سخت مریضان ٹائی فس اور چیچک کا علاج بذریعہ ایک اسٹیم باتھہ اور تین فریکشن ہپ وسٹز باتھز جو دیر تک لیئے گئے تھے ایسی کامیابی کے ساتھ کیا تھا کہ مریض لوگ اپنے اپنے بستر سے اوٹھکر باہر جاسکے + چھہ دن مین - مرض کی تمام علامات دور ہوگئین اور ایک داغ بھی باقی نہ رہا +

بہت سے مریضان ٹائی فس کے حالت مین - جنکا مین نے علاج کیا ہے - بیماری نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یکسان مفید ہوا ہے + جہان کہین کہ جسم کو استعمال ادویات نے پیشتر ہی بہت زیادہ کمزور کردیا اور نقصان پہونچا دیا تھا - تو شفا قدرتاً زیادہ تر مشکل ہوگئی تھی +

ہیضہ - پیچش - ایسے ہی کامیابی کے نتیجے پیچش اور ہیضہ مین حاصل کیے گئے ہین + یہ امراض دونون ایسے ہین جو کہ ہاضمہ مین زیادہ خرابی ڈالتے ہین اور جن کے ساتھ مین کہ اونچے درجہ کا اندرونی بخار ہوا کرتا ہے + مینے اکثر دیکھا ہے کہ ہیضہ مین یہ بخار اسقدر تیز ہوتا ہے کہ جسم اندر کی جانب سے جلکر بالکل سیاہ ہوجاتا ہے - جیساکہ اون مریضو کے ہونٹھ - ناک - اور آنکھو کے تبدیل رنگ سے صاف معلوم ہوتا ہے - جو مریض لوگ کہ اس مرض سے مرتے ہین +

ہیضہ اور پیچش صرف اونہین اشخاص پر حملہ کرتے ہین - جنکا جسم مادہ فاسد سے بہت ہی زیادہ بھرا ہوتا ہے + پس یہ محض اتفاقیہ ہی نہین ہے کہ کسی شخص کو تو یہ مرض ہوتا ہے اور کسیکو نہین ہوتا + مینے ہیضہ اور اوسکے تعلق کی بیماریونکا مشرح بیان ایک علیحدہ رسالہ مین کیا ہے جسکی طرف مین یہان توجہہ دلاتا ہون +

جیساکہ تجربہ بخوبی ثابت کرتا ہے - تمام اشخاص جو کہ ہیضہ مین مبتلا ہوتے ہین عرصہ دراز سے غیر معمولی خرابی ہاضمہ مین مبتلا رہے ہوتے ہین - عموماً قبض مین +

پس پیچش اور ہیضہ کے مریضو مین مرض کے ظاہر ہونیسے پیشتر - نیز اوس سے قبل کہ کوئی بات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹای فس - پیچش - ہیضہ - اسہال

قابل لحاظ ظاہر ہو - ایک قسم کی جسم مین بیچینی اور بوجھ بھی عموماً معلوم ہوتا ہی + تیز[1] جوش کے شروع ہونیکا یہ بات نشان دیتی ہی + میری راہی مین ہیضہ ایک سب سے زبردست وقت جسم صاف کرنیکے لیئے ہمارے پاس ہے + مادّہ فاسد کسی بیرونی سبب مثلاً تبدیل موسم - سردی کا لگجانا - خوف جوش طبیعت وغیرہ وغیرہ کے وجہہ سے جوش مین آکر یعنے سڑکر - اپنے پیشتر کے چلنے کی جگہہ یعنے پیڑو کی طرف زور کے ساتھہ واپس ہونا شروع ہوتا ہے - خصوصاً جبکہ جلد معمولاً اپنا فعل نہین کرتی + اگر قوت زندگی اسوقت بھی کافی زور رکھتی ہی تو اس سخت وقت پر قابو حاصل کیا جاسکتا ہی اور مریض ایک سب سے زیادہ تندرست شخص ہوجاویگا + اگر برعکس اسکے کسی وقت مین ادویات کے ذریعہ علاج سے جسم مین شفا حاصل کرنیکی قوت کمزور ہوگئی ہے تو جسم اس شفا حاصل کرنے کے موقع کو برداشت نہ کرسکیگا + اس بخارلی ہوئی جوش کی کارروائی مین - خواہ ہیضہ کی حالت مین - خواہ اوس سے معمولاً کم خطرناک مرض پیچش کی حالتمین - ایک ایسی عجیب کارروائی ہوتی رہتی ہے جیسی کہ اوسی شکل مین ہمکو کہین بھی نہین ملتی + اندرونی بخار کی گرمی اس موقع پر معمولاً صرف آلات الہضم مین اکٹھی ہوجاتی ہی - پس اندر کی جانب تو ایک بہت ہی بڑی گرمی ہوتی ہے اور باہر کیجانب ٹھنڈ معلوم ہوتی رہتی ہی +

ان امراض کا علاج کرنے مین اول کام یہ ہی کہ اندرونی بیحد گرمی کم کیجاوے - اور اس سے زیادہ یہ کہ قدرتی وسائل سے مریض کو پسینہ دیوین + جبکہ جسم مین کافی قوت زندگی اوس بیحد اور مہلک اندرونی گرمی کے دبانیکے لیئے موجود ہے تو شفا ذرا جلد ہوگی + بہت سے مریض بوجہ بیحد اندرونی بخار کے بیرونی سردی بمشکل سے معلوم کرسکتے ہین + ایسے مریض بہت ہی زیادہ خطرہ مین ہوتے ہین + سالہائے ۱۸۴۹ء و ۱۸۶۶ء مین شہر لیپزگ مین ہیضہ کی وبا کے وقت مینے مختلف مریضونکو بغور دیکھا ہے + مجکو ٹھیک ٹھیک یاد ہی جو کہ طریقہ مرض نے اختیار کیا - اور اب مین اوسکو سمجھانیکے قابل ہون + وے مریض جنکے جسم نے بخار کو جسم کے اوپر ظاہر کردیا اکثر ہیضہ سے جانبر ہوگئے - مگر تمام وہ لوگ جنمین کہ بخار بیرونی بہت ہی ذرا سا ظاہر ہوا راہی ملک بقا ہوئے + مثلاً مینے ایک عورت

[1] یعنے مادہ فاسد مین تیز جوش آنے کا +

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو گیارہ بجے قبل دوپہر کے معہ اوسکے بچہ کے اوسکے صحن مین چپ چاپ ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ دو بجے بعد دوپہر کے اوسکا جنازہ مکان سے نکلا + اوسکی حالت مین اوسکے جسم نے ذرا بھی کوشش ہیضہ کے جوش[۵۱] کے مقابلہ کرنہین نہین کری + وہ عورت ضرور مادہ فاسد سے بہت بھری ہوئی تہی + ناک کی نوک کالا اور ہونٹہونکا اور آنکہونکا سیاہ رنگ ہوجانا اس امر کو ظاہر کرتا تھا کہ پیڑو بہت ہی خطرناک سٹرن کی حالت مین ضرور رہا ہوگا +

سب سے عمدہ وسائل جو جلدی سے (اور یہی یہان خاص بات ہے) ایسے سخت مریضون کے آرام کرنے کے لیئے معلوم ہین وہ میرے فریکشن سٹز باتہز ہین + ساتھ ہی ساتھ وہ قوت زندگی کو بھی بہت ترقی دیتے ہین + پیٹرو کے اسٹیم باتہز بھی اکثر بہت مجرب ثابت ہوئے ہین۔ اونکے بعد فوراً ہی ایک فریکشن سٹز یا ہپ باتہ ضرور لینا چاہیئے + اگر ممکن ہو تو ایک سن باتہ (یعنی دہوپ مین طریقہ خاص مین لیٹنا) جسم کو گرم کرنیکے لیئے اوسوقت تک کیا جاوے جبتک پھر پسینہ نہ آجاوے + جب کہ سن[۵۲] باتہز نہ لیئے جاسکین تو مریض کو بستر پر خوب اوڑہا کر لٹا دینا چاہیئے تاکہ پسینہ آجاوے + بہت سے موقعون پر چند غسل ٹھنڈک پہونچانے والے ہی اس بات کے لیئے کافی ہوتے ہین کہ مریض خطرہ سے باہر ہوجاوے + غذا ضرور قدرتاً غیر محرک استعمال مین لانی چاہیئے +

پیچش کی حالتون مین بھی میرے غسل بشمول میرے دیگر وسایلِ علاج کے بہت مؤثر طریقے مین عمل کرتے ہین + چند فریکشن سٹز اور ہپ باتہز اور ایک اسٹیم باتہ۔ اکثر اوقات اسہال کے آرام کرنے کے لیئے کافی ہوتے ہین +

لیکن اگر یہ کافی نہون۔ تو طریقہ ذیل اختیار کرنا چاہیئے۔ درحقیقت سخت حالتون مین یہ بہتر ہوگا کہ اسکو فوراً اختیار کیا جاوے + ایک اینٹ کو گرم کرو۔ اونی کپڑے مین اوسکو لپیٹو اور مقعد کے نیچے رکھدو + یہ دیکھکر تعجب معلوم ہوگا کہ کسقدر جلد ایسا کرنے سے دست بند ہوجاتے ہین۔ چند گہنٹہ بعد ایک فریکشن سٹز باتہ لینا چاہیئے۔ اور اوسکے بعد گرم اینٹ پھر رکہنی چاہیئے +

اس ذریعہ سے اُن مریضونکی جان بچانا اکثر ممکن ہوتا ہے جو کہ دیگر صورت مین ضائع ہوگئے ہوتے + وہ لوگ جو کہ ایسے سخت نازک وقتونسے کامیابی سے نکلگئے ہین ہمیشہ بہت اچھے رہتے ہین + درحقیقت یہ تجربہ دنیا مین اون

[۵۱] یعنی وہ جوش جو کہ ہیضہ کی حالت مین مادہ فاسد مین آتا ہے + [۵۲] اسکا طریقہ دیکھو صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ مین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹائی فس - پیچیس - ہیضہ - اسہال -

سب لوگونکا ہی جو مرض ہیضہ مین مبتلا ہوکر شفا پا گئے ہین کہ اونکو ایسا معلوم ہوتا ہی گویا کہ ایک تکلیف دہ بوجھ سے آزاد ہو گئے ہین کیونکہ پیشتر کے کل مادہ فاسد کے بارسے سبکدوشی حاصل ہوگئی ہی + سائنیس آف فیشیل اکسپریشین سے ہمکو مادہ فاسد کے بارہ مین تعجب انگیز کمی معلوم ہوتی ہی - یہ درحقیقت اکثر بہت قابل لحاظ ہے کہ کیونکر اتنے تھوڑے دنون مین جسم کی حالت بالکل تبدیل ہوجا سکتی ہے +

مگر چونکہ ہیضہ ہمیشہ ایک خطرناک وقت شفا حاصل کرنیکا ہی - ہر شخص کے لیئے بہتر ہے کہ خاص توجہ اپنی اس مرض کے لگنے سے بچنے کے لیئے مبذول کرے + بدقسمتی سے ابتک یہ بات معلوم نہین ہوئی ہے کہ اس معاملے مین کیا کرنا چاہیئے + صرف میرے ہی دریافت کے ذریعہ سے اب یہ ممکن ہے کہ ہر قسم کا اجتماع مادہ فاسد جان لیا جاوے - یہانتک کہ اوسکی بہت ہی خطرناک اور ناموافق کیفیت بھی جو کہ بعض حالات مین اوقات شفا مثل ہیضہ کے پیدا کرے +

برٹش انڈیا یعنے انگریزی ہندوستان اور ہندوستان کے اوس سے پرے کے حصے سے میرے پاس چند سال گزشتہ مین مرض ہیضہ کے میرے طریق پر علاج کرنیمین کامیابی کے متعلق موافق خبرین پہونچی ہین + میرے (نوایجاد) غسلون کے ساتھ مین بہت گرم ملکونمین ان امراض سے محفوظ رہنے کے لیئے غیر محرک اور نہ گرمی کرینوالی غذا خاصکر کارآمد ہے + حاد بخارونمین مثلاً ہیضہ - پیچیش وغیرہ مین یہ عجیب اثر رکھتی ہے + پس اون لوگون کو جو ایسے ملکون مین رہتے ہین ایسی غذا کے استعمال کرنے مین اگر اسوقت اسکا استعمال وہان نہین ہو رہا ہی - کوئی اندیشہ نہین کرنا چاہیئے + صرف اسکی آزمایش کیجیئے + (پیچیش کے بارہ مین دیکھو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم)

اسہال معہ قے بھی جو کہ بچپن مین بہت ہوتا ہے - کچھہ ہیضہ سے کم وبیش نہین ہے + یہ صرف وے بچے ہین جنکی کہ پرورش بوتل[1] کے ذریعہ ہوئی ہے اور پس جنمین مادہ فاسد کا بار ہے - جو کہ اسمین مبتلا ہوتے ہین + علاج وہی ہے جیساکہ ہیضہ کی حالت مین - صرف پسینہ بچہ کو ماں یا باپ کے پاس بستر مین زیادہ آسانی سے آویگا +

معمولی ڈائریا یعنے اسہال بھی درحقیقت ذرا کم درجہ کا محض پیچش و ہیضہ ہی + مینے برسون

[1] یعنی بوتل کے ذریعہ دودھ پلاکر - منشا یہ ہے کہ جنکی پرورش ماں کے دودھ سے یا دایہ کے دودھ سے نہین ہوئی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک دیکھا ہے کہ مضبوط آدمیون کو بھی موسمی وقت پر اسہال کے دورے ہوا کرتے ہین +
اسہال (ڈائریا) خواہ کتنا ہی خفیف کیون نہو۔ جسم کے شفا حاصل کرنے کی زیادہ تر تیز کوشش سے کچھ کم و بیش نہین ہے۔ اور پس ہمیشہ ایک اچھی علامت ہے + اسلیئے اسکو ایک اچھا موقع سمجھنا چاہیئے بشرطیکہ وہ بہت زیادہ عرصہ تک جاری نرہے + ایسے موقعون کو ہوا کی اوس برقی کشش کے طاقت سے جو حال مین دریافت ہوئی ہے غالبًا زیادہ مدد ملتی ہے + ہر شخص کو جسے کہ ایسے موقعون کا تجربہ ہوتا ہے بعد کو از سر نو جوانی معلوم ہوتی ہے + پس ہم دیکھتے ہین کہ جسم کسطور سے اپنے بوجھہ (مادۂ فاسد) کو موسمون مین خارج کر دینے کی کوشش کرتا ہے +

اگرچہ **اسہال** اور **قبض** ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ایک شے کے دونون آخری سرے۔ مگر ناظرین کو تعجب نہین کرنا چاہیئے اگر مین اون دونون کو ہاضمہ کی ہی محض خرابی بتلاؤن۔ جو خرابی کہ غیر معمولی اندرونی گرمی کے باعث سے جو کہ زیادتی غذا سے ہوتی ہے وقوع مین آتی ہے + ٹھیک ٹھیک جیسے کہ ایک ہی سبب سے ایک شخص تو فربہ ہوتا ہے مگر دوسرا لاغر اور دبلا ہوتا ہے پس یہی ایک شخص کی حالت مین تو اسہال پیدا کرے۔ اور دوسرے شخص مین قبض +

اگر سخت قبض **فریکشن باتھ** سے نہ کھلے تو چاہیئے کہ میدان مین خاصکر جنگل مین یا بن مین پائخانہ جاوین + اسمین تعجب ہوگا کہ تازہ ہوا کس طور سے جسم پر اثر کرتی ہے۔ چنانچہ جو کام کہ اندھیرے پائخانہ مین غیر ممکن تھا۔ تازہ ہوا مین آسان ہوجاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موسمی اور گرم ملکون کے بخار۔ ملیریا[1]۔ پت کا بخار۔ زرد بخار۔ تپ و لرزہ۔

کوئی بھی نام اون بخارون کا کیون نہو۔ اور کسی ہی شکل مین یہ ہمکو کیون نہ ملین وجہہ اونکے اظہار اور ترقی کی ایک ہی ہے یعنی مادہ فاسدہ کا سڑنا یا جوش کھانا + گرم ملکون مین حالاتِ موسم اور دن اور رات کی گرمی کے بیحد تفاوت کو جب ہم دھیان مین لاتے ہین۔ تو ہم گرم ملکونکے بخارونکی سختی کی وجہہ کو فوراً سمجھہ سکتے ہین۔ جن بخارونکی تیزی اوسی حساب سے بڑہتی ہے جتنا کہ زیادہ تیز اور زیادہ زوردار کارروائی سڑن کی ہوگی + گرم ملکونمین ہی یہ بات ہے کہ ہمکو تمام وسب سے زیادہ موافق حالات سخت بخار کے پھوٹنے کے لیئے ملتے ہین۔ نیز اون شخصون مین بھی کہ جنکے جسم مین مادہ فاسد نسبتاً تھوڑا ہوتا ہے + خطہ ہاے معتدل مین یہ اسدرجہ کبھی نہین دیکہا جاتا ہے + قدرتاً گرم ملکون کا بخار مختلف شکلون مین نمودار ہوتا ہے + سب سے زیادہ جسکا خوف کرتے ہین وہ زرد بخار ہے + اسکا نام بباعث اوس زرد رنگ کے پڑا ہے جو دورانِ مرض مین جلد کا ہوجاتا ہے۔ اور اکثر شاید محض اون ادویات کا نتیجہ ہے جو کہ استعمال کی گئی ہین + ابتداً علامات یہ ہوتی ہین۔ یعنی تکان۔ دردسر۔ اینٹھن۔ پیاس اور جلد کی خشکی + بعد کو پاخانہ سیاہ ہوجاتا ہے اور مریض سیاہ رنگ کے مادہ کی قے کرتا ہے۔ آنکہونکی سفیدی زرد ہوجاتی ہے۔ اور تب جلد کا رنگ بھی زرد ہوجاتا ہے کوگہ اکثر صرف بعد مرگ +

[1] ایک قسم کا بخار ہے۔ یہ بخار ترائین مین زیادہ ہوتا ہے + یون کہا جاتا ہے کہ اسکا سم (زہر) گرمی اور تراوٹ کے سبب نباتاتی اجزا کے سڑنے سے بطور ابخرات کے نکلکر جسم انسان مین سرائت کرکے یہ بخار پیدا کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاص بات یہ ہو کہ مرض کو پیدا ہونیسے روکین + وسائل اسکے ہمیشہ ہمارے ہی پاس موجود ہین +
اول - اعتدال کے ساتھ بالکل غیر محرک غذا جو گوشت نہو اور جو اوس ملک کے پیداوار سے منتخب کی گئی ہو جہان کہ مریض رہتا ہے - **دوم** - پورا قدرتی طرز معاشرت و فریکشن سٹنز باتھ کا استعمال + گو کہ گرم ملکون مین پانی ان غسلونکے لیئے اسقدر سرد نہین ملسکتا جسقدر کہ معتدل ملکون مین ملسکتا ہے - لیکن پانی اور ہوا کی حرارت مین مناسبت (ہر دو جگہہ) قریب قریب یکسان ہی ہوتی ہے + علاوہ اسکے وہی گرمی جسنے کہ جوش (مرض) پیدا کیا تھا کارروائی شفا مین بھی اوسیطور پر امداد پہونچاتی ہے - کیونکہ اون خطونمین غسل کے بعد پھر گرمی لانا اور پسینہ آنا بمقابلہ معتدل ملکون کے جلد تر وقوع مین آتا ہی + علم طبابت کیلیئے کونین - انٹی پائرین یا اعصاب کو بے حس کرنے والے دیگر وسائل کے ذریعہ سے کسی بخار کو بھی واقعی شفا دینا کبھی ممکن نہوگا + جبکہ دوا کی ایک ہلکی خوراک اپنا کام کر لیتی ہے تو اوسکے بہ نسبت ایک ذرا بڑی خوراک کے دینے کی ضرورت ہونے لگتی ہے - اور آخرش اعصاب کا بار بار بے حس کرنا بہت ہی سخت امراض پیدا کر دیتا ہے - یعنی بہت ہی سخت اعصابی بیماریان جنکا کہ شفا کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہی +
تمام گرم ملکون مین میرا علاج بموجب قواعد مندرجہ کتاب ہذا - بہت ہی کامیابی کے ساتھ ایسے بخار کے مریضون کی حالت مین آزمایا گیا ہے + **بٹیویا** کے ایک مسٹر آر نے شہر جنیوا سے منجملہ دیگر باتونکے مجھے تحریر کیا ہے کہ :-
"مجھے ابھی معلوم ہوا ہی کہ میری بیوی اور میرے منیب موجودہ شہر بٹیویا (ڈچ ایسٹ انڈیز) نے بھی جنکو کہ مینے آپکی کتاب بھیجی تھی - آپ کے علاج کا استعمال موسمی بخار کی حالت مین جو وہان پھیلا ہوا تھا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کیا ہے" +
پادری مسٹر ایم ساکن پی ایل (برازیل) نے ۱۶ دسمبر ۱۸۹۰ء کو مجھے حسب ذیل تحریر کیا ہے -
"خود اپنے بارہ مین - مین آپ کو مشکوری کے ساتھ مطلع کرتا ہون کہ آپکے تجویز کیئے ہوئے غسلون کے کرنے سے موسمی بخار اور میرے ہاضمہ کو بہت قلیل عرصہ مین بلاشبہہ فائدہ ہوا + اس قہوہ کی سرزمین مین ہمکو کچھ دقت غذا مین ہوتی ہے -

---

۱؎ یعنے گرم ملکون مین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موسمی اور گرم ملکونکے بخار۔ میلیریا۔ پت کا بخار وغیرہ

بجای گیہونکی روٹی کے ہمکو یہان مکا کی روٹی پر قناعت کرنی پڑتی ہی۔ بجای ملک جرمن کی ترکاریونکے ہماری سیم۔ لوبہیا۔ چانول۔ وغیرہ وغیرہ۔ بجای سیب۔ ناشپاتی و آلوچہ کے ہماری کیلہ۔ شکرقند۔ خربوزہ۔ تربوز۔ نارنگیان۔ انجیر۔ کہجور۔ شاہ بلوت اور اسی قسم کے اشیاء +

مضمون مندرجہ ذیل ایک خط سی اخذ کیا جاتا ہی جو کہ ۱۸۹۱ء مین میرے بہت سے شاگردان باشندہ گولڈ کوسٹ اور کمیرون مین سی ایک نے یعنی پادری مسٹر جے ایس متوطن اکرا واقع گولڈ کوسٹ نے تحریر کیا تھا۔

"جہانتک ممکن ہوا ہی اون کتابون پر چلکر جو ہمکو بھیجی گئی ہین۔ ہمنے آپکے علاج کو بخارون مین خاصکر صفراوی بخارون (پت کے بخار) مین استعمال کرنیکی کوشش کی ہے۔ ہمکو یہ کہنے مین خوشی ہی کہ آپکا طریقہ علاج بخار کے حملون کو جو یہان بار بار ہوتے ہین بہت کم کر دیتا ہے" +

مین مضمون ذیل کو ایک خط سے۔ جو میرے پاس مسٹر ایم ایچ کا بھیجا ہوا آیا تھا منتخب کرتا ہون۔

"اسٹین کریک قریب بیلز۔ برٹش ہانڈورس۔ سنٹرل امریکا۔ ۳ جولائی ۱۸۹۰ء[1]۔ آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" میرے پاس پہونچی۔ آپکے خط مشورہ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور جس کی کہ ہدایات پر مین جہانتک حالات موجودہ نے اجازت دی ہی چلا ہون + ہر سال مجھے اپنے گرم ملکونکے بخار۔ تپ ولرزہ اور دیگر خرابیون سے لڑنا پڑتا تھا۔ امسال آپ کے طریقہ علاج کے عمل کرنے کی وجہہ سے مین ان تمام شکایات سے آزاد رہا ہون" +

ایک بڑی خط مین جو اٹ جمبنگ (ہیریرولینڈ) مغربی جنوبی افریقہ سی آیا ہی مسٹر الف ایم نے بعد بیان کرنے اپنی بیوی کے سخت مرض کے جو کہ لاعلاج سمجھا گیا تھا۔ یون تحریر کیا ہی۔ "کوئی علاج جنکو مینے تیس ۳۰ سال کے درمیان آزمایا۔ مرض کی ترقی کو نہ روک سکا + ہاضمہ بالکل ہی گر گیا تھا + اسوقت مین آپکی چٹھی آئی اور میری آنکھین کھولدین + میری بیوی اب فریکشن باتہر لیتی ہی + ملریا بخار (ترائین کا بخار) جو کہ اوسکی دیگر شکایات مین شامل ہو گیا تھا۔ اب رفع ہو گیا ہی۔ پیرون کا ورم کم ہوتا جاتا ہے اور اونگلیان ہاتھ کی ملائم اور ہلکی ہوتی جاتی ہین" +

دار السلام (شرقی افریقہ) کے ایک پادری مسٹر جی جنہون نے کہ خود اپنی حالت مین میرے طریقہ کو بروے میری کتاب استعمال کیا تھا ایک مشنری

[1] انگریزی قاعدہ سے جب خط لکھتے ہین تو پورا پتہ اوس مقام کا جہان سے خط بھیجا جاتا ہے اور تاریخ و سنہ صفحہ اول کے اوپر داہنی جانب تحریر کرتے ہین۔ اس سطر مین نام و پتہ و مقام معہ سنہ و تاریخ خط تحریر ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اخبار موسومہ - مطبوعہ شہر برلن بماہ ستمبر ۱۸۹۰ء مین اس علاج کے عمدہ اثر کے بارہ مین جو اونکے بھتیجہ کے علاج کرنے مین ظہور مین آئے یون تحریر کرتے ہین +

"روز یکشنبہ ۲۲ جون ۱۸۹۰ء - ہفتہ گذشتہ مین بھتیجہ ڈینیل ای بھی پانچ روز سے سخت بخار ملریا مین مبتلا تھا - نہ کونین نہ انٹی پائرین - نہ انٹی فیبرین - نہ پیپر منٹ کی چاء اور نہ قدرتی طریقہ کے پورے علاج کی گدیون نے بھی کوئی نفع بخشا + بخار اوسی اونچے درجہ پر رہا - بلکہ چند درجہ اور بڑھ گیا + کلہ دوپہر کو ہماری تمام کوششون کے بعد ہماری ترکیبین ختم ہوگئی تھین + صرف ایک چیز مریض کو بچا سکتی تھی یعنی تبدیل آب ہوا - لیکن یہ کیسے ممکن تھا + اس آخری حالت مین ہمکو لوئی کوہنی سکنہ لیپزگ کے نئے طریقہ قدرتی علاج کا خیال آیا جسکی کہ کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" مینے ابھی منگوائی تھی + ہمنے بخار سے بھنتے ہوے مریض کو - جسکو کہ پسینہ نہین آتا تھا - پانی مین بٹھایا یعنے ایک فرکشن ہپ باتھ تین منٹ کے لیے اوسکو دیا + جیون ہی کہ تھرمامیٹر ۱۰۲ درجہ فہرن ہائٹ سے زیادہ ہوا تو غسل پھر دیا گیا - اور یہ بات ہمنے جلد دیکھی کہ بخار کم ہونا شروع ہوگیا + شب مین نفع معلوم ہونے لگا اور صبح کو پسینہ بالکل قدرتی طریقہ مین آیا + اس طور سے مریض چند گھنٹہ مین اس سادہ طریق کے ذریعہ سے بچا لیا گیا +"

اگر فرکشن باتھ بجاے صرف تین ۳ منٹ کے بیس ۲۰ منٹ جاری رکھے گئے ہوتے تو صحت زیادہ تیزی کے ساتھ یقیناً ہوئی ہوتی + ایسی حالتون مین جتنا کہ زیادہ عرصہ تک اور زیادہ مرتبہ غسل دیئے جاتے ہین - اوسیقدر بہتر اور زیادہ نافع مریض کے لیئے ہوتے ہین +

خود اپنی ہی حالتمین دار السلام کے مسٹر جی نے ۲۲ دسمبر گذشتہ کو مجھے یون تحریر کیا ہے:

"جو کچھہ کہ مین آپ کو مختلف قسم کے موسمی بخارون سے اپنی شفایابی کے متعلق لکھہ چکا ہون اوس کا ذکر دوبارہ اس موقع پر نہ کرکے - مین صرف اختصار کے ساتھ کہتا ہون کہ آپکے پانی سے علاج کے طریقونکا اثر میری حالت مین بہت ہی تعجب انگیز ہوا ہے + اب مین اون کو اس ملک کے باشندونکی حالت مین استعمال کرتا ہون (ضرور بہت تکلیف اوٹھاکر اور وقت صرف کرکے) اور اونمین نتائج ہمیشہ عمدہ ہوئے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موسمی اور گرم ملکونکے بخار۔ میلیریا۔ پت کا بخار وغیرہ

ماہ جون گذشتہ سے مینے اپنے لیئے یا اپنے گھر مین کوئی دوا استعمال نہین کری ہی۔ سوائے پانی کے اور کچھہ نہین۔ اور وہ بھی آپکی ہدایت کے موافق + ان بے حد گرم ملکونمین جو کہ بیماری کے لیئے مشہور ہین ہم بہت اچھی حالت تندرستی مین ہین جسقدر کہ یہان ممکن ہی + کیا یہ آپکا پانی کے ذریعہ شفا دینا ایک عمدہ علاج غربی افریقہ کے زرد بخار کے لیئے نہ ہوگا ؟"

مسٹر جی نے بادی النظر مین مرض کی وحدانیت یعنی جملہ امراض کا ایک دوسرے سے یکسان اندرونی سلسلہ رکھنے کے مطلب کو بخوبی نہین سمجھا ہی۔ ورنہ ایسا سوال اونہون نے مشکل سے پیش کیا ہوتا +

ایک پادری مسٹر اے نے مقام کوالا رونگن۔ واقع بورنیو سے ۲۰ جنوری ۱۸۹۲ء کو یون تحریر کیا ہی :-

پیارے مسٹر کوہنی

میرے پاس دو جلد آپ کی چھوٹی کتاب دی "نیو سائنس آف ہیلنگ" کی موجود ہین اور مین آپکے شکریہ کا اظہار نسبت نئے علم شفا بخشی کے عمدہ نتائج کے کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔ جن (عمدہ نتائج) کو مینے خود اپنے اور دیگر اشخاص کی حالت مین اس جزیرہ بورنیو مین دیکھا ہے + اب ایک سال ختم ہونے والا ہے جب سے کہ مینے اس نیو سائنس آف ہیلنگ کا ذکر یہان بورنیو مین اول دفعہ سُنا تھا + اوسکے تھوڑے عرصہ بعد ایکروز جبکہ مین ایک دوست کے مکان پر تھا مجھے شدت سے انڈین فیور (ہندوستانی بخار) نے آدبایا اور اسنے مجھے بالکل ناقابل کر دیا + اسپر مینے آپکے نئے طریقہ علاج کی آزمایش کری + اول مینے ایک اسٹیم باتھہ بید کی بُنی ہوئی کرسی پر لیا اور اوسکے بعد ایک فرکشن ہپ باتھ بموجب اُن ہدایات کے جو آپ کی چھوٹی کتاب مین مندرج ہین + اثر انکا تعجب انگیز تھا۔ بعد غسل کے مین اپنے بستر کو ترک کر دینے کے قابل ہوگیا جو بات کہ اسکے قبل غیر ممکن تھی + میرے دوست اور اونکی بی بی اس جلدی کی کامیابی پر اسیقدر متعجب ہوئے + اوس دن سے مین آپکے طریق علاج کا زبردست پیرو ہوگیا ہون + اس نئے علم شفا بخشی سے بہت عمدہ نتیجے مینے یہان ڈایک لوگون مین دیکھے ہین + ڈایک لوگون نے جنمین کہ کوئی حکیم نہین ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم سے اسٹیم باتھ (بھاپ کے غسل) سے کام لیا ہے۔ مگر وے لوگ فرکشن باتھ سے واقف نہین ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر مین آپ سے تمام اون مریضون کے بابت بیان کرون جنکو کہ مینے اس نئے علم شفا بخشی کے ذریعہ سے آرام کیا ہی تو مجکو بہت ہی زیادہ لکھنا پڑیگا + پیارے مسٹر کوہنی آپکی کتاب پادری کیلئے بیابان مین ضروری کتاب ہے۔ اور یہ کسی شخص کو حالت لاچاری مین نہین ڈالتی + دیگر ڈاکٹری کتابین جوکہ میرے پاس ہین حکیم کے بُلانے کی ہمیشہ ہدایت کرتی ہین + لیکن بیابان مین یہ کیسے کیا جاسکتا ہے + مین آپ کی کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ کو اپنے قبضہ مین رکھکر بہت ہی زیادہ مشکور ہون + قریب تین ہفتہ کے گذرے کہ ایک عورت کے پاس مجھے لوا لیگئے تھے۔ اوسکا جھونپڑا دھان کے کھیت مین رات کو جل گیا تھا۔ اور وہ اوسوقت تک نہ جاگی تھی جب تک کہ آگ اوسکے بدن پر نہ پہونچ گئی تھی + اوس عورت کی شکل بھیانک ہوگئی تھی۔ خاصکر چہرہ اور بازو + مینے فوراً صبح سے شام تک ترگدیونکا استعمال بتلایا۔ اور شام کو مینے گدیان اوس ترکیب سے لگائین جیسا کہ آپکی کتاب مین بتلایا گیا ہے + دوسرے روز مینے پھر گدیان لگائین۔ ایک ہفتہ مین وہ بالکل اچھی ہوگئی۔ مروجہ علاج مرہم کے ذریعہ سے مجھے یقین ہے کہ ہفتون شاید مہینون تک یہ حالت قایم رہی ہوتی +

"چند ہفتے گذرے کہ میرے دہنے ہاتھ پر ایک قسم کی کھجلی نکل آئی + یہان کے لوگ اسکو کی ہس کہتے ہین۔ یہ بہت ہی دیر مین جانے والے دد وڑے ہوتے ہین۔ اور جسم کے گرد چھلّون (حلقہ) کی شکل مین ہوجاتے ہین + اب سے پیشتر مینے ہمیشہ اسکو مرہم سے رفع کیا ہے مگر ہمیشہ پھر عود کر آئی ہی + ایکدفعہ تو یہ پیرون پر ہوئی۔ اوسکے بعد چہرہ پر۔ پھر پشت پر۔ اور اوسکے بعد ہاتھون پر + اسمرتبہ جبکہ چند ہفتے گذرے کہ بائین ہاتھ پر مینے دد وڑے ظاہر ہوتے دیکھے تو اپنے دلمین کہا "اچھا اسمرتبہ تمکو دی نیو میتھڈ آف ہیلنگ (نئے طریقہ شفا بخشی) کے ذریعہ سے دور کرونگا" + پس مینے اول ایک اسٹیم باتھ (بھاپ کا غسل) اور اوسکے بعد ہی ایک فریکشن ہپ باتھ لیا۔ دوسرے روز صرف دو فریکشن سٹز باتھ لیئے + علاج سے تیسرے روز مینے دیکھا کہ وہ دد وڑے سکڑے (مرجھائے) ہوئے معلوم ہوئے جس سے کہ ظاہر ہوتا تھا کہ اب یہ غائب ہونیوالے ہین + مینے تنہا ہاتھ کو بھی بھاپ دی ہی اور ایسا کرنیکے بعد ہر مرتبہ ایک فریکشن سٹز باتھ لیا ہی + اب بائین ہاتھ پر یعنی مقام مادف پر دو چھوٹی چھوٹی پھوڑیان نکل آئی ہین۔ پس مین یقین کرتا ہون کہ فالن میٹر (مادۂ فاسد) اس مقام پر کھنچکر اکھٹا ہو رہا ہے + جب یہ اچھی ہوجاوینگی تو خوفناک کھجلی دور ہوجاوے گی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مُردہ چوہوں کو بجائے پھینکدینے کے جلا دینا چاہیئے۔ علاوہ اُن طریقوں کے جو کہ فینایل یا رس کپور وغیرہ کو پانی میں ملا کر ہر در و دیوار فرش و نالی وغیرہ کو دھو ڈالنے کے ہیں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ مکان میں پرال یا سوکھی گھاس و زیب کے خشک پتے بچھا کر اور اُپلے یعنی کنڈے اور لکڑی اُس کے اوپر پھیلا کر جلا دیں تاکہ مکان میں خوب دھواں ہو جاوے اور مکان بخوبی گرم ہو جاوے تاکہ تمام سطح فرش کو آگ جلا کر مثل آتش کے ایک مرتبہ گرم کر دینا چاہیئے جہانتک کہ موجودہ تجربہ انسانی ہے کوئی جاندار ایسا نہیں کہ جسکو آتش نہ ضائع کر سکتی ہو +

اگر کسی شخص کی نسبت شبہ بھی ہو کہ اُسکو اس مرض کا اثر ہے تو مناسب ہے کہ اُسکو دیگر گھر کے لوگوں سے علیحدہ رکھیں اور اُسکی ضرورت کے وقت ہی اُسکے پاس جاویں۔ اُس سے زیادہ گفتگو کرنا بھی اُسکے خیالات کو منتشر کرتا ہے خیالات کو یکجا کرنیکے لیئے مناسب ہے کہ مریض اپنے معبود حقیقی کی یاد میں مشغول ہو مریض کو ایسے مکان میں رکھیں جس میں تازہ ہوا کا گذر بخوبی ہوتا ہو۔

علاج۔ جسوقت کہ کسی شخص کی نسبت طاعون کا ذرا بھی شبہ ہو۔ خواہ گلٹی نکل آئی ہو یا محض بیماری ہو تو سب سے اول مریض کو ایک **اسٹیم باتھ** پورے جسم کا قریب نصف گھنٹہ کا دیویں (ملاحظہ کیجیئے صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۵) (اگر کوئی بنچ یا کرسی میسر نہ آوے تو چھوٹی چارپائی پر بھی جسکی بناوٹ گھنی نہ ہو یہ بھاپ کا غسل لیا جا سکتا ہے) اور بعد اسٹیم باتھ کے فوراً ایک **فریکشن ہپ باتھ** (ملاحظہ کیجیئے صفحات ۱۰۹ و ۱۱۰) دیر تک دیویں نصف گھنٹہ تک یا اُس سے بھی زائد اگر مریض کو پانی میں بیٹھنا ناگوار معلوم نہ ہوتا ہو + اسٹیم باتھ لینے کے وقت اگر تھوڑی تھوڑی دیر تک مُنہ کمبل کے اندر ڈھانک کر مُنہ کھولکر سانس لیا جاوے تو عمدہ ہے۔ ایسا کرنے میں بھاپ کا اثر اندر تک پہونچتا ہے + اس غسل کے بعد ہر تین تین چار چار گھنٹہ کے بعد **فریکشن سٹز باتھ** نصف نصف گھنٹہ تک اور ہپ باتھ کوئی بیس تیس منٹ تک باری باری سے لیویں جبتک کہ بخار دور نہ ہو جاوے۔ اگر تین غسل دینے سے افاقہ ہو گیا ہے تو پھر اگلے دن غسل دیویں۔ اور بعد رفع ہو جانے بخار کے بھی ہفتہ عشرہ تک روزانہ دو تین ہپ باتھ و فریکشن باتھ لیتے رہیں + اگر ضرورت معلوم ہوتی ہو یا اگر اول اسٹیم باتھ میں پسینہ نہ آیا ہو تو دوسرے دن پھر اسٹیم باتھ لیا جا سکتا ہے مگر احتیاط کیساتھ +

اگر گلٹی نکل آئی ہے تو پورے جسم کے لیئے اسٹیم باتھ دینے کے وقت گلٹی کو خاصکر خوب بھاپ دیویں۔ اور اگر گلٹی کان کے پاس یا گلے میں ہے تو علاوہ مذکورہ بالا علاج کے ایک دو بار چہرہ و گردن کو بھاپ کا غسل دیکر (صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶) تب **فریکشن ہپ باتھ یا سٹز باتھ** کریں + اگر گلٹی ران میں ہے تو پیڑو کے اسٹیم باتھ (صفحہ ۱۰۵) علاوہ پورے جسم کے اسٹیم باتھ کے دینے مناسب ہونگے + پورے اسٹیم باتھ کے دن پیڑو کا اسٹیم باتھ علیحدہ نہ لیا جاوے + اگر گلٹی میں جلن معلوم ہوتی ہو تو اُس کو وقتاً فوقتاً گرم پانی میں اونی کپڑا بھگو کر اور نچوڑ نچوڑ کر سینکتے رہیں۔ اور باقی اوقات میں اُسپر ٹھنڈے پانی کی گدی چند تہ کیئے ہوئے کپڑے کی رکھکر اوپر سے کسی اونی کپڑے کی چوڑی پٹی لپیٹ دیویں (فلالین کی پٹی بہتر ہوگی یا کسی دوسرے اونی کپڑے کی) پٹی سخت نہ بندھی ہو جس سے کہ اُس مقام کے دوران خون میں فرق آوے + گدی کے لیئے اگر بارش کا پانی ہو تو بہت عمدہ ہے۔ بارش کے بعد **آب کشیدہ یا گنگا جل** اور پھر کنویں کا عمدہ شیریں پانی + سرد پانی کی گدی کو وقتاً فوقتاً تر کرتے رہیں۔ اگر گلٹی پھوٹ جاوے تو اس گدی کو دن میں کئی بار بالکل تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی (اُن پھاؤں کو یا گدیوں وغیرہ کو جنمیں کہ گلٹی سے نکلا ہوا مواد لگ گیا ہے جلا دینا سب سے بہتر ہے) چند روز میں اس پانی کی گدی اور فلالین کی پٹی سے اور دیگر غسلوں سے ہی گلٹی کا زخم اور گلٹی اچھی ہو جاوینگی +

غذا۔ بغیر بھوک لگنے کے مریض کو غذا نہ دیویں۔ اور جب دیویں تو سریع الہضم اور کم غذا دیویں (اس کے لیئے ۱۵۲ صفحہ کے نوٹ ملاحظہ طلب ہیں)

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تتمہ صفحہ ۲۷۳

طاعون کا علاج

نوٹ مترجم - **پلیگ یعنی طاعون** - جہاں تک اسوقت تک اخبارات وغیرہ کے دیکھنے سے اور سُننے سے معلوم ہوا ہی ہندوستان میں یہ مرض طاعون چار قسم کا ہوا ہی ایک تو بیوبونک یعنی جسمیں کہ گلٹیاں بڑھ جاتی ہیں۔ دوم نیومونک یعنی جسمیں کہ خصوصاً پھیپھڑوں میں ایک قسم کی سوزش ہوجاتی ہی اور وہ اپنا کام پورے طور سے نہیں کرسکتے۔ سوم سپٹی سیمک جسمیں کہ تمام خون جسم کا خراب ہوجاتا ہی۔ چہارم **ان ٹس ٹاینل** جسمیں کہ انتڑیاں خراب ہوجاتی ہیں۔ ایک ہی مریض کو ایک سے زیادہ قسموں کا طاعون ایک مرتبہ ہوجانا بہی خیال میں آسکتا ہے۔

اول قسم کے طاعون میں گلٹی کیا تو بخار کے قبل نکلتی ہی یا بخار شروع ہونے کے بعد۔ اگر حصہ زیرین جسم میں گلٹی نکلتی ہی تو اکثر اوقات ران میں۔ اور اگر حصہ بالائی جسم میں نکلتی ہی تو کانوں کے پاس یا اُن سے نیچے گلے میں۔

یہ مرض بمقابلہ انسان کے چوہوں میں لوگ کہتی ہیں کہ جلد اثر کرتا ہے۔ اور اول چوہے ہی مرتے ہوئے دیکھنے میں آتے ہیں اور پھر اسکا اثر انسان پر ہوتا ہی۔ ایسا تو کوئی گہر نہیں جہاں چوہے نہ ہوں اور پس چوہوں کے ذریعہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں بخوبی جاسکتا ہی بعض شہروں میں جہانکہ کہ میونسپلٹی یعنی چونگی نے ان موذی جانوروں کی تعداد میں قبل شروع ہونے موسم سرما کے معقول درجہ کی کمی حاصل کرلی ہی تو اُن شہروں میں بھی موسم سرما میں یہ مرض بہت کم ہوا ہی۔ جب مرض کو ایک مقام سے لیجانے والے چوہی کی تعداد کم ہوگی تو مرض بہی کم پھیلے گا + مرض کے روکنے کے لیئے مکانات کی صفائی بہی ضروری ہی خاصکر **نالیوں وچہ بچوں کی و پاخانوں کی** یعنی اُن مقامات کی جہاں کہ غلاظت ہونے کا موقعہ ہے صفائی ضرور رکھنی چاہیئے اور فنیایل واٹر سے اُن کو دھو ڈالنا یا اُن میں چھڑک دینا اور مکانات کی ہوا صاف رکھنے کے لیئے اُن میں خوشبویات ایک بار روزانہ جلا دینا مناسب ہی + جن لوگوں کے ذمہ ہون کرنا روزانہ فرض ہے وہ مکان میں ہون کریں اور دیگر لوگ کسی عمدہ شے مثل گوگل یا دیگر خوشبویات کو ایک دو بار مکان میں روزانہ جلا کر اُسکا دھواں لگا دیا کریں۔

صفائی مکانات سے کم ضروری صفائی قالب انسانی بہی نہیں ہی جسم انسانی کا اوپر سے صاف رکہنا تو اُس کو بخوبی دھونیسے یعنی عمدہ طور سے معمولی غسل لینے سے ہوسکتا ہے اور کپڑے صاف ستھرے پہرنے سے مگر اس جسم کی محض بیرونی صفائی سے کام نہیں چلتا بلکہ اندرونی صفائی بہی لازم ہی + اس کتاب "نیا علم شفا بخشی" کے اول ۹۹ صفحے پڑھکر آپ کو بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ بغیر اندرونی غلاظت کے کوئی مرض ممکن نہیں۔ اور اندرونی غلاظت سے بچنے اور اُس کے رفع کرنیکا طریقہ بہی بقیہ صفحات حصہ اول کے بغور سمجہکر پڑہنے سے معلوم ہوچکا ہوگا۔

بیرونی و اندرونی صفائی جسمانی سے بہی زیادہ ضروری روحانی پاکیزگی ہی۔ بوجہ روحانی ناپاکی کے انسان ایسے ایسے افعال کا مرتکب ہوتا ہے جن سے کہ جسم کی بہی اندرونی و بیرونی ناپاکی وقوع میں آتی ہی + روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیئے انسان کو مناسب ہی کہ اپنے مذہب کے موافق عامل ہو۔ انسان کے بد اعمال کا نتیجہ ہی مرض ہی اور جسقدر کہ کسی لوگوں کے اعمال زیادہ خراب ہونگے اُسیقدر اُس ملک کے زیادہ لوگوں کو زیادہ سخت امراض بہی لاحق ہونگے۔ کیا یہ کہا جاسکتا ہی کہ ہندوستان میں لوگوں کے اخلاق بمقابلہ پیشتر کے اب اچہے ہیں؟ ہر شخص جب اپنے آپ کو اور اپنے چاروں طرف بغور دیکہیگا تو یہی کہیگا کہ نہیں! اور اسکی وجہ یہی خیال میں آویگی کہ عام طور سے ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے موافق عامل نہیں ہیں + ظاہری اعمال ہی نہیں۔ بلکہ خیالات بد کا اثر بہی تندرستی پر خراب پڑتا ہی اور زندگی کو کم کرنیوالا ہوتا ہی +

جب کسی گہر میں یہ مرض طاعون چوہوں میں نمودار ہو تو اُس مکان کو فوراً چہوڑ دینا چاہیئے اور اُس کی صفائی بخوبی کرنی چاہیئے۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موسمی اور گرم ملکون کے بخار - میلیریا - پت کا بخار وغیرہ

اس خوفناک کی ہس سے نجات پانے کا یہی طریقہ ہے +
مین ہمیشہ نیو میتھڈ آف ہیلنگ (نئے طریقہ شفا بخشی) کا استعمال کرونگا
کیونکہ آجکے دن تک اسکے مانند مینے کوئی دوسرا علاج نہین پایا ہے + مین اپنے
دوستون مین - اونکی توجہہ اس نیو سائنس (نئے علم) کی طرف دلانے کی کوشش
کرتا ہون +"

غربی افریقہ - اسٹریلیا - ہندوستان - دی کیپ - ویسٹ انڈیز - وغیرہ
سے میرے پاس بیشمار اسی قسم کے خطوط آئے ہین - جنمین کہ میرے طریقہ علاج سے صحت
پانے کی کامیابیون کا ذکر ہے - اور بہت سے خطون مین سرگرمی کے ساتھ اظہار
شکریہ بھی موجود ہے +

نوٹ - حضرات ناظرین - اگر آپ نے اس کتاب کو اس موقع تک بغور پڑھا ہے اور خصوصاً باب متعلق بہ امراض اطفال"
اور اُس باب کو جسمین کہ یہ باتین کہ "مرض کیسے پیدا ہوتا ہے ؟ بخار کیا چیز ہے ؟" بتلائی گئین ہین - تو آپ کو یہ ضروری بات
بھی معلوم ہوگئی ہوگی کہ بخار (یعنے ہر قسم کے بخار) کا علاج فوراً اوسیوقت سے ہونا چاہیئے جبکہ بخار شروع ہو +
بلکہ اُسوقت سے جبکہ اسکے آنے کے قبل جسم مین کچھ ایسی محسوسات ہون جن سے کہ معلوم ہوتا ہو کہ بخار کی آمد ہے -
علاج شروع کردیا جاوے تو اور بھی عمدہ ہے + اس علاج کے شروع کرنے مین اس بات کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ بخار
کیا ڈھنگ اختیار کرتا ہے + واضح ہو کہ اس کتاب مین طاعون کے بخار کا کہین ذکر نہین آیا ہے - مگر اس اصول کے موافق جو کہ
اس کتاب مین امراض کی وحدانیت کے بارہ مین سمجھایا گیا ہے طاعون کے بخار کا بھی وہی علاج ہونا چاہیئے جو کہ اور دیگر سخت بخارون
یا دیگر امراض کا خواہ اوسکا ذکر کتاب ہذا مین کیا گیا ہے یا نہ کیا گیا ہو + جبکہ سب امراض اور سب بخار ایک ہی طریق مین اور
ایک ہی شے یعنی جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی سے پیدا ہوتے ہین تو علاج بھی سب کا ایک ہی ہے یعنے مادہ فاسد کے
نکالدینے سے اچھے ہو سکتے ہین + اور ہر قسم کا مادہ فاسد - اسمین کلام نہین کہ اُن غسلونکے ذریعہ سے جنکا ذکر کتاب ہذا کے
صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۱۶ مین مفصل کیا گیا ہے جسم سے دور کیا جا سکتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جُذام یعنی کوڑہ

جذام - یعنی منطقہ حارّہ (بیحد گرم ملکون) کی بلا کو توہم اس اپنے معتدل آب وہوا[۵۱] مین بہت ہی کم خیال مین لا سکتے ہین + اس مرض کے مبتلا ہمیشہ شکار اجل بنتے رہے ہین کیونکہ اس مرض کا کوئی علاج معلوم نہین ہوا تھا + جملہ دیگر انسانون سے علیحدہ کیئے جاکر - اکثر کسی جزیرہ یا خاص اسپتال مین مقید رکھے جاکر - ایسے لوگ[۵۲] اپنے خوفناک انجام کو پہونچنے کے انتظار مین چھوڑ دیے جاتے ہین + تمام جذامی بوجہ خوف چھوت اپنے کنبے سے جُدا کر دیئے جاتے ہین - اپنے وطن سے جلاوطن کیے جاتے ہین - اور کسی دور کی جگہ مین اپنی تقدیر پر چھوڑ دئے جاتے ہین + یہ ہی بُری بات ہی کہ اونکو کھانا وقتاً فوقتاً پہونچا دیا جاتا ہی - مگر علاوہ اسکے ہر قسم کا تعلق اونسے ترک کیا جاتا ہے +

معتدل آب وہوا کے ملکون مین جذام شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے + جو اسباب کہ گرم ملکون مین جذام پیدا کرتے ہین وہی اسباب معتدل ملکون مین خصوصاً گٹھیا اور استسقا پیدا کرتے ہین + جیسے کہ کھجور کا درخت گرم ملکون مین ہی اور بلوت کا درخت معتدل آب وہوا مین فروغ پاتا ہے حالانکہ وہی سورج - وہی پانی - اور زمین بھی وہی ہے - اسیطور سے جذام گرم آب وہوا کی پیدایش ہے +

ہم لوگ **تر** یعنے بہتا ہوا جذام - اور **خشک** جذام مین فرق کرتے ہین + حالت اول الذکر مین جسم اکثر برسون تک بتدریج سڑا کرتا ہے جسکے ساتھ ہی بے حد تکلیف ہوتی ہے + مرض بلا رُکنے کے بڑھتا رہتا ہے یہانتک کہ جب بہت ہی ترقی کر جاتا ہے تو موت ہی اوس سے نجات بخشتی ہے +

خشک جذام مین مثل جذام قسم اوّل کے ہاضمہ مین دمبدم خرابی بڑہتی ہے اور اوسکے ساتھ سیاہ سیاہ

---

۵۱ مراد ہے ملک جرمن سے جہان کا کہ مصنف رہنے والا ہے + ۵۲ یعنے جذامی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جذام یعنی کوڑہ

سڑے ہوئے دھبے جسم کے آخری سرون پر خصوصاً ہاتھ اور پاؤن پر رفتہ رفتہ ہوجاتے ہین - یہ ایک یقینی پہچان ایک بہت اونچے درجہ کے اندرونی بخار کی ہی + تب گوشت نذار ہونے لگتا ہی - اول انگلیون کے پورؤن کا اور بعد اوسکے جسم کے دیگر حصون کا - یہانتک کہ ننگی ہڈیان اور ننگے پوروئے باقی رہجاتے ہین + جسم مثل ایک درخت کے خشک ہوجاتا ہے اور مومیائی[۱] کی شکل ہوجاتا ہی + گوشت برابر دور ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ بدقسمت مصیبت زدہ جذامی لوگ مثل ہڈیون کی ٹہٹہری کے معلوم ہونے لگتے ہین اور بے حد کمزوری کی وجہ سے مرجاتے ہین +

درحقیقت جذام کا سبب بھی وہی ہی جو کہ تمام دیگر امراض کا - یعنی جسم مین مادۂ فاسد کا بار + یہ کیا تو موروثی ہوتا ہی یا خلاف قدرت زندگی بسر کرنیسے حاصل ہوتا ہے + اس مرض کی اصلی جگہ پیٹ مین ہی - یا آلات الہضم مین ہے - جوکہ غیر معمولی حالت مین ہوجاتے ہین + بیحد گرم ملکونکی سڑی گرمی جوکہ تمام کارروائی سڑان کو ترقی دیتی ہی - جسم کے اندر کے مادہ فاسد مین بھی قدرتاً بہت تیز سڑن پیدا کرتی ہی + یہ مادہ فاسد بہت زور کے ساتھ جسم کے آخری سرونکی طرف بھیجا جاتا ہی - جہانکہ یہ اندرونی دباؤ کی وجہ سے سخت حالت مین جمع ہوجاتا ہی + اس قسم کے مادّہ کے بہت زیادہ جمع ہوجانے سے وہ اعصاب زندگی کے پہونچانے والے جوکہ ان آخری سرون تک گئے ہین بالکل رُک جاتے ہین - اور پس اپنا اصلی کام آیندہ نہین کرسکتے + اس طریق پر جذامیونکے ہاتھ پیرونکا بیحس ہوجانا سمجھ مین آتا ہے + ایسے مریض ایک بہت اونچے درجہ کے اندرونی بخار مین مبتلا رہتے ہین حالانکہ باہر کیجانب ایک قسم کی ٹھنڈک معلوم ہوا کرتی ہی + خشک جذام مین یہ سرے اصلیت مین اس اندرونی بیحد گرمی کی وجہ سے خشک ہوجاتے ہین - کیونکہ بوجہ کمزور ہاضمہ کے باوجود اون کھانون کے جو معمولاً غذائیت پہونچانیوالے کہلاتے ہین - مریض کیلئے یہ غیر ممکن ہوجاتا ہی کہ واقعی اوسکو قوت پہونچے + یہ سچ ہے کہ غذا جسم سے ہوکر گذرتی ہے - لیکن مریض باوجود اون تمام چیزونکے جوکہ وہ کھالیتا ہی بھوکا[۵۲] رہتا ہی + اس موقع پر ہم صاف طور سے دیکھتے ہین کہ وہ شے جوکہ جسم کو پرورش کرتی ہی اور اُسکو قایم رکھتی ہی نہ تو وہ ہے جوکہ کوئی شخص نوش ہی کرلیتا ہی اور نہ وہ شی ہی جسمین کہ نئی خیالات کے موافق

---

[۱] مراد اوس مردہ سی ہی جوکہ مصالحہ جات کے ذریعہ سے صدیون اپنی اصلی حالت مین بغیر سڑے ہوئے قائم رکھا جاتا ہی - ملک مصر مین مردونکو اسیطور سے دفن کیا کرتے تھے پورانی قبرون مین سے اب بھی وہان ایسے مُردے نکلتے ہین + [۵۲] یعنی جسم کو غذا نہین لگتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ تمام اجزا شامل رہتے ہین جنسے ملکر کیمیکل[1] اناليسس کی رو سے جسم انسانی بنا ہی۔ بلکہ وہ[2] ایسی غذا ہی جوکہ واقعی جسم ہضم کرسکتا ہے + ترجذام مین سڑن اوسی قسم کی ہوتی ہی جیساکہ استسقا مین۔ کیونکہ اس مرض مین بھی جیساکہ تجربہ بتلاتا ہی پانی پیدا ہونیکے قبل ایک اندرونی حالت سڑن کی اکثر برسون تک رہتی ہے + پس سڑن ایک معنی کرکے اون کارروائیونکی جوکہ جاندار جسم مین ہوتی رہتی ہین آخری حالت جاننی چاہیئے علاوہ اسکے ترجذام مین ایک قسم کی رطوبت کی سڑن بھی ہوتی ہے اگرچہ شکل مین وہ استسقا کی رطوبت سے مختلف ہوتی ہی + پس مریض ساکن بیٹویا[3] کی حالت مین مرض کا طریقہ بہت ہی دلچسپ ہی (جیسا پہلے ذکر ہوچکا ہی کہ اوسکو دل کا مرض۔ استسقا اور جذام یکے بادیگرے ہوئے تھے)۔ اوس سے بہت صاف طور پر یہ تمام خرابی کی کارروائیان ظاہر ہوتی ہین + اگرچہ جذام ہمارے ملک مین اوس حالت مین نہین ملتا جیساکہ بیحد گرم ملکون مین۔ تاہم بعض وقت حالتین قریب قریب اوسی کے مشابہ ہمکو مل سکتی ہین + مرض سِل خصوصًا خاصیت مین اسکے بہت ہی مشابہ ہی۔ اس آخرالذکر[4] مین جسم خاصکر سرد ملکون مین۔ مادۂ فاسد کو ہمیشہ ایسی تیزی کے ساتھ جسم کے سرون کیطرف نہین بہیجتا جیساکہ مرض جذام کیحالت مین گرم ملکون مین + مادۂ فاسد جو جسم کے اندر موجود ہوتا ہی وہ سڑنا شروع ہوجاتا ہی اور پھیپھڑونکو یا دیگر اندرونی اعضا کو زائل کرنیلگتا ہی +

جُذام کے علاج کے بارہ مین علم ڈاکٹری[5] صاف دل سے اس امر کو قبول کرتا ہی کہ اوسکو کوئی علاج اسکا معلوم نہین ہے + یہ بخار کی خاصیت سے ناواقف ہی اور جُذام کو ایسا مرض نہین جانتا جسکا کہ تعلق بخار سے ہے + جذام کو صرف تب ہی شفا ہوسکتی ہی جبکہ بخار کا علاج کیا جاوے اور مادہ فاسد جسم سے خارج کردیا جاوے + جبکہ ایسا کرنا ممکن نہین ہوتا تو شفا سے کُلّی کی بھی امید نہ کرنی چاہیئے۔ حالت مین ایک قسم کا افاقہ ہی زائد از زائد ہم حاصل کرسکتے ہین +

ادویات کے ذریعہ علاج سے جسم کو زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے بمقابلہ اسکے کہ خود مرض سے (نقصان پہونچے) + اس بات کی سچائی کا عمدہ ثبوت مریض ملک بیٹویا کے (جسکا حوالہ صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ پر دیا گیا ہے) رپورٹ شفایابی سے اور کیا زیادہ ہوسکتا ہی +

---

[1] وہ طریقہ جس سے کہ ہر اشیاء کے اجزا جنسے کہ وہ ملکر بنتے ہین جُدا جُدا کرلیئے جاسکتے ہین + [2] یعنی وہ شی جوکہ جسم کو پرورش کرتی ہی اور اُسکو قائم رکھتی ہو وہی غذا ہے جوکہ جسم ہضم کرسکتا ہی + [3] دیکھو حال اس مریض کا صفحہ ۲۱۹ سے ۲۲۱ تک + [4] یعنی مرض سِل مین + [5] مراد ہی اوس علم سے جسمین بذریعہ ادویات کے معالجہ ہوتا ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جذام یعنے کوڑھ

یہانپر ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ اس مریض مین جذام کے بے معلوم و بیکار کیڑے (بے سیلائی) جنکی موجودگی بلاشبہہ ایک ماہر مرض جذام نے تحقیق کی تھی کسی طریقہ سے اون علاجونکے ذریعہ سے جنکا استعمال کہ اوسنے کیا تھا دور نہو سکے تھے یعنے نہ تو زہریلی ادویات کے ذریعہ سے نہ کسی دوسرے ذریعہ سے +

اسکے ساتھ مقابلہ کیجیئے اوس عمدہ کامیابی کو جو میرے طریق علاج سے حاصل ہوئی تھی۔ جسنے کہ جذام کے تمام بے معلوم کیڑے کلیتاً دور کردیئے اور جسکی کہ اوسی طبیب نے صداقت دی ہے + اس مرض مین شفا صرف غیر محرک غذا اور میرے ایجاد کیئے ہوئے فریکشن باتھ کے ذریعہ سے ہی ہوسکتی ہے + لیکن قدرتاً مریضون کو صرف جب ہی شفا ہوسکتی ہے جبکہ ہاضمہ اور جلد کا فعل اس قابل ہین کہ اونکو ترقی دیجا سکے اور جبکہ قوت زیست کافی موجود ہے +

یہ بھی بہت صاف طور سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے طریق علاج مین بوجہ چھوت۔ جذامیون سے مرض کے لگجانیکا خطرہ نہین رہتا + یہ بات خاصکر اونکے لیئے جو کہ چھوت سے ڈرتے ہین بہت ہی ضروری ہے + صرف یہی ضروری ہے کہ قدرتی طریقہ معاشرت کی پیروی کرین اور جسم کو قوت اور تازگی میرے غسلونکے ذریعہ سے پہونچاوین جو کہ جسم کو اندر سے تمام مادہ فاسد سے صاف کردیتے ہین + تب وے لوگ یہ ہی نہین کہ چھوت کے خطرہ سے محفوظ رہینگے بلکہ اپنی عام تندرستی و جسمانی اور دماغی قابلیت کو ہر طرح سے بڑہاوین گے +

یہ بات کہ پیشۂ طبابت شفا دینے کے قدرتی وسائل کی قدر سے کسقدر کم واقف ہے اس امر سے ظاہر ہوگی کہ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضونکو اونکے کمرون مین کس احتیاط کے ساتھ کھڑکیان بند کرکے رکھتے ہین۔ اور بہت ہی کوشش اس امر کی کرتے ہین کہ کچھ بھی تازہ ہوا خصوصاً شب کے وقت کمری مین نہ جانے پاوے + پس قدرتاً یہ لابدی ہوتا ہے کہ مریض کے کمرونکی ہوا جذامیونکے بخارات سے اور مادہ فاسد کی سڑن سے بھری ہوئی رہتی ہے۔ چنانچہ یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر ایسی حالتون مین جذام متعدی ثابت ہو +

قبل اسکے کہ مین مریضان جذام کے آرام ہوجانیکا ذکر کرون اس موقع پر مختصراً وہ طریقہ بتلاؤنگا جس مین کہ ہر شخص یقیناً اپنے کو جذام سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ نیز دیگر امراض سے مثلاً بہر صورت ترائین کے اور موسمی بخارون سے۔ پس

نوٹ مراد ہے اون طریق علاج سے جنمین کہ ادویات کے استعمال سے مرض کو آرام کرتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خراب سے خراب مریض مین بھی مرض کی راہ مین کوئی بھی خطرہ واقع نہوگا اور صرف بہت ہی تھوڑی ابتری واقع ہوگی + جیساذکر ہوچکا ہی کہ وہ اشخاص جنکا رجحان طبیعت ان امراض کیطرف ہوتا ہے یعنی جنمین کہ مادہ فاسد کا بار بہت ہی زیادہ ہے۔ وہی اشخاص اس مرض مین مبتلا ہوسکتے ہین +

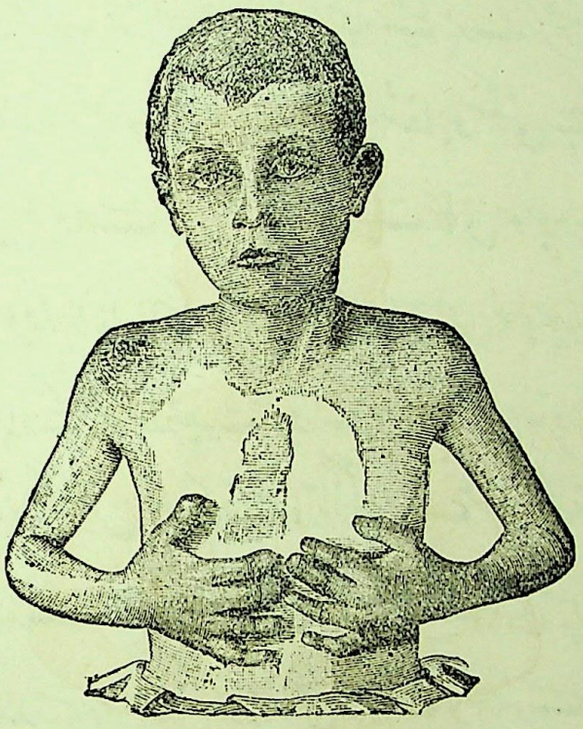

تصویر ۱ (عمر ۵ سال)

ہرایک جوش دلانے والی وجہ اجتماع مادۂ فاسد پر اپنا اثر ڈال کر اوسمین ازسرنو سٹرآن (کیورے ٹیموکرای سس) پیدا کرتی ہے اور جان خطرہ مین ڈالتی ہے + ایسے مرض کی طرف رجحان طبیعت برسون قبل میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کی مدد سے جانا جا سکتا ہے + لیکن وہ بھی جنہون نے اس علم کو مطالعہ نہین کیا ہی اس رجحان طبیعت کو کچھ حد تک جان سکتے ہین + ہماری بہت بڑی عاقلہ مادر نیچر نے ہمکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جذام یعنے کوڑھ۔

اس غرض کے لیئے ایک سچا آلہ بخشا ہی۔ (لیکن جسکا استعمال بدقسمتی کی بات ہی کہ بہت سے لوگ نہین جانتے) یعنی ہماری عقل حیوانی + قدرتی عقل حیوانی اون سب لوگون مین جنمین کہ مادہ فاسد کا بار موجود ہے ایک قسم کا بے اختیاری ڈر۔ ایک پوشیدہ ہیبت۔ اس قسم کے امراض کی چھوت کا بٹھلا دیتی ہے۔ بشرطیکہ وہ لوگ اب بھی کچھ موافقت نیچر سے رکھتے ہون +

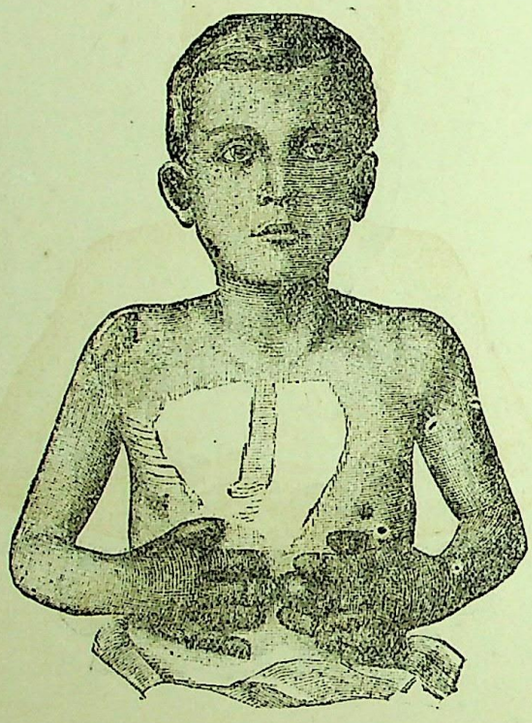

تصویر ۲ (عمر ۱۳ سال)

بعدان عام بیانات کے اب مین جذام کی اوس کیفیت کا ذکر کرونگا جو تین لڑکون کی ہوئی جو کہ بعد اسکے کہ اونکو ڈاکٹران برلن نے جواب دیدیا تھا۔ میرے زیر علاج آئے +

ان تین لڑکون (عمر ۹ - ۱۳ - ۱۵ سالہ) کے علاج نے مجھے ایک موقع میرے طریقہ علاج کی فضیلت کے ثابت کرنے کا دیا۔ زیادہ تر اسوجہ سے بھی کہ پرانے اطبانے اونکے شفا یعنے اچھا کرنے مین اپنی پوری ناقابلیت کا اقبال کرلیا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممکن ہو کہ ان مریضون کی طرف عوام کی توجہ مائل ہووے اس غرض سے مینے سات فوٹو (عکسی تصویر) ان لڑکون کی کھچوائین تھین +

ان بیچارے بچون کی حالت جبکہ مین نے اونکا علاج شروع کیا ازحد قابل افسوس تھی + ہاتھون مین اونگلیون کے سرے اور بعض اونگلیونکے دوسرے پورے بھی گل کر دور ہوگئے تھے + بقیہ پوروے اونگلیون تک

تصویر ۳ (عمر ۹ سال)

بہت پھولے ہوئے تھے اور قریب قریب گرنے کو طیار تھے جیساکہ تصاویر ۴ و ۵ سے واضح ہوگا + سب سے چھوٹے بچہ کے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت گلنے لگی تھی + اوس سے دو بڑے لڑکون کے پانون اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک شکل مین تھے (دیکھو تصاویر ۶ و ۷) وے محض بے شکل کے جسم تھے جوکہ مادۂ فاسد سے بہت زیادہ بھری ہوئے تھی + کئی جگہون مین کٹاؤ کا ہونا شروع ہوگیا تھا اور زخمون سے جوکہ سیدھے ہڈی تک پہونچگئے تھی پیپ نکلتا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جذام یعنے کوڑھ

ہاتھ اور پیر۔ بازو اور ٹانگ سے کہنی اور گھٹنے تک علیحدہ علیحدہ تمام حس جاتا رہا تھا + شہر برلن کے ایک طبیب نے اعضا کی بیحسی کی مقدار کو دریافت کرنیکی غرض سے ہاتھ اور بانہہ کو اور ٹانگہ تک جہانکہ درد معلوم ہوا ایک بڑی سوئی سی چبھیدی ڈالا تھا + درد کہنی پر معلوم ہوا تھا + یہ واقعی ایک عجیب و غریب کامیابی تھی۔! لڑکو نکی حالت ایسی زیادہ خراب تھی کہ فوٹوگراف (تصویر عکسی) بھی اوسوقت تک نہ کھینچ سکی جبتک کہ علاج کو تین ہفتہ نہو گئے جسمین کہ اونکی حالت واقعی بہتر ہو گئی +

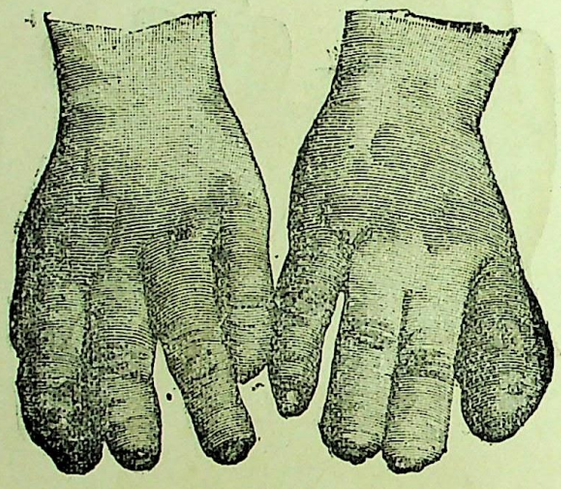

تصویر ۴ (تصویر ۳ کے ہاتھ)

مرض کے سب سے خراب درجہ کی تصویر کھینچنا بالکل غیر ممکن تھا +

دو یا تین فرکشن سٹنر باتھ روزانہ - فرکشن ہپ باتھ بھی اکثر اوقات - اور قدرتی غذا - کشادہ میدان مین کافی محنت اور پسینہ کا نکالنا - یہی باتین علاج مین شامل تھین + اس علاج مین اثر قابل تعریف تھا + اگرچہ علاج کے شروع مین بچونکے جسم سے نکلے ہوئے بخارات بہت بیہیت ناک تھے مگر دوران علاج مین وہ بالکل ہی ناقابل برداشت ہو گئے تھے - سڑن کی بو بہت ہی تھی + جسم کے اندر کا مادہ فاسد حرکت مین آکر

۱؎ طنزاً کہا گیا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باہر جانیکے لیئے راستہ پانے کی کوشش کرتا تھا + غسل لینے کے وقت مین یہ حالت قابل لحاظ تھی +
صبح کے کھانے مین یہ چیزین تھین یعنی بغیر[۱] چھنے ہوئے آٹے کی خشک روٹی ہمراہ چند سیب کے - اور شام کا کھانا یہ تھا یعنی آٹے سے بنی ہوئی غذائین - ترکاریان اور دال - محض پانی مین بہت ہی تھوڑے گھی اور نمک کے ساتھ پکی ہوئین + جملہ قسم کے گوشت - شوربہ اور اسی قسم کے اور اشیا کی قدرتاً ممانعت کیگئی تھی + کھانا[۲] جسقدر گاڑھا پک سکتا تھا پکایا جاتا تھا اور ہمیشہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے ہمراہ کھایا جاتا تھا + صرف تازہ پانی ہی پینے کو ملتا تھا +

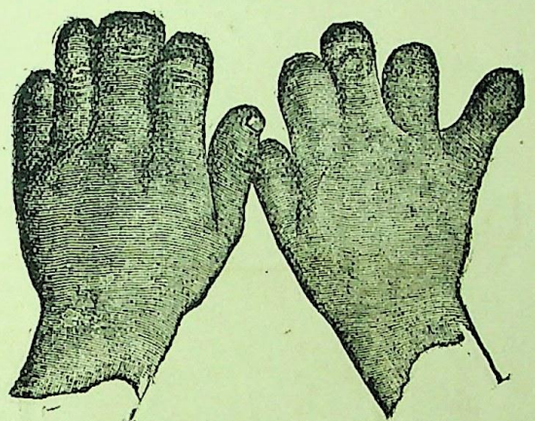

تصویر ۵ (تصویر ۲ کے ہاتھ)

دو ہفتہ کے اندر ہی پیر ونکے کشادہ زخمونکا بہنا بند ہوگیا - اور اندر سے باہر کیجانب زخمونکا اندمال ہونیلگا +
دونون بڑی لڑکونمین ہر ایک کے اسوقت بھی ایک بڑا زخم تھا جو کہ اگلے مہینہ کے دوران مین بھر گیا + دوران علاج مین ہاتھونمین بھی ایک قابل لحاظ تبدیلی واقع ہوئی - خاصکر اونگلیونمین جو کہ علاج کے دوسرے مہینہ مین ہی نیلی پڑنے لگی تھین - جیسا کھال مین شکنون (جھرّیون) کے پڑجانے سے صاف دیکھا جاسکتا تھا + مادّہ فاسد نے ٹھیک ٹھیک اوسی طریقہ مین جسمین کہ یہ پیشتر جسم کے

---

۱ مراد ہے اوس آٹے سے جو مہ چھلکے کے غلہ کو پیسکر حاصل ہوتا ہی کیونکہ غلہ کا چھلکا علحدہ کرکے بھی بقیہ حصہ کا آٹا بنا سکتے ہین جسکو کہ سوجی کہتے ہین - ثابت غلہ بھی جو پیسا جاوے تو اوسکے آٹے کی نور علیحدہ نہ کیجاوے +
۲ مطلب ہی کہ دال ترکاریان اور دیگر اشیا مثل دلیا یا آٹے کی پسی وغیرہ جس قدر گاڑھی ہوسکتی ہین پکاکر روٹی کے ساتھ کھائی جاتی تھی - گاڑھی حالت مین کھانے سے منہ مین زیادہ چلائی جاتی ہین اور پس زیادہ لعاب منہ سے مل کر پیٹ مین جاتی ہین اور ہضم بھی پس زود تر ہوتی ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جذام یعنے کوڑھ

آخری سرو نمین گیا تھا۔ اب پیٹرو کیطرف واپس ہونا شروع کیا + اس بات کو مریضون نے ہاتھون۔ بازؤن۔ پاؤن اور ٹانگون (خصوصاً جوڑون) مین کھینچنے والے دردون کے ہونیسے صاف طور سے معلوم کر لیا +

میری علاج شروع کرنیکے وقت سب سے بڑا لڑکا وہ جوتی جو کہ اوسکے لیئے خاصکر بنوائی گئی تھی نہین پہن سکتا تھا + بعد چار ہفتے علاج کرنے کے وہ چمڑے کی معمولی جوتی پہننے کے قابل ہوا + آخرش بے حس اعضا مین صحیح قوت لامسہ واپس آ گئی + قدرتاً یہ نتیجہ ہاضمہ کے اصلاح پر آجانے سے ہی ممکن ہوا تھا +

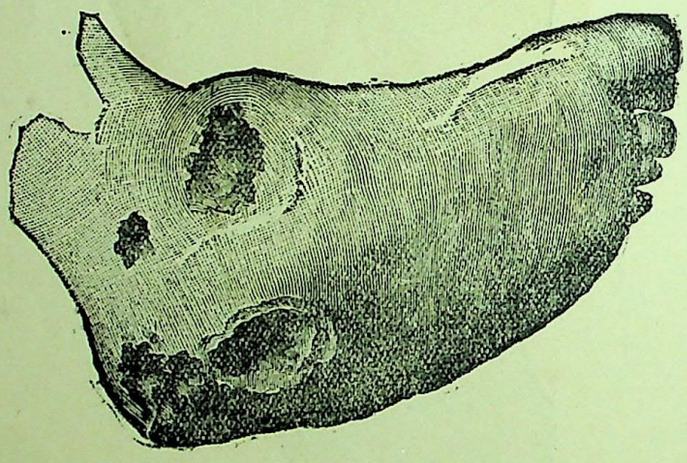

تصویر ۶ (تصویر ۱ کا پیر)

میری پاس آنیکے وقت لڑکو نکو مشکل سے کچھ بھوک لگتی تھی۔ لیکن میرا علاج شروع کرنیکے بعد ایک ہفتہ کے اندر ہی اونکو کھانے کے لیئے غذا کافی نہ ملتی تھی + گویا کہ اونکا ہاضمہ از سر نو زندہ ہو گیا +

ان تینون لڑکو نکی حالت اسوقت ایسی تھی کہ اونکی پیشتر کی حالت سے اوسکا مقابلہ ہی نہین کیا جا سکتا + بیچارے بچے جو کہ یقینی موت کے پنجہ مین جا چکے تھے اب خوش اور بشاش ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہرحال ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جذام کو جسکو عام طور سے کہ لاعلاج سمجھتے ہین - میرے طریق علاج سے شفا

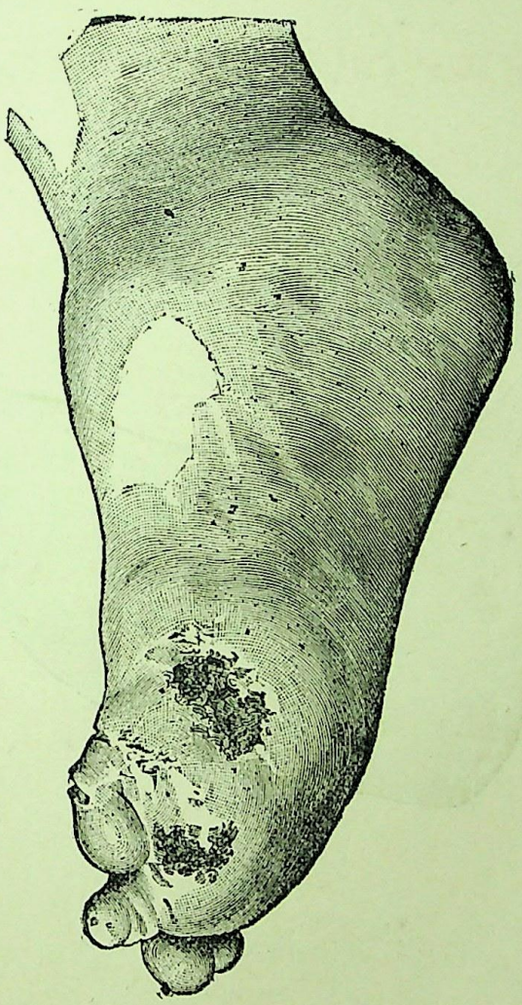

تصویر ۲ (پیر تصویر ۲ کا)

ہوسکتی ہے جیساکہ ملک جاوا کے مریض کے آرام ہوجانے سے ثابت ہوگیا ہے جسکا کہ حوالہ صفحہ ۲۱۹ - ۲۲۱ پر دیا گیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جذام یعنی کوڑھ

علاج مین جو کامیابیان حاصل ہوئی ہین اونکی تقویت پر مین بلاکسی پس وپیش کے یقیناً دعوی کرسکتا ہون کہ جذام کا بھی وہی مشترکہ سبب ہے جو کہ تمام دیگر امراض کا + صرف اون جذامیون کو آرام نہین ہوسکتا جنکا کہ مرض بہت ہی بڑھ گیا ہے یعنی جس حالت مین کہ اعضاے رئیسہ زائل ہوگئے ہین + ایسے بدقسمت لوگون کو بھی میرا علاج بہرکیف آرام[۵۱] پہونچائیگا اور بلاتکلیف اور شانتی کے ساتھ اونکی موت ہوسکے گی +

---

۵۱ یعنے اون کی تکلیف کم کرے گا - نہ کہ شفا بخشیگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھجلی۔ مختلف قسم کے کیڑے۔ گینڈوے۔ پیرے سائٹیس[۵۱] (جوں[۵۲] وغیرہ)۔ آنت کا اوترنا۔

اس موقع پر پھر ہمنے چند بیماریون کو ایک ہی سنگ رکھا ہے جنکا مشترکہ سبب ایک ہی ہے خواہ ظاہری علامات مین اونمین آپس مین کتنا ہی اختلاف کیون نہو + ایسی شہادتون سے جنکی تردید نہین ہوسکتی (مثلاً وہ شفایابیان جو ایسی بیماریون مین میرے بہت دنون کے مطب مین حاصل ہوئی ہین) مضبوط ہوکر مین اس[۵۳] بات کو کہتا ہون + جب ہم خارش اور اُسی کے تعلق کی دوسری بیماریون کا علاج کرین تو اول ہمکو صاف طور سے جاننا چاہیے کہ خارش کیسے بڑہتی ہے اور اُسکی اصلیت کیا ہے +

یہ بات بہت اچھے طور سے جانی ہوئی ہے کہ ایک گرم دن۔ موسم بہار مین (وہ موسم سال کا جبکہ نیچر زیادہ سے زیادہ قوت زیست پیدا کرتی ہے) درختون کے سبز اور تازہ پتیون پر دسون ہزار کیڑے پیدا کردینے کیلئے کافی ہے + اور اون خوبصورت تازہ پتیون کو اپنی آنکھون کے سامنے کھای جاتے دیکھکر ہمکو افسوس تو بہت ہوتا ہی۔ لیکن ہم اسکو روکنے مین لاچار ہین + اسکے بعد ایک ٹھنڈی شب آتی ہی اور تمام کیڑے بالکل دور ہوجاتے ہین۔ ایسے یکبارگی غائب ہوجاتے ہین جیسے کہ دفعتاً وہ نمودار ہوئے تھے + ایک ہی رات مین حرارت کم ہونے سے نیچر نے وہ کام کردیا جو ہمسے ہونا غیر ممکن تھا + اور تمام پیرے سائٹیس (وہ کیڑے جو ایک چیز خواہ جسم کے اندر پیدا ہوکر اوسی سے پرورش پاتے ہین) ایک سے ہی قدرتی قوانین کے تابع ہین +

ان خیالات سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ خارش کے کیڑے۔ پیٹ کے اندر کے کیڑے۔ جوں اور دیگر پیرے سائٹیس (یعنی ایسے ہی کیڑے جو جسم سے پیدا ہوکر اوسی پر زندگی بسر کرتے ہین) تب ہی زندہ رہ سکتے ہین جب کہ اونکو غذائیت حاصل کرنیکا مناسب ذریعہ ملتا ہے + ایسا ذریعہ صرف اوس جسم مین ملسکتا ہے جو کہ بیمار ہے یعنی جسمین کہ مادہ فاسد کا بار ہے +

---

[۵۱] اون جاندارون سے مراد ہی جو کہ دوسرے جاندار کے جسم پر یا اوسکے اندر رہکر اوس سے اپنی غذا لیتے ہین مثلاً پیٹ کے اندر کے گینڈوے وغیرہ مختلف قسم کیڑے اور جوں وغیرہ +

[۵۲] جوں بنون غنہ جو انسان کے سر مین بالون مین اور پہرنے کے کپڑون مین بھی میل سے ہوجاتے ہین +

[۵۳] یعنی کہ ان سب بیماریونکا بھی ایک ہی مشترکہ سبب ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خارش مختلف قسم کے کیڑے۔ گینڈوی۔ پیرے سائٹیس۔ آنت کا اوترنا

مزید برآن ایسے جاندارونکے زندہ رہنے کی قابلیت کا انحصار ایک مقررہ اونچے درجہ کی حرارت پر ہے۔ جو (حرارت) کہ جیسا تجربہ ہر جگہہ بتلاتا ہے صرف اونہین جسمون مین پای جاتی ہی جسمین کہ مادہ فاسد کا بار ہے + اگر ہم غیر معمولی حرارت کو پھر اوسط درجہ پر لاتے ہین اور اوسیکے ساتھ خراب عروق کو جسم سے خارج کرنے مین کامیاب ہوجاوین تو پیرے سائٹیس کے آیندہ زندہ رہنے کا احتمال بالکل دور ہوجاتا ہے اور پس وے تیزی کے ساتھ غائب ہوجاتے ہین +

ہر شخص کو جسنے میرے تشریحات کو غور کے ساتھ سنا ہے اوسکو یہ بات صاف معلوم ہوجاویگی کہ اندرونی حرارت کے گھٹانے کا مجرب طریقہ میرے ٹھنڈے غسلونکے ذریعہ سے۔ غیر محرک غذا۔ اور میرے دیگر۔ فی الحال مشہور۔ نسخون کے ذریعہ سے ہی ہی۔ درحقیقت بار مادۂ فاسد کے لحاظ سے ہر شخص کی حالت کے موافق استعمال کرنا چاہیئے + چنانچہ میرے نیوسائینس آف ہیلنگ کے نظر سے (کیونکہ ان خاص امراض کی بھی وہی مشترکہ اصلیت ہے جیسی کہ عموماً تمام دیگر امراض کی) ۔ اوسی یکسان طریقہ علاج کا جسکو کہ اسوقت تک کسی دیگر امراض مین بھی کبھی ناکامیابی نہین ہوئی ہے۔ استعمال ہونا چاہیئے + دواؤن کے ذریعہ سے علاج جسم کو اور زیادہ نقصان پہونچاتا ہے +

پھر اسموقع پر مجکو ان روکے واقعات کی تشریح چند دلچسپ تمثیلونکے ذریعہ سے کرنیکی اجازت دیجاوے +

اول معاملہ ایک ایسے جنٹلمین کا ہی جو کہ انتڑیونکے مختلف قسم کے کیڑون کی تکلیف مین مبتلا تھا + قدرتاً اس خرابی کے ساتھ ہاضمہ کی اور اعصابی شکایات بھی لگی ہوئی تھین جنہون نے کہ اوسکو قبر کے کنارے تک پہونچا دیا تھا + یون کہنا چاہیئے کہ اندر کی جانب سے جلکر وہ خاک ہوا جاتا تھا اور اوسکے پائخانہ مین چھوٹے کیڑے کثرت سے موجود تھے۔ تاہم میرے طریق علاج سے اوسکو آرام پہونچا + دوسرے ہی مہینہ مین سبب دور ہوگیا تھا اور اسوجہ سے کیڑے بھی جاتے رہے تھے + اور چونکہ مریض نے علاج جاری رکھا۔ اوسکی حالت جلد مرض مزمن سے پلٹ کر عمدہ تندرستی کی ہوگئی +

اندرونی حرارت کو کم کرنے سے اور پس مادہ فاسد کو نکالنے سے ہی اسموقعہ پر یہ ممکن ہوا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندرونی سڑن کی کارروائی جس کی وجہ سے کہ کیڑے ہوئے تھے۔ روکی گئی + فرکشن ہپ اور سٹرباتھر کے ذریعہ سے اور پسینہ کو ترقی دیکر اور غیر محرک بلا پکی ہوئی غذا کے ذریعہ سے یہ بات بہت جلد حاصل ہوئی تھی +

ایک دوسرے معالجہ یعنے کھجلی کا ذکر اس موقع پر ادویات کے ذریعہ صادق علاج کی قابلیت کے اظہار کے لیئے کیا جاتا ہے + مرض مذکورہ کے سبب سے مریض عمر ے اسال کا علاج مختلف شفاخانون اور خاصکر کمزور آدمیون کے لیئے علاج گاہون مین ناکامیابی کے ساتھ ہوا تھا۔ آخر ایک پروفیسر نے طنزاً اوس سے میرے پاس آنیکو کہا کیونکہ اوسکے پاس اب کوئی چارہ نتھا + مریض نے بیشک یہ دیکھکر کہ ادویات کے علاج سے اب کچھ فائدہ کی امید نہین ہے اشد ضرورت کے وقت مین صلاح مان لی + اوسکے ہاتھ اور پیرونکے دیکھنے سے ڈر لگتا تھا + اپنے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مینے دریافت کر لیا کہ مریض برسون سے شکم کے ایک مزمن مرض مین مبتلا رہا تھا جو کہ کمزوری ہاضمہ سے پیدا ہوا تھا + ناقص عروق اور ناقص خون جو اسطور سے پیدا ہوئے تھے۔ خارش کے لیئے قدرتاً ایک بہت ہی عمدہ پرورش کرنے والے وسائل بنے + خارش کے کیڑے کا مقابلہ بہت ہی عمدہ طور سے بیسی لس (امراض متعدی کے ایک باریک کیڑے) سے کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ وہین زیادہ فروغ پاتا ہے جہان کہ سڑن ہوتی ہے + بلا کسی مناسب درمیانی وسیلہ کے اسکا وجود ہی قایم نہین رہ سکتا +

اسموقع پر پھر فرکشن اور سٹرباتھر۔ قدرتی غذا اور اکثر اوقات اسٹیم باتھر۔ بہت عمدہ علاج ثابت ہوے + ہاضمہ نے جلد ترقی کری۔ خارش بھی اوسیکے ساتھ بوجہ اپنی پرورش کرنے والی غذا سے محروم ہو جانے کے۔ کم ہونے لگی + خوردبین سے امتحان کرنے پر واضح ہوا کہ خارش کے کیڑے ضائع ہوتے جاتے تھے + تین ہفتہ کے اندر صرف چند کیڑے اِدھر اُدھر علیحدہ مقامات مین معلوم ہوتے تھے۔ اور چوتھے ہفتہ مین اونکا ایک نشان بھی نہ باقی رہا + مریض کی شکل بالکل تبدیل ہو گئی تھی۔ وہ اسقدر تبدیل ہو گیا تھا کہ کوئی شخص اوسکو مشکل سے شناخت کر سکتا تھا + مریض کی نیچر نے وہ کام از خود کر دیا جو کہ سرکاری سند یافتہ ڈاکٹرون کا ہنر نکر سکا + اور بہہ بھی اوسی پیشتر کے طریقہ مین بلا دواؤن کے لگائے ہوئے اور بلا عمل جراحی کئے ہوئے حاصل ہوا تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خارش۔ مختلف قسم کے کیڑے۔ گینڈوے۔ پیرے سائٹیس۔ آنت کا اوترنا۔

آنت کا اوترنا۔ آنت کے اوترنے کا سبب پیڑو کے اندر فاسد مادّہ کا بار و اوسکے ساتھ بے حد تناؤ کا ہونا ہوتا ہے + معدے کی جھلّی اون جگہون مین جہاکہ ذراسی بھی رکاوٹ ملجاتی ہے۔ انتڑیان بوجہ زیادہ اندرونی دباؤ کے شگاف کردیتی ہین اور باہر نکل آتی ہین + مختلف شخصون مین یہ جھلّی کے پھٹنے کی جگہ بہت مختلف ہوتی ہے۔ لیکن سبب ہمیشہ اسکا ایک ہی ہے + پس یہ غلطی ہے اگر اس مرض کا سبب چوٹ مین یا گرپڑنے مین یا اسی قسم کے صدمات مین تلاش کیا جاوے + یہ باتین یقیناً جھلّی کے پھٹنے کا قریبی ذریعہ ہوسکتی ہین۔ لیکن اوسکا اصلی سبب نہین ہوسکتین + میرے طریقۂ علاج کے استعمال کرنے سے اور اس طریق سے مادہ فاسد کو جسم سے خارج کرنے سے اس قسم کے شگافون کو آرام ہوجاتا ہے + ٹرسّ[1] کا لگانا۔ جوکہ اس مرض کے لیئے واقعی ناکافی علاج ہے۔ بالکل ہی غیر ضروری ہوجاتا ہے +

اس مرض مین بھی میرے طریقہ علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ یہ پھر دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا امراض کی وحدانیت کا مسئلہ ہمکو بلا امداد پہونچاے ہوئے نہین چھوڑتا + اسکا انحصار کہ شفا کسقدر عرصہ کے اندر ہوگی درحقیقت مادّہ فاسد کے بار پر ہے۔ اور نیز اسپر کہ شگاف پورانا ہوگیا ہے یا نہین + علاوہ اسکے ضعیف (سن رسیدہ) لوگون کی حالت مین جنمین کہ قوت زلیست کم ہوگئی ہے۔ شفا ایسی کلّی نہوگی جیساکہ جوان مریض مین +

---

[1] نوٹ ایک قسم کی پیٹی ہوتی ہے جوکہ ڈاکٹر لوگ آنت اوترنے کے مرض مین استعمال کرایا کرتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان[1] - بدگوشت

سرطان - وہ ہیبت ناک مرض اور ایسا مرض جس سے کہ عام لوگ بہت خائف ہین صحیح طور سے بیرونی اثرون اور اون کی خرابیونکے باعث سے پیدا ہونا نہین کہا جا سکتا + اوسکی اصلیت بالکل دوسری ہی کارروائیون مین تلاش کرنی چاہیئے - یعنی اون کارروائیون مین جو کہ خود جسم انسانی کے اندر ہوتی رہتی ہین اور اس مرض مہلک کا باعث قریبی بنتی ہین + مثل استسقا اور سل کے سرطان بھی چند دیگر امراض کا جو کہ دب گئے ہین مگر شفا نہین ہوئے ہین اور اوسکے پیشتر ہو چکے ہین - انجام ہے + سرطان ہمیشہ بعض پہلے امراض کے بعد ہوا کرتا ہے - خصوصاً امراض آلات تناسل مثلاً سفلس (آتشک) کے بعد + اس سے کچھ مطلب نہین کہ آیا ایسے امراض براہ راست پیدا ہوئے ہین یا براہ راست پیدا نہین ہوئے ہین + خاص امر موجودگی مادہ فاسد کا ہے جو کہ کوئی نہ کوئی راستہ جسم مین ایسا کر لیتا ہے جس راستہ پر کہ بطور مرض کی آخری حالت کے وہ سرطان کے بچے اور رسولیان اور بڑھوی مقاماتی پیدا ہو جاتے ہین جو کہ بنی نوع انسان کیلئے بڑی دہشت کا باعث ہین + سرطان کیطرف رجحان طبیعت میری سائینس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے برسون پیشتر اوسکے ہونیکے معلوم کر لیا جا سکتا ہے + سرطان کے واقعی ظاہر ہونیکے بہت عرصہ پیشتر تک گمڑیان اور سوجن ہمیشہ گردن پر ہوا کرتی ہین - جس سے کہ تمام جسم مین کچھ چیزون کی پیدایش کیطرف اشارہ ہوتا ہے - اور خاصکر بہت زیادہ بواسیر کے مسون کا پیڑو مین ہو جانا ظاہر ہوتا ہے + یہ بواسیر کے مسے اسقدر زیادہ بڑھ جا سکتے ہین کہ ہاضمہ کی نالی مین ایسی رکاوٹ پیدا کر دین کہ بول و براز آیندہ قدرتی طریقہ سے خارج نہو سکین + سرطان کے مختلف مریضون مین جنکا کہ علاج مین نے کیا ہے مینے یہ دیکھا ہے کہ ہاضمہ ہمیشہ بالکل بگڑا ہوا ہوتا رہا ہے +

[1] یہ ایک جسمی مرض ہے جسمین ایک خراب اور نئی ساخت جسم مین پیدا ہو جاتی ہے + سرطان کی ساخت مین کہتے ہین کہ ریشہ دار جائی پائی جاتی ہے اور اوسکے اندر کیسے (تھیلیان) ہوتی ہین - یہ کیسے بڑے بڑے اور مختلف قسم کے ہوتے ہین اور اونکے اندر نیوکلیائے اور بہت قسم کے ذرے پائے جاتے ہین - نیوکلیای ایک بڑا گول بیضاوی قسم کا دانہ ہوتا ہے جسکے اندر اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ذرے یا نیوکلیولائی پائے جاتے ہین - ریشہ دار جائی اور سیلز کی پرورش خونی آوردون سے ہوتی ہے جو کہ اونمین پیدا ہو جاتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان - بدگوشت

بغیر مسہل اور پچکاری کے مریض لوگونکو دست نہین آتا تھا + مینے اسیطرح یہ بھی دیکھا ہی کہ دستاور ادویات خصوصاً گولیون کے ایک عرصہ تک استعمال کرنے پر ایک اندرونی سڑن کی حالت ہمیشہ ہوجاتی ہے جو کہ سل اور خصوصاً سرطان پیدا کردیتی ہے + برسون تک جسم ایسی مسہل ادویات کا اور اونکی وجہ سے جو ہضم اور پیڑو کے اعصاب مین تیزی پیدا ہوتی ہے اوسکا متحمل ہوسکتا ہی + مگر رفتہ رفتہ اعصاب ایسے بھڑک جاتے ہین کہ وہ پیشتر سے زیادہ تحریک کے بغیر اپنا فعل کرنے کے ناقابل ہوجاتے ہین - اس سے ایسی خوفناک بیماریان جیسے سرطان پیدا ہوجاتی ہین + مثل سل اور استسقا کے اور دیگر پیشتر کی ہوچکی ہوئی بیماریون کی کل مختلف آخری حالتون کے - سرطان کا سبب بھی معمولاً غیر قدرتی طریق معاشرت - جیسے کہ کھانا کھانا - ضرورت سے زیادہ غذا کھانا - اور خصوصاً اعصاب کا بذریعہ محرکات یا ادویات بہت زیادہ تحریک کرنا ہوا کرتا ہے + الوقت تک ڈاکٹری اس مقام پر بھی ایسی ہی لاچار ہے جیسا کہ بیماری کی دیگر آخری حالتون مین + یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ کیونکر سرطان کو اوسکے بچون اور نئی پیدایش گوشت پر تیزاب یا نشتر سے عمل جرّاحی کرکے (جیسا کہ شہنشاہ فریڈرک مرحوم کی حالت مین ہوا تھا) آرام کرنے کی کوشش کرتے ہین + وے لوگ یہ تحقیق کرنا بھول جاتے ہین کہ یہ نئی پیدایش کہان سے آتی ہین + مرض کی خاصیت ظاہرا اونکو بالکل نہین معلوم ہوتی ورنہ اس مرض مین وہ اپنے علاج کے لیئے محض آخری علامت مرض کو - (گویا مادّہ فاسد سڑی ہوئی شکل مین) یعنی نئی پیدایش گوشت کو پسند نکرتے + تب[۵۱] اونکو یہ ضرور معلوم ہوگیا ہوتا کہ گوشت کے بڑھ جانیکے لیئے کوئی سبب بھی ضرور ہوگا اور یہ کہ اوس سبب کے دور کرنے پر توجہ اکھٹی ہونی چاہیئے +

سڑی ہوئی حالت کی ہمراہی مین اور بیس سرطان کی حالت مین بھی - اکثر ناقابل برداشت درد اور حس ناگوار ظہور مین آیا کرتے ہین + مبتلای مرض کو آرام پہونچانیکے لیئے قدیم ڈاکٹر افیون کا جو ہر بذریعہ پچکاری خون مین پہونچاتے ہین + اس طور سے نتیجہ حسب دلخواہ چندی حاصل ہوتا ہی مگر کل جسم اور نظام عصبی کو نقصان پہونچاکر - جسکو کہ بعد کے اثرون سے بہت ہی زیادہ نقصان پہونچتا ہی +

---

۵۱ یعنے اونکے اس تحقیق کرنے کے بعد کہ یہ نئی پیدایش گوشت کی کہانسے آتی ہی + ۵۲ یعنے نظام عصبی کو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میڈیکل سائینس اس موقع پر مثل اوس ریچھ کے عمل کرتا ہی جسنے کہ اپنے آقا کی ناک پر مکھی ہلاک کرنیکی غرض سے پتھر مارے - جسکا کہ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف مکھی ہی نہین بلکہ آقا بھی ہلاک ہوگیا +

ہم زہریلے ادویات کا استعمال کیون کرین جبکہ میری غسلونکے علاج مین ہماری پاس ایک قدرتی وسیلہ ایسا موجود ہی جو کہ تکلیف کو بمقابلہ جوہر افیون کے بہت زیادہ سریع طور سے کم کرتا ہی اور اوسیکے ساتھ جسم کو مثل فولاد کے مضبوط بناتا ہی + جوہر افیون کا اثر از خود تب دور ہوجاتا ہی + اسموقع پر بھی نشیلی اشیاء کی متواتر خواہش رہتی ہی جیساکہ ڈپسومینیا[۵۱] کے مرض مین - جو کہ جسم کی سوزشی یا سڑی ہوئی حالت کیوجہ سے ہی ہوتا ہی + یہ صرف قدرتی علاج کے ذریعہ سے ہی ممکن ہی کہ اس ہمیشہ بڑھتی ہوئی خواہش[۵۲] پر قابو حاصل کرسکتے ہین +

حصہ سیوم مین - زخمون کے علاج کے باب مین زیر بیان "کشادہ زخم"[۵۳] پوری تشریح متعلق سبب و خاصیت سرطان کے پائی جاوے گی + اس موقع پر مین صرف چند الفاظ اس سرطان کے مریضون مین شفا کے صورت امید کے بارہ مین کہونگا + اولا اس بات کی بالکل پرواہ نہین کہ کس شکل مین اور کس مقام پر یہ مرض ظاہر ہوتا ہی + یہ بات ضرورت درجہ دوم کی ہے کہ آیا یہہ سرطان زبان کا ہے - یا سینہ کا ہے یا رحم کا ہے یا معدہ کا ہے + اس بات پر کہ مرض کو آرام ہونیکی کتنی امید کیجاوے - مرض کی اوس خاص صورت سے جسمین ظاہر ہوتا ہے کچھہ اثر نہین پڑتا کیونکہ مرض کی جملہ مختلف صورتون کا سبب ایک ہی ہی + شخص معلول کے مادہ فاسد کے بار کے موافق جسم مین مادہ فاسد کی تبدیل جاے ہوتی رہتی ہے - اسپر کچھہ درجہ تک اثر اوس طریقہ کا جو کہ بخارات مادہ فاسد اختیار کرتے ہین اور اونکے دباؤ کا ہوتا ہی +

سرطان کو میرے طریق علاج سے شفا ہوسکتی ہے + لیکن یقینی شفا کی امید ایسے ہی اشخاص کرسکتے ہین جنکا کہ ہاضمہ کسیقدر اچھا ہوتا ہے اور جنمین کہ کافی قوت زیست اون نازک اوقات پر جو کہ لازمی ہین غالب آنیکی موجود ہوتی ہے + صرف وہی اشخاص جو کہ میرے طریق علاج سے بخوبی واقف ہین سرطان کو آرام کرسکینگے - کیونکہ یہ مرض مثل سل اور استقسا کے بہت ہی خطرناک ہی +
ایک شریف آدمی عمر قریب پچاس سال سرطان مینی (ناک) مین مبتلا تھا اور علم ڈاکٹری کے بڑے بڑے

---

۵۱ سرطان کے مرض مین + ۵۲ اوس مرض کو کہتے ہین کہ جسمین شراب پینے کی بیحد خواہش ہوتی ہی + ۵۳ یعنی زیادہ زیادہ نشہ پینے کی خواہش پر جو کہ دم بدم ترقی کرتی رہتی ہے + ۵۴ دیکھو صفحہ ۳۲۰ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان - بدگوشت

مشہور حکیمو نسے اوسنے علاج کرالیا تھا + وے لوگ اوس شخص سے یہ بتلا سکے کہ اوسکو سرطان بینی تھا۔ مگر وے لوگ اوسکو اچھا نکر سکے کیونکہ سبب اور خاصیت سے ناواقف تھے + اون سب ڈاکٹرون نے تیز اور زہریلی ادویات اوسکی ناک کو لگائی تھین تاکہ مقامی علامات سرطان کی دور ہوجاوین + لیکن ٹھیک ٹھیک جسطور سے کہ ایک درخت صرف اوسجگہہ نہین سڑا ہوا ہوتا ہی جہانکہ اوسمین کوئی گلی ہوئی شاخ ہو اوسیطور سے سرطان مین وہ بیرونی گلی ہوئی نکلتی ہوئی پھوڑیونکی نہی جگہہ ہی خود مرض نہین ہے بلکہ یہ وہ جگہہ ہے جہانکہ مرض بہت زیادہ بڑھ گیا ہے + جبکہ درخت کاٹ ڈالا جاوے تو ہم دیکھتے ہین کہ شاخ کا سڑنا اوس درخت کی کوئی مقامی بیماری نہین ہے + جسم کو چیرنے پر ڈاکٹر تمیز کرسکتا ہے (اگر اسبات کی شناخت کی قابلیت رکھتا ہو) کہ مریض سرطان کا تمام جسم بیمار تھا + لیکن اگر اس امر کو پیشتر سے ہی جان سکین تو یقیناً اس بات مین مریض کا نفع ہے +

میرا مریض بہت سخت بدہضمی مین برسون سے مبتلا رہا تھا + بہت تعجب ہے کہ موجودہ زمانہ کے عالمونکی توجہہ مین یہ بات نہ آئی - جنہون نے کہ اپنا سروکار محض مریض کی ناک سے ہی رکھا + اگر میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کا اونکو ذرا بھی خیال ہوتا تو ناک کی حالت سڑن اونکو یقینی پتہ مریض کے پیٹ کے اندر کی ایسی ہی حالتون کا دیتی + خوش قسمتی سے اب مریض نے اس کل مقامی علاج کی بیہودگی کو جان لیا۔ اور چونکہ وہ اس خیال کا آدمی تھا کہ نیچر مین ہر ایک چیز بہتری کیلیے بنای گئی ہی امید سے بھرکر میرے پاس آیا + ناک اور اوپر کا ہونٹھ بالکل کھا لیئے گیئے تھے۔ ناک کی نوک غائب ہونے والی تھی اور ناک کی کھال کے رنگ سے سڑن ظاہر ہوتی تھی + سخت قبض اور بیقاعدہ پیشاب کا اکثر سخت تکلیف کیساتھ آنا بھی موجود تھا۔ مگر خوشی کی بات ہی کہ اُنہون نے مریض کی زندہ دلی پر دوامی اثر نہین ڈالا تھا +

اوس کے جسم پر میرے طریق علاج کا جلد اثر ہوا۔ اوسمین قوت زیست اب بھی بہت زیادہ تھی + اوسکا ہاضمہ اور پس اوسکی حالت بہت جلد ترقی کرنے لگی + ہفتہ در ہفتہ ناک کے سرطان کی سوزش بلا کسی مقامی علاج کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کم ہوتی گئی + اولاً یہ بہت ہی سرخ ہوئی اور جلد کا رنگ بعد قریب چار ماہ کے معمولی ہوگیا + ناک معہ اوپر کے ہونٹھ کے اس عرصہ مین اندر سے اچھی ہوگئی اور کوئی بھی نشان زخم کا باقی نہ رہا +

وسائل جنکا استعمال کیا گیا تھا وہ یہ تھے یعنی (۱) بالکل غیر محرک وخشک غذا جو کہ مریض کی حالت وہاضمہ کے لیئے خاصکر موزون تھی - (۲) میرے فریکشن ہپ اور سٹنر باتھز اور (۳) ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ اسٹیم باتھز کل جسم کے لیئے یا صرف سر کے لیئے + جب درد اور سوزش قابل برداشت نہ رہتے تھے تو غسل ہر دو گھنٹہ بعد لیجانیکی ضرورت ہوتی تھی + غسل کے لینے کی حالت مین درد ہمیشہ کم ہوجاتے تھے پس مریض کو غسل کرنیکی حالتمین بہت آرام معلوم ہوتا تھا اور دوسرے ہی دن اندرونی سڑی ہوئی سوزش نے نیچے کو چلنا شروع کیا - اور اوس جگہہ پر جو فریکشن سٹنر باتھز مین رگڑی جاتی ہی بشکل زخم ظاہر ہوئی + اس سے مریض کو بہت تشویش ہوئی کیونکہ اس حالت کے ساتھ قدرتاً سخت تکلیف ہوتی ہے + مگر مین نے اسکا سبب مریض کو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا کہ اوسکے تئین جڑ سے مرض کو نکالنے والی اس کارروائی کو خاموشی سے برداشت کرنے مین اور یقینی موت کے درمیان مین ایک بات پسند کرلینی چاہیئے + مینے اوسکی توجہہ اس امر کی طرف بھی مائل کرائی کہ جس مقدار مین کہ سوزش رگڑ کے مقام پر ظاہر ہوئی ہے اُسیقدر ناک سے بھی کم ہوگئی ہے - اس بات کو مریض نے جان لیا اور میری آیندہ ہدایات پر عمل کرنا تجویز کرلیا + اس تکلیف دہ حالت سے نجات پانیکی راہ صرف بار بار غسل لینے سے ہی حاصل ہوتی تھی - اور اپنے مقصد حاصل کرنے کی مسرت اوسے حاصل ہوئی +

دوران معالجہ مین مریض اولاً ایک پرانی گردے کی بیماری مین چندروزہ مبتلا ہوا اور اسکے بعد آلہ تناسل کے مرض مین - لیکن دونون مین بمقابلہ پیشتر کے ایک بہت کمتر درجہ مین + یہ امراض اول بار ہونیکے وقت جیساکہ خیال کرلیا گیا تھا اچھے نہین ہوئے تھے - بلکہ ادویات کے ذریعہ جنکا کہ استعمال ہوا تھا جسم مین محض اولٹے داخل کردیے گئے تھے + ناک کے سرطان کے لیئے وہ اوسکی مقدم حالت ہے اور جب اونکا علاج ادویات سے ہوا تو اُنہون نے اوسکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان - بدگوشت

(سرطان کو) پیدا کردیا +

ناک کے سرطان کے علاج مین جو مواد خارج ہوئے اونسے اسبات مین کچھ شک باقی نرہا + پیپ جو خارج ہوئی اوسمین بسا اوقات بعینہ اون دواؤن کی بو نکلتی تھی جنکو کہ اُس مریض نے امراض گردہ اور الہ تناسل مین کھایا تھا + جیسا کہ ذکر کرچکے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسم زہریلی ادویات کو لعاب دار شے مین لپیٹ لیتا ہے - یہ لعاب دار شے مین لپیٹے ہوئے ٹکڑے جسم مین رہکر اندرونی حرارت کے اثر سے رفتہ رفتہ منجمد ہوجاتے ہین اور خشک ہوجاتے ہین + معقول طریقہ علاج پانی سے یہ مضبوط اور سخت لعاب دار ٹکڑے پھر گھل جاتے ہین اور اگر اصلی قوت ترقی کرجاتی ہو تو جسم سے خارج ہوجاتے ہین + اپنے مطب مین مینے اوسکی صداقت ہزارون مریضون مین پائی ہی اور اسیطور سے یہ بھی دیکھا ہی کہ (پیشتر کا) ادویات کا استعمال میری طریق سے علاج کرکے مرض کے تساقط کو کسقدر زیادہ دیر لگتا ہی + علاوہ ازین یہ ادویات کا جسم سے خارج ہونا ہی جس سے کہ مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہی + میری مریض نے بھی اسکا تجربہ کیا + لیکن اوسکی حالت مین دمبدم افاقہ ہونے نے اوسکو میرے طریق علاج کو اوسوقت تک جاری رکھنے کی ہمت دلائی جبتک کہ وہ اس سخت مرض سے بالکل آزاد نہ ہوگیا +

یہ نہین خیال کرنا چاہیئے کہ وہ جگہہ جو کہ فرنکشن سٹنر باتہہ مین رگڑتے ہین - ہر مریض کی حالت مین سرد پانی کے ساتھ آہستہ آہستہ رگڑنے سے زخمی ہوجاویگی + سٹنر باتھ مین رگڑنے سے جو زخم پیدا ہوتے ہین (جو کہ خصوصاً امراض مزمن مین جیسے کہ سرطان مین نظر آتے ہین) وہ خاص حالتون مین اور مقررہ صورتون مین ہی ہوجاتے ہین + اگر کوئی اندرونی پوشیدہ سوزش موجود نہین ہے یا اگر مادہ فاسدہ کسی دوسرے طریقہ مین آسانی سے خارج ہوتا ہے تو رگڑ کے مقام پر ہرگز کوئی زخم نہ ہوجائیگا + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جنہون نے کہ ڈیڑھ گھنٹہ سے دو گھنٹہ تک روزانہ دو سال تک غسل کیے ہین تاہم زخم کی اونکو کبھی بھی تکلیف نہوئی + بعض صرف چند روزہ ہی اس تکلیف مین مبتلا ہوئے تھے یعنی مرض مزمن و پوشیدہ کے حالت حاد مین تبدیل ہونیکے وقت یعنی کہ زمانہ نازک[1] مین اور تب بھی صرف اتنے عرصہ کے لیے جبتک کہ اندرونی سوزش تیز نیچے کو کھینچکر آرہی ہی + غسل کرتے کرتے اوسی طور سے ہی زخم جاتا رہا جیسے کہ یہ پیدا ہوا تھا + بہت سی حالتون مین رگڑ کے

[1] مراد ہو اُس نازک وقت سے جبکہ مرض پلٹا لیکر شفا کیجانب رجوع ہوتا ہی - اُسوقت مرض حالت مزمن سے نکلکر حالت حاد مین ظاہر ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقام سے کچھ فاصلے پر چھوٹے یا بڑے کشادہ بہتے ہوئے زخم پیدا ہو جاتے ہین جنسے کہ پیپ یعنی مادہ فاسد اپنی شکل جامد مین (ایک حالت سڑن وجوش مین) متواتر نکلتا رہتا ہی + یہ پیپ رگڑ سے نہین آتا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ بیوقوفی سے خیال کر لیتے ہین[۵۱] - بلکہ محض مریض کے جسم کی حالت کے باعث سے آتا ہے + اندرونی پوشیدہ یا جاد سوزش سے ہی یہ کلیتاً پیدا ہوتا ہی اور جو سوزش کہ مادہ فاسد کے سڑنے وجوش مین ہونے سے پیدا ہوتی ہی + لہذا یہ پیپ اس نازک وقت کا باعث ہی نہ اوس سے کچھ کم ہے نہ زیادہ ہی + پس یہ ایک بڑی غلطی ہے اور وہ مریض جو کہ میرے طریقہ سے خود گہر پر علاج کرتے ہین - اس قسم کے زخمون کے ظاہر ہونے پر تشویش کرین + علاج کرنے مین جسم کا اس طریقہ سے حصہ لینا اور مادہ فاسد کا خارج کرنا ہی پورے طور سے اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ غسلونکے اثر سے شفا ہونے لگی ہے + رگڑ کی جگہہ پر زخم اور پیپ کا بہنا قدرتاً اوسوقت مین بہت ہی خراب ہوتے ہین جبکہ اندرونی سوزش نے ایک سڑی حالت - جیسے کہ سرطان مین ہوتی ہے - پیدا کر دی ہے + غسل نہ کرنے کے وقت مریض کو چاہیئے کہ ایک بھیگے ہوئے کپڑے کی کئی تہہ کرکے چند بار[۵۲] زخم کے گرد لپیٹے اور اوسکو جتنا زیادہ ممکن ہو تر رکھیئے +

سرطان کے ایک دیگر مرض کا ذکر اس موقع پر کیا جاتا ہے جو کہ عوام کی دلچسپی کا باعث ہوگا + ایک عورت پچاس سال کی عمر مین سرطان پستان مین مبتلا تھی + اوسکی بائین پستان پر شہر برلن مین اونہین مشہور ڈاکٹرون نے عمل جراحی کیا تھا جنہون نے کہ شہنشاہ فریڈرک متوفی کا معالجہ کیا تھا + دہنی پستان مین بھی بعد اس عمل جراحی کے جلد سرطان ہو گیا تھا + پس "بہت کامیاب" عمل جراحی بالکل ناکارہ ثابت ہوا - درحقیقت مریضہ کی عام حالت بمقابلہ پیشتر کے یقیناً زیادہ خراب تھی + مریضہ نے ڈاکٹران مذکورہ بالا کے روبرو اپنے تئین دوبارہ پیش کیا تاکہ سرطان کے نکل آنے کے نسبت اونسے رائے لیوے + بڑی دیر تک امتحان کرنیکے بعد اوس سے کہا گیا کہ آرام کرنیکی غرض سے اوسکی دہنی پستان پر بھی عمل جراحی کرنے کی ضرورت ہوگی - لیکن[۵۳] اوسکا جسم اس عمل کے برداشت کرنیکے لیئے بہت کمزور ہی

---

۵۱ یعنی خیال کر لیتے ہین کہ رگڑ ہی سے آتا ہے + ۵۲ مطلب ہی کہ وہ کئی تہ کیا ہوا کپڑا لپیٹنے مین کئی بار زخم کے گرد جانا چاہیئے یعنی زخم کے گرد اور سکے کئی لپیٹ دینے چاہیئے + ۵۳ یہ بات بھی انہین ڈاکٹرون کی اوس عورت سے کہی ہوئی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان - بدگوشت

مشہور حکیمو نسے اوسنے علاج کرالیا تھا + وے لوگ اوس شخص سے یہ تبلا سکے کہ اوسکو سرطان بینی تھا۔ مگر وے لوگ اوسکو اچھا نکر سکے کیونکہ سبب اور خاصیت سے ناواقف تھے + اون سب ڈاکٹرون نے تیز اور زہریلی ادویات اوسکی ناک کو لگائی تھین تاکہ مقامی علامات سرطان کی دور ہوجاوین + لیکن ٹھیک ٹھیک جسطور سے کہ ایک درخت صرف اوسیجگہہ نہین سڑا ہوا ہوتا ہی جہانکہ اوسمین کوئی گلی ہوئی شاخ ہو اوسیطور سے سرطان مین وہ بیرونی گلی ہوئی وگلتی ہوئی پھوڑیونکی نہی جگہہ ہی خود مرض نہین ہے بلکہ یہ وہ جگہہ ہے جہانکہ مرض بہت زیادہ بڑھ گیا ہے + جبکہ درخت کاٹ ڈالا جاوے تو ہم دیکھتے ہین کہ شاخ کا سڑنا اوس درخت کی کوئی مقامی بیماری نہین ہی + جسم کو چیرنے پر ڈاکٹر تمیز کرسکتا ہے (اگر اسبات کی شناخت کی قابلیت رکھتا ہو) کہ مریض سرطان کا تمام جسم بیمار تھا + لیکن اگر اس امر کو پیشتر سے ہی جان سکین تو یقیناً اس بات مین مریض کا نفع ہے +

میرا مریض بہت سخت بدہضمی مین برسون سے مبتلا رہا تھا + بہت تعجب ہے کہ موجودہ زمانہ کے عالمونکی توجہہ مین یہ بات نہ آئی - جنہون نے کہ اپنا سروکار محض مریض کی ناک سے ہی رکھا + اگر میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کا اونکو ذرا بھی خیال ہوتا تو ناک کی حالت سڑن اونکو یقینی پتہ مریض کے پیٹ کے اندر کی ایسی ہی حالتون کا دیتی + خوش قسمتی سے اب مریض نے اس کل مقامی علاج کی بیہودگی کو جان لیا۔ اور چونکہ وہ اس خیال کا آدمی تھا کہ نیچر مین ہر ایک چیز بہتری کیلیے بنای گئی ہی امید سے بھرکر میرے پاس آیا + ناک اور اوپر کا ہونٹھ بالکل کھا لیئے گیئے تھے۔ ناک کی نوک غائب ہونے والی تھی اور ناک کی کھال کے رنگ سے سڑن ظاہر ہوتی تھی + سخت قبض اور بیقاعدہ پیشاب کا اکثر سخت تکلیف کیساتھ آنا بھی موجود تھا۔ مگر خوشی کی بات ہی کہ انہون نے مریض کی زندہ دلی پر دوامی اثر نہین ڈالا تھا + اوس کے جسم پر میرے طریق علاج کا جلد اثر ہوا۔ اوسمین قوت زیست اب بھی بہت زیادہ تھی + اوسکا ہاضمہ اور پس اوسکی حالت بہت جلد ترقی کرنے لگی + ہفتہ در ہفتہ ناک کے سرطان کی سوزش بلا کسی مقامی علاج کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کم ہوتی گئی + اولاً یہ بہت ہی سرخ ہوئی اور جلد کا رنگ بعد قریب چار ماہ کے معمولی ہوگیا + ناک معہ اوپر کے ہونٹھ کے اس عرصہ مین اندر سے اچھی ہوگئی اور کوئی بھی نشان زخم کا باقی نہ رہا +

وسائل جنکا استعمال کیا گیا تھا وہ یہ تھے یعنی (۱) بالکل غیر محرک وخشک غذا جو کہ مریض کی حالت وہاضمہ کے لیئے خاصکر موزون تھی - (۲) میرے فریکشن ہپ اور سٹنر باتھز اور (۳) ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ اسٹیم باتھز کل جسم کے لیئے یا صرف سر کے لیئے + جب درد اور سوزش قابل برداشت نہ رہتے تھے تو غسل ہر دو گھنٹہ بعد لیجانیکی ضرورت ہوتی تھی + غسل کے لینے کی حالت مین درد ہمیشہ کم ہوجاتے تھے پس مریض کو غسل کرنیکی حالتمین بہت آرام معلوم ہوتا تھا اور دوسرے ہی دن اندرونی سڑی ہوئی سوزش نے نیچے کو چلنا شروع کیا - اور اوس جگہہ پر جو فریکشن سٹنر باتھز مین رگڑی جاتی ہی بشکل زخم ظاہر ہوئی + اس سے مریض کو بہت تشویش ہوئی کیونکہ اس حالت کے ساتھ قدرتاً سخت تکلیف ہوتی ہے + مگر مین نے اسکا سبب مریض کو سمجھا دیا اور ظاہر کردیا کہ اوسکے تئین جڑ سے مرض کو نکالنے والی اس کارروائی کو خاموشی سے برداشت کرنے مین اور یقینی موت کے درمیان مین ایک بات پسند کرلینی چاہیئے + میںنے اوسکی توجہہ اس امر کی طرف بھی مائل کرائی کہ جس مقدار مین کہ سوزش رگڑ کے مقام پر ظاہر ہوئی ہے اُسیقدر ناک سے بھی کم ہوگئی ہے - اس بات کو مریض نے جان لیا اور میری آیندہ ہدایات پر عمل کرنا تجویز کرلیا + اس تکلیف دہ حالت سے نجات پانیکی راہ صرف بار بار غسل لینے سے ہی حاصل ہوتی تھی - اور اپنے مقصد حاصل کرنے کی مسرت اوسے حاصل ہوئی +

دوران معالجہ مین مریض اولاً ایک پرانی گروے کی بیماری مین چندروزہ مبتلا ہوا اور اسکے بعد آلہ تناسل کے مرض مین - لیکن دونون مین بمقابلہ پیشتر کے ایک بہت کمتر درجہ مین + یہ امراض اول بار ہونیکے وقت جیساکہ خیال کرلیا گیا تھا اچھے نہین ہوئے تھے - بلکہ ادویات کے ذریعہ جنکا کہ استعمال ہوا تھا جسم مین محض اولٹے داخل کردیے گئے تھے + ناک کے بیطان کے لیئے وہ اوسکی مقدم حالت تھے اور جب اونکا علاج ادویات سے ہوا تو اُنہون نے اوسکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان - بدگوشت

(سرطان کو) پیدا کردیا +

ناک کے سرطان کے علاج مین جو مواد خارج ہوئے اونسے اسبات مین کچھ شک باقی نرہا + پیپ جو خارج ہوئی اوسمین بسا اوقات بلعینہ اون دواؤن کی بو نکلتی تھی جنکو کہ اُس مریض نے امراض گردہ اور الہ تناسل مین کھایا تھا + جیساکہ ذکر کرچکے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسم زہریلی ادویات کو لعاب دار شے مین لپیٹ لیتا ہے - یہ لعاب دار شے مین لپیٹے ہوئے ٹکڑے جسم مین رہکر اندرونی حرارت کے اثر سے رفتہ رفتہ منجمد ہوجاتے ہین اور خشک ہوجاتے ہین + معقول طریقہ علاج پانی سے یہ مضبوط اور سخت لعاب دار ٹکڑے پھر گھل جاتے ہین اور اگر اصلی قوت ترقی کرجاتی ہو تو جسم سے خارج ہوجاتے ہین + اپنے مطب مین مینے اوسکی صداقت ہزارون مریضون مین پائی ہی اور اسیطور سے یہ بھی دیکھا ہی کہ (بیشتر کا) ادویات کا استعمال میری طریق سے علاج کرکے مرض کے سفاصداق کو کسقدر زیادہ دیر لگاتا ہی + علاوہ ازین یہ ادویات کا جسم سے خارج ہونا ہی جس سے کہ مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہی + میری مریض نے بھی اسکا تجربہ کیا + لیکن اوسکی حالت مین دمبدم افاقہ ہونے نے اوسکو میرے طریق علاج کو اوسوقت تک جاری رکھنے کی ہمت دلائی جبتک کہ وہ اس سخت مرض سے بالکل آزاد نہ ہوگیا +

یہ نہین خیال کرنا چاہیئے کہ وہ جگہہ جوکہ فریکشن سٹنر باتھہ مین رگڑتے ہین - ہر مریض کی حالت مین سرد پانی کے ساتھہ آہستہ آہستہ رگڑنے سے زخمی ہوجاویگی + سٹنر باتھہ مین رگڑنے سے جو زخم پیدا ہوتے ہین (جو کہ خصوصاً امراض مزمن مین جیسے کہ سرطان مین نظر آتے ہین) وہ خاص حالتون مین اور مقررہ صورتون مین ہی ہوجاتے ہین + اگر کوئی اندرونی پوشیدہ سوزش موجود نہین ہے یا اگر مادہ فاسدہ کسی دوسرے طریقہ مین آسانی سے خارج ہوتا ہے تو رگڑ کے مقام پر ہرگز کوئی زخم نہ ہوجائیگا + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جنہون نے کہ ڈیڑھ گھنٹہ سے دو گھنٹہ تک روزانہ دو سال تک غسل کیئے ہین تاہم زخم کی اونکو کبھی بھی تکلیف نہوئی + بعض صرف چند روزہ ہی اس تکلیف مین مبتلا ہوئے تھے یعنی مرض مزمن و پوشیدہ کے حالت حاد مین تبدیل ہونیکے وقت یعنی کہ زمانہ نازک[1] مین اور تب بھی صرف اتنے عرصہ کے لیے جبتک کہ اندرونی سوزش تیز نیچے کو کھینچکر آرہی تھی + غسل کرتے کرتے اوسی طور سے ہی زخم جاتا رہا جیسے کہ یہ پیدا ہوا تھا + بہت سی حالتو مین رگڑکے

[1] مراد ہے اُس نازک وقت سے جبکہ مرض پلٹا لیکر شفا کیجانب رجوع ہوتا ہی - اُسوقت مرض حالت مزمن سے نکلکر حالت حاد مین ظاہر ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقام سے کچھ فاصلے پر چھوٹے یا بڑے کشادہ پہتے ہوئے زخم پیدا ہو جاتے ہین جنسے کہ پیپ یعنی مادہ فاسد اپنی شکل حاد مین (ایک حالت سڑن وجوش مین) متواتر نکلتا رہتا ہی + یہ پیپ رگڑ سے نہین آتا ہے جیساکہ بہت سے لوگ بیوقوفی سے خیال[۵۱] کر لیتے ہین - بلکہ محض مریض کے جسم کی حالت کے باعث سے آتا ہے + اندرونی پوشیدہ یا حاد سوزش سے ہی یہ کلیتاً پیدا ہوتا ہی اور جو سوزش کہ مادہ فاسد کے سڑنے وجوش مین ہونے سے پیدا ہوتی ہی + لہذا یہ پیپ اس نازک وقت کا باعث ہی نہ اوس سے کچھ کم ہے نہ زیادہ ہی + پس یہ ایک بڑی غلطی ہے اور وہ مریض جو کہ میرے طریقہ سے خود گھر پر علاج کرتے ہین - اس قسم کے زخمون کے ظاہر ہونے پر تشویش کرین + علاج کرنے مین جسم کا اس طریقہ سے حصہ لینا اور مادہ فاسد کا خارج کرنا ہی پورے طور سے اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ غسلون کے اثر سے شفا ہونے لگی ہے + رگڑ کی جگہہ پر زخم اور پیپ کا بہنا قدرتاً اوسوقت مین بہت ہی خراب ہوتے ہین جبکہ اندرونی سوزش نے ایک سڑی حالت - جیسے کہ سرطان مین ہوتی ہے - پیدا کر دی ہے + غسل نہ کرنے کے وقت مریض کو چاہیئے کہ ایک بھیگے ہوئے کپڑے کی کئی تہہ کرکے چند بار[۵۲] زخم کے گرد لپیٹے اور اوسکو جتنا زیادہ ممکن ہو تر رکھیئے +

سرطان کے ایک دیگر مریض کا ذکر اس موقع پر کیا جاتا ہے جو کہ عوام کی دلچسپی کا باعث ہوگا + ایک عورت پچاس سال کی عمر مین سرطان پستان مین مبتلا تھی + اوسکی بائین پستان پر شہر برلن مین اونہین مشہور ڈاکٹرون نے عمل جراحی کیا تھا جنہون نے کہ شہنشاہ فریڈرک متوفی کا معالجہ کیا تھا + دہنی پستان مین بھی بعد اس عمل جراحی کے جلد سرطان ہو گیا تھا + پس "بہت کامیاب" عمل جراحی بالکل ناکارہ ثابت ہوا - درحقیقت مریضہ کی عام حالت بمقابلہ پیشتر کے یقیناً زیادہ خراب تھی + مریضہ نے ڈاکٹران مذکورہ بالا کے روبرو اپنے تئین دوبارہ پیش کیا تاکہ سرطان کے نکل آنے کے بابت اونسے رائے لیوے + بڑی دیر تک امتحان کرنیکے بعد اوس سے کہا گیا کہ آرام کرنیکی غرض سے اوسکی دہنی پستان پر بھی عمل جراحی کرنے کی ضرورت ہوگی - لیکن[۵۳] اوسکا جسم اس عمل کے برداشت کرنیکے لیئے بہت کمزور ہی

---

۵۱ یعنی خیال کر لیتے ہین کہ رگڑ ہی سے آتا ہے + ۵۲ مطلب ہی کہ وہ کئی تہ کیا ہوا کپڑا لپیٹنے مین کئی بار زخم کے گرد جانا چاہیئے یعنی زخم کے گرد اوسکے کئی پیٹ دینے چاہیئے + ۵۳ یہ بات بھی انہین ڈاکٹرون کی اوس عورت سے کہی ہوئی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرطان - بدگوشت

تیسرے دن گوشت کا پیپ ہونے لگا - یہ ایک بڑی صورت افاقہ تھی + سرطان کی حالت بند ہوگئی تھی اور پس ہڈیون اور انگلیون کے لیئے تمام خطرہ دور ہوگیا تھا + چودہ روز کے اندر انگشت معلول بالکل اچھی ہوگئی - اور اوسپر کوئی نشان بھی باقی نرہا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصہ سیوم

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی۔ زخمون کا علاج اور انکو آرام کرنا

یہ بات کچھ آسان نہین ہے کہ اُس مستحکم یکطرفہ رائے کو جو کہ علم جراحی کے اصولون کے موافق زخمون کا علاج کرنیکی بابت لوگون کی قایم ہوگئی ہے مغلوب کیا جاوے + مروجہ یقین یہ ہے کہ جملہ قسم کی ضربات۔ خواہ اندرونی ہون۔ خواہ بیرونی۔ نیز تمام زخم۔ صرف علاج جراحی وسٹرن کو روکنے والی ادویات کے ذریعہ سے ہی آرام ہوسکتے ہین + یہ امر کہ یہ خیال کیسا غلط ہی اوس بڑی کامیابی سے ثابت ہوتا ہی جو کہ میرے طریق علاج کو (اس بارہ مین) حاصل ہوئی ہی + واقعی یہ ایسے[۵۱] ہی علاج جو نمین ہے جو کہ ہایڈرو پیتھی[۵۲] کے شفا کرنے کی عجیب طاقت ایسے نادر طریقے مین دکھلائی جاسکتی ہے + اور ہمارے طریق علاج کی بہ نسبت کوئی دوسرا زیادہ زبردست ذریعہ ایسا نہین ہے جس مین کہ پانی و دیگر قدرتی وسائل سے زخمون کے علاج کرنے کے طریقہ کا اعلان کیا جاوے +

علاوہ اس امر کے کہ میرے طریق علاج مین کوئی تکلیف نہین ہوتی ایک یہ بھی بات ہے کہ اس علاج سے ہم ہر ایک چوٹ کو بمقابلہ اون ادویات کے علاج کے جسکو کہ انٹی سیپٹک[۵۳] علاج کہتے ہین۔ ایک تہائی[۱/۳] وقت سے کم مین ہی آرام کرسکتے ہین + اس بات کا ثبوت بہت سے اون مریضون سے ملتا ہی جنکی کہ ضربات کو (اس طریقہ علاج سے) شفا پہونچائی گئی ہے + ایک بھی موقع ایسا نہین ہوا جسمین کہ ناکامیابی حاصل ہوئی ہو + میرے طریق علاج مین ایک بڑا فائدہ یہ ہی کہ محض وہی نشانات زخم جو کہ اعمال جراحی مین ہونا ضروری ہین نہین بننے پڑتے بلکہ زخمون کے بھی دراصل کوئی نشانات اونکے (صحت پانے کے) بعد باقی نہین رہتے

---

۵۱ یعنے زخمونکے علاجون مین + ۵۲ ہایڈرو پیتھی لفظ یونانی زبان کا ہے۔ مراد اوس طریقہ علاج سے ہے جسمین کہ محض پانی کے استعمال سے ہی امراض کو شفا پہونچائی جاتی ہی + پانی کا استعمال صدہا طریقون مین مختلف طور سے کیا جاتا ہی + ۵۳ زخمونکا علاج اُن ادویات کے ذریعہ سے جو کہ سڑن کو روکنے والی بتلائی جاتی ہین مثلاً آیوڈوفارم وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کو انٹی سیپٹک ٹریٹمنٹ کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور آنکو آرام کرنا

جب کبھی کہ کوئی بیرونی صدمہ پہنچتا ہی - (مثلاً کوئی کٹا ہوا زخم) بھونکنے کا زخم - کچٹ یا خراش - آگ سے جلنے کا زخم - برف یا پانی سے جلنے کا زخم - تو یہ بات فوراً دیکھی جاویگی کہ جسم اوسکو آرام کرنے لگتا ہے + چوٹ سے جو اعصاب مین کہ حرکت پیدا ہوئی ہے اوسکے باعث خون کا اور ضروری مادّہ کا بہاؤ زخمی مقام کی طرف زیادتی کے ساتھ ہوتا ہے + اوس مادّہ کے اکھٹا ہونے کی وجہ سے جو گڑگڑ کہ لگی ہے اوسکے باعث زیادہ گرمی اور ورم اوس مقام پر ہوجاتا ہے - خاصکر کچٹ و خراش اور جلنے کے زخمون کی حالت مین اس کارروائی مین درد بھی زیادہ ہوا کرتا ہے +

اب اگر جسم کے تئین اوسکے اس خرابی کے رفع کرنے کی کوشش مین ہم صحیح طریق مین امداد کرین تو شفا بہت ہی جلد اور بلا تکلیف کے واقع ہوجاویگی +

دردہای مذکورہ بالا اکثر محض اُسیوقت ہونے شروع ہوتے ہین جبکہ جسم شفا کرنیکا کام شروع کردیتا ہی + وی دردہای بجز ایک مقامی بخار کے جو کہ زخم کی وجہ سے ہوجایا کرتا ہی - اور کوئی دوسری چیز نہین ہین + اگر ہم یہ بات یاد رکھین کہ مثل دیگر امراض کے زخمونکی حالت مین بھی ہمکو بخار سے ہی کام پڑتا ہے - گو کہ یہ بخار مختلف صورت کا ہو - تو اوسکے آرام کرنیکے طریقہ کو دریافت کرلینا کوئی مشکل امر نہوگا +

جیسا کہ ہمکو معلوم ہے - ہماری توجہ سب سے اول اس بخار کے فرو کرنے پر لگنی چاہیئے - خاصکر اُس حالت مین جہانکہ چوٹ دور تک پہونچی ہے - تاکہ یہ مقامی حالت بخار - کل جسمانی بخار نہونے پاوے +

اگر ہم بخار کے روکنے مین کامیاب ہوجاوین تو درد دفعتاً جاتا رہیگا + یہ بات کسی اور موقع پر ہم اس سے زیادہ صاف نہین دیکھ سکتے کہ بخار جسم کی بجز اوس کوشش کے اور کچھ نہین ہی جو کہ اوسمین شفا کرنے اور کمی کو پورا کرنے کی ہوا کرتی ہی + بدقسمتی سے یہ بات آجکل عام طور پر دیکھنے مین آتی ہے کہ زخم کے باعث پیدا ہوا مقامی بخار کل جسم پر پھیل جاتا ہے جسکی وجہ سے کہ زخم بہت زیادہ آہستہ آہستہ شفا پاتے ہین + اسکے لیئے ایک گہری وجہ موجود ہے + تندرست شخصون کے زخم بہت جلد اور بہت آسانی کے ساتھ اچھے ہوجاتے ہین اس طور سے اُس شخص کے زخم اچھے نہین ہوتے جسکے جسم مین کہ بار مادہ فاسد کا موجود ہے اور جو کہ علے ہذا ایک اندرونی بخار مین مبتلا ہی + ایسی حالت مین چوٹ کا لگنا اور اوسکے ساتھ اعصابی حرکت کا واقع ہونا - ایک اور بھی زیادہ وسیع کارروائی جوش و سڑن کے لیئے ایک قسم کا تحریک کرنے والا سبب بآسانی بن سکتا ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن جہان کہ ایسا بھی نہین ہوتا وہان شفا مین دیر لگ جاتی ہے + جسم ایک زیادہ مقدار خون کی مقام مضروب کی جانب بھیجتا ہے - اسکی وجہ سے مادّہ فاسد بھی اوس مقام پر زیادہ پہونچتا ہے + پس ایسے مقام پر مادہ فاسد جلد جمع ہونے لگتا ہے - یا یہی مقام ایک کھلے ہوئے زخم کی شکل مین ہوکر مواد خارج کرنے والی ایک نالی بن جاتا ہے +

مین نے اس بات کو اکثر دیکھا ہی کہ اون جانورون کی حالت مین جو کہ بغیر کسی امداد کے خود اپنے ہی پر چھوڑ دیئے جاتے ہین زخمون کو ایک تعجب انگیز قلیل عرصہ مین آرام ہو جاتا ہی + ان قدرتی وقوعون کے مطالعہ کرنے مین مجھے اوس بہت بڑے فرق کو دیکھکر ہمیشہ حیرت ہوئی ہے جو کہ درمیان حیوانون کے زخمون اور انسان کے زخمونکے آرام ہونے مین پایا جاتا ہی + اس سے زیادہ کسی اور بات نے مجھے اسرار قدرت پر غور کرنے اور اونکی نسبت تحقیقات کرنے کی تحریک نہین کی + مثل عوام کی راے کے ایک وقت میری بھی یہی راے تھی کہ چوٹ کے معاملہ مین غریب جانوران بمقابلہ اون انسانون کے - جنکے کہ احاطہ اختیار مین تمام تدابیر حکمت موجود ہین اور جنکو کہ احباب کی جانب سے محبتانہ حفاظت کا موقع حاصل ہے - بدتر حالت مین ہین + لیکن تجربہ نے مجھے دکھلادیا ہے کہ جانورون کی حالت مین شفا - بمقابلہ اون مریضون کے جو کہ شفاخانون مین رہتے ہین بہت زیادہ جلد حاصل ہوتی ہے + میرے بغور دیکھنے نے مجھے اس نتیجہ پر پہونچا دیا ہی کہ اس معاملہ مین ایسا محض اتفاقیہ ہی نہین ہوسکتا بلکہ اسکے نیچے ضرور کوی وجوہات عمیق موجود ہونگی + اسکی وضاحت کے لیئے چند مثالین پیش کرتا ہون +

پھانسنے کی لوہے کی ایک کل مین ایک بلّی پھنس گئی جس سے کہ اُسکی داہنی ٹانگ گھٹنے کے ایک انچھ یا زیادہ اوپر ٹھیک ٹھیک اوس جگہ جہان کہ گوشت شروع ہوتا ہے . ٹوٹ گئی + اپنا پیر چھوڑانے کی کوشش مین بلّی نے پھانسنے کی اوس کل کو اِدہر اُدہر گھسیٹا تھا جس سے کہ پیر کئی بار اینٹھ گیا تھا اور زخمی مقامات مین گرد و تنکے بھر گئے تھے + اوس پھانس سے بلّی کو نکالدینے پر وہ بلّی اپنا ٹوٹا ہوا پیر ہوا مین اپنے پیچھے لٹکاتی ہوئی بھاگی + چند دن تک اوسکا نشان بھی نہ ملا پس یہ خیال کیا گیا کہ وہ مرگئی +

اسکے بعد ایک ہفتہ ہی گذرا ہوگا کہ قریب کے کھلیان مین ایک بیمار بلّی دستیاب ہوئی اور یہ بلّی وہ ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

نکلی جوکہ پھانسنے کی کل مین پھنس گئی تھی + اس عرصہ مین پچھلی ٹانگ ایک تعجب انگیز طریقہ مین آرام ہوگئی تھی - لیکن بہت سا درم مقام شکستگی پر اب بھی موجود تھا + اس جانور کی حالت لاغری سے یہ عیان تھا کہ اوسنے پورے ہفتہ بھر کچھ بھی نہین کھایا تھا + باوجود اس بات کے اوسنے مزہ دار سے مزہ دار کھانا کھانے سے قطعی انکار کیا - اور نہ وہ پانی چھوتی تھی + مضروب ٹانگ کو اُسنے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ ہمیشہ ایک ہی حالت مین پھیلائے رکھا - اور جلد جلد اوسکو وہ اوپر سے چاٹتی رہی + ظاہرا اس سے درد کو آرام معلوم پڑا - کیونکہ وہ اس خاص حصہ کو بہت ہی اطمینان کے ساتھ چاٹتی تھی + اس بلّی کے بھوکے رہنے کی وجہ بھی قابل لحاظ ہے + جیساکہ ہمکو معلوم ہے ہاضمہ کی کارروائی ایک جوش وسڑن کی کارروائی ہے اور بغیر گرمی کی پیدائش کے یہ خیال مین بھی نہین آسکتی + اب چونکہ جانور کے پاس زخم کے ٹھنڈا کرنیکے لیے پانی موجود نہ تھا تو اُسنے کھانا بالکل چھوڑ دیا تھا تاکہ جسم مین اور زیادہ گرمی نہ پیدا ہو + اوسکی عقل حیوانی نے اوسکو بتلادیا کہ ٹھیک ٹھیک کیا کرنا چاہیئے +

چند دنون کے بعد یہ بلّی جو کہ محض استخوان و پوست ہی رہ گئی تھی پھر نظر آئی - اور کچھ دودہ ملنے کے بعد جلد خوب مضبوط ہوگئی + ایک مہینے کے بعد بلّی پوری حالت تندرستی مین ہوگئی - مقام شکستگی پر ایک گرہ ہی اوسکے چوٹ کا نشان باقی رہ گئی - مگر یہ کسیطرح سے اُسکے نقل وحرکت مین ہارج نہوئی +

اب خیال فرمایئے کہ ایک ایسا ہی واقعہ کسی انسان کو اگر پیش آیا ہوتا - تو اوسکے شفا کرنے مین سڑن کو روکنے والے علاج نے کیا طریقہ اختیار کیا ہوتا؟ **عضو مجروح کا کاٹ ڈالنا** غالباً ضروری ہوا ہوتا - اور اسمین مہینون صرف ہوگئے ہوتے حتےٰ کہ مریض اس قدر اچھا ہوجاتا کہ اپنی بقیہ زندگی بھر اسی حالت لنگڑاپن مین رہنے کے قابل ہوسکتا + فرض کیجیے کہ ٹانگ نہ قطع کری گئی ہوتی تو بھی عمدہ سے عمدہ حالت مین ادویات کے ذریعہ علاج سے ٹانگ ہمیشہ کے لیئے سیدھی رہ گئی ہوتی +

حیوانی دنیا سے ایک اور تمثیل لیکر اس موقع پر پیش کرتے ہین جوکہ زخمونکے نسبت میرے علاج کو سمجھانیکے لیئے بہت موزون ہے + چھ روز کے پھیر سے ایک کتا سخت مجروح ہوا - لیکن مہلک درجہ تک نہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کئی چھرّے اُسکی اگلی اور پچھلی ٹانگونکے پار ہوگئے تھے - اور دو چھرّے گردن مین داہنی جانب سے داخل ہوے تھے اور بائین جانب جلد مین گھسے ہوے موجود تھے + ہوا کی نالی - کھانے کی نالی (حلق) اور شہ رگون کو خوش قسمتی سے نقصان نہین پہونچا تھا + جب ہی کہ زخمون مین تکلیف معلوم ہونے لگتی تھی - تب ہی کتّا کسی سایہ دار اور تری کی جگہ کو تلاش کر لیتا تھا اور اپنا جسم خاصکر زخمی حصہ کو اُس تازہ مٹی سے ٹھنڈا کر لیتا تھا جسکو کہ گرم ہوجانے پر وہ از سر نو کھرونچ لیا کرتا تھا - زخمون کو وہ متواتر چاٹتا تھا اور ہر قسم کے کھانے کو اوس نے کھانا چھوڑ دیا تھا + دو بار روزانہ وہ قریب کے تالاب پر پانی پینے کے لیے جایا کرتا تھا - صرف یہ ہی اوسکی غذا تھی + اس موقعہ پر بھی شفا جلد ہوئی + پانچ دن مین اوسکی ٹانگونکے وہ زخم جنکو کہ وہ برابر چاٹتا تھا اچھے ہوگئے ہوئے خیال کیئے جاتے تھے گو کہ کسیقدر ابھی ورم کیئے ہوئے تھے + اوسکی گردن جسکو کہ وہ چاٹ نہین سکتا تھا برخلاف اسکے زیادہ دیر مین اچھی ہوئی - حالانکہ یہ اسقدر خراب طور سے مجروح نہین ہوئی تھی جیسا کہ ٹانگین مجروح ہوئین تھین + اس جانور نے چوٹ لگنے کے قریب ایک ہفتہ بعد تک کچھ نہین کھایا تھا + اس عرصہ مین گردن کے زخم بھی بالکل اچھے ہوگئے تھے + اب وہ چھرّے کھال اور گوشت کے درمیان مین پڑے تھے +

ایک تیسرا واقعہ بھی ناظرین کے لیے باعث دلچسپی ہوگا + ملک نیو فاؤنڈلینڈ کے ایک بڑے کتّے کا داہنے ہاتھ کا پنجہ کوئلون کی چلتی ہوئی گاڑی کے نیچے آگیا اور بہت ہی کچل گیا کھال اوپر سے الگ ہوگئی اور ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی + کتّا چلنے کے قابل نرہا اوسکو دوسرے لوگون نے گھر پہونچا دیا + یہان پر (گھر پر) وہ ایک سایہ دار جگہ مین کڈھر کر چلا گیا اور اپنے پنجے کو متواتر چاٹتا رہا + چوتھے دن تک کتے نے کچھ بھی غذا نہ چھوئی - اسوقت اوسکے زخم کو اسقدر کافی آرام ہوگیا کہ وہ تین ٹانگ سے اِدہر اُدہر جا سکا - بیس یوم مین یہ کتا پھر بالکل اچھا ہوگیا +

اِن مثالونسے ہم انسان کی حالت مین زخمونکے علاج کے متعلق بہت سی مفید باتین اکھٹی کر سکتے ہین + پانی سے ٹھنڈک پہونچانا - اور غذا سے - یا بہر کیف گرمی کرنے والی ہر قسم کی غذا سے پرہیز کرنا - اس حالت مین بھی قدرتی معالجے ہین +

فی زمانہ ہسپتالون مین جو طریقہ جراحی استعمال کیا جاتا ہی - جسکے مطابق کہ بہت ہی قوت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

بخش غذائین مثلاً۔ گوشت۔ گوشت کی چاء۔ بیضہ۔ دودھ۔ شراب۔ مریض کی اصلی قوت زندگی بڑہانیکے لیئے بتلائی جاتی ہین۔ بالکل غلط ہی + ایسا کرنا سب سے خراب بات ہی جو کہ کیجا سکتی ہی اور قوانین قدرت کے بالکل خلاف ہی + میری رای مین یہ سب سے اچھا ہی کہ زخمونکے علاج کی شروع حالت مین ہی جسم پر اور کچھ بھی کام کا بوجھ نہ ڈالا جاوے۔ کیونکہ ایسا کرنیسے جسم کی شفا حاصل کرنیکی کوششون مین محض رکاوٹ واقع ہوتی ہی + کاربولک ایسڈ۔ آیوڈین۔ کروسیو سب لیمیٹ۔ کوکین وغیرہ سے زخمونکا علاج سڑن روکنے والے طریق مین کرکے پیشہ طبابت اس امر کو دکھلاتا ہی کہ آجکے دن بھی اسکو کسقدر کم واقفیت اون کارروائیون کی اصلیت اور مقصد سے ہی جو کہ جسم انسان مین ہوتی ہین + سرجن لوگ۔ ہائیڈروپیتھی کے مشہور معالجون سے قطعی واقفیت نہ رکھکر ہمیشہ صحیح راستہ سے زیادہ زیادہ دور علیحدہ ہوتے جاتے ہین + شفا کرنے کا قدرتی طریقہ اونکے لیئے معلوم ہی نہین ہے +

ان تمہیدی باتونکے بعد اب مین مختلف قسم کے زخمون کی نسبت غور کرونگا اور تمثیل کیلئے چند سچے حالات بیان کرونگا +

کٹے ہوئے۔ چھدے ہوئے۔ کچلے ہوئے۔ اور پھٹے یا چرے ہوئے زخم +

جبکہ جسم مین کوئی زخم بذریعہ کاٹنے کے۔ بھونکنے کے۔ خراش کے۔ یا پھٹنے یا چرنے کے پہونچتا ہی۔ تو بڑی اور چھوٹی قسم کی خون کی شریان جو کہ اسطرح (زخم سے) کھل گئی ہین۔ وہ اپنا خون بوجہ اندرونی دباؤ کے اسوقت تک باہر کو نکالتی رہتی ہین جبتک کہ اندر کے دباؤ کے مقابل باہر کا دباؤ برابر نہو جاوے + چونکہ یہ کارروائی زخمونکے علاج مین ایک ضروری حصہ حاصل کرتی ہی اسوجہ سے اسکو تفصیل کے ساتھ خیال مین لانا اچھا ہوگا + جیسا کہ بخوبی معلوم ہی۔ ہم لوگ معمولاً ہوا کے ایک ایسے دباؤ مین رہتے ہین جسکا بوجھ کہ ہر ایک انچھ مربع پر قریب پندرہ پونڈ کے پڑتا ہی + ہماری جسم اس دباؤ کو برداشت نکر سکتے نہ اسکو سہار سکتے اگر اونکے اندر کی جانب سے ایک قسم کے اونچے درجہ کا دباؤ نہوا ہوتا + اے ناظرین آپ لوگونمین سے بہت لوگون نے پہاڑون پر چڑہتے وقت بیشک دباؤ کے اس فرق کو بغور ملاحظہ کیا ہوگا + بہت اونچے پہاڑون پر یا غبارے کے سفر مین۔ ہوا کا دباؤ اسقدر[1] کم رہتا ہی کہ بعض اوقات منہ سے۔ ناک سے۔ آنکھون اور کانون سے بوجہ زیادتی اندرونی دباؤ کے خون نکلنے لگتا ہے + جیون ہی کہ اندرونی دباؤ پر اوسکے برابر بیرونی دباؤ پڑتا ہی تو خون

[1] جیون جیون ہوا مین اوپر جاتے ہین۔ دباؤ ہوا کا کم ملتا جاتا ہی کیونکہ ہوا پتلی اور ہلکی ہوتی گئی ہی۔ جسقدر کہ آپ زیادہ زیادہ اونچا جائیے۔ خواہ پہاڑ پر یا غبارہ کے ذریعہ آسمان پر اوسیقدر دم بدم ہوا کا دباؤ کم ہوتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ سانس لینے مین بھی تکلیف معلوم ہونے لگتی ہے اور زیادہ اونچائی پر ناک۔ آنکھ و کان سے خون نکلنے لگتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا بہنا اوسی دم بند ہوجاتا ہے + جب کہ جسم کو زخم پہونچتا ہی تو وہ رد کاوٹین جو کہ خون کے اندرونی دباؤ کو قدرتی حدود کے اندر روکے رکھتی ہین دور ہوجاتی ہین اور پس زخم کے باعث سے خون فوراً جاری ہوجاتا ہے + پس سب سے اول بات یہ ہے کہ خون کے بہنے کو بند کرین + بلحاظ قدر و کمیت و گہرائی زخم کے خون کا زور کم و بیش ہوتا ہے نیز بلحاظ اس بات کے کہ آیا چھوٹی یا بڑی خون کی رگین مجروح ہوئی ہین + جب کبھی کہ ممکن ہو تو خون کی رگون کو باندہنے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ شریان کے باندہنے سے ہم دوران خون مین رد کاوٹ پیدا کرتے ہین - اور جسم کا ایک ایسے طریقے مین علاج کرتے ہین جو کہ قدرتی خیال نہین کیا جاسکتا + اور بھی دوسرے زیادہ سریع الاثر طریقے ایسے ہین جنکی وجہ سے کہ شریانون کے باندہنے کی ضرورت رفع ہوسکتی ہے + صرف اوسی حالت مین جبکہ خون کی بڑی رگون مین ضرب پہونچنے کے باعث خون کے نکلجانے سے زندگی خطرہ مین آجانے کا احتمال ہو - اور ضروری گدیان پاس نہ موجود ہون تب ہی شریان یا اعضا کو بند باندھنا روا سمجھا جاسکتا ہے +

خون نکلنے کے ساتھ ہی درد عموماً پیدا ہوجاتا ہے جو کہ خون بند ہونے کے ساتھ ہی رفع ہوجاوے گا + اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے بجز اسکے کوئی اور زیادہ مناسب طریقہ نہین ہی کہ زخم کو خوب عمدہ طور سے ایک گیلے کپڑے سے جسکو کہ کئی مرتبہ تہ کرلیا گیا ہو باندہین تاکہ خون کے اندرونی دباؤ کا زور رک جاوے اور اوسی کے ساتھ ہی ساتھ خون کا نکلنا بند ہوجاوے + اگر ممکن ہو تو اسکے بعد زخمی حصہ کو سرد پانی مین اوسوقت تک رکھین جب تک کہ درد رفع نہوجاوے - اس مین کئی گھنٹے شاید لگ جاوین + اگر ایسا ممکن نہو تو اوس کپڑے کی گدی پر سرد پانی متواتر ٹپکا کر یا تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ٹپکا کر مقام مجروح کو ٹھنڈا کرین تاکہ کپڑے کی گدی خوب ٹھنڈی بنی رہے +

یہ امر کہ موٹے کپڑے کی گدی کسقدر دبیز ہونی چاہیئے یعنے کتنی تہہ کی ہونی چاہیئے اسکا انحصار چوٹ کی قسم پر ہوتا ہے یعنے خون کے اندرونی دباؤ پر + چھوٹے چھوٹے زخمونکے لیئے کپڑے کی دو چار یا چھ تہہ کرلی جاوین - بڑے زخمونکے لیئے ۱۰ - ۱۵ - ۲۰ - یا ۳۰ تہہ تک کرلیجاوین + اگر کوئی گدی جو کہ کسی بڑے زخم پر رکھی جاوے بہت ہی پتلی ہو تو اُس سے نہ تو خون کا اجرا بند ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

نہ زخم جلد آرام ہوگا + برخلاف اسکے گدی بہت موٹی بھی نہین ہونی چاہیئے - مثلاً انگلیون پر کٹنے کے زخم بیس تہہ کی موٹی گدی کے نیچے بہت زیادہ دیر مین اچھے ہوتے ہین بمقابلہ ایک ہلکی گدی کے جو دو یا چار تہہ کی ہو + کپڑے کی گدی ایسی تہہ کرنی چاہیئے کہ زخم کے کنارون سے قریب ایک انچھ سے زائد باہر نکلی رہے + اس طریق مین قریب کے حصون مین دوران خون بحالت زخم بھرنے کے نہین روکے گا - یہ بات بہت ہی ضرورت کی ہے + پانی کی گدی کے اوپر صرف ایک اون کی پٹی - ایک یا ایک سے زائد بار لپیٹ دینی چاہیئے + اس طریق مین گدی اپنی جگہ پر قائم رکھی جاسکتی ہو اور اُسکا دباؤ کم و بیش کیا جاسکتا ہے - اور اوسکے ساتھ جسم مین مناسب درجہ کی گرمی لائی جاسکتی ہے + گدیون کو استعمال کرنیکے قبل اونکو سرد اور صاف پانی مین اور اگر ممکن ہو تو ہلکے پانی مین غوطہ دے لینا چاہیئے اور آہستگی سے نچوڑ دینا چاہیئے + جسوقت تک کہ اون سے جسم کو ٹھنڈک پہونچتی رہے گی اوسوقت تک کوئی درد شدت کے نہ اوٹھین گے + جب کبھی کہ گدی گرم ہو جاوے تو اوسکو پھر تازہ سرد پانی مین غوطہ دیدینا چاہیئے + اگر درد معلوم ہونے لگے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ سرد گدی کے استعمال کا وقت اب ہے - اور ابتدا مین تو ایسا بسا اوقات کرنا چاہیئے +

لیکن بعض حالتون مین گدیون کا بسا اوقات استعمال کرنا مناسب نہین ہے + ایسی حالت مین یہ بہتر ہے کہ زخم کے اوپر ایک گدی چکنی مٹی یا پنڈول کی رکھین + اسکے طیار کرنے کے لیئے کچھ خوب صاف کی ہوئی چکنی مٹی یا پنڈول کو ایک برتن مین رکھو اور سرد پانی اس مین ملاکر بطور گاڑھی لیئی کے بنالو + ایک موٹے کپڑے کے ٹکڑے کے اوپر اس لیئی کو موٹا موٹا پھیلا دو - اور تب اسکو زخم کے اوپر لگا دو اسطور سے کہ مٹی کی سمت جلد کے اوپر رہے - مٹی اُس سے ملی رہے + یہ گدی بعد چند گھنٹے کے تبدیل کرلی جاسکتی ہے + یہی طریقہ بحالت بدگوشت یا سڑے ہوئے زخمون کے عمل مین لایا جاسکتا ہے +

اس موقعہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل اسکول کے پکے قائم مقامان نے - بغیر اسکے کہ پانی کے ذریعہ معالجہ کے صحیح علم کی کچھ واقفیت رکھین - کچھ عرصہ ہوا کہ پانی کی گدیون مین ایک بہت ہی عجیب ترقی حاصل کی ہے جسکو کہ میڈیکو سرجیکل (یعنی ادویات کے ساتھ جراحی) کہہ سکتے ہین + وے لوگ انڈیا ربڑ کا ایک ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرت درمیان گدی اور اونی کپڑے کے دیدیتے ہین + اس قسم کی پانی کی گدیان بہت کم کارآمد ہوتی ہین
کیونکہ ربڑ کی وجہ سے گدی سے پانی کا اوڑنا اور جسم کے انجرات کا آزادی کے ساتھ نکلنا رک جاتا ہے + اس
قسم کی ہایڈرو پیتھی محض بے اصل ہے + ایسی گدی سے نتیجہ دلخواہ حاصل نہین ہوتا - مین سب لوگونکو
ایسی گدی کے استعمال سے متنبہ کرتا ہون +

جیساکہ ہم دیکھ چکے ہین غذاے غیر محرک کا اثر زخمون کے آرام کرنے پر بہت ہی عمدہ پڑتا ہے +
جسقدر کہ غذا کم کھائی جاوے اور جسقدر کہ غذا کمتر غیر محرک ہوگی اوسیقدر بہتر زخم کے صحت ہونے
کی کارروائی بھی ہوگی + بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل - اور پانی بغیر کوئی شے اوسمین
شامل کیئے ہوئے سب سے عمدہ غذا ہے + وہ کھانے جو کہ بہت ہی جلد اور بہت ہی آسانی
سے ہضم ہوجاتے ہین وے سب سے عمدہ ہین - کیونکہ اون سے جسم مین حرارت بہت ہی
کم بڑہتی ہے + زخمون کے علاج مین یہ بات بہت ہی ضروری ہے +

ایک اور بھی علاج ہے جو کہ (جس موقعہ پر کہ اسکا استعمال ہوسکتا ہے) زخمونکے آرام ہونے کی
کارروائی کو بہت ترقی دیتا ہے - وہ علاج میرے ہپ اور فریکشن باتھ ہین + اونکے استعمال سے
زخم کے اوپر کا بخار بالکل رک جاتا ہے - یا کہ اگر مقامی بخار آگیا ہے تو وے عسل اوسکو نکالدینے
کا کام کرینگے + اوسکے ساتھ کل جسم کی اصل طاقتون کو ایسی تحریک کردی جاتی ہے کہ زخم
کے آرام ہونے کی کارروائی مین بہت تیزی آجاتی ہے + یہ غسل خصوصاً اون تمام لوگونکے
لیئے ضروری ہین جنکے جسم مین مادہ فاسد کا بار زیادہ ہے + مذکورہ بالا کو مین چند تمثیلات
کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا +

ایک کارخانہ مین ایک شخص عمر چہل سالہ کا بایان ہاتھ ایک گول آری کے ذریعہ سے مجروح
ہوگیا تھا - انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کی موٹی کھال کو آری نے پھاڑ ڈالا تھا اور یہ کھال
آری پر لٹک رہی تھی - خوش قسمتی سے ہڈی کو ضرب نہین پہونچی تھی + اس واقعہ کے چند منٹ بعد
اوس شخص مجروح کو بیہوشی ہوگئی - اوس بیہوشی سے وہ شخص قریب نصف گھنٹہ تک
بیدار نہ ہوا + اس عرصہ مین کپڑے کی ایک قمیض کو کئی تہہ کرکے زخمی ہاتھ کے گرد اس سختی سے
باندہ دیا گیا تھا کہ خون کا بہنا قریب قریب بند ہوگیا تھا + اس طور سے ہاتھ کو باندہ کر سر د

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

پانی کے ایک برتن مین رکھا گیا + اس کارروائی سے ایک گھنٹہ کے اندر ہی درد بہت کچھ کم ہوگیا اور دن بھر مین بالکل رفع ہوگیا + ٹھنڈک پہونچانے کی یہ کارروائی اوّل دن ورات برابر جاری رکھی گئی۔ لیکن چوتھے روز یہ ممکن ہوا کہ گدّی کا قد چھوٹا کر لیا گیا تاکہ اوس ہاتھ کی جگہہ (اس روکاوٹ سے) آزاد ہوجاوے + قریب بیس تہہ کی ایک گدّی اب زخم پر رکھی گئی اور تمام ہاتھ کے گرد اونی کپڑا لپیٹ کر اوس گدّی کو زخم کے اوپر مضبوطی سے دبا دیا گیا + اونی کپڑے نے بقیہ ہاتھ کو جلد گرم کر دیا جسکی وجہ سے کہ صحیح دوران خون مین ترقی ہوئی + اوّلاً گدی کو سرد پانی مین نصف نصف گھنٹہ تک تر کرنا ہوتا تھا۔ اور اوسکے بعد زیادہ عرصہ مین اور قریب دو ہفتہ مین زخم کو اسقدر آرام ہوگیا تھا کہ اوسکے خارجی علاج کی اب کوئی ضرورت نہ رہی تھی + چار ہفتہ مین وہ شخص پھر اپنے ہاتھون سے کام کرنے لگا + یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ علاج کے دوسرے ہی دن سے مریض نے روزانہ دو مرتبہ میرے **فریکشن باتھ** لیئے جنہون نے کہ کارروائی شفا کو تیز کر دیا + یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ مریض کی تندرستی کی حالت عمدہ نہ تھی +

انٹی سپٹک ٹریٹ منٹ کے ساتھ بہت اغلب ہے کہ آرام بدیر اور تکلیف کے ساتھ ہوا ہوتا + ڈاکٹر نے ضرور زخم مین ٹانکے بھر دئے ہوتے جس کا انجام کہ انگوٹھے کی سختی اور اوسکا بے حس ہونا ضرور ہوا ہوتا +

علاوہ جلدی سے آرام ہونے کے میرے علاج مین زخم کو اس طرح سے آرام ہوا کہ اوسکا کوئی نشان ذرا سا بھی باقی نہ رہا + اگرچہ ابتدا مین زخم بہت ہی کشادہ تھا جسم نے اوسکو اندر کی جانب سے بھرا۔ زخم کے سرے خود بخود وقت مناسب کے اندر مسدود ہوگئے + کئی ضروری اعصاب کے سلسلے اس ضرب سے چونکہ ضائع ہوگئے تھے۔ اس لیئے اوس وقت نصف انگوٹھے مین سے حس (یعنے چھوکر معلوم کرنے کی قوت) جاتی رہی پس وہ مریض مہینون تک اپنے انگوٹھے کی مدد سے چھوٹی چھوٹی چیزون کو اپنے ہاتھ سے نہ پکڑ سکا + میرے **فریکشن باتھ** کو روزانہ کچھ عرصہ دراز تک لیتے رہنے کے بعد سلسلے اعصاب کے پھر ایسے درست ہوگئے تھے کہ اس انگلی مین صحیح حس لوٹ آئی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھٹ۔ نیلگون چوٹین۔ اور ضربات اندرونی ۔ مذکورہ بالا علاج کچھٹون اور نیلگون چوٹون کے لیئے بھی مناسب ہی + کچھٹون اور نیلگون چوٹون اور ضربات اندرونی کی حالت مین ایسا اکثر واقع ہوتا ہی کہ خون سے بھری ہوئی رسولیان اور خون کی تھیلیان اندر کی جانب بن جاتی ہین اور تمام جسم پر ایک قسم کا خلل پیدا کرنیوالا اثر ڈالتی ہین + جن حالتون مین کہ باہر کی جانب سے رسائی نہین ہوسکتی تو اونمین میرے **فریکشن سٹنر باتھز** سے عجیب شفا یا بیان حاصل ہونگی + یہ غسل تمام جسم کو اندر سے ٹھنڈک پہونچاتے ہین اور اوسکے ساتھ ہی ساتھ اعصاب کو بے حد مضبوطی بخشتے ہین + خاص خاص حالتون مین جہان کہ جمے ہوئے خون کے اندرونی اجتماع یا دیگر اشیا جو کہ سڑن کی وجہ سے پیدا ہوجاتے ہین۔ میرے غسلونکے ذریعہ سے کافی تیزی کے ساتھ منتشر نہون تو مقامی **اسٹیم باتھز** کا استعمال کیا جاوے جنکا اثر بہت عمدہ ہوگا۔ لیکن اسکے بعد **فریکشن باتھز** ضرور لینے چاہئین + اسٹیم باتھز کے ذریعہ سے تمام ناقص مادّہ زیادہ آسانی کے ساتھ خارج ہوجانے کے قابل کردیا جاتا ہے +

ایک مرتبہ ایک لڑکی نے جسنے کہ اپنے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت ایک موزہ بُننے کی کل مین کچل لی تھی اور چھید لی تھی مجھسے مشورہ لیا + شروع کے ہفتون مین اُسکا علاج ایک صادق طبیب نے کیا تھا جسنے کہ **اینٹی سیپٹک ٹریٹمنٹ** کے خزانہ کو بغیر اوس زخم کے آرام کردینے مین کامیابی حاصل کیے ہوئے ختم کردیا تھا + اوسنے **آیوڈو فارم۔ کاربولک ایسڈ۔ اور سیلی سیلک ایسڈ** کا استعمال کیا تھا اور اوس لڑکی سے یہ کہدینے مین کہ اوسکی اونگلی یا ہاتھ کا کٹنا شاید ضروری ہوجاوے۔ کچھہ پس وپیش نہین کیا تھا + لڑکی کو بڑی ہی خوفناک تکلیف سہنا پڑی اور اُنگلی زیادہ زیادہ سوجتی گئی یہانتک کہ بالکل نیلی ہوگئی + تیسرے ہفتہ مین کل ہاتھ سوج گیا تھا اور ویسے ہی رنگ کا ہوگیا تھا + آخرکار ڈاکٹر نے اوس سے دریافت کیا کہ آیا اوسمین ہاتھ قطع کرانیکی ہمت ہی + اسکے خیال نے لڑکی کو ایسا خائف کردیا کہ وہ میرے پاس آئی + مینے فوراً ٹھنڈے پانی کی گدیون کا استعمال کیا اور دو مقامی **اسٹیم باتھز** جنکے بعد کہ **فریکشن سٹنر باتھز** لیے جاوین روزانہ لینے بتلائے صرف دو گھنٹہ کے علاج کرنے کے بعد درد قریب قریب بالکل غائب ہوگیا + اور نہ یہ درد کل زمانہ علاج مین پھر لوٹا + ہاتھ اور اُنگلی کی بیحد سوجن گھنٹہ گھنٹہ کم ہوتی گئی یہانتک کہ دو روز مین اپنی اصلی شکل اور اصلی رنگ اُنہون نے پھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

حاصل کرلیا + تین چار ہفتہ کے اندر وہ لڑکی پھر کام کرنے لگی گو کہ ہاتھ کو پوری آزادی کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل نہین ہوئی +

اس طریق سے بیشک ایک بہت ہی دلچسپ سائینٹیفک عمل جراحی کا ہونا بند ہوا - لیکن برخلاف اسکے وہ لڑکی تمام عمر کے لیئے لنجے ہونے سے بچ گئی +

اسی قسم کی ایک دیگر حالت مین ایک بڑھئی کو ضرورت کے زور نے مجھ سے مشورہ لینے پر مجبور کیا + اوسکا بایان ہاتھ ہتھیلی اور عشیت ہتھیلی کی جانب کچل گیا تھا اور زخمی ہوگیا تھا + اوس شخص کو بوجہ پہلے تجربون کے اینٹی سیپٹک علاج مین کچھ اعتقاد نہ تھا + کل ہاتھ کندھے تک ایسے بُرے طور سے سوج رہا تھا کہ وہ شخص اسکو جنبش نہ دیسکتا تھا + تین گھنٹہ سے کم مین ہی میرے علاج مین درد کو شانتی ہوئی اور ۴۸ گھنٹہ بعد ورم بالکل جاتا رہا + دو ہفتہ کے اندر وہ شخص اپنا کام پھر کرنے لگا +

مندرجہ ذیل کی پھر دو رپورٹ ہاے شفا یابیان اس بات کو بخوبی ثابت کرتی ہن کہ اینٹی سیپٹک علاج سے شفاے کامل نہین ہوتی بلکہ محض ایک درمیانی[1] حالت پیدا ہوجاتی ہے +

دو لڑکیون کی جو کہ ایک ہی کل پر کام کر رہی تھین انگشت شہادت (انگوٹھے کے پاس کی ہاتھ کی انگلی) ایک ہی طریقہ مین مضروب ہوئی + اونگلی کی نوک سے اول پورہ کے جوڑ تک ہڈی شکست ہوگئی تھی اور (اوس ہڈی کے) بہت سے ٹکڑے ہوگئے تھے - لیکن بقیہ اونگلی مین چوٹ نہ پہونچی تھی + عمر اور حالت جسمانی بھی اون لڑکیون کی یکسان تھی + ایک لڑکی ایک طبیب کے پاس گئی جسنے کہ اینٹی سیپٹک علاج کا استعمال کیا - دوسری کا علاج مینے کیا + ڈاکٹر نے فوراً ہڈی کے ٹکڑونکو نکالدیا اور آیوڈو فارم افراط کے ساتھ استعمال کیا + اوس لڑکی کو بہت درد سہنا پڑا لیکن ایک ہفتہ کے اندر اونگلی اسقدر اچھی ہوگئی تھی کہ اشد ضرورت ہو تو وہ پھر کام کرسکتی تھی + مگر عمل جراحی کی وجہ سے اول پورا اونگلی کا بالکل بیکار ہوگیا تھا اور تمام انگلی بدنما ہوگئی تھی + ہر تبدیل موسم کے ساتھ اوس لڑکی کو پورانے زخم مین برسون تک بہت درد معلوم ہوا جو کہ سواے اس غلط علاج کرنے کے اور کسی وجہ سے نہین پیدا ہوا تھا اور جس غلط علاج کے ذریعہ سے

---

[1] یعنے وہ حالت جو کہ شفاے کامل اور حالت مرض کے درمیان کی ہوتی ہے یعنے نہ تو بالکل مرض ہی گیا اور نہ پورے طور سے مرض موجود ہے بلکہ کچھہ آرام ہوجاتا ہے اور کچھہ مرض باقی رہجاتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مادّہ غیر (آیوڈو فارم) براہ راست داخل کیا گیا تھا + اونگلی بھی بے حس رہ گئی +

دوسری مریضہ نے جسنے کہ میرے علاج کا استعمال کیا تھا بہت بہتر نتائج حاصل کیئے + میری اول کوشش یہ تھی کہ درد کو بند کیا جاوے اور اول ہی دن کے اندر مین اس بات مین کامیاب ہوا + اس غرض کے لیئے مینے وہی مشہور وسائل تجویز کیئے یعنی پانی مین بھیگی ہوئی کپڑے کی گدّیان اور فریکشن باتھز - آخر الذکر اسوجہ سے بتلائے کہ لڑکی بلحاظ دیگر باتونکے مادّہ فاسد سے زیادہ بھری ہوئی تھی + بغیر کسی اور شئے کے استعمال کیئے جانے کے ہڈی کے ٹکڑے خود بخود تیسرے دن مواد کے ساتھ بہکر نکلے مریضہ کو کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی + چھٹے دن سب سے بڑا دوسرا ہڈی کا ٹکڑا اسکے بعد نکلا - ایک ماہ کے اندر وہ لڑکی پھر اپنا کام کرنے لگی + بغیر اسکے کہ کوئی حس اوسکی جاتی رہے یا اونگلی بیکار ہوجاوے یا کوئی نشان چوٹ کا باقی رہے چھ ہفتہ کے اندر انگلی بالکل اچھی ہوگئی + اور نہ اسوقت تک موسم مین تبدیلیان ہونے پر درد پھر لوٹ آے ہین + اس موقع پر کون زیادہ عمدہ جراح ثابت ہوا - نیچر یا کہ اینٹی سیپٹکس یعنے سڑن کو روکنے والی ادویات ؟

ایک دوسرا واقعہ جو کہ اس سے کم دلچسپ نہین ہے اوس آدمی کا ہے جو کہ ۱۸۷۹ء مین اپنی بائین ٹخنے کی نسیلی بندش اور اس جگہہ کے بہت سے پٹھون کے زیادہ پھٹ جانے مین مبتلا ہوا تھا + مریض کو اپنے بستر پر دو ماہ تک پڑا رہنا پڑا تھا اور مرہم سے اوسکا علاج کیا گیا تھا + بعد اسکے کہ پیر کو آرام ہوگیا پاؤن پھر بھی کمزور رہا اور سوجا ہوا رہا + یہ بات خاصکر ٹہلنے مین معلوم ہوتی تھی - پیر لسبا اوقات لوٹ جاتا تھا اور درد بہت کرتا تھا + چونکہ یہ شخص خراب حالت تندرستی مین تھا اوسنے مارچ ۱۸۸۹ء مین میرا طریق معالجہ شروع کیا - اور چونکہ اوسکو اس علاج سے نفع معلوم پڑا اسلیئے اوسنے اسکو معقول عرصہ تک جاری رکھا + ۱۸۹۰ء کے ابتدا مین پاؤن اوہنین مقامات پر سوج آئے جہان کہ اوسکو برسون پیشتر تکلیف معلوم ہوئی تھی + اس ورم اور سوزش کے ساتھ درد بھی ہوتے تھے جو کہ تین دن تک قایم رہے + میرے علاج کی مدد سے چوتھے روز یہ رفع ہوگئے اور اوسی کے ساتھ پہلی عام کمزوری اور ٹخنہ کی کمزوری بھی رفع ہوگئین + اس واقعہ سے ہم دیکھتے ہین کہ وہ چوٹ جو کہ گیارہ برس پہلے پہونچی تھی اور ٹھیک طور سے اچھی نہین ہوئی تھی - میرے طریقہ علاج کے ذریعہ سے کلیتہً شفا پاگئی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

جلنے کے زخم - جل جانے سے جو زخم کہ ہوجاتے ہین اون زخمون مین جو درد ہمیشہ ہوتا ہے اوسکے فرو کرنیکے لیئے بھی سرد پانی ایک بہت عمدہ ذریعہ ہی + درد سے نجات حاصل کرنے کے لیئے اکثر زخم کو سرد پانی کے نیچے رکھنے کی کئی کئی گھنٹون تک ضرورت ہوتی ہے + اگر (زخم کو) سرد پانی مین صرف تھوڑے عرصہ تک رکھا جاوے تو درد بڑہ بھی جاتا ہے - اوسوقت تک جب تک کہ درد رفع نہ ہوجاوے اسکو برداشت کرنا چاہیئے + جب کہ جلن کی تکلیف کم ہوجاوے تو گدیونکا استعمال اوسی طریق مین کرنا چاہیئے جیسے کہ زخمون کی حالت مین + آب دریا - یا آب باران کو چشمے کے پانی پر ترجیح ہے - کیونکہ آخرالذکر مین (یعنے چشمہ کے پانی مین) اکثر وہ اشیاء شامل ہوتی ہین جو کہ کارروائی شفا کو روکتی ہین اور درد کو بڑہاتی ہین + اسمین بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ سخت سخت درد بھی اس طریق سے کس قدر جلد اچھے ہوجاتے ہین - یہ یقینی امر ہی کہ بہت سے اشخاص جو کہ آگ سے جلنے یا کسی رقیق شے سے جلجانے کی وجہ سے مرگئے ہین اسطریق مین بچاے جاسکے ہوتے +

اس علاج مین جبکہ جلے ہوئے زخم بدیر آرام ہوون تو یہ بات بغیر شبہہ کے مان لینی چاہیئے کہ مریض کے جسم مین مادہ فاسد کا بار بہت زیادہ ہی - دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ وہ شخص مزمن طریقہ مین بیمار ہے + ایسے موقعون پر مین کل جسم کا بذریعہ میرے فریکشن باتھ بشمول استعمال غذاے غیر محرک علاج کرنیکی سفارش کرتا ہون + لیکن گو کہ شفا اپنا معمولی طریقہ اختیار کرے تاہم جس حالت مین کہ مریض ان غسلونکو کرسکتا ہے تو اون غسلون سے کارروائی شفا کو بہت کچھ امداد پہونچے گی +

ایک شخص کو تین بڑے بڑے زخم جلنے سے پہونچے تھے - دو اون مین سے گردن پر تھے جو کہ قدمین اسقدر بڑے تھے جسقدر کہ پانچ شلنگ والا ایک سکہ - تیسرا زخم جو کہ سب مین زیادہ بڑا تھا اور سب سے زیادہ گہرا تھا وہ پیر پر تھا + مریض اولاً اینٹی سیپٹک معالجہ کے زیر علاج رہا - مگر بوجہ شدت درد ایک دن سے زیادہ اس علاج کا متحمل نہوسکا + اوسکے بعد اوسنے اپنا علاج خود ہی مطابق پورانے نیچر کیور سسٹم کے کرنا شروع کردیا + لیکن اس سے بھی کافی آرام نہ پہونچنے پر اوس نے بعد ایک ہفتہ کے مجھہ سے مشورہ لیا + قدرتاً میرا اول نشانہ یہ ہوا کہ درد کو فرو کیا جاوے - جس بات مین کہ (بعد اسکے کہ زخمون سے پیپ اور تیل خوب صاف کردیا گیا) مین سرد پانی کی گدیونکے استعمال سے دو ہی گھنٹہ کے اندر کامیاب ہوگیا + اس علاج کے دو دن تک کرنیکے بعد زخمونکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورت بالکل مختلف نظر آئی + سب سے چھوٹا نشان گردن پر جلنے کا اسوقت قریب قریب کل بھر گیا تھا اور دیگر زخم بھی تیزی کے ساتھ بھرتے چلے آتے تھے + پیر پر جو گہرا زخم تھا وہ بھی گہرائی مین نصف کم ہو گیا تھا دیگر پانچ دن مین مریض پھر اپنے کارخانے کو واپس جا سکا + گردن پر جلنے کے نشانات بالکل اچھے ہو گئے تھے اور پیر کا زخم اسقدر اچھا ہو گیا تھا کہ وہ شخص بہر کیف پیدل چل سکا +

بندوق کی گولی کے زخم - اسکا علاج بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ کٹے ہوئے اور چھدے ہوئے زخمونکا + لیکن بوجہ اسکے کہ جنگ سے اونکا ضروری تعلق ہے یہ بہتر ہی کہ اوپر خاص لحاظ کیا جاوے + ہر سپاہی کے لیئے یہ بات ٹھیک ٹھیک جاننا بڑی ضروری ہی کہ زخمی کو امداد پہونچانے کے لیئے اول کیا بات کرنی چاہیئے + جب کہ قبل اس امر کے کہ کچھ بھی مدد پہونچے - زخمی کے تئین ضرور گھنٹون تلک پڑا رہنا پڑتا ہے تو بہت سی ضربات کی حالت مین (خاصکر انٹی سیپٹک علاج کے ساتھ) یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ سڑن دوڑنے لگے جس سے کہ معمولاً (اگر واقعی موت واقع نہ ہو) تو کسی عضو کا کاٹ ڈالنا لازم آجاتا ہے + عام لاچاری کی حالت مین - اور زندگی کی خاصیت اور اوسکی حالتون سے اور اُس طریق سے جسمین کہ زخمونکو شفا خود جسم کے ہی ذریعہ سے ہوتی ہے - ناواقفیت ہونے مین - بجز عضو کے قطع کر ڈالنے کے اور کچھ چارہ باقی نہین رہتا ہی + لیکن کسی عضو کے کاٹ ڈالنے سے زخم اچھا نہین ہو جاتا - اس سے صرف اور بھی زیادہ گہرے زخم لگجاتے ہین اور پس مریض کو اکثر اوسکی تمام عمر کے لیئے بغیر عضو کا بنا دیتے ہین +

عام لوگون کا اور اطبا کا یقین یہ ہے کہ گولی یا کہ گولہ کے اندر کے اشیاء کا ٹکڑا اگر جسم کے اندر رہ جاوے تو ضرور نکلوا ڈالنا چاہیئے تاکہ جسم کو نقصان سے محفوظ رکھا جاوے + یہ ایک بڑی سخت غلطی ہے جسکی وجہہ سے کہ ہزارہا جانین ضائع ہوئی ہین کیونکہ ایسی گولی وغیرہ کے وزن کے باعث یہ اکثر بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ بغیر جسم کے اور بھی زیادہ نقصان پہونچاے ہوئے اونکو جسم سے علحدہ کر لیوین + یہ بات مشہور ہے کہ جسم کے اندرونی حصے میوکس سے ایسے منڈھے ہوتے ہین کہ گولی وغیرہ آسانی سے اونمین کو گذر جاتی ہین اور جب کبھی کہ وہ اونمین (یعنی اندرونی حصص جسم مین) اندر داخل ہوتے ہین تو وہ چھوٹے سے چھوٹا ایسا سوراخ بناتے ہین جسمین سے کہ اونکا گذر ہو جاتا ہی + یہ بات اس باعث اسطور سے ہوا کرتی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

کہ اوس دباؤ سے جوکہ گولی پٹھون پر ڈالتی ہی آخر الذکر (پٹھے) بوجہ اپنے لچیلے پن کے کسیقدر پھیلجاتے ہین + ٹھیک ٹھیک وہی حالت ہی جیسی کہ انڈیا ربڑ کی جسمین کہ گولی گھس گئی ہو + ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا سوراخ بنگیا ہے جسمین کہ گولی بغیر ربڑ کے پھیلاے ہوئے پھر نہین نکل سکتی +

پس یہ کیا چیز ہے جوکہ ہمکو اُسوقت دکھائی دیتی ہے جب کہ مقامات مضروب ورم کرنے شروع ہوجاتے ہین؟ عموماً ورم کرنا بہت جلد بند ہوجاتا ہی اور پیشتر کی ملایمیت بھی جاتی رہتی ہی + مضروب مقامات اب خون سے اور شفا کرنے والے دیگر مادّہ سے بھر جاتے ہین اور پس سخت ہوجاتے ہین + اب اگر ہم گولی کو اوس راستہ سے جس سے کہ وہ داخل ہوئی تھی نکالنے کی کوشش کرین (جیساکہ معمولاً عملدرآمد ہی اگر گولی نکالنے کے لیئے کوئی موقع موجود ہے) تو ہمکو ایسا کرنا غیر ممکن معلوم ہوگا کیونکہ زخم کا مُنہ اور کل راستہ سوج گیا ہے اور علاوہ اسکے پٹھونکی ملائمت جاتی رہی ہے + اسوجہ سے گولی کے نکالنے مین زیادہ چیر پھاڑ کا ہونا اور نقصان پہونچنا متصور ہے + یہ بات کہ جسم پر اسکا کسقدر مضر اثر پڑیگا بآسانی خیال کرلی جاسکتی ہے + **گولی بذات خود جسم کے لیئے بہت کم خطرناک ہی بمقابلہ اوسکے زبردستی کے ساتھ نکال دیجانیکے** +

اس مادّہ غیر (فارن میٹر) کے بڑے ٹکڑے کو جسم جلد ہی بالکل غیر مضرت رسان بنا دیتا ہے - اول اسکو ایک پانی کی شئے سے محیط کرلیتا ہے اور کچھ عرصہ مین اس رقیق شئے کو ایک سخت خول کی حالت مین جوکہ گولی کو ملفوف کرلیوے تبدیل کردیتا ہے + اگر زہریلے انٹی سیپٹک علاج سے جسم کی پوری اصلی قوت صلب نہین ہوگئی ہے تو جلد یا بدیر وہ اس غیر شئے کو اپنے اندر سے ایسے طریقہ مین خارج کریگا جوکہ اوسکے لیئے سب سے مناسب ہوگا + مثلاً یہ اکثر وقوع مین آیا ہے کہ ایک گولی جوکہ شانہ مین رہ گئی تھی مہینون یا برسون بعد چوٹر یا جانگھہ سے مواد کے ساتھ خارج ہوگئی +

پس گولی کے نکالنے کی جانب توجہ مبذول نہین ہونی چاہیئے بلکہ زخم کی جلن روکنے کی جانب اور اجراے خون کے بند کرنے کی جانب توجہ لگانی چاہیئے + مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ یہ کیسے کیا جانا چاہیئے + پس یہ بات اچھی ہوگی اگر ہر ایک سپاہی کے لیئے کچھہ **لنٹ یا سن کا کپڑا** اور اون کی پٹیان دیدی جاوین تاکہ ضرورت مین اوسکو فوراً امداد ملجاوے + اور بہت سی حالتون مین پانی جلدی سے بہم پہونچایا جاسکتا ہے بہرصورت زیادہ جلدی سے بمقابلہ اسکے کہ کوئی دیگر علاج کی شئے + جہان پانی نہ مل سکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو سپاہی کوئی دوسری شئے ٹھنڈک پہونچانے والی لے سکتا ہے مثلاً گھاس - پتہ ڈول - گیلی مٹی - یا مثل اونکے + اور جیون ہی کہ زخم پر پٹی اچھی طرح باندہ دی گئی انہین چیزونکا استعمال ضرورت مین گرمی کے شانت کرنے کے لیئے کیا جاسکتا ہے + اس طریق مین بہت سے زخمی سپاہی جوکہ حرکت کرنیکے لایق ہین سب سے اول کی امداد اپنے آپ کو خود پہونچا سکتے ہین + بغیر کچھ وقت (وقت جوکہ ایسے موقع پر بہت بیش بہا ہوتا ہے) اوسوقت تک انتظار کرکے ضائع کرنیکے جب تک کہ دیگر امداد پہونچے + اسوجہ سے یہ بات اعلے ضرورت کی ہے کہ ہر ایک سپاہی کو زخمون کے اس قدرتی علاج مین جوکہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی عمل کیا جاتا ہو پوری پوری تعلیم دیدیجاوے + تب وہ ایک ایسی حالت مین ہوگا کہ جلدی سے اور کارآمد طریقہ مین عمل کرسکے گا اور نہ ہاے ہاے کرتا ہوا لاچاری کے ساتھ پڑا رہیگا تاوقتیکہ کوئی سرجن اُسکے پاس پہونچے + وے سپاہی جوکہ خفیف طور سے زخمی ہین اپنے زیادہ زخمی ساتھیونکو بھی فوراً مدد پہونچانے کے قابل ہونگے +

فرانس و جرمن کے درمیان جو جنگ کہ ۱۸۷۰ء مین ہوئی تھی اوس وقت سے مجھے کافی موقعے اس بات کے ملے ہین کہ انٹی سیپٹک علاج کے مضر اثرونکا تجربہ اکھٹا کرون + اس موقع پر مین ایک عجیب واقع بیان کرونگا + ۱۸۷۳ء مین میرے پاس ایک جنٹلمین آیا جسکے کہ شکم مین ایک گولی ۱۸۷۰ء کی جنگ مین لگی تھی + گولی پشت کی جانب ریڑہ کے پاس سے باہر نکل گئی تھی + باوجود تمام انٹی سیپٹک علاجون کے یہ زخم گذشتہ تیرہ سال مین بخوبی اچھا نہین ہوا تھا بلکہ متواتر اوسمین پیپ پڑتی رہی تھی + گاہے گاہے یہ زخم بند ہوجاتا تھا مگر اسلیئے (بند ہوجاتا تھا) کہ اول ہی موقع پر پھر از سر نو پھوٹ نکلے + مریض کی حالت دمبدم زیادہ زیادہ خراب ہوتی گئی اور اسوقت وہ شخص پیدل چلنے کے بالکل ناقابل تھا + مین نے اپنے سائنس آف فیشیل اکسپیریشن کے ذریعہ سے یہ بات فوراً معلوم کرلی کہ اس وقت طالب شفا کے اسباب اوس مریض کے جسم مین زیادہ بار مادّہ غیر (فارن میٹر) کا موجود ہونا اور اُسکے ساتھ کی لاذمی مزمن حالت بخار ہی ہین + مین نے زخم کا کوئی مقامی علاج نہ کیا بلکہ بمد اپنے فریکشن اور اسٹیم باتھ اور غذاے مناسب کے اولاً اوس مزمن بخار کے فرو کرنیکی تجویز کری + ایک ہفتہ کے اندر زخم اچھا ہوگیا اور اُسوقت سے پھر کبھی نہین پھوٹ نکلا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

پندرہ روز مین وہ شخص شفا کی اس تیزی پر خوشی حاصل کرکے پھر پیدل چلنے کے قابل ہوگیا + میری ہدایت کے بموجب اُسنے علاج کچھ عرصہ اور جاری رکھا جبتک کہ آخرش بارمادہ (فارن میٹر) کا اوس سے بالکل دور نہ ہوگیا +

ایک ایسا ہی عمدہ نتیجہ ایک اُس سپاہی کی حالت مین حاصل ہوا جسکے کہ گھٹنے کی پالی (یعنی پریا) کے - جنگ مین ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے + باوجود استعمال تمام اُن ادویات کے جو کہ خیال مین آسکتی ہین اوسکا زخم اچھا نہ ہوا تھا + ٹانگ حالانکہ بالکل سیدھی نہ رہگئی تھی لیکن آزادی کے ساتھ حرکت کرنے مین بہت کچھ رکتی تھی + اس شخص کا علاج اِس وجہ سے اور بھی زیادہ واجب النگاہ ہی کیونکہ یہ مریض بیس سال تک قدیم نیچر کیورکے اصولونکے موافق بغیر شفا پائے ہوئے علاج کراتا رہا تھا + ضرب لگنے کے ۲۰ سال بعد اس شخص نے میرے طریق علاج پر علاج کرنا شروع کیا - نہ اپنے گھٹنے کے باعث بلکہ عام طور سے اس علاج کی قیمت جانچنے کے لئے + اوسکو کچھ تھوڑا ہی تعجب نہ ہوا جبکہ کچھ عرصہ بعد گھٹنے کی پالی (یعنی پریا) مین سوزش مع ورم آگئی - یہ ایک ثبوت اس امر کا ہی کہ ضرب کو درحقیقت ٹھیک طور سے بیشتر آرام نہین ہوا تھا + لیکن میرے علاج کو کچھ اور زمانہ جاری رکھنے کے بعد یہ سوزش مع ورم جلد رفع ہوگئی + اوسکو اب اور بھی زیادہ تعجب یہ دیکھکر ہوا کہ (گھٹنے کے) جوڑ کی تمام سختی رفع ہوگئی تھی - پس وہ اپنی ٹانگ کو ایسے اچھے طور سے کام مین لاسکتا تھا جیسے کہ اور کبھی +

فریکچرس - یعنی شکستگی ہاے اون امراض مین ہین جو کہ بیرونی صدمات سے وقوع مین آتے ہین جنکا کہ شفا پانا کم و بیش آہستگی سے ہی ہوتا ہی + پکے ڈاکٹر لوگ عموماً پیرس[1] ڈریسنگ کے پلاسٹر کا استعمال کرتے ہین حالانکہ مین بالکل دوسرے اور بہت زیادہ یقینی اور مؤثر وسائل شفایابی کا استعمال کرتا ہون + سب سے بہتر یہ بات ہی کہ میرا طریق فوراً ٹھنڈک پہونچانیوالا اثر رکھتا ہی اور یہ اُسوقت تک جاری رکھا جائیگا جب تک کہ شکستگی کے بعد کا ورم اور اوسکے ساتھ کا درد بالکل رفع نہ ہوگیا ہو + فریکشن باتھ کا استعمال بھی نظر انداز نہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی آرام ہونے مین ضرور امداد کرتے ہین + کوئی شخص جو کہ پانی کے اس قدرتی علاج کو ترک کرکے پلاسٹر ڈریسنگ کا استعمال کرتا ہے وہ شخص نیچر کے مقررہ قوانین کی سچائی سے

[1] ڈاکٹر لوگ بعض اوقات شکستہ ہڈی کو بٹھاکر عضو مضروب کو پٹی سے لپیٹ دیتے ہین اور اُسپر ایک قسم کے پلاسٹر کا مصالحہ لگادیتے ہین جو کہ لگاتے لگاتے خشک ہوتا جاتا ہی اور پٹی کی بندش کو مثل فولاد کی بندش کے سخت کردیتا ہے - اس لئے پٹی جب تک چاہین اسی حالت مین قایم رکھ سکتے ہین + اس قسم کی بندش سے مراد پلاسٹر ڈریسنگ سے ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محض منکر ہے + اگر صرف مقامی وجوہات کے باعث مثلاً اون حالتون مین جہانکہ عضو مضروب کو پانی کی گدیون سے مناسب جگہ مین نہین رکھ سکتے ہین تو ایک سخت شے سہارے کے لئے درکار ہوتی ہے ایسی چیزین لکڑی - کاغذ کے پٹے یا کسی درخت کی چھال یا مثل اسی کے اور کسی شے سے بن سکتی ہین - پلاسٹر ڈریسنگ کا استعمال ہرگز نہین کرنا چاہیئے +

وہ اشخاص جو کہ میری اس صلاح پر عمل کرینگے اونکو معلوم ہوجاویگا کہ کسقدر تعجب انگیز تیزی کے ساتھ شکستگیان اچھی ہوجاتی ہین - اور کسطور سے درد کم سے کم درجہ تک گھٹا دیئے جاتے ہین +

ایک جنٹلمین عمر ۳۰ سالہ کا داہنا اوپر کا بازو قریب کہنی کے شکست ہوگیا تھا + نیچر کیور طریق کے پیرو ہونیکے باعث اوس نے فوراً سرد پانی کی گدیون اور بازو کے لیئے غسلونکا استعمال کیا + اوس طبیب نے جس سے کہ مشورہ لیا گیا تھا ایک پلاسٹر کی بندش کردینی چاہی - اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ بازو غالباً ہمیشہ کے لیے سیدھا رہ جائیگا یعنی آسانی سے موڑا نہ جاسکیگا + یہ بات مریض کو کچھ بہت خوش نہ آنیکے باعث وہ مجھسے مشورہ لینے آیا + مینے اوسکو بتلایا کہ بازو کو ایک باریک تارونکے کپڑے مین اور کاغذ کے پٹھونکی تختیونکے اندر رکھے اور میرے طریق پر گدیون کے ذریعہ سے شکستگی کو ٹھنڈک پہونچاوے + میرے فریکشن باتھز - اور بہت اعتدال کے ساتھ سادہ غیر محرک غذا بھی ایسی ہی ضروری باتین تھین + نتیجہ اسکا تعجب دلانے والا ہوا + چوبیس گھنٹہ مین درد اور ورم بالکل فرو کرلیئے گئے + ایک ہفتہ مین مریض کچھ کچھ لکھنے کے قابل ہوگیا + ایک اور ہفتہ بعد وہ ایک کرسی کو بغیر کسی دقت کے اٹھا سکا اور تین ہفتہ مین شکستگی بالکل صحت پاگئی +

کشادہ زخم - گہرے کٹے ہوئے زخم و نوکدار ہتیار سے پہونچے ہوئے زخم جو کہ جنگ مین آجاتے ہین اور وہ زخم جو کہ اس لڑائی مین پہونچ جاتے ہین جو عزت و آبرو کے خیال سے ہوجاتی ہے - یعنی یہ سب زخم جو کہ اتفاقیہ بیرونی ضرب کے نتائج ہین بآسانی اور جلدی سے شفا پاجاتے ہین + اون مکروہ مختلف قسم کے کشادہ زخمونکی جو کہ جسم کے کل مقامات پر نکلتے ہین بالکل اور ہی کیفیت ہے + پیشہ طبابت ان پکے ہوئے اور بدبودار زخمونکو جس نام سے چاہے کہکر پکارے یعنی آتشکی - سرطانی خواہ سیل کے متعلق - لیکن یہ بات باقی رہ جاتی ہے کہ وے تمام ایک ہین اور ایک ہی چیز ہین اور زندہ جسم کے اندر ایک حالت سڑن کا اون سے اظہار ہوتا ہے + ایسے کشادہ زخمون کے آرام کرنے مین الوپیتھی کو درحقیقت ابتک کامیابی نہین ہوئی ہے - حالانکہ ادویات کی امداد سے اسکو اس امر مین کامیابی ہوگئی ہے کہ کارروائی سڑن اپنے تئین ظاہر کرنے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

رک جاوے - یا مادۂ فاسد (فارن میٹر) کو پھر جسم کے اندر دباکر اوس کارروائی کو ایک دوسری حالت مین تبدیل کردینے مین بھی اسکو کامیابی ہوئی ہے + لیکن الوپیتھی اس خرابی کو شفا کرنیکے قابل نہین ہے + نہ تو اوسمین ایسی قوت ہے اور نہ اوسکے پاس ایسے وسائل ہین جنسے کہ مرض کا مقابلہ وہ کماحقہ کرسکے + اسیوجہ سے یہ بات ہے کہ ظاہرا جو زخم کہ ہمکو آرام ہوگئے ہوئے معلوم ہوتے ہین پھر دوسرے حصۂ جسم مین پھوٹکر نکلتے ہین - دوسرے الفاظ مین یون کہینگے کہ جسم کے اندر کا مواد ناقص کسطور سے ہمیشہ نکلتا رہتا ہے + یہ بات سچ ہے کہ ایسے کشادہ زخم جو کہ بغیر کسی بیرونی ضرب کے ہوجاتے ہین معمولاً ایسے تکلیف دہ نہین ہوتے جیسے کہ دفعتہً[1] پہونچی ہوئی سخت چوٹین - لیکن اونکے[2] برخلاف اونکا شفا ہونا (اگر درحقیقت شفا ممکن بھی ہو) بہت زیادہ دقت طلب ہے + اونکا[3] تعلق قریبی ہمیشہ کسی ایسے مرض مزمن سے ہوتا ہے جو کہ بہت ہی دور تک چلا گیا ہو + روزانہ جو خود کشیان عمل مین آتی ہین اونمین سے کتنی ایسی ہین جنکا سلسلہ کہ اس قسم کی حالت مرض سے نہین ملایا جاسکتا + اس موقع پر ہم دیکھتے ہین کہ ہماری سب باتونمین عقلمند مادر نیچر کے برخلاف انسان روزانہ اعمال و طرز زندگی مین کسطور سے باقاعدہ مخالفت کرتا ہے + ایسے زخمونکا سبب کیا ہے؟ مین جواب دیتا ہون کہ محض جسم مین مادۂ فاسد (فارن میٹر) کا بار ہونیسے ہی یہ پیدا ہوتے ہین - اور ہمیشہ کسی مرض کی پہلی حالتونکی (جنکو کہ آرام نہین ہوا ہے بلکہ جو محض دبا دیئے گئے ہین) ایک بڑھی ہوئی حالت ہوتی ہے + بہت سی حالتونمین یہ آخری حالتین بوجہ جسم کے ادویات سے بہت بھر جانے سے پیدا ہوتی ہین - یعنی ایسی ادویات سے جیسے کہ پارہ - آیوڈین - آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم - برومائین - سیلی سیلک ایسڈ - ڈجی ٹیلیس - کونین وغیرہ وغیرہ جو کہ ہمیشہ جسم کے لیئے قوی زہر ہین + ٹیکہ ایک اور طریقہ جسم مین زہر داخل کرنیکا ہے - اسکا زیادہ افسوس ہے کیونکہ اسکے ذریعہ سے انسان کی نسل و مبدم خراب ہوتی جاتی ہے + اسکا اثر اصل قوت کے بہت کم کردینے کا ہے - اسی سے ایسا ہوتا ہے کہ وہ ناقص مادّہ جو کہ رفتہ رفتہ جسم مین اکٹھا ہوگیا ہے اب آیندہ چیچک سیتلا کے عالمگیر امراض کے ذریعہ سے اپنے تئین نہین ظاہر کرتا بلکہ اور بھی زیادہ خوفناک - دیرپا اور اکثر لاعلاج امراض مثلاً سل - سرطان - آتشک - مرگی اور پاگل پن کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے + بدقسمتی سے مروجہ پختہ طبابت کی تعلیم نے کافی طور سے قوت زندگی کو نہین پہچانا ہے

---

[1] یعنے دفعتاً پہونچی ہوئین سخت ضربات +

[2] وہ کشادہ زخم جو کہ بغیر کسی بیرونی ضرب کے جسم کے اندر مواد فاسد کی موجودگی کی وجہ سے جسم مین ظاہر ہوجاتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ایسا نہ ہوتا تو اون زہرون کے خراب اثر (جو زہر کہ اُن ادویات مین موجود ہوتے ہین جو کہ مریضون کو بذریعہ ٹیکہ یا مالش داخل کیجاتی ہین) اس پیشہ کے شاگردان سی مخفی نرہی ہوتے۔ باوجودیکہ ایسے اثر اکثر برسون ہی بعد ظاہر کیون نہون۔ اسی قسم کی ادویات جنکے کہ جسم انسانی کے اندر مقامات قیام اور عمل کے متعلق میڈیکل سائنس کو اکثر ایک شک کی حالت ہوتی ہی۔ اکثر برسون پیشتر وہ تخم بو دیتی ہین جس سے کہ جسم فارن میٹر سے بھر جاتا ہی اور جو کہ انجام مین ان کھلے ہوئے زخمون کا سبب ہوتا ہے۔

یہ ایک مشہور بات ہی کہ علم طبابت ہمیشہ نئی نئی ادویات کی۔ نئی نئی قسم کی ہوا صاف کرنے والی اشیاء کی۔ اور نئی نئی قسم کی اُن اشیاء کی جو کہ زخمون کی سڑن کو روک سکتی ہین تلاش مین رہتا ہے + دوائین زیادہ زیادہ زوردار بنائی جاتی ہین۔ ایک دوا دوسری سے زیادہ زہریلی ہے۔ اور ایسا ہی ضرور ہوگا بھی + کسی مرض (کیورے ٹیوکرای سس) کے اول اظہار پر اصلی قوت کے (مثلاً بذریعہ انٹی فیبرین) کم کرنے کی کوشش کیجاتی ہے کہ وہ کرای سس یعنی مرض کے جاری رکھنے کے قابل نہین رہتا ہے + ایسا کرنے پر آخر الذکر بلحاظ علامات بیرونی غائب ہوجاتا ہے لیکن مرض کا سبب دور نہین ہوجاتا + تاہم الوپیتھی کا طریق علاج اسکو ہی "شفا" ہوجانا کہیگا + اب اگر کچھ عرصہ بعد اصلی قوت جسم کی کسی درجہ بڑہ جاوے اور وہ ہی مرض یا شاید کوئی دوسرا مرض پھر اپنا اظہار کرے تو انٹی فیبرین اب اپنا وہ اثر پھر کرنیکے قابل نہوگی۔ زیادہ زوردار اور زہردار وسائل کی ضرورت پہلا سا اثر پیدا کرنیکے لیئے ہوگی + جسم مین جسقدر کہ اصلی قوت زیادہ ہوگی اوسیقدر کم طاقت والی دوا کیورے ٹیوکرای سس روکنے کے لیئے کافی ہوگی + اور برعکس اوسکے جتنا ہی کہ کمزور جسم کی اصلی قوت ہوگی اوسیقدر زیادہ زوردار دوا کرای سس (مرض) کے دبا دینے کی قابلیت رکھتی ہوگی + ہر دوا ایک قسم کا زہر ہی یعنی ایک زہریلا مادہ ہے جو کہ جسم سے غیر (فارن) ہی + جسقدر زیادہ کہ جسم انسان مین اصلی قوت زندگی موجود ہوگی اوسیقدر زور کے ساتھ اور تیزی کے ساتھ یہ قوت ایسے مادہ غیر (فارن میٹر) کو غیر مضرت رسان کردینے کے لیئے عمل کرے گی + یہ زہر ایک لعاب دار شے کے خول کے اندر ملفوف ہوجاتا ہے + برخلاف اسکے اگر اصلی قوت کمزور ہوگئی ہے تو ایک کم طاقت رکھنے والا زہر اس اصلی قوت کو بیدار کرنے کے لیئے ناکافی ہوتا ہے + یہ قوت کم و بیش بیحس ہوجاتی ہے اور صرف جب ہی پھر کام

---

۵۱ ہر مرض کے ٹیکہ مین اوسی مرض کا زہر جسم مین ٹیکہ لگا کر داخل کیا جاتا ہی + ۵۲ مرض درحقیقت جسم کی وہ کوشش ہے جو کہ جسم اپنے سے مادہ فاسد کو خارج کرنیکی کرتا ہے اس کوشش کو انگریزی مین کرای سس بھی کہتے ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

کرے گی جبکہ کام کرنے کے لیئے بالکل مجبور کردی جاوے + مزید براں زہر کو غیر مضرت رسان بنانے کی یہ کارروائی بہت زیادہ سستی کے ساتھ عمل مین آوے گی +

میرے مطب سے ایک تمثیل امورات مذکورہ کو صاف بیان کریگی + ایک طبیب کو اس امر کا یقین ہوا کہ ٹانگون پر کشادہ زخمونکے لیئے اوسنے ایک نادر دوا دریافت کرلی ہے - اوس طبیب کا بہت شہرہ ہوا + دوا کا عمل ایسا پُراثر ہوتا تھا کہ زخم معمولاً بہت ہی تھوڑے عرصہ مین اچھے ہوجاتے تھے - مواد ناقص جسم کے اندر محض زبردستی گھسا دیا جاتا تھا + اس طور سے ایک شخص کو جسکے کہ ٹانگ کی نلی کی ہڈی پر کاٹ کرنے والے گہرے زخم سراسر موجود تھے - بہت ہی جلد اس دوا سے آرام ہوگیا + لیکن جبکہ دو برس بعد پُرانے زخم پھر پھوٹے تو وہ مریض ایک مرتبہ پھر اوس طبیب کے پاس گیا + افسوس کہ اس مرتبہ وہ مشہور دوا بالکل ناکامیاب ہوئی - ڈاکٹر نے گھبراکر یون سمجھایا کہ اب یہ زخم دوسری قسم کے ہین - اصلی مرض ایسا نہین تھا اور نئے مرض کو اوسکی دوا شفا کرنیکے قابل نہین ہی - بجز عضو کاٹ ڈالنے کے اور کچھ چارہ نہین رہا ہے + ایسے سائنس پر افسوس ہے + نیچر کیور طریق علاج کے غیر سند یافتہ معالج کے مقابلہ مین - ادویات کے ذریعہ علاج کرنے کا خاص حق رکھنے والا شخص کوئی بہتر طریقہ امداد پہونچانے کا نہین جانتا ہے بجز اسکے کہ ٹیکہ لگاکر مرض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے (جیسے کہ چیچک سیتلا کی حالت مین) اور اعضا کو جنکی کہ غیر صحیح حالت کو وہ نہین سمجھتا ہے کاٹ کر علیحدہ کردیوے +

کشادہ زخمون کی حالت مین جو کہ اندر ہی اندر کاٹ کرتے چلے جاتے ہین ہمکو وہی یکسان سبب ملتا ہی جو کہ جملہ عوارض کے نیچے موجود ہے - یعنی جسم مین مادہ فاسد کا بار + اس بات سے زیادہ کوئی اور بات صاف نہین ہی کہ پیپ مین جو کہ متواتر خارج ہوتا رہتا ہی فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) شامل ہوتا ہی + اسی موقع پر ہمکو ایک بہت ہی بڑھی ہوئی حالت سی ہمیشہ کام پڑتا ہی جسکا انحصار کہ ایک غیر معمولی اندرونی حرارت پر ہوتا ہے + یہ غیر معمولی اونچے درجہ کی حرارت - جسکو کہ مین بخار سمجھتا ہون - اول ایک قسم کے جوش یا سڑن کی حالت مادہ فاسد (فارن میٹر) مین پیدا کردیتی ہی جس سے بے سیلای کے فروغ پانے مین بڑی مدد پہونچتی ہی + اسکے بعد فارن میٹر کی شکل مین بلحاظ مقدار حرارت تبدیلی علمین آتی ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ہم اس بات کو دلمین رکھین تو وہ طریقہ جس سے کہ ہم اس حالت کو تبدیل کر سکتے ہین اور خوف دلانے والی بے سیلائی کو مار سکتے ہین بالکل صاف معلوم ہو جاتا ہی + غیر معمولی درجہ کی اونچی حرارت کو ٹھیک کر دینا چاہیئے + میرے فریکشن باتھز اور اسٹیم باتھز اور غیر محرک غذا اس حرارت کے ٹھیک کرنیکے لیئے سب سے عمدہ وسائل ہین جو کہ ممکن ہو سکتے ہین - ایسی طرح سے جس طرح سے کہ میرا سائنس آف فیشیل اکسپریشن ایک بہت ہی با اطمینان تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحرارت کا کام دیتا ہے -

میرے زیر علاج بیشمار مریض رہے ہین جو کہ مختلف قسم کے زخمون مین یعنی سرطانی زخم - سل کے باعث زخم - اور آتشکی زخمون مین مبتلا تھے + زیادہ حالتون مین جہان اصلی قوت بہت ہی گھٹ نہ گئی تھی اور جسم ادویات سے حد سے زائد نہ بھر گیا تھا - ایسے زخم تعجب انگیز قلیل عرصہ مین شفا پا گئے + ان بہت سی کامیاب حالتون مین سے مین ایک ہی کا ذکر کرونگا جسکی کہ خاصکر سخت حالت تھی اور جسمین کہ شفا ہونے مین اوسط میعاد کے مقابلہ مین سہ گونہ سے شش گونہ وقت صرف ہوا +

پچاس برس کی عمر کا ایک شریف آدمی اپنے پاؤن اور ٹانگون مین گھٹنے تک کشادہ زخمونمین جنسے کہ مواد نکل رہا تھا مبتلا تھا + زخمون کا ایک گچھا کا گچھا تھا - ایکدوسرے سے ملے ہوئے کوئی تیس ۳۰ چالیس ۴۰ تھے - سب مین بڑا زخم پورا چار انچھ لانبا اور چار انچھ چوڑا تھا + بڑی بدبودار پانی سی پتلی پیپ متواتر اون سے خارج ہوتی تھی + عارضی طور سے تو اونکو آرام ہو گیا تھا - لیکن اون زخمون کی جگہین بعد کو ایسے زور سے کھجلانے لگی تھین کہ مریض اس کھجلاہٹ کو برداشت نکر سکا اور کھجلانیکے باعث یہ زخم پھر کھل گئے + یہ کھجلی اوس مادہ فاسد (فارن میٹر) کے جو کہ جلد کے نیچے موجود تھا تیزی کے ساتھ جوش مین آنے سے اور اوس بیحد گرمی سے جو اوسکی وجہ سے ٹانگ مین ہو گئی تھی پیدا ہوئی تھی + جیون ہی کہ زخم از سر نو پھوٹ نکلے - کھجلاہٹ بند ہو گئی + ٹانگ کے نیچے کے تمام حصہ کا رنگ گندمی مایل بہ سیاہ ہو گیا تھا - یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ اس مین سڑن شروع ہو گئی تھی + کئی زخم ہڈی تک پہونچ گئے تھے - تمام طریقہا سے علاج جنکا مریض نے استعمال کیا بیکار ثابت ہوئے اب صرف عضو کاٹ ڈالنا یا کہ سڑن کے پھیلنے کی وجہ سے مرجانا ہی باقی رہگیا تھا - اور اپنی نا امیدی کی حالت مین وہ شخص میرے پاس آیا گو کہ میرے طریق علاج کا معتقد وہ ہرگز نہ تھا +

۱؎ یعنے مادہ فاسد کے جوش کی وجہ سے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مینے فوراً یہ بات دریافت کرلی کہ ہاضمہ بالکل نادرست تہا + معدہ ہلکی سے ہلکی غذاکو بھی مناسب طور سے ہضم کرنے کے قابل نہ تھا - پس جسم بھی تندرست خون پیدا نہ کرسکتا تھا - پھیپھڑے بھی اپنے افعال مین بے قاعدہ تھے + اسوجہ سے یہ بات آسانی سے سمجھ مین آجاویگی کہ جسم کے اندر مادہ فاسد کا اجتماع بہت زیادہ اور روزافزون ہوتا جاتا تھا + معدہ اور پھیپھڑون کی حالت ایسی تھی جس سے اس مادّہ فاسد کی مقدار مین روزانہ بیشی ہوتی تھی + مریض کو کچھ اسکا خیال نہ تھا کہ وہ اس مرض مین بار مادّہ فاسد مین مبتلا ہے جو کہ اوسکی بیمار ٹانگون کا باعث ہے + اسیکے باعث وہ اس امر کو خیال مین نہ لاسکا کہ بجای محض ٹانگونکے مین کل جسم کے علاج کرنے پر اسقدر زور کیون دیتا ہون + ٹانگونکے اوپر زخمونکے لیئے مینے محض پانی سے بھیگے ہوئے ہلکے کپڑے کی گدّیان تجویز کری تھین اور اونکو (گدیونکو) اونی کپڑے سے ڈہکنا تجویز کیا تھا + مین نے اِن باتون پر سب سے زیادہ زور دیا تھا کہ مریض غیر محرک غذا کا استعمال کرے - خوب تازہ ہوا کھاوے - چار فریکشن سٹنر باتھ روزانہ لیوے اور قدرتی وسائل سے روزانہ پسینہ لاوے + لیکن مریض نے ابتداہی سے ٹانگ پر گدیونکے استعمال مین بہت زیادہ توجہ کری بمقابلہ اسکے کہ میری ہدایات متعلق غسل اور غذا پر چلے جن ہدایات کا مقصد کہ وہ نہین سمجھتا تھا + نتیجہ یہ ہوا کہ نصف سال تک کنہین باتون مین بھی زیادہ بہتری نہ ہوی + آخر اوسکو میری ہدایات پر اور نہ کہ خود اوسکے ہی خیالات پر من وعن چلنے کے لیے ترغیب دی گئی + دیگر چھ ماہ مین بہت ہی عمدہ نتائج حاصل ہوئے + زخم وسعت مین کم ہوگئے تھے اور چھوٹون مین سے بہت سے بالکل اچھے ہوگئے تھے - تکلیف دہ کھجلاہٹ بھی بند ہوگئی تھی - اور مواد کا بہنا قریب قریب بالکل موقوف ہوگیا تھا + عام حالت اور ہاضمہ اب پہلے سے بہت زیادہ اچھے تھے اور پھیپھڑون کی خرابی کا ترقی کرنا بند ہوگیا تھا + ان موافق علامات کی وجہ سے تقویت پاکر مریض نے اب میرے طریق علاج پر بڑی کوشش کے ساتھ عمل کیا + دوسرے سال مین زخمون نے اپنی جگہ گھٹنے کے نیچے سے تبدیل کرکے گھٹنے کے اوپر کرلی - نیچے کے زخم اچھے ہوکر گھٹنے کے اوپر از سر نو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھوٹ نکلے + مرض اب پیٹیرو کے زیادہ قریب آگیا تھا + یہ ایک بہت ہی عمدہ علامت تھی +
گھٹنے کے نیچے ٹانگ کی حالت دمبدم زیادہ تندرست ہوتی گئی + جبکہ اول کشادہ زخم گھٹنے
کے اوپر اوس جگہ پھوٹا جہان کہ پہلے کبھی نہین ظاہر ہوا تھا تو مریض کو یقین ہوا کہ میرا
طریق علاج بھی کسی کام کا نہین ہے کیونکہ زخم اب دھڑ کے زیادہ قریب آگئے + مین
نے اوسکو سمجھایا کہ یہ ایک بڑی بہتری کی بات ہے کیونکہ اب فارن میٹر (مادہ ناقص)
پیٹیرو کی جانب جہان سے کہ وہ آیا تھا اولٹا واپس ہونے کی حالت مین ہے +
اوس نے اس کلام کی راستی دیکھی اور علاج کو باقاعدہ متواتر جاری رکھا + مگر قبل
اسکے کہ او سکا ہاضمہ اور پھیپھڑے اسقدر مضبوط ہوگئے اور سدھر گئے کہ زخم مستقل طور پر
اچھے ہوگئے ہون - علاج تین سال تک جاری رکھا گیا + اسی کے ساتھ جلد کا رنگ بھی بہت
ہوگیا + اس طریق مین میرے علاج نے ایک سخت مرض جسکو آدھا سیسی اور آدھا سرطانی کہین گے
اور جسکو اطبا نے لاعلاج قرار دیدیا تھا - اچھا کردیا + اور نہ آجکے دن تک ذرا بھی علامت
زخمونکے پھر اوبھر آنے کی معلوم ہوئی ہے +

زہردار کیڑے مکوڑونکا کاٹنا (ڈنک مارنا) - باولے کتون اور سانپ کا کاٹنا
خون مین سمیت ہوجانا - انسان کے خون کے زرّون مین بہت ہی زیادہ اثر ہر چیز کا پہونچتا ہے
خون سے جبکہ فارن میٹر (مادّہ ناقص) چھو جاتا ہے تو اوسمین ایک قسم کی تیز حرکت پیدا
ہوتی ہے اور اوسکا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ کار روائی سڑن کا + پورے پورے
تندرست شخص کے خون مین بھی - باوجود اوسکی حالت جسمانی صحیح ہونیکے - زہریلے سانپ کے
کاٹنے سے علامات بخار کی قریب قریب سڑن کے ہمشکل پیدا ہوجائینگی +

جبکہ جسم مین بار مادّہ فاسد کا موجود ہے تو زہر بیشک بہت زیادہ تیزی سے اثر کریگا + یہ بات عیان
ہے + مادہ فاسد جو کہ بذات خود جوش کو جلد پیدا کرنے والا ہے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اگر زہر خون مین
داخل ہوجاوے - خواہ کسی کیڑے یا سانپ کے کاٹنے سے ایسا ہووے یا کتے کے لعاب - پیپ - یا سڑن
سے پیدا ہوئی کسی دیگر شے سے ایسا ہووے + مادّہ فاسد کے بڑے بڑے اجتماع اسطریق مین ہوجاتے ہین
اور جسم کے اندر تیزی سے سڑتے ہین اور پس خطرہ بہت زیادہ بڑھا دیتے ہین + ایسی حالت مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

جسقدر زیادہ کہ مادہ فاسد جسم مین موجود ہوتا ہی اوسیقدر زیادہ جوش خون مین اسطریق پر زہر پہونچ جانیسے پیدا ہوجاتا ہی + پس یہی وجہ ہی کہ شہد کی مکھیونکا کاٹنا ایک حالت مین تو بہت ہی زیادہ ورم پیدا کردیتا ہی حالانکہ کسی دوسرے شخص مین اسکا اثر بمشکل مچھر کے کاٹنے سے زیادہ ہو + مینے یہ بھی دیکھا ہی کہ ایک شخص تو باؤلے کتے کے کاٹنے سے پاگل ہوگیا حالانکہ دوسرے شخص پر جسکو کہ اوسی کتے نے کاٹا تھا ایسا خراب اثر نہوا جسکا کہ ذکر بھی کیا جاوے + سانپ کا زہر ایک شخص کی حالت مین تو باعث موت ہوجاویگا اور دوسرے کی حالت مین محض باعث بخار + انحصار ہمیشہ کاٹ کھانے پر نہین ہوتا ہے بلکہ اوس شخص کی حالت پر جو کہ کاٹ کھایا گیا ہے + یہی حالت خون مین زہر پھیل جانے کی بھی ہی جو کہ "بہت ہی کامیاب" اعمال جراحی کرنیکے بعد اسقدر زیادہ وقوع مین آتا ہے +

جوش[51] وسٹرن کے میرے (دریافت کیے ہوئے) اصول سے ایک وجہ باؤلے کتون کے کاٹنے کے خاص اثرونکی سمجھ مین آتی ہی - لعاب کا زہر اول ایک پوشیدہ وابتدائی حالت مرض کی پیدا کرتا ہی - تیز علامات صرف بعد مین نظر آتی ہین + اسکا زہر سب سے اول شکم کی رگون اور شکم کے اندر کے اعضا پر اثر ڈالتا ہی - یہ اثر سر اور دماغ مین نہین پہونچتے جبتک کہ (کاٹنے کے بعد) چند ہفتے نہوجاوین + تب ہی ایسا ہوتا ہی کہ مرض ہائی ڈروفوبیا[52] کے علامات تشنجی اپنا اظہار کرتے ہین + باؤلے کتونکا ہاضمہ اور بھوک جیسا کہ مجھے اکثر اوقات موقعے دیکھنے کے ملے ہین ہمیشہ بالکل[53] غیر صحیح پائی جاویگی +

واقعہ مندرجہ ذیل سے سانپ کے کاٹنے کے اثر کا حال معلوم ہوجائیگا +

ایک لڑکے کے سر مین سانپ نے کاٹ کھایا جبکہ وہ لڑکا جنگل مین لیٹا ہوا تھا + اُسکا اثر یہ ہوا کہ پیٹرو مین ایک حالت تشنج کی پیدا ہوگئی جسکی وجہ ہی کہ اوس لڑکے کو پندرہ گھنٹہ تک پیشاب نہ اوترا + اوسکی جان بڑے خطرہ مین تھی + میری طریق علاج کا استعمال اُسوقت کیا گیا اور پورے جسم کے اسٹیم باتھ اور مقامی اسٹیم باتھ کے ذریعہ سے لڑکے کو وافر پسینہ جلد لایا گیا - اوسکے ساتھ ٹھنڈک پہونچانے والے فریکشن باتھ اور پوری پوری غیر محرک غذا بھی ضروری تھین + تھوڑے ہی عرصہ مین تمام خطرہ رفع ہوگیا اور لڑکے نے بہت سا پیشاب کیا +

---

[51] مادہ فاسد مین جوش وسٹرن کے آنے سے مراد ہے + [52] لفظ یونانی زبان کا ہی اسکے لفظی معنی پانی سے ڈرکے ہین - اصطلاح مین اوس مرض کو کہتے ہین جو کہ باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہوجاتا ہے + [53] یعنے اعتدال سے بہت زیادہ یا بہت کم +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر اب پھر ہم مختلف قسم کے زہر دن کے (خواہ کسی سبب سے ہون) خون مین پھیل جانے پر نظر ڈالین تو ہمکو یہ بات ہمیشہ ملتی ہے کہ انکے ابتدا مین مضروب حصہ جسم مین ورم آجایا کرتا ہے + اونچے درجہ کا بخار اور بڑی گرمی معلوم ہوا کرتی ہین گو کہ ابتدا مین صرف مقامی ہی ہون + آخر الذکر (یعنی بخار) کو قابو مین لانا ہمارا اول کام ہونا چاہیئے - اوس حصہ کو ٹھنڈ پہونچانا سب سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے + خون مین زہر پھیل جانے کی سخت حالتون مین یہ اکثر اوقات ضروری ہے کہ زخم کو براہ راست جسقدر کہ جسم کا زخمی حصہ اجازت دیوے - پانی مین اور اگر ممکن ہو تو بہتے ہوئے پانی مین رکھکر ٹھنڈ پہونچائی جاوے + اور اگر اوس حصہ کو سرد پانی مین رکھا نہ جا سکے تو سرد پانی کی کپڑے کی گدیان برابر اُسپر رکھنی چاہئین + اسی وقت مین میرے فریکشن سٹز اور ہپ باتھز کا استعمال بھی باری باری سے کرنا چاہیئے +

ذرا کم درجہ کے ضربات سے مثلاً شہد کی مکھی کے کاٹنے سے - ایک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے جو کہ کچھ وقت تک رہتا ہے اور پھر بغیر اپنے کچھ اثر پیچھے چھوڑنے کے غائب ہو جاتا ہے + اس موقع پر یہ کہنا چاہتے ہین کہ کیڑے مکوڑے عموماً اونہین حصون جسم پر حملہ کرتے ہین جن مین کہ فارن میٹر (مادہ غیر مادہ فاسد) کے اجتماع سب سے زیادہ موجود ہوتے ہین + کپڑے کی اوسی قسم کی گدیان جنکا کہ ذکر ہو چکا ہے ایسی حالتون مین زخمی حصہ کے آرام کرنیکے لیئے بہت کافی ہونگی + ایسی گدیان جسم کو اوسکے اندر سے زہر خارج کرکے شفا حاصل کرنیکی کوشش مین یا مادہ (زہر) کو لعاب دار شے کے اندر ملفوف کرکے اوسکو غیر مضرت رسان بنانے مین - امداد پہونچاتی ہین +

جب کہ ورم پھیلنے لگتا ہے اور اپنے قریب کے حصہ ہا ے جسم کو اندیشہ مین ڈالتا ہے تو خطرہ سر پر موجود ہے اور اب وقت کو ضائع کرنے کا موقع نہین ہوتا ہے + جس حصہ پر کہ اثر موجود ہے اوسکو سرد پانی مین رکھنا چاہیئے - یا اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہووے تو اوسکو بھیگی ہوئی گدیون مین لپیٹ دینا چاہیئے + جب کہ حالات اس امر کی اجازت دیوین تو میرے بھاپ کے عمل (ملاحظہ کرو صفحات ستو لغایت ایکسو چھ[106]) - جنکے بعد (فوراً) فریکشن سٹز یا ہپ باتھز لیئے جاوین - اوسی دم آرام پہونچاوینگے + فریکشن باتھز کا استعمال علیحدہ بھی کرنا چاہیئے - اور اگر خطرہ موجود ہے تو اونکو ہر دو[2] دو[2] یا تین[3] تین[3] گھنٹہ بعد پھر لینا چاہیئے + اس طریق مین بخار کی گرمی کو خارج کرنے سے شفا کی جانب ایک بڑا قدم بڑھایا جاتا ہے + فاقہ کرنا بہتر ہے یا اگر کھایا بھی جاوے تو صرف بغیر چھنے ہوئے آٹے کی تھوڑی سی روٹی اور پھل کھا لینا چاہیئے + ٹھنڈے غسلون کے بعد گرمی حاصل کرنیکے لیئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

یہ عمدہ طریقہ ہے کہ دہوپ مین بیٹھین اور اگر ممکن ہو تو کچھ محنت کھلے ہوئے میدان مین گہر کے باہر کرین + اگر مضروب یا زخمی حصّے بھی سخت ہو گئے ہون تو جزوی اسٹیم باتھ (یعنی جسم کے کسی حصون کے بھاپ سے غسل) دینے کی جنکے بعد کہ ٹھنڈک پہونچانے والا ایک فریکشن باتھ ہمیشہ لیا جانا چاہیئے - خاصکر سفارش کری جاتی ہے + اسٹیم باتھ سے پسینہ آتا ہے جس سے کہ فارن میٹر بہت بہت مقدار مین نکل جاتا ہے +

اس سب سے ہم یہ بات اخذ کرتے ہین کہ ان ضربات سے بھی ایک حالت بخار پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ اس بخار کو مغلوب کرنا ہمارا سب سے اول کام ہونا چاہیئے +

ایک نوجوان شخص کے بائین ہاتھ مین جسکی کہ مشکل سے بیس سال کی عمر ہوگی اُسوقت تک جب کہ وہ کھیتون مین تھا ایک زہریلے کیڑے نے کاٹ کھایا - ڈنک مارتے وقت کچھ ایسی تکلیف نہوئی تھی اور مقام مضروب بھی صرف تھوڑا ہی سا سوجا تھا - پس پھر کوئی توجہ اسپر نہ کی گئی + چند گھنٹونکے بعد تکلیف شروع ہوئی اور ہاتھ سوجنے لگا + تھوڑی دیر مین کل ہاتھ سوج گیا اور حکماء جو کہ بلائے گئے اُنہون نے بتلایا کہ خون مین زہر پھیل گیا ہے اور کہا کہ سوائے ہاتھ کے کاٹ ڈالنے کے اور کوئی چارہ معلوم نہین ہوتا ہے + اتفاق وقت سے کوئی شخص میرے طریق علاج کا جاننے والا وہان موجود تھا اور پس میرے طریق علاج کا استعمال کیا گیا - خاصکر اس وجہ سے کہ ہاتھ کے کاٹنے کا عمل ایسا نہ تھا کہ اوس مصیبت زدہ کو اوس عمل کے کرانے کی بڑی رغبت ہوتی + مقامی اسٹیم باتھ لئے گئے اونکے بعد فوراً ہی فریکشن ہپ باتھ اور کبھی کبھی ہپ باتھ تنہا بھی لیئے گئے + ایسا کرنے سے امداد پہونچی اور ورم کا بڑھنا رُک گیا + غسلونکے بیچ کے وقت مین سرد پانی کی گدّیان رکھی گئین + مریض کو کھلے ہوئے میدان مین خاصکر دہوپ مین محنت جسمانی بھی کرنی پڑی تاکہ پسینہ زیادہ آوے + اس سادہ طریقے مین ڈنک کا ہر ایک نشان جلد جاتا رہا - اوسکے ساتھ مریض کی عام حالت تندرستی کو بھی بہت ہی بڑا نفع پہونچا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

عورت کے جسم کی بناوٹ پیچیدہ ہونے کی وجہ سے عورات کو امراض متعلق بہ آلات تناسل زیادہ تر ہوا کرتے ہین + یہ خرابیان اکثر اوقات بیحد تکلیف دہ ہوا کرتی ہین +

علاوہ اون خرابیون کے جو کہ حیض۔ حمل۔ وقت زائیدگی۔ نیز درمیان دو روزہ۔ و زمانہ شیر خوارئی کے متعلق قدرتی کارروائیون مین ہوا کرتی ہین۔ بعض دیگر شکایات بھی اکثر دیکھنے مین آتی ہین + یہ شکایات صریحی طور سے موجودہ زمانہ کی غلطیون سے جسکے ہمراہ شہوت پرستی۔ زیادہ خوری اور بدراہی موجود ہین۔ پیدا ہوتی ہین۔ اور انہین سے عورت کے جسم کے اندر مزمن اور مضرت رسان خرابیون کی بنیاد پڑتی ہے + جملہ اون مسلسل غیر صحیح حالتون کے۔ جنکے آرام کرنے مین کہ پیشہ طبابت قریب قریب بالکل بیفائدہ کوشش کرتا ہے۔ یہ ہی اسباب ہین +

اب سوال یہ ہو کہ امراض کا یہ لشکر یعنی یہ خرابیان جو کہ مخصوص بہ مستورات ہین کہان سے پیدا ہوتی ہین؟ عورات کے غلط طریقہ معاشرت۔ جسمانی تندرستی کی طرف عدم توجہی۔ کھلے ہوئے میدان مین باقاعدہ محنت نکرنے۔ جسمانی ضروریات کو فی الفور اور قدرتی طریقہ مین رفع کرنے مین عدم توجہی۔ عیش و عشرت کی بڑی تلاش اور قدرت یعنی نیچر کے راستہ سے بہت سی کم و بیش ضروری باتون مین انحرافات سے ان سبکا سلسلہ ملایا جاسکتا ہے +

یہ تمام قوتین۔ بہت سے طریقون مین ملکر۔ عورت کے بے انتہا نازک جسم پر بہت ہی جلد اثر کرتی ہین۔ پس اس مین کوئی تعجب نہین کہ عورت کے جسم مین سے برداشت کرنیکی طاقت دور ہوجاتی ہے اور بیشمار خرابیان اوسمین پیدا ہوجاتی ہین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

اور اسکے خلاف ہو کیسے سکتا ہی؟ جفاکش و ہنرمند عورت (گو کہ ہمیشہ قدرت کے موافق وہ بھی نہین رہتی ہے) اور شہر کی رہنے والی شریف زادی کے درمیان مقابلہ کرنا ہی میرے کلام کی سچائی ثابت کرنیکے لئے کافی ہی +

پس اگر عورت کے جسم مین اکثر اوقات بیشمار امراض (کچھ موروثی امراض اور کچھ ذاتی غلطیون سے پیدا ہوئے امراض) موجود رہتے ہین - تو میرا طریق علاج جو کہ ان تمام مختلف شکایات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنیکے قابل ہے اوسیقدر اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے +

اور یہ ایک موقع مبارکبادی کا ہے کہ عورتون اور لڑکیون کے درمیان مین ہی ایسا ہوا ہی کہ میرا طریق علاج اسقدر جلد اختیار کر لیا گیا ہی - اسکا آسان و بے خرچ ہونا (انگلے کئے اسکو قبول کرنیکی) کچھ کم وجہ نہ تھی + گئی ہوئی تندرستی کے حاصل ہو جانے نے اونکو میرے طریق علاج کے اعتباری کے متعلق پورا پورا اطمینان دلایا ہی + اس بات پر کہ کیون اور کس لیئے ایسا ہوتا ہی بغیر زیادہ بحث کئے ہوئے اونکو اس طریق علاج کے (جو کہ قدرتی باتون پر مبنی ہے) نادر اثر ونکا یقین ہو گیا ہے - اور وے اسکی بڑی زبردست مرید بن گئی ہین +

اسیکے ساتھ میرے نئے طریقہ تشخیص یعنی سائینس آف فیشیل اکسپریشن نے دوستون کا احاطہ بہت ہی وسیع کر لیا ہے + چونکہ آلات تناسل کے کسی قسم کے امتحانات کی ضرورت اسمین نہین رہتی اسوجہ سے عورات کی ہمدردی اسکے جانب ضرور ہو دیگی - یہ امتحانات ہر ایک عورت کو بہت ہی ناگوار معلوم ہوتے ہین - اور اس (نئے طریقہ تشخیص) کے ذریعہ سے جسم کی ٹھیک ٹھیک حالت تعجب انگیز صحت کے ساتھ معلوم کر لی جا سکتی ہے +

عورت ذات کے لیے یہ بات خاص ضرورت کی ہے کہ اونکے مرض کا سبب دریافت کر لیا جاوے اور کسی ایسے مرض کو جسکی کہ جڑ زیادہ دور تک چلی گئی ہے معلوم کر لیا جاوے + اسوجہ سے کہ عورتین اور لڑکیین اپنا ڈاکٹری امتحان کرانے مین پس و پیش کرتی ہین - بڑے بڑے امراض کی جانب سے بسا اوقات بے پروائی اختیار کری جاتی ہے +

اور عورتون نے کسقدر مشکور اپنے تئین ظاہر کیا ہے کہ میرے طریقہ (تشخیص) نے جیسا کہ مذکور ہوا اوزارات کے ذریعہ سے آلات تناسل کے ناگوار امتحانات کو دفعۃً ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرے طریقہ علاج کو جسکو کہ بوجہ اسکے عملی اثرون کے عورتون نے بہت ہی جلد قبول کیا ہی بہت ہی بڑی کامیابی حاصل ہوی ہی + جیساکہ ذکر کرچکے ہین یہ بات اسیوجہ سے ہوئی ہے کہ خصوصاً عورتون اور لڑکیون مین میرا طریقہ علاج پورا پورا اختیار کیا گیا ہے - اسکے مجرّب ہونیکا یہ ایک معقول ثبوت ہے خواہ مرض جس مین کہ عورت مبتلا ہے کوئی ہی ہو - لیکن میرا طریقہ شفا بخشی مریضہ کو وہ آرام پہونچا دیتا ہے جسکی کہ بہت عرصہ سے آرزو تھی +

حیض مین خرابی - حیض سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیدا کرنے کے لیئے حالت طیاری کی ہمیشہ موجود ہے جب تک کہ حمل قرار نہین پاتا اوسوقت تک حیض کے خون کا اجراء بغیر اسکے کہ اسکا مقصد پورا ہوگیا ہو - ہوتا رہتا ہے لیکن تندرست شخص مین اس کارروائی کے ساتھ نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے نہ کوئی ناخوشی معلوم ہوتی ہے + اگر ایسی بات معلوم ہو تو یقین کے ساتھ یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جسم مین مادہ ناقص کا بار موجود ہے +

میرے برسون کے تجربہ نے یہ بات مجھے دکھلائی ہے کہ عورت کے جسم مین اس قدرتی کارروائی کا جسکا کہ بیان ہو رہا ہی (یعنی حیض کا) تعلق صورت ہلال یعنی چندرمان کی شکل سے ہی + مین کہونگا کہ پوری تندرست عورت مین حیض پورے چاند کے دن (پورنماشی کو) ظاہر ہونا چاہیئے - تین سے چار دن تک جاری رہنا چاہیئے اور ٹھیک ٹھیک اونتیس ۲۹ دن گذرنیکے بعد ظاہر ہونا چاہیئے + اون عورتون کو جنکو کہ اس وقت[1] پر یا اسوقت کے قریب حیض نہین ہوتے اس امر کا یقین دلا دینا چاہیئے کہ اونکے شکم کے اندر اعضا مین بار مادّہ فاسد کا موجود ہے - اور اُسیقدر بار بھی زیادہ ہوگا جسقدر کہ اجراء حیض ماہ کامل کے دن (پورنماشی) سے زیادہ دور ہوگیا ہوگا + بار مادّہ فاسد کا اور بھی زیادہ مزمن رہا ہوگا اگر حیض صرف دو ہفتہ یا تین ہفتہ بعد لوٹ لوٹ کر آوین یا اگر حیض چودہ دن تک جاری رہین - آجکل بدقسمتی سے دونون علامتین بہت ہی عام طور سے وقوع مین آرہی ہین +

نیچر مین ہر ایک شے مین ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے - اور بس اس کارروائی حیض سے بھی ہمکو ایک متواتر فروغ و زوال اور ہر دم کی بیشی و کمی نظر آتی ہے + عورتون اور لڑکیون کے ایام حیض بمقابلہ اوس کے جیساکہ عموماً خیال کیا جاتا ہی بہت زیادہ قابل قدر ہین

[1] یعنے پورنماشی کے وقت یا پورنماشی کے قریب +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

ایام حیض مین خاموشی اختیار کرنے اور ہر قسم کے جوش سے بچنے کی سفارش ہر ایک اوس عورت سے کیجاتی ہے جوکہ ناگوار بلکہ بہت خراب نتائج سے بچنا چاہتی ہے۔ اس بات کے دیکھنے کا مجھے اکثر اتفاق ہوا ہے + حاملہ عورت کے ساتھ مین یہ بات خاصکر ہوتی ہے + حاملہ عورتون کے تمام خیالات اور اونکے تمام افعال کا اثر رحم کے اندر بچہ کے بڑہن پر پڑتا ہے + مجھے تجربہ نے یہ بات دکھلائی ہے کہ وہ امراض جوان ایام مین ہوجاتے ہین سب سے زیادہ خراب اثر رکھتے ہین +

یہ قدرتی کارروائیان جوکہ عورت کے جسم کے اندر ہوتی ہین - غور سے دیکھنے والے شخص کے لیئے دیگر قابل لحاظ امورات بھی ظاہر کرتی ہین + قدرت کے قوانین اصلی کی آپس مین ایک تعجب انگیز وحدانیت کا عجیب ثبوت ان امورات سے ملتا ہے + اس بارہ مین مین نے اپنی چھوٹی کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے اندر مشرح بحث کرلی ہے اسکی جانب مین اون لوگون کو جنکو کہ اس مضمون سے دلچسپی ہے مایل کرونگا +

جیساکہ مذکور کرچکا ہون اگر اجراے حیض بہت زیادہ ہون یا بہت قلت کے ساتھ ہون اگر حیض رک جاوین یا بیقاعدہ طور پر ہون تو ان سب سے ایک یقینی ثبوت مادہ ناقص کے بار کے موجود ہونیکا ملتا ہے + سوال یہ ہے کہ یہ بیماری کی حالت کس طور سے اچھی کرنی چاہیئے؟ نیا علم شفا بخشتی اس موقع پر بھی ہمین دہوکا نہین دیتا ہے + ناقص ہاضمہ جوکہ پیٹرو مین فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) کے جمع ہونے سے پیدا ہوا تھا - خرابی حیض کے قبل ضرور واقع ہوا ہوگا - ایسی[۵۱] خرابیونکے ساتھ یہ[۵۲] ہر دم اور قدرتاً رہا کرتا ہے + اگر ہم ہاضمہ کو درست کرین - اور انٹریونکے باقاعدہ خالی ہونے پر نگاہ رکھین - اور پیٹرو کے اندر کی غیر صحیح اونچے درجہ کی حرارت کو کم کردیوین - تو ایسے امراض کے ناگوار نتائج خود بخود دور ہوجاوینگے +

ٹھنڈک پہونچانیوالے میرے غسل جوکہ ہر شخص کی حالتمین مادہ فاسد کے بار کے لحاظ سے تجویز کیئے جاتے ہین - وغیر محرک غذا - اور شفا بخشنے والے میرے دیگر مشہور وسایل حیض کی خرابیونمین بہت ہی مجرب ثابت ہوئے ہین

---

۵۱ حیض کی خرابیون سے مراد ہے + ۵۲ یعنے ناقص ہاضمہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسا کہ حاصل شدہ شفایابیون سے کافی طور پر ثابت ہوگیا ہے +

مجھے یقین ہے کہ حیض کا خون جسم کے اندر خلطون کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ نطفہ قرار پانے پر یہ خون ادہ بنے بچّے کی پرورش کرنے مین صرف ہوتا ہے + اور یہ صحیح بات ہی کہ رحم کے اندر بچّے کے بڑہنے کے لیئے وہ ایام جو پورے چاند کے قریب کے ہوتے ہین بہت ہی نازک ہوتے ہین۔ یعنی کہ وہ دن جنمین کہ تندرست نہ کہ حاملہ عورت مین حیض کا اظہار ہوا کرتا ہے +

اسقدر مجکو اس بات کا بھی یقین ہے کہ وہ امراض جنکا تعلق کہ رحم سے ہے جیون جیون چاند بڑہتا جاتا ہے تیون تیون زیادہ خراب ہوتے جاتے ہین۔ جیون جیون چاند گھٹتا جاتا ہی تیون تیون اچھے ہوتے جاتے ہین + ان کارروائیون سے بھی صاف طور سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نیچر کے ساتھ انسان کسقدر زیادہ بندہا ہوا ہے +

اون واقعون کے۔ جو کہ میرے تجربہ مین آئے ہین اور جنسے کہ ایام[1] مذکورہ کا قابل قدر ہونا ظاہر ہوتا ہے مفصل حالات کا سُننا ناظرین کے لیئے باعث غیر دلچسپی نہوگا +

اول واقعہ ایک حاملہ عورت کا ہی جسکو کہ چوہون کا ایسا زیادہ خوف تھا جو کہ بیان سے باہر ہے + ایک دن اوسکے ننگے ہاتھ پر ایک چوہا دوڑ گیا۔ یعنی ٹھیک ٹھیک اوسیوقت مین جب کہ دوسری صورت[2] مین اوسکو حیض روان ہوتے ہوتے +

یہ بات کہ وہ عورت کسقدر ڈر گئی تھی اس امر سے جانی جاسکتی ہی کہ وہ عورت اس واقعہ کو اپنے دل سے دور نہ کرسکی۔ رات کو خواب مین بھی اوسکو اسیکا خیال رہتا تھا + چند مہینہ کے بعد جبکہ اوسکے بچہ پیدا ہوا تو اوس بچّہ کی بانہہ پر ایک چوہا۔ یعنی ایک مقام ٹھیک ٹھیک چوہے کی شکل کا اور اُسکے برابر بڑا معہ چوہے کی ایک خوبصورت دُم کے جسپر کہ بہت باریک بال تھے۔ موجود ملا + لیکن یہ کل مقام بقیہ بانہہ کی سطح کے ہموار تھا اور اوسپر ایک خاص قسم کے بھورے بال بعینہ چوہے کے سے موجود تھے +

ایک دوسرا واقعہ ہے۔ ایک عورت چھٹی بار حاملہ تھی + خود اوس عورت کے نیز اوسکے شوہر اور پانچون بچّون کے بال سیاہ تھے + موجودہ ایام حمل مین ایک لڑکی جس سے کہ اوسکو بہت ہی محبت تھی اوسکے ساتھ روزانہ رہتی تھی اس بچہ کے بال چمکیلے سُرخ لہرانے والے و گھونگر والے تھے اور

[1] مراد ہی اون ایام سے جنمین کہ حاملہ عورت کے اگر وہ حاملہ نہوئی ہوتی اجراے حیض ہوا ہوتا + [2] یعنی اگر وہ حاملہ نہ ہوئی ہوتی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

بہت زیادہ تھے - اس قسم کے بال بہت ہی کم دیکھنے مین آتے ہین + وہ عورت اس لڑکی کو بڑی شفقت سے عزیز رکھتی تھی اور یہ ہی دلی آرزو رکھتی تھی کہ خود اُسکے بچہ کے بھی ایسے ہی بال ہوون + یہ خواہش اُسکے اُن ایام مین جبکہ اوسکو معمولی[۱] حالت مین حیض ہونے چاہئین تھے - بہت ہی نمایان ہوجاتی تھی - اور بسا اوقات وہ اس بات کو خواب مین بھی دیکھتی تھی + پانچ مہینہ مین اوسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی + شکل وصورت مین تو یہ اپنے والدین سے ملتی تھی لیکن بال اوسکے ٹھیک ٹھیک ویسے ہی عجیب سرخ نکلے جیسے کہ لڑکی مذکورہ کے تھے +

ایک تیسرا واقعہ جوکہ (دونونکے مقابلہ مین) کچھ کم عجیب نہین ہے مندرجہ ذیل ہے + ایک لیڈی مع اپنے چھوٹے کُتے کے گاڑی مین جارہی تھی + کُتا کسی گذرنے والی شے کا گرویدہ ہوکر گاڑی سے دفعتاً ایسا کودا اور کمبختی کی وجہ سے ایسا گرا کہ گاڑی کا پہیہ اوسکے سر پر کو گذر گیا + اس وقوعہ سے اُس لیڈی کو ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ کتے کے کچلے ہوئے سر کے نظارہ کو فراموش نکرسکی + اوسکو صرف چند ہی ماہ کا حمل تھا - اور جبکہ چھ ماہ بعد اوسکے بچہ پیدا ہوا تو مردہ پیدا ہوا - سر اوس بچہ کا بالکل کچلی ہوئی شکل کا تھا +

مین ایک چوتھے واقعہ کا بھی ذکر کرونگا + ایک عورت کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکا کہ دہن ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا + پیدا ہونیکے بعد فوراً وہ مرگیا + اس خراب ساخت (بناوٹ) کا سبب ایک خوف کا ہوجانا ہوا تھا جوکہ اوس ماں کو ایک نقال کے بڑے منہ والے بنے ہوئے چہرہ[۲] کے دفعتاً دیکھنے سے ہوا تھا + وہ ایسی خوف زدہ ہوگئی تھی کہ کئی رات تک وہ سو نہ سکی تھی + یہ بات اوسکے ایام حیض[۳] مین ہی ہوئی تھی ورنہ (اسکا) اثر ایسا نمایان نہ ہوا ہوتا +

پس ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ بچون کی مختلف خصلتون اور مزاجون کا انحصار اکثر اون حالتون اور کیفیتون پر ہوا کرتا ہے جوکہ اونکی ماؤن کی اونکے زمانہ حمل کے اون ایام مین رہی ہون جنمین کہ اون اوقات پر حیض ہونے چاہئین + اگر وے غمگین اور ہر شے کو باعث خرابی سمجھنے والی رہی ہون گی تو یہ حالت بچون مین بھی تاخیر یا تعجیل کے ساتھ نمودار ہوگی + غصہ - بزدلاپن - جرات - کلیپٹومینیا (یعنے سرقہ کی طرف مائل ہونیکی دیوانگی) دہوکہ دہی

[۱] یعنے اُن دنونمین جبکہ اوسکو حاملہ نہونیکی حالت مین حیض ہوا کرتے تھے + [۲] مراد ہے اوس مصنوعی چہرہ سے جوکہ سانگ مین اور تماشونمین مثلاً رام لیلا وغیرہ مین اکثر تماشائی اپنے منہ پر لگا لیتے ہین + [۳] یعنے اون دنون سے مراد ہے جوکہ اوسکو حاملہ نہونیکی حالت مین ایام حیض کے ہوئے تھے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لاپچ اور تمام دیگر عمدہ اچھی اور بُری علامات کا سلسلہ ایک ہی سبب سے ملایا جا سکتا ہے +
ان سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ وہ تمام بیرونی قوتین جو کہ ہمارے حواس پر اثر ڈالتی ہین
یعنے جو کہ ہمارے دماغی اعضا پر اثر ڈالتی ہین - وے اپنی خاص قوت کو اوسی جگہ صرف نہین
کر دیتین - بلکہ اعصاب کے ذریعہ سے پہونچکر پیڑو اور پیٹ کے اندر آلات پر اثر ڈالتی
ہین + اگر پڑھنے والے نے بخار کے میرے اصول کو بغور سمجھا ہے - تو اوسکو معلوم ہو جائیگا
کہ مین پیڑو کو تمام امراض کے سبب کے پیدا ہونے کی جگہہ سمجھتا ہون + میرا اصول جو کہ
پیڑو کو جسم انسانی کے اندر ہمیشہ ایک خاص آلہ خیال کرتا ہے - اوسکی عمدہ اور پورے طور
سے مدد مذکورہ بالا واقعات سے ہوتی ہے - اور میرا طریقہ شفا بخشی اوسکے ساتھ ہی ساتھ
ایسے ثبوت بہم پہونچاتا ہے جنکی کہ تردید ہی نہین ہو سکتی +

رحم کا ٹلجانا - پسساری[۱] کا استعمال - یہ خرابی بھی اوسی یکسان سبب یعنی رحم مین مادہ فاسد کا بار ہو جانے سے
پیدا ہو جاتی ہے + اس موقع پر بھی مادہ ناقص اندرونی گرمی اور دباؤ پیدا کرتا ہے جسکی وجہہ سے کہ
رحم بباعث طاقت مقابلہ کی کمی کے آگے بڑھ آتا ہے + یہ حالت ایسی ہی ہے جیسے کہ آنت اتر
گئی - جسکا ذکر صفحہ ۲۸۹ پر ہوا ہے +

اس خرابی کا اصلی سبب پورانے اطباء ذی علم کو معلوم ہی نہین + اس معاملہ کی
تہہ تک وہ بہت ہی کم پہونچتے ہین - بلکہ محض ایک ربڑ کا چھلا یا دیگر پسساری اندام نہانی
مین رکھ دیتے ہین اور اس طرح پر رحم کو پیچھے روک دیتے ہین + کتنے زیادہ مریضان
میرے تجربے مین آئے ہین جو کہ ایسے چھلے پہنے ہوئے تھے - ان سے چندے
آرام ملسکتا ہے مگر سبب کو وہ ہرگز دور نہین کر سکتے +

ہمارے طریق علاج کے استعمال سے وہ اندرونی دباؤ جسکی وجہہ سے کہ مرض
عود کر آتا ہے جلد کم ہو جاتا ہے - مادہ ناقص خارج ہو گیا تو پس چھلے کا استعمال
غیر ضروری ہو گیا - اور ساتھ ہی ساتھ مرض کے از سر نو ہو جانیکا احتمال جاتا رہا

---

[۱] انگریزی کا لفظ ہے - ایک آلہ ہے جو کہ لکڑی - موم جامہ یا اسی قسم کی اور کسی شئے کا بناتے ہین اور عورت کے اندام نہانی مین
اس غرض کے لیئے رکھدیتے ہین کہ رحم کے منہ اور گردن کو سہارا لگاتا رہے اور اوسکو نیچے کو نہ گرنے دیوے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

اور یہی بات رحم کے تر چھا ہوجانیسے بھی متعلق ہی + یہ بھی بالکل اوسی طریقہ سے پیڑو مین اندرونی تناؤ کی زیادتی سے ہوجایا کرتا ہی + آخر الذکر (یعنی پیڑو) مین اسقدر مواد ناقص کا بار ہوجاتا ہے کہ رحم اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جاتا ہی - یعنی اسمین ٹیڑھاپن آجاتا ہی - اس خرابی کو اوسی طریق علاج کی ضرورت ہوتی ہی + یہ بات کہ یہی علاج اسکا صحیح علاج ہی اون شفایابیون سے ثابت ہوتا ہی جو کہ میرے طریقہ شفابخشی کے ذریعہ حاصل ہوئی ہین + تجربہ اس بات کو دکھلاتا ہی کہ اعمال جرّاحی سے یا ہاتھ کے ذریعہ سے اوسکو ٹھیک کرنا اعضاء متعلق کو دائمی نقصان پہونچاتا ہے +

بانجپن - یہ امر قابل افسوس ہے کہ بہت سی عورتین جو کہ مجھ سے مشورہ لینے آتی ہین وہ اپنا دلی دکھ مجھسے کہتی ہین اور اس بات کا رنج ظاہر کرتی ہین کہ اونکی شادی کرنے سے کوئی اولاد اونکے نہین ہوئی + اور باوجود اس بات کے وہ یہ بھی سمجھتی ہین کہ وے بہت ہی تندرست ہین + بیشک یہ سخت غلطی ہے - کیونکہ بانجپن ہمیشہ زیادتی بار مادہ فاسد کے ہونے پر دلالت کرتا ہی خصوصاً آلات تناسل مین خصیۃ الرحم مین فیلوپین ٹیوبس مین - اور رحم وغیرہ مین + بعض حالتون مین - بلحاظ مقدار بار مادّہ فاسد - نطفہ قرار پاسکتا ہے لیکن پیڑو مین مادّہ فاسد کے اکٹھا ہوجانیکی وجہ سے سوزش اسقدر زیادہ ہوجاتی ہی کہ اوسکے باعث جو کھنچاؤ یا دباؤ ہوتا ہے اوس سے اسقاط حمل ہوجاتا ہی یا زائیدگی قبل از وقت وقوع مین آجاتی ہے + اسقاط عموماً ایام حمل کے شروع کے چار ماہ مین ہوا کرتا ہے اور اسمین کسی ایسے ہی اتفاقیہ سبب سے امداد[۵۲] پہونچتی ہے مثلاً کسی قسم کا جوش - خوف - یا دھکا - یہ تمام باتین مادہ فاسد مین زیادہ جوش پیدا کرنیکی قابلیت رکھتی ہین + کمر سے کسکر پٹیان باندھنا ایک دوسرا سبب ہی جس سے کہ اسقاط کو مدد پہونچتی ہے +

دیہات مین جہانکہ عورات بمقابلہ شہرونکے بہت زیادہ حفظان صحت کے قواعد کے موافق رہتی ہین اسقاط حمل سے بہت کم لوگ واقف ہین + میرے دیکھنے مین ایسی عورتین آئی ہین جو حاملہ پن کے ساتوین ماہ تک ناچنے مین شریک ہوتی رہی ہین اور بعد کو کچھ بھی خرابی نہین ہوئی +

اسقاط حمل کا ہونا صرف اوسکے سبب یعنی آلات تناسل کے بار (مادّہ فاسد) کے دور کردینے ہی روکا جاسکتا ہے +

---

[۵۱] یہ دو نالیان ہین جو کہ رحم کے بالائی سرے سے نکلکر کوکھ تک گئی ہین + انکو ایک حکیم فیلوپیس متوطن مدینہ نے سولہوین صدی مین دریافت کیا تھا ہوجہ سے اوسکے نام سے انکو پکارتے ہین بعضی فیلوپین ٹیوبس - فیلوپین بمعنی جنکو نسبت ہی فیلوپیس سے - اور ٹیوبس بمعنی نل یا نالیان یعنی وہ نل یا نالیان جنکو کہ فیلوپیس حکیم نے دریافت کیا تھا +

[۵۲] یعنے اسقاط کے ہوجانے کا باعث ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعمال جراحی سے۔ پچکاری کے ذریعہ دوا اندر پہونچانے سے۔ اور دیگر طریقون مین ہاتھ سے عمل کرنے سے جنسے کہ عورت کی اسقدر بے پردگی ہوتی ہے۔ کبھی مقصد براری نہین ہوسکتی + درحقیقت مکمن ہے کہ اونکی وجہ سے جسم کے اندر آرام کرنے کی طبعی قوت ایسی بے حس کردی جاوے کہ پھر سے طریقہ سے بھی شفا کا ہونا ممکن نہ رہے +

اور اس موقع پر مین ایک واقع کا ذکر کرونگا جسکا کہ ذکر کرنا بہت ہی ضروری ہے + تجربہ سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ یہ امر کہ جماع کسوقت کیا جانا چاہیئے فراموش کرنیکی بات نہین ہے + جیسے کہ نیچر (سرشٹی) مین سب جگہ۔ ایسے ہی انسانون مین بھی صبح کے وقت قوت زندگی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ پس صبح کا وقت ترقی نسل کرنے کے لیے بہت ہی عمدہ ہے + کسی دوسرے وقت جماع کرنے سے مثلاً شب کے وقت مین۔ زن وشوہر کے صرف اعصاب کو ہی تحریک اور اس تحریک کے باعث کمزوری نہین ہوتی۔ بلکہ اگر نطفہ قرار پاجائے۔ تو بچہ اوس قوت اصلی کے ساتھ نہ بڑھیگا جسکے ساتھ کہ وہ دیگر حالت مین بڑھتا +

اگر بار (مادۂ فاسد) بہت زیادہ نہین ہے اور جسم مین کچھ قوت اصلی بھی باقی رہی ہے تو بانجھپن کو آرام ہوسکتا ہے + اپنے طریق علاج سے مین اکثر ایسا کرسکا ہون کہ عورتین اپنی دلی خواہش پورا کرنے کے قابل ہوگئی ہین +

ایک لیڈی کو جسکی شادی کو کہ آٹھ سال گذر چکے تھے بہت ہی بڑی خواہش بچہ کی ماں بننے کی تھی اور اسوقت تک اوسکو کوئی امداد ماہرین درجہ اعلےٰ سے بھی نہ ملی تھی + آخرش وہ مجھ سے مشورہ لینے آئی + مین نے اوسکو سمجھایا کہ اوسکی حالت بانجھپن کا اصل سبب پیڑو کے اندر بہت زیادہ بار (مادۂ فاسد) کا ہونا ہے۔ اور سب سے اول کام یہ کرنا ہوگا کہ مواد ناقص کو دور کیا جاوے + صرف اسی طریقہ مین وہ اپنی دلی خواہش پوری کرسکے گی +

میرا نسخہ یہ تھا یعنی دو سے تین تک فریکشن باتھ روزانہ۔ غیر محرک غذا اور قدرتی طریقہ مین زندگی بسر کرنا + اس طریقہ مین اوس سے بار (مادۂ فاسد) کا کم ہوگیا اور چند ماہ بعد وہ مجھے یہ خوشخبری دے سکی کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے + میرے طریق علاج کے موثر ہونیکے مزید ثبوت اس امر مین دستیاب ہوئے کہ بچہ آسانی سے اور تندرست پیدا ہوا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

چھاتیون کا زخمی ہوجانا - یعنی تھنیلہ اور دودہ کا نہ ہونا - بچہ کی غذا کا سب سے عمدہ اور پس بالکل قدرتی ذریعہ ماں کی چھاتی ہے + یہ آلہ ایک سب سے ضروری آلہ ہے جسکے کامون کی کہ بدقسمتی سے آجکل بسیا اوقات بباعث ناواقفیت بہت کم قدر کیجاتی ہے + اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ تندرست قوم کی پرورش کرنیکیلئے ایک بیش بہا وسیلہ کی پرواہ نہین کیجاتی - کسقدر مائین ایسی ہین جو اپنے بچون کو جزئاً یا کلیتاً دودہ پلانے کے ناقابل ہین + ٹھیک ٹھیک مطلب یہ ہے کہ ایسی مائین درحقیقت ترقی نسل کرنے کے قابل نہین ہین + کیا ایسی بات کبھی جانورون کی مالت مین بھی دیکھنے مین آتی ہے ؟ کیا ہم کبھی ایسا دیکھتے ہین کہ کوئی جانور اپنے بچہ کو دودہ نہ پلاسکتا ہو - یا دودہ پلانے سے کبھی اوسکے تھنون مین زخم ہوجاتے ہون ؟ ایسی حالت کبھی نہین واقع ہوتی + پس کوئی بہت ہی مقررہ اسباب ضرور ہونگے جنکی وجہ سے کہ یہ باتین انسان کی حالتین پیدا ہوتی ہین + حاملہ ہونے اور دودہ پلانیکے قبل چھاتیون کا معمول سے بہت زیادہ بڑا ہونا ایک اس قسم کا سبب ہے + یہ بات لوگ خوب جانتے ہین کہ بہت سی عورتین جنکی چھاتیان اسطور سے بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہین وہ بچہ کو دودہ پلانیکے بالکل ناقابل ہوتی ہین یا دودہ پلانیکی حالتین اوسکے سرپستان مین زخم ہوجاتے ہین + حالت باکرہ پن مین چھاتیونکا اس قسم سے بہت بڑھا ہوا ہونا ہرگز حالت صحت کا اظہار نہین کرتا + برخلاف اسکے یہ یقینی علامت اس بات کی ہے کہ جسم مین مادہ ناقص کا بار بہت زیادہ ہے +

دیہات مین خاصکر ہمکو اکثر اوقات اس بات کے دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ عورتین کیونکر اپنے بچون کو بغیر تکلیف کے اس دنیا مین لاتی ہین - اور اسیطور سے بغیر کسی تکلیف کے اونکو دودہ پلاتی ہین گو کہ نہ تو قبل حاملہ ہونے کے نہ ایام شیر خوارئی مین اونکی چھاتیان بڑی اور بھری ہوئی ہوتی ہین + دودہ کا نہ ہونا بھی اسیوقت ہوسکتا ہے جب کہ کوئی عورت بہت زیادہ دبلی ہو - یہ دبلاپن دلالت اس امر پر کرتا ہے کہ مزمن بار (مادہ فاسد) کی جڑ بہت گہری پہونچ گئی ہے + ایسی حالتون مین - خصوصاً جبکہ بچہ کی ماں اون چیزون پر گذر کر رہی ہے جو کہ فی زمانہ عمدہ - قوت بخش اندیہ تصور کیجاتی ہین - یعنی گوشت - شراب انگوری - شراب جو - بیضہ - دودہ وغیرہ - مین نے دیکھا ہے کہ عورتین بوجہ نہ اوترنے دودہ کے" دودہ پلانے کے لیے آیندہ قابل نہین رہتین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرے یہ بات ہے کہ مینے بسا اوقات اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ مناسب و غیر محرک غذا۔ اور میرے فریکشن باتھ و اسٹیم باتھ دودھ پلانے کی ناقابلیت کو رفع کردینگے اور اسی طریقہ مین تھیلہ کو بھی آرام کردینگے +

ایک عورت کے اوسکا تیسرا بچہ پیدا ہوا۔ پیشتر دو بچون مین سے ایک کو بھی وہ اپنا دودھ نہین پلا سکی تھی حالانکہ ایسا کرنے کی اوسکو بہت ہی بڑی خواہش تھی + اس مرتبہ اوس نے اس بچہ کے پیدا ہونے کے کچھ عرصہ پیشتر میرے طریق علاج کا استعمال کیا تھا اور اوسکی خواہش پوری ہوئی کیونکہ بچہ کے لیے دودھ بہت کافی اوترا +

میرے مطب مین اس قسم کے بہت سے واقعے گذرے ہین +

تھیلہ کے متعلق علاج کے ایک واقعہ کو بہت سے واقعونمین سے انتخاب کرکے اسموقع پر درج کرتے ہین +

ایک نوجوان عورت کی چھاتیون پر بچہ جننے کے چند ہفتہ بعد سخت سوجن کی تکلیف ہوگئی۔ خاندانی حکیم نے اخیر چارہ کار اوسمین اگلے دن شگاف دینا تجویز کیا + لیکن مریضہ اس عمل جراحی کے کرانے کے لیئے اپنے تئین آمادہ نکر سکی اور اُسی شام کو ناوقت مجھے بُلایا + مینے اُسکو سمجھا دیا کہ میری رائے مین عمل جراحی محض فضول ہی نہین ہے بلکہ بہت خطرناک بھی ہے اور یہ کہ مجھے یقین ہے کہ مین اوسکی امداد ایک دوسرے طریقہ مین بہت قلیل عرصہ مین کرسکونگا + اوس نے میری ہدایات پر بخوشی عمل کیا۔ اور چار فریکشن سٹز باتھ اوسی شب مین نصف نصف گھنٹہ تک ہر دفعہ پچپن ۵۵ درجہ فہرن ہائیٹ کی حرارت کے پانی مین لیئے + اگلے دن اوسکی حالت بہت کچھ سدھر گئی + چند دن بعد تمام درد رفع ہوگئے۔ اور چند ہفتہ علاج کرنیکے بعد اوسکی حالت بالکل صحیح ہوگئی کیونکہ مرض کا سبب یعنی فارن میٹر پیریڈ سے خارج کردیا گیا +

اس مرض کی حالتون مین یہ شفایابی میرے طریق علاج کی قیمت کو۔ بمقابلہ میڈیکل لوگون کی تمام علمی تحقیقاتونکے زیادہ صاف صاف بتلا رہی ہین اور اوسکی عمدگی کا ایسا ثبوت دے رہی ہین جسپر کہ اعتراض ہی نہین ہوسکتا +

زچہ کا بخار - ہزارون آسودہ مائین ہر سال اس خوفناک مرض کا شکار ہوتی ہین جو مرض کہ بیرحم ہے اور کسیکو چھوڑنے والا نہین ہے۔ خوف اوسکا اسوجہ سے زیادہ ہی کیونکہ انسانی امداد اسوقت تک اسکا مقابلہ کرنے مین لاچار ثابت ہوئی ہے +

اس مرض کا اظہار اس امر کی پختہ علامت ہے کہ جسم فارن میٹر سے بہت ہی بھرا ہوا ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

یہ خطرناک بخار صرف اوسیوقت ہوسکتا ہی جبکہ مادّہ ناقص جسم کے اندر موجود ہے اور جوش مین آنا شروع ہوجاتا ہی + صرف وہی عورت زچہ پن کے بخار مین مبتلا ہوجائیگی جسکے جسم مین کہ بعد بچہ جننے کے فارن میٹر (مادّہ فاسد۔ مادّہ غیر) کی کافی مقدار مرض کو تحریک دینے والی باقی رہ گئی ہی + مثلاً یہ کسی طور سے ضروری نہین ہی کہ وہ خون جو کہ رحم مین رُک جاتا ہی۔ یا کہ جھلی کا کوئی ٹکڑہ اول سڑنے (جوش مین آنے) لگے اور سڑنے کے بعد خود۔ فارن میٹر موجودہ پر اُس کو جوش مین لانیکا اثر ڈالے + پس اگر ہم چاہتے ہین کہ زچہ کے بخار کو آرام کرین تو ہمکو اسکے سبب یعنی فارن میٹر کو جسم سے خارج کر دینا چاہیئے۔ اور یہ کام فریکشن سٹز باتھز کے ذریعہ سے بہت آسانی سے کیا جاسکتا ہے +

امن وامان کے ساتھ بچہ جننے کے اگلے دن ایک لیڈی زچہ پن کے سخت بخار مین مبتلا ہوئی + دایہ نے گرم گدیونکا استعمال کیا تھا۔ مگر بیشک بلا کسی نفع کے + وہ اوس بڑھی ہوئی اندرونی گرمی سے جو کہ جسم کے اندر فارن میٹر کے سڑنے سے پیدا ہوئی تھی ناواقف تھی یعنی اوس گرمی سے جو کہ قدرتاً ٹھنڈک پہونچانے سے رفع کیجاسکتی ہی + مین نے مریضہ کو اس بات سے آگاہ کردیا کہ مین اوسکی مدد تو ضرور کرسکتا ہون لیکن مجھے خوف ہی کہ وہ میری ہدایات پر عمل نکریگی + اوسکا جواب تھا کہ "جو کچھ آپ چاہین وہ تجویز فرمایئے۔ مین ہر ایک بات کرونگی" + پس مینے اوسکے لیئے تین چار فریکشن سٹز باتھز پندرہ سے تیس منٹ تک چونسٹھ درجہ فیرن ہایٹ حرارت کے پانی مین لینا تجویز کیئے +

مگر چونکہ مریضہ کے لیئے پانی کو حرارت مذکورہ تک گرم کرنا دقت طلب تھا اوسنے پانی اوسی درجہ کا لیا جیسا کہ نل سے آتا تھا (صرف پچاس درجہ فیرن ہایٹ کی حرارت کا) + دیگر بالتمین میرے ہدایات پر من وعن عمل کیا گیا + زیادہ سرد پانی مین کچھ برائی نہ تھی۔ بلکہ اس سے شفا جلد ہوئی۔ حالانکہ اسکے مقابلہ مین زیادہ گرم پانی شروع مین زیادہ خوش معلوم ہوتا + لیکن جہان کہ جسم مین مرض کو دور کرنیکی قوت بہت کم نہین ہوگئی ہے تو سرد پانی ہمیشہ زیادہ نفع بخشتا ہے + اٹھارہ گھنٹہ مین بخار کم ہوگیا اور مریضہ خطرہ سے باہر ہوگئی +

---

۱۵ یعنی ۶۴ درجہ فیرن ہایٹ تک۔ اس درجہ پر پانی چھونے مین گرم نہین ہوتا بلکہ سرد ہوتا ہی۔ بہقدر سرد جیسا کہ یہان جاڑون مین برتن کے اندر معمولی سرد ہوا کی سرد سے پانی سرد ہوجاتا ہی + ملک جرمن بمقابلہ یہانکے سرد ملک ہی اور معمولی پانی بہت سرد ملتا ہی اور اُسکو کم سرد کرنیکے لیئے اوسمین کچھ گرم پانی ملانا پڑتا ہے۔ پانی بھر بھی سرد کہا جاتا ہی صرف کم سرد کرلیا جاتا ہی۔ کیونکہ گرم پانی سے فریکشن سٹز باتھ لینے کی ممانعت ہی۔ بلکہ صرف سرد ہی پانی مین لینا چاہیئے صفحات ۱۱۲ و ۱۱۴ ملاحظہ فرمایئے + ۱۵ کم سرد کردینے سے مراد ہے + ۱۵ پندرہ سے کم سرد پانی سے مراد ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک ہفتہ کے اندر وہ اپنے معمولی کاروبار کرنیکے لایق ہوگئی + اس موقع پر اس امر کا کہ فریکشن سٹنر باتھ اپنا اثر تعجب انگیز تیزی کے ساتھ کرتے ہین ایک اور ثبوت موجود ہی + قدرتی آلات اخراج مواد کی جانب فارن میٹر کھینچ لیا گیا تھا - اسکی وجہ سے اسکی آیندہ کی سٹرن (جیسے کہ دوسرے بخار کی حالت مین) روک لی گئی تھی + غسلون کو کچھہ عرصہ تک اور جاری رکھنے کے بعد آخرش مریضہ بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ تندرست ہوگئی + یہ بات معلوم ہوتی ہوگی کہ اس حالت مین بھی میرا علاج اون علاج کے بالکل برعکس تھا جو کہ پرانے پیشہ ورون نے تجویز کیا ہوتا + جیسا کہ مینے اکثر دیکھا ہے - ڈاکٹر لوگ یہ حکم دیتے ہین کہ مریض کے سر کو برف کی تھیلیون سے سرد کیا جاوے اور برخلاف اسکے پیرون کو گرم رکھا جاوے - اسکے ذریعہ سے جس چیز کو کہ وہ لوگ رفع کرنا چاہتے ہین اسکو وہ بڑہا دیتے ہین + میرے لیئے یہ بات ہمیشہ ایک راز کی بات رہی ہی کہ برف کی تھیلی کا استعمال سر پر ہمیشہ کیون کیا جانا چاہیئے کیونکہ یہی طریقہ ہی جس سے کہ تمام خون اس جگہ (سر مین) لایا جا سکتا ہی + اور ہر شخص اس امر کو جانتا ہی کہ سر کا کام مادہ فاسد کو خارج کرنیکا نہین ہی - یہ کام صرف قدرتی آلات اخراج مواد کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہی + پس برف محض سردی ہی نہین پہونچاتا ہی - بلکہ دماغ کو بیحس کر دیتا ہی یعنی ٹھٹھرا دیتا ہی اس سردی پہونچانیکے عمل سے جو کمی کہ واقع ہوتی ہے اوسکو جسم خون کی آمد کو زیادہ کرنیکے ذریعہ سے صحیح حرارت جسمانی پیدا کرکے پورا کرنیکی کوشش کرتا ہے + لیکن اس طریقہ مین خون کا دماغ کیطرف بہنا قدرتاً حرارت مین ایک قسم کی بیشی پیدا کریگا - پس باہر کی جانب تو ایک قسم کی حالت بیحسی یعنی ٹھٹھرا ہٹ رہتی ہے - حالانکہ اندر کی جانب جلا دینے والی گرمی موجود ہے + اب اگر یہ دونون حالتین ایک دوسرے کی کمی و بیشی کو جلد ہی پورا کرنے کے قابل نہو جاوین تو موت تیزی کے ساتھ واقع ہو جاویگی +

ایک اور واقعہ ہے + ایک دن مجھے ایک لیڈی نے بلایا جسپر کہ بچہ جننے کے اگلے ہی دن زچہ کا بخار حملہ آور ہوا تھا + حکما جو کہ پروفیسران تھے اور اپنے پیشہ مین مستند گنے جاتے تھے - جنہون نے کہ اوسکا علاج کیا تھا - اس بخار کو جو کہ حالت حاد سے حالت مزمن مین تبدیل ہوگیا تھا - آرام نہ کر سکے تھے + آخرش قریب ایک ہفتہ کے علاج کرنیکے بعد دماغ پر اثر پڑا - اور مریضہ کو سرسام ہوگیا - پس حکما معالج کو جو کہ مریضہ کے گرد حاضر رہتے تھے موت کی آمد کا خوف ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کی بیماریان

جبکہ مین بجواب ایک تار کے اس مریضہ کے علاج کرنے کے لیئے پہونچا تو ایسی افسوسناک حالت تھی جس مین کہ مریضہ مجھے ملی + ظاہر اول کام یہ تھا کہ پوشیدہ مرمین بخار کو آرام کیا جاوے یہ کام مین جلد ہی کرسکا + ایک ایک گھنٹہ تک کے چند فریکشن سٹز باتھز پیڑو کے اندر کی حرارت فرو کرنے کے لیئے اور مریضہ کو صحیح دماغی حالت مین لانے کے لیئے کافی ہوئے + ضرور ہے کہ اس تھوڑے عرصہ مین جسم مادہ ناقص سے جس نے کہ بخار پیدا کیا تھا پاک نہ ہوا تھا تاہم وہ لیڈی اب خطرہ سے نکل گئی تھی + اوسے میرے بتلاے ہوئے غسل - اور مجوزہ غذا کا استعمال کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رکھا - اور جیسا کہ مجھے اوسکے رشتہ داران ساکنان لیپزگ سے اکثر معلوم کرنے کا موقع ملتا رہا ہے - وہ اوسوقت سے بہت عمدہ حالت تندرستی مین رہی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

نیچر کی بادشاہت مین - مدام حرکت کرنے والی عظیم دنیا مین - جوکہ دائمی اور غیر متبدل آئین کی پابند ہین - اون صحیح حالتون کو جن مین ہر ایک جاندار زندہ رہسکتا ہے صاف اور صحیح طور سے ظاہر کر دیا گیا ہے +

پہلے ہمکو اون حالتون پر غور کرنا چاہیئے جن مین وہ جانور جو آدمی کے میل ملاپ سے خراب نہین ہوئے ہین اپنے بچے جنتے ہین +

اگر ہم ہرنی - خرگوش یا بلی یا اور جانورونکو اونکی آزادی کی حالت مین خیال مین لائین تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے جانور کبھی زائیدگی کیوقت کسی امداد کے محتاج نہین ہوتے - اور نہ اونکو زائیدگی مین کبھی تکلیف ہوتی ہے اور نہ زیادہ وقت لگتا ہے + ہم ایسا کہین نہین پاتے کہ زائیدگی کا وقت قریب آنے پر یہ جانوران کسی قسم کا خوف یا بیچینی ظاہر کرتے ہون + یہ کام جوکہ انسانونکے لیئے اکثر خطرناک ہوتا ہی جانوراوسکو بلا تکلیف کے کرتے ہین اور اونکی تندرستی مین کسی قسم کا نقص واقع نہین ہوتا +

ہمنے اکثر نہایت غور سے ایسے جانورون کی حالت کا مشاہدہ کیا - اور یہ ہمیشہ دیکھا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی فوراً وہ اپنے معمولی کاروبار زندگی مین اسطور سے لگ جاتے ہین کہ گویا کوئی بات ہی واقع نہین ہوئی - بجز اسکے کہ اپنے بچہ کی بہت ہی زیادہ خبر گیری کرنے کا اظہار کیا + ہمنے یہ کبھی نہین دیکھا کہ نیچر نے جیسا کہ تندرست جانورون مین دیکھنے مین آتی ہے کبھی اس طریقہ سے انحراف کیا ہو + ہمکو ایک واقعہ ایک مادہ خرگوش کا یاد ہے - جوکہ دو بچے دیچکی تھی اور جس کے جننے کی حالت مین ایک شکاری مخل ہوا تھا + وہ فوراً ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہے

بھاگ گئی - گویا کہ وہ اصلی جسمانی حالت مین تھی - مگر گولی کا شکار ہوئی + اوسکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ گیا بھن ہے اور اوسکا جسم چیرنے سے بچہ زندہ جسم سے نکالا گیا + دیگر دو بچے بھی جو پیدا ہو چکے تھے تلاش کرنے سے ملگئے +

برخلاف اسکے عورتون کی حالت مین آسانی سے زائیدگی ہونا بہت ہی شاذ و نادر واقعہ ہے + جب کہ ہم روزانہ دیکھتے ہین کہ عورتون کو بچہ جننے مین تکلیف ہوتی ہے اسقاط حمل ہوتے ہین - اور دوران حمل مین روزانہ طرح طرح کی خرابیان وقوع مین آتی ہین تو ضرور ہمکو اس معاملہ پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے + بلا امداد دایہ کے بچہ پیدا ہونا ایک ایسی بات ہی جو مشکل سے آجکل خیال مین آتی ہے - اور حقیقت مین ولادت بجاے قدرتی کارروائی ہونیکے زیادہ تر ایک غیر قدرتی و مصنوعی کارروائی ہوگئی ہے + علاوہ ازین نقصان دہ نتائج سے بچنے کے لیے عورت کو تھوڑے یا بہت دنون تک بعد بچہ جننے کے مجبوراً بستر مین رہنا پڑتا ہے +

نیچر کے غیر متغیر قانون سے ان جملہ انحرافات کا کوئی دقیق سبب ضرور ہوگا - وے ضرور اون حالتون سے ظہور مین آتے ہین جو قوانین قدرت کے بالکل خلاف روان ہین + نیچر خود ایسی دقتین پیدا نہین کرتی - اوسکی کارروائی لاتبدل ہی - انسان ہی قدرت کی ترکیب مین جو کہ مقررہ قاعدون کے تابع ہے دخل دیتا ہے اور اپنی جہالت سے نیچر کے کام کو بگاڑتا ہے + پس ایسا نہین کہ نیچر اور اوسکے قانون انسان کی بہبودی کیلئے ناکافی ہوگئے ہون بلکہ انسان ہی اپنے آپ ہمیشہ عیوب کے نزدیک ہوتا جاتا ہے +

پس یہ کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کہ قانون قدرت کو نہ ماننے کی سزا بنی نوع انسان کو دمبدم جسمانی بربادی کے کنارہ کے قریب پہونچا دینے مین دیجاتی ہے + انسان جب سے نیچر کے راستے سے ہٹنے لگا تب ہی سے وہ رفتہ رفتہ بیمار ہونے لگا اور مادہ فاسد جسم مین جمع کرنے لگا + انسان نے جلد دریافت کرلیا کہ اوسکے اون قوانین کو جو قدرت نے تجویز کیے ہین نہ ماننے نے اوسکی آیندہ نسل پر کسقدر اثر ڈالا ہے + جنت یعنی وہ دنیاوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشی جو انسان کو اس امر کے علم سے کہ وہ پورا تندرست ہی ملتی ہے اور جو (پوری تندرستی) کہ صرف جب ہی حاصل ہوسکتی ہے جبکہ انسان نیچر کے ساتھ بہت ہی موافقت سے رہے اور اوسکے قوانین کی پابندی کرے - انسان کے ہاتھ سے جاتی رہی +

تمام بیان جو اوپر کیا گیا ہی اوسکا خلاصہ کرنیسے ہم حسب ذیل معلوم کرتے ہین - "واقعی تندرست مادرین ہمیشہ ایام حمل کو آسانی سے گذرانیگی - زائیدگی ہمیشہ بیخطر ہوگی اور بچہ ہمیشہ تندرست پیدا کرینگی" لفظ "تندرست" یہان اوسی معنی مین سمجھنا چاہیئے جیساکہ کتاب ہذا مین مذکور ہوچکا ہے - یعنی مادۂ فاسد سے جسم کا قطعاً مبرا ہونیکی حالت +

لیکن بچہ صرف اوسی صورتمین واقعی تندرست ہوگا جبکہ اوسکا باپ بالکل مادہ فاسد سے بری ہو - نیچر ہمیشہ اوس حمل کو جو رحم کے اندر بڑہتا جاتا ہی والدین کے نفیس ترین اجزا سے بنانے کی کوشش کرتی ہی + بہت سی بچونکی حالتین تو براہ راست ورانتاً مرض کے انکورون کا اونکے جسم مین آنا اسطور سے ہوتا ہی کہ اونکے والدین کے بعض بعض اعضا جو گرہا دان کے وقت مرض کی حالت مین تھی یا فاسد مادّہ سے بھرے ہوئے تھے بچہ مین نقص کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین - پس بچہ ایک نامکمل بناوٹ کی حالتمین دنیا مین داخل ہوتا ہی + اب اگر بچہ مین فاسد مادّہ موجود ہی - جسکا نہونا فی زمانہ بوجہ ٹیکہ اور غیر قدرتی غذا کے عملی طور سے ناممکن ہے تو یہ فاسد مادہ ہمیشہ جمع ہونیکے لیئے اور اپنا راستہ کرنیکے لیئے اوسیطرف رجوع ہوگا جہان کہ اوسکو سب سے کم رکاوٹ ملیگی + پس یہ ٹھیک ٹھیک اونہین اعضا مین ہی جو بمقابلہ اورونکے کمزور پیدا ہوتے ہین کہ جہان مادہ فاسد کی زیادہ سے زیادہ مقدار جمع ہوویگی + اسلیئے بچہ مین بھی ہمکو وہی مرض ملتا ہی جو کہ اُسکے والدین مین تھا لیکن قدرتی علاج کے ذریعہ سے اور قانون قدرت کی ہوشیاری کے ساتھ پابندی کرنے سے ہم تمام ایسے فاسد مادّہ کو نکالدینے کے قابل ہوتے ہین اور اسطرح آہستہ آہستہ اون اعضا کو جو تندرست اعضا کے مقابلہ مین کمزور ہین یا جن مین مادہ فاسد کے جمع ہونے کا زیادہ موقع ہے طاقت پہونچا سکتے ہین اور تندرست رکھ سکتے ہین + اسطریقہ سے ایک زیادہ تندرست اور زیادہ جفاکش قوم کسی زمانہ مین پیدا کردینا ممکن ہے +

بسا اوقات یہ دیکھنے مین آیا ہی کہ جہان والدین مین بہت سا مادّہ فاسد موجود ہی تو بچے بھی اُسی حالت[1] مین دنیا مین آتے ہین + اونکے "پہلون سے تم اونکو جانوگے" اس موقع پر سچائی کے ساتھ کہا جاسکتا ہی + بچون

[1] یعنی بچونمین بھی پیدائش کے وقت اونہین جگہونمین اور مناسبت کے ساتھ اوسی مقدار مین مادہ فاسد موجود ہوتا ہی جیساکہ اونکے والدین مین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

پر خلاف قدرت طرز معاشرت کے نافذ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ انسان کی قوم نسلاً بعد نسلاً زیادہ تنزل کرتی جاتی ہے +

لیکن اور بھی اسباب ہین جو کہ تندرستی کو سخت نقصان پہونچاتے ہین +

ہم نیچر مین کہین اور کبھی نہین دیکھتے کہ بچہ جننے کی وجہ سے کوئی جانور - بھدّا یا بدشکل بھی ہوگیا ہو - لیکن انسان مین یہہ بات کیسی مختلف ہے + یہ قریب قریب ایک قاعدہ ہوگیا ہے کہ ہر عورت صرف اول ہی بچہ جننے کے بعد زیادہ عمر کی معلوم ہونے لگتی ہے یا اوسکی شکل بدل جاتی ہے مثلاً پیٹ کے بہت نلے موقع بڑھ جانے سے + اسکا الزام ہمیشہ حاملہ پن پر - زائیدگی پر - اور بچہ کو دودہ پلانے پر لگایا جاتا ہے + ہر ایک مرتبہ بچہ جننے کے بعد زیادہ تر عورتون کی خوبصورتی مین دمبدم کمی آتی جاتی ہے باوجودیکہ وہ بلحاظ اپنے کاروبار و غذا کے بالکل صحت آور طریقون مین رہتی ہین +

مین اس موقع پر فوراً اسکا صرف ایک خاص سبب ظاہر کرونگا + ہم قدرت مین کہین نہین دیکھتے کہ سوائے انسان کے بعد حاملہ ہوجانیکے کوئی مادہ مجامعت کی طرف رغبت کرتی ہو - برخلاف اسکے وہ قطعی ایسا کرنیکی اجازت نہین دیتی + یہ بالکل قانون قدرت کے موافق ہی + مجامعت اسغرض سے ہی کہ عورت حاملہ ہوجاے نہ صرف نفسانی خوشی کے لیئے + حالت مجامعت مین ہمیشہ خون کا دوران آلات تناسل کیطرف زیادہ ہوا کرتا ہی اور اگر عورت حاملہ ہوگئی ہی تو وہ دوران ہمیشہ رحم کے اندر ادھ بنے بچہ کے نشوونما پر مضر اثر ڈالتا ہی + خود عورت کو بھی خاصکر نقصان ہوتا ہی کیونکہ قدرت ہمیشہ رحم کو ایسی چیزونسے صاف رکھنے کی کوشش کرتی ہی جو رحم کے اندر کے بچے کیواسطے مضر ہون + قدرت کے اس قانون کی حکم عدولی کا اثر عورتون پر یہ ہوتا ہے کہ اونکی جسمانی اصلی طاقت جلد گھٹنے لگتی ہے اور سیکڑون قسم کے تکلیف دہ امراض مخصوص بہ مستورات پیدا ہوجاتے ہین +

ایام حمل کی تکلیف دہ شکایتین اکثر کرکے نیچر کے قوانین کے خلاف اس طریق مین عمل کرنیسے صریحاً ہوا کرتی ہین + پس ہمکو صبح کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قے - متلی - درد دندان - رنگ کا تبدیل ہوجانا - حرارت اور سردی یکے بادیگرے - غم اور رونے کیطرف میلان طبیعت - اعصاب مین بڑی بیچینی - معمولی غذا سے نفرت اور غیر معمولی بھوک معلوم ہوتی ہین + بعض حالتون مین ممکن ہی کہ یہ شکایتین موروثی فاسد مادہ کی وجہ سے ہون + تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر عورت کی صحیح ذاتی عقل اوسکے ایکدفعہ حاملہ ہوجانے کے بعد اوسکو مکرر پھر مجامعت کرنے سے روکتی ہے + یہ ہمارے آجکل کے رواج اور مردونمین غیر معمولی خواہش نفسانی ہی ہین جو کہ جسم کے فاسد مادہ سے پُر ہونیکے باعث پیدا ہوتی ہین - جنکی وجہ سے کہ یہ خلاف قدرت طریقہ جاری ہے +

یہ بات بہت پُرانی ہے اور کسان لوگ اسکو خوب جانتے ہین کہ جب کبھی مویشیونمین خلاف قدرت خواہش نفسانی کے بڑہنے کا ظہور ہوتا ہی تو وہ ضرور اس بات کی علامت ہی کہ اونمین کوی بیماری پیدا ہوگئی ہے + اور یہ ہی حالت انسان کی ہے جیساکہ ہر شخص اپنے آپ کو دیکھکر جان سکتا ہے + ہمکو اس موقع پر اوس اعتدال سے بڑھی ہوئی شہوت کا جو کہ مریضان سل کو ہوا کرتی ہے صرف ذکر کردینا ہی ضروری ہے +

تندرست آدمیون مین جو خواہش نفسانی ہوتی ہی وہ اوس بے قابو و بے لگام شہوت سے بالکل مختلف ہوتی ہی جو فی زمانہ اکثر ہمارے دیکھنے مین آتی ہی + تمام عشقی خیالات سے پاک - غیر قدرتی خواہش سے مبرا - خواہش نفسانی انسان مین بھی صرف واسطے قائم رکھنے اپنی نسل کے موجود ہی + یہ خواہش کبھی ایسی ضرورت کی حد تک نہین پہونچنی چاہیئے جو کہ اگر کچھ عرصہ تک پوری نہو تو باعث بیچینی ہوجاوے + صرف وہی آدمی اس حالت کا موازنہ کرسکتا ہے جو تندرست ہی اور اپنے جسم کو بذریعہ غیر محرک اور قدرتی خوراک کے پاک[1] رکھتا ہے + پس وہ شخص جو کہ اپنی مرضی کو قدرت کے خلاف نہین چلانا چاہتا ہی - وہ شخص جو اپنے جسم پر قابو رکھنا چاہتا ہے تاکہ اوسکی خواہش نفسانی مناسب حدود کے اندر رہے - تاکہ وہ بات جو دیگر حالتون مین بہت تکلیف دہ ہوتی اوسکے لیئے نفع بخشے - تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ پھر نیچر کیطرف رجوع ہو + اگر وہ اون قواعد تندرستی پر عمل کرے جو مینے بتلائے ہین اور اسطرح سے اپنے جسم کو فاسد مادہ سے پاک کردے تو وہ اوس شے کو حاصل کریگا جو اوسکو سکھی اور سنتشٹ (قانع) بنائیگی +

اس زمانہ مین ہم خلاف قدرت قسم قسم کی زائد گیان دیکھتے ہین - اوّل تو اسقاطِ حمل اور ولادت قبل از وقت نظر آتی ہین +

[1] یعنے مادہ فاسد سے پاک رکھتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

کہین اولٹی طرف سے بچہ پیدا ہوتا ہی - کہین بچہ پہلو کے بل اندام نہانی تک پہونچتا ہی + کہین ہمکو غیر معمولی بڑے سر والے بچے نظر آتے حالانکہ اونکی مان کا اندام نہانی اسقدر تنگ ہوتا ہی کہ اونکی زائیدگی بلا مصنوعی امداد کے ناممکن ہوتی ہی + بعض حالتون مین دردزہ کی حرکت ضرورت سے زیادہ کمزور ہوتی ہی - غرضکہ بہت سے ایسے خلاف قدرت وقوعے صادر ہوتے ہین جو کہ سب اسطور سے سمجھاے جا سکتے ہین کہ وے مان مین کسی نہ کسی قسم کے فاسد مادّہ کے جمع ہونے اور بچے مین موروثی مادہ فاسد کے آجانے کی وجہ سے ہوتے ہین +

رحم مین بچہ کے بیموقع ہوجانیکا یہ سبب ہوتا ہی کہ یا تو مان مین فاسد مادّہ کا اجتماع ہوتا ہی یا وہ ایام حمل مین خصوصًا اوّل کے نصف زمانہ حمل مین کوئی نامناسب کام یا شغل کرتی یا رکھتی ہی + مادہ فاسد کے اجتماع یا کسی نامناسب شغل سے بچہ اپنی جگہ سے محض آگے کو ہٹا دیا جاتا ہی جسکی وجہ سے پیٹ بڑھ جاتا ہی اور تن جاتا ہی + جب عورت کا بچہ پیدا ہونیکا راستہ فاسد مادہ کے اجتماع سے تنگ ہوجاتا ہی تو یقینی زائیدگی مین مشکلاہٹ ہوگی + بچہ بھی خود مادہ فاسد سے ایسا بھرا ہوا ہوسکتا ہی (فرض کرکے کہ والدین بھی ایسی ہی حالت مین تھے) کہ پیدایش کے وقت وہ قد و قامت مین معمول سے زیادہ ہو خصوصًا بلحاظ قدامت سر کے + یہ بھی قدرتًا زائیدگی مین تکلیف دہ ہوتا ہی + بچہ پیدا ہونیکے راستہ مین فاسد مادّہ کا جب اجتماع ہوتا ہی تو گویا تمام پٹھون (مسلز) اور رگون مین اسقدر فاسد مادّہ گھس جاتا ہی کہ وہ درم کی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور اونکا لچیلا پن[۵۲] بہت کم ہوجاتا ہے + برعکس اسکے آسان اور بلا تکلیف زائیدگی کے لیئے یہ لازمی ہی کہ تمام جسم لفظ تندرستی کے صحیح معنی مین کامل تندرستی کی حالت مین ہو +

ہر پٹھہ جس مین کہ مادہ فاسد موجود ہی اپنے فعل طبعی کی قابلیت مین بہت نقصان اُٹھاتا ہی - اور جیسے کہ دردزہ کی حالت مین اگر یہ اینٹھ کر سکڑے اور اس سے کا بمقابلہ اوسقدر کام کے جسقدر کہ اسکی مادّہ سے بھری ہوئی حالت اسکو کرنے کی اجازت دیوے زیادہ لیا جاوے تو درد بہت زیادہ پیدا ہوگا + اسطور سے سخت تکلیف بچہ جننے کے وقت ہمیشہ مادہ فاسد یا بیمار معنی مین مرض کے موجود ہونیکی وجہ سے ہوتی ہی + بچھڑی[۵۳] کا بعد زائیدگی کے اندر لگا رہنا بھی اسیکے سبب سے ہوا کرتا ہی +

---

۵۱ باہر سے دوسرے کی مدد سے مثلاً راستہ کو کشادہ کرکے یا عمل جراحی کرکے + ۵۲ یعنی اونکی وہ قوت جسکی وجہ سے کہ وے زور پڑنے سے بڑھ جاتی ہین اور زور کم ہونے سے پھر سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتی ہین - جیسے کہ ربڑ کھینچنے سے بڑھ جاتی ہے اور چھوڑنے سے پھر اصلی حالت پر پہونچ جاتی ہے + ۵۳ وہ شے ہے جس سے بچہ رحم سے لگا رہتا ہے اور بعد پیدا ہونے کے یہ نکل جاتی ہے مگر حالت مرض مین دیر تک باہر نہین نکلتی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس بات کا کہ تمام عورتین جن مین مادہ فاسد کا بوجھ موجود ہے زائیدگی سے نہایت ہی خوف کھاتی ہین ہم کیا تعجب کر سکتے ہین + مگر یہ خوف اونکا کسی طور سے فطرتی نہین ہے بلکہ صرف مادہ فاسد کی موجودگی کا نتیجہ ہے + واقعی تندرست عورت اس بیچینی کی حالت سے ناواقف ہے - فکر یعنی چنتا ہماری عقل طبعی کا آوازہ ہے - جو - (آواز) اگرچہ اکثر دبی ہوئی رہے - تاہم ایسے نازک موقعون پر جیساکہ زائیدگی کا وقت - ہمکو صاف بتلاتی ہے کہ ہمنے اپنے جسم اور تندرستی کا جو نیچر نے ہمکو عطا کیئے ہین بیجا استعمال کیا ہے + مگر فی زمانہ وہ کون شخص ہے جو کہ اس آوازہ کے معنی کو صحیح طور سے سمجھا سکتا ہو + اگر کوئی شخص اب بھی اعتراض کرے اور کہے کہ باوجود ان سب باتون کے بہت سے موقعے بیشک ایسے ہین کہ جہان عمل جراحی یا ہاتھ لگانا زائیدگی مین لازمی ہے تو اونکو واقعہ مندرجہ ذیل کا مطالعہ کرنا چاہیئے +

ایک عورت ۳۶ سالہ جو کہ دوسری بار بچہ جننے کو تھی دو رات اور دو دن دردزہ مین کاٹ چکی تھی مگر تو بھی بچہ نے رحم مین حرکت نکری + دایہ کی راے تھی کہ ڈاکٹری امداد کی ضرورت ہے ورنہ بچہ پیدا ہونا غیر ممکن ہے + ایک نہایت ہی ہوشیار ڈاکٹر جو کہ عورتونکو بچہ جنانے مین بہت مشہور تھا بلایا گیا + چار گھنٹہ تک اوسنے طرح طرح کے اوزارات کا استعمال کیا اور آخرش یہ فیصلہ کیا کہ بچہ کے ٹھیک جگہ مین نہونے کی وجہ سے - اوسکا پیدا ہونا بلا اوسکے مان کو خطرہ مین ڈالنے کے غیر ممکن تھا + بیچاری عورت کہنے لگی کہ بمقابلہ اون تکلیفات کے جو زائیدگی مین اس امداد کی وجہ سے مجھے سہنا ہونگی مین مرنا پسند کرونگی + بلا کچھہ کیے ہوئے حکیم یہ کہکر کہ چونکہ بچہ باہر نہین نکل سکا عورت مرجاوے گی - رخصت ہوا + لیکن قدرت نے تجویز خلاف اس ڈاکٹر دایہ گرکے کی تھی + بعد ۲۴ گھنٹہ متواتر دردزہ ہونیکے بچہ بغیر کسی عمل جراحی کے محض دایہ کی امداد سے ہی پیدا ہوگیا + یہان کسنے زیادہ کام کیا - اوس مشہور ڈاکٹر نے یا کہ سیدھی سادی نیچر نے؟ لیکن غیر قدرتی اعمال جراحی بغیر اپنے خراب نتائج پیدا کیئے ہوئے نرہے - اوس عورت کو بعد بچہ پیدا ہونے کے ۹ ہفتہ تک بیمار پڑا رہنا پڑا اور اوسکی زندگی کی بھی امید نرہی تھی + اوزارون کے عمل نے اوسکو قریب قریب لنگڑا کر دیا تھا اور یہ صرف اوسکا مضبوط جسم ہی تھا جسنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

اوسکو آخرش آرام کردیا +

مین تسلیم کرتا ہون کہ بنی نوع انسان کے عموماً عرصہ درازسے تنزل کرجانیکی وجہ سے زائیدگی کے وقت ایسی پیچیدگیان واقع ہوجاوین کہ جنکو نہ تو ڈاکٹر نہ دایہ مرد رفع کرسکے + تجربہ سے مینے یہ رای قایم کی ہی کہ ایسے موقعون پر سب سے بہتر یہ ہی کہ سب باتونکو چپ چاپ ہوکر نیچر پر چھوڑ دیا جاوے + کوئی دوسرا اوس سے بہتر امداد نہین کرسکتا + درد زہ کے عمل کی سستی کو امداد پہونچانیکے لیئے مجھے فریکشن سٹز باتھ سے بڑھکر کوئی اور عمدہ ذریعہ معلوم نہین شکم کے گرد مٹی کی پٹیون (دیکھو صفحہ ۱۱۶) کا باندھنا بھی نہایت ہی تسکین بخش اور علاج کرنیوالا طریقہ ہی + ترپنڈول یا چکنی مٹی ایک سن کے کپڑے پر پھیلائی جاوے - مگر بہت پتلی تہ مٹی کی نہو - اور مٹی کی جانب سے اوسکو شکم پر لگادیا جاوے اور اسکے اوپر ایک اون کا کپڑا باندہ دیا جاوے + ترپنڈول ہر گھنٹہ یا دو گھنٹہ مین تبدیل کردین +

پیدایش کے وقت طریقہ عمل جراحی جلد اختیار کرنیکی وجہ سے ہزارہا عورتین قبل از وقت قبر مین داخل ہوئی ہین + کسقدر خوشی بہت سی مصیبت زدہ ماؤن کو ہوگی اور کسقدر مصیبت سے بہت سے گھر بچ جاوینگے اگر بجای مرد دایہ کے جسکو کہ عمل جراحی کا خبط ہوا کرتا ہے - ہر ایک چیز ہماری مادر مہربان نیچر کے ہاتھ مین چھوڑ دیجاوے + اگر عورت اس حالت مین پہونچے کہ جہان زائیدگی بلا استعمال اوزارات کے غیر ممکن ہی تو اسمین ہمیشہ عورت کا ہی قصور ہی + اوسکے پاس کافی عرصہ سے وسائل ایسے موجود تھے کہ جنسے وہ آسانی کے ساتھ بچہ جننے کے لیئے طیار ہوسکے - کیونکہ اسکو جلد معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ حاملہ تھی + اوسکو واقعی جاننا بھی چاہیئے کہ ان عطا کیئے ہوئے وسائل کا استعمال کیونکر کرین اور اونمین سے عمدہ استعمال صحیح وقت پر کیونکر کیا جاوے + ہر شخص جو میرے طریقہ علاج سے واقف ہی وہ اس امر کو سمجھتا ہی کہ آسانی سے بچہ جننے کیلئے کیا کرنا چاہیئے + گذشتہ چند سالون مین اور بہت سے واقعے پیش آئے ہین جو کہ میرے تعلیم کو اور بھی مضبوط کرتے ہین + ان مین سے کبھی ایک بھی دفعہ ایسا نہین ہوا کہ میرے فریکشن سٹز باتھ اور تجویز کی ہوئی غذا نے اپنے عمل مین ناکامیابی پائی ہو + ہر جگہ جہان کہین کہ میرے طریقے سے ٹھیک وقت پر کام لیا گیا ہی زائیدگیان تعجب خیز آسانی کے ساتھ اوسکی وجہ سے ہوئی ہین +

اون خطوط شکریہ مین جو میرے پاس آئے ہین ہر جگہ میرے فریکشن سٹز باتھ کا پر تاثیر ہونا

لہ مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب درد زہ کے باعث بھی اعضا اپنا فعل طبعی ٹھیک نہین کرسکتے اور بچہ خود پیدا نہین ہوتا یعنی اعضا مین کافی قوت بچہ کے پیدا کرنے کی نہین رہتی تو اونکو اس فعل پر پھیر رجوع کرنے والا کوئی دوسرا ایسا مجرب طریقہ نہین ہی جیسا کہ فریکشن سٹز باتھ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کامل طور سے تسلیم کیا گیا ہے + بہرکیف یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ تکلیف دہ زائیدگی کو روکنے کا مناسب وقت مین بندوبست کرنا زیادہ آسان ہے بمقابلہ اسکے کہ عین وقت زائیدگی مین امداد حاصل کری جاوے + زائیدگی کے وقت کی مصنوعی امداد کی ضرورتون کا دمبدم ترقی کرنا اس امر کو بہت صاف اور سچے طور سے بتلا رہا ہے کہ مرض مزمن واقعی استحکام کے ساتھ پھیل رہا ہے +

وہ لوگ جو بخیطر زائیدگیان اور تندرست بچون کی آرزو رکھتے ہین اونکو چاہیئے کہ سب باتون سے اوّل یہ بات دیکھین کہ خود اونکا ہی جسم بوقت مجامعت مادہ فاسد سے بری ہے یعنے تندرست ہے + اور کوئی شخص خود جب ہی تندرست ہوسکتا ہے جبکہ اُسکے جسم سے (پیشتر کا) تمام مادہ فاسد خارج کردیا گیا ہے اور آیندہ کے لیئے اوسکا جمع ہونا اون قواعد پر چلکر جنکا ذکر کتاب ہذا مین کیا گیا ہے روک دیا گیا ہے +

میرے زیر علاج ایک عورت رہی تھی جو کہ عرصہ سے مرض رجع مفاصل (گٹھیا) مین مبتلا تھی + اوسکے جسم مین - خاصکر پیڑو مین بار مادّہ فاسد کا بہت تھا + اوسکے پانچ بچے پیدا ہوچکے تھے اور ہر زائیدگی بہت ہی تکلیف کے ساتھ ہوئی تھی + بچہ پیدا ہونے مین دو دن سے تین دن تک لگ جاتے تھے - دردہاے زہ کا عمل اسکے لیئے یعنی بچہ پیدا کرنے کے لیئے ناکافی ہوتا تھا + پس ہر دفعہ اوس عورت کو بہت ہی سخت درد اوسوقت تک سہنا پڑتا تھا جبتک کہ مرد دایہ اپنے زنبور کی مدد سے بچہ پیدا نہ کراسکتا تھا + چھٹی بار اپنے ایام حمل مین اوس عورت نے میری صلاح پر عمل کیا اور دو تین فریکشن سٹرباتہر روزانہ لیئے + نتیجہ یہ ہوا کہ چھٹی بار کی زائیدگی جو کہ دیگر حالت مین سب سے زیادہ مشکلاہٹ کے ساتھ ہوتی ہوتی - سب زائیدگیون سے زیادہ آسانی کے ساتھ ہوئی + زائیدگی مین مشکل سے ایک گھنٹہ لگا ہوگا - دردہاے زہ ابتدا سے معقول سلسلہ مین ہوئے اور ایسے ہوئے کہ نہین ہونیکے برابر تھے +

(آیندہ رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم مین ملاحظہ فرمایئے)

وہ عورت بھی اس کامیابی کو خیال مین نہ لاسکتی تھی + قبل زائیدگی کے جب مینے اُس سے کہا تھا کہ ایسا ایسا نتیجہ ہوگا تو اوسنے طنزاً یون کہا تھا کہ آپ بغیر درد کی زائیدگیان ایجاد نکرسکین گے + بعد کو اوسنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

مجھے افسوس ظاہر کیا کہ اوسکی عمر ایسی نرہی تھی کہ وہ آیندہ اور ایکبار حاملہ ہونیکی امید کرسکے + اور اسوقت جبکہ وہ بلا تکلیف بچہ جنتا جان گئی تو اوسکو اور زیادہ بچے پیدا کرنیکی آرزو ہوئی + اوسکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی جبکہ اسمرتبہ وہ بچہ کو اپنا دودھ پلا سکی - اس خوشی کو اوس نے کبھی پیشتر حاصل نہ کیا تھا +

اور ان سب باتون کا درحقیقت سبب بھی قدرتی ہی تھا - اوس عورت نے جسوقت سے کہ میرے طریق علاج کا ذکر سُنا تھا اوسیوقت سے نیچر کے مطابق زندگی بسر کری تھی اور میرے مجوزہ غسل باقاعدہ لیئے تھے + اوسکا جسم جو کہ پیشتر (مادہ فاسد سے) بہت بھرا ہوا تھا انکی وجہ سے مادہ فاسد سے کسیقدر اچھے طور سے صاف ہوگیا - دماغی اور جسمانی قابلیت مین ترقی اس سے صریحاً نظر آنے لگی +

ایک دوسری عورت نے بھی جسنے کہ میری صلاح سے دوران حمل مین میرے طریق علاج پر عمل کیا تھا ایسے ہی عمدہ اور خوش نتائج حاصل کیئے تھے + سات ماہ تک علاج کرنیکے بعد بچہ پیدا ہوا اور زائیدگی مین بھی واقعی تکلیف نہوئی - صرف آدھ گھنٹہ اوسمین لگا اور کوئی دایہ بھی موجود نہ تھی +

ایک اسی قسم کا قابل اطمینان واقعہ ایک لیڈی کی حالت مین ہوا جسنے کہ ایسا ہونے پر مجھے مندرجہ ذیل خط شکریہ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین تحریر کیا تھا -

"میری عمر ۲۸ سال کی ہے - اور پندرہ سال کی عمر سے مین خرابی مثانہ و گردون مین مبتلا رہی تھی + اس شہر کے ٹی[1] انسٹیٹیوٹ مین ابتداءً آٹھ ہفتہ تک رہی تھی - نتیجہ صرف یہ ہوا تھا کہ میری سوزش مثانہ اس عرصہ مین اور بھی زیادہ ناقابل برداشت ہوگئی تھی + صرف لیٹی ہی رہ سکتی تھی - کیونکہ کھڑا ہونا یا چلنا بوجہ بہت ہی سخت درد کے ناممکن تھا +

"یہ حالت چار ہفتہ تک رہی تھی - پس مین ایل[2] محلہ مین جو کمزور مریضون کو رکھکر علاج کرنیکی جگہ ہی وہان گئی جہان کہ معقول عرصہ تک قیام کرنیکے بعد میری تکلیف دہ عارضہ کو چندے سکون حاصل ہوا + مگر چونکہ کسی نے کبھی میرے مرض کی جڑ کا علاج نہین کیا تھا میرا مرض ایک سال کے اندر ہی زیادہ قوت کے ساتھ عود کر آیا + اسوقت مین شہر چمنٹز مین قیام کر رہی تھی اور پس وہان کے ہی شفاخانہ کو مجھے جانا پڑا جس مین کہ مین نے

---

[1] اوس انسٹیٹیوٹ کے نام کا حرف اول ٹی (ٹ) تحریر کردیا گیا ہے - نام پورا ظاہر نہین کیا ہی +

[2] محلہ کے نام کا اول حرف لکھدیا ہے یعنی ایل (ل) - نام پورا ظاہر نہین کیا گیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زائد از تین ماہ قیام کیا + بغیر کامیابی حاصل کیے ہوئے میرا علاج سیلی سیلک ایسڈ - اور لیونر کا سٹک - گدیان اور بجلی کے ذریعہ سی ہوا + پس من اپریل ۱۸۸۸ء مین شہر لیپزگ کو گئی اور پھر وہان مجھے شفاخانہ جانا پڑا + یہان چار ہفتہ تک میرا علاج رحم کے کسی مرض کا کیا گیا - اسمین بھی کوئی کامیابی نہوئی + اکثر مین یہ بھی نہین سمجھ سکتی تھی کہ شفاخانہ سے اپنے گھر تک کیسے جاسکونگی کیونکہ درد بہت ہی زیادہ تھا +

شفاخانہ مین کوئی صورت آرام نہ دیکھکر مینے شفاخانہ چھوڑ دیا - اور چار سال تک ڈاکٹر ایل ساکن شہر لیپزگ کے ہاتھونسے شفا پانیکی جستجو کرتی رہی + اُنہون نے میرے سوزش مثانہ و سوزش رحم کو اچھا کر دیا - اور تین سال متواتر مجھے فرین زنیس باد کو بھیجا جہان کہ مینے کینچڑ اور چیری ہیٹ سے غسل کیے اور پانی بھی پیئے + لیکن انسے کوئی مستقل افاقہ نہوا + فرین زنیس باد کے آخری مرتبہ قیام کی حالت مین مجھے میرے معالج نے اسجگہ (لیپزگ) بھیجا کیونکہ اوسکی راے مین عمل جراحی کی بڑی ضرورت تھی + ڈاکٹر ایل - ساکن شہر لیپزگ نے میرے اوپر آپریشن (عمل جراحی) کیا اور سردست میری حالت قابل برداشت ہوگئی + تاہم میری پرانی بیماری مجھے ہمیشہ موجود ہی معلوم دیتی تھی - اور مجھے صاف طور سے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ عمل جراحی کے ذریعہ سے میرا مرض کسطور سے دبا دیا گیا ہے - لیکن جسم سے جڑ سے نہین نکالا گیا ہے + وقتاً فوقتاً مجھے گدیان اور مثل اوسکے وسائل کا استعمال لغرض حصول آرام کرنا پڑا - آخرکار مین پھر ڈاکٹری امداد حاصل کرنے پر مجبور ہوئی + شہر لیپزگ کے ڈاکٹر زڈ - کے پاس مین گئی لیکن ایک سال کے علاج کے بعد بھی آرام معلوم نہوا + آخرش ڈاکٹر زڈ نے کہا کہ میرا مرض فلوٹنگ کڈنی (متحرک کردہ) کا مرض ہے - اور یہ کہ اب اور زیادہ کوئی بات کرنے کو باقی نہین رہی - لیکن اونہون نے کہا کہ بہر صورت مجھے اوس شہر کے رہنے والے پروفیسر - الیس - سے مشورہ لینا چاہیئے + اس جنٹلمین نے بھی پورے ایک ہفتہ بھر تک میرا امتحان کیا اور اوسکے آخر مین یہ کہدیا کہ آیندہ کوئی امداد کرنا ممکن نہین اور مجھے رخصت کیا +

اسطور سے ناامید ہوکر دو سال گذرے کہ ماہ جولای مین - مین آپکے زیر نگرانی آئی + علاج کے شروع کے ہی ایام مجھے اون ناقابل برداشت درد سے نجات بخشنے کے لیے کافی ہوئے - اور مین چار ہفتہ مین پھر کام کرنے لگی +

---

۵۱ ایک قسم کا تیزاب ہے + ۵۲ ایک قسم کا جاندی کا تیزاب ہے - ۵۳ یعنی بجلی کی کل سے جیسا کہ اکثر دیکھنے کا اتفاق پڑا ہوگا جس سے کہ ڈاکٹر لوگ بعض قسم کے درد کا اور اعصابی خرابیونکا علاج کرتے ہین - ۵۴ ڈاکٹر صاحب کے نام سے شروع کا حرف لکھدیا گیا ہے پورا نام نہین لکھا گیا ہے ۵۵ ایک مقام کا نام ہے ۵۶ اکثر ایک اندرونی ظاہری متحرک ہوجاتا ہے جسکے باعث کمر پر بیحد درد ہونے اور ہلانے سے زیادہ اور پٹی لپیٹنے سے کم ہوجایا کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تکلیف اور بخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

آپ کے طریق علاج سے مین اپنی تندرستی اور قوت اسوقت تک قایم رکھ سکی ہون +

علاج کے اول ہی سال کے درمیان میری جسمانی حالت ایسی تازہ اور مضبوط معلوم ہونے لگی کہ باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے مجھے باز رکھا گیا اور حکماؤن کی راے تھی کہ مین عمل زائیدگی سے بہ امن نہ گذر سکون گی - مینے اپنی شادی کرلی + آپ کے مشورہ اور خود میرے تجربہ نے مجھے (اس سے) بہتر تعلیم دی - اور ہر ایک بات اوسی طور سے واقع ہوئی جیسا کہ آپ نے پیشتر سے کہدیا تھا + مین نے شادی کری - اور آپ کے ہدایات پر اپنے ایام حمل مین من وعن عمل کیا - اور سب لوگون کو حیرت مین ڈالنے والی بڑی آسان اور بخطر زائیدگی بغیر امداد دایہ عمل مین آئی + یہ کل باتین مجھے آپ کے ہی سیدھے سادے طریق علاج کی بدولت میسر ہوئین +"

لیزگ

(مسسز) لوی بی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ولادت کے بعد کا انتظام

واقعی تندرست عورت کو نسبت اس بات کے کہ بعد ولادت اوسکو کیا انتظام کرنا چاہیئے کسی مشورہ کی بھی کوئی ضرورت نہین ہی + صرف جانور ہی نہین بلکہ اکثر غیر مہذّب قومونمین بھی عورتین فوراً بعد ولادت کے اوٹھکر اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہوجانیکے لایق ہوجاتی ہین + لیکن یہ بہت کم دیکھنے مین آتا ہے کہ مہذب قومون کی عورتین ایسا کرسکین برخلاف اس کے یہ ایک رواج ہوگیا ہے کہ بعد ولادت کے اونکو بہت عرصہ تک بستر پر رکھا جاتا ہے + پہلے نُو دن معمولی ایام تھے اب اکثر اطبا بارہ روز بتلاتے ہین + ایسا کیا جانے کی وجہ اسقدر والدہ کی کمزوری نہین ہے جتناکہ وہ غیر معمولی آہستگی جس سے کہ اعضاء تناسل اپنی اصلی حالت پر آتے ہین + لیکن یہ زیادہ عرصہ تک بستر مین پڑا رہنا بہت طریقون سے بلاشبہہ بہت مضر صحت ہے + کیونکہ جسم کے کام نکرنیسے ہاضمہ مین خرابی آجاتی ہے اسوجہ سے غذا کے جزو بدن ہونیکی کارروائی مین کمزوری ہوجاتی ہے۔ یہ بات سخت قبض ہوجانے سے جو ایسے وقت مین قریب قریب ہمیشہ واقع ہوتا ہی بایہ ثبوت کو پہنچتی ہے + اوسی کے ساتھ قبل اس کے کہ اعضاء تناسل اپنی اصلی حالت پر آجائین بستر کو چھوڑنا بھی مضر ہے جس سے کہ پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے جیساکہ اکثر اون عورتون مین دیکھنے مین آتا ہے جنکے کئی کئی بچے ہوچکے ہین +

مین نے اس بات پر بہت غور کیا کہ وہ کون سا سب سے بہتر طریقہ ہے جس سے یہ برائی بغیر عورت کے اتنے زیادہ دنون تک پلنگ پر رکھنے کے رفع ہوجاوے۔ اور مینے ایک نہایت ہی سادہ طریقہ دریافت کیا ہی اور وہ ایسا ہی جسمین کہ غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہی

لہ یعنے بستر پر رہنے کے ایام مقررہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ولادت کے بعد کا انتظام

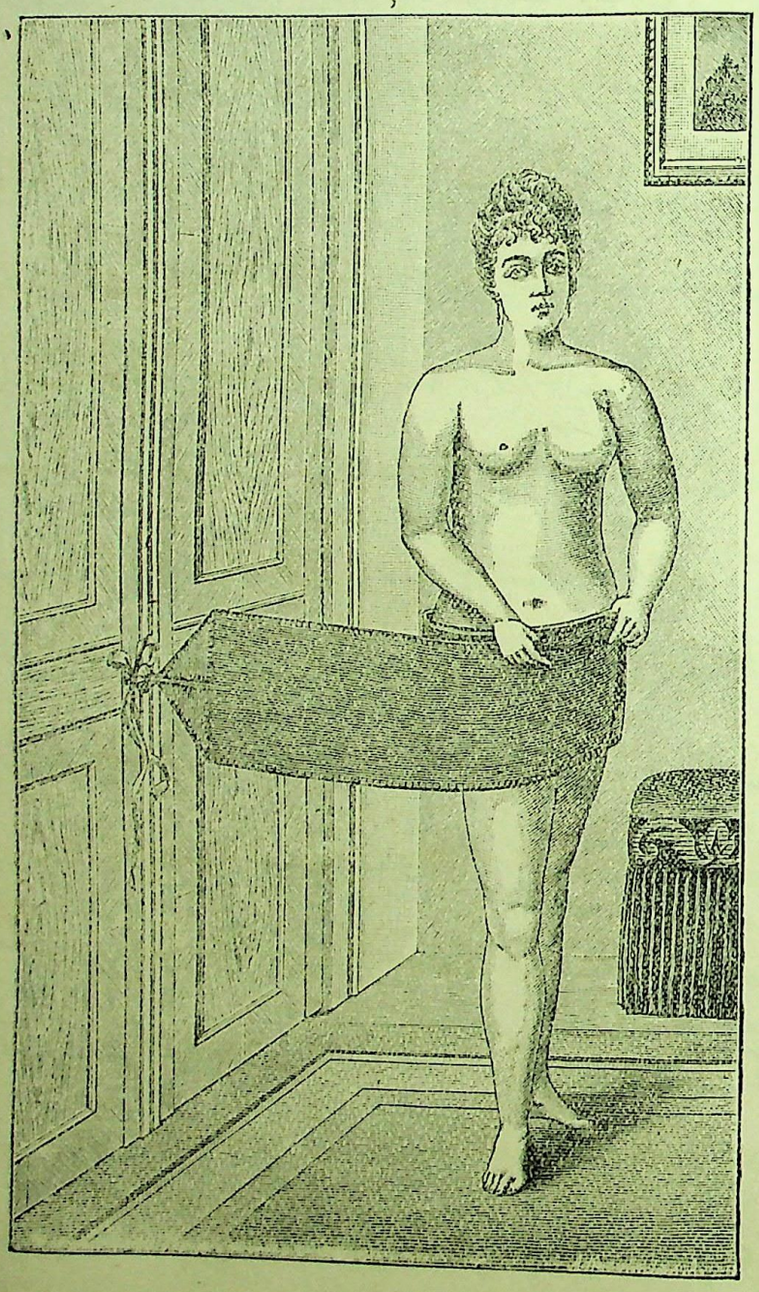

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورت کو چاہیئے کہ بچہ جننے کے بعد اُتنی دیر تک جتنا کہ اوسکو ضروری معلوم ہو فوراً آرام لیوے - اور اگر وہ تھوڑی سی نیند لے سکے تو بہت ہی مفید ہوگا + اوسکے بعد چاہیئے کہ خوب اچھی طرح اپنے تئین دھووے جو فریکشن سنٹر باتھ لے کر سب سے عمدہ طریقے مین کیا جاسکتا ہے + پانی کی حرارت قریب ۳ ۷ سے لے کر ۷ ۷ درجہ فہرن ہائٹ تک ہونی چاہیئے + اور بیٹھنے کی جگہہ کے اوپر ایک انچھ سے لے کر تین انچھ تک پانی رکھا جاوے (صفحہ ۱۱۳ دیکھو) + بعد غسل کے ایک پٹی پیٹ کے گرد خوب مضبوط باندھنی چاہیئے + وہ سن کے مسام[1] کپڑے کی ہونی چاہیئے جسمین باندہنے کے لیئے ڈوریان لگی ہون + پٹی باندھنے کا طریقہ تصویر سے ظاہر ہوگا + ڈوریان اول کیواڑ کے دستہ یا کنڈہ مین باندھی جائین اور پٹی دوسرے سرے سے پیٹ کے چارو نطرف مضبوط پکڑ کر اس طریق سے لپیٹی جائے کہ عورت برابر گھومتی جاوے جب تک کہ تمام پٹی اُسکے چارو نطرف لپٹ نہ جاوے - اور تب ڈوریان باندھی جائین + اس ذریعہ سے اندرونی اعضا کو پورے طور سے ضروری سہارا ملتا ہے اور عورت اسکے بعد بلاخوف پلنگ سے اُٹھ سکتی ہے - مگر شرط یہ ہے کہ وہ اور سب طرح سے کافی طاقت معلوم کرتی ہو + اگر اوسے کچھ تکلیف معلوم ہو تو تیسرے یا چوتھے دن تک پٹی نہ باندھنی چاہیئے + پٹی تین یا چار ہفتے تک متواتر بندھی رہنی چاہیئے اگر اور کسی قسم کی کوئی شکایت نہین ہے تو بجز پٹی کے اور کسی چیز کی ضرورت نہین + لیکن اگر حرارت معلوم ہو تو مذکورۂ بالا غسل کا لینا و مٹی کی پٹی کا باری باری سے باندھنا جاری رکھنا چاہیئے (مقابلہ کرو صفحات ۱۱۶ و ۳۵۱) + اس طریقہ سے جسم کو پسینہ جلد آئیگا - پس بخار کم ہو جائیگا اور کمی کو پورا کرنیوالا ضروری عمل ہونا شروع ہو جاویگا +

---

[1] مسام دار کپڑے کی پٹیان جنکا کہ ذکر آیا ہے - لوئی کوہنی صاحب کے کارخانہ سے ہمیشہ دستیاب ہو سکتی ہین - بغیر سلائی کی اور بغیر گوٹ لگی ہوئی ہوتی ہین - قیمت اُن کی ایک شلنگ اور چھ پنس ہے یعنی قریب ایک روپیہ دو آنہ کے + ذرا چھدری بناوٹ کے سن کے کپڑے سے ایسی پٹیان بنائی جاسکتی ہین - کوئی پانچ گرہ چوڑی پٹی کافی ہوگی - کپڑا اُسی قسم کا ہونا چاہیئے جیسا کہ بوریون کا ٹاٹ مگر اُس سے ذرا باریک ہو - اگر کسی ٹاٹ کے کارخانہ مین ایسی پٹیان بنوالی جاوین تو اُن مین گوٹ کی ضرورت نہین ہے اور نہ کنارہ مڑھنے کی ضرورت ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ولادت کے بعد کا انتظام

اگر ممکن ہو تو مان کو چاہیئے کہ بچہ کو دودہ پلائے + بے اعتدالی کے ساتھ کھانے اور پینے سے یا ایسے ہی دیگر طریقون سے دودہ نہین بڑہایا جا سکتا - بلکہ برخلاف اسکے ایسا کرنے سے غالبًا دودہ کم اُترے گا + یہان پر بھی مثل اور موقعون کے قدرتی قاعدہ کی پابندی کرنا چاہیئے یعنے کھانا پینا صرف اُسوقت جبکہ بھونک اور پیاس لگے + بیشک مان کو قدرتی غذا کا استعمال واجب ہے۔ اون ماؤن مین جو کچھ درجہ بھی تندرست ہین اس غذا سے بہت کافی اور اعلےٰ درجہ کا دودہ پیدا ہو گا (مقابلہ کرو صفحہ ۳۳۹) +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع کے چند مہینون مین شیرخوار بچہ کا علاج - بچّون کی پرورش

اگر ہم غور سے قدرت (نیچر) کے طریقے کو دیکھین اور مان اور بچہ کے رشتہ کو خیال کرین تو ہمکو فوراً دریافت ہوتا ہی کہ ایک عرصہ باہم دونون مین ایک قریبی تعلق ہونا لازمی ہے + شروع کے چند سالون مین خصوصاً شیرخوار بچہ کا تعلق اپنی مان سے نہایت ہی زیادہ قریب کا ہے جو شروع مین گرمی حاصل کرنیکی وجہ سے ضروری ہے + شیرخوار بچہ کو اُسکی مان سے علیحدہ کرنا اور پس اوسکو اوس گرمی سے جو اوسکی تندرستی کے لیئے بڑی مفید ہے محروم کرنا ایک سخت غلطی ہے + بدقسمتی کی بات ہے کہ بہت زیادہ مائین اس اہم امر کو قطعی نظر انداز کرتی ہین +

مجھے یاد آتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک خاندان مین بُلایا جہان سب سے چھوٹے بچے کی نسبت جسکی عمر صرف ۳ ہفتہ کی تھی یہ شکایت تھی کہ وہ خاموش اپنے بستر پر نہین لیٹتا + اوسکی مان بہت مضطرب تھی - زیادہ تر وجہ پریشانی کی یہ تھی کہ بچہ کا ہاضمہ ہی بالکل نادرست تھا + مان کی قدرتی گرمی اور ۳ روزانہ فریکشن ہپ باتھ سے بچہ کو آرام ملا اور اوسکی تندرستی صحیح حالت پر آگئی +

بچون کی پرورش - جیساکہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین بہت سی ماؤن کو نی زمانہ یا تو قطعی دودھ نہین اُترتا یا اگر اوترتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع کے چند مہینون مین شیر خوار بچہ کا علاج

بہت ہی کم + اور یہ ہی وجہ ہے کہ آجکل اسقدر کمزور اور ناتوان بچے نظر آتے ہین + مان کے دودہ کی بجاے سب سے بہتر شئے دایہ کا دودہ ہے + لیکن دایہ کے دودہ سے یہ خواہ مخواہ لازم نہین آتا کہ بچہ کی صحت جسمانی ضرور محفوظ رہیگی (درست رہیگی) کیونکہ اگر دایہ تندرست نہین ہی تو ضرور بچہ کے جسم مین علاوہ پیدائشی فاسد مادّہ کے جو اوسکے اندر ہے اور زیادہ فاسد مادّہ جمع ہوجاے گا + یہ درست ہے کہ ہم بذریعہ سائینس آف فیشیل اکسپریشن دایہ کی حالت کی جانچ کرسکتے ہین لیکن سچ تو یہ ہے کہ درحقیقت تندرست دایہ کا ملنا بہت دشوار ہے + اکثر تو بچونکی پرورش خلاف طریقہ قدرت کے کیجاتی ہے اور عموماً غذا نہ تو صحیح طور سے منتخب کیجاتی ہے اور نہ مناسب طریقہ سے تیار کیجاتی ہے + اگر گاے کا دودہ دیا جاے تو اوسکو صرف گرم کرلینا کافی ہے۔ بکانا نچاہیئے کیونکہ پکے ہوئے دودہ کا ہضم کرنا بہت زیادہ دشوار ہے + نقصان دہ کیڑونکا ضائع کرنا اس موقع پر کوئی قابل توجہ بات نہین ہے اور اسکا ثبوت آسان ہے +

سب سے زیادہ مفید اور صحت بخش قدرتاً وہ غذائین ہین جو سب سے زیادہ آسانی سے ہضم ہوسکتی ہین اُسوقت تک جبتک کہ ہاضمہ درست ہے ہضم کرنے والے عرق مین کافی قوّت تمام اوس مادّہ کو خارج کرنیکی ہوتی ہے جو جسم کے واسطے مضر ہے + کچا دودہ نہایت ہی سریع الہضم ہوتا ہے اور جوش کیا ہوا دودہ بہت دیر تک معدہ مین رہتا ہے اور اسلیئے اُس سے بہت زیادہ تیز جوش بمقابلہ اُوسکے کہ جو معمولی غذا سے ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے +

اسمین قطعی شبہہ نہین ہوسکتا کہ یہی وجہ بچون کی بہت سی بیماریون اور اونکے روزافزون اموات کی ہے بچونکی غذائین اور اور اشیاء کے جو ہر ہی روزافزون معدہ کی بیماریون کا باعث ہین۔ اوسسے بچہ کا معدہ پھیل جاتا ہے۔ ہاضمہ ناقص ہوجاتا ہے اور اوس سے نہایت بیچینی پیدا ہوجاتی ہے + دودہ جو موافق ہدایات پروفیسر ساکس لیٹ کے جوش کیا جائے یا صاف کیا ہوا اور جما ہوا دودہ جسکی کہ آجکل پادری صاحبان بہت سفارش کرتے ہین بچون کے واسطے ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ دودہ آگ پر جوش کیا ہوا + کیونکہ درحقیقت جس چیز کو کہ ذی علم اطبّا جوش دینے کے ذریعہ سے دفع کرنا چاہتے ہین اوسی سے دودہ سریع الہضم ہوتا ہے + جو ہین دودہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاضمہ کی نالی مین پہونچتا ہے اوسمین گرمی آجانی شروع ہوجانی چاہیئے + نیچر مین ہم واقعی یہ کبھی نہین پاتے کہ دودہ مین قبل اسکے کہ بچہ اوسے پیئے ہوا لگتی ہو + دودہ ایک مقوی عرق ہے اور وہ براہ راست مان کی چھاتی سے بچہ کے جسم مین بلا ہوا لگے ہوئے پہونچنا چاہیئے + جب ہی کہ دودہ سے ہوا ملتی ہے تو اوسمین ایک قسم کی تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے جسکا کہ اثر بچہ کے ہاضمہ پر خراب ہوتا ہے + لیکن جبکہ دودہ تازہ ہو تو یہ تبدیلی قابل لحاظ نہین + مگر ہر حالت مین احتیاط ضروری ہے کیونکہ گاے بھی غالبًا فاسد مادّہ سے خالی نہوگی + یہ خیال کرنا محض غلطی ہے کہ ایک موٹی تازی گاے جو جاڑون وگرمیون مین گوشالا مین بندھی رہتی ہے وہ سب سے عمدہ دودہ دیتی ہے + برخلاف اسکے ایسی گاے کا جسم فاسد مادّہ سے پھولا ہوا ہوتا ہے اور اوسیکے مطابق اوسکے دودہ مین بھی ضرر رسان اثر ہوتا ہے + سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا کو وہ چیز پینا پڑتی ہے جو فاسد مادّہ سے پُر ہوتی ہے کیونکہ تندرست گائین شایستہ ملکون مین بہت ہی کمیاب ہین + گاے کے دودہ کے بجاے سب سے بہتر چیز جئی کے آٹے کی لپسی ہوتی ہے + یہ لپسی عمدہ موٹے بلا خشک کیئے ہوئے۔ مگر تلخ نہو جئی کے آٹے سے بنانی چاہیئے اور چھلنی مین اوسکو چھان لینا چاہیئے + اوسمین نمک گھی یا شکر ملانا نہین چاہیئے + جئی کا آٹا ہر جگہ تھوڑا بہت خشک کرلیا جاتا ہے اسوجہ سے کہ وہ فروخت ہونے کے قبل زیادہ عرصہ تک اچھا رہے + مگر اس سے آٹے مین اوسکے ہضم ہونے کی قابلیت مین کمی ہوجاتی ہے اور پس وہ بچون کی غذا کے لایق نہین رہتا + جئی کا آٹا خشک کیا ہوا نہونا چاہیئے جہان کہ ایسا آٹا دستیاب نہوسکے۔ تو سب سے بہتر یہ ہے کہ چھڑی ہوئی جئی خرید لی جاوے اور اوسکو جوش دے کر اوسکا مانڈ نکال لینا چاہیئے + اگر یہ بھی میسر نہو تو چھلکے سمیت جئی لے کر ہاون دستہ مین کچل لیجاوے یا چکی مین دل لی جاوے اور پھر مانڈ نکالنے کے لیئے اوسکو جوش دے لیا جاوے + یہ آشن (مانڈ) تمام آشون سے بچون کے لیئے اچھا ہے لیکن اسمین جئی کے دلنے کی دقت ہے بہرکیف اس بات سے کسیکو بیدل نہونا چاہیئے کیونکہ چند مرتبہ کی آزمایش کے بعد وہ پہلے سے آسان معلوم ہونے لگیگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع کے چند مہینون مین شیر خوار بچہ کا علاج

مینے اس مضمون پر اور عموماً بچونکی پرورش کے بارہ مین اپنے رسالہ "بچون کی پرورش" نامی مین جسکا ذکر آچکا ہے بہت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے +

یہ نہایت افسوسناک ہے کہ اتنی زیادہ ماؤن کو اپنے بچونکی تعلیم و تربیت بہت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہی + لڑکے پڑہتے ہی نہین اور اونکے خیالات ہمیشہ کسی اور چیز پر لگے رہتے ہین - وہ بے تمیز تند خو اور بدمزاج پائجاتے ہین - اور باوجود ان باتونکے بہی اونکے والدین اور اوستاد اونکے تعلیم دینے مین نہایت جانفشانی کرتے ہین + یہ خیال کیا جاتا ہی کہ اس بات کی وجہ کہ تعلیم دینا ایسا مشکل کیون ہوجاتا ہے نہین بتلائی جاسکتی - اور کیونکہ اسکا کوئی سبب دریافت نہین ہوسکتا تو اسکا باعث آخرش زمانہ کا مزاج ہی بتلادیتے ہین - اور ذرا اس بات کیطرف توجہ نہین کرتے کہ اسکا کوئی اور ہی سبب ہی + جب کبھی کہ کم سنی کے جسم مین مادّہ فاسد ہوتا ہی تو دماغ اور تمام جسم کے فعل پر غیر قدرتی اثر پڑتا ہی اور اوسمین تبدیلی واقع ہوتی ہی + اگر برخلاف اوسکے فاسد مادّہ کا بوجہ علیحدہ ہوجاے تو پوری قدرتی حالت تندرستی کی حاصل ہوجاویگی + مینے اپنے مطب مین اکثر دیکھا ہی کہ جن لڑکون کی تربیت بہت ہی خراب ہوئی ہے وہ میرے علاج کے ذریعہ سے غایت درجہ سنجیدہ اور غایت درجہ باتمیز ہوگئے ہین + وہ لڑکے جو قطعاً کچھ نہین پڑہتے تھے - اور گھنٹون آسان سے آسان سبق لیئے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے - جسم سے فاسد مادّہ کے خارج ہوجانے پر اور سے اور ہوگئے + اور وہ پڑہنے اور جلدی سمجھنے کے پھر قابل ہوگئے - سست اور کاہل نرہے اور ہر طرح سے اپنے والدین کی خوشی کا باعث بنے + جو شخص یہ جانتا ہی کہ تندرست بچونکی ترتیب دینے مین کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسمین کسقدر کم تکلیف اور دقت اوٹھانا پڑتی ہے - وہ اپنے اون ابتدائی امور کے حاصل کرنے مین جو ایسی خوشی کے لئے ضروری ہین یقیناً غفلت نکریگا + یہ جملہ والدین کا پاک فرض ہی کہ وہ میرے طریقہ علاج اور خصوصاً میرے طرز تشخیص سائینس آف فیشیل اکسپریشن کو سیکھین + امر آخر الذکر مین اونکے پاس فوراً اور بلا ذرا سی بھی غلطی کے اپنے بچون مین مادہ فاسد کے ہر ایک قسم کی موجودگی کے دریافت کرنے کا ذریعہ موجود ہے +

ایک نہایت ضروری و اہم امر اور ہے جو کسیطرح سے بھی نظر انداز نکرنا چاہیئے + میرا اشارہ آجکل

نہ یعنی سائینس آف فیشیل اکسپریشن ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے نوجوانون مین روز افزون خواہش مجامعت اور اوسکے قدرتی نتیجے یعنی جلق سے ہی +
یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ آجتک اس نوعمری کے گناہ کی اصلیت ٹھیک ٹھیک نہین دریافت ہوئی
بخلاف اوسکے لوگ بیہودہ شرم کی وجہ سے غلطی مین پڑکر ایسے معاملات کے تمام تذکرونکو روکتے ہین +
یہ بُرائی اس طریقہ سے کبھی دور نہوگی + وہ شخص جوکہ دنیا کو ترقی دینا چاہتا ہے اوسکو دُنیا کی
غلطیون کو صاف طور پر ظاہر کرنا پڑے گا + دیہات مین جہان کہ قدرت (نیچر) اور عمل[۱] ابتک
ساتھ ساتھ چلتے ہین - یہ عرصہ دراز سے جیسے کہ صفحہ ۳۴۸ پر بیان کرآئے ہین جان لیا
گیا ہے کہ جانورونمین زیادہ خواہش مجامعت ہونا ایک حالت بیماری کی علامت ہے + آدمی بھی ٹھیک
ٹھیک اون ہی آئین قدرت کا تابع ہے - خواہ بعض لوگ اوسکے (انسان کے) قدرت مین ایک
مخصوص جگہ رکھنے اور پس اوسکے مخصوص ہی قوانین قدرت کے پابند ہونیکی نسبت کچھ ہی کہین + ٹھیک ٹھیک
جیسے کہ جانورونمین بیماری کی حالت (یعنی جسم مین مادّہ فاسد کا ہونا) جیسا کہ اوپر ثابت ہوچکا ہی غیر معمولی خواہش
مجامعت کو پیدا کرتی ہی - ویسے ہی حالت انسان کی بھی ہی + جلق صاف علامت اس امر کی ہی کہ اعضاء تناسل
مین مادہ فاسد بھرا ہوا ہی + اگر یہ فاسد مادہ آہستہ آہستہ جسم سے خارج کردیا جاے تو غیر معمولی خواہش بھی
خود بخود دور ہوجاویگی + بچونکو اپنے اعضاے تناسل سے کھیلنے پر بیت مارنا (جیسے کہ بہت سے والدین
مارتے ہین) بالکل بیکار ہے + متواتر کھجلاہٹ دور کرنیکا صرف یہی علاج ہے کہ اُسکا سبب دور کرین
یعنی مادہ فاسد کو خارج کرین + اگر بچونکی قوت ارادہ کو تقویت دیکر ہم اُنسے اس بُرائی کو روکو بھی دیوین
تاہم اوسکے واسطے جو اندرونی جبر ہے وہ موجود رہیگا اور اوسوقت تک قایم رہیگا جب تک کہ اوسکا
سبب دور نکردیا جاوے + میرے مدت کے تجربہ نے جو مجکو جلق کرنے والونکے علاج مین حاصل ہوا ہے
مجھے یقین کامل دلادیا ہے کہ ہمارے فریکشن باتھ اور غیر محرک غذا اور قدرتی طرز معاشرت کے
سوائے اور کوئی عمدہ علاج اسکا نہین ہے + پس ہمارا طریقہ علاج بچون مین اک اعلیٰ درجہ کے
اخلاق کی ترقی پیدا کرنیکا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے + اور یہ امر اسقدر بیحد ضروری
ہے کہ ہر شخص اس بات کو اپنا فرض مقررہ سمجھے کہ وہ اوسکی سچائی کی نسبت اپنا اطمینان
کلّی کرلیوے +

---

[۱] نیچر یعنے قدرت کے قاعدون پر عمل +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اُن ناظرین کو جو کہ زیادہ دور مقامات مین رہتے ہین۔ اصلی واقعات سے یہ بات دکھلانے کے لیئے کہ کیسے تعجب انگیز کامیاب نتائج میرے طریق علاج کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہین۔ مین اس موقعہ پر زائد از ایک صد سچی رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ جو کہ جملہ قسم کے امراض کے متعلق ہین شائع کرتا ہون + زیادہ حصہ اِن اسناد کا بالکل بغیر طلب کیئے ہوئے پہونچا ہی + میری خواہش دلی ہی کہ بیمار انسان کے نفع کے لیئے اس نیوسائینس آف ہیلنگ کی سچائیون کے پھیلانے مین یہ چٹھیات شکریہ و رپورٹ ہائے شفایابی اپنا حصہ لیوین!

نمبر ۱ نروس ڈیبلٹی (اعصابی کمزوری) نیند کا نہ آنا۔ انتڑیون کی مزمن سوزش۔ سنگ جگر + مسز[1] آر۔ کو تکلیف اُن کی آنتون مین سوزش مزمن کی تھی اور بغیر استعمال ادویات و پچکاری (عمل) کے اُنکو دست نہین آتا تھا + ساتھ ہی اسی کے اُنکو سنگ ہائے جگر کی بھی تکلیف تھی + ماہ بماہ اُنکا پیٹ بڑہتا گیا یہان تک کہ اُنکی حالت قابل برداشت نہ رہی + اُنکو گھبراہٹ بہت ہی زیادہ تھی۔ کچھ نیند نہ آتی تھی اور علاوہ بھوک نہ لگنے کے اُنکے جگر کے مقام پر بوجہ سنگ ہائے جگر کے درد کی شکایت تھی + اُن کے حکما معالج نے سنگ جگر کے لیئے آخری علاج عمل جراحی تجویز کیا + لیکن اعمال جراحی کی ناکامیابی کے بارہ مین وہ اسقدر زیادہ سُن چکی تھین کہ اس افسوسناک حالتمین وہ مجھ سے امداد کی متلاشی ہوئین +

دو لغایتہ پانچ فریکشن باتھر کا روزانہ لینا۔ ایک یا دو اسپیم باتھر کا ہر ہفتہ مین لینا اور بغیر گوشت والی غذا یہی پھر میرے یکسان طریق علاج مین آرام کرنیوالے وسائل تھے + اول ہفتہ مین افاقہ آہستگی سے ہوتا رہا + دوسرے ہفتہ مین بھوک۔ دست اور نیند اعتدال پر آگئین

نوٹ [1] مسز بمعنی میم صاحبہ۔ اور آر۔ انگریزی کا ایک حرف ہی اور اُن میم صاحبہ کے نام کا اول حرف ہی جنکا ذکر اس موقعہ پر کیا گیا ہی +
آیندہ دیکھنے مین آویگا کہ عورات و مردون اور مقامات کے پورے نام ظاہر کرنے کی بجائے اُنکا شروع کا ہی حرف تحریر کیا گیا ہی + آیندہ مسٹر بمعنے صاحب اور مسز بمعنی میم صاحبہ۔ اور مس بمعنی کنواری لڑکی جہان کہین کہ یہ الفاظ واقع ہون سمجھنا چاہیئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسرے ہفتہ مین اعصابی خرابی جاتی رہی + چوتھے ہفتہ مین خاص بات یہ ہوئی کہ بہت زیادہ مقدار مین بہت ہی خراب بدبودار سیاہ رنگ کا (سڑا ہوا) ایسا پاخانہ جیسا کہ پیچش مین ہوا کرتا ہی آیا + اس عرصہ مین جسم کا بوجھ تیس پونڈ (۵ اثار پختہ) گھٹ گیا اور پیڑو جو کہ پیشتر بہت ہی بڑا تھا اب صحیح حالت پر آگیا + پانچ ہفتہ بعد سنگ ہائے جگر گھلنے لگے اور پیشاب مین صاف صاف بشکل ریزہ نظر آتے تھے + سات ہفتہ مین مریض کو شفا ہوگئی +

نمبر ۲ پھیپھڑی کی سوزش - سرد پانون - معدے کی خرابی - مرض جگر - فیرن جاٹیس یعنی فیرنگس کی سوزش

مسٹر ایچ متوطن ایل عمر ۲۷ سال نے امراض مذکورہ مین میرے طریق علاج کا استعمال کیا - فریکشن ہپ باتھز پر خاص توجہ کری اور بعد کو فریکشن سٹز باتھز وغیر محرک غذا استعمال کرین + آرام بہت ہی جلد ہونے لگا - ہاضمہ کو اور معدہ کی شکایت کو دوسرے ہی دن افاقہ ہوا جسکی وجہ سے کہ دیگر شکایات مین بعد کے دنون مین برابر افاقہ ہوتا رہا - تین ہفتہ کے بعد مریض کی تمام بیماریون کو شفا ہوگئی اور اُس کو سب سے زیادہ تعجب اس بات کا ہوا کہ اُس کے پانؤن نے پہر اپنی صحت کی گرمی کی حالت بغیر کسی مقامی علاج کیئے ہوئے حاصل کرلی +

نمبر ۳ + سرطان - برازیل کا رہنے والا ایک شخص عمر ۲۵ سال ایسے سرطانی پھوڑون مین مبتلا تھا جو کہ آٹھ سال سی بڑہتے چلے جاتے تھے اور اب گردن سے پیٹ تک پھیل گئے تھے + کھانا کھانیکے بعد اُنمین سے ہمیشہ خون نکلتا تھا - اور مریض کے حلق سے ایسی سخت بدبو نکلتی تہی کہ اُسکے پاس کوئی نہین آسکتا تھا + ایسی حالتمین یہ کونسی بڑے تعجب کی بات تھی کہ مریض ہر وقت خودکشی کے خیال مین گرفتار رہتا تھا +

اُس مریض نے اپنی چند واقفکارون کی ہمت دلانیکی وجہ سی جنکو کہ میرے طریق علاج سے آرام ہوا تہا اس علاج کی بھی آزمایش کا مصمم ارادہ کیا + شروع کے تین ماہ مین جب جبکہ سرطانی گمڑیان درد کرکے منتشر ہوتی گئین اُسکی حالت زیادہ خراب ہوتی ہوئی معلوم ہوئی + باوجود اسکے اُسنی استقلال رکھا اور آخرکار اپنی حالت مین ترقی دیکہی + ایک سال کے اختتام پر وہ نوجوان شخص پھر اچھا ہوگیا + اسوقت ایک مضبوط - خوش مزاج اور اس نیوسائینس آف ہیلنگ کے لیئے راستہ تبلانے والا سرگرم شخص ہوگیا ہی +

نمبر ۴ یرقان - کمزوری - مختلف قسم کے دردسر + ۱۸۸۷ء کے موسم بہار مین مسز ایل ساکن لینپرگ کی دختر نوجوان نے بڑی سستی - کام سی بے رغبتی - عام کمزوری - دردسر - قصہ مختصر طبیعت کے تمام تر خراب ہونیکی شکایت کری + چند دنون بعد آنکھ کی سفیدی زرد ہوگئی اور مرض کا یہ رنگ جلد ہی تمام چہرہ اور گردن پر اور بالآخر تمام جسم پر پھیل گیا + اُسکی ساتھ یہ بات بھی عیان تھی کہ وہ لڑکی ایک اونچے درجہ کے بخار مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

مبتلا ہی۔ جو کہ پیڑو سے شروع ہو کر تمام جسم مین پھیل گیا ہی اور بہر صورت اُسنے اپنا اظہار باہر کی جانب سر مین مطابق کارروائی سٹرن یا جوش کے جو اُسمین ہی کیا ہی + غیر محرک غذا کا استعمال اور تین فریکشن باتھز کا سڑے ہوئے مادّہ کے نکالنے کے لیئے روزانہ لینا ہی علاج تجویز کیا گیا + دو ہفتے مین یرقان کو بالکل شفا ہو گئی +

نمبر ۵ ہڈی کے اوپر کی گمڑیان۔ مسٹر اے۔ ایچ ساکن ڈبلیو کو عارضہ ہڈی پر اُسکو زائل کرنیوالے دانون کے نکل آنے کا تھا۔ اُسکا علاج اپو میتھک طریق پر آیوڈو فارم۔ کاربولک ایسڈ۔ کروسیو سبلیمیٹ وغیرہ سے زائد از نو مہینہ تک بغیر کامیابی کے کیا گیا تھا + دونون ٹانگون پر کئی بار عمل جرّاحی ہو چکا تھا اور ہڈی کے کئی ٹکڑے کاٹ کر علیحدہ کئے جا چکے تھے + اس مقامی علاج کے کرنے سے مریض کی حالت ایسی خراب ہو گئی تھی کہ وہ اب بالکل نہ چل سکتا تھا + ایسی حالت مین اس مریض کا علاج مین نے اپنے ہاتھ مین لیا + تین ماہ مین ٹانگون کے زخم اچھے ہو گئے اور اسفنج کے مانند اور پھولی ہوئی ہڈیان۔ سخت اور پتلی ہو گئین + مریض جلد پھر چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا اور تین ماہ مین وہ یہ کہہ سکا کہ اُسکو شفائے کُلّی ہو گئی ہی +

نمبر ۶ عرق النساء۔ لنجاپن۔ لنگڑاپن۔ ایک لڑکا عمر ۱۲ سال مسمی آسوالد زیڈ ساکن کے بعد مبتلا ہونے سخت سردی مین جسکے ساتھ کہ کھانسی بھی تھی۔ مرض عرق النساء مین بیمار ہوا + مختلف حکما کے غیر قدرتی علاج بادویات و گھٹنے بڑہنے والے پلنگ وغیرہ کے علاج سے اُسکی بیماری اسقدر خراب ہو گئی تھی کہ اس غریب بچہ کا کولہا بالکل سخت اور نہ جنبش کرنیوالا ہو گیا اور اسنے اُسکو بالکل لنگڑا کر دیا + داہنی ٹانگ بمقابلہ بائین کے زیادہ پتلی تھی اور کمتر بڑہی تھی +

سخت اور معذور ٹانگ کا مین نے کوئی مقامی علاج نہین کیا بلکہ خاص شفا بخشنے والی فریکشن باتھز اور غیر محرک غذا کا استعمال تجویز کیا + اس علاج کی نتائج جلد معلوم ہوئی + پندرہ روز مین بغیر گھوڑیون یا چھڑیون کی امداد کی وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا + ایک ماہ مین اُسکا سخت کولھا پھر اوسط درجہ ملایم ہو گیا اور لنجے پن کا تمام نشان جاتا رہا + یہ ٹانگ ایسی ہی آسانی سے ہلائی جا سکتی تھی جیسے کہ بائین + چھ ماہ مین ٹانگ اور پانؤن کے وہ حصّے جو کہ بڑہنے سے رہ گئے تھے پھر پوری صحیح حالت پر آ گئے +

نمبر ۷ عام کمزوری۔ دردہائے کمر۔ سرد ہاتھ اور پیر۔ آسانی کیساتھ زائیدگی۔ کمی خون۔ مسز۔ ای ساکن ڈبلیو نزد پی ایک پوری سلسلہ امراض مین مبتلا تھی۔ اور حمل سے بھی تھی + ڈاکٹر لوگ اُسکی کچھ بھی امداد نہ کر سکے تھے اور پس اُسنے اپنی آخری امید میرے طریق علاج پر قایم کری + مین نے ایک ہپ باتھ اور دو فریکشن سٹز باتھز ہر روز لینا اور اُسکے بعد اپنی تئین دھوپ مین گرم کر لینا اُسکے لیئے بتلایا + علاوہ اسکے سادی سی سادی غیر محرک غذا بتلا دی + چھ ماہ بعد مسز۔ ای پھر میری پاس آئی اور مجھ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسب ذیل رپورٹ دی (اُس نے کہا) کہ اُس نے میری ہدایات پر من وعن عمل کیا تھا اور ایک ہفتہ کے اندر ہی تندرستی مین ترقی معلوم ہوئی۔ اور یہ ترقی بڑھتی گئی جسقدر کہ زیادہ دنون تک یہ علاج اُسنے جاری رکھا + ایک ماہ گذرا کہ اُسکے ایک بچّہ پیدا ہوا اور دائی کو اسمین تعجب ہوا کہ اس مرتبہ کی زایدگی مین اُسکو سب مرتبہ سے زیادہ آسانی ہوئی + پیشتر کے موقعون پر لہجہڑی کے خارج ہونے مین ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اسکے خارج ہونے کے وقت ہمیشہ بہت گاڑھا اور سڑا ہوا خون جایا کرتا تھا۔ اس مرتبہ کوئی دقّت نہ ہوئی + بچّہ بھی پورا تندرست تھا + پیشتر اُس کے بچّہ کے لیئے کافی دودھ نہ ہوتا تھا اس مرتبہ دودھ اُسکے کافی موجود تھا + پہلے سے اُس کی بھوک بھی زیادہ بہتر تھی + اُس نے صاف طور سے یہ دیکھ لیا کہ یہ طریقہ زندگی محض زیادہ سادہ ہی نہ تھا بلکہ معمولی طریقہ سے بہت زیادہ تندرستی دینے والا بھی تھا +

نمبر ۸ گلٹی کا پھوڑا + ایک لڑکی مسماۃ ای۔ کے عمر ۹ سالہ کے بائین جانب گردن کے ایک گلٹی مین ورم آگیا یہ کچھ عرصہ مین بڑے انڈے کے برابر بڑھ کر ہوگئی + مین نے روزانہ ہپ اور سٹز باتھ ہر ایک قریب آدھ گھنٹہ تک لینا بتلایئے۔ نیز جزوی اسٹیم باتھ ہر ہفتہ مین دو بار + اسیطور سے مین نے مناسب غذا بھی تجویز کردی + اولاً پھوڑے کا رنگ بڑا سرخ تھا کچھ عرصہ بعد نیلگون ہوگیا + بعد اس کے علاج کوئی تین ہفتہ تک جاری رہا ہو اُس بچّہ کو اسٹیم باتھ (بھاپ کے غسل) ناگوار معلوم ہوئے۔ اُسکا سر چونکہ پھوڑے کی وجہ سے ایک جانب کو جھک گیا تھا پس اُسکو وہ حرکت نہ دیسکتی تھی + بجائے اسٹیم باتھ کے گرم پانی کی گدّیون کا استعمال کیا گیا۔ پانی اُسیقدر گرم استعمال کیا گیا جسقدر کہ کھال برداشت کرسکتی تھی + مادّہ ناقص کی نقل وحرکت اب بہت صاف طریقہ مین معلوم ہوسکتی تھی کیونکہ پیپ کھال مین کورسی تھی اور اُس کپڑے مین جو کہ گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا لگ گئی تھی حالانکہ اس جگہ کوئی سوراخ کھلا ہوا نہ تھا + آخرش دو چھوٹے چھوٹے سوراخ تقریباً مٹر کے دانہ کے برابر نمودار ہوئے اور اُن مین سے کچھ مقدار پیپ کی خارج ہوئی + پھوڑا قد مین اب تیسرے کیساتھ کم ہوگیا لیکن ایک دوسرا اور ہوگیا + مگر آخر الذکر بعد خارج کرنے اپنے مواد کے۔ اُن سوراخون کے ذریعہ سے جو کہ پہلے پھوڑے نے بنائے تھے۔ جلد ہی غائب ہوگیا + ایک ہفتہ مین مرض اسقدر اچھا ہوگیا تھا کہ بچّہ مدرسہ کو پھر جاسکا + پانچ ہفتہ مین تمام شکایات رفع ہوگئین اور سر اور گردن کو پھر آزادی کے ساتھ حرکت دیجا سکتی تھی +

اس تمام ایّام مین اُس لڑکی کو مشکل سے ہی کوئی درد معلوم ہوا ہوگا۔ ایک تو جزوی اسٹیم باتھ اور گرم گدّیون کی وجہ سے اور دوسرے فریکشن سٹز باتھ کی وجہ سے یہ (درد) روک دیا گیا تھا + کوئی داغ باقی نہ رہے تھے +

نمبر ۹ سرطان پستان وسرطان بینی (ناک) مسز ایس قصبہ روڈنٹر متعلق شہر لیپزگ کے ایک قضائی کی عورت نے ہر ایک دوا کا استعمال اپنے سخت مرض سرطان پستان وسرطان بینی کی حالت مین کیا تھا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

ایک روز کسی شخص نے اُسکی توجہ میرے طریق علاج کی طرف دلائی اور اُسنے اپنی خواہش ظاہر کری کہ مین اُسے دیکھون + اُسکی درخواست کے موافق مین گیا اور اُس عورت کو ایک حالت لاچاری مین پایا + پستان کے اوپر ایک گہرا زخم تھا جس سے کہ بدبو نکلتی تھی اور جو کہ اندر ہی اندر کاٹتا چلا جاتا تھا۔ اور اسقدر بڑا تھا کہ ہاتھ سے مشکل سے ہی ڈھکا جاسکتا تھا + نصف ناک ضائع ہوچکی تھی اور اُسکی پیشانی پر دو بڑی و سُرخ رسولیان ہوگئی تھین جو کہ پھوٹنے کے قریب تھین + امتحان کرنیکے بعد علاج کی بارہ مین ضروری ہدایات فوراً بتلادین جو کہ بہت ہی کامیاب ثابت ہوئین + اول پیشانی کی رسولیان رفع ہوگئین۔ بعد اُسکے پستان کو آرام ہوا۔ اور آخر ش ناک کو + چند ماہ علاج کرنیکے بعد جبکہ مریضہ اپنی حالت مین ترقی کرنے کی رپورٹ مجھے دینے آئی تو اُسوقت بھی اُسکی صورت بہت ہی تکلیف سے بھری ہوئی تھی + آجکل دن وہ پھر ایک شائستہ بلکہ یون کہہ سکتے ہین کہ خوبصورت عورت ہوگئی ہے + اور یہ جادو (کیونکہ اُن تمام لوگون کو جنہون نے کہ اس مریضہ کو مرض کے بہت ہی خراب زمانہ مین دیکھا تھا یہ ایسا ہی معلوم بھی ہوا ہوگا) محض بذریعہ قدرتی غذا۔ ہپ اور سٹرنا تھفر اور خوب کھلکر پسینہ آنے سے (بغیر کسی قسم کے مقامی علاج خواہ پستان۔ ناک یا پیشانی کے) عمل مین آیا +

میری بتلائی ہوئے علاج کو باقاعدہ کرنے سے مسسز۔ الیس کو کم از نو ماہ مین اُنکے مرض سے نجات ملی +

نمبر ۱۔ ٹانگون پر کشادہ زخم + مسٹر۔ الیف۔ برازیل کے ایک مدرس نے مجھے اُس تعجب خیز کامیابی کا ذکر لکھا ہے جو کہ اُنکو میرے طریق علاج مین حاصل ہوئی ہے + سات سال سے ٹانگون پر کشادہ زخمون مین وہ مبتلا ہو رہے تھے اور کبھی ایک ڈاکٹر کے پاس۔ اور پھر دوسرے ڈاکٹر کے پاس جاچکے تھے + اُسکی بڑی محنت کی کمائی دواسازون کے حساب کتاب مین جلدی سے ختم ہوتی جاتی تھی۔ تو بھی اُسکے زخم ہمیشہ بڑھتے تھے اور زیادہ تکلیف دہ ہوتے تھے + وہ خوفناک تکالیف جو کہ اُسکو سہنا پڑتی تھین اکثر اُسکو کام کرنیکا بالکل ناقابل کردیتی تھین + اتفاقیہ اُسکے قبضہ مین میری کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کی ایک جلد آگئی اور بعد مطالعہ کرنے کے اُس نے ارادہ مصمم کیا کہ میرے طریق علاج کی آزمایش کرے + اُسنے صرف ہپ باتھ لیے اور قریب ایک سال کے بعد وہ بالکل اچھا ہوگیا + بذریعہ ڈیکشن سٹرنا تھفر کے وہ غالباً اس سے جلد اچھا ہوگیا ہوتا +

مریض نے اپنے شفا پانے کے حال کو پورٹ البیر کے ایک جرمن اخبار مین شائع کیا +

نمبر ۲۔ مثانہ اور گردون کا مرض۔ استسقا مرض جگر + مسز۔ بی ساکن پی برسون سے مثانہ اور گردون کے مرض مین مبتلا ہو رہی تھی۔ مروجہ علاج صادق نے یہ ہی نہین کہ کوئی صورت افاقہ نہین پیدا کری بلکہ استسقا کے ہونیکو بھی نہ روکا + مسسز۔ بی نے اسوقت میرے طریق علاج کی آزمایش کرنے کا ارادہ کرلیا + مین نے اُسکے لیے ڈبہ باتھ اور ایک ڈیکشن سٹرنا تھ ہمراہ قدرتی غذا (مگر اُسمین شوربہ شامل نہ تھے) روزانہ لینا تجویز کیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرانی سِس جلد شروع ہوگئی۔ اور مریضہ کو ہفتون تک بھوک لگی + اُسکی ہمت جاتی رہی اور اگر اُسکی لڑکی نے اُسکو اس علاج کے جاری رکھنے پر آمادہ نہ کیا ہوتا تو اُس نے اس علاج کو چھوڑ دیا ہوتا + بجائے ہپ باتھ کے فریکشن سٹز باتھ بھی تجویز کیے گئے تاکہ شفا جلد تر عمل مین آوے + استسقا۔ امراض گردہ۔ امراض جگر رفتہ رفتہ دور ہوگئی + تھوڑا عرصہ ہوا کہ مسز۔ بی نے پوری شفایابی کے بعد اپنی تئین اس حالت مین پیش کیا کہ کوئی شخص یہ خیال بھی نہ کریگا کہ وہ پہلے کسقدر زیادہ بیمار ہوگئی تھی +

نمبر ۱۳۔ امراض قلب۔ آنکھون کے آگے سیاہ داغون کا نظر آنا + ایک بہت ہی ناگوار مرض وہ خرابی ہے جسمین کہ آنکھون کے سامنے سیاہ داغ اُڑتے نظر آتے ہین حالانکہ کوئی بھی بیرونی چیز وہان موجود نہین ہوتی ہے + یہ مرض غیر اشیا کی رجوع سی ہوا کرتا ہے۔ اجزائے خانہ دار آنکھ کی رطوبت زجاجیہ مین جمع ہوجاتی ہین اور آنکھ کے طبقہ شبکیہ پر چھوٹے چھوٹے عکس ڈالتی ہین یہ ظاہر ہے کہ جسم کی صفائی کرنیسے یہ اشیائے غیر بھی رفع ہوجائینگی + اسکی صداقت مسٹر ایف۔ ایچ مختار (سالی سیٹر) مقیم بی کی حالت سے ہوتی ہے جس نے کہ مجھ سے رپورٹ کری کہ دوران علاج مین جو کہ اُسنے ابتداً ایک قدیم گہری بیماری دل سے آرام کرنیکے لیے شروع کیا تھا اُسکا سیاہ داغون کے دیکھنے کا مرض بھی دور ہوگیا +

نمبر ۱۴۔ امراض جگر۔ بڑی آنت کی سوزش۔ تلوون کا پسیجنا۔ سوزش معدہ + عرصہ سے مسٹر ایم ساکن ڈی۔ بڑی آنت کی سوزش مین مبتلا تھے جو کہ مزمن ہوگئی تھی اور ایک سخت مرض پیدا کردیا تھا + برسون سے مریض الوپیتھک علاج۔ بغیر کسی دوا سے کچھ نفع حاصل کیے ہوئے کر رہا تھا + شروع ماہ ستمبر مین مریض نے میرے طریق علاج کا استعمال شروع کیا + نتیجہ تمام امیدون سے گذر گیا + سوزش معدہ جسکی کہ اُسکے ساتھ ہی مین شکایت تھی چند ہی دن مین دور ہوگئی۔ اول ہفتہ کے اندر ہاضمہ درست ہوگیا + مادہ ناقص جو کہ برسون سے اُسکے جسم مین جمع ہوتا رہا تھا جلد خارج ہونے لگا اور اُس کی حالت ہر ہفتہ ترقی کرتی رہی + دو ماہ مین جبکہ اُس کا وزن پندرہ پونڈ گھٹ گیا تھا مسٹر ایم کو پوری شفا حاصل ہوگئی + اور پسیجنے والے ناگوار بو کے پیر پھر صحیح حالت مین آگئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی اور چٹھیات شکریہ

نمبر ۵ ریڑہ کے بانس کا زایل ہونا + مسٹر ایم۔ شہر ان کا کمپوزیٹر (چھاپہ خانہ مین حروف جمانیوالا)

حرام مغز کے زایل ہونیکے مرض مین مبتلا تھا جسکو کہ لیپزگ یونیورسٹی کلینک کے حکمانے لاعلاج تجویز کردیا تھا + مذکورہ بالا شفاخانہ مین مسٹر ایم کا علاج بغیر کچھ بھی نفع بخشنے کے قریب ایک سال تک کیا گیا تھا + بیچارہ کی حالت بہت ہی افسوسناک تھی۔ اُسکے پاس کچھ بھی ذریعہ گذر اوقات نہ تھا۔ اُسکے رشتہ داران اُسکی پرورش کرتے تھے + اسپر طرفہ یہ کہ ڈاکٹرون کی رائے نے اُسکی حالت مین بہتری ہونیکی امید کو اُس سے بالکل دور کردیا تھا + خوش قسمتی سے اُس نے میرے طریق علاج سے شفایابیون کا ذکر سُنا۔ اور اس نیوسایبنس آف ہیلنگ سے علاج کرنیکی اُسنے اپنے دل مین ٹھان لی + باوجود قوت بخش غذاؤن کے جو کہ اُس کے لیئے تجویز کیگئی تھین اور جہان تک ہوسکا تھا اُسکو ملی بھی تھین۔ وہ شخص بہت ہی کمزوری کی حالتمین میرے پاس دو لکڑیون کی مدد سے لنگڑاتا ہوا آیا + امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ پشت کی جانب کے بار مادّہ فاسد مین مبتلا ہورہا ہے۔ جسکے ساتھ مین کہ اونچے درجہ کا اندرونی بخار لگا ہوا ہے +

مین نے اولاً ۸ تا ۱۰ درجہ فہرنہایٹ کی حرارت کے پانی مین ہپ باتھ سمراہ سٹز باتھ کے باری باری سے لینا بتلایا آخر الذکر (یعنی سٹز باتھ) ایک ایک گھنٹہ تک کے لیئے + بغیر گوشت کی غذا تجویز کیگئی۔ بریک فاسٹ (ناشتہ) اور چاء کے وقت پھل اور معہ چوکر کے آٹے کی روٹی۔ اور حاضری کلان کے لیئے ترکاریان + ہر تیسرے یا چوتھے ہفتہ مین پیڑو کے لیئے ایک بھاپ کا غسل بھی ضروری ہوا۔ تاکہ مریض کو غسل لینے کیحالت مین کمر کے بل نہ لیٹنا پڑے +

تین ماہ مین مسٹر ایم اچھی طرح سے چلنے لگا اور چھ مہینہ مین بغیر چھڑی کی مدد کے چل سکا۔ اُسکی پشت سے مادّہ فاسد کا بار استقدر رفع ہوگیا تھا کہ وہ سبک کاموں کو پھر کرسکا اور مین اُسکو اپنے کارخانہ سے چلے جانے کی اجازت دیسکا +

نمبر ۶ حیض کی بڑی خرابی۔ رحم سے خون کا سیلان + مسز ڈبلیو سکنہ شہر لیپزگ

آٹھ سال سے بیقاعدہ حیض ہونیکی خرابی مین مبتلا رہی تھی۔ حیض بعض اوقات بالکل ہی غایب ہوجاتے تھے + بعض اوقات بہت زیادہ خون خارج ہوجاتا تھا جس سے کہ اُسکی قوت بالکل صلب ہوجاتی تھی + اول اُسنے لیپزگ شہر کے ایک حکیم یعنی ڈاکٹر ایس سے مشورہ لیا تھا جس نے کہ اُسکا علاج ایک عرصہ دراز تک کیا تھا مگر کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی تھی + لیپزگ شہر کے زنانہ شفاخانہ مین جو اُسکا مقامی علاج ناگوار کیا گیا وہ بھی ناکامیاب ثابت ہوا + مین نے اُسکو ورکشن سٹز باتھ روزانہ لینے کی ہدایت کی۔ نیز معمولی غذائے غیر محرک کا استعمال + نتیجہ تعجب خیز ہوا + تھوڑے ہی عرصہ مین مسز ڈبلیو محض سیلان خون سے ہی پوری طور سے بری نہین ہوگئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلکہ اس سادہ اور سستے علاج کو چند ماہ جاری رکھنے کے بعد اُسکا اجراء حیض بھی پورے طور سے پھر باقاعدہ ہوگیا اور اُس کی جسمانی قوت بھی جو کہ بالکل صلب ہوگئی تھی پھر واپس آگئی +

نمبر ۱۷- اِری سپلس یعنی سُرخ بادہ + ایک عورت نے جو کہ چہرہ کی سخت اِری سپلس کے مرض مین مبتلا ہو رہی تھی ایک مرتبہ مجھسے مشورہ لیا میری دیگر ہدایات پر چلنے کی علاوہ فریکشن باتھز بھی لینا پڑی جو کہ ٹھیک ٹھیک مریضہ کی حالت کے موافق تجویز کیئے گئے تھے + جسوقت کہ بخار اور چہرہ کی سوزش بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی تو فریکشن باتھ دو دو گھنٹہ تک لینا پڑتا تھا جسمین کہ پانی کا تبادلہ نصف نصف گھنٹہ بعد اس غرض سے کر دیا جاتا تھا کہ بخار کی گرمی کو کم کرے + اسی کے ساتھ سر کے لیئے اسٹیم باتھ ایک یا دو مرتبہ روزانہ اور اُنکے بعد فوراً ہی فریکشن سٹز باتھ لیئے جاتے تھے اور انسے ہمیشہ مریضہ کو بڑا چین پڑتا تھا + ایک ہفتہ سے کم مین ہی مرض بالکل اچھا ہوگیا اور وہ عورت پیشتر سے اب زیادہ تندرست اور زیادہ تر و تازہ معلوم ہونے لگی +

نمبر ۱۸- تھیلی نما رسولی- کانون کی جھنجھناہٹ + مسز ال سکنہ جی- زیڈ کے بائین کان کے نیچے ایک تھیلی نما رسولی قد مین اخروٹ کے برابر موجود تھی- اور اسی کی وجہ سے اُسکے بائین کان مین جھنجھناہٹ موجود تھی + تین سال تک ہر ایک قسم کے علاج کا استعمال وہ کرتی رہی تھی- مگر بغیر کامیابی حاصل کئے + وہ اپنے دلکو عمل جراحی کرانے کے لیئے آمادہ نہ کرسکی جسکی نسبت کہ رائے اُسکے فیملی ڈاکٹر کی ہوئی تھی کہ وہ کرالے- اور پس وہ میرے پاس آئی + اس موقعہ پر بھی شفا دینے والے وسایل صرف یہی تھے یعنی کہ فریکشن باتھز + قدرتی غذا اور تندرستی بخش طرز بسر اوقات + شروع کے چند ہی غسلون کے بعد کانون کی جھنجھناہٹ بند ہوگئی- اور تھیلی نما رسولی کو چھ ہفتہ مین آرام ہوگیا +

نمبر ۱۹ سائی کوسس یعنی ٹھوڑی پر کھجلی یا دوڑی ہوجانا- ریڑہ کا عصبی درد + مسٹر ایچ برسون سے مرض اول الذکر مین مبتلا ہو رہی تھی + ڈاڑہی کے مقام پر کل جگہ سُرخ گہری رنگ کی ہوگئی تھی اور پپڑی سی اور دانون سے بالکل بھر گئی تھی + مریض نے تمام ادویات کی جو کہ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی علاج مین اسکی ہوسکتی ہین- آزمایش کرلی تھی اور قدیم نیچر کیور طریق علاج کا بھی استعمال کیا تھا- مگر کامیابی نہ ہوئی تھی +

اپنے نئے طریقہ تشخیص کے ذریعہ سے مین نے دریافت کرلیا کہ پشت کی جانب بار مادہ فاسد کی وجہ سے سائی کوسس ہوئی تھی + اور یہ تحقیق ہے کہ مریض چند سال تک درد ہائے کمر مین مبتلا رہا تھا + بار مادہ فاسد کی خاصیت کے باعث سے شفا بہت آہستگی سے عمل مین آئی + اس شخص کے علاج مین بھی آرام کرنیکے وسایل حسب ذیل تھے یعنی کئی فریکشن باتھز روزانہ- مناسب غذا- اور ہفتہ وار اسٹیم باتھز + اس ذریعہ سے مریض کا مزمن مرض پانچ مہینہ مین صحت پاگیا +

نمبر ۲۰ ضعف باہ- نامردی + مسٹر جی ساکن مقام ایس بالکل نامرد تھے + تمام علاج جنکی کہ آزمایش کیگئی تھی بیکار ہوئے + میرے طریق علاج سے جسکا استعمال کہ اُسنے اپنے گھر پر ہی کیا اور جسمین کہ فریکشن ہپ باتھ اور فریکشن سٹز باتھ باری باری سے لینے بتلائے گئے تھے اور غیر گوشت کی غذا کا استعمال کرنا تھا- اُسکے مرض کو چھ ہفتہ مین کامل آرام ہوگیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۲۱۔ بچّون کا قبض + پادری مسٹر کیرو کا شیر خوار بچّہ (عمر چھ ماہ) سخت قبض مین مبتلا ہو رہا تھا جو کہ بہت سی ادویات کے استعمال سے رفع نہ ہوا تھا + بچّہ کی پرورش دودھ پر کرتے تھے جو کہ تین بار جوش دیا جاتا تھا۔ بچہ کا جسم فارن میٹر سے پر ہو گیا تھا اور اسوجہ سے اُسکو حرارت بھی رہتی تھی اور تشنّج ہوتا تھا جس نے کہ اُسکو بہت کمزور کر دیا تھا +

تشنّج کے لیے ڈاکٹر نے سر دپانی کی گدّیان بتلائی تھین جو کہ دو دو گھنٹہ مین تبدیل کر دی جاتی تھین + درحقیقت یہ بالکل ناکافی تھا اور بچّہ کو ایک دن تو بارہ مرتبہ تشنّج کا دورہ ہوا + اسوقت اُسکے باپ کو گدّیون کے ہر پندرہ منٹ مین تبدیل کرنیکا خیال گذرا + نتیجہ تعجب انگیز ہوا تشنّج رفع ہو گیا +

لیکن قبض کا سبب ابھی دور نہین ہوا تھا + اُس بچّہ کے باپ نے میری کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ کو پڑھا اور فوراً اُس شیر خوار بچّہ کو دو چمچہ بانتھر روزانہ دینا شروع کر دیئے۔ حالانکہ پانی بہت گرم لیا گیا (۸۸ تا ۹۳ درجہ فہرن ہائیٹ کی حرارت کا) + پس اُسکا اثر آہستہ آہستہ ہوا + اور صرف پانچ ہفتہ کے بعد اُس بچّہ کا ہاضمہ پھر صحیح ہو گیا + لیکن اس درمیان مین غذا بھی تبدیل کر دی گئی تھی۔ بچّہ کو اب بغیر جوش کیا ہوا دودھ اور جئی کے آٹے کی لپسی دیجاتی تھی جن سے کہ اب اُسکی پرورش جلد ہوئی + بچّہ خوش و خورم بھی ہو گیا حالانکہ وہ پیشتر کمزور اور بیمار رہتا تھا +

نمبر ۲۲۔ گلٹی کی رسولی۔ آسان زائیدگی + مسز ایم کی گردن پر گلٹی کی رسولیان موجود تھین اور انکو ڈھکنے کے لیئے ہمیشہ گردن پر رومال باندھا جایا کرتا تھا + اُس نے میری علاج کو شروع کیا اور بہت استقلال کیساتھ جاری رکھا + سخت رسولیان جلد ملایم ہو گئین اور قدمین کم ہو گئین اور مریضہ کی تمام تر حالت اب بہت عمدہ تھی +

یہ بات کہ اُسکی تندرستی کسقدر عمدہ ہو گئی تھی مسز ایم اپنے دوسرے بار کے ایام ولادت مین دیکھ سکین + اُسکا ساتوان بچّہ پیدا ہوا۔ اور اُسے اپنی آسان زائیدگی پر کچھ کم تعجب نہین ہوا + اس دنیا مین یہ بچّہ صرف تین بار دردزہ ہونیکے بعد داخل ہوا تھا + بچّہ ضرور چھوٹا تھا مگر بناوٹ مین عمدہ تھا۔ اور چونکہ اُسکو لہڑی سے دو گھنٹہ تک علیحدہ نہین کیا گیا تھا۔ اُسکا مُنہ خوش رنگ بنا رہا۔ حالانکہ اسکے پیشتر کے تمام بچّے بعد پیدا ہونیکے جلد ہی زرد ہو گئے تھے +

مسز ایم نے اپنے ایّام حمل مین کسی قسم کا گوشت نہین کھایا تھا۔ اور اُسکو بہت ہی خوش کرنیوالا تعجب یہ ہوا کہ وہ تین ماہ تک اُس بچّہ کو اپنی چھاتی سے دودھ پلا سکی جو بات کہ اس کے قبل وہ ذرا بھی کبھی کرنے کے قابل نہ ہوئی تھی +

نمبر ۲۳۔ عرق النسار + چند سال گذرے کہ مجھے ایک حکیم نے بلایا جو کہ عرق النسار مین مبتلا ہو رہا تھا جو کہ ادویات کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذریعہ تمام علاج کرنے پر بھی زیادہ زیادہ خراب ہوتا گیا + آخرش یہ اسقدر بڑھا کہ مریض نہ تو کھڑا ہو سکتا تھا نہ لیٹ سکتا تھا اور پورے دن ورات بستر پر ہی سہارا لگائے رہتا تھا + مین نے اُس ڈاکٹر کو دو ۲ فرکشن ہپ باتھ روزانہ اور ایک اسٹیم باتھ ایک دن چھوڑ کر لینا بتلایا + چوتھے ہی دن میرے غسل دینے والے ملازم نے ڈاکٹر بی کی حالت مین ایک قسم کی ترقی دیکھنے کا ذکر کیا اور کہا کہ مریض کچھ تھوڑا چل سکتا تھا + ایک ہفتہ مین ہی افاقہ اسقدر ہو گیا تھا کہ بغیر میری امداد کے بھی علاج جاری رکھا جا سکے + چار ہفتہ مین وہ شکایت رفع ہو گئی +

نمبر ۲۴ ڈفتھیریا - اسکارلٹ فیور یعنی سُرخ بُخار + کچھ عرصہ ہوا کہ مجھے ایک مسز ایس کے یہان بُلایا گیا جنکا کہ چھوٹا لڑکا عمر ۹ سال بعارضہ سخت بخار سُرخ اور ڈفتھیریا بیمار ہو رہا تھا + اول بات یہ تھی کہ ایک اسٹیم باتھ دیا جاوے اور چونکہ میرے بھاپ کے غسل دینے کا آلہ اُسوقت موجود نہ تھا ہمکو اس غسل کے لیئے فوراً ہی تدبیر کرنا پڑی + ہمنے اُس لڑکے کو بہت سی بنی ہوئی ایک کُرسی پر بٹھلایا اور ایک برتن قریب ایک گیلن پکتے ہوئے پانی کا اُسکے نیچے رکھا + پانون بھی ایک برتن پر رکھے گئے جو کہ نصف دور تک پانی سے بھرا تھا اور جسکے مُنہ کے اوپر دو لکڑیان رکھدی گئی تھین + اسکے بعد تمام جسم اسکا اچھی طرح سے ایک اُونی کمبل سے لپیٹ دیا گیا تھا + مریض کو خوب پسینہ آجانے کے بعد ایک فرکشن ہپ باتھ پچاسی درجہ فہرن ہائیٹ کے پانی مین دیا گیا اسمین اُسکا پیر اُسوقت تک ملا گیا جبتک کہ سر سے تمام گرمی دور نہ ہو گئی + اس امر کا دیکھنا کہ رُک کر سانس کا آنا کس طرح سے اس علاج سے رفتہ رفتہ صحیح ہو گیا - دلچسپ تھا + اسوقت تمام خطرہ دور ہو گیا تھا + لیکن وہان سے چلے جانیکے قبل مین نے اُس لڑکے کی والدہ سے کہدیا کہ اگر چند گھنٹہ بعد بخار پھر واپس آجاوے تو فرکشن ہپ باتھ پھر اچھے طور سے اُسوقت تک دینے چاہئین جبتک حرارت رفع نہ ہو جاوے + قریب پانچ دن کے اندر بچہ بالکل صحت پا گیا + خوفناک ڈفتھیریا کے آرام کرنیکا یہی طریقہ ہے جسکے لیئے کہ ابھی تک میڈیکل سائنس ایک دوا کی تلاش مین ہے +

نمبر ۲۵ بہرا پن - لیرنگس یعنی آلۂ آواز مین رُکاوٹ - آواز کا بیٹھ جانا + مسٹر ایس ساکن مقام ڈی نے مجھے اپنے داہنے کان کے بہرا پن و لیرنگس یعنی آلۂ آواز مین رکاوٹ کے بارہ مین مشورہ لیا + اُسکے بہرے پن کی وجہ سے اُسکو بولنے مین دقت ہوتی تھی + بہت سے شفاخانون مین وہ جا چکا تھا اور بہت سے حکماسے مشورہ لے چکا تھا مگر کسی جگہ بھی اُسکو کوئی امداد نہ ملی تھی + سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے اُس کے مرض کی تشخیص کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ بار مادّہ فاسد کا سامنے کیجانیوالا واقع ہی - پس نتیجہ موافق کی امید کیجا سکتی تھی + اور جیسے کہ مین نے پہلے سے کہدیا تھا ویسے ہی واقعی تھا بھی + دس دن میرے طریق پر علاج کرنیکے بعد اُس شخص نے مجھے اطلاع دی کہ اُسکے بہرے کان مین سماعت پھر واپس آگئی اور اُس کی آواز کا بیٹھنا اور حلق کے اندر کی مزمن کھرکھراہٹ مین تخفیف ہو گئی + پوری شفا کے حاصل ہونے مین چار ہفتے اور لگ گئے + انجام کو مریض نے یہ کہا کہ اِس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی اور چٹھیات شکریہ

قبل اُسکی طبیعت ایسی اچھی جیسی کہ اب (یعنی مادّہ فاسد کے بارسے نجات پانے پر) کبھی نہ معلوم ہوئی تھی +

نمبر ۲۶ نیورس تھینیا۔ فیرنگس یعنی بلعوم کی مزمن سوزش + شہر لیپزگ کے مسٹر ک اعصابی کمزوری کا شکار بن رہے تھے جو کہ بڑھ کر انجام کو مزمن نیورس تھینیا اور بلعوم کی سوزش ہوگئی تھی + بہت سے علاج جو کہ اُسنے کرائے تھے بیکار ثابت ہوئے + اس مریض مین مادّہ فاسد کے موجودگی کا مقام موافق مرا تھا۔ اور اس لئے مین اُسکو شفا کے عمدہ موقعہ ہونیکی امید دلا سکا + اس نیوسانیس آف ہیلنگ نے بھی میرا ساتھ دیا کیونکہ نتیجہ تعجب انگیز ہوا + مریض کی تین کئی کرائی رس مین گذرنا پڑا۔ مگر انجام کو نیورس تھینیا اور بلعوم کی سوزش کا نشان باقی نہ رہا اور مریض کو بقول خود اُسکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ پھر سے پیدا ہوا ہے +

نمبر ۲۷ چہرہ مین عصبی درد۔ ہضم کا نہ آنا۔ معدہ کا پھیل جانا + ایک مسٹر آر۔ بی ساکن مقام آر عمر ۳۹ سال عرصہ چار سال سے تشنج عصبی درد مین مبتلا ہو رہے تھے + اُنھوں نے بغیر کچھ بھی امداد حاصل کیئے ہوئے بہت سے اطبّا سے مشورہ لیا تھا اور ایک مشہور پروفیسر نے ان کو عمل جرّاحی کرانیکا مشورہ دیا + یہ خیال مریض کو پسند نہ آیا اور پس اُس نے میری طریق علاج کی آزمایش کری + سائنس آف اکسپریشن نے دہنی جانب پر بار مادّہ فاسد کا ہونا ظاہر کیا جسکی وجہ سے کہ درد اور تشنج ہمیشہ چہرہ کے دہنی جانب ہی ظاہر ہوئے + بیشک اس خرابی کی جڑ معدے مین تلاش کرنا پڑی تھی۔ اور یہ ایک امر واقعی تھا کہ وہ مریض معدے کے پھیل جانیکے مرض مین مبتلا ہو رہا تھا + میرے علاج سے اُسکا ہاضمہ درجہ اعتدال پر اور باقاعدہ حالت پر ایک ہفتہ کے اندر ہی آگیا + تین ہفتہ کے بعد مسٹر بی تمام شب بغیر کسی درد کے سو سکتے تھے جو کہ چار ہفتہ تک اُنکے لیئے غیر ممکن ہو گیا تھا + دو ماہ مین مسٹر بی کو اپنے تکلیف دہ امراض سے چھٹکارا مل گیا اور اُن کی شکل نے بھی بہتری کی جانب بہت کچھ تبدیلی حاصل کر لی تھی +

نمبر ۲۸۔ اسکروفیولا (خنازیر۔ کنٹھ مالا)۔ کلوروسس۔ دور کی شے عمدہ دیکھنا۔ گلٹی پروارم + مس ایچ جی ایک مقام جی کی معلمہ چند سال سے عارضہ کلوروسس اور اسکروفیولا (خنازیر۔ کنٹھ مالا) مین مبتلا ہو رہی تھی۔ جنکے بعد کہ آخرش کو بہت خراب سوجن گلٹیون کی اور رسولیان نیز دور سے ہی اچھے طور سے نظر آنے کی شکایتین ہو گیئن تھین + دور سے دیکھنے کی اس شکایت کی وجہ سے مس جی خاص قسم کی عینک کا استعمال کرنے پر مجبور ہوئی تھی۔ اور یہ عینک آیندہ کے لیئے جلد ہی ناکافی ثابت ہوئی پس عینک کے علاوہ اُنکو ایک قسم کے آلہ کا استعمال کرنا پڑتا تھا +

ایک دوست نے اُس کی توجہ میرے طریق علاج کی جانب مائل کرائی۔ اُس نے نصف سال تک اسکا استعمال بہت ہی بڑی ایمانداری کیساتھ کیا + اُس نے دو فریکشن سٹز باتھ روزانہ ۵ الغایت ۲۰ منٹ کے لیئے اور دیگر تالونین بھی قواعد حفظ صحت کے مطابق زندگی بسر کری + نتیجہ کامیابی کا ہوا + اولاً ہاضمہ نے قابل لحاظ ترقی کری +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے بعد گلٹیون کی سوجن یکے بعد دیگرے رفع ہوگئی اور اُسی کے ساتھ مرض پھیپھڑونکی طرف رجحان طبیعت بھی جاتا رہا گلٹیون کی تمام سوجن غائب ہوجانیکے بعد آنکھون کا مرض بھی اچھا ہونے لگا۔ اور ایک سال گذر جانے کے بعد مس جی کو آیندہ عینک کی ضرورت نہ رہی + خصوصاً آنکھونکا علاج کرنیوالے بڑے بڑے حکما جو بات کہ حاصل نہ کرسکے وہ بات مین نے اس اپنی نیو سائینس آیہیلنگ کے ذریعہ سے حاصل کرلی +

نمبر ۲۹ بچّون کا قبض اور نیند کا نہ آنا + آنکھون کا سوج جانا + مقام مینہم کی ایک میم صاحب اپنی چھوٹی دختر شیر خوار عمر دو ماہ کو لیکر میرے مشورہ کے لیئے تشریف لائین + اُس بچّہ کو قبض کی اور نیند نہ آنیکی شکایت تھی۔ یہ ثبوت اسکا ہی کہ بچّہ اس دنیا مین ضرور بار مادّہ فاسد کا لیکر داخل ہوا ہوگا + اور جیسا کہ مین نے اپنے سائینس آف فیثیل اکسپریشن کے ذریعہ سے معلوم کیا اُس کی والدہ کو سوزہضمی کا عارضہ تھا اور علاوہ اسکے پہلے ایک عرصہ دراز سے آنکھون کی سوزش مین وہ مبتلا رہی تھی +

چونکہ بچّہ کی ماں خود ہی اُس بچّہ کو اپنا دودھ پلاتی تھی پس اول کام یہ تھا کہ ماں کے جسم کو بار مادّہ فاسد سے پاک کیا جاوے + ماں کے روزانہ ایک ورکیشن سٹز باتھ اور ایک ورکیشن ہپ باتھ لینے سے اور غیر محرک غذا کے استعمال کرنے سے اور تازہ ہوا مین زیادہ قیام کرنے سے یہ بات حاصل ہوگئی + بچّہ کو پسینہ لانیکی غرض سے اُسکی ماں اُسکو اپنے ہی پاس سولاتی تھی + دو دن علاج کرنیکے بعد بچہ کا قبض اور نیند نہ آنیکی شکایت رفع ہوگئین۔ اور ایک ہفتہ کے اندر والدہ کی خرابی ہاضمہ اور آنکھون کی سوزش بھی رفع ہوگئین +

اس موقعہ پر پھر ایک ثبوت اس امر کا ملتا ہی کہ قدرتی غذا استعمال کرنے سے ماں کا اثر اُسکے بچّہ پر پڑتا ہی + ایسے چھوٹے بچّہ کا براہ راست علاج کرنا بہت کم قابل اطمینان ہوا ہوتا + ماں کے اندر یہ مادّہ فاسد کا بار ہی تھا جو کہ بچّہ کے مرض کا باعث تھا +

نمبر ۳۰ سائی نوسس یعنی تمام جسم کا نیلا پڑجانا + مسٹر ای۔ ایچ ساکن مقام پی کی چھوٹی لڑکی عمر ۱۲ سالہ اس مرض مین مبتلا تھی + مین نے لڑکی کے باپ کو سمجھایا کہ مرض کی ایسی بڑھی ہوئی حالتمین خصوصاً ایسی زیادہ کمزوری کی حالت مین اور ایسی موقعہ پر جہان کہ ادویات کا استعمال اسقدر کثرت سے کیا جاچکا ہی شفا حاصل ہونیکا موقعہ بہت کم ہی + اور شفا کا ہونا صرف اسوقت ممکن ہی اگر پیروا ور ہاضمہ اس قابل ہین کہ اُنپر اثر (علاج کا) پڑسکے + اس طور سے بہت کم امید رکھکر بچّہ کا علاج شروع کیا گیا + مگر ایک ہفتہ کے اندر ہی مریضہ کی حالت ایسی بہتر ہوگئی تھی کہ اُسکو بھوک اچھی لگنے لگی اور ہاضمہ بھی اچھا ہوگیا + چار ہفتہ کے اندر سائی نوسس بالکل اچھی ہوگئی۔ اس کے لیئے بچّہ کے جسم کی اصلی طاقت زندگی کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے +

نمبر ۳۱۔ اوقات معینہ پر قے کا ہونا۔ پھیپھڑون کی خرابی۔ کلوروسس + مسٹر ایم ساکن مقام ایل کو ۱۲ سال سے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

عارضہ خاص اوقات پر قے ہوجانیکا تھا۔ اسکے لیئے اُنکو کسی علاج سے نفع نہین ہوسکا تھا + ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ ہمیشہ قے ہوجانیکے حملے ہوا کرتے تھے + ہر مرتبہ یہ حملہ صبح کیوقت سوکر اُٹھنے سے شب مین سونیکے وقت تک قایم رہتا تھا + میرے ہیپاتھر اور فرکشن سٹرنا تھر وغیرہ محرک غذا کے استعمال کا اور میرے دیگر تمام ہدایات پر عمل کا نتیجہ بہت ہی عمدہ ہوا + بجائے اُسکے زرد اور مٹی کے سے رنگ کے مریض مین تازگی اور تندرستی معلوم ہونے لگی + اُسکا ہاضمہ جو کہ بیشتر گر گیا تھا اب پورا پورا صحیح ہوگیا + قے کے حملے بند ہوگئے + چار ہفتہ کے بعد وہ مریض میرے پاس پھر آیا تاکہ اس شفا کے لیئے میرا شکریہ ادا کرے۔ اُس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ بالکل از سر نو زندہ ہوگیا ہوا معلوم ہوتا ہے +

نمبر ۳۲۔ دل کی سخت بیماری۔ خون کا رُک جانا۔ نیند کا نہ آنا۔ دلکی شریان کا اوبھر آنا۔ دمہ۔

میم صاحبہ ایم متوطن ایچ عمر ۵۸ سال کو تمام مذکورہ بالا عوارض لاحق تھے + پیشتر سالہائے گذشتہ مین اُنکا دمہ کا مرض بہت ہی خراب ہوگیا تھا + آخرش دہنی چھاتی مین درد معلوم ہونے لگے جو کہ متواتر زیادہ زیادہ شدید ہونے لگے + مریضہ کا اختلاج قلب کی بھی شکایت ہوئی اور گھبراہٹ کے دورے بھی پڑے + جان سوز درد اور سانس لینے مین دقت کی وجہ سے مریضہ کو ذرا بھی نیند نہ آتی تھی + مریضہ دس قدم بھی نہ چل سکتی تھی اور گفتگو کرنا اُسکو بہت ہی مشکل معلوم ہوتا تھا + اسکے بعد ایک دن دہنی چھاتی پر گردن سے نیچے (مگر بہت دور نہین) ایک شریان اونگلی کے برابر موٹی دفعتاً اوبھر آئی۔ یہ بہت زور کیساتھ پھڑکتی تھی۔ دل سے بھی زیادہ تیزی کیساتھ + حکمای حاضرین جنمین کہ ایک بہت مشہور طبیب بھی موجود تھے۔ اس واقعہ پر بالکل لاچار ہوگئے + آخرکار اُنہون نے یہ تجویز کی کہ یہ واقعہ دلکی شریان کا اوبھر آنیکا ہے۔ اور مریضہ کو متنبہ کردیا کہ ممکن ہے کہ یہ شریان اپنی آخری حد تک خون سے بھر کر کسی لمحہ پھٹ جاوے اور موت واقع ہوجاوے + پانچ ڈاکٹرون نے (جنمین کہ ایک بہت مشہور طبیب بھی شامل تھا) اس مریضہ کو جواب دیدیا تھا۔ پس جبکہ یہ مریضہ میرے پاس علاج کے لیئے آئی اُسکو کوئی امید باقی نہ تھی + مین نے اپنے طریق کے موافق اُسکا امتحان کیا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ ان مختلف خرابیون کا باعث اُسکے معدہ کی پرانی بیماری تھی + اوّل اس سے (معدہ کی پرانی خرابی سے) دمہ پیدا ہوا۔ تب دلکی سخت بیماری اور پھیپھڑے مین (خون کا رُک جانا) + تین فرکشن باتھر روزانہ اور قدرتی غذا نے بہت ہی عمدہ نتائج دکھلائے کیونکہ ایک ہفتہ مین تمام درد جاتا رہا + دو ہفتہ مین اُبھری ہوئی دلکی شریان کا پھڑکنا رفع ہوگیا اور تین ہفتہ مین اُن تمام خرابیون کا۔ جو کہ معدہ کی مزمن خرابی کے باعث پیدا ہوئی تھین۔ نشان بھی نہ رہا + یہ ایک نیا ثبوت میرے اصول متعلق وحدت امراض کی سچائی کا ہے +

نمبر ۳۳۔ ڈفتھیریا + ایلیس۔ بی ۱۲ سال کی عمر کی ایک لڑکی مرض ڈفتھیریا مین سخت بیمار تھی + ایک ایلوپیتھک

ڈاکٹر نے ہر قسم کی ادویات کا استعمال بغیر کسی قسم کے نفع پہونچانیکے کرلیا تھا + حلق خاصکر داہنی جانب زیادہ سوجا ہوا تھا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اندر کی جانب ایک سبزی مایل تہ سے رُکا ہوا تھا جو کہ بہت ہی خراب بدبو دیتی تھی اور مثل اُنگلی کے موٹی تھی
پس وہ بچہ دم گھُٹ جانیکے بہت بڑے خطرہ مین تھا + طبیب نے اُس بچہ کے لیئے فوراً شفاخانہ پہونچا دینا تجویز کیا تاکہ ٹریکیوٹومی
کا عمل جراحی کیا جاسکے + خوش قسمتی سے اُسکے والدین نے اسپر دھیان نہ دیا اور پس آخر وقت مین میرے علاج
علاج کا استعمال کیا گیا سب سے اول بات یہ تھی کہ بہت دیر تک کے لیئے ایک فریکشن سٹرباتھ لینا تجویز کیا گیا اس
غسل کرنے کی حالت مین بظاہر آہی گھٹ گیا + اسی کے ساتھ اُسکی سوجی ہوئی گردن کا بہت زیادہ تناؤ بھی
کم ہونے لگا + اب فریکشن سٹرباتھ جتنے زیادہ مرتبہ ضروری معلوم ہوئے دیئے گئے - اور ہر ایک غسل کے بعد پسینہ
لایا گیا + اُس کمرے کی کھڑکی جہان کہ مریضہ رہتی تھی دن ورات کھُلی رکھی گئی + ۱۲ گھنٹہ مین تمام خطرہ دور
ہوگیا + چار یوم مین گردن کی رسولی اور اندر کی تہ غائب ہوگئین + ایک ہفتہ کے اندر ہاضمہ پھر صحیح ہوگیا - گو کہ مین نے اُس
بچہ کے تئین سہ چوکر کے آٹے کی خشک روٹی اور بغیر اُبلے ہوئے ترش پھلون پر ہی بسر کرنیکے لیئے اسوقت بھی اصرار کیا + دو تین
دن مین نے اُسکے والدین کو ہدایت کری کہ اُسکو باہر دھوپ مین جانے دیویں + پندرہوین دن مریضہ پھر تندرست بتلائی جاسکی +

نمبر ۳۴ - سرطان ہونٹھ + ایک سن رسیدہ شخص عمر ۷۰ سال کا علاج چھ سال سے بہت شہور ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک اطبا سرطان
ہونٹھ کے عارضہ کے لیئے کر رہے تھے + ہونٹھ کے اوپر سرطان کی پیدایشین متواتر بڑھتی جاتی تھین اور ایک قسم کا تکلیف دہ اور
متواتر اجرا تھوک کا موجود تھا + مین نے مریض کا امتحان کرکے معلوم کیا کہ بارِ مادۂ فاسد کا سامنے کی جانب اور نچلین کی جانب سے اُٹھکر
سر کی طرف کو گیا ہی + میرے علاج کا نتیجہ جلد ہی ظاہر ہوگیا + اول ہی دن تھوک نکلنے کی ناگوار حالت بند ہوگئی - اور نئی پیدایشین
اور سرطان کی بچے اور کشادہ زخم کم ہونے لگے + دس دن کے اندر ہی آخر الذکر آرام ہونے لگا اور بمقابلہ پہلے کے ہونٹھ کا قد و قامت
ایک ثلث ۱/۳ رہگیا تھا + گیارہ دن کے اندر اُس مریض کو وہ نتیجہ حاصل ہوا جو کہ پیشتر کے چھ سال کے علاج حاصل
نہ کرسکے + اس موقعہ پر پھر ایک واقعہ سرطان کے شفا کرنیکا ہی جسکو کہ پیشہ طبابت (یہ بات اچھے طور پر
معلوم ہے) غیر ممکن بتلاتا ہی +

نمبر ۳۵ - حلق کا مرض - سُرخ ڈفتھیریا + اسٹایریا کے رہنے والے کارل - بی عمر ۱۸
سال کو اُسکی مان علاج کرانے میرے پاس لائی + مان نے اپنے بیٹے کی تندرستی کے متعلق ایک رپورٹ حسب ذیل
دی ہی + ۲ ½ سال کی عمر تک وہ پورے طور سے تندرست رہا تھا + مگر اُسوقت سے بوجھ ٹیکہ لگنے کے ہمیشہ
بیمار رہا + اولاً اُسکو تین سال کی عمر مین ڈفتھیریا ہوگیا تھا جو کہ ادویات سے دبا دیا گیا تھا + اس بیماری کے
بعد وہ لڑکا کبھی بھی مضبوط نہ رہا تھا اور آواز بھی کمزور بہت زیادہ ہوگئی تھی + حلق کے گوشہ پر سفید داغ ہمیشہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

معلوم ہوتے تھے + چھوٹے سے چھوٹے موقعہ پر حلق ایسا سوج گیا تھا جیسا کہ مرض ڈفتھیریا مین + علاوہ اسکی اس مرض کے ہونیکے وقت سے اس لڑکے کا ہاضمہ بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ خراب ہو گیا تھا + ماہ مارچ ۱۸۹۱ء مین کسی خوف کے باعث سے اس بچہ کو گٹھیا کا مرض ہوا اور تین ہفتہ تک وہ بیمار پڑا رہا + اسکے بعد یہ لڑکا ایسا ناتندرست ہوا کہ اُسکی تندرستی حاصل کرنیکے لئے بطور آخری چارہ کار کے یہ تجویز کیا گیا کہ لوئی کوہنی کے کارخانہ واقع شہر لنبرگ مین اُسکا علاج کیا جاوے ۱۵ - اپریل کو یہ علاج شروع کیا گیا +

میرے علاج کا اثر تعجب خیز ہوا + دوسرے ہی دن ہاضمہ نے ترقی کری + تیسرے دن مرض ڈفتھیریا جو کہ پہلے دبا دیا جا چکا تھا اچھی سختی کیساتھ پھر ظاہر ہوا + ان نازک اوقات (کرائی سس) مین گذرنا ضروری تھا کیونکہ جسم کے اندر بہت زیادہ دوا پوشیدہ پڑی ہوئی تھی + پانچوین دن بہت مقدار مین ایک دست بہت ہی خراب بودار کالی سے رنگ کے پاخانہ کا ہوا اور ایسی ہی پیشاب بھی قہوہ کے رنگ کا خراب بدبودار خارج ہوا + یہ مادہ فاسد خارج ہونے کے بعد پانچ ہفتہ مین لڑکا بالکل شفا پا گیا اور اُسکی جسمانی اور دماغی حالتین بالکل تبدیل ہو گئین +

نمبر ۳۶ پالی پائی (انگریزی) یعنی نکڑا یا ناکمین انجماد خون - سوء ہضمی + مسٹر بی ساکن مقام زیڈ پیشہ عطاری کو بیس سال سے ضعف معدہ اور بیقاعدہ ہاضمہ کی شکایت تھی + اُسکے بڑی شفاخانہ مین جلاب کی ہر قسم کی دوا موجود تھی - مگر باوجود اُن کے خوب استعمال کرنیکی اُنکا کوئی اثر اب نہوتا تھا + تھوڑی عرصہ تک کسی دوا کا عمل تو حسب دلخواہ ہوتا تھا مگر جلد ہی وہ بالکل بے اثر ثابت ہو جایا کرتی تھی + اُسکے خراب ہاضمہ کے باعث اور دواؤن کے متواتر استعمال کے باعث اُسکے قریب قریب سب دانت خراب ہو گئے تھے + اسی کیساتھ ناک اور ہوا کی نالیون مین پالی پائی نمودار ہوئین اور کسی طرح سے رفع نہ ہوتی تھین + معدہ کی مزمن خرابی کا وہ درحقیقت ضروری نتیجہ تھین + چھبیس ۲۶ بار یہ پالی پائی عمل جراحی کے ذریعہ دور کیجا چکی تھین مگر وہ اور بھی زیادہ نکل آتی تھین + اس موقعہ پر ہر شخص یہ بات دیکھ سکتا ہی کہ (پکے میڈیکل سائنس کی غلط ہدایات مین پڑکر) حکما کے لیئے - روزانہ زندگی کے واقعی عملدرآمد سے کچھ بات سیکھنا کسقدر مشکل ہی + میرے طریق علاج پر عمل کرنے سی مسٹر بی کو ایک ہفتہ کے اندر اُس سی زائد نفع حاصل ہوا جو کہ اُنکو تمام بیس ۲۰ سال کے استعمال ادویات سے حاصل ہوا تھا + پالی پائی کا نکلنا رفتہ رفتہ بند ہو گیا + چار ہفتہ مین مریض کو شفا ہو گئی + مسٹر بی نے اس طور سی میرے طریق علاج کا تجربہ اپنی ہی جسم پر کر لیا - اور اُسکے اثر سی ایسا متعجب ہوا کہ مجھسے رخصت ہونے کے وقت اُس نے کہدیا کہ آیندہ عطاری کی دکان کرنیکے لیئے اُسکا ایمان اُسکو اجازت نہین دیسکتا + وہ اس امر کو دیکھ سکا کہ دکان رکھنے سے وہ لوگون کو محض دھوکہ مین ڈالیگا اور اُنمین سمیت پھیلاویگا + اس لیئے اُس نے اپنی کارخانہ کو جہان تک جلد ہو سکے فروخت کر دینے کا ارادہ کر لیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۳۷۔ سینٹ وائٹس ڈانس یعنی کوریا اور نیند کا نہ آنا + ان شکایات مین میم صاحبہ جی ساکن مقام ایل کی چھوٹی لڑکی عمر پانچ سالہ مبتلا تھی + اُسکے تمام جسم مین تشنج تھا۔ نہ وہ چل پھر سکتی تھی۔ نہ بول سکتی تھی۔ نہ سو سکتی تھی۔ نہ کسی شے کو پکڑ سکتی تھی اور نہ اپنی غذا ہضم کر سکتی تھی + ہر طریق علاج کی آزمایش کرنے کے بعد مریضہ میرے علاج مین آئی + ہپ اور فریکشن سٹز باتھ (آخر الذکر ذرا زیادہ عرصہ تک) تازہ ہوا مین محنت اور مناسب غذا کا جلدی حسب دلخواہ اثر ہوا۔ پس یہ بچہ ایک ہفتہ کے اندر ہی چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا +

علاج جاری رکھنے پر پوری پوری شفا عمل مین آئی۔ ہاضمہ جو کہ بالکل ہی کمزور ہو گیا تھا اب بالکل صحیح ہو گیا + میرے اُس طریق علاج کی پیروی کرنیسے جسمین کہ بغیر ادویات یا بغیر کسی دوسرے ڈاکٹری امداد کے امراض کا یکسان طریق مین شفا کرنا ہوتا ہی یہ تمام بات حاصل ہوئی تھی +

نمبر ۳۸۔ اعصابی تشنج کے دورے میم صاحبہ جی عجیب قسم کے تشنج مین گرفتار تھین + انگلیون کے سرون مین یہ شروع ہوا کرتے تھے اور سر تک پہونچتے تھے۔ اور مریضہ کو بہت ہی زیادہ تکلیف دیتے تھے + مریضہ کا اُسکے مقام کے بہت ہی نامور حکمانے معالجہ کیا تھا مگر کامیابی نہ ہوئی تھی۔ برخلاف اُس کے مریضہ کی حالت اور بھی زیادہ خراب ہو گئی + ڈاکٹرون نے غلطی سے علامات مرض کو اصل مرض سمجھا اور مرض کے اصل مقام یعنی پیڑو کو بالکل نظر انداز کر دیا + کوئی تعجب نہین کہ مرض اور زیادہ خراب ہی ہو گیا + نتیجہ یہ ہوا کہ میم صاحبہ جی مجھسے مشورہ کو آئین + مین نے فریکشن سٹز باتھ تجویز کئے اور قدرتی طریق مین زندگی بسر کرنا بتلایا + سات ہفتہ مین اس لیڈی کو اُس مرض سے بالکل شفا ہو گئی جسمین کہ وہ برسون سے مبتلا رہی تھی +

نمبر ۳۹ + بدخوابی۔ ریڑہ کے گودے کا زایل ہونا۔ نیند کا نہ آنا۔ سوزش اعصاب۔ فالج + مسٹر ایچ عمر ۴۲ سال کو جو کہ میرے پاس بغرض علاج آئے ان امراض کی شکایت تھی + چلنے مین اُنکو بہت بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ اور بیٹھکر اُٹھنا بھی اُنکے لیئے ایک مشکل امر تھا + برسون سے اُنکو خرابی ہاضمہ نیند کے نہ آنے اور جسمانی گرمی مین کمی کی شکایتین لاحق تھین + بدخوابیون کی بھی شکایت اُنکو تھی حالانکہ اُنکے بیوی موجود تھی۔ یہ ایک یقینی پہچان اس امر کی ہی کہ پشت کی جانب بار مادہ فاسد کا بہت زیادہ ہی۔ نیز اعصابی خرابی کی علامت ہی + میڈیکل سائنس نے اُنکو جواب دیدیا تھا کیونکہ اُس شخص نے ہر دوا کا جو کہ ملسکتی تھی استعمال کر لیا تھا + مین نے مریض کے لیئے ۲ دو فریکشن ہپ باتھ روزانہ شروع کے دو ہفتون مین لینے بتلائے اسکے بعد چار ہفتہ تک ایک فریکشن ہپ باتھ اور ۲ دو فریکشن سٹز باتھ روزانہ لینے تجویز کیئے + کامیابی تعجب انگیز ہوئی + صرف چند ہی غسلون کے بعد ہاضمہ نے ترقی کری۔ اور چند ہفتون مین مفلوج کی ٹانگون مین تیزی معلوم ہوئی + دو ماہ مین ریڑہ کے گودے کا زایل ہونا بالکل شفا ہو گیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

ایک ثبوت میرے نئے طریق علاج کی سچائی کا اور میڈیکل سائنس کی ناقابلیت کا موجود ہے +

نمبر ۴۰ - بہرا پن - گونگا پن - دماغ کا خون آلودہ ہوجانا - میم صاحبہ ایس سکنہ مقام ایل کی چار سالہ لڑکی گونگی اور بہری تھی - بقول والدہ کے یہ نتیجہ ٹیکہ کا تھا + بیشمار ادویات کا لگانا بیکار ثابت ہوا + وہ بیچاری بچی بذریعہ اعمال جراحی وکاٹ کرنے والی ادویات کے استعمال سے بہت ہی دق ہوچکی تھی - اور اسوقت مین جب کبھی کہ کسی حکیم کو دیکھتی تو چلاتی + اُسکے چلانے اور ڈرنے کی وجہ سے مین بخوبی اُس بچی کے مرض کی تشخیص نہ کرسکا - لیکن تاہم اسقدر معلوم کرلیا کہ اُسمین مادّہ فاسد کا بہت ہی بار موجود ہی اور یہ کہ اُسکا دماغ خون آلودہ ہوگیا ہی + مین نے محض فریکشن باتھ ہی تجویز کیئے - اور خشک حالتین غیر محرک قدرتی غذا کا استعمال بتلایا - اور کھڑکیان کھولکر سونا اور تازہ و دھوپ دار ہوا مین کافی محنت کرنا + نتیجہ بہت ہی موافق مراد ہوا - اور دو ہفتہ مین اُسکی والدہ نے مجھے خبر دی کہ اُسکی بچی بہت بہتر ہی اور کچھ سُن سکتی ہی + دیگر چار ہفتون مین یہ چھوٹی مریضہ بالکل اچھی ہوگئی سُن سکتی تھی - اور بول سکتی تھی اور اب اسقدر شرمیلی نہ تھی +

نمبر ۴۱ - سخت قبض - ڈاکٹر ایف ساکن مقام اے کی بی بی کو بیس سال سے سخت قبض کا عارضہ تھا جو کہ کسی دوا سے اچھا نہین ہوسکا تھا + جبکہ وہ مجھسے مشورہ کے لیئے آئین تو اُنہون نے علانیہ اس امر کو تسلیم کیا کہ اسقدر تجربہ کے بعد اُس کو آرام ہوجانے کی کوئی امید باقی نہین رہی ہے + میری صلاح خصوصاً متعلق قدرتی غذا پر ایک ہفتہ عمل کرنے کے بعد اُن کی شکایت رفع ہوگئی - ساتھ ہی ساتھ کئی ایک دیگر چھوٹی چھوٹی شکایتین بھی رفع ہوگئین + غذا کے متعلق یہ بات تھی کہ مریضہ کو کچھ عرصہ معہ چوکر کے آٹے اور ترش پھلون پر گذر کرنا پڑی - یعنی اسوقت تک جبتک کہ وہ پھر اس حالت کو نہ پہونچ گئین کہ پکی ہوئی غذا ہضم کرسکین +

چٹھیات شکریہ

نمبر ۴۲ - سوزشِ حلق - مثانہ اور گُردون کا مرض - امراضِ آلاتِ تناسل

پیارے مسٹر کوہنی

وہ علاج جس کے کرنے کی مجھے آپ نے اپنی چٹھی مین صلاح دی تھی بہت ہی کامیاب ثابت ہوا + مثانہ اور گُردون کی خرابیان پہلے سے اچھی ہوگئی ہین - نیز مرض آلہ تناسل کیونکہ اب مواد بہت ہی کم نکلتا ہی + حلق کے اندر چبھنے کا سا درد رفع ہوگیا ہے (مین نے ایک زرد رنگ کی پھوڑیا بھی حلق مین دیکھی تھی) + بمقابلہ پیشتر کے اب مین بہت تر و تازہ معلوم ہوتا ہون + اُس مشورہ کی بابت جو کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپکی چٹھیون مین مندرج ہے اور جوکہ اسقدر کارآمد ثابت ہوا ہی آپکا شکریہ ادا کرتا ہون +

از مقام[۵۱] - برام برگ — آپکا بہت[۵۲] ہی وفادار ای - ایم

نمبر ۳۴ گھٹنے کے جوڑ کی سوزش - بہت گھبراہٹ - دماغ کا خون آلودہ ہوجانا - عضلات دل مین چربی کا جزبڑھ جانا - مرض جگر - گردے کا مرض - آنتون کی بیماری +

پیارے صاحب - تھوڑا عرصہ ہوا کہ مین دہنے گھٹنے کے جوڑ کی سوزش (۲۲ - انچھ گھٹنے کی گولائی ہوگئی تھی) کی وجہ سے آپکے شفاخانہ مین گیا تھا اور ۸ ایوم علاج کرانے کے بعد پھر گھر پر واپس آیا ہون + پرہیزی غذا نے ہمراہ فریکشن ہپ باتھ - اور روشنی کی غسلون نے (مراد ہے سن باتھ یعنی دھوپ کے غسلون سے دیکھو صفحہ ۱۰۶) میرے گھٹنے کا ورم صرف ۱۷ - انچھ کا کردیا + مین اپنی گئی ہوئی تندرستی کا پھر حاصل کرلینا آپ کی ہی مشہور کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کے (جوکہ مین نے چند سال ہوئے خریدکری تھی) باعث سمجھتا ہون + بعد کو کچھ عرصہ تک مین نے آپکی تبلائی ہوئی غذا اور فریکشن سٹز باتھ کا استعمال کیا اور آپکے طریقہ علاج کے ذریعہ سے نجات حاصل کری - یعنی بہت گھبراہٹ سے - دماغ کے خون آلودہ ہوجانے سے - عضلات دل مین چربی کا جز بڑھ جانے سے - گردون اور جگر کے امراض سے - حالانکہ اخرالذکر بیماری کو اطبا نے لاعلاج بتلادیا تھا + آنتون کی شکایتون نے بھی اپنا اظہار کیا تھا لیکن رفع ہوگئین +

بغیر طلب کی ہوئی اس سند کا آپ کسی سرکاری یا قانونی غرض کے لیئے چاہین تو استعمال کرسکتے ہین +

از مقام ٹرائسٹینا واقع بوہیما — بہت ہی سچی شکرگذاریون کیساتھ آپکا وفادار راقم کارل ایچ

نمبر ۳۵ - سخت استلائے دردسر

پیارے مسٹر کوہنی - ایک عرصہ دراز سے مین اسبات کا ارادہ کرتی رہی ہون کہ اپنی دلی شکریئے آپکی خدمتمین پیش کرون لیکن اسوقت تک کوئی نہ کوئی امر ایسا ہوا ہی کہ جس سے مین ایسا نہ کرسکی + شاید آپ کو میری نسبت یاد ہی - ماہ اگست گذشتہ مین مین اپنی لڑکی کے ساتھ بہ سفارش میم صاحبہ این ساکن مقام ایل آپکی خدمتمین حاضر ہوئی تھی تاکہ آپکی امداد اپنے سخت اور دیرینہ استلائے دردسر کے متعلق حاصل کرون + آپکے پاس پہونچنے کے دوسرے ہی دن مین بہت ہی خوفناک استلائے دردسر مین مبتلا ہوئی - اس کو آپنے بھی دیکھا تھا کیونکہ آپ نے مہربانی کرکے ایک گھنٹہ اپنے بیش بہا وقت کا ہمارے واسطے صرف کیا جبکہ ہم آپکے باغ مین بیٹھے تھے + اسوقت سے مجھکو استلائے دردسر کی کبھی بھی شکایت نہ ہوئی - اس کے لیئے مجھے خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپکا بھی شکریہ ادا کرنا واجب ہی + مین اسوقت

[۵۱] ہر چٹھی کے آخر مین داہنی جانب نام اس مقام کا جہان سے کہ وہ چٹھی لکھی گئی ہو تحریر ہی - [۵۲] چٹھی کی آخر مین یا مین جانب پورا نام یا نام کے چند حروف درج ہین - اور یہی طریقہ کل چٹھیات مین اختیار کیا گیا ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

ایسی خوش ہون اور سُبک معلوم ہوتی ہون جیسا کہ اپنی حالت جوانی مین۔ اور اس لیئے مجھے اُس غذا کے استعمال جاری رکھنی مین جو کہ آپنے تجویز کری ہی کوئی دقّت معلوم نہین ہوتی + غسل بہت ہی مفید ثابت ہوتے ہین پس کوئی شخص ایک غسل کا بھی ترک کرنا روا نہین رکھ سکتا + صرف اسٹیم باتھ کے طیار کرنیمین کچھ دقّت پڑتی ہی کیونکہ میرے پاس اس غسل کے لینے کا آپکا ایجاد کیا ہوا آلہ موجود نہین ہی + پس مین آپسے درخواست کرتی ہون کہ مہربانی کرکے آپ مجھے ایک آلہ بھاپ سے غسل کے لینے کا معہ ضروری تین برتنون کے روانہ فرمایئے +

میری لڑکی آپکو سلام کہتی ہی + متواتر شکر گذاریون اور بڑی محبّت کے ساتھ۔

از مقام بیفیلڈ — مین ہون آپکی صادق مسز۔ ای۔ ایچ

نمبر ۴۵ روماٹزم یعنی وجع مفاصل۔ نقرس۔ فالج۔ عرق النساء۔ آنکھ کی بیماری

مین (دستخط ذیل مین ثبت ہین) امراض مذکورہ مین موسم خزان ۱۸۹۲ء مین بیمار ہوگیا اور ساڑہی تین سال مین بہی کسی علاج نی منجملہ مختلف علاجون کی جو کہ کیئی گئی مجھے صحت نہ بخشی + اس شہر کی زاید از بارہ مشہور پروفیسران و اطبّا نے میرا علاج بغیر کامیابی کی کیا تھا + آخرکار ایک پروفیسر اور ایک ڈاکٹر متعینہ یونیورسٹی ہاسپٹل نی مجھی مسٹر ایل۔ کوہنی سے مشورہ لینی کی سفارش کی + پس اسوقت تک ۳½ سال کے اندر میرا علاج شہر لیپزگ کے بہت مشہور اطبا نے کیا تہا مگر میری حالت دمبدم زیادہ خراب اور ردی ہوتی گئی + صرف تین ہفتہ کی عرصہ مین مسٹر لوئی کوہنی نی اپنی نئی طریق علاج کی ذریعہ سے مجھی پھر پوری طور سی اچہا اور کام کرنیکی قابل کردیا +

از مقام انگر۔ شہر لیپزگ — راقم۔ ایچ۔ کے

نمبر ۴۶۔ پھیپھڑی مین سل کے دانے۔ دل کا نقص۔ دانت کا خراب ہوجانا۔ انتڑیونکی سوزش۔ بواسیر ہمی چوریا یعنی بول الدم (پیشاب کے ہمراہ خون آنا) ڈیر مسٹر کوہنی۔

ماہ اگست گذشتہ مین دو سال ہوئے کہ میرے لڑکے پادری ـــــ نے آپکی کتاب موسومہ "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کی خریداری کی لیئی تحریر کیا + اپو میتھک ڈاکٹرون سے جواب پاکر ماہ جولائی کے اخیر مین مین موت کے دروازہ پر پہونچگئی تھی + میرے لڑکے نی میری توجہ آپکی طریق علاج کی جانب دلائی اور مین نے اس علاج کو اُسی طرح پکڑا جیسی کہ ڈوبتا ہوا شخص گھاس کے ایک تنکی کو پکڑتا ہی + آپکی غسل اور غذا کا تعجب انگیز اثر ہوا + پانچ ماہ مین بواسیر اور پھیپھڑی کی خرابی جنکے ساتھ کہ پیشاب مین خون آنے (یعنی ہمے چوریا۔ بول الدم) اور امعاء دقیق کی سوزش (انٹرائیٹس) کی پیچیدگی لگی ہوئی تہی۔ بالکل صحت پاگئین + وہ باتین جن کو کہ ڈاکٹر لوگ بارہ ۱۲ سال مین آرام نہ کرسکے۔ وہ باتین جو کہ اُن کے علاج مین زیادہ زیادہ خراب ہوئین۔ آپنی اپنی قدرتی طریق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علاج سے اُن کو پانچ ماہ مین آرام کر دیا +

مسٹر - ایف - جنہون نے کہ میری سفارش سے آپ کی کتاب منگائی تھی اُن کے قلب کے نقص کو بالکل آرام ہو گیا ہی + یہان مین نے آپکے طریق علاج کے پھیلانے کے لیئے بہت کچھ کیا ہی اور کئی دیگر اشخاص کو آرام کیا ہی مثلاً ایک لڑکی ۱۶ سال کی عمر کی چھ سال سے مبتلا ہو رہی تھی اور کہین بھی اُسکو کچھ امداد نہ مل سکی تھی + ہڈیون کے ٹکڑی کمر سے ٹانگون سی اور بازوؤن سی خارج ہو چکے تھے + مریضہ نے دو اسٹیم باتھ کل جسم کو دیئے اور تین فریکشن سٹر باتھ روزانہ لیئے اور ٹھیک ٹھیک آپکی تحریر کے موافق پرہیزی غذا کا بھی استعمال کیا + مجھے بڑی خوشی ہے کہ وہ لڑکی جو زندہ درگور تھی اب ایک خوبصورت اور تندرست لڑکی ہو گئی ہے +

اے مسٹر کوہنی یہ چند سطرین مین آپکی خدمتین محض اپنی دلی شکر گذاریان ظاہر کرنیکے لیئے بھیجتی ہون +

ازمقام گروس - ہیلیگس فیلڈ — آپکی وفادار (میڈیکل ڈاکٹریو کی بی بی)

نمبر ۴۷ - فالج - قبض - گلٹیون کا مرض - اسکروفیولا یعنی کنٹھ مالا یا خنازیر -

پیارے صاحب - اس امر مین اپنا فرض سمجھکر مین اس تحریر کے ذریعہ سے اپنی جدید بیماری کے متعلق آپکی عمدہ صلاح اور آپکی ہمدردانہ امداد کے لیئے اپنی دلی شکر گذاریون کا اظہار کرنا اپنا فخر جانتا ہون + ۱۸۹۲ء سے مین گلٹیون کے مرض (اسکروفیولا - خنازیر - کنٹھ مالا) مین مبتلا تھا اور کئی سال سے سوء ہضمی مین + مین نے ہر قسم کے علاجات کیئے اور سرِ برآوردہ اسپیشلسٹ (خاص خاص مرضون کے ماہران) لوگون سی مشورہ لیا - لیکن بیماری زیادہ خراب ہوتی گئی - یہانتک کہ مجھکو حکما مین بہت ہی کم اعتقاد باقی رہگیا + اس حالت لاچاری مین مجھکو آپکے طریق علاج کے ذکر سُننے کا اتفاق ہوا اور مین فوراً لیمنگٹن کو روانہ ہوا + میری بائین ایڑی کی ہڈی پر سخت عمل جراحی ہوا تھا اور مین صرف بیساکھی اور چھڑی کی ہی امداد سے چل سکتا تھا + آپکا علاج بہت ہی کامیاب ثابت ہوا - چند یوم مین بغیر بیساکھی کے مین اچھی طرح سے چلنے لگا - اور چھڑی کے سہارے کی بہت ہی کم ضرورت ہوتی تھی - دیگر تین یوم مین یہ بھی بالکل غیر ضروری ہو گئی + دوران علاج مین میری طبیعت بہت درست رہی + اگر مین اول ہی لیمنگٹن مین آپکے پاس آیا ہوتا تو میری گردن پر یہ بدنما داغ بلاشبہ نہ پڑی ہوتے - اور جنکو کہ اب بدقسمتی سے مجھے اپنے پاس رکھنا ہی ہوتا ہے +

اے مسٹر کوہنی مین ہمیشہ آپکا احسان مند رہون گا اور جہان کہین کہ جاؤنگا وہان اس نیو سائنس آف ہیلنگ کے اصولون کے پھیلانے کی کوشش کرونگا +

ازمقام برگ ونڈھم — آپکا بہت ہی ممنون - بی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچھٹیات شکریہ

نمبر ۴۸۔ آتشک یعنی سفلس۔ بے خوابی۔ سرکا مرض۔

پیارے مسٹر کوہنی۔ اس بات کو مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپکو اُس بڑے نفع کی اطلاع کردون جو کہ مین نے اپنی سخت بیماری (سفلس) کی حالت مین جسکو کہ اس مرض کے ماہران نے لاعلاج بتلایا تھا۔ آپ کے طریق علاج کے استعمال کرنے سے حاصل کیا ہی +

سات یا آٹھ سال تک مین نے پارہ (سیماب) کے ذریعہ سے مختلف علاج کیئے اور دو یا تین مرتبہ مین نے گندھک کے قیمتی غسل بھی لیئے + ان سے مجھے نفع ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن درحقیقت اُنہون نے مرض کو بغیر جسم سے باہر نکالے ہوئے دبا دیا + ہر سال بعد علاج کرنے کے مین زیادہ کمزور۔ زیادہ گھبرانے والا اور کام کی طرف کم راغب ہوتا گیا + آخرش مجھے درد سر ہوئے جنہون نے کہ مجھے قریب قریب پاگل کردیا + مہینون تک مجھے نیند نہ آئی۔ میرے طبیبون نے مجھے پھر گندھک کے غسل لینے کا مشورہ دیا۔ ورنہ ممکن ہی کہ دماغ ملایم ہوجاوے +

مین نے معلوم کرلیا کہ اس طور سے آیندہ کام نہ چل سکیگا۔ اور یہ جان لیا کہ ان اوپیچھاک علاجون سے میرے جسم مین زہر مزمن طریق پر سرایت کرتا ہی + حالت مایوسی مین (کیونکہ مجھے بہت ہی تھوڑی امید باقی رہی تھی) مین نے آپکے طریق علاج کی آزمایش کا ارادہ کیا + نتائج واجب الحاض ہوئے + صرف تین غسلون کے بعد مجھے آرام ملا اور نیند پھر حاصل ہوئی +

اگر تمام مریض لوگ محض اس آسان اور بالکل بے تکلیف دہ علاج کو اختیار کرین تو کسقدر زیادہ (تکالیف) سے نجات ملجاوے + مین اسکی کافی درجہ تک تعریف کرنے کے ناقابل ہون اور خوشی کے ساتھ واسطے مفاد دیگر مریضون کے اس امر کی تصدیق کرتا ہون کہ یہ ایک بڑی غلطی حکمائے صادق کی ہی جو کہ یہ کہتے ہین کہ سفلس لاعلاج ہی + میری پرانی اور دور تک پہونچی ہوئی خرابی کی حالت مین مجھے شفا ہوجانا واقعی ایک سچا معجزہ تھا + مین نے علاج کچھ زیادہ عرصہ جاری رکھا ہی تاکہ جسم بالکل صاف ہوجاوے اور یون کہنا چاہیئے کہ مین اب بمقابلہ پیشتر کے جوان معلوم ہوتا ہون + رنج مندرستی مجھے حاصل ہولیا ہی نیز از سر نو خوش وخورمی +

اے مسٹر کوہنی اس سب کے لیئے مجھے آپکا شکریہ ادا کرنا ہی۔ اور مین ہمیشہ آپکا مشکور رہونگا +

بڑی عزت کے ساتھ مین ہون آپکا وفادار الیف۔ ای

از مقام لیسنگ

نمبر ۴۹۔ ریگ مثانہ۔ گردون کی سوزش۔ بواسیر کے مسّے۔ استسقا۔

پیارے صاحب۔ چند سال ہوئے کہ مین بیمار ہوگیا تھا۔ اولاً گردون کا مرض قبض اور نیند نہ آنیکی شکایت مین مبتلا ہوا تھا جو کہ بڑا سخت درد سہنا پڑا تھا + اسکے تین سال بعد بہت سخت بیماری اور ناقابلیت کی حالت مین مجھکو شہر کے ہسپتال مین پہونچایا گیا + تشخیص سے معلوم ہوا کہ گردون کی سوزش۔ ریگ مثانہ۔ بواسیر کے مسّے ہین اور استسقا کی طرف طبیعت کا رجحان ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرا علاج مختلف ادویات سے کیا گیا تھا مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی + اُس گہری سے جب سے کہ مین نے آپکا علاج شروع کیا میری حالتمین بہتری ہونے لگی + کوئی شخص مجھکو آج دیکھکر یقین ہی نہین کر سکتا کہ پیشتر مین کیسی خراب حالت لاچاری مین ہوگیا تہا - مین جلد ہی قبر مین پہونچ گیا ہوتا + مین بڑی مشکوری کے ساتھ اس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ میری موجودہ عمدہ تندرستی آپ کی ہی وجہ سے ایسی ہوئی ہی +

از مقام لپنرگ — آپکا وفادار - جی - ایچ

نمبر ۵۰ - دردِ دندان - کچٹ - موسمی بخار -

پیاری مسٹر کوہنی - مجھے خود اپنے اوپر اور نیز دوسرون پر آپکی تحریری ہدایات کے موافق آپکے طریق علاج کی آزمایش کا موقعہ ملا ہے + موسمی بخار اور سخت دردِ دندان کی حالتمین آپکی مقامی اسٹیم باتھز اور ٹھنڈک پہونچانیوالے ہپ باتھز سے مجھے جلد امداد پہونچی ہی + داہنی ہاتھ کی سخت کچٹ کی حالتمین بھی غسلون نے تمام درد فوراً رفع کر دیا ہی + ہاٹین ٹاٹس لوگون مین بھی مین نے بیشمار لوگون کو آرام کیا ہے + مشن کے ڈایرکٹران (کارپردازان) کے روبرو یہ تجویز پیش کیگئی ہی کہ تمام پادریون کو قبل اُنکے باہر بھیجے جانے کے آپ کے مدرسہ مین تعلیم دلائی جاوے +

مجھی امید ہی کہ اسکی بعد مین آپسی دیگر علاجون مین اپنی کامیابی کی خبر بہیجونگا - اور اس درمیان مین بہت شکر گذاری کے ساتھ اور بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا مین قایم ہون -

از مقام وارم باد - کیپ کالونی - ملک افریقہ — آپکا سچا مرید - پادری سی - ڈبلیو

نمبر ۵۱ - اڈیٹھ - نیند کا نہ آنا -

مسٹر ایس ساکن مقام ہیل واقع بردریائے سال حسب ذیل رپورٹ کرتے ہین :- شروع اپریل مین ایک سخت رسولی گردن کے نیچے جوڑ پر نمودار ہوئی - اور مجھے بہت ہی تکان سا معلوم ہوا + ابتدا مین مین نے اسکا کچھ خیال نہ کیا لیکن یہ رسولی قد و قامت مین بڑہنے لگی میری عام تندرستی کسی طور پر قابل اطمینان نہ تھی - بھوک کم لگتی تھی اور بوجہ اسکے کہ کمر کے نیچے کے حصہ مین کھینچنے والا سخت درد ہوتا تہا میری نیند اُچاٹ ہوگئی تھی + رفتہ رفتہ یہ رسولی اسقدر بڑی ہوگئی جیسے کہ بیضہ اور درد اسقدر تیز ہوگیا کہ نیند اور بھوک بالکل جاتی رہین + اُنکی بجائے ایک قسم کا شدید بخار ہوگیا اور اسوقت مین نے یہ ارادہ کیا کہ علاج بڑی سرگرمی سے کرون + مین نے جزوی بھاپ کے غسل لیے جنکے لیے کوہنی صاحب کا بھاپ سے غسل لینے کا آلہ جو کہ توڑ کر رکھا جا سکتا ہی بہت ہی کارآمد ثابت ہوا + جب جبکہ دردہائے ناقابل برداشت ہوتی گئی تو اسٹیم باتھز لیے گئی اور اُنکے (یعنی اسٹیم باتھز) اور فریکشن سٹز اور ہپ باتھز کے ذریعہ سے ہمیشہ آرام حاصل کیا گیا + غسلون کے درمیانی وقت مین (یعنی غسل نہ لینے کے وقت مین) مین نے معلول حصہ بدن کو ایک صاف بھیگے کپڑے سے ڈہک دیا تھا جسکے اوپر کہ اُنکی ایک پٹی باندہ دی گئی تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچھپیات شکریہ

تاکہ گرد سے اور مٹی لگنے سے محفوظ رہے + اڈیٹھ پھوڑا (کاربنکل) جسکا رنگ کہ سرخ ہوگیا تھا اول بہت سخت بنا رہا + درد متواتر ٹوٹتے رہے + چار پانچ دن مین اسکے مختلف جگہون مین چھوٹے چھوٹے سوراخ مثل سوئی کے نمودار ہوئے + انکی تعداد بیس تک پہونچگئی + ان مین سے خون اور خون ملا ہوا پانی نکلا + پھوڑا اب بھی بہت بدبودار اور سخت تہا + دوسرے چار دنون مین یہ بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ ملکر بڑے بڑے سوراخ ہوگئے جنسے کہ مواد آزادی کے ساتھ نکلا + دفعتاً اس پھوڑے کی تمام سطح پھٹ گئی اور کل سطح اس پھوڑے کی ایک ہی سوراخ بن گئی جس سے کہ خون اور پیپ جاری ہوگیا + ایسا ہونے سے آرام پہونچا - درد رفع ہوگئے اور تھوڑے ہی عرصہ مین شفا حاصل ہوگئی + اب مین بمقابلہ پیشتر کے اچھا ہون - مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے جسم سے بہت بڑا بوجھ دور کردیا گیا ہی اور میرے مین قوت اسوقت ایسی ہی کہ جو مجھکو پیشتر کبھی بھی معلوم نہین ہوئی تھی +

نمبر ۵۲ کمزوری حافظہ - درازی شکم - امراض پھیپھڑہ - سخت قسم کی اعصابی کمزوری - بہرا پن - حلق کی بیماری - سخت بخار - پیاری مسٹر کوہنی - میری خیال کے موافق وہ شخص بڑا ہی عالم ہوگا جو کہ یہ نہ سمجھ سکے کہ دو اور دو ملکر چار ہوتے ہین - کیونکہ جیسا آسان کہ علم ریاضی کی یہ مشق ہی اسیقدر صاف اور آسان (خود میرے ذاتی تجربہ کے موافق) آپکا نیا اور بے خطا طریقہ علاج معلوم ہوتا ہی +

باوجود روزانہ ورزش کرنے کے مین پیشتر ذراسی بہی تکان کو برداشت نہین کرسکتا تھا - حالانکہ اب مین گھنٹون تک باغیچہ وغیرہ مین بغیر تھکے ہوئے کام کرسکتا ہون مزید برآن درازی شکم سے بھی مجھے نجات حاصل ہوگئی ہی + پیشتر مین ٹہلنے کیوقت (بوجہ کمزور پھیپھڑون کے) اپنا منہ کھولکر بآواز سانس لیتا تھا - اب مین منہ بند کرکے خاموشی کیساتھ سانس لیتا ہون + مین برسون سے بائین کان سے بہرا ہون - لیکن اب مین بہرحال پہر اپنی جیب گہڑی کی آواز سن سکتا ہون اگر اسکو کان کے پاس رکھون نیز گاڑی کے پہیئون کا شور اور (مجھے بیان سے باہر خوشی ہی کہ) گفتگو بھی سن سکتا ہون اگر ذرا زور سے کیجاوے

جوش کھاتا ہوا مادہ جو کہ میرے جسم مین جمع تھا ضرور اٹھکر سر مین پہونچا ہوگا کیونکہ مجھے اکثر وہان درد معلوم ہوا - اور حلق کے مرض کی بھی تکلیف مجھے ہوئی تھی جسکو کہ نہ تو ڈاکٹر لوگ اور نہ ماہران (حلق کی امراض کے ماہران) اچھا کرسکے + اور اب چند ماہ گذشتہ سے مجھکو میرے حلق مین کسیطرح کی ذرا بھی بیچینی معلوم نہین ہوئی ہی + سچ تو یون ہی کہ وہ دلپسند شیطان یعنی دماغ کا ملایم ہوجانا (خلقی مخبوطی) میرے اوپر ہنسنے لگی تھی - آپکے علاج کرنے سے یہ خوفناک علامات دور ہوگئی ہین یعنی حافظہ کی بیحد کمزوری غیر قابل یقین درجہ کی گھبراہٹ - ذرا ذراسی بات پر واقعی بہت غصہ کا آجانا - ہر بات مین جس سے کہ مجھمین تقویت اور جان آنی چاہئے تھی یا جو کہ میرے لئے قریب اور عزیز تہی عدم دلچسپی چھ ماہ اب سے قبل اس دنیا مین کوئی شی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہی مجہو اپنے حال کا کسی شخص پر اظہار کرنے کے لیئے (اسکا حال صرف میرے شوہر کو ہی معلوم تہا) ترغیب نہ دیسکتی تھی۔ مثل مشہور ہے کہ شیطان کا ذکر کیا نہین اور وہ آیا نہین + مین جانتی تھی کہ کوئی شخص میری امداد نہین کرسکیگا۔ لیکن اب یہ معلوم ہوتا ہی کہ میری آنکہون سے پپڑیان اُتر گئین۔ مجہے زندگی از سرِ نو معلوم ہوتی ہے +

آپکے جادو بھرے ہوئے طریق علاج نے چند ماہ ہوئے کہ مجہے ایک بہت ہی تکلیف دہ صدمہ سے بچایا + مین اپنے ہمراہ ایک ظاہرا تندرست خدمتگارہ کو دیہات مین لیگئی لیکن ایک ہفتہ کے بعد اُس نے آنکھون مین آنسو بھر کر دفعتًا یہ کہا کہ اُس سے آیندہ کام نہین ہوسکتا اُسکے پانون سوج گئے تھے جسکی وجہ سے کہ وہ نہ تو جوتی پہن سکتی تھی اور نہ موزہ۔ بہت شدت کے دردِ سر مین مبتلا تھی اور اُسکو شدت کا بخار ہوگیا جن کے باعث کہ وہ حرکت نہ کرسکتی تھی + اُس لڑکی کا سینٹ پیٹرس برگ پہونچا دینے کا تو خیال ہی نہین ہوسکتا تھا + پس مین نے اُسکو ڈھک کر بستر مین لٹا دیا اور بعد اسکے کہ اُسکو چند گھنٹون تک پسینہ آوے مین نے اُسے ایک ہپ باتھ من وعن آپکی ہدایتون کے موافق دیا + اسکے بعد مین نے اُسکو فریکشن سٹرنا تھ لینے کا طریقہ سمجہا دیا اور اس قسم کا اول ہی غسل لینے پر اُسکی طبیعت "ایسی خوش اور اچہی" معلوم ہونے لگی + اُسی دن یہی کل طریقہ پہر اختیار کیا گیا۔ اگلے دن دوبارہ اور تیسرے دن اُس لڑکی نے پہر پسینہ لینے کے ذکر کو سننا بھی پسند نہ کیا اور یہ کہا کہ وہ ایسی تندرست ہی جیسا کہ مچہلی پانی کی اندر ہوتی ہی +

از مقام سینٹ پیٹرس برگ مسز اے۔ ای

نمبر ۵۳۔ دردہائے سر۔

پیارے مسٹر کوہنی

شہر لپزگ سے روانہ ہونے پر مین اسکو اپنا فرض منصبی سمجہتی ہون کہ اُس ہوشیاری کی علاج کی بابت جو کہ آپنے میرا کیا ہی آپکے روبرو اپنی دلی مشکوریون کا اظہار کرون + میرے مزمن دردِ سر کے آرام ہوجانیکا باعث آپکے غسل ہی ہین (یہ دردِ سر مجہی برسون سے ہوتے تھی اور آخرش قابل برداشت نہ رہی تہے) پس مین ان غسلون کا استعمال اپنی زندگی تک جاری رکہونگی + یہ میری آرزو ہی کہ مصیبت زدہ انسان کی فائدہ کے لیئے آپکے نیک ایجاد کا استعمال عرصہ تک بغیر روک ٹوک کے آپکے ذریعہ سے جاری ہی +

از مقام لپزگ مین ہون آپکی وفادار۔ مسز ایم۔ ڈبلیو

نمبر ۵۴ چہرہ پر پھنسیان۔ بلعوم یعنی فیرنگس کی سوزش۔

اس تحریر کے ذریعہ سی مین تصدیق کرتی ہون کہ مسٹر لوئی کوہنی کی غسلون اور خاص تجویز کی ہوئی غذا کے کئی ماہ تک استعمال کرنیسی میری فیرنگس کی سوزش اور چہرہ کی پھنسیون کو بالکل آرام ہوگیا ہی کسیوقت پہر مین اسکی مفصل حالات بخوشی بتلادونگی۔

از مقام لپزگ راقم ایل۔ بی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۵۵ - مرگی کے دورے - بیہوشی - خون مین کمی یعنی تقدیم الدم -

پیاری صاحب - مجھے اس امر کی اجازت دیجیے کہ مین آپکی اُس تمام کوشش کا شکریہ ادا کرون (آپکی دریافت کا بھی شکریہ ہی) جو کہ آپنے ایسی بے لالچ کے طریقہ مین میری اُس لڑکی کے ذکر ہی جس کے کہ آرام ہونے کی امید ہمکو ہر طرح سے نہ رہی تھی +

جو جو بات کہ حکما اور بیش قیمت ادویات سے حاصل نہ ہوسکی وہ "قدرتی شے" یعنی پانی سے حاصل ہوگئی +

مین اجازت چاہتا ہون کہ اپنی لڑکی کی بیماری کا مختصراً بیان کرون +

جبکہ مرض کی علامات اولاً ظاہر ہوئی تب وہ لڑکی نو سال کی تھی - ابتدا مین ہمنے اسکا کچھ خیال نہ کیا + بیہوشی کے خفیف دورے پڑے مگر جلد ہی رفع ہوتے گئے + مگر جبکہ دورے اکثر پھر پڑنے لگے تو ہم لوگون نے ایک جنٹلمین سے مشورہ لیا جو کہ ایک مشہور قابل ڈاکٹر تھا + اُسنے کہا کہ مریضہ کمی خون اور اعصابی کمزوری کی شکایات مین مبتلا ہی +

اُسنے سفوف اور ادویات تجویز کرین جنسے بجائے درستی کے حالت زیادہ خراب ہوگئی + دورے زیادہ جلد جلد اور زیادہ سخت سخت ہونے لگے + اور کئی اطبا سے ہمنے مشورہ لیا مگر ہمیشہ وہی دوائین دی گئین +

آخرش ایک ڈاکٹر نے ہمسے کہا کہ مرض لاعلاج ہی پس ہمنے ہر چیز کو سوائے برومائیڈ آف پوٹاسیم کے ترک کردیا + جسوقت تک آپنے مریضہ کی حالت ہمکو نہین سمجھائی ہمکو یہ پختہ یقین تھا کہ اس مرض کے لیئے صرف یہی ایک دوا ہی + اب کل تکلیف رفع ہوگئی اور مین اور میرے گھر والے آپکی عزت آپکو اپنا محافظ اور نفع پہونچانیوالا سمجھکر ہمیشہ کرینگے + پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین اپنی سچی شکر گذاری کا اظہار کرون اور یقین کیجیے کہ مین ہون آپکا بہت بڑا وفادار - ایف - ایچ - از مقام گیلونز ملک بوہمیا -

نمبر ۵۶ - زکام - بخار -

پیارے مسٹر کوہنی - اُن خدمات کا جو کہ آپنے میرے اور میری والدہ کے لیئے کی ہین مین کافی طور پر شکریہ نہین ادا کرسکتا + بہت شدت کے زکام نے جسکے ساتھ کہ اونچے درجہ کا بخار تھا مجھے ترغیب دی کہ مین آپکے طریق علاج کی آزمایش خود اپنے ہی اوپر کرون + بیحد عمدہ نتیجہ نے مجھے درحقیقت تعجب مین ڈالدیا + مجھے پختہ یقین ہی کہ اب آنیوالے زمانہ کے لیئے آپکا ہی طریقہ علاج بنایا گیا ہی +

مقام ہمبرگ - آپکا بڑا وفادار - چارلس - آر - علم فلسفہ کا ڈاکٹر

نمبر ۵۷ - ہڈی پر گومڑی -

پیارے مسٹر کوہنی - مین یہ اپنا فرض خیال کرتی ہون کہ مین آپکے روبرو اپنی دلی مشکوریونکا اظہار کرون - کیونکہ مین نے بھی بغیر اعمال جراحی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والے آپ کے نئے طریق شفا بخشی کی برکتون سے نفع اُٹھایا ہے +

جبکہ ادویات کے ذریعہ سے میرا علاج ہوتا تھا تو میری ٹانگ پر آٹھ مرتبہ عمل جرّاحی کیا گیا تھا + اول مرتبہ پیر کی اُنگلیان کاٹ ڈالی گئین - بعد اُسکے تمام پاؤن - پس اب مجھے بیساکھی کے سہارے چلنا پڑتا ہی -

لیکن اِن تمام اعمال جرّاحی کے ہونے پر بھی میری ٹانگ اچھی نہ ہوئی + طبیعت مین ایک قسم کا بھاری پن معلوم ہوا اور ایک نئی رسولی اُسیقدر بڑی پیدا ہوگئی جسقدر بڑی پیشتر کی رسولی تھی اور بہت درد اُسمین تھا + مین ڈری کہ مجھے اب پھر عمل جرّاحی کرانا پڑیگا +

جبکہ میری توجہ آپکی نئی طریق علاج کی جانب دلائی گئی تو شروع ماہ مارچ مین مین آپسے مشورہ کی متلاشی ہوئی + چار ہفتہ تک فریکشن باتھ کے استعمال کرنے سے اور آپ کی بتلائی ہوئی دیگر ہدایات پر چلنے سے رسولی بالکل غائب ہوگئی - اور اس طریق پر مین آیندہ عمل جرّاحی کے اپنے اوپر ہونے سے بچ گئی +

اگر ابتدائے مرض سے ہی مین نے آپسے اپنا علاج کرایا ہوتا تو یقینی تمام اعمال جرّاحی غیر ضروری ہوئے ہوتے اور آج کے دن مین غالبًا اپنے تمام اعضا رکھتی ہوتی +

اُس امداد کے لیئے جو کہ آپ نے مجھے پہونچائی ہی اپنی دلی مشکوری کا اظہار کرتے ہوئے مین قایم ہون -

از مقام روڈ نٹز - آپکی ایماندار - سوفی - ڈبلیو

نمبر ۵۸ - سرطان رحم - سیلان خون رحم -

پیارے مسٹر کوہنی - ماہ دسمبر مین میری بیوی ایسی سخت بیمار ہوگئی تھی (سیلان خون رحم مین) کہ مین نے اسقدر رات گئی (جیساکہ گیارہ بجے شب کا وقت) ڈاکٹر کے کو مجبورًا طلب کیا + بذریعہ روئی کے خون چندے بند ہوگیا لیکن دوسرے روز تمام دنون سے زیادہ جاری ہوا - اور پس اب مین نے ایک دوسرے طبیب یعنی ڈاکٹر ڈی کو بلایا + اُنہون نے کہا کہ معاملہ عمل جرّاحی ہونیکے قابل ہی + چونکہ میری بیوی کی طبیعت اچھی نہ تھی مین نے ایک تیسرے طبیب پروفیسر ایچ سے مشورہ لیا + اُس نے مریضہ کو دیکھا اور کہا کہ عمل جرّاحی فورًا ہونا چاہیئے ورنہ مریضہ کا بچانا غیر ممکن امر ہوجاویگا اُس نے بتلایا کہ یہ رحم کا سرطان ہی + اُس پروفیسر سے مین نے پھر دریافت کیا کہ آیا بغیر عمل جرّاحی کے کوئی امید شفا ہونے کی ہی یا نہین - اُس نے ظاہر کیا کہ بغیر (عمل جرّاحی کے) شفا کی امید نہین کیجا سکتی +

اسکے بعد مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا + آپنے ہپ اور فریکشن سٹز باتھ اور خاص پرہیزی غذا تجویز کردی + اسوقت سے جب سے کہ میری بیوی نے آپکی صلاح پر عمل شروع کیا وہ اچھی ہونے لگی + اب وہ اپنا کام پانچ بجے صبح سے دس بجے رات تک بغیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

تمان سے کرسکتی ہی اور درحقیقت اس سے قبل ایسی تندرست کبھی نہین رہی ہی جیساکہ وہ اب ہی +
ہماری دلی شکرگذاریان آپ قبول فرماوین + تمام مریضون سے ہم آپکے طریق علاج کی سفارش کرنا ہرگز نہ بھولینگے
بغیر اس علاج کے میری بیوی اب زندہ ہی نہ رہی ہوتی +

مقام لیپزگ — مجھے سمجھیے اپنا بہت وفادار البرٹ ڈبلیو

نمبر ۵۹- کالی کھانسی یا کوکر کھانسی-

ڈیر مسٹر کوہنی - بماہ فروری گذشتہ مین نے آپکو واسطے حاصل کرنے مشورہ متعلق اپنے بچّہ کے جوکہ کالی کھانسی مین مبتلا تھا تحریر کیا تھا + اُن بہت ہی بیش بہا ہدایات سے جوکہ آپکے عنایت نامہ مین تحریر تھین ہمنے خاصکر یہ بات اخذ کری کہ ہمکو چاہیئے کہ بچّہ کو اُسکی والدہ کے ہمراہ بستر مین لٹاکر خوب ہی پسینہ دلاوین + اسکے علاوہ جو کچھ کہ اور ضروری تھا وہ ہم لوگ پہلے ہی آپکی کتاب مین دی ہوئی صلاح پر عمل کرکے کرچکے تھے + مرض نے حسب ذیل طریقہ اختیار کیا:- اتوار کے دن ہمنے خیال کیا کہ ہمارے اس چھوٹے سے بچّہ کو (صرف ۱۴ ہفتہ کی عمر کا تھا) ایک قسم کی تیز آواز کی اور کمزور کرنیوالی کھانسی تھی + ہم لوگون نے صحیح طور سے یہ خیال کیا کہ اس بچہ کو یہ مرض ایک لڑکی خدمتگارہ سے لگ گیا تھا جو کہ مدرسہ مین پڑھا کرتی تھی جہان کہ بہت سے بچّون کو یہ مرض ہورہا تھا + اس لڑکی خدمتگارہ کو ہمنے اُسکے گھر بھیجدیا + اپنے بچہ کو جو کہ ابھی دودھ ہی پیتا تھا اور جسکو کہ روزانہ دو مرتبہ ۸۸ درجہ فہرن ہایٹ کی پانی مین غسل دیئے جاتے تھے- ہمنے ایک فریکشن ہیٹ یا تھرمامیٹر پانی مین دیا لیکن اسکے دینے کا وقت ہمکو اسوجہ سے کم کردینا پڑا تاکہ بچّہ کو بہت عرصہ تک رونے سے باز رکھین + تاہم یہ موثر ثابت ہوا کیونکہ اس سے اُسکو پاخانہ آیا + تیسرے دن کھانسی کی کریہہ آواز تبدیل ہوگئی + اسوقت پر آپکا قابل قدر خط پہونچا + میری بیوی نے بچّہ کو اپنی ہمراہ بستر مین لٹاکر اُسکو خوب پسینہ دیا + تب ہمنے دوپہر کا غسل بند کردیا اور بارہ ۱۲ یوم مین کھانسی سے بالکل نجات حاصل ہوگئی + پس مین صرف اسکی تائید کرسکتا ہون جو کچھ کہ کالی کھانسی کے بارہ مین آپنے اپنی کتاب مین درج فرمایا ہی + اپنی جانب سے اور اپنی بیوی کی جانب سے مجھے پھر شکریہ ادا کرنیکی اجازت دیجئے کیونکہ جسقدر جلد سے جلد ہو سکے اسقدر جلد پھر سے تندرست بنادینا آپکا طریقہ علاج ہی ہی جسنے کہ ہمارے بچہ کو

از مقام ہارزبرگ — بہت بڑی تکریم کیساتھ آپکا بہت ہی سچّا ای- کے

نمبر ۶۰- نیورس تھینیا- نیوُل جیا (عصبی دردیا) مرگی یعنی صرع-

ڈیر سر- صرف آپکی ہی طریق علاج کی وجہ سے میرے امراض نیورس تھینیا نیورل جیا اور مرگی سے شفایاب ہوا ہی جبکہ دوبڑے سربرآوردہ حکمار شہر ڈریسڈن نے عرصہ تک میرا علاج کرکے مجھے بالکل گیا گذرا تبلا کر جواب دیدیا تھا +
میرے مرض کی حالت ایسی تھی کہ مین تین ماہ تک بیمار پڑا رہا تھا + اسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ بعد اسکے کہ مین نے کئی بار اپنے تئین امتحان کیلئے پیش کیا (تشخیص مین مرگی کی سخت قسم کی مبتلا کی گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے فوج مین جبریہ داخل ہونے سے معافی دیدی گئی +

از مقام ڈریسڈن آپکا وفادار ایچ۔ بی

نمبر ۶۱۔ ثقل سماعت۔ کمر مین درد۔ کھانسی اور دم گھوٹنے والے حملے۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ جیسا کہ آپکی خواہش تھی کہ وقتاً فوقتاً آپ سنتے رہین کہ ہماری کیا حالت ہی مین آپکی خدمت مین اسکے بارہ مین رپورٹ بھیجنے کی آزادی لیتی ہون +

ہم لوگ ہر روز آپکا ذکر خیر کرتے ہین۔ ہر روز خدا کا شکر بھیجتے ہین کہ ہمارے بچہ نے آپکی بیش بہا دریافتون کے ذریعہ سے اپنی مزمن ثقل سماعت کی مرض سے شفائی کلی حاصل کرلی + اس مرض مین یہ ڈیڑہ سال سے مبتلا تھا۔ اسوقت کئی ہفتون سے وہ بالکل اچھا رہا ہی + یہی خاص کامیابی ہی جو کہ اسوقت تک حاصل ہوئی ہی لیکن اسی کے ساتھ گلے کے اندر کی سوجی ہوئی کوڑیان دیکھنے مین صریح طور سے ہی گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ اور درحقیقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہ لڑکا بالکل تبدیل ہوگیا + بجائے تھکے ہوئے ایک چھوٹے جاندار کی جو کہ ہر وقت روتا رہتا تھا۔ ہمارے پاس ایک ایسا خوش و خرم لڑکا ہی جو کہ دیگر بچون مین ملتا رہتا ہی + وہ بآواز بلند بولتا ہوا ادہر ادہر دوڑتا رہتا ہی۔ حالانکہ پیشتر اسکی آواز ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا دب گئی ہی۔ وہ آہستہ آواز سے ہی بول سکتا تھا + نہ اسوقت تک کھانسی کے حملے اور دم گھوٹنے والی اینٹھن کے حملے پھر ہوئے ہین + ہر روز ہمکو نئے ثبوت ملتے ہین کہ ہمارا بچہ اپنی حالت جسمانی اور دماغی مین کیسی ترقی کر رہا ہی۔ ہر روز ہم آپکے ہی گن گاتے ہین + پیاری مسٹر کوہنی اس موقعہ پر آپ مجھے اجازت دیوین کہ مین اپنی جانب سے اور نیز اپنے شوہر کی جانب سے آپکے شکریئے تہ دل سے ادا کرون ہون۔

میری تندرستی کا یہ حال ہی کہ مین زیادہ اچھی اور زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہون بمقابلہ اسکے کہ جیسے مین برسون سے رہی ہون + ایک خاص نفع یہ ہی کہ مین کمر کی بڑی تکلیف دہ مثل شکنجہ کے جکڑنے والے دردون کو ایسی سادہ ذریعہ جیسے کہ سٹز باتھ سے آرام کرسکتی ہون +

مین ہون آپکی بڑی وفادار پادری ایم ساکن پی کی بیوی۔

نمبر ۶۲۔ سیلان خون رحم۔

ڈیرسر۔ مسماۃ فلوریکا۔ سیلیریس ملک آرمینا کی ایک عورت جو کہ اس مقام مین رہتی ہی عرصہ چار ہفتہ سے متواتر سخت عارضہ سیلان خون رحم مین مبتلا رہی تھی + آپکی تجویز کے مطابق اسنے ہر ہفتہ مین دو ہپ باتھز اور (ہر ہفتہ مین) ایک اسٹیم باتھ۔ اور دو یا تین فریکسن سٹز باتھز روزانہ لیئے اور غیر محرک غذا کا استعمال کیا + اس علاج کی شروع کرنیکے بعد چھٹے روز اسکی حالت مین بہت کچھ بہتری معلوم ہوئی اور آجکے دن (یہ پندرہوان دن ہی) وہ پھر بالکل اچھی ہی + اس بیچاری عورت کی جانب سے اور بیمار انسان کی جانب سے دلی شکریہ کا اظہار کیا جاتا ہی + آپکی بھلائی سچے طور سے چاہتا ہوا۔

از۔ زیڈ (ٹرنسلوینیا۔ ہنگیری)

آپکا وفادار تھیوڈور۔ ڈی
گریک کیتھولک پریسٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۶۳ سخت اعصابی خرابی - نیورس تھینیا - کمزور حافظہ -

برسون سے میری بیوی بہت ہی زیادہ گھبراہٹ (نروس) معلوم کرتی تھی + اسکے بعد بوجہ زیادتی کام کے وہ اسقدر زیادہ خراب حالتمین ہوگئی کہ یہ امر عیان ہوگیا کہ اب پوری طور سے اسکو آرام کرنیکے لیئے اور زیادہ دیر نہ لگانی چاہیئے + نیچر کیور سسٹم کے معمولی طریقون مین سے کوئی بھی بغیر آزمایش کے باقی نہ رہگیا تھا + کئی سے افاقہ ہوا لیکن واقعی شفا کسی سے نہ ہوئی - میگنیٹزم[1] سے بھی نہ ہوئی + مسٹر لوئی کوہنی کے کارخانہ مین جو علاج کہ بماہ اپریل ۱۸۹۰ء کیا گیا اُس سے بھی اولاً کوئی قابل لحاظ اثر معلوم نہ ہوا - بلکہ حالت زیادہ خراب ہوتی ہوئی معلوم ہوئی + لیکن قریب سات ہفتہ کے بعد ایک تبدیلی واقع ہوئی + ایک کرائی سس کے بعد دوسرا کرائی سس ہوتا گیا - یہ نازک حالت مہینون تک قایم رہی - یہ وقت ایسا تھا جو کہ ہم مدت تک یاد رکھینگے + لیکن گیارہ ماہ تک روزانہ غسلون کے استعمال کرنیکے بعد جسم کے اندر کی شفا دینے کی قوت نے کوہنی صاحب کے سٹز باتھز کی امداد پاکر بہت ہی عمدہ نتائج پیدا کیئے + حالانکہ پہلے میری بیوی نے اپنے حافظہ کا جاتا رہنا اور بچار شکتی کا کم ہوجانا معلوم کیا تھا جس بات سے کہ اسکو بہت ہی تکلیف ہوئی تھی - لیکن اُسکی دماغی طاقت اب پھر ایک بڑی درجہ تک واپس آگئی - اب وہ پھر ایسی چست و چالاک و تروتازہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسا وہ برسون تک نہین رہی تھی + دماغی کام مین اب اُسکو خوشی معلوم ہوتی ہے حالانکہ پہلے اس کام مین اُسکو جبر معلوم ہوتا تھا + اور جیسی کہ دماغی حالت تھی ویسی ہی جسمانی حالت تھی + علاج کے اول چھ ماہ مین میری بیوی اس قابل نہ تھی کہ دو میل تک بغیر آرام لیئے ہوئے ٹہل سکے + لیکن دسوین مہینہ مین وہ بغیر تھکنے کے یا بغیر ٹھہرنے کے بھی زائد از بارہ میل روزانہ چل لیتی تھی + اس عجیب تبدیلی مین جسم کے تمام اعضا برابر یکسان نفع حاصل کرتے ہین + قصہ مختصر وہ ایک بالکل دوسرا ہی شخص ہوگئی ہے - پہلے اکثر آزردہ دل رہتی تھی - اب ہمیشہ خوش رہتی ہے +

خداوند کریم سے اتر کر ہماری دلی شکر گذاریون کے مستحق مسٹر کوہنی ہین جنہون نے کہ بہت عمدہ مشورہ ہمکو دیا تھا - مین دعا کرتا ہون کہ انکو اپنے ہمجنسون کے نفع کے لیئے کام کرنیکا موقعہ عرصہ دراز تک بخشا جاوے اور ہر مریض مین انکو ایک ایسا پرجوش مرید حاصل ہوجاوے جو کہ انکی اس سادہ مگر ایسی سچی علم شفا بخشی کے اصولون کے پھیلانے مین مدد دیوے +

از مقام برلن

سی - ایس

نمبر ۶۴ سر کا مرض - آنکھ کا مرض - کمی خون - گھبراہٹ - پانون کی نسون کا کھنچ جانا - عام کمزوری - سانس لینے مین تکلیف +

اظہار شکریہ

اپنی لڑکپن مین مجھکو دردہائے سر کے دورے ہوا کرتے تھے خصوصاً جبکہ مدرسہ مین ہوتی تھی + بعد ازان انکی شدت بڑھگئی اور بالکل نیوریل جک (عصبی) ہوگئے +

نوٹ[1] اسکے اردو مین معنی قوت جاذبہ کے ہین یعنی انکا طریق سے مراد ہے جسمین کہ انسان اپنی قوت جاذبہ کا اثر انسان پر یا دوسری ذی روح پر ڈالکر امراض کو صحت کرتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عمر کے پندرہوین سال مین ایک مرتبہ گرنیکی وجہ سے میری پانوٗن مین نسون کے کھنچ جانے کی مجھے سخت تکلیف ہوئی + حکما اسکو آرام نہ کرسکے - اور آخرش یہ اسقدر بڑھگئی کہ میرے لیئے پیدل چلنا قریب قریب بالکل غیر ممکن ہوگیا + پانچ سال تک مجھے بہت ہی زیادہ تکلیف برداشت کرنا پڑی +

اس عرصہ مین میری بیماری اسقدر بڑھگئی کہ بوجہ بیحد گھبراہٹ کے اور کمی خون کے مجھے قریب قریب لاعلاج سمجھکر لوگ شفاخانہ کو لائے تھوڑے عرصہ بعد اپنی حالتمین بغیر کچھ ترقی کرنے کے مین وہان سے رخصت کیگئی +

اسی طور سے میری آنکھین بھی خراب ہوگئی تھین - کسی بات مین مجھے مزہ نہ معلوم ہوتا تھا کسی کام کے کرنیکے قابل مین نہ رہی تھی میری طبیعت ایسی ہوگئی تھی کہ جس سے میرے احباب کو بہت ہی بڑا اندیشہ ہوگیا تھا + اندرونی سٹرن مین - اور بہت ہی مشکلاہٹ سے سانس لینے مین اور متواتر بخار مین مبتلا ہو رہی تھی - اور مزید برآن یہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل اندھی ہوجاؤنگی اس غمگین حالتمین ہوکر (جس سے کہ مجھے کوئی بھی آزاد نہین کرسکا تھا) مین ستمبر سال حال مین مسٹر لوئی کوہنی صاحب کے بغیر ادویات کے شفا بخشنے والے کارخانہ مین پہونچی +

اوّل ہی غسل لینے کے فوراً بعد مجھے ایک قسم کا عام طور سے چین پڑنے اور حالتمین بہتری کا حس معلوم ہوا - اور یہ بڑھتے گئی جیون جیون کہ مین نے غسل جاری رکھے اور مناسب غذا کا استعمال کیا چند ہفتہ مین میری عام حالت کا مقابلہ پیشتر کیحالت سے کچھ نہین ہوسکتا تھا + اب پانچ ماہ علاج کرنیکے بعد میری نگاہ ایسی عجیب طرح سے درست ہوئی ہے اور میری عام حالت ایسی عمدہ ہوگئی ہے کہ مین بہت ہی خوش ہون - اور اپنے عالی دل بچانیوالیکا شکریہ کافی طور سے نہین ادا کرسکتی +

اب مین پھر پوری طور سے دیکھ سکتی ہون - اور اپنے گھر بار کی نگاہداشت کرسکتی ہون مضبوط معلوم ہوتی ہون اور کام کرنیمین مجھے خوشی معلوم ہوتی ہے + میرا پانوٗن بھی اسقدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اب مین بغیر تکلیف کے پھر چل پھر سکتی ہون - قصہ مختصر مین اپنے آپکو بالکل ایک نیا شخص پاتی ہون - اور یہ سب باتین مجھے اس بڑی موثر اور ایسی سادہ طریق علاج کے ہی باعث نصیب ہوئی ہین + میری کل گھر بھر مین یہ علاج اب اختیار کرلیا گیا ہے اور ہر موقعہ پر اسمین ویسی ہی یقینی کامیابی حاصل ہوتی ہے +

میری آرزو ہے کہ تمام بیمار لوگ اعتقاد کے ساتھ اپنے تئین آپکے علاج مین لائین +

از مقام لیپزگ

مسز - میری - آر

نمبر ۶۵ درد گٹھیا

پیاری مسٹر کوہنی - اپنا فرض سمجھکر مین اپنا دلی شکریہ آپکی اس ہمدردی کے متعلق ظاہر کرنیمین اپنا اعزاز سمجھتا ہون جو کہ آپنے میری بیماری کیحالت مین اپنی بہت عمدہ مشورہ دینے کے ذریعہ سے دکھلائی ہے + سال گذشتہ کے ماہ مئی سے مین متواتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

درد گٹھیا مین مبتلا رہا تھا اور باوجود اسکے کہ مجھی مقام ٹیپلٹز مین آرام ہوگیا تھا اُسکے بعد کے ماہ نومبر مین ایک زیادہ سخت حملہ اس مرض کا مجھپر ہوا + مجھی امید صحت یاب ہونیکی نہ تھی + میرے طبیب نے ظاہرًا اپنی تمام ادویات ختم کردین اور چند ہفتہ تک دیکھنے نہ آیا - اور مجھی مشورہ دیا کہ دکھن مین قیام کرو کیونکہ صرف یہی ایک ذریعہ شفا ہونیکا ہی + فکرمندی کیحالت مین میری بیوی نے آپ سے مشورہ لیا +

آپنے اپنا مشورہ براہ عنایت خط کے ذریعہ سے دیا + لیکن سوائے غذا کے مین آپکی تجویز پر پورا پورا نہ چل سکا - بوجہ بہت کمزور ہونیکے اور چلنے پھرنے مین ناقابل ہونیکے + فروری کے مہینہ کے شروع مین مین نے غسل کرنا شروع کیا اور ایک قسم کی صورت افاقہ مجھی نظر آئی + اسکا اثر جلد ہوا - کیونکہ تیسرے ہی غسل کے بعد مرض کی علامات یکبارگی ایسی طریق مین ظاہر ہوئین کہ کوئی شخص جو کہ آپ کی کتاب کو پڑھکر اس بات کیلئے طیار نہ ہوگیا ہو تو وہ بڑی فکر کیحالت مین ہوجاویگا + اور باوجود پورا اطمینان ہونے کے ایک قسم کے اندیشہ کا خیال بے معلوم طریقہ مین میرے اندر پیدا ہوگیا لیکن مجھی خوشی بھی اسی وجہ سے بہت زیادہ ہوئی جبکہ چوتھے غسل کے بعد مین نے اپنی بائین ٹخنہ کی حالت تناؤ مین ایک قسم کی کمی معلوم کری + پیشاب کا رنگ گہرا گندمی رنگ تھا باوجود میری تمام دیگر تکلیفات کے اب مجھی خوشی ہوئی کیونکہ مجھی یقین ہوگیا کہ مین ایک ایسا علاج کر رہا ہون جو کہ مرض کی جڑ تک پہونچیگا + ناقص مادہ اب جسم سے اسی سلسلہ مین ایک مرتبہ پھر درد اور سوزش پیدا کرتا ہوا دور ہونے لگا جس سلسلہ مین کہ ابتدائی مرض مین وہ جوڑون مین اور گوشت کی پٹھون مین جمع ہوتا گیا تھا + چودہ ۱۴ روز مین پھر اپنا پیشہ اختیار کرسکا + ماہ مارچ بھی جسمین کہ برف کی بارش ہوتی ہی اور ہوا چلتی ہی مجھی نقصان نہ پہونچا سکا - اور اُسوقت سے مین خوش وخورم ہون اور تندرست ہون + میسرن (نام ایک طبیب کا معلوم ہوتا ہی) کے پاس ایک مریض ضرور کم ہوگیا - لیکن آپکی بیش قیمت طریق علاج نے مجھے اپنا ایک عاشق قدردان اور اُسکا پھیلانے والا بنالیا ہی +

مین صدق دل سی امید کرتا ہون اور خواہش رکھتا ہون کہ امراض کے علاج کا آپکا قدرتی طریقہ زیادہ زیادہ قبول فرمایا جاوی اور انسان کو درجہ غایت کی تہذیب سے پھر نیچر پر واپس لاوی + دلی مشکوریون کے ساتھ -

مین ہون آپکا بڑا وفادار جولیس ایس - شاہی سند یافتہ معلّم

نمبر ۶ پیٹ مین درد - بھوک کا نہ لگنا - چکر آنا - دل کی خرابی - پھیپھڑہ کی خرابی عام کمزوری -

پبلک کے روبرو اظہار شکریہ

میری بیوی جو اب اکسٹھ ۶۱ سال کی عمر کی ہی - کئی سال سے اور خصوصًا ۱۸۹۰ء سے چکر آجانیکے دورون مین پیٹ مین سخت درد - بھوک نہ لگنے مین اور عام کمزوری مین مبتلا تھی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس مقام کے شاہی یونیورسٹی کے شفاخانہ مین جہانکہ مین اپنی بیوی کو خزان ۱۸۹۰ء مین لایا تھا ڈاکٹرون نے معدہ اور گردون کی خرابی بتلائی اور مختلف ادویات تجویز کرین + لیکن بجائے بہتر ہونیکے میری بیوی کیحالت برابر خراب ہوتی گئی + لیکن جب اس بالکل بیکار علاج بادویات کیساتھ حکمانے کا کس لمف کا ٹیکہ بھی لگانا شروع کیا تو مین نے اپنی بیوی کو شفاخانہ سے ہٹالیا۔ اور علاج دسمبر ۱۸۹۰ء تک ہوتا رہا تھا +

فروری ۱۸۹۱ء مین میری بیوی بالکل نقیح ہوگئی۔ چکر آنیکے دورے بڑھ گئے جنکی وجہ سے کہ بہت بڑا اندیشہ ہوا اور عام کمزوری اور آلات الہضم کی سستی نے اس درجہ قابو حاصل کرلیا کہ مریضہ چند ہفتہ تک پلنگ سے نہ اُٹھ سکی +

ڈاکٹر ایچ نے جن سے کہ مشورہ لیا گیا ایک مسہل دینا تجویز کیا۔ مگر کہا کہ یہ تکلیف بوجہ دل کی کسی خرابی کے واقع ہوئی ہی جو کہ (یعنی دل کی خرابی) لاعلاج ہی۔ پس اُسنے جلدی اپنی آمد و رفت بند کردی +

ماہ اپریل ۱۸۹۱ء مین پیٹ کا درد اس درجہ خراب ہوگیا کہ مریضہ کچھ بھی ہضم نہ کرسکتی تھی بلکہ کھائی ہوئی تمام غذا لوٹ دیتی تھی + اسی کے ساتھ ہی ساتھ سانس لینے مین بھی بہت مشکل معلوم ہوتی تھی اور سینہ مین درد تھا۔ اور تمام جسم مین عام طور سے ایک قسم کی خرابی واقع ہوگئی تھی +

اسوقت مین نے ہومیوپیتھی کا تجربہ کیا۔ لیکن اس قسم کے علاج کے طبیب نے بھی یہی کہا کہ میری بیوی کا مرض لاعلاج ہی۔ اُس کی حالت مین کوئی معقول ترقی نہ حاصل ہوئی +

آخرش بعد اس تمام گردش کے میری پیاری بیوی کی خوش قسمتی سے ہم لوگ مسٹر لوئی کوہنی صاحب کے اُس کارخانہ مین آئے جہانکہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی امراض کو اچھا کیا جاتا ہی +

اس مقام پر میری بیوی کو خاص ہدایات کے مطابق دوبار فریکشن سٹرباتھ روزانہ لینا بتلایا گیا اور ایک غذا بھی جو کہ اُسکی حالت کیموافق تھی تجویز کی گئی +

ایک ہفتہ مین ہی اُسکی عام تندرستی مین ایک قابل لحاظ بہتری واقع ہوئی + اُسکا ہاضمہ اب زیادہ صحیح تھا اور چند ہفتہ مین درد کم ہوگئی + چکر آنیکے حملے اور سانس لینے مین مشکلاہٹ اور دیگر خرابیان بالکل رفع ہوگئین اور باوجود کم غذا کے مریضہ کی طاقت روز بروز بڑھتی گئی + پس میری بیوی بمقابلہ ہمیشہ کے اچھی اور زیادہ تندرست معلوم ہونے لگی۔ اور سب لوگ جنہون نے اُسکو دیکھا اُسکی پوری طور سے آرام ہوجانے پر بہت ہی متعجب ہوئے + یہ مجھکو بھی معلوم ہوا کہ میری بیوی کی نظر بمقابلہ پیشتر کے یا بمقابلہ ایام معالجہ کے اس علاج کی وجہ سے بہت ہی اچھی ہوگئی + وہ بات جو کہ مشہور اطبا دو سال مین بھی نہ کرسکے تھے مسٹر کوہنی صاحب کے کارخانہ مین آٹھ ہفتہ سے کم زمانہ مین حاصل ہوگئی + یہ بات قدرتی ہی کہ ہم لوگ ہمیشہ مسٹر کوہنی کے ممنون رہین گے اور بیمار انسان کے لیئے جو اُن کا یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

دردمندی کا کام ہی اُسمین ہم اُنکی لیئی خدا کی برکتین چاہتی ہین۔ آخرش یہ ایک ایسا طبیب ہے جو کہ واقعی شفا کر سکتا ہی اور امداد پہونچا سکتا ہی +

از مقام لیپزگ گسٹو۔ پی

نمبر ۶۷۔ آنکھ کی لاعلاج بیماری۔ سر مین اعصابی خرابی۔ بلعوم کی مزمن سوزش۔ سوزش مثانہ۔ پشت مین اور ایک جانب درد۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ آپکی احسان مندی کا بڑا خیال مجھی اس امر کی اجازت نہین دیتا ہی کہ مین اپنی آنکھ کی سخت بیماری کے جلد آرام ہو جانی اور مرض کے راہ اختیار کرنے کے صحیح صحیح طریقہ کے بیان کو آپکی خدمت مین بھیجنے سے باز رہون۔ اور مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اس تحریر کا استعمال جیسے چاہیئے کرین +

ابتدائی طفولیت سے مین آنکھون کے ایک قسم کی مزمن سوزش مین جو کہ چیچک کے بعد باقی رہگئی تھی مبتلا رہا تھا + مین نے مختلف حکما کا مشورہ بے سود حاصل کیا تھا۔ کیونکہ گو مرض چند روزہ دب جاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ پھر تھوڑی عرصہ کے بعد پیشتر سی زیادہ خراب حالت مین ظاہر ہوتا تھا + کیلومل۔ پارہ سی بنی ہوئے مرہم اور زنک لوشن بی سود آزمائی گئی اور سوزش کم نہ ہوئی + مین نے دس میڈیکل اشخاص کا مشورہ ان سالون مین لیا ہوگا مگر کبھی کامیابی نہ ہوئی +

اس دوران مین میری آنکھین دمبدم زیادہ خراب ہوتی گئین۔ ایجپشین[1] آئی ڈیزیز (ٹراکوما) پیدا ہوگئی اور میری حالت قابل افسوس ہوگئی + ہمیشہ امید شفا رکھکر مین وائینا مین آنکھون کی علاج گاہ مین پہونچا جہانکہ بوریسک ایسڈ۔ کاسٹک پوٹاس۔ کروسیو سبلیمیٹ۔ آیوڈوفارم کے ذریعہ سے میرا علاج چھ ماہ تک ہوا۔ مگر بغیر کچھ بھی کامیابی حاصل کیئی ہوئی + تین اعمال جراحی میری داہنی آنکھ پر کیئی گئی جس سے کہ مجھی بہت ہی سخت تکلیف ہوئی + باوجود ان سب باتون کے میری حالت دمبدم زیادہ خراب ہوتی گئی + آخرکار جبکہ ڈاکٹرون نے دیکھا کہ وہ کچھ بھی نہین کر سکتے تو انہون نے مجھے (علاج گاہ سی) رخصت کر دیا۔ اور اگر مین نے آپکی طریق علاج کا استعمال نہ کیا ہوتا تو مین ضرور اندھا ہو گیا ہوتا + چھ ماہ تک آپکی ہدایات پر (غیر محرک غذا اور فریکشن باتھز پر) پوری طور سی عمل کر کے مین نے اس علاج کی ہی وجہ سے شفا پائی ہی +

یہی نہین کہ دوران علاج مین صرف میری آنکھ کی بیماری ہی ہر ہفتہ اچھی ہوتی گئی بلکہ اُسی کیساتھ میرے سر کی اعصابی تکلیف بھی جسمین کہ مین تین سال سے مبتلا تھا دور ہوگئی + اُس کے بعد میری مزمن سوزش بلعوم اور خرابی فعل مثانہ (جو کہ سوزش مثانہ کے بادویات علاج کرنے کے بعد باقی رہگئی تھی) بالکل جاتی رہی۔ اسی کے ساتھ وہ بہت سخت درد جو کہ پشت اور جانبین[2] مین آٹھ سال سی مرض پلیورسی (ذات الجنب) کے بعد ہونے لگے تھے دور ہوگئی +

نوٹ [1] اس کے متعلق صفحہ ۴۲ پر نوٹ ملاحظہ فرمایئے [2] یعنی ہر دو جانب۔ مراد اُس مقام سی معلوم ہوتی ہی جو کہ دھڑ کے بالائی حصہ کا داہنا و بایان کہلاتا ہے یعنی وہ مقام جو کہ اس حصہ مین بغل سے نیچے کو ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میری عام تندرستی کلیتاً بہت ہی عمدہ ہوگئی ہی + جب سے کہ آپکے طریق علاج پر عمل کیا ہی اُسوقت سے میرا دماغ ایسا تر و تازہ ہی جیسا کہ کبھی پیشتر نہ تھا +

اس خواہش کے ساتھ کہ بہت سے بیمار لوگ آپکی طریق علاج کا استعمال کرین تاکہ یہ طریق جو کہ تنہا ہی سچا علاج ہی لوگون کی روز افزون توجہ اپنی جانب حاصل کری +

از مقام - ایس (ٹرنسلوینیا) مین قایم ہون آپکا بڑا وفادار یوجین - کے

نمبر ۶۸ - سوزش شش (پھیپھڑہ) - ڈفتھیریا -

ڈیر مسٹر کوہنی - میری چھوٹی لڑکی عمر نو سالہ کے علاج مین جو آپ کو عجیب کامیابی حاصل ہوئی ہی اُسکا اقرار کرنے سی اور اُسکی لئی اپنی دلی مشکوریون کا علانیہ طور پر اظہار کرنے سے مین باز نہین رہ سکتا +

میری گھر کے طبیب نے پھیپھڑون مین سوزش تشخیص کری اور اس بچہ کا علاج قریب دو ماہ تک بغیر کامیابی حاصل کئی ہوئی کیا + مین اور میری بیوی خراب سے خراب انجام کے لیے طیار تھی کیونکہ ہمکو اب آیندہ امید اُسکے شفا ہونیکی باقی نہ رہی تھی + اس حالت مصیبت مین مین تھا جبکہ مجھے آپکا خیال آیا +

مین نے آپکو ایک پوسٹ کارڈ تحریر کیا اور درخواست کری کہ آپ تشریف لاوین - اور آپنے کہا کہ اگر تمکو اطمینان ہووے اور اپنی حکیم کا بتلایا ہوا علاج تم بند کردو تو بچہ تھوڑی ہی عرصہ مین صحت پاجاویگا بشرطیکہ تم میری ہدایات کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرو" مین نے اور میری بیوی نے وعدہ کیا اور آپکی صلاح پر عمل کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن بین طور سی افاقہ معلوم ہوا + ایک ہفتہ گذرنے پر ہم لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارا بچہ بچ گیا + آجکے دن یہ بچہ بالکل اچھا ہی - ادہر اودہر دوڑ سکتا ہی - ہنستا ہی اور کھیلتا ہی + مجھی یقین اس امر کا ہی کہ اگر آپ درمیان مین نہ آگئی ہوتے تو میرا بچہ اسوقت زیر زمین آرام کرتا ہوتا +

اسیوقت پر ایک پرانے ملاقاتی نی مجھسے ملاقات کی یعنی اُسی خوفناک مرض ڈفتھیریا نے جس سے کہ ہمنی چودہ برس تک پہلی مقابلہ کیا تھا اس نے میرے دیگر پانچ بچون کو یکے بعد دیگرے ستایا مگر آپکے زیر معالجہ رہکر اُن سبھون کو شفا ہوگئی + پس مین پھر تحریری اظہار اپنی شکر گذاریون کا آپکی خدمت مین کرتا ہون اور آپسے درخواست ہی کہ اس تحریر کو جب جب آپ چاہین کام مین لاوین +

از مقام لنپرگ سچی سی سچی وقعت کرتا ہوا مین ہون آپکا بہت ہی مشکور کارل - آئی

نمبر ۶۹ - معدہ اور آنتون کی مزمن سوزش - اعصابی خرابی - کمزوری حافظہ - خیالات خودکشی -

پیارے صاحب مین ایسی خوش حالت مین ہون کہ آپکی خدمت مین ایک بہت ہی اچھی رپورٹ بھیجون + اُن حالات سے جو کہ مین نے اپنی بیماری کے متعلق آپکی خدمت مین قبل آپکا علاج اختیار کرنے کے بھیجے تھے - آپ کو میری حالت یاد آجاوے گی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

میری بیماری بہت ہی سخت تھی۔ گذشتہ چار سال مین خصوصاً میرے اعصاب کو خرابی غذا سے بہت نقصان پہونچا تھا + پس یہ بات دیکھنا بہت آسان ہی کہ مجھے دو ہفتہ خواہ دو ماہ مین پورا آرام نہین ہو سکتا تھا + مین اسکا بھی ذکر کرتا ہون کہ میری حافظہ نے بہت کچھ ترقی کری ہی اور یہ کہ مین پھر خوش و خورم ہو گیا ہون + خودکشی کا مجھے اب خیال بھی نہین آتا۔ اور نہ اب مجھے ذرا سی بھی شکایت دردِ سر کی ہی۔ یہ باتین اب بالکل جاتی رہین + گرمیون اور جاڑون مین کھڑکیان کھلی رکھکر سونیکے متعلق آپکی نیک صلاح پر بھی مین نے عمل کیا ہی اور مین اُسکو بہت ہی نافع پاتا ہون +

آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپکی طریق علاج نے مجھے بہت ہی زیادہ نفع بخشا ہی + مین تہ دلسے چاہتا ہون کہ مثل میری بہت سے مریض آپکی علاج گاہ مین جاوین + مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جو نتیجہ کہ مجھے آپکے طریق علاج کے چھ ماہ کے استعمال سے حاصل ہوا ہی اُس کے حاصل کرنیمین کئی سال لگ گئے ہوتے +

آپ کے کارخانہ کو آیندہ کے لیئے ہر ایک قسم کی کامیابی چاہتا ہوا۔ مین ہون بہت مشکوریون کے ساتھ۔

آپ کا بہت سچا ہیوگو۔ بی۔ آسٹرین پوسٹ ماسٹر

از مقام سینٹ (موریویا)

نمبر ۷۔ احتباس حیض۔

ڈیر مسٹر کوہنی۔ آپکو اب بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ موسم خزان مین۔ مین نے آپکو اپنی بیوی کی نسبت تحریر کیا تھا جو کہ شروع ماہ اگست سے احتباس حیض کی خرابی مین مبتلا تھی + اُس نے مجھے فکرمند کر دیا کیونکہ مین نے خیال کیا کہ یہ شاید میری بیوی کے لیئے خطرناک ثابت ہو۔ اس لیئے مین نے ۱۰ اکتوبر کو آپسے مشورہ حاصل کرنیکی لیئے چٹھی بھیجی تھی۔ جسپر کہ آپنے جواب دیا تھا کہ مجھے کچھ فکر نہ کرنی چاہیئے کیونکہ جلدی سب بات ٹھیک ہو جاویگی + آپکی طریق علاج کے استعمال کرنیکے بعد یہ پیشین گوئی ۱۹۔ مارچ ۱۸۹۴ء کو صحیح ثابت ہوئی۔ اُسوقت تک قریب ۹ ماہ کے ہوئے تھے کہ میری بیوی کو ایام حیض نہین ہوئے تھے +

اس موقعہ پر پھر ایک بڑی عمدہ کامیابی آپکی طریق علاج کو ہوئی + درحقیقت ایسا نتیجہ اکثر حاصل نہین ہوتا ہی۔ پس اس تعجب والے واقعہ پر مین اپنی بڑی خوشی کا اظہار آپ کے روبرو ضرور کرونگا +

آپکا وفادار ایچ۔ ایچ

از مقام۔ کیبل۔

نمبر ۸۔ کالی کھانسی یعنی کوکر کھانسی۔

پیارے صاحب۔ اپنے شناساؤن کی متواتر سفارش سے مین نے آپکی طریق علاج کو اپنی تین بچونکی حالت جو کہ ایک ہی وقت مین اس خطرناک خرابی یعنی کالی کھانسی مین گرفتار ہوئے تھے۔ بڑی کامیابی کیساتھ استعمال کیا ہی + تین دن کے اندر مین نے اُن کو اس مرض سے بالکل اچھا کر دیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور پس ای پیاری مسٹر کوہنی مین سچی شکر گذاریان آپکی خدمت مین پیش کرتی ہون + میری خواہش ہی (اور اسمین مجھے ذرا بھی شک نہین کہ ایسا ہی ہوگا بھی) کہ آپکا طریق علاج ایسا ہی نافع تمام دیگر مرضون مین بھی ثابت ہو - نیز یہ کہ اس نئے قدرتی طریق علاج کی بڑی قیمت کو لوگ زیادہ زیادہ جان جاوین +

از مقام لنپرگ — آپکی ایماندار (میم صاحبہ) تھیریس - بی

نمبر ۷۲ - عام کمزوری - بھوک نہ لگنا -

پیارے صاحب -

اس امر مین مجھے بڑی خوشی ہی کہ مین آپکو اُس عمدہ کامیابی کی اطلاع دیتا ہون جو کہ مجھے اسوقت تک آپکی تحریری ہدایتون کے موافق اپنی لڑکی کی علاج کرنیمین حاصل ہوئی ہی + شروع کی چند فریکشن ہپ باتھز کی استعمال سی ہی ایک نمایان افاقہ نظر آیا جسم کی سستی رفع ہوگئی - بھوک پھر لگنی لگی - قبض رفع ہوگیا اور آپکی طریق علاج کی استعمال کیوقت سے جلد کی رنگت بجائی زرد کے رفتہ رفتہ عمدہ گلابی ہونے لگی +

بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا

از مقام کلین فاک — آپکا وفادار الیف - بی

نمبر ۷۳ - وجع مفاصل یعنی گٹھیا - مرض جگر - بواسیر کے مسّے -

ڈیر مسٹر کوہنی - آپکے طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے تندرستی حاصل کیئے ہوئے قریب دو سال گذر چکی ہین + اُسوقت سے میری مین کوئی خرابی واقع نہین ہوئی ہی - پس مین اپنی نزدیک اور اُن لوگون کے نزدیک جو کہ میری اُن ایام کی اور ابکی حالت سے واقف ہین مثل ایک معجزہ متحرک کے ہون + آپ واقف ہین کہ کس نازک حالتمین مین آپکی پاس اولاً آیا تھا + واقعی اپنی تمام عمر بھر مین کبھی اچھا ہی نہین رہا گٹھیا - زکام اور ہر قسم کی دیگر خرابیان متواتر ایک دوسری کی بعد واقع ہوئین + اسکے بعد بوجہ بواسیر کے مسّون کے اور ایک خراب مرض جگر کی مین دس سال تک مختلف اطبا کی ہاتھون مین یعنی ہوموپیتھ اور الوپیتھ دونون کے ہاتھون مین رہا - آخر الذکر (یعنی الوپیتھ طبیب) جسکا کہ مین نی مشورہ لیا وہ ایک مشہور پروفیسر بون یونیورسٹی کا تھا + اس زمانہ مین مین اسقدر بیمار ہوگیا کہ مشکل سی ہی اپنی پیشہ کا کام کرسکتا تھا - اور یون کہنا چاہئی کہ مین نے زندگی سی حساب طے کرلیا تھا + میری حالتمین آپکی طریق علاج کی تعجب انگیز کامیابی نے دیگر مریضون کو ایسی امداد حاصل کرنیکی ترغیب دی ہی - اور اسمین اُنکو مایوسی حاصل نہین ہوئی ہی + اُن احسانات کی اطلاع جو کہ مین اور میری گھر کے لوگ آپ کی جانب سے معلوم کرتے رہین گے مین آپ سے پہلے ہی کرچکا ہون - موجودہ خط کی غرض صرف یہ ہی ہی کہ آپ سے اس امر کی درخواست کرون کہ اس نیک کام کے فائدہ کے لیئے اور دیگر بے تعداد مریضون کے لیئے آپ اس میری شفایابی کی رپورٹ کو عوام پر جسقدر کہ زیادہ ظاہر کیا جاسکے ظاہر کردین + اُن کامیابیون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

کا جو کہ میری خاندان اور دیگر خاندانون مین آپکے غسلون کے استعمال سی اور قدرتی طریق مین زندگی بسر کرنیسی حاصل ہوئی ہین اور جنکی کہ دیکھنی کا موقعہ ملا ہی مین اور بھی زیادہ ذکر کر سکتا تھا لیکن اسکی بیان کرنیسی مجھی بہت دور چلا جانا پڑیگا + میری عمر اب ۵۱ سال کی ہی اور اس قصبہ مین جہان کی مردم شماری کہ ۱۱۵۰۰۰ ہی مین سولہ سال سی ایونجلیکل مشن کا سپرنٹنڈنٹ رہا ہون + پس زیادہ تفصیلات ہر وقت حاصل کیجا سکتی ہین +

بہت تعظیم کے ساتھ مین قایم ہون۔ آپکا ہمیشہ کا احسان مند

از مقام بار مین ارنسٹ۔ ایف

نمبر ۷۴۔ معدہ کی خرابی۔ اعصابی بیماری۔ قبض۔

..... مین سمجھتا ہون کہ مین آپکا بڑا ہی احسان مند ہون۔ کیونکہ آپنی اپنی بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی والی نئی طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے میری اُس معدہ کی خرابی اور اعصابی خرابی کیحالتمین جنسی کہ مین چھ سال سی تکلیف مین تھا آرام پہونچایا +

پانچ دن مین آپنی وہ کام کیا جو کہ مشہور اطبا اور تمام ادویات جو کہ خیال مین لائی جا سکتی تھین میری حق مین نہ کر سکی تھین۔ یعنی دست باقاعدہ آنا + پیشتر مجھے ہمیشہ پچکاری استعمال کرنا پڑتی تھی +

از مقام وی۔ مغربی پرشیا راقم زیڈ۔ مدرسہ مین اُستاد۔

نمبر ۷۵۔ اعصاب کی بیماری۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ مجھی اندرونی ضرورت اس امر کی معلوم ہوتی ہی کہ اپنی دلی حالت کا اظہار کرون + آپکا طریق علاج بمقابلہ اُن تمام طریقون کے جنمین کہ ادویات استعمال کیجاتی ہین اور جو کہ (جیسا کہ بہت سے واقعون سے ثابت ہی) مصیبت زدہ انسان کے لیئی "سائنٹفک" آدمیون کے ہاتھ سی بھی تکلیف اور تباہی لاتے ہین۔ بیحد قیمت رکھتا ہی + قریب قریب ہر شخص کو خود اپنی حالتمین یا اپنی خاندان مین اس قسم کا تجربہ ہوا ہوگا + اس واقعہ پر نگاہ رکھکر اگر اب بھی اپنی زندگی یا اپنی عزیزون کی زندگی کو بوجہ عادت یا رغبت سابقہ نیچر سے جان بوجھکر گریز کرکے خطرہ مین روزانہ ڈالا جاوی تو گویا ارادتاً آنکھین بند کر لینا ہی + مین اس چٹھی کو بغیر پھر اُس بات کو کہنی کے جو کہ مین نے بار بار کہا ہی ختم نہین کر سکتی۔ یعنی کہ بیمار جسم کو اچھا کرنیکا جو طریقہ کہ آپ نے دریافت کیا ہی اُسکو مین ایک واقعی ذہین طبیعت کا ثمرہ خیال کرتی ہون۔ اور میری یہ رائی اسوجہ سے محض نہین ہی کہ میرا خیال اسکے متعلق پیشتر سے ہی اچھا ہی۔ بلکہ برسون کے تجربہ پر اور اُس بہت عمدہ کامیابی پر جو کہ آپنی میرے خاندان کے علاج مین حاصل کری ہی یہ رائی میری قایم ہوئی ہی + ہم لوگ بغیر پس و پیش کے یہ کہہ سکتی ہین کہ آپنے میری ہمشیر کی زندگی یا جان بچالی ہی + میرے بچونکی حالتمین بھی (جنکو کہ آپ نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مختلف امراض سی بہت ہی قلیل عرصہ مین شفا بخشی ہی) آپکی طریق علاج کے تعجب انگیز اثر کی وجہ سی مین آپسی واقفیت حاصل کرنیکو منجملہ اُن سب باتون کی جو کہ لیپزگ مین میری کل زمانہ قیام کی حاصل مین مجھی حاصل ہوئی ہین۔ سب سے زیادہ بیش قیمت سمجھتی ہون آپ مطمئن رہین کہ جہان کہین مین رہونگی آپکو شکریہ کیساتھ یاد رکھونگی اور آپکے اصولون کو سرگرم طریقہ مین مضبوطی دونگی +

از مقام وائینا — آپکی بہت سچی (مسسز) اولگا۔ ایل۔

نمبر ۶۶۔ درد گٹھیا۔

پیاری صاحب۔ مین اس امر کی تصدیق کرنے پر خوش ہون کہ آپکے ایجاد کیے ہوئے اسٹیم و فریکشن ہپ باتھ کے متواتر استعمال سی مجھی سخت مرض گٹھیا سے جلد آرام ہوگیا۔ صرف دوسرے ہی غسل کے بعد بغیر درد کے مین پیرون چل سکا مین اسی قسم کے مرض کے مریضون سے آپکے غسلون کی پورے طور سی سفارش کرسکتا ہون +

از مقام لیپزگ — آپکا وفادار۔ جی۔ ای

نمبر ۶۷۔ بیکار ہاتھ۔

اول شادی سی میرے سب سے چھوٹے لڑکے مسمی اگسٹ وان بی عمر ۱۲ سال نے ابتدای دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء مین دہنے ہاتھ مین شدت کے درد اور بھاری پن کی شکایت کری + جلد ہی یہ ایسا زیادہ خراب ہوا کہ وہ اپنے ہاتھ اور بازو کو استعمال کرنے کے ناقابل ہوگیا اور اُسے اپنا بازو کسی چیز مین لٹکا کر رکھنا پڑتا تھا + مختلف علاج جو کہ کیے گئے تھے بے اثر ثابت ہوئے + اتفاقیہ مین نے مسٹر کوہنی کے علاج کا ذکر سنا۔ نیز یہ کہ اُنہون نے اسی قسم کے مریض کامیابی کے ساتھ اچھے کر دیئے ہین۔ پس مین نے اپنے بچہ کو اُن کے زیر علاج رکھنے کی تجویز کری + مین نے مسٹر کوہنی کے ہدایات پر پورے طور سے عمل کیا +

اگرچہ زیادہ وقت گذر گیا اور اس طریق مین ہماری صبر کی آزمایش ہوئی لیکن آخرش اُس لڑکے کے سرکش مرض مین ایسی قسم کی تبدیلی بجانب بہتری نظر آئی + فریکشن ہپ اور سٹز باتھ اور غیر محرک غذا (حسب ہدایت) کے ذریعہ سے صرف بیکار ہاتھ ہی نہین اچھی ہوگئی۔ بلکہ بیحد خراب ہاضمہ اور بھوک دونو درست ہوگئین +

از مقام ڈریسڈن۔ — دستخط ایڈل کے۔ لفٹنٹ کرنل کے کی بیوی۔

نمبر ۶۸۔ شکم کی سخت خرابی۔ جریان الرحم۔

پیاری صاحب۔ اس مقام سے مجھی خواہش اس امر کی ہوتی ہی کہ آپکے اُس علاج کے لیئے جس نے کہ مجھے شفا بخشی ہی اپنی دلی مشکوریون کا اظہار آپکے (جو کہ بنی النسان کو فائدہ پہونچاتے ہین) روبرو کرون + مین نے برسون تک عمدہ سے عمدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اطبا کا مشورہ لیا مگر بمقابلہ نفع کے نقصان زیادہ ملا + اُن سبھوں نے آپریشن (عمل جراحی) کرنے پر اصرار کیا۔ مگر اب مین۔ آپکی امدادی بغیر کسی عمل جراحی کے اپنے مرض سے شفایاگئی ہون + جملہ امراض کیجالتیمن آپکی عمدہ کامیابیون کا ذکر مین ہر جگہ کرونگی۔ نیز اسکا کہ بغیر امداد ڈاکٹرون اور اعمال جراحی کے تندرستی حاصل کرنا کسطور سے ممکن ہی +

آپکی مہربانی و توجہ کے متعلق اپنی دلی مشکوریون کا از سر نو اظہار کرتی ہوئی۔ مین ہون۔ آپکی بہت ہی وفادار۔

(مسز) ای۔ ایل

از مقام لیپزگ

نمبر ۷۹۔ ہاضمہ کے متعلق خرابی

پیاری صاحب۔ مین چاہتا ہون کہ اپنی بیوی کی جانب سے آپکا شکریہ بابتہ نسخہ غسل کے ادا کرون + چار سال تک میری بیوی کی تندرستی بالکل خراب ہوگئی تھی۔ اس تمام زمانہ مین اُسکو نہ تو آرام۔ نہ پیچھا ک اطبا سے اور نہ ہومو پیتھک اطبا سے ملا۔ اور موت سامنے کھڑی ہوئی نظر آتی تھی + اپنی حالت ناامیدی مین ہم لوگون نے آپ سے مشورہ لیا + اب ساڑھے پانچ ماہ تک علاج کرنیکے بعد میری بیوی بالکل تندرست اور توانا ہی + آپکی خدمت مین حاضر ہونے سے پہلے اُسکا وزن ۱۰۴ پونڈ تھا اب اُسکا وزن ۱۲۶ پونڈ ہی +

آپکا شکر کرتا ہوا اور آپ کے حق مین دعا کرتا ہوا۔

آپکا صادق ٹی۔ ڈبلیو۔

از مقام کرچہین۔ لوور۔ لوسیٹیا۔

نمبر ۸۰۔ باسانی قرار حمل اور زائیدگی

پیاری صاحب۔ مجھے اجازت دیجئے کہ بغیر آپکے دریافت کیے ہوئے آپکو مطلع کرون کہ وہ علاج جو کہ آپنے اپنے خط کے ذریعہ تجویز کیا تھا اچھا کارآمد ثابت ہوا۔ میری بیوی اسوقت تک چار مرتبہ جنی ہی + اول مرتبہ بہت مشکلا ہٹ ہوئی دوسری مرتبہ مین جراحی چمٹی کا استعمال کیا گیا تیسری اور چوتھی مرتبہ کے قبل ہم لوگون نے آپکا علاج کیا + یہ بہت ہی قابل اطمینان ثابت ہوا۔ دونون زائیدگیان بہت آسانی سے عمل مین آئین + اپنی اور اپنی بیوی کی طرف سے مین آپکا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہون + ایسا نتیجہ واقعی قابل مشکوری ہی کیونکہ تکلیف دہ زائیدگی ایک خراب امر ہی + آپکے لیئے دعا کرتا ہوا۔

آپکا وفادار

جارج ایس

از مقام میورپنج

نمبر ۸۱۔ نقرس یعنی گاوٹ

پیاری صاحب۔ اس چٹھی کے ذریعہ سے مین اپنی دلی مشکوریان بنسبت آپکے علاج کے آپکی خدمت مین بھیجتا ہون +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرا مرض اسقدر زیادہ عرصہ تک مزمن ہوچکا تھا (زمانہ اسکول سے اس کی ابتدا تھی) کہ مجھے امید شفا بمشکل ہوتی تھی + بارہ سال کی عمر مین بھی میری پیر کے انگوٹھی مین درد ہوتے تھے جو کہ بڑھکر نقرس ہوگیا تھا + کئی سال کے اندر میری حالت متواتر خراب اور ناقابل برداشت ہوتی گئی تھی خصوصاً اسوجہ سے کہ جملہ اطبا جن سے کہ مشورہ لیا گیا میری امداد نہ کرسکے تھے + میرے ہاتھ اور پانون جوڑون پر ایسی سوجکر سخت ہوگئے تھے کہ آخرش مین انکو استعمال نہین کرسکتا تھا + زاید از ڈیڑھ سال تک میری زندگی ناامیدی کیساتھ گذری کیونکہ مین بالکل حرکت نہ کرسکتا تھا اور تکلیف کا سہنا اسوجہ سے اور بھی سخت ہوگیا ہی کیونکہ کوئی طبیب مجھی آرام نہ پہونچا سکا تھا + مین اپنا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی نہ کرسکتا تھا - بلکہ دوسرا ہی شخص مجھی کھانا بھی کھلاتا تھا مثل نوزائیدہ بچہ کے مین لاچار تھا اور اسوجہ میری بیمارداری مین بھی زیادہ وقت ہوتی تھی +

چھ ماہ گذری کہ آپ کے زیر علاج آنے پر میرا نقرسی جسم درستی کرنے لگا + دو تین ہفتہ مین میری ٹانگ اور پانون خصوصاً ایسے باسانی موڑی جاسکے کہ مین آخرش اپنے اعضا کو حرکت دینے کے قابل ہوا اور چل پھر سکا + میرے ہاتھ اور انگلیان جو کہ بری طور سے موڑ گئی تھے اور سوج گئی تھے روزانہ زیادہ ملایم اور صحیح ہونے لگے ہین +

صرف وہی اشخاص جو کہ ایام گذشتہ کی میری خراب حالت سے واقف ہین - وہی اس شکر گذاری کو خیال مین لاسکتے ہین جو کہ مین ان سطرون کے تحریر کرنے مین معلوم کرتا ہون +

آپکا وفادار

ایمل ڈبلیو

از مقام لیپزگ -

نمبر ۸۲ - حلق کا مزمن مرض -

مین اس تحریر کی رو سے اس امر کی تصدیق کرتی ہون کہ مسٹر کوہنی طبیب لیپزگ والے نے میرے حلق کی اس مزمن بیماری کو آرام کردیا جو کہ مشہور اطبا ماہرین امراض حلق کے قابو مین نہین آئی تھی + دو سال تک مین نے ان کے بتلائے ہوئے غسلون کا استعمال کیا ہی اور ان کے باعث اسقدر تازگی معلوم ہوتی ہی کہ مین بغیر تکان کے تیس سبق ہفتہ وار علم موسیقی مین دیسکتی ہون +

کلیرا سی - علم موسیقی کی مدرسہ

نمبر ۸۳ - دردسر - بیہوشی کے دورے - مرض حلق -

پیاری مسٹر کوہنی - آپکی عجیب طریقہ علاج کے صلہ مین جسکی ذریعہ سی کہ مجھے دردسر بیہوشی کے دورون - اور مرض حلق سی نجات ملی ہی - مین اپنا یہ فرض سمجھتا ہون کہ اس عمدہ نتیجہ کے لیے اپنی سرگرم شکرگذاریان اس تحریر کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

روانہ کرون + یہ آرزو رکہتا ہوا کہ خداوند کریم کی برکت سی بیمار انسان کو امداد پہونچانیکی لئی آپ ابھی بہت عرصہ تک سلامت رہین۔

از مقام لیپزگ — مین ہون آپکا سچّا۔ کیرولین۔ کے

نمبر ۸۴۔ صرع یعنی مرگی۔

نیچے دستخط کرنے والا شخص خوشی کیساتھ اس امر کی تصدیق کرتا ہی کہ پانی کے ذریعہ علاج کے کارخانہ واقع فلاس پلیٹز شہر لیپزگ کے مالک مسٹر کوہنی نے ایک لڑکے مسمی گول سابق شاگرد اینجانب کو مرگی دیرینہ سے بالکل آرام کردیا ہی +

مرگی کے دورے ہر روز آخر شی کئی کئی بار ہونے لگے اور بلحاظ ظاہری علامات کے یہ دورے مثل جنون کے نظر آتے تھے + علاج کرنیکے وقت سی کوئی دورہ نہین ہوا ہی۔ اور لڑکے کا رنگ تندرستی کا رنگ ہوگیا ہی +

راقم چاہتا ہی کہ وہ اس امر کا ذکر خاصکر کری (گو کہ یہ مسٹر کوہنی کی خواہش کے خلاف ہی کیون نہو) کہ کل زمانہ علاج مین جسمین کہ چار ماہ لگے مسٹر کوہنی نے یہی نہین کہ کچھ فیس ہی نہ لی ہو بلکہ اُس لڑکے کی بیوہ والدہ مسمی۔ ایڈا۔ گول کی امداد روپیہ پیسہ سے کری تاکہ وہ اپنے لڑکے کی خدمت زیادہ عمدہ طور سی کرسکے + علاوہ مسمی گول کے صرف راقم کو ہی اس واقعہ کا حال اب تک معلوم تھا +

وہ شخص جو کہ مریض کو اس طریق مین۔ یعنی اپنا ذاتی نقصان اُٹھاکر۔ قبول کرتا ہی درحقیقت ایسا انسان ہی جو کہ ہر حال مین مریض کے تئین مشیر صادق ثابت ہوگا +

از مقام لیپزگ — راقم۔ ای۔ ایچ

نمبر ۸۵۔ ریڑھ کا ٹیڑھا پن۔ اعصابی خرابی۔

میری پیاری مسٹر کوہنی۔ یہ بات دلی اطمینان کے ساتھ ہی کہ مین عرض کرتا ہون کہ اسوقت تک کے علاج کے اثر سے مین کیسا خوش ہون۔ بلحاظ اُسکے اثر کے جو کہ میرے بیٹی کی حالتمین واقع ہوا ہی (یعنی ریڑھ کے ٹیڑھے پن کی حالتمین) اور خود میری حالت مین (یعنی اعصابی خرابی کی حالت مین)

چھ ماہ تجربہ کرنیکے بعد ہم لوگ اس علاج کو پوری بھروسے کے ساتھ کر رہی ہین + جب کبھی کہ مجھسے دریافت کیا جاوے مجھے کسی قسم کا پس و پیش مذکورہ بالا طریق مین اپنی رائے کے اظہار کرنے مین نہ ہوگا +

اس امر کو آپ ہی پر چھوڑتا ہون کہ میری اس بیان کا جو استعمال کہ آپ چاہین کرسکتے ہین +

از مقام ویمار۔ — دعا کرتا ہوا آپکا بڑا وفادار۔ بی۔ امیر البجر۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۸۶ - انفلوانزا - طبیعت کی پراگندگی - گھبراہٹ - نیند کا نہ آنا -

پیاری مسٹر کوہنی - اُس بیش بہا خدمت کیلئے جو کہ آپنے میری شوہر کی اُنکی سخت بیماری کی حالتمین ادا کی ہے مشکوریون سے پُر ہوکر - مجھے آپکے عمدہ طریق علاج کے راحت انگیز اثر کو قبول کرنیمین فراموشی اختیار نہ کرنا چاہیئے +

قریب وسط ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء میرا شوہر انفلوانزا کے مرض مین ایسا گرفتار ہوا کہ ہمکو بڑا ہی خوف ہوگیا + دماغ پر اسقدر اثر پڑا تھا کہ اُسکی سمجھ پر بالکل بادل چھاگیا تھا +

ہمنے پوری پندرہ روز تک روزانہ اُسکی طبیعت کی پراگندگی مین ترقی دیکھی جو کہ ہمکو بہت ہی خائف کرتی تھی - اور ہمیشہ گھبراہٹ موجود پائی - انکی وجہ سے مریض کی شب و روز نگرانی کرنا لازم ہوئی اور ہم لوگون کو بہت ہی بڑا فکر پیدا ہوگیا +

اُس طبیب نے جسکے کہ زیر علاج میرا شوہر تھا کہدیا کہ اب کچھ نہین کیا جاسکتا اور خاموشی اختیار کرنیکا حکم دیا + اپنے اُن دوستون کے اصرار پر جنکو کہ آپکے طریق علاج کے تعجب انگیز کا پورا یقین تھا - اسوقت مین مین نے اپنی رضامندی دیدی اور آپکی (پیاری مسٹر کوہنی) صلاح حاصل کرنا تجویز کیا +

چونکہ اول کے پانچ غسل آپنے مہربانی فرماکر خود ہی دئے تھے - آپکو اس امر کے دیکھنے کا خود ہی موقعہ ملا کہ اول ہی غسل کے بعد قابل لحاظ خاموشی اُس کی حالتمین واقع ہوگئی - بعد دوسرے غسل کے نیند آئی جسکا کہ آنا باوجود ہر قسم کی خواب آور دوا کے پندرہ روز سے غیر ممکن رہا تھا - اور بعد ازان ہر غسل کے بعد ایسی علامات نظر آئین جن سے معلوم ہوتا تھا کہ سمجھ آتی جاتی ہے + ہر گھنٹہ طبیعت زیادہ زیادہ صاف ہوتی گئی - اور بعد چار یوم کے پوری ہوش و حواس ایسی تعجب انگیز طریقہ مین آگئی گویا کہ کوئی شخص خواب سے اُٹھا ہے + شکر خدا کا ہے کہ آجکے دن تک کوئی خرابی پھر واقع نہین ہوئی ہے +

حالانکہ پہلے مین شکوک سے بھری ہوئی تھی لیکن اب ضرور قبول کرتی ہون کہ آپکے علاج نے واقعی معجزہ کیا + وہ متواتر اندیشہ اور گھبراہٹ جن سے کہ آپنے مجھے نجات دی ہے مجھے مجبور کرتے ہین کہ مین آپکا شکریہ صدق دل سے ادا کرون + اور اسی پیاری مسٹر کوہنی میرا شوہر یہ سمجھتا ہے کہ آپنے ہی اُسکی جان بچالی ہے + مثل میرے وہ بھی آپکے اور آپکے اس بیش بہا علاج کے احسانات اور خیالات عزت سے بھرا ہوا ہے +

میری شوہر کی جانب سے سلام پہونچے - مین ہون -

آپکی بڑی وفادار - کلا تھیلڈ - ڈبلیو -

ازمقام ڈریسڈن

نمبر ۸۷ - شدت کا دردسر -

پیاری مسٹر کوہنی - مین اس امر سے باز نہین رہ سکتا کہ اپنے دردسر کے آرام ہوجانیکے لیئے - جو دردسر کہ پندرہ روز تک رہا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور جس نے کہ مجھے اپنے عزیزون کے خیال سے بڑی فکر مین ڈالدیا تھا۔ آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرون + لڑکپن سے مجھے اکثر اوقات دردسر ہوا کرتے تھے۔ کئی سال تک ہر مہینہ مین ایک مرتبہ چوبیس ۲۴ گھنٹہ تک مجھے اسکی سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اور گذشتہ ڈیڑھ سال مین مجھے ہر ہفتہ انکی شکایت رہی ہے۔ اور تین ہفتہ گذرے میرے سر مین دن سے چودہ ۱۴ دن تک ایسا خراب ہوگیا تھا کہ واقعی مجھے یہ خوف ہوا کہ میرا کل دماغ ایک ایسی سخت حالت سوزش مین ہے جس سے کہ میری سر کے بائین جانب اور نیز آنکھون پر اثر پڑا ہے + یہ آخر الذکر (آنکھین) درد کرتی تھین اور بہت کچھ گڈھے مین ہوگئی تھین +

تاہم اول ہی غسل نے میری مرض کو پانچ منٹ مین دور کردیا۔ اور مین اب ایسا مضبوط ہوگیا ہون کہ مین ویسا ہی جلد چل سکتا ہون جیسا کہ ہمیشہ چل لیتا تھا۔ اور معلوم کرتا ہون کہ از سر نو زندہ ہوگیا گو میری عمر ۵۲ باون سال کی ہے + (غسل کرنیکی حالت مین) مین تختہ پر نہین بیٹھتا ہون بلکہ سر و پانی کے اندر بیٹھتا ہون اور اس طرح سے بیٹھنے کے بعد مین نے آپکی ہدایات پر جو کہ مجھے ایسی زیادہ عزیز ہوگئی ہین عمل کیا ہے + پانچ منٹ مین ہی چوپڑ گرم ہوجایا کرتے تھے اور غسل کرنے کی کل کارروائی مین (جسمین کہ قریب بیس منٹ کے صرف ہوتے تھے) یہ احساس بڑھ جاتا تھا + بعد اسکے قریب پندرہ منٹ تک مین تھوڑی سی چہل قدمی کیا کرتا تھا + اب مجھے ایسا کرتے ہوئے بارہ ۱۲ دن ہوئے ہین۔ ہمیشہ اثر اچھا ہوا ہے تمام جسم مین اور سر مین بھی ایک قسم کا چین سا پڑتا معلوم ہوا ہے +

پس مین آپکا بہت ہی ممنون ہون + لیکن علاوہ صرف شکریہ ادا کرنیکے مین کچھ اور بھی کرنا چاہتا ہون یعنی اپنے پڑوسیون اور قرب و جوار مین سب لوگون کو آپکے اس نئے علم شفابخشی سے واقفیت دلانا چاہتا ہون + اگر آپ کوئی چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کرین تو انکو خصوصاً جمعہ بازارون مین تقسیم کردینے سے مین خوش ہونگا + میری خدمات آپکے سپرد ہین +

از مقام ٹوبنجین۔ آپکا بہت سچا جی۔ اے۔ ایل۔

نمبر ۸۸۔ بہ آسانی قرار حمل۔ اور بہ آسانی زایدگی۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ ابھی مین سفر سے واپس آئی ہون اور آپکی جوبلی کی خبر کو بخوشی سنا اور آپکی خدمت مین اپنی دلی مشکوریون کو بعجلت بھیجتی ہون + پورا ایک سال گذرا کہ مین لیپزگ مین حالت مُردہ مین۔ تکان اور حالت خرابی مین پہونچی۔ بعد خداوند کریم کے میری امید صرف آپ ہی مین تھی + دنیا کے بہت ہی مشہور پانی کے مقامات مین ہو آنے کے بعد بڑے بڑے اطبا سے مشورہ لینے کے بعد مین اس سادہ طریق علاج کے صرف تین ہی ہفتہ استعمال سے ایسا مستفید ہوئی ہون کہ مین نے پختہ ارادہ اس علاج کو سر دست جاری رکھنے کا کرلیا ہے +

موسم سرما مین جبکہ بہت ہی سخت جاڑہ پڑ رہا تھا باوجود اس امر کے کہ مین حاملہ تھی مین نے آپکی ہدایت کیموافق زندگی بسر کری۔ روزانہ دو دفعہ سٹنر باتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیے + مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ زائیدگی آسانی کیساتھ ہوئی اور بخطر ہوئی اور ایام حمل کے کل زمانہ مین ایک مرتبہ بھی میری طبیعت خراب نہ ہوئی + لیکن سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ گو کہ پہلے دو بچّون کو دودھ پلانے کے لئے مجھے دایہ نوکر رکھنی پڑی تھی کیونکہ میرے دودھ نہین ہوتا تھا - مگر مین اب اتنی خوش نصیب ہون کہ موجودہ بچّہ کو مین خود اپنا ہی دودھ پلا سکتی ہون اور علاوہ دودھ کے جئی کے آٹے کی لپسی گلہڑی بھی اُسے دیتی ہون + ہر شام کو مین اُسے ایک ہپ پانی مین پانچ منٹ کا دیتی ہون کیونکہ اُسکا پیٹ بہت بڑا ہی - صبحکو مین اُسے ۸۸ درجہ فہرن ہایٹ کی حرارت کے پانی سے غسل دیتی ہون اور سر دیا نی سے اُس کا تمام جسم کو دھو ڈالتی ہون + میری خواہش ہی کہ آپ کبھی اُسکو ذرا دیکھین - اب تین ماہ کا ہی مگر واقعی یہ ایک مضبوط اور تندرست بچّہ ہی + خاص وہی لوگ جو کہ اولاً میری علاج کیوقت ہنستے تھے اب میری روبرو اس امر کو قبول کرتے ہین کہ مین بلحاظ اپنی واقعی عمر کے دس سال چھوٹی معلوم ہوتی ہون - اور یہ کہ میرا بچّہ اور مین مثل تصویر تندرستی کے معلوم ہوتے ہین + اس جگہ مین یعنی رویلیچو مین پوری بارہ خاندان ایسے ہین جو کہ آپکے طریق علاج کے سرگرمی کے ساتھ پیرو ہین + میری ہمشیر جو کہ میرے ہمراہ لنیرگ مین اُسوقت موجود تھی اور حاملہ بھی تھی اُس نے میری موافق زندگی بسر نہین کری بلکہ گوشت وغیرہ خوب کھایا + اُسکو زائیدگی مین بہت مشکلاہٹ ہوئی + اُسکا بچّہ دایہ کے سپرد کیا گیا ہی اور وہ خود اسوقت سخت بیمار ہو رہی ہی +

اُن سب لوگون سے جنکو کہ آپکے طریق علاج مین ذرا سا بھی شبہہ ہی مین اتنی دور سے یہ پکار کر کہتی ہون کہ مسٹر کوہنی مین پورا بھروسہ کرو اس شخص پر خدا کی مہربانی ہی - آپ کی جوبلی (پچاسوین سالگرہ) کی موقعہ پر مین یہ چند سطرین تحریر کرتی ہون تاکہ آپ ثابت ہو جاوے کہ خداوند کریم سے اُتر کر آپکی مین کسقدر شکر گذار ہون - نیز یہ کہ آپکی بڑی سرگرم شاگردون مین سے مین بھی ایک بڑی سرگرم شاگرد وہ ہمیشہ کے لیئے رہون گی +

از مقام رویلیچو — آپکی اور آپکے گھر کے لوگون کی بہتری چاہنے ہوئی مین ہون آپکی صادق سی - بی

نمبر ۸۹ - مرضِ جگر - سنگِ جگر - گھبراہٹ - روماٹک دردِ سر - مرضِ شکم -

پیاری صاحب - آپ کو ضرور یاد ہوگا کہ ۲۴ جون سے ۱۳ جولائی تک مین آپکے کارخانہ واقع شہر لنیرگ مین بغرض علاج رہا تھا + آپکو معلوم ہی کہ مین مرضِ جگر اور سنگِ جگر مین مبتلا تھا + جب مین آپ سے رخصت ہوا تو میری حالت پہلے کے مقابل مین بہت اچھی تھی جسکی وجہ سے کہ آپکو امید تھی کہ علاج جاری رکھنے سے مین جلد پھر تندرست ہو جاونگا + یہان میرے واپس آنیکے چند روز بعد مجھے پھر شدت کے درد معلوم ہوئے اور دوا اور ریزہ خارج ہوئے + درد کے وقت مین نے چند ہپ پانی لیے جنہون نے کہ مجھے بہت نفع بخشا + اور اُسوقت سے سب باتین اچھی رہی ہین - اور مین تمام دن بغیر بیجا تکان حاصل کیئے ہوئے کام کر سکتا ہون - لوگ میری حالت کو ایک معجزہ خیال کرتے ہین پس مین پورا شکریہ آپکا ادا کرتا ہون + میری حالت مین آپ کے علاج کی کامیابی سے ترغیب پاکر ایک غریب بیوہ نے جو کہ برسون سے مرضِ شکم -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

روماٹک دردسر اور گھبراہٹ مین مبتلا ہو رہی تھی آپکی طریق علاج کی آزمایش کا پختہ ارادہ کیا + اُس طبیب نے جو کہ اُسکا علاج کر رہا تھا اُسکے مرض کو محض خیالی مرض بتلایا تھا + اُس عورت نے آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کو پڑہا تھا اور دو تین فریکشن سٹز باتھز روزانہ لیئے تھے + اُسکا شکم بہت بڑہا ہوا تھا پس پندرہ روز مین ہی یہ بات معلوم ہو گئی کہ وہ کسقدر دُبلی ہو گئی تھی - وہ کہتی تھی کہ پیٹ کی درد تو قریب قریب جاتے رہے ہین +

از مقام وال مارسٹین آپکا وفادار ایل - ایس -

نمبر ۹۰ - دمہ - بواسیر - سوزش حلق -

پیارے مسٹر کوہنی گذشتہ ماہ اکتوبر کے آخری حصہ مین مین نے آپکو مجھے مشورہ دینے کے لیئے تحریر کیا تھا - اور آپکا قابل قدر جواب ۳ - نومبر کا لکھا ہوا میرے پاس پہونچا + اب اس تحریر کے ذریعہ سے مین آپکو مختصراً اُس طریقہ سے مطلع کرنا چاہتا ہون جو کہ شفا نے اختیار کیا ہی +

میری بیوی برابر باقاعدہ چھ ماہ سے فریکشن سٹز باتھز تین بار روزانہ اور بعض اوقات جبکہ اُسکا جی چاہا ہی تو زیادہ مرتبہ بھی لیتی رہی ہی - نیز گرم فریکشن ہپ باتھ اور اسٹیم باتھ باری باری سے + وہ قریب قریب بالکل بغیر چھنے ہوئے یعنی مع چوکر کے آٹے کی روٹی اور سیب پر بسر کرتی ہی - ترکاریان اور دیگر صریع الہضم غذائین کبھی کبھی کھاتی ہی + وہ کھڑکیان کھولکر سوتی ہی اور میدان مین زیادہ دیر تک رہتی ہی اور پیشتر کے مقابلہ مین اب خود اچھی معلوم ہوتی ہی + علاج کے شروع کے مہینون مین اندام نہانی کے مقام کی قریب بڑی بڑی چھالی پڑ گئی اور مواد نکل جانیکے بعد پھر بھر گئے + پیڑو پر بھی ایک پھوڑا ہو گیا ہی جس سے کہ بہت ہی خراب بدبودار و کراہیت دلانے والا مواد خارج ہوتا ہی + سخت تکلیف دینے والی دمہ کی خرابی اور بواسیر اب قریب قریب رفع ہو گئی ہین + میری بیوی کو اب چہل قدمی کرنا تکلیف دہ نہین معلوم ہوتا ہی اور درحقیقت اُسکی شکل بالکل تبدیل ہو گئی ہی + بعد فریکشن سٹز باتھز لینے کے اُسکو ہمیشہ بہت ہی سردی معلوم ہوا کرتی تھی اور قدرتی طور سے پسینہ تو واقعی بہت کم آتا تھا + اب یہ سردی لگنا کم ہو گیا ہی + اُسکو بھوک تندرستی کی حالت کی لگتی ہی اور ہاضمہ بہت ترقی کر گیا ہی اور جو کچھ وہ کھاتی ہی اب جزو بدن ہو جاتا ہی + مجھے اس علاج مین بڑا اطمینان ہی اور اس بات کی تائید اب مجھے ملتی ہی کہ یہ علاج گو آہستگی کے ساتھ مگر یقیناً اپنا کام کرتا ہی + پیشتر کی تمام بیماریان پھر نمودار ہو جاتی ہین لیکن کمی کیساتھ ظاہر ہوتی ہین + فریکشن سٹز باتھز اور اسٹیم باتھز کا استعمال مین نے اپنی چھوٹے بچہ عمر ۳½ سال کی حالت مین جو کہ سوزش حلق مین مبتلا تھا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کیا ہی - اور اس

نوٹ ۱ یہ غسل ۶۸ تا ۸۴ درجہ فہرن بایٹ کی حرارت کے پانی مین لیا جاتا ہی دیکھیئے صفحہ ۱۰۹ - بوجہ سرد ملک ہونیکے ۸۰ تا ۸۴ درجہ کا پانی جرمنی مین گرم معلوم ہوگا گرم فریکشن ہپ باتھ سے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ گرم پانی مین بھی لیا جا سکتا ہی بلکہ مطلب ہی کہ زیادہ سرد مین نہین بلکہ گرم مین مگر ضرور ۸۴ درجہ حرارت سے زائد کا پانی نہ ہوگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امر کی تصدیق مین پوری طور سے کرسکتا ہون کہ آپکا طریق علاج ہی سچا طریق علاج ہی + بہت بہت سلام اور شکر گذاری کے ساتھ۔

از مقام ہرمس ڈورف۔ مین ہون آپکا وفادار پی۔ ایل (مدرس)

نمبر ۹۱۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ پھولے ہوئے پاؤن۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ خوفناک مرض سے جلدی آرام پانے کے صلہ مین۔ مین آپکا بہت بہت شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتی + آپکے سادہ سٹز باتھز نے تین ماہ مین مجھے میرے خوفناک مرض سے نجات بخشی + بہت عرصہ سے مین ہاتھ اور پاؤن کے مرض گٹھیا مین مبتلا تھی + ہاتھون کی ہڈیان ایسی نمودار تھین کہ میری ہاتھ بالکل لنجے معلوم ہوتے تھے مین کچھ چیز پکڑ نہین سکتی تھی اور اسقدر درد مجھے معلوم ہوتا تھا کہ مین نے یہ بھی نہین جانا کہ اب کیا کرنا چاہیئے + میرے پاؤن ایسے سوج گئے تھے کہ مین زمین پر بالکل نہین چڑھ سکتی تھی + اپنی سخت مرض کے اسقدر جلد اور بے دام شفا پانے کے بارہ مین مین آپ سے اپنی سرگرم مشکوریون کا اظہار کرنا چاہتی ہون + ہر شخص جو کہ ایسے مرض مین گرفتار ہو اُسکو مین ایسی ہی مشورہ حاصل کرنیکی صلاح دیتی ہون۔ آپکا علاج سب سے زیادہ سادہ ہی اور صرفہ بھی بہت ہی تھوڑا ہی +

از مقام لنبرگ مین ہون آپکی وفادار (میم صاحبہ)۔ ٹی

نمبر ۹۲۔ رحم مین رسولی۔ لیوکوریا یعنی جریان الرحم۔

ایک دن میم صاحبہ ایچ ساکن مقام ایم میرے پاس آئی اور حسب ذیل خبر دی۔ اُسکی بھتیجی کو موسم بہار مین میرے شفاخانہ مین ایک بڑی کامیابی کی شفا حاصل ہوئی تھی۔ اور وہ (بھتیجی) اُسوقت تک مطمئن نہین ہوئی تھی جبتک اُسکی چچی نے اس علاج کو اُس طریق پر اختیار نہین کیا جس طریق مین کہ وہ (بھتیجی) اس علاج کو سیکھ چکی تھی + وہ کہنے لگی کہ مین برسون سے ایک قسم کے مرض شکم مین مبتلا تھی اور بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے عرصہ دراز سے معالجہ کر رہی تھی + میری طبیب نے کہا تھا کہ رحم مین ایک رسولی ہوگئی جو کہ آہستہ آہستہ مگر استحکام کے ساتھ بڑھتی جاتی ہی اور عمل جراحی کی جلد ضرورت ہووے گی + مین خود ایسی لاچار ہوگئی تھی کہ مین نے طبیب سے کہدیا کہ عمل جراحی کرانے کا مین خیال بھی نہین کرسکتی + اگر مجھے مرنا ہی ہی تو مین بغیر عمل جراحی کرانے کے مرنا پسند کرونگی کیونکہ عمل جراحی کے لیئے مین بہت کمزور تھی + بہت کم امید کے ساتھ مین نے اُس طریق مین آپکا علاج کیا جیسا کہ میری بھتیجی نے مجھے کرکے بتلایا + پائخانہ جو کہ برسون سے سخت اور بے قاعدہ ہوتا تھا اب علاج کے دوسرے ہی دن سے بہت درست ہونے لگا۔ اور اُس دن سے پائخانہ مقدار مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

بھی بمقابلہ پیشتر کے برابر زیادہ آنے لگا + پیشاب بھی بمقابلہ پہلے کے تین چار گنا زیادہ مرتبہ آنے لگا۔ قصہ مختصر مین نے یہ دیکھا کہ میرے اندر کا مادہ فاسد روزانہ کس طور سے خارج ہوتا گیا + ہر ہفتہ میرا پیٹ و قد مین کم ہونے لگا بمقابلہ پیشتر کے اب قد مین بہت ٹھیک ہونے لگا + ہر شب کو مجھ ایسا پسینہ آتا تھا کہ پہلے کبھی آیا ہی نہین تھا۔ اور دن بدن مین اپنی تئین اچھی اور مضبوط معلوم کرنے لگی + دوران علاج مین یہ دیکھکر مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ ہر روز بعد فریکشن ہاتھ کے ایک رطوبت (جریان الرحم) ایسی نکلتی تھی جیسا کہ اسوقت تک مین نے کبھی دیکھی ہی نہ تھی۔ چار ہفتہ تک اس قسم کا اخراج ایک یا دو بار روزانہ ہوا + پھر دفعتاً ایک دن ایسا معلوم ہوا کہ رحم اپنی جگہ سے ٹل گیا + لیکن اُس طبیب نے جسکو مین نے (اپنی دکھلانے کے لیئے) بلایا کہا کہ رحم نہین ٹلا ہی بلکہ رحم کی رسولی ہی جسکی کہ شکل قہوہ کے برتن کی سی ہی اور وزن مین ½ ۴ پاؤنڈ ہی + یہ رسولی رحم کے منہ سے اپنا راستہ بناکر رحم مین داخل ہوئی تھی۔ اور وہان اسمین دو شیار بشکل گھنڈیون کے پیدا ہوگئین تھین + یہ رسولی رفتہ رفتہ خود خالی ہوگئی۔ اور فریکشن سٹنر باتھ اور غذائی مجورنہ کا کچھ اور عرصہ تک استعمال کرنے کے بعد اب مین پہلے کی تمام دقتون سے اچھی معلوم ہوتی ہون" +

نمبر ۹۳۔ ٹانگ کے چھوٹی ہونیکی وجہ سے پوری طور پر لنگڑاپن۔ کولہی کی مرمن بیماری۔ ہر وقت رنجیدہ رہنے کا مرض۔ ایک خط شکریہ مین میم صاحبہ ایچ اپنی دختر کی پیشتر کی حالت کے نسبت بیان تحریر کرتی ہین۔ "اکتوبر ۱۸۸۹ء مین میری لڑکی ایلیسا عمر ½ ۴ سال کولہی کے مرض مین گرفتار ہوئی + اولاً اُسکا علاج الوپیتھی طریق پر ہوا لیکن دوامی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ ماہ فروری ۱۸۹۰ء مین وہ ٹانگ جسمین کہ بیماری تھی بمقابلہ دوسری کی چھوٹی ہوگئی۔ درحقیقت یہ لڑکی بہت عرصہ سے چلنے کی قابلیت نہین رکھتی تھی + تین ہفتہ تک پلاسٹر کی پٹی کا استعمال کیا گیا تھا۔ اور گھٹنے پر رہنے والے پلنگ کا ایک ماہ تک۔ مگر اسمین بھی کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اور بچہ کو بہت تکلیف اُٹھانا پڑی تھی + اسکے بعد یہ لڑکی لینگ کے پروفیسر ایس کے پاس کئی ہفتہ تک علاج کرانے کے لیئے رکھی گئی + اُسی ہمیشہ پلنگ ہی پر پڑا رہنا پڑتا تھا اور مختلف اشیاء کی مالش اُسپر کری گئی + لیکن یہ علاج اسوجہ سے پورا پورا نہ کیا جاسکا کیونکہ مریضہ ہفتون تک خاموش پڑی رہنے کے قابل نہ تھی۔ پس یہ علاج بھی بغیر کسی نتیجہ کے رہا + آخرش مین اپنی لڑکی کو لینگ کے ہسپتال مین لیگئی جہان کہ اُسکا علاج تین ہفتہ تک اور کیا گیا مگر بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے + اس (آخرالذکر) علاج کے بعد اُسکا کولہا جو کہ اسوقت تک ملایم رہا تھا اب بالکل سخت اور غیر متحرک ہوگیا + ٹانگ بالکل نہ بڑھی اور لڑکی نو ماہ تک بالکل بھی نہین چل سکی تھی + لیکن سب سے خراب یہ بات ہوئی کہ میری بچی ہسپتال مین علاج کے باعث بالکل غمگین رہنے لگی۔ پس میرے نزدیک اُس کے شفایابی کی تمام امیدین جاتی رہین + علاج سے پہلے تو وہ کم از کم کھڑی تو ہوسکتی تھی۔ مگر اب یہ بات آیندہ کے لیئے ممکن نہ تھی + اس حالت مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین نے اپنی لڑکی ایلیسا کو آپ کی نگرانی مین رکھا + مین نے آپکی ہدایتون پر پورا پورا عمل کیا - اور اول کے تین ہی فریکشن سٹز باتھز لینے کے بعد اسکا رنجیدہ پن دور ہو گیا جس سے مجھے ناقابل بیان خوشی حاصل ہوئی - اور میری لڑکی کھڑی ہو سکی + مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ وہ تین ہی دن مین پھر چل پھر سکی اور پندرہ روز مین ایسی زیادہ ترقی اُس کی حالت مین ہوئی کہ بغیر امداد کے وہ چار منزل کے چار زینہ پر جو کہ گلی سے میری کمری کی سطح تک پہونچے ہین چڑھ سکتی تھی + اس دوران مین کولہے کے سخت پٹھے پھر بالکل ملائم ہو گئے تھے - اور چار ہفتہ تک علاج کرنیکے بعد ہر شخص یہ بات دیکھ سکتا تھا کہ چھوٹی ٹانگ پہلے سے بڑھ گئی تھی + اُس کے تین ماہ بعد یعنی اسوقت مرض کے تمام علامات دور ہو گئے ہین اور دونون ٹانگون کی لمبائی ایک سان ہے اور دونون برابر عمدہ طور سے کام مین لائی جا سکتی ہین +

از مقام لنبرگ (مسز) مینا ایچ

نمبر ۹۴ - وجع مفاصل یا گٹھیا قبض - بواسیر - ٹائفس - رحم کا ٹل جانا - کالی کھانسی - سرخ بخار -

پیاری صاحب - موسم گرما ۱۸۹۱ء کے اخیر مین آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" دوسری بار کی طبع میرے ہاتھ آئی + آپکی تعلیم کی صحت مجھے اول ہی سے صاف معلوم ہوتی تھی + اُسوقت سے مین اپنی بیوی اور چھوٹے بچون کے ہر طریق پر آپکے ہی طریق پر چلا ہون - اور مجھے ایسے نفع حاصل ہوئے ہین کہ مین عرصہ سے یہ اپنا فرض سمجھتا تھا کہ آپکی خدمت مین اپنی مشکوریونکو تحریر کر کے ظاہر کرون +

میری عمر اُسوقت ۵۲ سال کی تھی - اور یہ میرے پہلے کے طریق (اکثر بہت بیقاعدہ اور ڈھیلا چلن) کا نتیجہ تھا کہ مجھے بیحد گھبراہٹ اور گٹھیا کی تکلیف ہوئی + مین کام کرنیکے بالکل ناقابل تھا اور اکثر اوقات زندگی سے بیزار ہو جاتا تھا + مین نے فریکشن سٹز باتھز لیئے اور ایک اسٹیم باتھ ہفتہ وار لیا - غیر محرک غذا پر زندگی بسر کری اور جیسا کہ مین اور میری بیوی اسوقت کرتے ہین - کھڑکی کھولی رکھکر سویا + اسوقت ۱/۴ سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مین بالکل تندرست اور اپنے کام کو پوری طور سے انجام دینے کے قابل رہا ہون + پیدایشی مین تیز مزاج تھا - اب مین بالکل بدلا ہوا معلوم ہوتا ہون + گھرست کا سکھ اور دلی اطمینان اب ہمارے گھر مین آ گیا ہے +

اُسوقت میری بیوی رحم کے ٹیڑھے پن مین سختی کے ساتھ مبتلا تھی اور اُسکا علاج ایک اپومیتھک طبیب ڈیڑھ سال سے بلا کامیابی کے کر رہا تھا + جیسے کہ مین نے اُسیوقت سے اُسنے بھی روزانہ تین بار فریکشن سٹز باتھز لیئے اور عام طریق پر اُسی طور سے زندگی بسر کری جیسے کہ مین نے + نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن اُس کو پائے خانہ صحیح طور سے آیا (وہ قبض کا شکار ہو رہی تھی) اور شب مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ اچھی طور سے سوئی + وہ پھر توانا ہو گئی - چھ ہفتہ مین اُس کے معدہ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

خرابی کو آرام ہوگیا اور قریب قریب ایسی ہی اُسکی بواسیر کو بھی + اس طریق پر بیماریون سے سبکدوش ہوکر وہ ایک لڑکا جنی جوان لڑکا کہ آپ کے اصول کیموافق پرورش پاکر ایک تندرست اور خوش مزاج بچہ ہوگیا ہی اور اپنی ہم عمرون سے بہت زیادہ بڑا معلوم ہوتا ہی + اسی کیساتھ وہ صرف ½ خوراک بمقابلہ اُسکے جو کہ دیگر بچے کھانے پر مجبور کیے جاتے ہین کھاتا ہی +

زچہ پن کا بخار۔ چھاتیون کی پکجانے وغیرہ کی شکایات میری بیوی کو کچھ خبر ہی نہین ہی +

قریب ۲ دو سال کے گذرے کہ میری بیوی کو ٹائیفس بخار نے آگھیرا۔ یہ شاید اُس زیادہ محنت اور پریشانی کی باعث ہوا تھا جو کہ اُسکو میری دو بڑے لڑکون کی وجہ سے اُٹھانا پڑی تھی + آپکی ہدایت پر ہوبہو کیسی عمل کرنیسے اُسکو تقریباً ۲ دو ہفتہ مین آرام ہوگیا +

میرا اچھا لڑکا عمر ۳½ ۴ سال کو سرخ بخار آگیا اور تین دن تک اُسکو بہت زیادہ ہزیان رہا + ہر دفعہ جبکہ بخار اونچے درجہ پر ہوجاتا تھا ہم لوگ اُسکو ایک ہپ باتھ پندرہ منٹ کیلئے دیدیتے تھے اور عموماً اس عرصہ کے اندر ہی اُسکی ہوش و حواس پوری پوری صحیح ہوجاتے تھے + مرض کی شدت کے آخر دن ہمنے اُسکو اس قسم کے پانچ ہپ باتھ دیئے اور اُسکے بعد شب مین دو تین غسل دیئے + اگلی صبح کو ہی ہزیان دور ہوگیا اور شفا ذرا جلدی سے ہونے لگی + بخار کی شروع مین ہمنے اُس بچہ کو بستر پر ہی چند اسٹیم باتھ زریعہ گرم بوتلون کے دیئے تھے جس سے کہ خوب پسینہ نکلا تھا + کچھ عرصہ بعد بچہ کو کالی کھانسی ہوگئی۔ پس ہمنے اُسکو ۲ دو ہپ باتھ روزانہ پندرہ پندرہ منٹ کے دیئے + اس موقعہ پر بھی مرض بخیریت تمام رفع ہوگیا اور بچہ تین چار ہفتہ مین پورے طور سے شفا پاگیا +

اسکے بعد بھی آپکی ہدایات پر عمل کرکے ہمنے اس سے کم درجہ کی سخت بیماریون کو آرام کیا ہی۔ پس مین نے ہر موقعہ پر آپکے طریق علاج کی سفارش کری ہی +

مذکورہ بالا امراضون کا علاج میڈیکل شخص سے کرانی مین میرا بہت سی اشرفیون کا صرف ہوا ہوتا اور پھر بھی نتیجہ مشتبہ ہوتا + آپکی کتاب مین دیئے ہوئے نسخون کے استعمال مین میرا کوئی روپیہ پیسہ خرچ نہین ہوا بلکہ محض ایک تھوڑیسی محنت ہی جسکو کہ ہر شخص بہت خوشی کے ساتھ اپنے عزیزون کے واسطے برداشت کرلیتا ہی +

امراض کو شفا بخشنے کا یہ آپکا بہت سادہ علاج۔ نیز غذائین جو کہ اس طریق علاج مین شامل ہین۔ انسان کو محض جسمانی حالت مین ہی زیادہ تندرست نہین بناتی ہین بلکہ اخلاقی حالتین بھی زیادہ تندرست کردیتی ہین +

مذکورہ بالا تحریر کو جس طور سے کہ آپ مناسب خیال کرین اپنے طریق علاج (جو ابتک کے بتلائے ہوئے طریقہائے علاج سے سبقت لیگیا ہی) کے مفاد کے لیئے استعمال مین لاسکتے ہین +

صدق دلی سے نیکی چاہتا ہوا آپکا وفادار۔ بی۔ ایچ

از مقام ایلبرفیلڈ

نوٹ ۱ مراد ہی غسلون سے اور قدرتی غذا سے جنکی نسبت کہ کتاب ہذا مین تعلیم دی گئی ہی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۹۵ - ریگ مثانہ کا مرض -

پیاری مسٹر کوہنی - اس تحریر کے ذریعہ سے مین آپکو اُس عجیب تبدیلی کی اطلاع دیتا ہون جو کہ میری جسمانی حالت مین واقع ہوئی ہی + شاید اس سے آپکو تعجب ہوگا - حالانکہ مجھی بہت تعجب ہوا ہی - کیونکہ مین اس امر سے بالکل ناواقف تھا کہ میری جسم کا یہ حصّہ بھی اس حد تک مادّہ فاسد سے بھرا ہوا تھا +

برابر دو روز تک صبح کو مجھے پیشاب کرنے مین بہت دقت معلوم ہوئی تھی اور بائین کولھے سے اوپر عارضی طور سے درد بھی معلوم ہوتا تھا + بعد ازان بعد دوپہر کے پیشاب کرنے مین ایک چھوٹی پتھری (اسکو پتھری کا ٹکڑہ کہنا مناسب ہوگا) بر آمد ہوئی اور اُسکے بعد کئی دن تک گدلا مثل پتھر کے ریگ کا سا پیشاب آیا جسکے ہمراہ ایک چھوٹا سا مگر سخت سنگ ریزہ نکلا - مگر اس مرتبہ بلا تکلیف کے نکلا +

یہ تجربہ مجھی بہت خوشی دلانیوالا ہوا کیونکہ اس واقعہ نے مجھے آپکے طریق علاج کے اثر شفا بخشنے مین اور بھی زیادہ یقین دلا دیا + اس موقعہ پر مجھے اُس بیان کی تصدیق ملتی ہے جو کہ آپکی کتاب مین سنگ مثانہ کی بابت کھل کھل کر خارج ہونا (اور اس طریق پر سخت امراض سے بچ جانا) تحریر کیا ہی +

مین اسکو اپنا فرض سمجھتا ہون کہ مذکورہ بالا واقعات کی اطلاع آپ کو دیدون - اور دلی شکر گذاریان کرتا ہوا مین ہون آپ کا بہت سچّا

از مقام برمنگھم سٹریٹ

اے

نمبر ۹۶ - عام کمزوری - آنکھ کا مرض - معدہ کا مرض -

پیاری مسٹر کوہنی - معدہ کی ایک تکلیف دہ خرابی جسکے ساتھ گھبراہٹ و کمزوری بھی لگی ہوئی تھی اور جنمین کہ میری بیوی عرصہ چودہ (۱۴) سال سے مبتلا ہو رہی تھی - مختلف اطبا کے علاج قابو مین نہ آئی + برسون کے اندر اُسکی حالت ایسی زیادہ خراب ہوگئی کہ عام کمزوری اُسکو ہوگئی - اور گھر کا بہت ہلکا کام بھی وہ نہ کر سکی + ساتھ ہی ساتھ آنکھ کی کمزوری نے ہی اُس کے لیئے قریب قریب بڑھنا غیر ممکن کر دیا + ۱۷ - مارچ ۱۸۸۴ء کو میری بیوی نے غسلون کا لینا اور آپکی دیگر ہدایتون پر چلنا شروع کیا - اور اب مین یہ بات کہہ سکتا ہون کہ مذکورہ بالا خرابیان رفع ہوگئی ہین + مین تمام مریضون سے جنکو کہ اسی قسم کی شکایت ہو اس علاج کی بڑی سرگرمی کے ساتھ سفارش کرتا ہون +

از مقام لیپزگ

آپکا وفادار جی - ایف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۹۷ - سخت اعصابی خرابی -

پیارے مسٹر کوہنی - مین بذریعہ اس تحریر کے اس امر سے باز نہین رہ سکتی کہ ایک مرتبہ پھر آپکا شکریہ بنسبت اُس بات کے جو کہ آپ نے میری جان و تندرستی کے لیئے کری ہے - ادا کرون + بغیر آپکی مدد کے مین غالباً اس جگہ کبھی بولتی بھی نہ ہوتی - کیونکہ بیشمار لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ بڑے بڑے سربرآوردہ حکمار نے مجھے صبر دلایا ہے مگر پھر مجھے تکالیف برداشت کرنے کے لیئے چھوڑ دیا ہے + اس بات کا صاف طور سے اعلان کر دینا چاہیئے کہ صرف آپنے ایسے وقت مین جبکہ میری تمام امیدین جاتی رہی تھین - مجھے زندگی بخشی ہے + یہ آپکی سادہ اور پس عظیم دریافت نفع عوام کے لیئے عوام پر روشن ہو جاوے -

آپکی ممنونہ ایما - پی کی خواہش دلی اور سچی امید ہی +

از مقام وائینا

نمبر ۹۸ - ہاضمہ کی خرابیان - نیند کا نہ آنا -

پیاری مسٹر کوہنی - بڑے جوش کے ساتھ اب مین اس قابل ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ کچھ عرصہ تک فرنکشن سٹز باتھز و ہپ باتھز و اسٹیم باتھز کے استعمال کرنیکے بعد میری تندرستی نے بہت اچھی ترقی کری ہی + ہاضمہ کی خرابیان جنمین کہ گرفتار رہی تھی اچھی ہو گئی ہین + مجھ مین تر و تازگی معلوم ہوتی ہی اور اب میری طبیعت بھی پہلے سے بہت زیادہ خوش و خورم ہی + انکی علاوہ یہ بھی مجھی کہنا ہی کہ اب مین خوب اچھی طرح سی سو لیتی ہون - یہ مین پیشتر نہین کر سکتی تھی +

از مقام لنپرگ سچی مشکوریون کیساتھ مین ہون آپکی وفادار ایمیلی - ایف

نمبر ۹۹ - قبض دایمی - بواسیر - ورم جگر -

پیاری مسٹر کوہنی - جیسا کہ مین نے دو روز ہوئی کہ بذریعہ تحریر پوسٹ کارڈ کی آپکو مطلع کیا ہی - مین آپکی اس "خلاف ادویات کی علاج" کے نتائج سی بہت ہی مطمئن رہا ہون + مین بہت ہی خوش ہون کہ مین اس قابل ہون کہ آپکو اس امر سے اطلاع دون کہ میرا دایمی قبض جسکا علاج کہ مین نے چالیس سال تک ہر ایک طرح سی بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئی کیا تھا - اب بعد عمل کرنی اُن ہدایات پر جو کہ آپکی خط مین تحریر تھین بالکل صحت پا گیا ہی + اب دو بار روزانہ پاخانہ ہوتا ہی + اسی کے ساتھ مین بواسیر کی شکایت جو کہ قبض کے ساتھ پچاس سال کی عمر مین ہوئی تھی - روزانہ رفع ہوتی جاتی ہی +

ورم جگر (جگر کا بڑھ جانا) بالکل جاتا رہا ہی - اور ایک درد بھی جو کہ میرے شکم کے دہنی جانب محسوس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتا تھا اب دور ہوگیا ہی۔ حالانکہ تین ماہ ہوئے کہ اس مقام پر ذرا سے دباؤ سے بھی بہت ہی شدت کا درد ہوتا تھا + قصہ مختصر مین آپکی اس نئے طریق علاج کے اثر روزانہ معلوم کرتا ہون کیونکہ تمام شکایتین جنمین کہ مین چالیس سال سے گرفتار تھا اور جن کے رفع کرنے کے لیئے **علاج ہومیوپیتھی** بھی لاچار تھا۔ برابر کم ہوتی جاتی ہین + آپکی ہدایت کے موافق مین نے ایک قسم کی بالکل غیر محرک غذا پر زندگی بسر کری ہی۔ اور مزید برآن ایک **فریکشن ہیپ باتھ** روزانہ صبح کے وقت لیا ہی + بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا۔

آپکا وفادار کپتان **الیف۔ سی**

از مقام **ایلنگ**

نمبر ۱۰۔ درد دندان۔ درد سر۔ گھبراہٹ۔ نیند کا نہ آنا۔ آواز کا بیٹھنا۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ مین نے اول ۱۸۸۶ء مین آپکی طریق علاج کا ذکر سنا اور اُسکے ذریعہ سے اپنی اعصابی بیماری کو آرام کیا + اُسوقت سے مجھے اکثر اتفاق آپ کے علاج کے عمدہ اثر کے ثابت کرنیکا موقعہ ملا ہے + گذشتہ سرما مین ایک دن مجھے بہت ہی سخت **درد دندان** کی تکلیف ہوگئی۔ جو کہ اوپر کے جبڑے مین سب سے پچھلی کھوکھلی داڑھ کی وجہ سے ہوا تھا + سوزش اسقدر کثرت کی تھی کہ میری جبڑے کا داہنا حصہ پیشانی تک سوج گیا تھا جسکی وجہ سے ایک ایسا چیس مارنے والا درد ہوتا تھا کہ **نیند کا آنا غیر ممکن** ہوگیا تھا + تھوڑی تھوڑی عرصہ کے فریکشن سٹز باتھ نے ہی جو کہ کئی کئی دفعہ روزانہ لیئے گئے ذرا ذرا آرام بخشا + لیکن جبکہ آپکی ہدایت کے موافق مین نے ایک اسٹیم باتھ زاید از نصف گھنٹہ کا لیا اور اُسکے فوراً ہی بعد بہت دیر تک کے لیئے ایک فریکشن سٹز باتھ لیا تو میرے محرور اعصاب مین فوراً چین پڑ گیا اور درد درجہ بدرجہ کم ہوتا گیا + چند گھنٹون مین شکایت رفع ہوگئی + حال مین مین نے سر کے لیئے اسٹیم باتھ کا استعمال کرکے **درد سر اور آنکھون مین نشتر کے چبھنے کے درد** کی حالت مین بہت عمدہ **نتائج حاصل** کیئے ہین +

آپکی فریکشن سٹز باتھ کے استعمال سے جو کہ ایک دوسری کامیابی حاصل ہوئی ہی اُسکا ذکر سننے مین بھی آپکو دلچسپی ہوگی + جیسا کہ کہتے ہین مجھے "سردی نے پکڑ لیا" اور میری آواز ایسی بیٹھ گئی تھی کہ کان مین بات کرنا بھی مجھے مشکل معلوم ہوتا تھا + یہ حالت دو روز رہی۔ اسکے بعد تیسرے دن جبکہ میری آواز بیٹھی ہوئی تھی مین نے ½ ۸ بجے صبح کے ایک فریکشن سٹز باتھ لیا + اس غسل کا کرنا میری حالت کے لیئے بہت ہی مفید ثابت ہوا اور مین نے اس غسل کو اُسوقت تک لیتا رہا جبتک کہ پانی بہت گرم نہ ہوگیا + پانی دو مرتبہ تبدیل کرنے کے بعد۔ اور کل ½ ۲ گھنٹہ تک غسل کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میری **گرفتگی آواز** بالکل رفع ہوگئی۔ پس مین اپنی بلندی آواز کے ساتھ بول سکتا تھا اور گا سکتا تھا + اس عجیب و اطمینان نتیجے نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

جو کہ کسی اور علاج سے ضرور حاصل نہین ہوا ہوتا مجھے حیرت مین ڈالدیا۔ اور اسکی وجہ سے مین اُس عنایت کو اور بھی زیادہ محسوس کرتا ہون جو کہ آپکی اور آپکے بیش بہا طریق علاج کی میرے اوپر ہوئی ہے +

چونکہ اور لوگون کے لیئے بھی اس قسم کی شکایتون کا جاننا مفید ہوگا۔ اس لیئے مین آپکو اجازت دیتا ہون کہ اس خط کا جو استعمال آپکو مناسب معلوم ہو وہ کرین +

مجھے یقین کے ساتھ سمجھیئے اپنا وفادار

از مقام لیپزگ

کارل۔ ایل

نمبر ۱۰۱۔ آسان زندگی

پیاری مسٹر کوہنی۔ گو کہ آپ نے اسکے لیئے تحریر نہین کیا ہے مگر مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپکی خدمت مین اُس کامیابی کے علاج کا شکریہ ادا کرون جو کہ آپ نے تجویز کیا تھا اور جسپر کہ میری بیوی نے ہمارے دوسرے اور تیسرے بچّہ کی پیدائش کے قبل عمل کیا تھا + ہمارے اول بچّہ کی پیدائش دقت کی پیدائش تھی جسمین کہ ڈاکٹر کی ضرورت ہوئی تھی + درحقیقت اُس معالج نے ہمکو اور بچّون کے ہونے کی خواہش سے متنبہ کر دیا تھا کیونکہ میری عورت کی ساخت جسمانی درجہ مناسب کی نہ تھی + لیکن اخیر کی دو زائید گیان (آپکے طریق علاج کا مشکور ہون) ۲½ گھنٹہ و ایک گھنٹہ کے اندر ہی عمل مین آئی تھین اور دایہ کی امداد کی ضرورت نہ ہوئی تھی + سب سے اخیر کا بچّہ دیگر بچون سے بھاری تھا +

از مقام ڈابجی

راقم آپکا صادق پال۔ کے

نمبر ۱۰۲۔ نیورلجیا یعنی عصبی درد۔

اس تحریر کے ذریعہ سے مین مسٹر لوئی کوہنی کی خدمتمین اپنی دلی مشکوریون کا اظہار نسبت اُس آرام کے کرتی ہون جو کہ مین نے اُسکے قدرتی طریق علاج پر عمل کرنیسے حاصل کیا ہے + اُسکے ذریعہ سے مجھے ایک پورے اور سخت عصبی درد سے نجات حاصل ہوئی۔ میری عام تندرستی پر بھی عمدہ اثر پڑا + پس مین بہت سرگرمی کیساتھ سب بیمارون کے لیئے مسٹر لوئی کوہنی کی پانی سے علاج کے کارخانہ واقع ۲۴ فلاس پلیز شہر لیپزگ کی سفارش کرتی ہون +

مسس ای۔ ایف مصوّرہ

نمبر ۱۰۳۔ کان کا بہنا۔ کان مین درد۔ موسمی بخار۔

پیاری صاحب۔ آپکے خط مشورہ کے آنیکے بعد مین خوش ہون کہ تین ہفتہ سے کم ہی علاج کرکے مین اس قابل ہون کہ آپسے اُسمین پوری شفایابی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے نسبت جو کہ مین نے اپنی پورانی مرض بیماریون مین یعنی **کان کی بہنے - کان مین درد اور موسمی بخار** کی حالتمین حاصل کری ہی - رپورٹ کرون + اس آپکی امداد کے لیئے مین اپنی سچّی مشکوریون کا اظہار کرتا ہون + اب مین بہت ہی اچھا ہون اور اسوقت صرف ایک **فریکشن ہیپ** لیتھ بطور اُس علاج کے جو کہ آرام ہوجانے کے بعد کیا جاتا ہی - ہر صبح کو لیتا ہون + پھر مشکوریون کا اظہار سرگرمی کے ساتھ کرتا ہوا

مین ہون آپکا وفادار

ازمقام پورٹوکیبلو - وینی زولا - جنوبی امریکہ

کاریور ایل بی

نمبر ۱۰۴ - نقرسِ مُزمن

پیاری مسٹر کوہنی - مین اس قابل ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ مین نے ابھی ایک شخص مسمی ہال کے کو مرض **نقرسِ مُزمن** سے شفا پہونچائی ہی - جسمین کہ وہ پچیس ۲۵ سال تک مبتلا رہ چکا تھا + پانچ حکیمون نے اُس کو **ناقابل علاج** قرار دیدیا تھا - مین نے اُسکو چھ ۶ ہفتہ مین **آپ کے طریق علاج کے ذریعہ سے** اچھا کر دیا +

براہ عنایت جرمنی زبان کی اپنی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کی ایک جلد مجھے بسبیل ڈاک بھیجدیجیئے +

ازمقام ہیمٹ - کرس نوس

مین ہون آپکا صادق **فرینز - ایس**

نمبر ۱۰۵ - کولہے کا درد قولنج ہسٹیریا مین رونا یا چیخنا -

پیاری مسٹر کوہنی - اپنی تندرستی کی نسبت مین آپکو بہت ہی عمدہ خبر دے سکتی ہون + مجھے اکثر کولہے کا درد قولنج ہوا کرتا تھا جو کہ چند روز تک رہتا تھا + اس کے ایک ہفتہ بعد مجھے **ہسٹیریا مین چیخنے** کے دورے ہوجاتے تھے اور ان سے مجھے ہمیشہ بہت تکلیف ہوتی تھی + آپکی تجویز کی ہوئی باتون پر عمل کرکے مین نے اپنے آپکو ان شکایات سے شفا حاصل کرلی ہے + وے حکما جنہون نے کہ بہت عرصہ تک بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے میرا علاج کیا تھا میرے ساتھ بڑا تماشہ کرتے ہین + ان حکیمون مین سے جب کوئی حکیم مجھے ملتا ہے تو وہ مجھے ضرور روک لیتا ہے اور دریافت کرتا ہی کہ میری بیماریان کہان گئین کیونکہ اب میرا جسم بہت ہلکا ہی اور جوانی کا سا تازہ رنگ ہی + یہان مقام بیلفیلڈ مین - زاید از تیس ۳۰ طبیبون سے مین نے اپنے بیس ۲۰ برس کی بیماری کے دوران مین مشورہ لیا تھا + جو کچھ ہم پس انداز کرسکتے تھے وہ سب ڈاکٹرون کی فیس اور عطارون کے حساب مین رائگان ہوا ہے +

ازمقام بیلفیلڈ

بہت بہت سلام عرض کرتی ہوئی آپکی وفادار **ایم - ایچ**

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

نمبر ۱۰۶۔ ڈفتھیریا۔ قبض۔ کمر مین درد۔ بیقاعدہ حیض۔ دردسر۔ آنکھونمین درد

پیاری مسٹر کوہنی۔ گذشتہ موسم خزان مین میرے لڑکے کو **ڈفتھیریا** کا مرض ہوگیا تھا جسکو کہ مین نے صرف آپ کے ہی طریق علاج سے آرام کیا ہے + دوا جو کہ ڈاکٹر نے تجویز کری تھی وہ سب نالی مین ڈالدی گئی۔ مرض کے ابتدا ہی سے اُنہون نے میرے لڑکے کو ہسپتال لیجانا چاہا چونکہ اُسکی حالت نازک تھی +

خود اپنی حالتمین بھی مین نے آپکے علاج کو بہت بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہے + سخت **قبض**۔ **کمر مین درد۔ بیقاعدہ حیض۔ دردسر آنکھون مین درد**۔ کی مجھے شکایت رہتی تھین۔ یہ سب جلد رفع ہوگئین + اول ہی غسل کا اثر انتڑیون پر حسب دلخواہ ہوا۔ ٹھیک ٹھیک ویسا ہی جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب مین بیان کیا ہے + مین بہت ہی مشکور ہون کہ اتفاق سے آپ کی کتاب میرے ہاتھ آگئی تھی +

از مقام **سیل** آپکی وفادار (مسز) **ای۔ ایچ**

نمبر ۱۰۷۔ مرگی۔ تشنجی حملے۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ اپنے چھوٹے بچہ عمر دس سال کے تئین خراب قسم کی **مرگی** اور **تشنجی حملون** سے جلد شفا پانے کے متعلق آپکی خدمتمین اپنا دلی اظہار شکریہ کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون + بعد اسکے کہ ہم ایک عرصہ دراز تک دوا کا استعمال کرتے رہے تھے اور جبکہ ڈاکٹر نے آخرش یہ کہکر کہ وہ آیندہ امداد نہین دیسکتا ہمکو پروفیسر سے مشورہ حاصل کرنے کی صلاح دی تھی۔ ہم نے آپکے بیش قیمت طریق علاج کا ذکر سُنا + آپکی ہدایت کی بموجب ہمنے روزانہ غسل دیئے اور پوری پوری قدرتی غذا دی + ہمکو اس امر سے بڑا اطمینان ہوا کہ ہمارے بچہ کی حالت۔ گو کہ بہت ہی خراب تھی۔ فوراً اچھی ہونے لگی + ایک ہفتہ کے اندر ہمارے بچہ کی دماغی اور جسمانی حالت درست ہوگئی اور پھر مدرسہ کا سبق لینے لگا +

آپکا اس قیمتی طریق علاج کی سفارش کرنیمین جہان کہین کہ کرسکونگا بازنہین رہونگا۔ اور ازسرنو مشکوریون کا اظہار کرتا ہوا۔

از مقام **سولفیلڈ** آپکا صادق **فرینز۔ انٹونی۔ بی**

نمبر ۱۰۸۔ سوزش حرام مغز۔ نروس لنس (گھبراہٹ)

پیاری صاحب۔ اس بات کا تجربہ کرکے کہ آپکی طریق علاج نے میرے جسم پر کیا کام کیا ہے۔ آپکو بغیر تحریر کیے ہوئے نہین رہ سکتا +

مین ۲۸ سال کی عمر کا ہون۔ اور بیحد گھبراہٹ اور **سوزش حرام مغز** مین مبتلا تھا جسکو کہ علاج بادویات نے اس حد تک پہونچا دیا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ نہ مین بیٹھ سکتا تھا نہ چل پھر سکتا تھا۔ اور آخرش دوا کی ذریعہ علاج کرنے والے شخصون نے مجھے لاعلاج قرار دیدیا + آپکی طریق علاج کو جسکی کہ مجھ سے سفارش کیگئی تھی۔ صرف بارہ ۱۲ ہفتہ تک استعمال کرنیکی بعد مین اس لائق ہوگیا تھا کہ لکڑی کی سہارے سے ادہر ادہر پھر سکون اور آجکے دن مین ایسی خوش حالتمین ہون کہ ایک گھنٹہ یا اُس سے زاید تک بغیر کسی چھڑی کی سہارے کے چل پھر سکتا ہون + بہت بہت سلام پہونچے +

آپکا بہت سچا گسٹو۔ ایس
از مقام برکس ڈورف۔ قریب زیورخ

نمبر ۱۰۹۔ سوزش معدہ۔ سرطان معدہ۔ جگر کا سخت ہوجانا۔ طحال کا بڑھ جانا۔ خرابی مثانہ و گردہ۔ قبض وغیرہ وغیرہ۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ مین اس امر کو ضروری سمجھتا ہون کہ آپکی طریق علاج کی ذریعہ سے اپنی خطرناک مرض سے نجات حاصل کرنیکے عوض مین آپکی خدمت مین اپنی دلی شکر گذاریون کا اظہار کرون + ہپ پاتھ کی مدد سے اور موافق غذا کی استعمال سے جیسا کہ آپنے مجھے تبلایا مین نے مندرجہ تحت شکایتون سے نجات حاصل کرلی۔ اس بات کو ضبط تحریر مین۔ مین بڑی خوشی کی ساتھ بغیر آپکی خواہش کے لاتا ہون تاکہ دیگر مصیبت زدہ لوگون کو آپکی زیر علاج آنے کی ترغیب ہو + برسون سے مین سوزش معدہ مین مبتلا تھا۔ جو کہ سرطان معدہ کی حد تک پہونچنے کیلئے مجھے ڈراتی تھی اور بہت ہی سخت تکلیف اور عذاب مین مجھ ڈال رکھا تھا + اس کے علاوہ مجھ سختی جگر کی۔ طحال کے بڑھ جانے کی مثانہ و گردون کی خرابی کی۔ دست قطعی نہ آنے کی اور اور دیگر شکایتین تھین + تمام ادویات جو کہ استعمال کی گئین۔ اور تمام مشورے جو کہ خاص امراض کی معالج ڈاکٹرون سے (یونی ورسٹی ہسپتال کی پروفیسرون سے) لیئے گئے باقاعدہ دست لانے کے ذرا بھی قابل نہ ہوئی۔ چہ جائیکہ میری دیگر شکایات کو کم کرتے + صرف اُسی وقت سے جب سے کہ مین نے آپ کے طریق علاج پر چلنا شروع کیا میرے کل جسم مین پوری قوت زندگی واپس آگئی ہی۔ ہزار شکریہ ادا کرتا ہوا آپکا صادق

ٹی ڈبلیو۔ اے امپیریل کسٹم آفسر
از مقام سٹیشین بر دریائے ایلب

نمبر ۱۱۔ بڑھی ہوئی سل۔

ڈیر مسٹر کوہنی۔ ادویات سے علاج کرنے والے اشخاص (میڈیکل اشخاص) کی جانب سے برے تجربات حاصل کرنے کے بعد مین نے آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" خریدکری + میرے بچہ کو جو کہ بڑھی ہوئی سل مین مبتلا ہورہا تھا حکیمون نے جواب دیدیا تھا انہون نے اسی لاعلاج بتلایا تھا + مین نے اسکا علاج ٹھیک ٹھیک آپکی ہی طریق علاج کے موافق کیا جسمین کہ پوری پوری قدرتی غذا بھی شامل تھی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہاے شفایابی وچٹھیات شکریہ

یہ تعجب دلانے والی بات ہے کہ وہ بچہ سب لوگون کو حیرت مین ڈالتا ہوا صحت پاگیا +

از مقام لڈوگس بسٹ — بہت بہت سلام کے ساتھ مین ہون آپکی سچی مسز پی - ای

نمبر ۱۱۱ — جلنے کے زخم

میرے پیارے صاحب - میرے سب سے بڑا لڑکا مسمے آگسٹ نے اپنا دہنا ہاتھ پکتے ہوئے پانی سے جلالیا + خوش قسمتی سے میرے پاس آپکی کتاب موجود تھی - اور پس مین اس حالت مین تھا کہ جلے ہوئے مقامات کا علاج آپکی ہدایات کے موافق کرون + نتیجہ تعجب خیز ہوا ہے یعنی ایک ہفتہ کے اندر جلنے سے پیدا ہوا ہر زخم اچھا ہوگیا ہے اور ایک نشان بھی اس علاج کے وجہ سے باقی نہین رہا ہے + مین آپکا اور بھی زیادہ مشکور ہون کیونکہ اس قسم کا واقعہ مجھ سے چند سال ہوئے پیش آیا تھا اور اوسوقت آپ کے علاج سے واقفیت نہونے کے باعث مین نے ایک شخص سے مشورہ لیا جو ادویات سے علاج کرتا تھا + آپ کے طریقہ علاج کے مقابلہ مین اوسکا علاج ایسا ہے جیسا کہ دن کے مقابلہ مین رات + پس مین آپکے لئے عوام مین ہر طرح تعریف کرنیکے لئے خوش ہون +

از مقام ٹنچرن — مین ہون آپکا بہت سچا ہینرک - بی

نمبر ۱۱۲ — معدہ کی خرابی - سینہ کی کمزوری - سوزش پھیپھڑہ -

مسٹر کوہنی کے طریق علاج سے تندرستی حاصل کرکے مین عوام کے روبرو انکا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون + سولہ برس تک مین بہت شدت کے ساتھ معدہ کی خرابی مین مبتلا رہا بغیر مسہل کے پاخانہ کبھی ہوتا ہی نہین تھا اور گذشتہ چار پانچ سال مین تو یون کہنا چاہیے کہ مین پیشاب کرنے کے ناقابل رہا ہون + میرا سینہ بھی کمزور تھا اور پھیپھڑون کی سوزش مین مبتلا رہتا تھا + مقامات فریبرگ - برن اور جینوا مین مینے بہت سے طبیبون سے مشورہ کیا جو کہ مجھے امداد نہ پہونچا سکے - بلکہ اس قابل بھی نہوے کہ مجھے تھوڑا سا بھی آرام پہونچاتے + مسٹر کوہنی کی خاص ہدایات پر چند ہفتہ چلنے کے بعد مین اپنے کام کو پھر بخوبی انجام دینے کے قابل ہون + اور اپنے ہوٹل کا انتظام کرسکتا ہون اور اوسکے متعلق خط وکتابت اور حسابات وغیرہ رکھ سکتا ہون +

مسٹر کوہنی کی بتلائی ہوئی غذا اور دیگر نسخات کے استعمال سے مین پھر بخوبی اچھا ہوگیا ہون اور اپنے کام کرنے کی پوری قابلیت رکھتا ہون - اور یہ بات مین بخوشی از خود ظاہر کرتا ہون +

از مقام شوارزسی باد - کینٹن فریبرگ (سوئٹزرلینڈ) — دستخط ای - ڈبلیو - ایس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۱۱۳ کان کا بہنا - دردِ سر - کان وحلق مین انجماد خون - کان کی چھوٹی ہڈیون سے مواد کا بہنا

پیارے مسٹر کوہنی - سات سال سے میرا بیٹا امراض کان وحلق مین مبتلا تھا - کل ادویات بے سود ہوئی تہین + ماہ ستمبر گذشتہ مین میرے بچہ کو بہت ہی سخت تکلیف کان سے بہت ہی خراب مواد بہنے کی اور دردِ سر کی ہوئی تھی - پس مین نے امراض کان - ناک وحلق کے ایک اسپیشل اسٹ سے مشورہ لیا کان وناک مین انجماد خون اوسنے تشخیص کیا اور آپریشن (عمل جراحی) تجویز کیا جو کہ فوراً کیا گیا + تین ہفتہ کے بعد مین نے اپنے بچہ کا پھر امتحان کرایا اور اِس مرتبہ طبیب نے بتلایا کہ کان کی چھوٹی ہڈیون سے مواد جاری ہے اور یہ کہ اب دوسرے عمل جراحی کی ضرورت ہے + مین نے ایک ہومیوپیتھک حکیم سے مشورہ لیا مگر اوسنے تشخیص مذکورہ کی صحت کی تصدیق کری +

لیکن ایک بار سفر کرنے کی حالت مین مجھے آپ کے کارخانہ کا حال معلوم ہوا اور پس مین اپنے پتر کے ہمراہ شہر لیورپول پہونچا آپکی خاص ہدایات کے موافق اپنے بچہ کا علاج کرنے سے اوسکو پورا آرام ہوگیا + اسوجہ سے مین اپنی دلی شکر گذاریان آپکی خدمت مین پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون + آپکی کتاب دونیا علم شفا بخشی کی کوئی جلد میرے پاس نہین اور بہر کیف اوسکے رکھنے کی خواہش رکھتا ہوا مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ مہربانی کرکے ایک جلد اوس کتاب کی میرے پاس بھیجدیجئے + یہ کتاب واقعی گرہستی کیلئے خزانہ ہی اور کوئی گھر بغیر اسکے نہ ہونا چاہیئے

از مقام ولمارشین

مین ہون آپکا بہت سچا برولو - ایس

۱۱۴ سنگ مثانہ - آسان زائیدگی - پھیپھڑہ کی خرابی

پیارے مسٹر کوہنی - مجھے بہت خوشی ہوتی ہی کہ مین اس قابل ہون کہ آپکو اس امر سے مطلع کرون کہ مین بہت عمدہ طور سے ہون اور پھر پیشتر سے بہت اچھا اپنے تئین معلوم کرتا ہون + اسی قسم کی اطلاع مین دوسرے مریضونکی نسبت بھی دیسکتا ہون جنہون نے کہ آپکے طریقہ علاج پر پورے طور سے چلکر بہت اچھے تجربے حاصل کیے ہین + مثلاً ایک پسنہارے کا چھوٹا لڑکا عارضہ سنگ مثانہ مین مبتلا تھا اور حکما کے علاج سے کچھ بھی نہوا تھا - آخرش اوسنے آپکی ہدایات پر من وعن عمل کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین پتھریان گھل گئین اور پیشاب کے ہمراہ جسم سے خارج ہوگئین +

اسیطرح ایک عورت عمر ۳۷ سالہ نے بھی جسکو کہ کئی ایک بار بچہ پیدا ہونے مین مشکلات ہوئی تھی اور جو کہ بچہ کو دودھ کبھی بھی نہ پلا سکی تھی - آپ کے طریق علاج پر عمل کیا + نتیجہ یہ ہوا کہ اس مرتبہ اوسکے دو بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے اور بآسانی بغیر موجودگی کسی دایہ کے پیدا ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور گو کہ وہ عورت کبھی بھی اپنے پہلے کے بچون مین سے کسی کو دودہ پلا پہکی تھی لیکن اس مرتبہ اسکے کافی دودہ موجود تھا +

ایک نوجوان شخص جسکو کہ مرض پھیپھڑہ ہی آپکے طریق علاج کا استعمال کر رہا ہی اور اُسکی حالت برابر اچھی ہوتی جاتی ہی اگرچہ ڈاکٹرون نے اُسکو لاعلاج بتلا دیا ہے + آپکا طریقہ علاج یہان بہت ترقی کر رہا ہی +

آپ کا بہت سچّا
ایچ۔ ایس

از مقام جرمینا کاسٹاڈی سیرا۔ برازیل۔

۱۱۵ آنکھ کی بیماری۔ چہرہ پر پھنسیان۔ حلق کی بیماری۔ ڈفتھیریا۔ چیچک سیتلا۔ سرخ بخار۔

پیارے مسٹر کوہنی۔ آجکے دن بھی میرے لئے یہ بات اوسیقدر مشکل ہی۔ جیسا کہ اور کبھی۔ کہ مجھے آپکے احسان کا شکریہ ادا کرنیکے لئے کافی الفاظ ملین + اگرچہ مین قریب قریب ہمیشہ گلابی چہرہ رکھتی تھی اور موٹی تازی تھی مگر مین اکثر بیمار رہتی تھی + حالت بچپن مین بھی مجھے شکایت آنکھ کے ایک سخت مرض کی تھی۔ جو کہ بالکل جاتی رہی جبکہ مین عمر مین زیادہ ہوئی + لیکن اُسوقت سے میری جلد مین خصوصاً چہرہ کی جلد مین ہمیشہ ایک قسم کی تکلیف دہ پھنسیان موجود رہین + کبھی ایک سال بھی نہ گذرا کہ مین بہت سخت بیمار نہوگئی ہون + ہر سال مجھے حلق کے مرض کی۔ ڈفتھیریا کی چیچک سیتلا یا سرخ بخار کی تکلیف ہوجاتی تھی۔ اکثر اسقدر شدت سے کہ شفا ہونے مین شک ہوجاتا تھا + اسوقت جبکہ مین اس بات پر خیال کرتی ہون کہ مین کسقدر زیادہ بیمار اُسوقت مین تھی اور اب کسقدر اچھی ہون۔ تو مجھے واقعی اپنے خیالات کے اظہار کے لئے الفاظ نہین ملتے ہین + علاج جو کہ آپنے اپنے خط کے ذریعہ مجھے بتلایا وہ مرض کو جڑ سے دور کرنے والا تھا + میرے شفا پانے کے بعد میرے رشتہ دارون نے مجھسے کہا کہ میرے جسم کی بناوٹ اب بالکل دوسری ہی ہی + آپکے طریق علاج مین اپنے یقین کامل کا آپ کو اطمینان دلانا امر فضول معلوم ہوتا ہے + آپکے طریق علاج کی مین ہر موقع پر سفارش کیا کرتی ہون +

از مقام ایلینخن
مین ہون آپکی بہت سچی لینا۔ ایم

۱۱۶ سوجا ہوا گھٹنا۔ ہڈی کے ٹکڑے

پیارے مسٹر کوہنی۔ واقعی مین نہین جانتا ہون کہ کس طریق مین اور کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے روبرو اپنے دل کے نقشہ کی ایک صاف تصویر پیش کرسکتا ہون نیز اُن نیک خدمات کا جو کہ آپنے میرے حق مین ادا کی ہین کسطور سے شکریہ ادا کرسکتا ہون +

اب مجھے خوف لگتا ہی جبکہ مین اس بات کا خیال کرتا ہون کہ میرے سوجے ہوئے گھٹنے کا ڈاکٹرون نے پانچ سال تک کسطور سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علاج کیا تھا کہ آخرش ہڈی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اور مجھے اپنے اوپر عمل جراحی کرانا پڑا تھا + مین ہمیشہ اسکا ذکر کیا کرتا ہون + اس موقع پر یہ کہنا کافی ہے کہ بعد عمل جراحی کے جبکہ اطبا نے کہا کہ مین بالکل اچھا ہو گیا ہون اوسوقت مین اپنے تئین بہت ہی زیادہ بیمار معلوم کرتا تھا + آپکو اسکا پورا پورا ثبوت ملا ہوگا جبکہ مین آپکی خدمت مین علاج کے واسطے حاضر ہوا + باوجود اگر لانبی پٹی کے جسکو کہ مین نے پانچ سال سے استعمال کیا تھا میرا گھٹنا پھر سوج آیا تھا اور اوس مقام پر جہان کہ عمل جراحی ہوا تھا پھوٹ نکلا + آپکے علاج کے اول ہی دن کے بعد پٹی کی ضرورت نہ رہی + گھٹنا پھر اپنی اصلی مقدار پر آگیا اور زخم رفتہ رفتہ چھوٹا ہوتا گیا جب تک کہ وہ بند نہ ہو گیا +

آج کے دن مین اس خوش حالت مین ہون کہ میری ٹانگ اچھی نظر آتی ہے - اسی وجہ سے صدق دل سے مشکور ہون اور مین آپ کی نسبت بڑی عزت کے خیالات رکھتا ہون + خداوند کریم آپ کو اُن نیک خدمات کا جو کہ آپنے میرے لیئے اور نیز بہت سے دیگر لوگونکے لیئے کین ہین ثمر نیک عطا فرماوے - اور اے پیارے مسٹر کوہنی میری آرزو ہے کہ آپکی عمر دراز ہو تاکہ آیندہ بہت برسون تک انسان کے فائدہ کے لیئے آپ کام کرین +

از مقام زرنووٹز - بوکووینا - بہت بہت یاددہانی کرتا ہوا یقین کیجیے مجھے اپنا بہت ہی سچا اسٹیفن - ایس علم الٰہی کا طالبعلم

۱۱۷ ریڑہ کے ایک جوڑ کی سوزش - بآسانی قرار حمل -

میرے پیارے صاحب - وہ شریف عورت جو کہ اب میری بیوی ہے کچھ عرصہ ہوا کہ بقول حکیم مرض اسپانڈیلائٹس (یعنی ریڑہ کے کسی ایک جوڑ کی سوزش) مین مبتلا تھی + زائد از دو سال تک اوسکو پیچھے کو جھکے ہوئے کی حالت مین رہنا ہوتا تھا - اور پلاسٹر کی پٹیان وغیرہ کی بندش سے اسکا علاج اس طریق پر کیا گیا تھا جیسے کہ اون بچون کا علاج کیا جاتا ہے جنکا کہ کوئی عضو ٹیڑہا ہو جاتا ہے + لیکن مرض کو کسی طریقہ مین بھی افاقہ نہین ہوا تھا + حکماء نے آخرش اوسکو جواب دیدیا - وہ سمجھے کہ کوئی پھوڑا یا مثل اُسکے کوئی شئے بنجائیگی + اسوقت مین اوسکی توجہ آپ کی کتاب کی طرف دلائی گئی - کتاب اوسنے خرید کری اور میرے پاس بغرض مشورہ بھیجدی مین نے تمام کتاب کو بغور پڑہا اور مریضہ کو صلاح دی کہ آپ کے طریق علاج کی آزمایش اچھے طور سے کرے + نتیجہ تعجب خیز ہوا - وہ پھوڑا جسکی کہ ڈاکٹر صاحبان امید کرتے تھے نکلا ہی نہین + برخلاف اسکے مریضہ کی عام حالت تندرستی نے بہت ترقی کری - پس وہ جلد ہی اُٹھنے کے قابل ہو گئی اور حکماء کو تعجب دلاتی ہوئی بغیر کسی کے سہارے کے چلنے لگی + بہت عرصہ نہین گذرا تھا کہ اُسنے اُس جاکٹ کو جو کہ ریڑہ کے مرض مین استعمال کرتے ہین ترک کر دیا + پچھلے سال وہ عورت جسکو کہ اطبا نے جواب دیدیا تھا میری زوجیت مین آئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہای شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور مجھے امید ہی کہ امروز فردا مین وہ ایک تندرست بچہ میرے نذر کرینگی + ہم دونون یعنی مین اور میری بیوی اس امر کا پختہ اعتقاد رکھتے ہین کہ امراض کے شفا کرنے کا آپکا ہی طریق علاج تھا جسنے کہ اُسکی زندگی بچائی + پس میری درخواست ہے کہ مجھے اجازت دیجاوے کہ مین خود اپنے اور اپنی بیوی کی کی جانب سے دلی مشکوریون کا اظہار آپ کے روبرو کرون +

از مقام ریورچ — صدق دلی سے آپکی بھلائی چاہتا ہوا مین ہون آپکا بہت بڑا وفادار

ایم - وان - ایس

سل کے مادّہ کی موجودگی کا مرض

۱۱۸

پیارے مسٹر کوہنی - دو سال ہوئے کہ آپ کی کتاب "نیا علم شفا بخش" میرے ہاتھ آئی اور اب مین آپ کو اس امر کی اطلاع دینے کی حالت مین ہون کہ مین نے اپنے مرض مین یعنی سل کے مادّہ کی موجودگی کے مرض مین - ایسے عمدہ نتایج حاصل کیئے ہین کہ مین سمجھتا ہون کہ آپکا اپنی تمام عمر مشکور رہون گا + ہمارے پڑوس مین ایک بھٹیارہ کی لڑکی لنجی ہے اور ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ اُسکی حالت مین صورت آرام غیر ممکن ہی + لیکن مجھے یقین ہی کہ کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہی + کیا آپ اپنی رائے اور تجویز براہ مہربانی ہمکو بتلا دینگے؟

از مقام اوبرس ٹینک - ملک بیوبریا — مین ہون آپ کا وفادار حوسف - ایچ

ٹراکوما (آنکھ مین ایک قسم کا روہے)

۱۱۹

پانچ سال تک مین مرض ٹراکوما (ایجپشین آئی ڈیزیز) مین مبتلا تھا اور کوئی طبیب ایسا نہ تھا جو کہ مجھے امداد پہونچاتا - پس مین آپکے طریق علاج کے آزمائش کرنے پر مجبور ہوا اور عجیب و غریب عمدہ نتایج حاصل کیئے + دو ماہ مین میری آنکھین صاف ہوگئین اور مرض پھر نہین ہوا ہے +

اگر ممکن ہوا تو آیندہ سال میرا ارادہ ہی کہ لیپزگ پہونچون تاکہ آپسے ملاقات ہو اور آپ کا مشہور کارخانہ دیکھون +

کیا مین آپسے درخواست کر سکتا ہون کہ جرمنی زبان مین اور انگریزی زبان مین تیس تیس چھوٹی کتابین معہ رپورٹ شفایابی مفت تقسیم کرنیکے لیئے آپ مجھے بھیجدیجئے؟ میری خواہش ہی کہ مین انکو اپنے دوستونمین تقسیم کرون +

از مقام لوداپیسٹ ملک ہنگیری — سمجھیے مجھکو - اپنا بہت بہت صادق کارل ٹی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۱۲۰ استسقا - ورم کی ہوئی ٹانگین - دردسر - قبض

پیارے صاحب - آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" میرے پاس ایک سال سے ہو + میری سفارش پر بہت سے دوستون نے اس کتاب کو منگایا ہی اور وے سب لوگ اس کو بہت عمدہ اور ایک عملی کتاب سمجھتے ہین + میری بیوی عمر ۳۲ سال کو بچپن سے قبض اور دردسر کی شکایت تھی اور ہر قسم کی ادویات اور دوستون کی دوا مین کھانے پر مجبور کی جایا کرتی تھی + لیکن آپکے علاج شروع کرنے سے یہ تمام شکایات غائب ہوگئی ہین اُسکی سوجی ہوئی ٹانگین اور استسقا (جو مرض کہ ڈاکٹرون نے تشخیص کیا تھا) اچھے ہوگئے + قبض کی حالت مین بہت بڑی کامیابی کے ساتھ مین نے آپ کے غسلون کا استعمال کیا ہے +

مہربانی فرماکر مجھے اپنے دیگر کتابونکی بھی جلدین بھیجدیجئے - نیز کتاب سائنس آف فیشیل ایکسپریشن اور کھانے بنانے کی ایک کتاب کی جلد + جیسے کہ اب - ویسے ہی آیندہ بھی ہمیشہ یہ میری دلی خواہش ہوگی کہ اس نئے علم شفا بخشی کے اصولون کو پھیلایا جاوے +

از مقام - بالکین بن (سائلیسیا) مین ہون - ای پیارے صاحب آپکا وفادار کارل ہے

نمبر ۱۲۱ بواسیر کے مسون کی شکایت نیند کا نہ آنا غصہ کے غلبے - قبض -

پیارے صاحب - اپنے طبیب کی خدمات سے سبکدوشی حاصل کرنے کے بعد جسنے کہ میرا علاج بغیر کچھ بھی بات حاصل کیئے ہوئے تین سال تک کیا تھا - مینے اُس مشورہ پر عمل شروع کیا جو کہ بذریعہ خط آپنے مجھے دیا تھا +

مین نے غسل پورے طور سے آپکی ہدایت کے موافق لیئے - اور نیز غذا +

میری بیوی اور بچے متعجب ہوئے تھے جب کہ حال مین مین بعض وقت ہنستا تھا - کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جو کہ مینے تین سال سے نہین کری تھی + میری انتڑیان اب ٹھیک طور سے ہین - بواسیر کے مسّے اور غصہ کے غلبے جو کہ مجھے تکلیف دیتے تھے اب صحت پاگئے ہین اب مین اچھی طور سے سوسکتا ہون حالانکہ پیشتر مجھے ہمیشہ بیخوابی کی شکایت رہتی تھی +

مجھے اجازت دیجئے کہ مین اپنی سچی مشکوریون کا اظہار آپ پر کرون - اور ای پیارے مسٹر کوہنی مجھے سمجھیئے

از مقام سینٹ پیٹرس برگ - ملک روس

اپنا بہت سچا
ایچ - ڈبلیو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہای شفایابی و چٹھیات شکریہ

مرض جگر۔ قبض۔

۱۲۲ء

پیارے صاحب۔ ہم کو (یعنی مسٹر نی کو اور مجھے) اجازت دیجئے کہ ہم لوگ آپکی خدمتمین اُس کام کے بارہ مین جو کہ آپنے ہماری لیئے کیا ہو اپنی بڑی مشکوریون کا اظہار کرین + جولائی ۱۸۹۳ء مین ہم لوگ شہر لیپزگ مین تھے اور آپکے علاج سے ہمین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ ہم لوگ اُس کا دھیان کرکے ہمیشہ خوش ہوتے ہین +

مسٹر نی عارضہ جگر مین بڑی سختی کے ساتھہ مبتلا تھے۔ اور یہان ملک ڈنمارک مین تمام ہماری دوست اس بات کو کہ اُنکو آرام ہوجانا ممکن ہوا۔ ایک سچا معجزہ خیال کرتے ہین + مین بھی قبض مین مبتلا تھی ہماری پاس بہت سے لوگ آپکے طریق علاج اور آپکی کتاب کے بارہ مین دریافت کرنیکو آئے ہین + مہربانی کرکے آپ مجکو اپنے طریق علاج کی اشاعت کرنیوالی چھوٹی کتب۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ اور سویڈن کی زبان مین بھیجدیجئے مین اُنکو ملک ڈنمارک۔ ناروے اور سویڈن مین تقسیم کرونگی + میرے لیئے تب بات آسان ہوگی کہ آپکی کتاب کی سفارش کرون اور لوگون کو یقین دلاؤن +

از مقام مارڈروپگارڈ۔ ملک ڈنمارک۔ آپکی بہت سچی۔ مسسز ایچ۔ بی۔

۱۲۳ء

سل۔ کھانسی۔ منہ سے لعاب جانا۔ تھوک مین خون آنا

پیارے صاحب میری دلی خواہش میرے اوپر ایسا غلبہ کرتی ہو کہ مین اُس علاج کی نسبت جو کہ آپنے میرے سخت علالت کی حالت مین بہت ہی ہوشیاری سے میرے لیئے تجویز کیا تھا اپنی بہت ہی سچی اور بڑی سرگرم مشکوریون کا اظہار کرنے سے باز نہین رہ سکتی +

سل۔ اور کھانسی منہ سے لعاب جانا۔ اور تھوک مین خون آنا ان امراض مین مین مبتلا ہورہی تھی + آٹھہ سال سے سخت حالت مین رہی تھی + نہ تو گھر کے علاج۔ نہ ڈاکٹر لوگ۔ نہ عطار لوگ کچھہ کام کرسکے۔ بلکہ اسکے برخلاف مین زیادہ خراب حالت مین ہوتی گئی + مرض اسقدر مزمن تھا کہ کوئی خیال مین بھی نہین لاسکتا تھا + میری حالت ہر طرح سے قابل افسوس تھی۔ اور ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والے شخصونمین مجھے کچھہ بھی اعتقاد نہ رہا تھا +

۴ دسمبر کو میری توجہہ آپکے طریق علاج کی جانب مائل کرائی گئی + آپکی تجویز کے موافق عمل کرنے سے دوسری یا تیسری دن مجھے آرام ملا میری مزمن شکایت ہر ہفتہ صحت پاتی گئی اور اس وقت۔ بعد تین ماہ کے بالکل آرام ہوگیا ہے + مین تندرست اور تازہ معلوم ہوتی ہون اور صرف یہی خواہش کرتی ہون کہ تمام دیگر مریض لوگ آپکے طریق علاج کو آزمادینگے تاکہ بیمار انسان کے لیئے یہ طریقہ علاج آسایش دای کا منبع ثابت ہو + یہی علاج جملہ امراض

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے آرام کرنے کا سچا ذریعہ ہے +

مین ہون آپکی بہت سچی

از مقام یلاک - ملک روس (گورنمنٹ بیسیر بیبا)

جی - ایم (عمر ۴۴ سال)

۱۲۴ استسقا - سل - ذات الجنب -

پیارے مسٹر کوہنی - یہ سطرین مین صرف اس غرض سے آپکی خدمت مین بھیجتی ہون کہ اُس عمدہ تندرستی کے متعلق جسپر کہ آپکے طریق علاج نے مجھے پہونچا دیا ہی - آپکی خدمت مین اپنا دلی شکریہ ادا کرون + میری طبیعت مین آپ کی بہت ہی زیادہ عزت ہوتی ہی جب کہ مین اس امر کا خیال کرتی ہون کہ آپنے میرے حق مین کیا کیا ہی + آپ مصیبت زدہ لوگون کے سچے مسیحا ہین +

دو سال سے مین ذات الجنب مین مبتلا ہو رہی تھی اور پلنگ پر ہی مجھے رہنا پڑتا تھا + استسقا نے بھی اپنا اظہار کیا تھا + ڈاکٹرون نے میری تکالیف کو رفع کرنیکی کوشش کری مگر بے سود - آخرش مجھے عام طور سے پروفیسرون اور ادویات سے علاج کرنیوالے لوگونکا بڑا خوف ہو گیا صرف آپکے ہی نسخون سے مین اچھی ہوئی ہون + یہانتک کہ علاج کے اول ہی دن میری طبیعت اچھی معلوم ہوئی - اور پیڑو کے اوپر کی رسولی گھلنے لگی +

اپنی تندرستی کے پھر حاصل کرنیکی وجہ سے مین پھر آپکا شکریہ بڑی سرگرمی سے ادا کرتی ہون + مین ہون آپکی بہت ہی سچی

از مقام بنزیکون ملک سوٹ زرلینڈ

(مس) ایڈا - ایس -

۱۲۵ گلٹی کا سوج آنا - درد دندان - آنکھ کی بیماری - بلعوم کی سوزش - پھیپھڑونکی سوزش - سانس مین قلت - دمہ - بدخوابی -

پیارے صاحب - ان سطرونکا لکھنے والا جو کہ پادری ہی اس امر مین اپنے کو خوش قسمت خیال کرتا ہی کہ آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" کا حال اُسے معلوم ہوا اور یہ کہ اُسنے اُسکو پڑھا + اس سیدھی بات نے کہ آپکی کتاب پچیس زبانون مین ترجمہ ہو چکی ہی میری توجہ اُسکی طرف مائل کری اب مین آپکی کتاب سائنس آف فیشل اکسپریشن نامی اور دیگر کتابونکو مطالعہ کر رہا ہون اور جسجگہ کہ مین جاونگا مین آپکے طریق علاج کے پھیلانے کی کوشش کرونگا +

درد دندان مین - دہنی اور بائین جانب کی گلٹیونکی سوجن مین - آنکھونکی سستی مین - حلق کی سوزش مین مین شدت سے مبتلا تھا + اسجگہہ مقام اسکونا مین مینے آپکی تحریری ہدایات پر حتی الامکان عمل کیا - اُس کا نتیجہ بھی بہت عمدہ رہا + اس واقعہ کا استعمال آپ اپنے لکچرون مین یا جہان کہین کہ آپ چاہین کرین آپکے ایسا کرنیمین مجھے کوئی عذر نہین ہے + بلاشبہ چند سال کے اندر ہی مین مرض سل مین مر گیا ہوتا لیکن بات یہ ہی کہ مین صحیح راستہ پر وقت مناسب کے اندر ہی پہنچ گیا تھا + میرے سانس کی قلت پھیپھڑونکی سوزش اور دمہ کو اب بالکل آرام ہو گیا ہی نیز بدخوابیون کو + بہت عزت کرتا ہوا اور بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا آپکا بہت ہی وفادار

از مقام اسکونا

پادری - ای

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہای شفایابی و چٹھیات شکریہ

۱۲۶ قرار حمل و زائیدگی مین آسانی

پیارے مسٹر کوہنی - جیسا کہ آپنے ہم سے کہا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا ہی + ۳ اپریل کو میری بیوی ایک موٹا تازہ بچہ امن و امان کے ساتھ جنی بچہ جننے کے پیشتر اُسنے آپکے طریق علاج پر بڑی محنت کے ساتھ عمل کیا تھا یعنی ٹھیک ٹھیک آپکی ہدایات کے موافق + ایام حمل بہت اچھی طرح سے گذرے + ۹½ بجے دردِ زہ شروع ہوا اور ۹¾ بجے - یعنی پاؤ گھنٹے کے اندر - بچہ پیدا ہو گیا + ہمارا خاندانی طبیب جو کہ میری درخواست پر اسوقت مین موجود رہا تھا - بچہ پیدا ہونے سے ایک گھنٹہ قبل یہ خیال کرکے کہ ابھی دو دن تک بچہ نہ پیدا ہوگا چلا گیا تھا + اُسکی امید کے خلاف - اُسکے چلے جانے کے بہت جلد بعد ہی بچہ پیدا ہو گیا - پس مین نے دایہ کی قائم مقامی کری + بعد جننے کے میری بیوی کی طبیعت فوراً ہی بہت اچھی ہو گئی - اور ای مسٹر کوہنی اُسکے اول خیالات آپ ہی کے متعلق تھے - اُسکے سب سے اول کے الفاظ یہ تھے "بس یہی بات ہے جسکی کہ مسٹر کوہنی نے پیشین گوئی کری تھی"

اپنے بہت عمدہ مشورہ کی بابت آپ ہماری دلی مشکوریون کو قبول فرماوین - آپکی کتاب ہمیشہ ایک متبرک کتاب رہیگی اور ایسی ہی ہے بھی + ہماری خاندان کے ڈاکٹر نے جو کہ بعد کو آیا ہم سے کہا کہ اُسکے کل ۴۱ سال کے تجربہ مین (اب اُسکی عمر ۶۵ سال کی ہے) اُسنے ایسی بات اسکے قبل کبھی نہین دیکھی تھی + آپکے طریق علاج کے لیئے یہ موقع بڑی فتحمندی کا تھا + میرے اور میم صاحبہ کی طرف سے بہت بہت سلام پہونچے

از مقام شلاس - ایل - ملک ہالینڈ مین ہون آپکا سچا اے - ایس - رسالہ کا کپتان

۱۲۷ مقعد مین ناسور - آنت کا پھوڑا

پیاری صاحب میری پاس آپکا دوسرا خط آیا جسمین کہ آپنے دریافت کیا ہی کہ آپکے اس سے قبل کے خط کی ٹھیک ہدایات پر چلنے کے بعد میری حالت کیسی ہی + بہت خوشی کے ساتھ آپکو مطلع کرتی ہون کہ مقعد کا ناسور اور آنت کا پھوڑا دو ہفتہ ہوی کہ صحت پا چکے + اولاً مین آپکی ہدایات پر پورا پورا عمل نہین کر سکی لیکن بعد کو عمدہ مشورہ کے مطابق عمل کیا + جنوری کے دوسرے ہفتہ مین مینے دو یا تین فریکشن سٹز باتھر روزانہ لینے شروع کر دیئے مگر بوجہ شدت سردی کے پانی کی حرارت ۶۶ تا ۶۸ درجہ فہرن ہائٹ کا لیا گیا + مینے غذا بھی ٹھیک ٹھیک آپکی ہدایت کے بموجب استعمال کری ہی اور اب مین پورے طور سے اچھی ہون + میری یہ آرزو ہی کہ آپکی عمدہ کتابونکے مطالعہ کرنیوالون کا احاطہ وسیع ہوتا جاوے -

بہت بہت شکریہ کے ساتھ مین ہون آپکی وفادار

از مقام ہولٹ نزد کوپن ہیجن ملک ڈنمارک جولیا - ایل -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۲۸ بیحد گھبراہٹ - جلق

اس تحریر کے ذریعہ مین مسٹر کوہنی کا شکریہ بابت اسی امداد کے ادا کرتا ہون جو کہ انہون نے اپنے طریق علاج سے میرے سہ سالہ بچہ کو اوسکی سخت بیماری مین پہونچائی ہی + نہ تو دھمکی نہ سزا اوسکی حالت کو درست کر سکی تھی لیکن فریکشن سٹنر باتھ اور پرہیزی غذا نے میرے بچہ کو گھبراہٹ اور جلق سے بالکل آرام کر دیا + بیحد اعتقاد کے ساتھ مین مسٹر کوہنی کے طریق علاج کی ہر جگہ سفارش کرتا ہون + دستخط ایچ - ایس - ازمقام لیزگ

۱۲۹ حجاب القلب مین پانی آجانا - پورانا دمہ -

پیارے صاحب - زائد از تین سال سے مین استسقاء حجاب القلب اور سخت دمہ مین مبتلا تھا + مین کئی ایک فوجی و ملکی ڈاکٹرون کے زیر علاج رہا - میرے مشہور پروفیسر تنی ساکن کریکو کے زیر علاج رہا لیکن بالکل بے سود + یہ صرف آپکے ہی مشورہ اور آپکی کتاب سے ہی ایسا ہوا ہی کہ مجھے اپنی سخت اور خطرناک بیماری سے شفا حاصل ہوئی ہی جسکو کہ اب چھ ماہ گذر چکے ہین + اس سبب سے مین اپنے صدق دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہون - اور مین آپ کا صادق

ازمقام - آر - گیلیشیا - ایم - اے عدالت ہائے ضلع مین کلرک

۱۳۰ درد گٹھیا - دل کی بیماری - سرطان رحم - بواسیر کے مسّے - ہاضمہ کی خرابی سوء ہضمی - کمر مین اور ایک جانب مین درد -

پیارے مسٹر کوہنی - بحیثیت پریسیڈنٹ کوہنی سوسائٹی اس شہر کے جسمین کہ زائد از تین صد ممبران ہین اور اس سے بھی زیادہ اس وجہ سے کہ مین آپکی عجیب ذہانت اور اعلی قابلیت کا دلی قدردان ہون - مین خود اس امر پر مجبور ہون کہ آپ کو مطلع کرون کہ آپکے طریق علاج نے مرتے ہوئے لوگونکو تندرست کر دیا ہی - کیونکہ ادنی درجہ کے اور بے تدبیر حکماء لوگ اکثر اوقات مریضون کو لاعلاج ہی سمجھکر جواب دیتے ہین + ایک مریض جو کہ آپکے طریق علاج سے آرام کیا گیا ہی وہ آخری درجہ کے درد گٹھیا مین مبتلا تھا - مرض کا اثر دل تک پہونچ چکا تھا + ایک عورت مبتلاے مرض سرطان رحم نے بھی آپکے طریقہ پر علاج کرنا شروع کیا + اس سے قبل اوسکا علاج دس حکماء معزز نے بغیر کامیابی کے کیا تھا + ان دس مین ایک شخص اس شہر کے شفاخانہ کا ڈائرکٹر (کارپرداز) تھا جسنے کہ (اس عورت پر) عمل جراحی کرنا شروع کیا - لیکن شکم کو کھولنے کے بعد اپنے عمل جراحی کو پورا کرنے سے ڈر گیا کیونکہ مریضہ بے حد کمزور تھی + مرض اسقدر دور تک پہونچ گیا تھا کہ جملہ حکماء نے یہ کہدیا تھا کہ یہ عورت اقل درجہ تین ماہ سے زائد زندہ نہ رہیگی + تاہم وہ عورت اب چھ ماہ سے زندہ ہے اور اوسکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

لاعلاج مرض جاتا رہا ہے + مینے خود آپکے نسخہ جات پر زائد از ایک سال تک عمل کیا ہے اور میری تندرستی اسدرجہ سدھر گئی ہے کہ مین اپنے کو اچھا ہو گیا ہوا ہی خیال کرتا ہون + بواسیر کے مسون کی اور ہاضمہ مین خرابی کی ہی میری شکایات تھین جنہون نے کہ معدہ کی بہت ہی ناگوار خرابیان پیدا کرین اور سامنے کی جانب - دہنے و بائین جانب و پشت مین درد پیدا کیئے +

اس بغیر طلب کی سند کا آپ جو مناسب سمجھین استعمال فرماوین + بہت بہت سلام و بہت بہت شکریہ کے ساتھ

ازمقام بیونو - آئرینز - آپکا بہت ہی سچا و نسنٹ - ڈی - کوہنی نیچر کیور سوسایٹی کا صدر نشین

۱۳۱

آنکھ کی بیماری

پیارے مسٹر کوہنی - مین آپ کا اسدرجہ زیادہ مشکور ہون کہ مین اس بات سے باز نہین رہ سکتا کہ مختصراً آپ سے اس امر کی اطلاع کرون کہ میرے لڑکے عمر بارہ سال کی آنکھ کی بیماری نے کیا طریقہ اختیار کیا + میری تحریر طلبی مشورہ کے جواب مین آپکے معزز خط پہونچنے کے بعد مینے آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا + مین اپنے تعجب کا کسطور سے بیان کر سکتا ہون + تین ہفتہ تک غسلونکے لینے کے بعد میرا لڑکا قریب قریب بالکل صحت پا گیا تھا - اسکے بعد ایک ہفتہ مین وہ پورے طور سے اچھا ہو گیا تھا - اور اُسوقت کے بعد بیماری کی کوئی بات بھی دیکھنے مین نہین آئی ہے + بچہ پورے طور سے تندرست ہے + اے صاحب جو بات کہ ڈاکٹر لوگ تین سال مین نہ کر سکے تھے وہ بات آپنے کم و بیش چار ہفتہ مین اپنے طریق علاج کے ذریعہ حاصل کر لی + میری دلی مشکوریون کو قبول فرمائیے + یہہ چند سطرین مین آپ کے پاس از خود بھیجتا ہون - انکا استعمال آپ جسطور سے اپنے لیئے عمدہ خیال فرماوین کرین

ازمقام - رشید ہسٹن آپ کا وفادار - جی - ایف

۱۳۲

پیشاب کی نالی کا تنگ ہو جانا یعنے قرہ

پیارے صاحب - یہ بات خوشی کے ساتھ ہے کہ مین اپنی قلم کو اس غرض سے اُٹھاتا ہون کہ آپ کو مطلع کرون کہ آپکے طریق علاج نے جسپر کہ مینے آپ کے خط مین دی ہوئی ہدایات کے موافق ۲۳ اگست سے یکم اکتوبر تک پورا پورا عمل کیا تھا - مجھے عمدہ تندرستی عطا کری ہے + دوسرے ہفتہ کے شروع مین سوزش و درم کم ہو جانے پر قرہ غائب ہو گیا - اور آج کے دن مجھے زور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی دھار کے ساتھ پیشاب کرنے مین کوئی دقت نہین ہوتی ہے۔ اسطورت (عمدہ طور سے) مین اپنی معمولی تندرستی کی حالت مین پہلے بھی کبھی پیشاب نہین کر سکتا تھا +

اے صاحب مین استدعا کرتا ہون کہ میری سچی اور دلی مشکوریون کو آپ قبول فرماوین + پرمیشور آپکو اور آپکے اس نادر طریقہ علاج کو برکت دی۔ اور آپکا نادر طریق علاج کل دنیا مین ہر جگہ پہونچ جاوی + چند روز مین مین آپ کو اپنی بیوی کی حالت کا بیان تحریر کرون گا جو کہ پانچ سال سے بہرہ پن مین مبتلا ہی۔ اور درخواست کرتا ہون کہ آپ اُسوقت مہربانی فرما کر ایک ہدایتی چٹھی بھیجدینگے + مین امید کرتا ہون کہ مین جلد ہی کسی تاریخ پر حاضر خدمت ہون گا۔

مین ہون آپ کا وفادار

از مقام الٹول ملک ہنگیری — جے۔ ایچ۔ کارخانہ والہ

۱۳۳

عوام کے روبرو اظہار شکریات

مین اس بات کو جانتا ہون کہ شہر لیپزگ سے روانہ ہونے کے وقت مین اس امر کو فراموش نہین کر سکتا کہ مسٹر لوی کوہنی صاحب ساکن ۲۴ ملاس پلیٹز شہر لیپزگ کا شکریہ۔ اُس عجیب شفایابی کی نسبت جو کہ مجھے اُنکے پسندیدہ طریقہ علاج سے حاصل ہوئی ہی۔ بغیر اُنکی کسی خواہش کے عوام کے روبرو ادا کرون +

میری عمر ۶۶ سال کی ہی اور مین عرصہ سے اُس بڑی ہیبت ناک مرض مین جسکو کہ ذیابیطس کہتے ہین مبتلا تھا جسکے بارہ مین کہ مینے بہت سے حکمار سے مشورہ لیا تھا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی تھی چند احباب ساکن باریمین نے اسوقت میری توجہ کوہنی صاحب کے بغیر ادویات و بغیر اعمال جراحی والے نئے علم شفا بخشی کی جانب مائل کرائی + پس مین سفر کنان لیپزگ پہونچا اور کوہنی صاحب کی تمام خاص ہدایات پر من وعن عمل کیا۔

دو ہفتہ علاج کرنیکے بعد شکر کی مقدار ۸۵ درجہ سے ۱۰ درجہ پر گھٹ کر آگئی اور ایک اور ہفتہ بعد شکر بالکل غائب ہو گئی + چار اور پانچ ہفتہ بعد جو اور جانچ کیگئی تو اُسمین بھی کوئی نشانات شکر کے نہ ملے + اس سب کی حلفیہ تصدیق ڈاکٹر روہرگ۔ ڈاکٹر ایلسنر ڈاکٹر باک اور ڈاکٹر پریگر نے جو کہ عدالت ہای لیپزگ کی جانب سے امتحانات کیمیائی کرنے والے ہین۔ کری تھی +

پس مین دلطینان کے ساتھ مین تمام مریضون سے کوہنی صاحب کے طریق علاج کی سفارش بخوبی کر سکتا ہون۔ زیادہ تر اسوجہ سے کہ اسجگہ اور باریمین مین مجھے ذاتی واقفیت ایسے اشخاص سے ہی جو کہ کوہنی صاحب کے علاج سے اچھے ہو چکے ہین +

از مقام لیپزگ ۸ راگست ۱۸۹۸ء — راقم ایل۔ بی ساکن باریمین کاریگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چند مثالیں جن سے
کہ
سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی تشریح ہوتی ہے

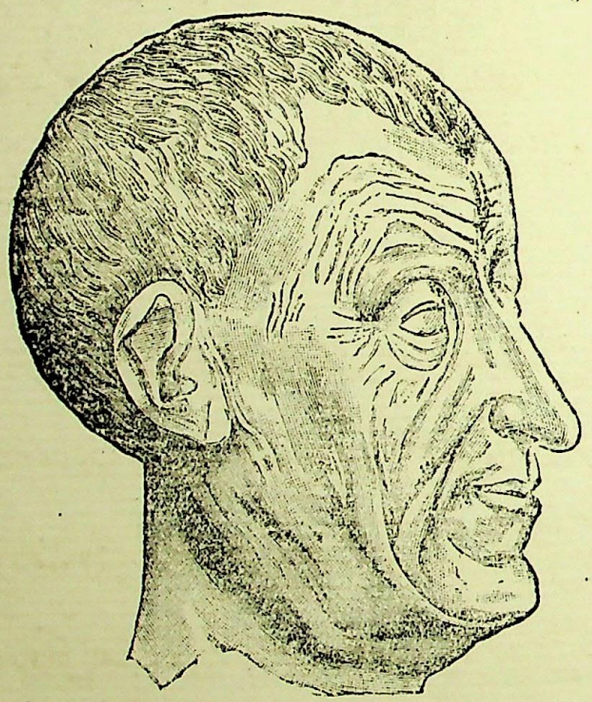

محض سامنے کی جانب کا بارِ مادّہ فاسد

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

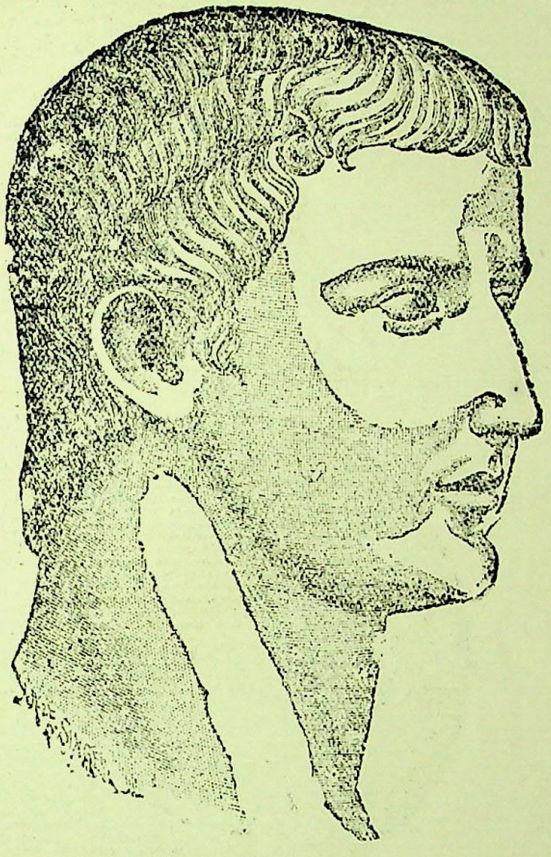

محض پشت کی جانب کا بار ماؤہ فاسد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

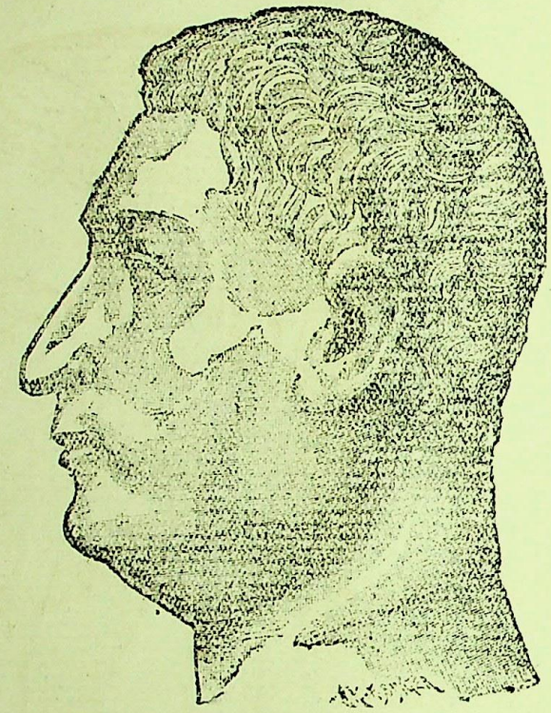

سامنے - طرفین - اور پشت کی جانب کا بار مادّہ فاسد
جسمین کہ سامنے کی جانب کا بار مادّہ فاسد
زیادہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

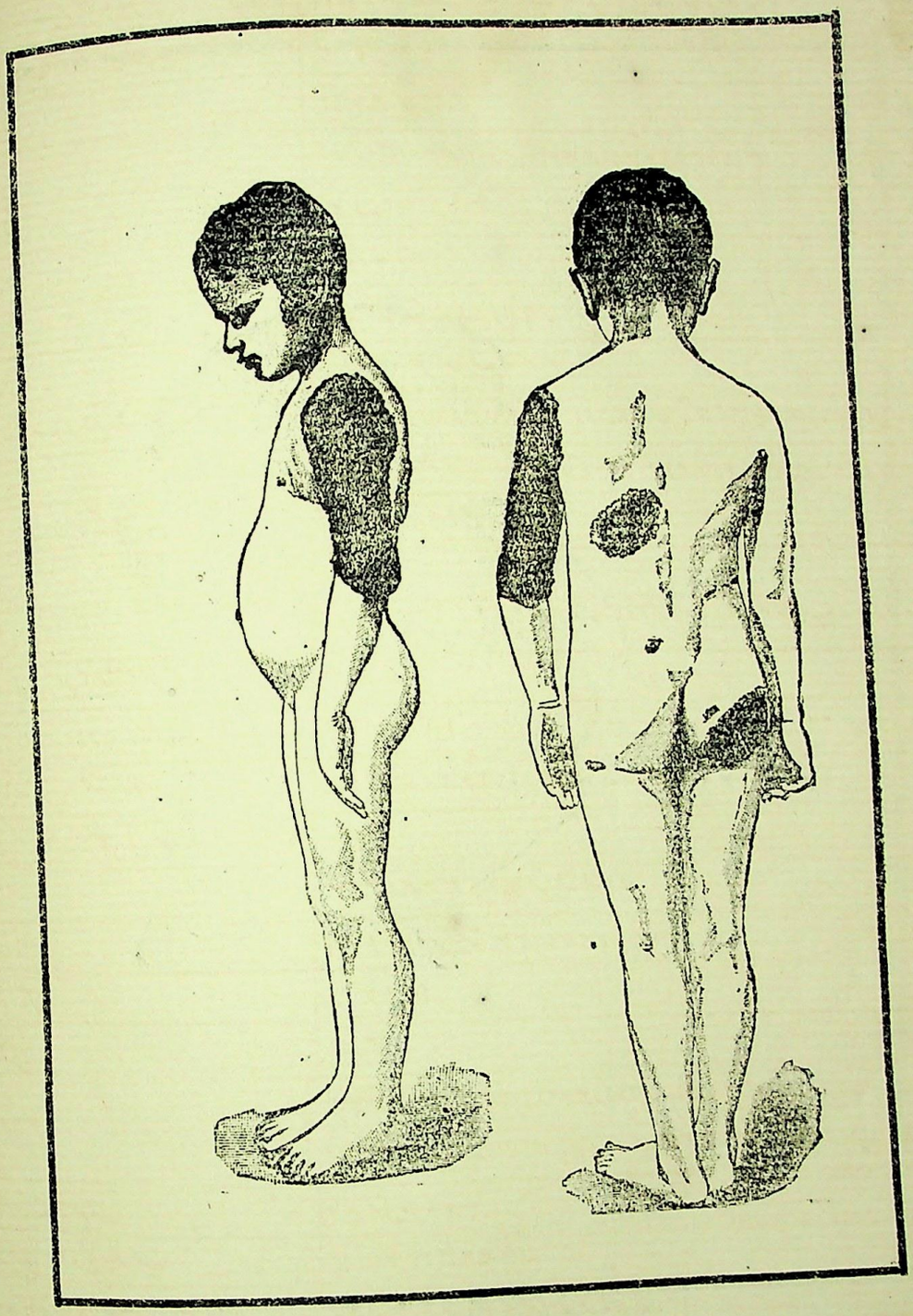

وہ بچہ جسکو کہ ۴۵ مرتبہ ٹیوبرکیولن سے ٹیکا لگایا گیا تھا

نیز اوسکے نتائج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرف الف

الفاظ	صفحہ جہاں کہ ذکر آیا ہے
انشاک یعنے سفلس (انگریزی)	۶۲ و ۱۸۷ لغایت ۱۹۷ و ۳۲۱ لغایت ۳۲۲ و ۳۸۵
اٹروپین یا اٹروپیا دوا سے علاج	۲۴۳ و ۲۴۶
اجتماع خون	۳۱۲
احتباس حیض	۱۰۵ و ۲۳۰ و ۳۳۲ لغایت ۳۳۶ و ۳۷۱ و ۳۹۹ و ۴۱۹
احساس سردی	۲۸ و ۳۷
اختلاج قلب	۲۱۰ و ۳۷۷
ادویات زہریلی	۱۵۴ لغایت ۱۵۵ و ۲۹۲
اڈیٹھ پھوڑا	۱۰۶ و ۳۸۶ لغایت ۳۸۷
آرٹیکولر روماٹزم (وجع مفاصل۔ گٹھیا)	۳۵۳ و ۳۷۸ لغایت ۳۷۹ و ۳۹۴ لغایت ۳۹۵ و ۴۰۴ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱
آسان زائیدگی	۳۴۴ لغایت ۳۵۵ و ۳۶۷ لغایت ۳۶۸ و ۳۷۳ و ۴۰۷ لغایت ۴۰۸ و ۴۲۲ لغایت ۴۲۳
اسپانڈیلائیٹس یعنی ریڑہ کے جوڑ کی سوزش	۴۲۴ لغایت ۴۲۵
اسپشل ازم	۱۵۸
استسقاء دل	۱۶ لغایت ۱۷ و ۱۹۳ و ۲۰۹ و ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ و ۲۷۴ و ۳۶۹ لغایت ۳۷۰ و ۳۸۵ لغایت ۳۸۶ و ۴۲۶ و ۴۲۸ و ۴۳۰
اسٹیم باتھ کے بعد جسم کو ٹھنڈا کرنا	۱۰۴ و ۱۰۵
اسٹیم باتھ پیڑو و سر و گردن و ناک کے لیئے	۱۰۵ لغایت ۱۰۶
اسکروفیولا (خنازیر۔ گنھٹھ مالا)	۵۵ لغایت ۵۸ و ۱۹۹ و ۱۹۳ و ۳۷۵ و ۳۸۴
اسکلیٹشن یعنی کسی عضو کے فعل کی آواز کو کان سے سننا	۱۶۷
اسقاط حمل	۳۳۷ و ۳۴۵ و ۳۴۸ لغایت ۳۴۹
اسہال یعنے ڈائریا	۵۹ و ۱۲۲ لغایت ۱۲۳ و ۲۶۴ و ۲۶۶
اعتدال غذامین	۲۵ و ۱۴۷
اعصابی تشنج	۳۸۰
اعصابی امراض	۱۵۳ لغایت ۱۶۵ و ۳۶۵ و ۳۸۰ و ۳۸۹ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۷ و ۳۹۹ و ۴۰۱ لغایت ۴۰۲ و ۴۰۵ و ۴۰۸ لغایت ۴۰۹ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۹ لغایت ۴۲۰ و ۴۳۰
اعضا کی مناسبت جسم مین	۸۶ لغایت ۸۷
اعضاے اخراج مواد یا رطوبت	۱۲ و ۲۱ و ۳۲ و ۱۸۹
اعضاے جسم کا مڑجانا یا بدصورت ہو جانا	۵۶ لغایت ۵۷ و ۸۴ لغایت ۹۵ و ۳۸۹
اعضاے حس	۱۳۴
افیون کا جوہر یعنے مارفیا۔	۶۲
اگورے فوبیا	۲۳۶ لغایت ۲۳۲
آلات تناسل کے امراض۔	۱۸۷ لغایت ۱۹۸ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲ و ۴۰۲ لغایت ۴۰۳ و ۴۱۰ لغایت ۴۱۱
الوپیتھی دنیا علم شفا بخشی	۷
آلہ۔ بھاپ کے غسل کا۔	۱۰۰ لغایت ۱۰۶
آلو کے لڈو	۱۵۲
آلو کو کرمتا یعنی دھنیے کا پھول و آلو و سیب کی ترکاری۔	۱۵۱
آلو گاجر و آلو و سویا پالک و آلو و شلجم کی ترکاریان۔	۱۵۰
امارو سس (اندھاپن یعنی سیاہ موتیابند)	۲۴۲
امتحان کیمیائی	۱۲۹ لغایت ۱۳۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرف الف

الفاظ	صفحہ جہاں کہ ذکر آیا ہے
امتحانات مقامی متعلق بہ آلات تناسل زنانہ	۳۳۱
امتلائے درد سر	۲۵۶ لغایت ۲۶۰ و ۳۸۲ لغایت ۳۸۳
امراض آلات تناسل	۱۸۷ لغایت ۱۹۸ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲ و ۴۰۲ لغایت ۴۰۳ و ۴۱۰ لغایت ۴۱۱
امراض آلات تناسل مردانہ	۱۸۷ لغایت ۱۹۸ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲
امراض بچوں کے	۳۵ لغایت ۶۹ و ۳۷۴ و ۳۷۷ لغایت ۳۷۹ و ۳۹۸ و ۴۱۹ و ۴۲۳
امراض پھیپھڑہ	۱۹۲ لغایت ۱۸۶ و ۱۹۳ و ۳۲۱ و ۳۶۶ و ۳۷۶ لغایت ۳۷۷ و ۳۸۳ لغایت ۳۸۴ و ۳۸۶ لغایت ۳۸۸ و ۳۹۵ لغایت ۳۹۶ و ۳۹۸ و ۴۲۱ و ۴۲۲ لغایت ۴۲۳ و ۴۲۵ و ۴۲۷ و ۴۲۸
امراض پھیپھڑہ مین کارروائی جوش مادہ فاسد	۱۷۵ لغایت ۱۷۶
امراض جگر	۲۰۵ لغایت ۲۰۶ و ۳۶۶ و ۳۶۹ لغایت ۳۷۰ و ۴۰۰ و ۴۰۸ لغایت ۴۰۹ و ۴۱۵ لغایت ۴۱۶ و ۴۲۰ و ۴۲۶
امراض چشم	۲۴۰ لغایت ۲۴۸ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۸۳ و ۳۹۳ لغایت ۳۹۴ و ۳۹۷ لغایت ۳۹۸ و ۴۱۴ و ۴۱۹ و ۴۲۳ و ۴۲۵ و ۴۲۸ و ۴۳۱
امراض حاد	۲۶ لغایت ۳۴
امراض حرام مغز	۲۲۲ لغایت ۲۲۷ و ۳۷۱ و ۳۸۰ و ۴۱۹ لغایت ۴۲۰
امراض حلق	۱۶۶ و ۵۳ و ۲۵۳ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲ و ۳۸۷ لغایت ۳۸۸ و ۴۰۴ لغایت ۴۰۵ و ۴۰۹ و ۴۲۲ و ۴۲۳
امراض دل	۱۷ لغایت ۲۴ و ۱۹۳ و ۲۰۹ لغایت ۲۲۱ و ۲۷۰ و ۳۷۷ و ۳۹۶ لغایت ۳۹۷ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱
امراض دندان	۲۵۰ لغایت ۲۵۵ و ۳۸۶ و ۴۱۶ و ۴۲۸
امراض دماغی	۸۲ لغایت ۸۳ و ۱۵۳ لغایت ۱۶۵ و ۱۹۳ لغایت ۱۹۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۴۳ و ۲۵۶ لغایت ۲۶۰ و ۳۲۱ و ۳۸۱ و ۳۸۷ و ۳۸۸ لغایت ۳۸۸
امراض گردہ	۱۹۹ لغایت ۲۰۸ و ۲۶۹ لغایت ۲۷۰ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۵ و ۳۸۶ لغایت ۳۸۶ و ۴۲۰
امراض گوش	۱۰۵ و ۲۴۰ لغایت ۲۴۹ و ۳۷۲ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸ و ۴۲۲
امراض مثانہ	۱۹۹ لغایت ۲۰۸ و ۲۶۹ لغایت ۲۷۰ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۹۷ لغایت ۳۹۸ و ۴۲۰ و ۴۲۶
امراض مزمن کی ترقی	۲۱
امراض ناک	۱۰۵ لغایت ۱۰۶
امراض نسوان	۳۳۰ لغایت ۳۴۲
امراض کی مختلف صورتین	۳۲ لغایت ۳۴
امعا یعنی آنتون کی سوزش	۳۶۵ و ۳۷۰ و ۳۸۳
ان آکیولیشن	۵۱ و ۶۱ و ۶۲ و ۱۷۷ لغایت ۱۷۸ و ۲۴۰ و ۳۲۱ و ۳۷۸ و ۳۸۱ و ۴۳۶
آنت کا اُترنا	۲۸۹
آنت کا ناسور	۲۰۴ و ۴۲۹
انتڑیون کی سوزش	۳۹۸ لغایت ۳۹۹
انٹی پارین	۶۲ و ۲۶۸ و ۲۷۰
انٹی فیبرین	۶۲ و ۲۷۰ و ۳۲۲
انٹی سیپٹک ٹریٹ منٹ یا علاج	۳۰۲ و ۳۱۳
انتظام - بعد ولادت	۳۵۶ لغایت ۳۵۹
اندرونی ضربات	۳۱۲ لغایت ۳۱۴
آنسو -	۱۳
انفلوانزا -	۶۴ لغایت ۶۵ و ۴۰۶
آنکھون کے آگے سیاہ داغ	۳۷۰
انکھہ کی کمزوری	۴۱۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف الف و ب صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہی
آنکھ مین نشتر کے سے چبھنے کا درد	۴۱۶
انگور کے درخت کی مثال	۱۰۸
انگوری شراب کی تمثیل	۲۶
آواز کا بیٹھنا	۳۷۴ لغایت ۳۷۵ و ۴۱۶ لغایت ۴۱۷
اولاد پیدا کرنے کی قابلیت یا خواہش	۱۸۹ و ۱۹۰ و ۳۳۸ لغایتہ ۳۳۹ و ۳۴۸ و ۳۶۴
اولٹی پیدائش	۳۴۸ لغایت ۳۴۹
اونی دورس یعنی جملہ قسم کی غذا کے کھانیوالے جانوران	۱۳۴
اونگلی مین چت یا پھانس کا اثر	۱۰
ایام حمل مین مادہ فاسد کے بار کے نتایج	۳۴۹
ایمبیسیلٹی یعنے خلقی مخبوطی	۶۲ و ۱۵۳ و ۳۲۱ و ۳۸۷ لغایتہ ۳۸۸
انیمیا	۱۰۹ و ۳۲۱ لغایتہ ۲۳۹ و ۳۶۷ لغایتہ ۳۶۸ و ۳۸۹ و ۳۹۳ لغایت ۳۹۴
آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم	۱۹۱ و ۳۲۱
آیوڈو فارم	۱۹۱ و ۱۹۴ و ۳۰۷ و ۳۱۲ و ۳۹۷
آیوڈین	۱۹۱ و ۳۲۱ -
حرف ب	
باتھنر یعنی غسلون کا بیان	۱۰۰ لغایت ۱۱۶
باتھنر ایٹیم یعنی بھاپ کے غسل	۱۰۰ لغایت ۱۰۶
ایضاً سن باتھنر یعنے دھوپ لینا	۱۰۶ لغایت ۱۰۹
ایضاً فریکشن سڑ	۱۱۰ لغایت ۱۱۶
ایضاً فریکشن صپ	۱۰۹ و ۱۱۰
بار مادّہ فاسد بجانب فجلین کی تمثیل	۴۳۵
ایضاً بجانب پیش کی تمثیل	۴۳۳ و ۴۳۵
ایضاً بجانب پشت کی تمثیل	۴۳۴ و ۴۳۵
بار مادّہ فاسد کی مختلف اقسام کی تمثیلین	۴۳۳ لغایتہ ۴۳۵
بار مادّہ فاسد موروثی -	۶۰
بارود کے میگزین کی تمثیل	۳۷
بازوے شکستہ	۳۱۹ لغایتہ ۳۲۰
بانجھ پن	۳۳۷ و ۳۳۸
بالون کا گرجانا (گنج)	۱۸۰
بانہہ مفلوج	۴۰۲
باندہنا شریانون کا	۳۰۸ لغایتہ ۳۰۹
باولے کتے کا کاٹنا	۳۲۶ لغایتہ ۳۲۹
بچہ کا علاج شروع کے چند ماہ مین	۳۶۰ لغایتہ ۳۶۴
بچون کے امراض	۳۵ لغایتہ ۶۹ و ۳۷۴ و ۳۷۷ لغایتہ ۳۷۹ و ۳۹۸ و ۴۱۹ و ۴۲۳
بچون کی پرورش	۳۶۰ لغایتہ ۳۶۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف ب	صفحہ جہاں کہ ذکر آیا ہے
بچون کا قبض		۳۷۳ لغایتہ ۳۷۶
بچون کو دودہ پلانا		۳۳۸ لغایتہ ۳۴۰
بچے جاندارونکے کیسے پرورش پاتے ہین		۱۳۴ و ۱۳۹
بخار پت کا		۲۶۷ لغایت ۲۶۹
بخار ترائیمن کا (ملیریا)		۲۶۷ لغایت ۲۷۰
بخار ٹائیفائیڈ		۲۶۱ لغایت ۲۶۲ و ۴۱۳
بخار زچہ پن کا		۳۴۰ لغایت ۳۴۳
بخار زخم کے باعث		۴۰۴
بخار زرد		۲۶۵ و ۲۷۰ لغایت ۲۷۱
بخار سترخ		۴۰ لغایت ۴۳ و ۳۷۴ و ۳۷۸ لغایت ۳۷۹ و ۴۲۳
بخار گرم ملک کا		۲۶۷ لغایت ۲۷۳ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸
بخار موسمی		۲۶۷ لغایت ۲۷۳ و ۳۸۶ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸
بخار کا علاج		۳۱
بخار کی تشریح یعنے مفصل بیان		۱۴ لغایت ۳۳ و ۳۸۷ لغایت ۳۸۸
بد		۱۸۸
بدخوابیان		۱۸۸ لغایت ۱۸۹ و ۲۲۲ و ۳۸۰ و ۴۲۸
بدگوشت		۲۹۰ لغایت ۳۰۱
بران کائیٹس یعنی سرفہ		۱۶۶ و ۳۶۶ و ۳۷۵ و ۳۸۸ و ۳۹۷ لغایت ۳۹۸ و ۴۲۸
بہتی قوت کی پیدایش کی تمثیل		۱۱۷
برومائیڈ آف پوٹاسیم		۲۲۹
برومائین		۳۲۱
بڑی آنت کی سوزش		۳۷۰
بغیر پکے ہوئے پھل		۱۲۲ لغایت ۱۲۳
بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی		۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸
بغیر چھنے ہوئے آٹے کا دلیا اور لپسی		۱۴۸ لغایت ۱۴۹
بکٹیریا		۶۱
بلغوم کی سوزش		۳۶۶ و ۳۷۵ و ۳۸۸ و ۳۹۷ و ۴۲۸
بلی کا ذکر		۳۰۴ لغایت ۳۰۵
بند باندھنا		۳۰۸ لغایت ۳۰۹
بندش شریان		۳۰۸ لغایت ۳۰۹
بند گوبی اور دلیا		۱۵۰
بند گوبی سرخ اور سیب		۱۴۹
بند گوبی سفید اور ٹماٹو		۱۴۹
بواسیر		۱۷۱ لغایتہ ۱۷۲ و ۲۱۶ و ۲۲۵ لغایتہ ۲۲۷ و ۲۵۶ لغایتہ ۲۶۰ و ۴۲۶ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱
بواسیر کے مسون کی بیمایان		۲۲۵ لغایتہ ۲۲۷ و ۲۵۶ لغایتہ ۲۶۰ و ۳۸۳ و ۳۸۵ لغایتہ ۳۸۶ و ۴۰۰ و ۴۰۹ و ۴۱۲ لغایتہ ۴۱۳ و ۴۱۵ لغایتہ ۴۱۶ و ۴۲۶ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱
بوتل جوش کھائی ہوئی شے کی		۲۴ لغایتہ ۲۵
بول الدم (ہیمے چوریا)		۳۸۳ لغایتہ ۳۸۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرف ب

الفاظ	صفحہ جہانکہ ذکر آیا ہے
بول و براز کی رنگت	۱۲۷
بھاپ دینے کے برتن معہ لمپ جو شراب سے جلتے ہین۔	۱۰۱
بھاپ کا غسل	۱۰۰ لغایۃ ۱۰۶
بھاپ کے غسل کا آلہ	۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳
بہرا پن۔	۲۴۸ لغایۃ ۲۴۹ و ۳۷۴ و ۳۸۱ و ۳۸۸
بہرے گونگے	۳۸۱
بھوک نہ لگنا	۱۱۹ و ۳۹۵ لغایۃ ۳۹۶
بھیگی ہوئی گدیان	۳۰۸ لغایۃ ۳۰۹ و ۳۱۵ و ۳۸۶ لغایۃ ۳۸۷
بھینگا پن	۲۴۴ لغایۃ ۲۴۶
بیجد غصہ کا آنا	۳۸۷ لغایۃ ۳۸۸ و ۴۲۶
بے خوابی	۱۵۴ لغایۃ ۳۶۵ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۸۰ و ۳۸۵ و ۳۸۶ لغایۃ ۳۸۷ و ۴۰۶ و ۴۱۵ و ۴۲۶۔
بیر شراب کی مضرت رسان خاصیت	۱۱۹
بیرونی ضربات (زخم)	۳۰۲ لغایۃ ۳۲۹
بے سیلائی۔ جذام کی	۲۱۸ و ۲۴۱
بے سیلائی کی پیدائش بوجہ جوش و سٹرن۔	۲۴ لغایۃ ۲۵ و ۲۸ لغایۃ ۲۹ و ۱۷۶
بیضہ کی مضر خاصیت	۱۱۹
بیمار کی غذا	۱۴۶ لغایۃ ۱۴۷
بیہوشی کے دورے	۱۰۸ و ۲۲۹ لغایۃ ۲۳۰ و ۳۸۹
بیہوشی مین چلانا۔	۴۱۸۔

حرف پ

پارہ ملی ہوئی ادویات کی مالش۔	۱۸۷ و ۱۹۱ و ۱۹۵ و ۲۳۳ و ۳۲۱
پالک و آلو۔	۱۵۰
پاپا یعنے چھاجن	۲۰۸
پانون پرورم۔	۳۸۸ و ۴۱۰
پانون کا پسیجنا	۲۴۶ و ۳۲۰
پانون کی نسون کا کھنچ جانا۔	۳۹۴
پانون و ہاتھ سرد۔	۸۲ لغایۃ ۸۳ و ۲۱۶ و ۳۶۶ و ۳۶۷ لغایۃ ۳۶۹
پانی اور دھوپ دونون کے مشترکہ اثر کا ذکر۔	۱۰۷ لغایۃ ۱۰۸
پانی جو کہ انسان کو پینا چاہیئے	۱۴۴
پانی کا جسم مین جمع ہونا (حالت استسقا)	۲۱۴
پانی کی گدیان۔	۳۰۸ لغایۃ ۳۰۹ و ۳۱۵ و ۳۸۶ لغایۃ ۳۸۷
پانی کی موجودگی دماغ کے اوپر	۲۴۳
پائخانہ پھرنے مین جسم کا میلا ہونا۔	۱۲ و ۱۲۷
پائخانہ کا مقام۔	۱۲ و ۱۲۷
پائخانہ کو روکنا۔	۲۰۰
پائخانہ کی رنگت	۱۲۷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف پ — صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
پیپر منٹ کی چاء	۲۷۰ لغایۃ ۲۷۱
پیپ سین۔	۲۳۸
پت گا بخار	۲۶۷ لغایۃ ۲۶۹
پتہ کا مرض	۲۰۵ لغایۃ ۲۰۶ و ۳۶۵ لغایۃ ۳۶۶ و ۴۱۸
پتہ مین پتھری	۲۰۵ لغایۃ ۲۰۶ و ۳۶۵ لغایۃ ۳۶۶ و ۴۰۸ لغایۃ ۴۰۹ و ۴۱۸
پتھری کا مرض	۲۰۱ لغایۃ ۲۰۴ و ۳۸۵ لغایۃ ۳۸۶ و ۴۱۴
پتی کا اوچھلنا (اڑتی کیرلی)	۵۹
پچکاری سے دوا اندر پہونچانا	۱۹۱ و ۱۹۴
پچکاری سے جست کا پانی اندر پہونچانا	۱۹۴
پچکاری سے سیسہ کا پانی اندر پہونچانا۔	۱۹۴
پرورش جانورون کے بچون کی	۱۳۴ و ۱۳۹
پروگریسیو پرالیسس	۶۲ و ۱۵۳ لغایۃ ۱۵۴
پریس یا پوپیا یعنے دور سے دیکھنے کا مرض	۳۷۵ لغایۃ ۳۷۶
پساری یعنے شافہ	۳۳۶
پستان مین زخم	۳۳۸ لغایۃ ۳۴۰
پسیجنا پیرون کا	۲۰۶ و ۳۲۰
پسینہ سرد	۲۱۶
پشت کی جانب بارمادہ فاسد	۴۳۴ و ۴۳۵
پشت کوزہ (یعنے کوزہ پشت)	۹۳
پکا ہوا دودہ	۱۴۶
پلاسٹر کی بندش	۴۱۱ و ۴۲۴ لغایۃ ۴۲۵
پلاؤ جانوران کی زیادہ خوری	۱۲۰ لغایۃ ۱۲۱
پلنگ گھٹنے بڑھنے والا	۳۶۷ و ۴۱۱ لغایۃ ۴۱۲
پلیگ یعنے طاعون کا علاج	۲۷۳ و تتمہ ۲۷۳
پوٹیسیم آیوڈائڈ	۱۹۱ و ۳۲۱
پوٹیسیم برومائڈ	۲۲۹
پورا غسل	۸
پورے جسم کا اسٹیم باتھ یعنے بھاپ کا غسل	۱۰۰ لغایۃ ۱۰۵
پھل خور جانوران	۱۳۳ لغایۃ ۱۳۴
پھل بغیر پکے ہوئے	۱۲۲ لغایۃ ۱۲۳
پھوڑا سفلس یعنی آتشک کا	۱۸۸ و ۱۹۰
پھنسیان جلد پر	۱۸۳ و ۱۸۴ لغایت ۱۸۶ و ۲۰۷ و ۲۷۲ و ۳۸۸ و ۴۲۳
پھنسیان چہرہ پر	۱۸۴ لغایت ۱۸۶ و ۳۸۸ و ۴۲۳
پھوڑے	۱۰۶ و ۱۷۳ و ۳۶۶ و ۴۲۹
پھوڑے آنت کے۔	۲۰۴ و ۴۲۹
پھولی ہوئی گردن	۲۵۴ لغایۃ ۲۵۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہی
حرف پ	
پھیپھڑون کی خرابی	۱۶۶ لغایتہ ۱۸۶ و ۱۹۳ و ۳۲۱ و ۳۶۶ و ملاحظہ ہو امراض پھیپھڑہ صفحہ ۴۳۸
پھیپھڑون کا زائل ہونا	۱۶۱ و ۱۶۲ لغایتہ ۱۷۴ و ۱۸۰ لغایتہ ۱۸۲ و ۱۹۳ و ۳۲۱ لغایتہ ۳۲۲ و ۳۷۱ و ۳۸۳ لغایتہ ۳۸۴ و ۴۲۰ لغایتہ ۴۲۱ و ۴۲۲ لغایتہ ۴۲۳ و ۴۲۵ و ۴۲۷ و ۴۲۸
پھیپھڑون کی سوزش	۱۷۴ لغایتہ ۱۷۵ و ۳۶۶ و ۳۹۸ و ۴۲۱ و ۴۲۸
پیٹھہ مین درد	۳۶۷ و ۳۷۲ و ۳۹۲ و ۳۹۷ و ۴۱۹ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱
پیچش	۱۲۱ لغایتہ ۱۲۲ و ۲۶۲ لغایتہ ۲۶۶ و ۲۷۰
پیرے ساہیٹس (یعنے جون وغیرہ)	۲۸۶ لغایتہ ۲۸۸
پیشاب کا روکنا۔	۲۰۰ لغایتہ ۲۰۱
پیشاب کے راستہ کا تنگ ہوجانا (اسٹریکچر)	۲۰۲ و ۴۳۱ لغایت ۴۳۲
پیشاب کی حاجت	۲۰۰ لغایتہ ۲۰۱
پیشاب کے ہمراہ خون آنا	۳۸۳ لغایتہ ۳۸۴
حرف ت	
تبدیلی شکل مین جسم کے	۱۰ و ۱۱ و ۱۵
تتلی کی مثال	۵۸
ترائین کا بخار یعنی میلریا۔	۲۶۷ و ۲۷۰
ترقی امراض مزمن کی	۲۱
تشخیص متعلق بہ نیا علم شفا بخشی	۱۶
تشنج	۵۹ و ۲۲۸ لغایتہ ۲۳۲ و ۳۸۰ و ۳۸۹ و ۴۰۵ و ۴۱۹
تشنج مثانہ	۲۰۵
تقدیم الدم یا قلت خون	۱۰۹ و ۲۳۳ لغایتہ ۲۳۹ و ۳۶۷ لغایتہ ۳۶۸ و ۳۸۹ و ۳۹۳ لغایتہ ۳۹۴
تلی کا بڑھ جانا	۴۲۰
تمباکو پینا	۱۲۹
تمباکو کا دھوان	۱۹
تندرست جسم	۹ لغایتہ ۱۰
تنگ ہوجانا پیشاب کے راستہ کا	۲۰۲ و ۴۳۱ لغایتہ ۴۳۲
تھنیلہ	۳۳۹ لغایتہ ۳۴۰
تھوک مین خون آنا	۴۲۷
ٹانگ ٹوٹی ہوئی	۳۱۹ لغایتہ ۳۲۰
ٹانگ پر زخم	۳۶۹
ٹانگ کا سیدھا رہ جانا	۳۶۷
ٹانگ سوجی ہوئی	۴۲۶
ٹائیفائیڈ بخار۔	۲۶۱ لغایتہ ۲۶۲ و ۴۱۳
ٹخنہ کی کمزوری	۳۱۴
ٹراکوما۔	۲۴۳ و ۳۷۶ و ۳۹۷ و ۴۲۵
ٹریکیا ٹومی	۳۷۸
ٹوٹی ہوئی ہڈی	۴۲۳ لغایتہ ۴۲۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف ث	
ٹھنڈا کرنا جسم کا بعد اسٹیم باتھ کے	۱۰۴ لغایۃ ۱۰۵
ٹھوک کر کسی عضو کی آواز سننا	۱۶۷ لغایۃ ۱۶۸
ٹھوڑی کے قریب پھنسیان (سای کوسس)	۲۰۸ و ۳۷۲
ٹیپرہاپن ریڑہ کا۔	۹۱ لغایۃ ۹۵ و ۴۰۵
ٹیکہ۔	۵۱ و ۶۱ و ۶۳ و ۱۷۷ لغایۃ ۱۷۸ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۳۷۸ و ۳۸۱ و ۴۳۶
ٹیوبرکیولن۔	۶۳ و ۱۶۸
حرف ث	
ثقل سماعت	۲۴۸ لغایۃ ۲۴۹ و ۳۷۴ و ۳۸۱ و ۳۸۸
حرف ج	
جاڑا بخار	۲۶۷ لغایۃ ۲۷۳
جانداروں کا فروغ پانا۔ منطقہ حارہ مین	۳۰
جراحی اعمال	۲۹۷ لغایۃ ۲۹۸
جریان الرحم	۱۸۸ لغایۃ ۱۸۹ و ۴۰۲ لغایۃ ۴۰۳ و ۴۱۰ لغایت ۴۱۱
جذام یعنے کوڑہ۔	۲۱۸ و ۲۲۱ و ۲۷۴ لغایۃ ۲۸۵
جذام کی بے سیلائی	۲۱۸ و ۲۲۱
جست کا بذریعہ پچکاری خون مین داخل کرنا	۱۹۴
جسم تندرست	۹ لغایۃ ۱۰
جسم کی شکل مین تبدیلی	۱۰ لغایۃ ۱۱ و ۱۵ لغایۃ ۱۷
جسم مین اعضا کی مناسبت	۸۶ لغایۃ ۸۷
جگر کا تولیخ۔	۴۱۸
جگر کا مرض	۲۰۵ لغایۃ ۲۰۶ و ۳۶۶ و ۳۶۹ لغایۃ ۳۷۰ و ۴۰۰ و ۴۰۸ لغایۃ ۴۰۹ و ۴۱۵ لغایۃ ۴۱۶ و ۴۲۰ و ۴۲۷
جگر کی پتھری	۲۰۵ لغایۃ ۲۰۶ و ۳۶۵ لغایۃ ۳۶۶ و ۴۰۸ لغایت ۴۰۹
جگر کی سختی۔	۴۲۰
جلد پر پھنسیان	۱۸ و ۱۸۴ لغایۃ ۱۸۶ و ۲۰۷ و ۲۷۲ و ۳۸۸ و ۴۲۳
جلد کا رنگ سرخ	۲۰۲ لغایۃ ۲۰۳
جلد کا سبز رنگ یا کالا روتاک رنگ	۱۲۸
جلد کا فعل	۴۳ لغایۃ ۴۴
جلد کی بیماریان	۹۵ لغایۃ ۹۶ و ۱۶۷ و ۱۸۴ لغایۃ ۱۸۵ و ۲۰۲ لغایۃ ۲۰۳ و ۲۰۷ لغایۃ ۲۰۸ و ۳۷۲
جلد مین تناؤ	۲۷
جلد مین کھجلاہٹ	۳۲۴
جلق	۱۹۷ لغایۃ ۱۹۸ و ۳۶۴ و ۴۳۰
جلنے کے زخم یا داغ۔	۳۱۵ لغایۃ ۳۱۶ و ۴۲۱۔
جوانی کی غلطیان (جلق)	۱۹۷ لغایۃ ۱۹۸ و ۳۶۴ و ۴۳۰
جوش طبیعت (ایک وجہ مادہ فاسد مین جوش آنے کی)	۲۶
جوش کھاتے ہوئے مادہ فاسد کے چلنے کا راستہ۔	۲۷ لغایۃ ۲۸
جوش کیا ہوا دودہ۔	۱۴۶ و ۳۶۱ لغایۃ ۳۶۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف ج	
جوش کی کارروائی - ہاضمہ مین	۱۲۲
جوش مادّہ فاسد کا	۲۲ لغایت ۲۵
جوش مادّہ فاسد کا سبب	۲۳ لغایت ۲۴
جی دلی ہوئی اور بندگوبی	۱۵۰
جی کے آٹے کی لپسی -	۱۴۶
حرف چ	
چاند کا تعلق ایام حیض سے	۳۳۲ لغایتہ ۳۳۴
چانول کا آٹا	۱۴۷
چانول کے گلگلے	۱۵۰
چانول دسیب	۱۵۰
چاء	۱۱۹
چٹنی آلو دسیب کی	۱۵۱
چٹنی چقندر کی	۱۵۱
چٹھیات شکریہ	۳۸۱ لغایت ۴۳۲
چرٹ یعنے سگار	۱۲۹
چکر آجانا	۱۰۸ و ۲۲۹ لغایت ۲۳۰ و ۳۸۹
چقندر کی چٹنی	۱۵۱
چوترٹ کے بل پیدائش -	۳۴۸ لغایتہ ۳۴۹
چوٹ کے باعث مقامی بخار	۳۰۳
چوکر کی ضرورت گھوڑون کے دانہ مین	۱۲۴
چہرّہ کا زخون سے نکالنا	۳۱۷
چہرہ کی چھنسیان	۱۸۴ لغایتہ ۱۸۶ و ۳۸۸ و ۴۲۳
چہرہ مین عصبی درد	۳۷۵
چہوت کا خطرہ	۲۹ و ۶۰ لغایت ۶۹
چیچک روگ یعنے سل	۶۲ و ۱۶۶ لغایتہ ۱۷۴ و ۱۸۰ لغایتہ ۱۸۲ و ۱۹۳ و ۳۲۱ لغایتہ ۳۲۲ و ۳۷۱ و ۳۸۳ لغایتہ ۳۸۴ و ۴۲۰ لغایتہ ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ لغایتہ ۴۲۵ و ۴۲۷ و ۴۲۸
چیچک سیتلا	۵۰ لغایتہ ۵۱ و ۲۶۲
حرف ح	
حاضری کلان	۱۴۹
حافظہ کی کمزوری	۳۸۷ لغایتہ ۳۸۸ و ۳۹۳
حالات جنمین جانوران زندہ رہتے ہین	۱۰۷ لغایتہ ۱۰۸
حجاب القلب مین پانی آجانا	۴۳۰
حرارت کا ٹھیک کرنا -	۳۲۴
حرارت مین تبدیلی یعنی موسم کا بدلنا و مادہ فاسد مین جوش	۲۴ لغایتہ ۲۶
حرام مغز کا ٹیڑھا ہونا -	۹۱ لغایت ۹۵ و ۴۰۵ -
حرام مغز کا زائل ہونا -	۲۲۲ لغایت ۲۲۷ و ۳۷۱ و ۳۸۰ لغایتہ ۳۸۱ -
حرام مغز کی بیماریان -	۲۲۲ لغایتہ ۲۲۷ و ۳۷۱ و ۳۸۰ و ۴۱۹ لغایتہ ۴۲۰ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف ح خ — صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہی
حرام مغز مین سوزش	۴۱۹ لغایۃ ۴۲۰
محسس کے آلات	۱۳۴
حلق کے امراض	۱۶۶ و ۲۵۳ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۱ لغایۃ ۳۸۲ و ۳۸۷ لغایۃ ۳۸۸ و ۴۰۴ لغایۃ ۴۰۵ و ۴۰۹ و ۴۲۲ و ۴۲۳۔
حلق مین انجماد خون	۴۲۲
حلق مین زخم	۳۸۱ لغایۃ ۳۸۲
حلق مین سوزش	۲۵۳ و ۳۸۱ لغایۃ ۳۸۲ و ۴۰۹
حمل۔	۳۳۳ لغایۃ ۳۳۶ و ۳۴۴ لغایۃ ۳۵۵ و ۴۰۷ لغایۃ ۴۰۸ و ۴۲۴ لغایۃ ۴۲۵
حمل کے ایام کی خرابیونکا اثر۔	۳۴۹
حملے دم گھوٹنے والے۔	۲۹۹ و ۳۹۲
حیض کا بند ہو جانا	۱۰۵ و ۲۳۰ و ۳۳۲ لغایۃ ۳۳۶ و ۳۷۱ و ۳۹۹ و ۴۱۹
حیض مین خرابی	۳۳۲ لغایۃ ۳۳۶
حرف خ	
خارش جلد کی	۲۸۶ لغایۃ ۲۸۸ و ۳۲۴
خرگوش کی تمثیل۔	۱۲۰
خسرہ	۳۸ لغایۃ ۴۱ و ۴۲۳
خطرہ چھوت لگنے کا	۲۹ و ۶۰ لغایۃ ۶۹۔
خمیر کی تمثیل	۶۱
خنازیر یا کنٹھ مالا	۵۵ لغایۃ ۵۸ و ۱۹۹ و ۱۹۳ و ۳۷۵ و ۳۸۴
خواہش نفسانی یا مجامعت	۱۸۹ الغایۃ ۱۹۰ و ۱۹۷ لغایۃ ۱۹۸ و ۳۳۹ و ۳۴۸ و ۳۶۳ لغایۃ ۳۶۴ و ۴۳۰
خواہش نفسانی نے حد	۳۴۸۔
خودکشی کے خیالات	۱۵۴ و ۲۱۷ لغایۃ ۲۱۸ و ۲۳۹ و ۳۹۸ لغایۃ ۳۹۹
خوف کی وجہ سے مادہ فاسد کا جوش کھانا۔	۲۳ لغایت ۲۴۔
خون کا رحم سے سیلان	۳۷۱ و ۳۹۰ و ۳۹۲
خون کا رک جانا	۲۱۰ و ۳۷۷
خون کا زیادہ اخراج	۹۵ و ۳۷۱
خون کا ہمراہ پیشاب آنا	۳۸۳ لغایۃ ۳۸۴
خون کے اجتماع	۳۱۲
خون کی تھیلیان	۳۱۲
خون کی رسولیان	۳۱۲
خون مین کمی یا قلت	۱۰۹ و ۲۳۳ لغایۃ ۲۳۹ و ۳۶۷ لغایۃ ۳۶۸ و ۳۸۹ و ۳۹۳ لغایۃ ۳۹۴
خون مین رد کاوٹ	۲۱۰ و ۳۷۷
خون مین سمیت یا زہر پھیلجانا	۳۲۷ لغایۃ ۳۲۹
حرف د	
دانت کا اکھڑ وانا	۲۶۷
دانت کا درد	۹ لغایۃ ۱۰ و ۱۰۵ لغایۃ ۱۰۶ و ۳۸۶ و ۴۱۶ و ۴۲۸
دانت کا صاف کرنا	۲۵۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف د صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہی۔
دانت کا گرجانا۔	۱۱
دانت کھوکھلے	۲۵۰
دانت کے امراض	۲۵۰ لغایت ۲۵۵ و ۳۸۹ و ۴۱۶ و ۴۲۸
درازی شکم	۳۸۷ لغایتہ ۳۸۸
درازی طحال	۴۲۰
درازی معدہ	۳۷۵
درد جسم کے ایک جانب	۳۹۷ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱
درد دندان کا علاج	۱۰۵ لغایتہ ۱۰۶
درد رحم مین	۳۰۸ لغایت ۳۰۹
دردزہ یعنے بچہ پیدا ہونے کا درد	۳۵۰ لغایتہ ۳۵۳۔
درد سر	۱۰۸ و ۲۰۲ لغایتہ ۲۰۳ و ۲۵۶ لغایتہ ۲۶۰ و ۳۶۶ لغایتہ ۳۶۷ و ۳۸۵ و ۳۸۷ لغایتہ ۳۸۸ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۷ و ۳۹۸ لغایتہ ۴۰۳ و ۴۰۴ لغایتہ ۴۰۵ و ۴۰۶ لغایتہ ۴۰۷ و ۴۱۶ لغایتہ ۴۱۷ و ۴۱۹ و ۴۲۲ و ۴۲۶۔
درد کمر مین	۳۶۷ و ۳۷۲ و ۳۹۲ و ۳۹۷ و ۴۱۹ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱
درد کمر خاص قسم کا یعنی ملیگو (انگریزی)	۲۲۴ لغایتہ ۲۲۳
درد کند ہون مین	۱۶۶
درد کی اصلیت	۷۴
درد کے ساتھ حیض ہونا حالت تندرستی مین	۳۳۲
درد کے مقامات مین سن باتھ	۱۰۷
درد گٹھیا	۳۵۲ و ۳۷۳ لغایتہ ۳۷۹ و ۳۹۴ لغایتہ ۳۹۵ و ۴۰۲ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱
درد گوش	۱۰۵ و ۴۱۷ لغایتہ ۴۱۸
دل کا استسقا	۴۳۰
دل کا دھڑکنا	۲۱۰ و ۳۷۷
دل کا فالج	۲۱۰
دل کی بیماریان	۱۷ لغایتہ ۲۴ و ۱۹۳ و ۲۰۹ لغایتہ ۲۲۱ و ۲۷۰ و ۳۷۷ و ۳۹۶ لغایتہ ۳۹۷ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱۔
دل کی کواڑیون کا نقص	۲۰۹ و ۲۱۰
دل مین نقص	۳۸۳ و ۳۹۶ لغایتہ ۳۹۷
دماغ کا پلپلا ہونا یا ملائم ہونا	۳۸۷ لغایتہ ۳۸۸
دماغ کا خون آلودہ ہونا	۸۲ لغایتہ ۸۳ و ۳۸۱
دماغ کا زائل ہونا	۲۲۷ و ۲۵۶ لغایتہ ۲۶۰
دماغ کا سکڑ جانا	۲۰۹ و ۲۱۰
دماغ کی سوزش	۲۲۶ لغایتہ ۲۲۷ و ۲۵۶ لغایتہ ۲۶۰
دماغ کے پردہ مین پانی آجانا	۲۴۳
دماغ مین خرابی	۳۴۲ لغایتہ ۳۴۳
دماغی امراض	۱۵۳ لغایتہ ۱۶۵ و ۳۲۱ و ۴۰۶ و ۴۲۲
دمہ	۱۶۶ و ۱۶۹ لغایتہ ۱۸۰ و ۱۹۳ و ۳۷۷ و ۳۹۳ لغایتہ ۳۹۴ و ۴۰۹ لغایتہ ۴۱۰ و ۴۲۸ لغایت ۴۳۰۔
دوپہر کے وقت کا کھانا	۱۴۹

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف د - ڈ - ذ - ر — صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
دودہ جما ہوا	۳۶۱
دودہ جوش کیا ہوا اور بے جوش کیا ہوا	۱۴۶ و ۳۶۱ لغایت ۳۶۲
دودہ صاف کیا ہوا	۳۶۱
دودہ کا والدہ مین نہونا	۳۳۸ لغایت ۳۴۰
دودہ مطابق ہدایات پروفیسر ساکس لیٹ صاحب کے پکا ہوا	۳۶۱
دو - دکھلائی دینے کا مرض	۲۴۴
دور کی شئے کے نظر آنے کا مرض	۳۷۵ لغایتہ ۳۷۶
دھوپ اور پانی کا مشترکہ اثر	۱۰۷ لغایتہ ۱۰۸
دھوپ کے غسل (یعنے سن باتھز)	۱۰۶ لغایتہ ۱۰۹
دھوان لگے ہوئے کھانے	۱۲۱
دیوانگی	۶۲ و ۱۵۳ و ۳۲۱ و ۳۸۷ لغایت ۳۸۸
حرف ڈ	
ڈپسومینیا یعنے بیحد شراب خواری کی دیوانگی	۲۹۲
ڈفتھیریا	۴۳ لغایتہ ۴۶ و ۳۷۴ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۹۸ و ۴۱۹ و ۴۲۳
ڈکار	۱۲۹ و ۱۹۹
ڈنک کیڑے یکوڑونکے	۳۲۶ لغایتہ ۳۲۹
ڈیجی ٹیلس	۳۲۱ -
حرف ذ	
ذات الجنب	۱۷۴ لغایتہ ۱۸۰ و ۴۲۸
ذیابیطس	۲۰۳ لغایتہ ۲۴ و ۴۳۲
حرف ر	
رال کا منہ سے بہنا	۴۲۷
رپورٹ ہاے شفایابی	۳۶۵ لغایتہ ۴۳۲
رحم سے سیلان خون	۳۷۱ و ۳۹۰ و ۳۹۲
رحم کا ٹل جانا	۳۳۶ و ۴۱۲ لغایتہ ۴۱۳
رحم کا ٹیڑہا پن	۳۳۶ لغایتہ ۳۳۷ و ۴۱۲ لغایتہ ۴۱۳
رحم کا سرطان	۲۹۲ و ۳۹۰ لغایتہ ۳۹۱ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱
رحم مین رسولی	۴۱۰ لغایت ۴۱۱
رسولی اور گمڑیان	۱۵ لغایتہ ۱۶ و ۱۰۹ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۲۰۲ لغایتہ ۲۰۳ و ۲۵۷ و ۳۶۸ و ۳۷۵ لغایتہ ۳۷۶ و ۳۷۸ و ۳۸۴
رسولی پیٹرو پر	۱۶ و ۱۰۹ و ۲۵۹
رسولی خون بھری ہوئی یا تھیلی خون بھری ہوئی	۳۱۲ و ۳۷۲
رسولی رحم کی	۴۱۰ لغایتہ ۴۱۱
رسولی گردن پر	۱۵ و ۳۶۸ و ۳۷۵ لغایتہ ۳۷۶ و ۳۷۸ و ۳۸۴
رسولی گلٹی کی	۱۵ لغایتہ ۱۶ و ۳۶۸ و ۳۷۵ و ۳۸۴ و ۴۲۸
رسولی ہڈی کی	۳۸۹ لغایتہ ۳۹۰
رقیق اشیا کی قابلیت ہضم	۱۲۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	حرف ز — صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہی
رقیق اشیاء کی قابلیت ہضم	۱۲۱
رنگت پائخانہ کی	۱۲۷
رنگت پیشاب یعنی بول کی	۱۲۷
روٹی بغیر چھنے ہوئے آٹے کی	۱۴۶
روٹی بغیر چھنے ہوئے موٹے آٹے کی	۱۲۳ لغایتہ ۱۲۴
روٹی بغیر چھنے ہوئے آٹی کی روٹی بنانے کی ترکیب	۱۴۷ لغایتہ ۱۴۸
روکنا پائخانہ کا	۲۰۰
روکنا پیشاب کا	۲۰۰ لغایت ۲۰۱
روماٹزم	۷۰ لغایتہ ۸۰ و ۳۵۲ و ۳۷۸ لغایتہ ۳۷۹ و ۳۸۳ و ۳۹۴ لغایتہ ۳۹۵ و ۴۰۰ و ۴۰۲ و ۴۱۰ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱
ریڑہ کا ٹیڑہاپن	۹۱ لغایت ۹۵ و ۴۰۵
ریڑہ کے کسی ایک جوڑ کی سوزش (اسپانڈیلائیٹس) انگریزی	۴۲۴ لغایتہ ۴۲۵
ریڑہ کے بانس کا زائل ہونا	۲۲۲ لغایت ۲۲۷ و ۳۷۱ و ۳۸۰ لغایتہ ۳۸۱
ریڑہ کے بانس کی سوزش	۴۱۹ لغایت ۴۲۰
ریڑہ کے بانس کے امراض	۲۲۲ لغایت ۲۲۷ و ۳۷۱ و ۳۸۰ و ۴۱۹ لغایت ۴۲۰
ریگیٹس	۱۸۳ و ۱۹۳
	حرف ز
زائیدگی	۳۴۴ و ۳۵۵ و ۳۶۷ لغایتہ ۳۶۸ و ۳۷۳ و ۴۷ لغایتہ ۴۸ و ۴۲۲ لغایتہ ۴۲۳ و ۴۲۴ لغایتہ ۴۲۵ و ۴۲۹
زائیدگی آسانی سے	ایضاً . . . . . ایضاً . . . . . ایضاً . . . ایضاً
زائیدگی چوتڑ کے بل	۳۴۸ لغایت ۳۴۹
زائیدگی قبل از میعاد	۳۳۷ و ۳۴۵ و ۳۴۸ لغایتہ ۳۴۹
زائیدگی کے بعد کا انتظام	۳۵۶ لغایت ۳۵۹
زبان کا سرطان	۲۹۲
زچہ کا بخار	۳۴۰ لغایتہ ۳۴۳
زخم پھٹے ہوئے یا چرے ہوئے	۳۰۷ لغایتہ ۳۱۱
زخم جلنے کے	۳۱۵ لغایتہ ۳۱۶ و ۴۲۱
زخم ٹانگ پر	۳۶۹
زخم چرے ہوئے یا چھدے ہوئے یا کٹے ہوئے	۳۰۷ لغایتہ ۳۱۱
زخم کشادہ یعنے کہلے ہوئے	۳۲۰ لغایتہ ۳۲۶ و ۳۶۹ و ۳۷۸
زخم کے باعث بخار	۳۰۳
زخم گولی کے	۳۱۶ لغایت ۳۱۹
زخمون سے بندوق کی گولی نکالنے پر بحث	۳۱۶ لغایت ۳۲۰
زخمون سے چھرّہ کا نکالنا	۳۱۷
زخمون کا پھوٹ نکلنا	۳۲۵ لغایت ۳۲۶
زخمون کا علاج	۳۰۲ لغایت ۳۲۹ و ۴۲۱
زخمی پستان یعنے تھنیلہ	۳۳۸ لغایت ۳۴۰
زخمی حلق	۳۸۱ لغایت ۳۸۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست بہ سلسلہ حروف تہجی

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہی
زخمی کتے کی تمثیل	۳۰۵ لغایۃ ۳۰۶
زرد بخار۔	۲۶۵ و ۲۷۰ لغایۃ ۲۷۱
زکام	۲۳ لغایۃ ۲۴ و ۷۰ لغایۃ ۷۱ و ۲۳۸ لغایۃ ۲۳۹ و ۲۵۲ و ۳۸۹ و ۴۰۰
زکام۔ نتیجہ ہے جوش مادہ فاسد کا	۲۳ لغایۃ ۲۴
زندگی سے سیری	۱۵۴ و ۲۱۷ لغایۃ ۲۱۸ و ۲۳۹ و ۳۹۹
زندگی کی قوت	۶۲ و ۱۱۴ لغایت ۱۱۵ و ۱۲۱
زہر باد یعنے خون مین زہر کا پھیل جانا	۳۲۶ لغایت ۳۲۹
زہریلی ادویات	۱۵۴ لغایت ۱۵۵
زیادتی اخراج خون۔ بحالت حیض	۹۵ و ۳۷۱
زیادتی غذا	۱۱۸ لغایۃ ۱۲۵
زیادہ خوری۔ پلاؤ جانوران	۱۲۰ لغایۃ ۱۲۱
حرف س	
سامنے کی جانب بار مادہ فاسد	۴۳۳ و ۴۳۵
سانپ کا کاٹنا	۳۲۶ لغایۃ ۳۲۹
سانس لینے مین شکلاہٹ	۱۶۶ و ۱۷۹ لغایۃ ۱۸۰ و ۱۹۳ و ۳۷۷ و ۳۹۳ لغایۃ ۳۹۴ و ۴۰۹ لغایۃ ۴۱۰
سامی کوسس (ٹھوڑی پر پھنسیان)	۲۰۸ و ۳۷۲۔
سامی نوسس (جسم کا نیلا پڑجانا)	۳۷۶
سائنس آف فیشیل اکسپریشن	۹۶ لغایۃ ۹۷ و ۱۶۸ و ۴۳۳ لغایۃ ۴۳۵
سپاہیون کی تمثیل	۷۰
سٹفر باتھز۔ فریکشن	۱۱۰ لغایت ۱۱۶
سخت ہوجانا ریشہ ہای پٹھون کا یعنے ٹشیو کا	۱۵ لغایت ۱۶
سختی جگر	۴۲۰
سرخ بادہ چہرہ کا	۳۷۲
سرخ بخار	۴۰ لغایۃ ۴۳ و ۳۷۴ و ۳۷۸ لغایت ۳۷۹ و ۴۲۳
سرخ کرم کلا در سیب دسفید کرم کلا وٹماٹو	۱۴۹
سرد پانی کی بھیگی ہوئی گدیان	۳۰۸ لغایت ۳۰۹ و ۳۱۵
سرد پسینہ	۲۱۶
سرد ہاتھ و پاؤن	۸۲ لغایت ۸۳ و ۲۱۶ و ۳۶۶ و ۳۶۷ لغایۃ ۳۶۹
سردی کا احساس	۲۸ و ۳۷
سرطان بینی (ناک)	۲۹۲ لغایۃ ۲۹۳ و ۳۶۸ لغایۃ ۳۶۹
سرطان پستان	۲۹۲ و ۲۹۶ و ۳۶۸ لغایت ۳۶۹
سرطان رحم	۲۹۲ و ۳۹۰ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱
سرطان زبان	۲۹۲
سرطان کے بیج یعنی اسمین نئی پیدائشین	۲۹۰ و ۳۷۸
سرطان معدہ	۳ و ۲۹۱ و ۴۲۰
سرطان ہونٹہ	۳۷۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرف س

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
سرطان کی گلٹی اور غدود	۳۶۸ و ۳۶۹ لغایۃ ۳۶۹
سرفہ یعنے بران کائیٹس	۱۶۶ و ۳۶۶ و ۳۷۵ و ۳۸۸ و ۳۹۷ لغایۃ ۳۹۸ و ۴۲۸
سرکہ	۱۳۱
سر کا تعلق نئے علم شفا بخشی سے	۱۵ لغایۃ ۱۶
سر کی جانب مادہ فاسد کا دباؤ	۸۲ لغایۃ ۸۴ و ۳۸۱
سر کے لئے بھاپ کا غسل	۱۰۵ لغایۃ ۱۰۶
سرمین اجتماع خون	۸۲ لغایۃ ۸۳ و ۳۸۱
سرمین ورد	۱۰۸ و ۲۰۲ لغایۃ ۲۰۳ و ۲۵۶ لغایۃ ۲۶۰ و ۳۶۶ لغایۃ ۳۶۷ و ۳۸۵ و ۳۸۷ لغایۃ ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۴ و ۳۹۷ لغایۃ ۳۹۸ و ۴۰۴ لغایۃ ۴۰۵ و ۴۰۶ لغایۃ ۴۰۷ و ۴۱۶ لغایۃ ۴۱۷ و ۴۱۹ و ۴۲۲ و ۴۲۶ -
سرمین درد بوجہ گٹھیا۔	۴۰۸ لغایت ۴۰۹
سرمین گرمی	۸۲ لغایت ۸۳
سڑن کی کارروائی امراض پھیپھڑہ مین	۱۷۵ لغایت ۱۷۶
سڑنا مادہ فاسد کا	۲۲ لغایت ۲۵
سڑنا ہڈی کا	۱۶۶ و ۱۸۲ لغایت ۱۸۴ و ۳۸۳ لغایت ۳۸۴ و ۴۲۴
سفلس	۱۸۷ و ۱۹۶ لغایت ۱۹۷ و ۳۲۱ لغایت ۳۲۲ و ۳۸۵
سفلس کا پھوڑا	۱۸۸ و ۱۹۰
سفیدی کا آنا	۱۸۸ لغایت ۱۸۹ و ۲۰۴ لغایت ۴۰۳ و ۴۱۰ لغایت ۴۱۱
سکڑنا دماغ کا	۱۶۴ و ۱۶۵
سِل یا چپئی روگ	۱۶۶ و ۱۶۷ لغایۃ ۱۸۰ لغایۃ ۱۸۲ و ۱۹۳ و ۳۲۱ لغایۃ ۳۲۲ و ۳۷۱ و ۳۸۳ لغایۃ ۳۸۴ و ۴۲۰ لغایت ۴۲۱ و ۴۲۲ لغایۃ ۴۲۳ و ۴۲۵ و ۴۲۷ و ۴۲۸
سِل تیز رو	۱۶۶ لغایت ۱۶۸
سلسلبول	۲۰۴
سِل کی اصلیت	۱۷۰
سِل کی گڑبڑیان	۱۷۳ و ۴۲۷
سنگ یعنے پتھری کی بیماری	۲۰۱ لغایۃ ۲۰۴ و ۳۸۵ لغایۃ ۳۸۶ و ۴۱۴ و ۴۲۲ و دیکھئے سنگ مثانہ
سنگ جگر	۲۰۵ لغایۃ ۲۰۶ و ۳۶۵ لغایۃ ۳۶۶ و ۴۰۸ لغایۃ ۴۰۹ و ۴۱۴
سنگ مثانہ	۲۰۱ لغایۃ ۲۰۲ و ۳۸۵ لغایت ۳۸۶ و ۴۱۴ و ۴۲۲ نیز دیکھئے سنگ جگر۔
سنگ مثانہ کی وجہ سے درد	۲۰۲
سوزاک	۱۸۸ و ۱۹۰ لغایت ۱۹۱ و ۱۹۳ لغایت ۱۹۴ و ۱۹۵
سوجن	۴۱۰ و ۴۲۰ و ۴۲۶ و ۴۲۸
سوجی ہوئی ٹانگ	۴۲۶
سوزش امعا (انتڑیون کی سوزش)	۳۶۵ و ۳۷۰ و ۳۸۳
سوزش بڑی آنت کی	۳۷۰
سوزش بلغوم	۳۷۵ و ۳۸۸ و ۳۹۷ و ۴۲۸
سوزش پھیپھڑہ	۱۷۴ لغایت ۱۷۵ و ۳۶۶ و ۳۹۸ و ۴۲۱ و ۴۲۸
سوزش حرام مغز	۴۱۹ لغایت ۴۲۰
سوزش دماغ	۲۲۶ لغایت ۲۲۷ و ۲۵۶ لغایت ۲۶۰ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف س	
سوزش ریزہ کے ایک جوڑ کی	۴۲۴ لغایۃ ۴۲۵
سوزش گردہ ہائے	۳۸۵ لغایۃ ۳۸۶
سوزش مثانہ	۲۰۴ لغایۃ ۲۰۵ و ۳۹۷ لغایت ۳۹۸
سوزش معدہ	۳۷۰ و ۳۹۸ لغایۃ ۳۹۹ و ۴۲۰ و ۴۳۰ لغایۃ ۴۳۱
سوزش مقام فرکیشن کی سنز باتھ مین	۱۱۲ لغایۃ ۱۱۳ و ۲۹۴
سوزش ناک کی جھلی کی	۱۶۶
سوزش نرخرہ	۲۵۳
سوزاک مضمی	۱۲۷ الغایۃ ۱۲۸ و ۲۳۹ و ۲۵۶ لغایۃ ۲۵۸ و ۲۶۶ و ۳۷۳ و ۳۷۶ و ۳۷۹ و ۳۸۴ و ۴۰۳ و ۴۱۵ لغایۃ ۴۱۶۔
سیب اور سبز خرم کرم کلاں	۱۴۹
سیب اور سبز لوبیا	۱۵۱
سیب و چاول	۱۵۰
سیم سبز و لوبیا وغیرہ و سیب	۱۵۱
سیاہ داغ آنکھوں کے سامنے	۳۷۰
سیتلا موتیا	۴۷
سیلان خون رحم	۳۷۱ و ۳۹۰ و ۳۹۲
سیلی سیلک ایڈ	۲۰۶ و ۳۱۲ و ۳۲۱
سینٹ ولٹس ڈانس یعنے کوریا	۲۲۳ و ۳۸۰
سینہ مین درد	۳۹۶ و ۴۲۱
سینہ کی جلن	۱۲۹
حرف ش	
شانہ بلند	۸۴ لغایت ۸۶
شاہ دانہ کے درخت کی مثال	۱۰۸
شام کا کھانا	۱۴۹
شراب کی مضرت رسان خاصیت	۱۲۱
شراب بیر کی مضرت رسان خاصیت	۱۱۹
شراب خواری کی دیوانگی	۲۹۲
شربت ہائے کا مشکل الہضم ہونا	۱۲۱ و ۱۲۳
شریان کا باندھنا	۳۰۸ لغایۃ ۳۰۹
شریان دل کا اوبھر آنا	۳۷۷۔
شکستگیان	۳۱۹ لغایت ۳۲۰
شکستہ ہڈی	۴۲۳ لغایت ۴۲۴۔
شفایابی کی رپورٹ ہائے	۳۶۵ لغایت ۴۳۲
شکل جسمانی مین تبدیلی	۱۰ الغایت ۱۱ و ۱۵ لغایت ۱۷۔
شکم کا بڑھ جانا۔	۳۸۷ لغایت ۳۸۸۔
شکم کی رسولی	۱۶ و ۱۰۹ و ۲۵۹
شکم کے امراض	۱۰۹ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۸ و ۴۰۹۔ نیز ملاحظہ فرمایئے معدہ کی خرابی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہاں کہ ذکر آیا ہے
حرف ص - ض - ط - ع - غ	
شلغم کے لیئے اسٹیم باتھ	۱۰۵
شلجم و آلو	۱۵۰
شوربے مشکل الہضم ہوتے ہین	۱۲۱
شہد کی مکھی کا ڈنک مارنا	۳۲۸ لغایت ۳۲۹
حرف ص	
صاف کیا ہوا دودھ	۳۶۱ لغایت ۳۶۲
صبح کے کھانے	۱۵۰
صفرہ ایک جزو مادہ فاسدہ مین جوش آنے کی	۲۳ لغایت ۲۴
حرف ض	
ضربات اندرونی	۳۱۲ لغایت ۳۱۴
ضربات بیرونی (زخم)	۳۰۲ لغایت ۳۲۹
ضعف باہ یعنے نامردی	۱۹۶ لغایت ۱۹۸ و ۳۷۲
حرف ط	
طاعون کا بخار۔	۲۷۳ و تتمہ صفحہ ۲۷۳
طبیعت کی پراگندگی	۴۰۶
طبیعت کی کوشش شفا کرنے کی	۵۲ لغایت ۵۳
طحال کا بڑہنا	۴۲۰
طوفان باد و باران کی مثال	۵۳
حرف ع	
عام کمزوری۔	۳۱۴ و ۳۶۶ لغایت ۳۶۷ و ۳۹۳ لغایت ۳۹۴ و ۳۹۶ لغایت ۳۹۷
عرق النساء۔	۸۱ لغایت ۸۲ و ۳۶۷ و ۳۷۳ و ۳۸۳ و ۴۱۱ لغایت ۴۱۲
عضوہائے تناسل کے امراض	۱۸۷ لغایت ۱۹۸ و ۱۸۳ لغایت ۳۸۲ و ۴۰۲ لغایت ۴۰۳ و ۴۱۰ لغایت ۴۱۱
عضو کا کاٹ ڈالنا	۳۰۵ و ۳۱۶ و ۳۲۹
علاج بچون کا چند ماہ کی عمر کے و بچون کی پرورش	۳۶۰ لغایت ۳۶۵ - ملاحظہ فرمایئے نیز صفحات ۳۵ لغایت ۶۹ -
علاج بخار کا	۳۱
علاج کے طریقے	۱۰۰ لغایت ۱۱۶
عقل حیوانی	۱۲۹ و ۲۷۸ لغایت ۲۷۹
عمل ہاضمہ	۱۲۱ لغایت ۱۲۲ و ۱۲۵ و ۱۲۶
عورتون کی بیماریان	۳۳۰ لغایت ۳۴۳
حرف غ	
غذا بہت کمزور مریضونکے لیئے	۱۴۶ لغایت ۱۴۷
غذا بیمار کے لیئے	۱۴۶ لغایت ۱۴۷ و ۱۵۲
غذا مقدرتی	۱۴۹ لغایت ۱۵۲
غذا قدرتی اور پکی ہوئی	۱۱۹ لغایت ۱۲۵
غذا کا جزو بدن ہونا	۱۲۶
غذا کی زیادتی	۱۱۸ لغایت ۱۲۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف غ	
غذا کی ناقابلیت ہضم	۱۲۱ لغایت ۱۲۲
غذا مین اعتدال کی ضرورت	۱۴۷
غذا مین غذائیت پہونچانے والے اجزا	۱۲۹ لغایت ۱۳۰
غذا مین لعاب دہن کا شامل ہوجانا	۱۲۳
غذاء صحیح پر بحث	۱۱۷ لغایت ۱۵۲
غذائیت	۱۱۸ لغایت ۱۲۵
غذائین	۱۵۰
غذاے نامناسب	۱۱۹
غذا مین نمک و مصالحہ جات لگانیکا اثر	۱۲۱
غلہ بطور غذا	۱۲۳ لغایت ۱۲۴
غصہ کے حملے	۳۸۷ لغایت ۳۸۸ و ۴۲۶ -
غصہ وجہ ہیجان مادہ فاسد مین جوش لانے کی	۲۴
غسل بھاپ کا (اسٹیم باتھ)	۱۰۰ لغایت ۱۰۶
غسل دھوپ کا (سن باتھ)	۱۰۶ لغایت ۱۱۰
غسل کولہے کا (فریکشن ہپ باتھ)	۱۰۹ لغایت ۱۱۰
غسل عضو تناسل کا بطریق خاص (فریکشن سٹنر باتھ)	۱۱۰ لغایت ۱۱۶
غسل مختلف قسم کے	۱۰۰ لغایت ۱۱۶
حرف ف	
فالج -	۶۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۳۸۰ و ۳۸۳ لغایت ۳۸۴
فالج - بتدریج بڑھنے والا	۶۲ و ۱۵۳ لغایت ۱۵۴
فالج دل کا	۲۱۰
فالج ہاتھہ کا	۴۰۲
فاقہ	۱۱۹ لغایت ۱۲۰
فریکشن سٹنر باتھ	۱۱۰ لغایت ۱۱۶
فریکشن ہپ باتھ	۱۰۹ لغایت ۱۱۰
فکر - گھبراہٹ	۲۱۰ و ۳۷۷ -
فولاد کا اندرونی استعمال	۲۳۴ و ۲۳۸
فیسین	۶۲ لغایت ۶۳
حرف ق	
قبض	۹۷ و ۱۲۸ و ۲۳۹ و ۲۵۶ و ۲۶۰ و ۲۶۶ و ۳۷۳ و ۳۷۶ و ۳۸۱ و ۴۰۱ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳ و ۴۱۵ لغایت ۴۱۶ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱ -
قبض بچون کا -	۳۷۳ و ۳۷۶
قبض پورانا	۱۲۸ و ۲۳۹ و ۲۵۶ لغایت ۲۵۷ و ۲۶۶ و ۳۷۳ و ۳۷۶ و ۳۸۱ و ۴۰۱ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳ و ۴۱۵ لغایت ۴۱۶ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱ -
قبل از وقت زائید گی -	۳۳۷ و ۳۴۵ و ۳۴۸ لغایت ۳۴۹
قدرتی غذا کے انتخاب کے لئے اشارے	۱۴۹ لغایت ۱۵۲
قریب سے دیکھنے کا مرض	۲۴۳ و ۲۴۷ لغایت ۲۴۸
قرنطینہ -	۶۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف ق	
قلب کا اختلاج	۲۱۰ و ۳۷۷
قوت زندگی	۶۲ و ۱۱۴ لغایت ۱۱۵ و ۱۲۱
قوت ہاضمہ	۱۲۹ لغایت ۱۳۰
قولنج جگر (کولہے کا درد قولنج)	۴۱۸
قولنج سنگ مثانہ	۲۰۲
قولنج گردہ	۲۰۲
قہوہ	۱۱۹
قے یعنے متلی	۳۷۶ لغایت ۳۷۷
حرف ک	
کاٹنا سانپ کا	۳۲۶ لغایت ۳۲۹
کاٹنا باؤلے کتے کا	۳۲۶ لغایت ۳۲۹
کاربولک اسڈ	۳۰۷ و ۳۱۲
کارخانہ کا میرے کھولا جانا -	۵
کار بنگل پھوڑا یعنے اڈیٹھہ	۱۰۶ و ۳۸۶ لغایت ۳۸۷
کار روائی سٹرن مین بوجہ گھٹنے حرارت ہوا کے تنزل ہونا	۲۳
کاغذ پوشیدہ مقام کے صاف کرنے کا	۱۲ و ۱۲۷
کالی کہانسی -	۵۱ لغایت ۵۵ و ۳۹۱ و ۳۹۹ لغایت ۴۰۰ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳
کان کا بہنا یعنے اوٹوریا (انگریزی)	۲۴۸ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸ و ۴۲۲
کان کا درد	۱۰۵ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸
کان کے امراض	۱۰۵ و ۲۴۰ لغایت ۲۴۹ و ۳۷۲ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸ و ۴۲۲
کان مین انجماد خون -	۴۲۲ -
کان مین جھنجھناہٹ	۲۴۸ و ۳۷۲
کاہو	۱۵۱
کپڑی کمر	۹۲ لغایت ۹۴
کپڑے کی گدیان	۳۰۸ لغایت ۳۰۹ و ۳۱۵
کتے زخمی کی مثال	۳۰۵ لغایت ۳۰۶
کچت	۳۱۲ لغایت ۳۱۴ و ۳۸۶
کراہی سیس - کیوریے ٹو	۲۶ و ۵۳ و ۱۰۸ و ۳۷۹
کرم شکم -	۲۸۶ لغایت ۲۸۸
کرن مول	۵۹
کروسیو سیلیمنٹ	۲۱۶ لغایت ۲۱۷ و ۳۹۷
کروٹک ایسڈ	۲۰۶
کریوزوٹ	۱۷۵
کلوروڈک یعنے سبزی مائل رنگ جلد کا	۱۲۸
کلوروسس	۹۷ و ۱۰۹ و ۱۲۸ و ۲۳۳ لغایت ۲۳۹ و ۳۷۵
کمر مین درد	۳۶۷ و ۳۷۲ و ۳۹۲ و ۳۹۷ و ۴۱۹ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست بہ سلسلہ حروف تہجی

الفاظ	حرف ک۔گہ صفحہ جہاں کہ ذکر آیا ہے
کمی خون	۱۰۹ و ۲۳۳ لغایت ۲۳۹ و ۳۶۷ لغایت ۳۶۸ و ۳۸۹ و ۳۹۳ لغایت ۳۹۴ و ۳۸۹
کمزوری حافظہ	۳۸۷ لغایت ۳۸۸ و ۳۹۳ و ۳۹۸ -
کمزوری عام طور سے	۳۱۴ و ۳۶۶ لغایت ۳۶۷ و ۳۹۳ لغایت ۳۹۴ و ۳۹۶ لغایت ۳۹۷
کمزوری نگاہ	۴۱۴
کنٹھ مالا	۵۵ لغایت ۵۸ و ۱۶۹ و ۱۹۳ و ۳۷۵ و ۳۸۴
کوآرن ٹائن یعنی قرنطینہ	۶۸
کوریا	۲۲۳ و ۳۸۰
کوڑہ یعنے جذام	۲۱۸ و ۲۲۱ و ۲۷۴ لغایت ۲۸۵
کوزہ پشت	۹۳ و ۹۴
کوکوا کا خراب خاصہ	۱۱۹
کوکین	۳۰۷
کولہے کا مرض	۸۱ و ۳۶۷ و ۳۸۳ و ۴۱۱
کونین	۶۲ لغایت ۶۳ و ۲۳۴ و ۲۷۰ و ۴۲۱
کھانا بنانے کی ترکیبیں	۱۴۸ لغایت ۱۵۲
کھانا دن کے وقت کا یعنے حاضری کا ان	۱۴۹
کھانسی	۳۹۳ و ۴۲۷
کھجلی	۹۵ و ۲۸۶ لغایت ۲۸۸
کھلے ہوئے زخم	۳۲۰ لغایت ۳۲۶ و ۳۶۹ و ۳۷۸
کیڑے مکوڑوں کی مثال	۲۹ لغایت ۳۰
کیمیائی امتحان	۱۲۹ لغایت ۱۳۰
کی ہس	۲۷۲ -

حرف گہ

گاجر اور آلو	۱۵۰
گاڑی سے دب گئے ہوئے کتے کی تمثیل	۳۰۶
گٹھیا کا درد	۷۳ و ۳۵۲ و ۳۷۸ لغایت ۳۷۹ و ۳۹۴ لغایتہ ۳۹۵ و ۴۰۲ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱
گٹھیا یعنے وجع مفاصل	۷۰ لغایتہ ۸۰ و ۳۵۲ و ۳۷۸ لغایت ۳۷۹ و ۳۸۳ و ۳۹۴ لغایت ۳۹۵ و ۴۰۰ و ۴۰۲ و ۴۱۰ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳ -
گٹھیا کے باعث درد سر	۴۰۸ لغایت ۴۰۹
گدیان	۳۰۸ لغایت ۳۰۹ و ۳۱۵
گردن پر رسولی یا گلٹی (یعنے مادہ فاسد کا جمع ہونا)	۱۵ و ۱۶ و ۳۶۸ و ۳۷۵ لغایت ۳۷۶ و ۳۷۸ و ۳۸۴
گردن پھولی ہوئی (گھینگا)	۲۵۴ لغایتہ ۲۵۵
گردن کی مشکل - اس نئے علم شفا بخشی کی غرض کیلئے	۱۵ و ۱۶
گردن کے لئے اسٹیم باتھ	۱۰۵ لغایت ۱۰۶
گردن کی خرابیاں	۱۹۹ لغایتہ ۲۰۸ و ۳۶۹ لغایتہ ۳۷۰ و ۳۸۱ لغایتہ ۳۸۲ و ۳۸۵ لغایتہ ۳۸۶ و ۴۲۰
گردے کا درد - توجہ مشانہ	۲۰۱ لغایتہ ۲۰۲
گرم سر	۸۲ لغایت ۸۳
گرم ملک کا بخار	۲۶۷ لغایت ۲۷۳ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان ذکر آیا ہے
حرف گ	
گوین سکیس یعنے گلوروسس	۹۷ و ۱۰۹ و ۱۳۸ و ۲۳۳ لغایت ۲۳۹ و ۳۷۶ -
گلاکوما	۲۴۲
گلٹی سرطان کی	۱۷۳ و ۳۶۸ لغایتہ ۳۶۹
گلٹیون کی سوجن	۱۵ لغایتہ ۱۶ و ۳۶۸ و ۳۷۵ و ۳۸۴ و ۴۲۸
گلسوآ	۵۹
گمڑیان اور رسولیان	۱۵ لغایتہ ۱۶ و ۱۰۹ و ۱۷۳ و ۲۰۲ لغایت ۲۰۳
گمڑیان سل کی - یا سل کے دانے	۱۷۷ و ۲۲۷
گنج یعنے بغیر بالونکا سر	۱۸۰
گنجا سر	۵۹
گوشت بد - یعنے زخم مین مردار گوشت	۲۹۰ لغایت ۳۰۱
گوشت خوار جانوران	۳۰ لغایت ۳۱ و ۱۳۵ لغایت ۱۳۸
گوشت کا مضرت رسان ہونا -	۱۱۹
گولیان	۲۳۴ و ۲۳۸ و ۲۹۰
گولی بندوق کا زخم سے نکالنا	۳۱۶ لغایت ۳۲۰
گونگے بہرے	۳۸۱
گھبراہٹ	۴۰۶ و ۴۱۲
گھٹنا سوجا ہوا - ہڈی پر گومڑی	۱۸۳ لغایت ۱۸۴ و ۴۲۳ لغایت ۴۲۴
گھٹنے پر گمڑیان	۱۸۴ و ۴۲۳ لغایتہ ۴۲۴
گھینگا	۲۵۴ و ۲۵۵
گھوڑے کی تمثیل	۱۹ لغایت ۲۰
گیسٹرای ٹس یعنے سوزش معدہ	۳۷۰ و ۳۹۸ لغایت ۳۹۹ و ۴۲۰ و ۴۳۰ لغایتہ ۴۳۱ -
گینڈوے	۲۸۶ لغایت ۲۸۸
حرف ل	
لپسی بغیر چھنے ہوئے آٹے کی بنانے کی ترکیب	۱۴۸
لپسی جئی کے آٹے کی	۱۴۶
لچھڑی کا خارج ہونا	۳۴۹ لغایت ۳۵۰ و ۳۶۷ لغایت ۳۶۸
لکچر اوّل	۱ لغایت ۱۳
لکچر دوم	۱۴ لغایت ۳۴
لکچر سوم	۳۵ لغایت ۶۹
لکچر چہارم	۷۰ لغایت ۹۹
لنجاو لنگڑاپن	۸۴ لغایت ۹۵ و ۳۶۷
لوبیا و ٹماٹو	۱۵۰
لیپرٹس کی سوزش	۲۵۳
لیپرٹس مین رکاوٹ	۳۷۴ لغایت ۳۷۵
لیوپس	۱۶۶ لغایت ۱۶۷ و ۱۸۴ لغایت ۱۸۶
لیوپس چہرہ کا	۱۸۴ لغایت ۱۸۶ و ۳۸۸ و ۴۲۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہاں کہ ذکر آیا ہے
لیوکوریا	۱۸۸ لغایت ۱۸۹ و ۴۰۲ لغایت ۴۰۳ و ۴۱۰ لغایت ۴۱۱
حرف م	
مادہ فاسد کا جمع ہونا	۲۸
مارفیا	۶۲
مالش پارہ ملی ہوئی ادویات کی	۱۸۷ و ۱۹۱ و ۱۹۵ و ۲۳۳ و ۳۲۱
مالیخولیا (ہر وقت رنجیدہ رہنے کا مرض	۲۱۷ لغایت ۲۱۸ و ۴۱۱ لغایت ۴۱۲ (ملاحظہ فرمایئے نیز اعصابی امراض کا باب)
مامی گرو بس۔	۶۰
مایوپیا یعنے قریب سے دیکھنے کا مرض	۲۴۳ و ۲۴۷ لغایت ۲۴۸
متلی یعنے قے	۳۷۶ لغایت ۳۷۷
مٹر کو زود ہضم کرنیکے لئے عمدہ طریقہ انکو جوش دینے کا	۱۵۱ و ۱۵۲
مٹی کی بندش	۱۱۶ و ۳۰۹ لغایت ۳۱۰ و ۳۵۱
مثانہ کا تشنج۔	۲۰۵
مثانہ کی بیماریاں	۱۹۹ لغایت ۲۰۸ و ۲۶۹ لغایت ۲۷۰ و ۳۸۱ لغایت ۳۸۲ و ۳۸۵ لغایت ۳۸۶ و ۳۹۷ لغایت ۳۹۸ و ۴۲۰ و ۴۲۲۔
مثانہ کی پتھری	۲۰۱ لغایت ۲۰۲ و ۵ ۳۸ لغایت ۳۸۶ و ۴۱۴
مثانہ کی سوزش	۲۰۴ لغایت ۲۰۵ و ۳۹۷ لغایت ۳۹۸
مچھڑوں کی تمثیل۔	۲۹ لغایتہ ۳۰۔
مردانہ آلات تناسل کے امراض۔	۱۸۷ لغایت ۱۹۸ و ۳۸۱ لغایتہ ۳۸۲
مرض کا ایک ہونا	۳۲ لغایت ۳۳۔
مرض کا روکنا۔	۳۷ لغایت ۶۸
مرض کا منتقل ہونا	۶۶
مرض کی جانب رجحان طبیعت	۶۶ لغایت ۶۹
مرض کیسے پیدا ہوتا ہے	۱۴ لغایت ۳۴
مرض کی مختلف شکلین یا صورتین	۳۲ لغایت ۳۴
مرگی۔	۲۲۸ و ۲۳۱ و ۳۲۱ لغایت ۳۲۲ و ۳۸۹ و ۳۹۱ و ۴۰۵ و ۴۱۹
مرہم پارہ کے	۱۸۷ و ۱۹۱ و ۱۹۵ و ۲۳۳ و ۳۲۱
مزمن امراض کی ترقی	۲۱
مزمن سوزش امعا	۳۶۵
مزمن سوزش بلغوم	۳۷۵ و ۳۹۷
مسور و موٹھ و آلو بخارے	۱۵۱
مصالحجات غذا مین	۱۲۱
معدہ کا بڑھ جانا یا پھیل جانا	۳۷۵
معدہ کی خرابی	۲۷ لغایتہ ۲۸ و ۳۶۶ و ۳۷۰ لغایتہ ۳۷۱ و ۳۹۶ و ۴۰۱ و ۴۱۵ لغایت ۴۱۶ و ۴۲۱ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱۔
معدہ کا سرطان	۳ و ۲۹۱ و ۴۲۰
معدہ کی سوزش	۳۷۰ و ۳۹۸ لغایت ۳۹۹ و ۴۲۰ و ۴۳۰ لغایت ۴۳۱۔
معدہ کی قوت ہاضمہ	۱۲۹ لغایتہ ۱۳۰
مقطرات کی مضرت رسان خاصیت	۱۱۹ و ۱۴۵ و ۳۶۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف م	
مقعد کا ناسور	۴۲۹
مکا کا غلہ	۱۴۷
مگڑی یعنے پرہیز (انگریزی)	۹۵ و ۱۶۶ لغایتہ ۱۶۷ و ۲۰۲ لغایتہ ۲۰۳ و ۲۰۷ لغایت ۲۰۸
ملایم ہونا زخم کا	۳۸۷ و ۳۸۸
منی	۱۶۹
موتیا بند بھورا	۲۴۲ و ۲۴۷ لغایت ۲۴۸
موتیا بند سبز	۲۴۲
موتیا بند سیاہ	۲۴۲
موتیا سیتلا	۴۷
موٹا پا و درازی شکم	۱۰ و ۳۶۶ و ۳۸۷ لغایت ۳۸۸
موٹھ مسور کو بہت ہی لذیذ ہضم کرنیکے لیئے ابالنے کا طریقہ	۱۵۲
موٹھ و مسور دالو بخار ے	۱۵۱
موروثی بارمادہ فاسد	۶۰
موسمی بخار	۲۶۷ لغایت ۲۷۳ و ۳۸۶ و ۴۱۷ لغایت ۴۱۸
مثنہ سے رال کا بہنا	۴۲۷
میری دریافت ہاے کی بنیاد	۹ لغایت ۱۳
میعاد کے قبل زائیدگی	۳۳۷ و ۳۴۵ و ۳۴۸ لغایت ۳۴۹
میلیریا یعنے ترائین کا بخار	۲۶۷ و ۲۷۰
حرف ن	
ناسور انت کا	۴۰۴ و ۴۲۹
ناسور مقعد کا	۴۲۹
ناشتہ	۱۴۹
ناک کی جلنی کی سوزش	۱۶۶
نامردی	۱۹۶ لغایت ۱۹۸ و ۳۷۲
نایلوین کا زہر	۱۲۹
نباتات خور جانوران	۱۳۳ لغایت ۱۳۴
نرخرہ یا نرخطہ یعنی لیرینکس کی سوزش	۲۵۳
نروس سسٹیما ای کس	۱۱۳ لغایت ۱۱۴ و ۲۲۲
نروس نس یعنی گھبراہٹ ایک قسم کی اعصابی خرابی	۱۵۳ و ۳۶۵ و ۳۸۷ و ۳۹۳ و ۳۹۷ و ۳۹۹ و ۴۰۱ و ۴۰۲ لغایت ۴۰۵ و ۴۰۸ لغایت ۴۰۹ و ۴۱۲ لغایت ۴۱۳ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۳۰
نسیان یعنے بے خوابی یا نیند کا نہ آنا	۱۵۳ لغایت ۱۵۴ و ۳۶۵ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۸۰ و ۳۸۵ و ۳۸۶ لغایت ۳۸۷ و ۴۰۶ و ۴۱۵ و ۴۲۶
نشیلی اشیاء کی خواہش (ڈپسومینا)	۲۹۲
نصف غسل	۸
نقرس یعنی گاوٹ (انگریزی)	۷۹ لغایتہ ۸۰ و ۳۷۴ و ۳۸۳ و ۴۰۳ لغایتہ ۴۰۴ و ۴۰۸ لغایت ۴۰۹ و ۴۱۸
نمک	۱۲۱ لغایت ۱۲۲
نیچر کی کوشش شفا کے نیچے	۵۲ لغایت ۵۳
نیچر کیور سیسٹم	۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست بہ سلسلہ حروف تہجی

الفاظ	صفحہ جہان کہ ذکر آیا ہے
حرف ن	
نیلا پڑجانا جسم کا (سای نوسس)	۳۷۶
نیورس تھینیا	۱۵۳ و ۳۷۵ و ۳۹۱ و ۳۹۳ و ۴۱۷
نیورل جیا یعنے عصبی درد	۱۵۳ و ۳۷۵ و ۳۹۱ و ۴۱۷
نیورل جیا یعنے چہرہ کا عصبی درد	۳۷۵
نے علم شفا بخشی کیجانب کس چیز نے مجھے مائل کیا	۱ لغایت ۱۳
حرف و	
وبا	۶۴ لغایت ۶۵
وحدانیت امراض	۳۲ لغایت ۳۳
ولادت کے بعد کا انتظام	۳۵۶ لغایت ۳۵۹
حرف ہ	
ہاتھ و پاؤن سرد	۸۲ لغایت ۸۳ و ۲۱۶ و ۳۶۶ و ۳۶۷ لغایت ۳۶۹
ہاتھ و پاؤن کا بدشکل ہوجانا۔ اعضا جسم کا مڑجانا	۵۶ لغایت ۵۷ و ۸۴ لغایت ۹۵ و ۳۶۷
ہاضمہ کا عمل	۱۲۱ لغایت ۱۲۲ و ۱۲۵ و ۱۲۶
ہاضمہ کی قوت	۱۲۹ لغایت ۱۳۰
ہاضمہ کی نالی	۱۳۴
ہاضمہ مین خرابی	۱۲۷ لغایتہ ۱۲۸ و ۲۴۹ و ۲۵۷ لغایتہ ۲۵۸ و ۲۶۶ و ۳۷۳ و ۳۷۶ و ۳۷۹ و ۳۸۴ و ۴۰۲ و ۴۱۵ لغایتہ ۴۱۶۔
ہای پوکونڈریا	۱۵۳ (ملاحظہ فرمایئے نیز اعصابی امراض کا باب)
ہپ باتھ	۱۰۹ لغایت ۱۱۰
ہڈی ٹوٹی ہوئی	۴۲۳ لغایت ۴۲۴
ہڈی کا مڑجانا	۱۶۶ و ۱۸۲ لغایت ۱۸۴ و ۳۸۳ لغایتہ ۳۸۴ و ۴۲۴
ہڈی کی رسولی	۳۸۹ لغایت ۳۹۰
ہڈی کی گڑہیان	۱۸۲ لغایت ۱۸۴ و ۳۶۷
ہرنیز یعنے نکڑی	۹۵ و ۱۶۶ لغایت ۱۶۷ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۳۷۲
ہرن کی مثال	۱۲۰
ہسٹریا (بائے گولہ۔ اختناق الرحم)	۱۵۳ (ملاحظہ فرمایئے نیز باب اعصابی امراض کا)
ہضم مین کارروائی جوش وسٹرن	۱۲۲
ہضم ہونے کی قابلیت رقیق اشیا مین	۱۲۱
ہضم ہونے کی قابلیت غذاؤن مین	۱۲۱ لغایت ۱۲۲۔
ہونٹھ کا سرطان	۳۷۸
ہیماس لے سیس یعنی خون مین رکاوٹ	۲۱۰ و ۳۷۷
ہے چوریا (یعنے بول الدم)	۳۸۳ لغایتہ ۳۸۴
حرف ی	
یرقان	۲۰۵ لغایت ۲۰۶ و ۳۶۶ لغایت ۳۶۸
یوریمیا۔	۲۰۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحیح و غلط نامہ کتاب نیا علم شفا بخشی مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
دیباچہ	۸	مرید	مُرید
۹	۱۵	ذات الجم	ذات الجنب
〃	19	استسقی	استسقا
۴	۱	ٹرارُون	ترارُوں
۷	۱۹	امراض کی موجودہ تشخیص	امراض موجودہ کی تشخیص
۵	۱۳	اس طریق	اس طریق علاج
۹	۱۲	دو	وہ
〃	۱۵	تندرستی مجسّم	تندرستی مجسّم
۱۰	۲۱	تبدیل شکل	شکل تبدیل
۱۲	۱۲	بادقتّ	بلا دقتّ
۱۵	۲۱	تغیراب	تغیرات
۱۶	۲۱	استسقی	استسقا
۱۸	۱۲	بیماریان	بیماریاں
۱۹	۱۲	بھکو	مجھکو
۲۳	۳	رگڑلے	رگڑلنے
۲۶	۶	حار	حاد
〃	۱۳	کرنیوالیکے	کرنے والے
۳۲	۱۸	دور	درد
۴۴	۲۱	اندسے	اندرسے
۵۰	۱۳	ناقابل	ناقابل برداشت
۵۱	۲۱	پورطورسے	پورے طورسے
۵۶	۷	ماہ فاسد	مادّہ فاسد
۶۱	۲۳	نوٹ	نوٹ ۲
۷۸	۵	ایام دل	ایام حمل
۷۹	۵	نقرص	نقرس
۸۰	۷	مریض	مریضہ
۹۳	۹	اسی	اوسی
۹۴	۲۱	زیاہوسکے	زیادہ ہوسکے
۱۰۲	۳	چوکہے	چولہے
〃	۱۱	پٹ سے چت	چت سے پٹ
۱۰۴	۷	ٹپاکر	تپاکر
۱۰۶	۲	ڈھیٹھہ	اڈھیٹھہ
۱۰۸	۲	مُرید	بجتا ہے
۱۱۴	۱۷	ذات الجنب	رنگ خوردہ
۱۱۸	۱	استسقا	اشیا
۱۱۹	۲۳	ترارُوں	قانون
〃	〃	ہندی	ہندی میں
۱۲۴	۱۳	دیوگندم	دیوگندم
۱۴۱	۲۱	منوافقت	موافقت
۱۵۵	۱۹	نزوس	نزوس
۱۶۲	۱۵	ذراز	دراز
۱۶۳	۲۳	اوسیوقت تک	اوسیوقت
۱۶۹	۲۱	ممکن ہے	واقع ہونا ممکن ہے
۱۷۳	۶	بہی	ابہی
۱۷۵	۱۰	کریوسوٹ	کریوزوٹ
〃	۱۴	یہتری	بہتری
〃	۱۶	کریوسوٹ	کریوزوٹ
۱۷۷	۲۲	ٹبوبرکیولن	ٹیوبرکیولن
۱۷۹	۸	کریوسوٹ	کریوزوٹ
۱۸۵	۱۰	سکھ	سکنہ
۱۸۷	۱۴	شخص	اشخاص
۱۸۹	۷	مرحم	مرہم
۱۹۰	۱	حالِت	حالت
۱۹۲	۲۱	ہنین ہے	نہین رہجاتا ہے
۱۹۴	۳	بتاتا	بنانا
۱۹۹	۱۴	بڑہالتے	بڑہاتی
۲۰۷	۲	یک	ایک
〃	۲۱	ہیلنگ +	ہیلنگ
۲۰۸	۱۳	تھوڑی	تھوڑی
۲۱۱	۱۶	نشاتات	نشانات
۲۱۲	۱۵	مریض کا	مرض کا
۲۱۵	۱۱	مصلح	سلح
۲۱۹	۸	یہ جسم	یہ جسم
۲۲۰	۲	سواجار	سواچار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲۲۱	۸	ہے	تھے
۲۲۹	۱	کمپچن	کمپچن
۲۴۱	۲۳	سنے	یعنے
۲۴۵	۱۵	یہ	یہ
〃	۱۹	الات	الات
۲۴۷	۶	تشخیض	تشخیص
۲۵۲	۱۱	اجزار	اجرار
۲۵۶	۱	زائل	زائل ہونا
۲۶۸	۴	سٹنز باتھر	سٹنز باتھز
۲۸۴	۱۶	فرکشن	فرکشن ہپ
۲۸۹	۳	جہاکہ	جہانکہ
۲۹۶	۶	اور	اگر
۳۰۹	۵	نکلی رہے	نہ نکلی رہے
۳۱۶	۱۳	رخم	زخم
۳۱۷	۱۷	صلب	سلب
〃	۱۸	سب سے مناسب	سب سے زیادہ مناسب
۳۲۱	۱۵	بہر جانے سے	بہر جانے کے
۳۲۲	۱	مریضو ہو اندر	مریضونکے اندر
〃	۲	مالیش	مالش
〃	۹	کسی مرض	کسی مرض
۳۲۶	۱۸	پیدا	پیدا
۳۲۷	۱۲	یہ اثر	یہ اثر
۳۲۹	۱۰	تک	مین
۳۳۷	۵	ثابت ہوتا ہے	ثابت ہوتی ہے
۳۴۰	۲	دود پلانے	دودہ پلانے
۳۴۳	۷	اوسے	اوسنے
۳۴۸	۴	مجامعت	مجامعت
۳۵۰	۱۰	اونکو	اوسکو
۳۶۵	۷	انتڑلون	انتڑیون
۳۶۶	۱۹	اسوقت ایک	اسوقت وہ ایک
۳۷۰	۱۸	الومیتھک	الوپیتھک
۳۷۱	۱۹	صلب	سلب
۳۷۲	۲	〃	〃
〃	۱۴	دڈورے	ددوڑے
۳۸۳	۸	بیفیلڈ	بیلفیلڈ
۳۸۴	۱۴	اسپیشل است	اسپیشل اسٹ

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۳۸۷	۱۰	اعصابی کمزوزی	اعصابی کمزوری
۳۸۹	۴	لڑکی کے دکری	لڑکی کے لئے کری
۳۹۳	نوٹ نمبر ۱	یعنی اونکا	یعنی اوس
۳۹۷	نوٹ نمبر ۱	صفحہ ۴۲۵ پر نوٹ	صفحہ ۴۲۵ سطر ۱۵
۳۰۸	۹	رولیجو	زولیجو
۴۱۱	۱۹	تین تک	تین ہفتہ تک
۴۱۳	۵	شکایات	شکایات کی
۴۱۴	۹	اثر شفا بخشنے	شفا بخشنے کے اثر
〃	۱۷	علاج	علاج سے
〃	۱۹	قریب قریب بڑہنا	پڑہنا قریب قریب
۴۱۶	۹	اکثر اتفاق	اکثر
〃	۲۱	مین نے	مین
۴۲۰	۶	طہال	طحال
۴۲۱	۵	بڑا لڑکا	بڑے لڑکے
〃	۹	مجہہ سے	مجہے
〃	۲۱	نسخات	نسخہ جات
۴۲۳	۶	چیچک سیتلا	خسرہ
〃	۱۲	〃	خسرہ
〃	۱۸	ائینخن	ایٹنجن
۴۲۴	۴	۱۰ گر	۱۰ گز
۴۲۵	۴	بیوی کی کی	بیوی کی
〃	۱۴	بیو بریا	بیو پریا
〃	۱۴	حوسف	جوسف
〃	۱۵	قسم کا	قسم کے
۴۲۸	۱۵	سوزنش	سوزش
〃	۱۹	〃	〃
۴۳۱	۶	بغیر طلب کی	بغیر طلب کی ہوئی
۴۳۹	۹	اونگلی مین چت	اونگلی مین چٹ
۴۴۰	۲۸	بلغوم	بلعوم
۴۴۲	۱۴	پریس یا پو پیا	پریس یا یوپیا
۴۴۳	۲۰	تقدیم الدم	تقدیم الدم
۴۴۸	۲۱	۲۰۳ لغایتہ ۲۴	۲۰۳ لغایتہ ۲۰۴
۴۵۱	۳۳	ملغوم	بلعوم
۴۵۲	۱۸	وٹسس	وٹسس
۴۵۸	۲۰	۳۷ لغایتہ ۶۸	۳۷ و ۶۸
۴۵۹	۴	ہرپہیز	ہرپیز

ناظرین اس غلطنامہ کو دیکھکر اگر کل کتاب کو موقعہ موقعہ پر صحیح کرلیوینگے تو کتاب کے سمجھنے مین زیادہ سہولیت ہوگی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

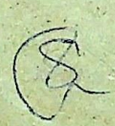

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri